



سالانہ روپیہ ۲

مقامِ اشاعت: ہمدرد منزل دہلی

فی پرچہ چھ پیسے

جلد ۸ | جنوری سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر سے تین شلنگ

فہرست مضامین

خان صاحب عبد اللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور ایچ ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر!

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند، دہلی

رسالہ ہمدرد صحت کا جولائی ۱۹۳۹ء کا خاص نمبر میں نے مطالعہ کیا۔ اس میں مسئلہ تنظیم نسل یا ضبط تولید (برتھ کنٹرول) پر ملک کے مشاہیر اور ارباب کمال کے مضامین کا قابل قدر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اور مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر پوری روشنی ڈالنے کی سعی مشکور کی گئی ہے۔ ماہرین فن ڈاکٹر اور اطبا علمائے اقتصادیات اور علمائے مذاہب کے سیر حاصل ابحاث و مضامین فراہم کرنے میں جناب حکیم عبد الحمید صاحب مدیر ہمدرد صحت و مالک ہمدرد دواخانہ مستحق تحسین و مبارک باد ہیں۔ اس مسئلے پر اتنا بیش بہا ذخیرہ اس سے پہلے کسی کتاب یا رسالے میں جمع نہیں کیا گیا اور نہ کسی تصنیف و تالیف میں اس قدر وسعت کے ساتھ قیمتی معلومات مل سکتے ہیں۔ حکیم صاحب کا ذوق اور ہمت اور اس کے ساتھ دریا دلی بذل زر سزاوار شکریہ ہے۔ ناظرین رسالہ اور اہل فن اور عامۃ الناس حکیم صاحب کے شکر گزار ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہمدرد صحت کے خاص نمبر قبولیت عامہ کا فخر حاصل کر چکے ہیں اور حکیم صاحب کی محنت، خلوص اور خدمت خلق کے جذبات اور سلیقہ شعاری کا سکہ بٹھا چکے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی ۳ اگست ۳۹ء

جناب خان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن خاں صاحب سوری

سکریٹری ٹاؤن ہال اسکول بہار شریف

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص جو ضبط تولید و اصلاح کے نام سے موسوم ہے نظر افروز ہوئی یہ نمبر صوری اور معنوی یعنی مضامین اور "گٹ اپ" دونوں لحاظ سے قابل تعریف ہے۔ مضامین نہایت علمی بلند پایہ اور پُر مغز ہیں جن کے مطالعے سے مسئلے کے ما لہٗ و ما علیہ کے کامل واقفیت حاصل ہونے کے باعث ہر ناظر اس موضوع کا عالم فاضل اور ماہر خصوصی بن سکتا ہے۔ اتنے معلومات کثیر کا کسی ایک رسالے میں مجتمع کر دینا کوئی معمولی کارنامہ نہیں۔ دریا کو کوزے میں بند کر دینا اگر ممکن ہے تو اس اشاعت خاص نے اس دریائے علم کے ساتھ حقیقتاً ایسا ہی کر دکھایا ہے۔ اسی کے ساتھ ادبی مضامین بھی شامل کر کے پرچے کو بے حد دلچسپ بنا دینے کی جدت بھی قابل داد ہے اور پھر اتنا کوڑیوں کے مول ملنا تو سونے پر سہاگہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نمبر قدر دانان علم و فن میں اس قدر مقبولیت حاصل کریگا کہ تھوڑے ہی عرصے میں اس کا ایک ایک نسخہ نایاب ہو کر رہ جائے گا۔

ڈاکٹر محمد عثمان، دار الترجمہ

جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد دکن

کرم نے ممنون فرمایا۔ ضبط تولید کی اشاعت حسب سابق ٹھیک وقت پر پہنچی۔ ایشائی زبانوں میں یہ ایک بے مثل اور جامع و مانع مرقع ہے جس میں اس مضمون پر سیر حاصل بحث ہر پہلو سے کی گئی ہے۔ آپ کی مساعی جمیلہ اور حسن ترتیب مستحق صد مبارک باد ہے

ڈاکٹر جارج ریلے سکاٹ، ایف۔ آر۔ اے۔ آئی، پی۔ ایچ۔ ایس، ایف۔ زیڈ۔ ایس کیمبرج

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر جو آپ نے اپنی عنایت سے مجھے ارسال کیا ہے ملا، نہایت شکر گزار ہوں۔ حقیقت میں یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس میں مسئلے کے تمام پہلوؤں پر بڑی ہی قابلیت سے احاطہ کیا گیا ہے اور یقیناً یہ ہندوستان اور مشرق کے طبابت پیشہ اصحاب اور عوام کی قابل قدر خدمت ہے۔ میں آپ کو اس کامیابی پر تہ دل سے مبارک باد دیتا ہوں۔

خطبۂ صدارت

میسور اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس

فاضل گرامی جناب مولانا حکیم محمد کبیر الدین صاحب وائس پرنسپل نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد دکن نے بہ حیثیت صدر میسور اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس میں جو عالمانہ خطبہ پڑھا ہے اسے ہم آئندہ صفحوں میں پیش کرتے ہیں۔ کانفرنس کا یہ دوسرا سالانہ جلسہ تھا جو ۲۳ اور ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء کو بمقام بنگلور منعقد ہوا۔ صدر کے فاضلانہ خیالات کی عام و خاص سب ہی نے تحسین کی۔ ہمیں یقین ہے کہ ناظرینِ "ہمدردِ صحت" بھی خطبے کو گہری دلچسپی سے پڑھیں گے۔ "ہمدرد"

حضرات! آپ کی اس عزت افزائی کا شکریہ میں کس زبان سے ادا کروں کہ اپنی معزز کانفرنس کی صدارت کی وزنی ذمّے داری آپ نے ایک حقیر بھائی کے سپرد کر کے اس کی توقیر بڑھائی۔

اوائل میں جب آپ کی دعوتِ محبت میرے پاس پہنچی، تو اپنی ان گوناگوں کمزوریوں کی وجہ سے، جو میری نگاہوں کے سامنے تھیں، میں اس ذمّے داری کے قبول کرنے سے بہت ہچکچایا، بہت بچنا چاہا، حیلے اور بہانے تراشنے کی کوشش کی کہ کسی طرح یہ بوجھ میرے ناتواں کندھوں سے ٹل جائے، مگر دل نے سرگوشی کی کہ ایک بھائی محبت سے بلائے اور تو سراسر دعوتِ خلوص کو مسترد کر دے۔ فنی مواخات کی راہ میں یہ تو کچھ ٹھیک بات نہیں، علی الخصوص اس وقت جب کہ اس دعوت میں خدمتِ فن کا نیک جذبہ کارفرما ہو۔ الحاصل فرمانِ محبت کی تعمیل ضروری تھی۔ امتثالاً للامر، ایک خادمِ فن آپ کی خدمت میں حاضر ہے —— یعنی میرے یہاں حاضر ہونے کے یہ معنی نہیں کہ میں اپنی حقیر ذات کو اس گراں قدر ذمّے داری کا اہل و سزاوار سمجھتا ہوں، بلکہ اس کے معنی صرف یہ ہیں کہ آپ نے محبت سے بلایا اور میں کشاں کشاں خالی ہاتھ چلا آیا۔

اب یہ ندامت ہے کہ اس بے مائگی کے عالم میں آپ کے سامنے کیا پیش کروں؟ میری شرمساری ایک حقیر ہدیات کے عرض کرنے پر میرے دل کو گداز کر رہی ہے۔ وہ یہ کہ میرا سرمایۂ ذات کوئی جاذبِ نظر انمول جوہر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ مگر میرے قلبِ مضطر میں ایک آگ ضرور موجود ہے جو فنِ عزیز کے درد میں دھیرے دھیرے ہمہ دم سلگتی رہا کرتی ہے۔ اور کبھی کبھی اس سے چنگاری بھی اُڑ جایا کرتی ہے۔ بہت ممکن ہے اسی سلگتی دبی آنچ سے کسی وقت کوئی چنگاری نکلی ہو جو سمت دکن تک پہنچ کر آپ کے دل میں سما گئی ہو۔

اگر یہ حقیقت ہو —— اور کاش یہی حقیقت ہو تو اپنی ناداری کی کوئی پرواہ نہیں، اور اپنے بھائیوں کے گھر خالی ہاتھ پہنچنے کی کوئی شرمساری نہیں۔ اسی جلتے ہوئے دل کے چند ٹکڑے اپنے بھائیوں کے سامنے نذرِ محبت کے طور پر کیوں نہ پیش کروں، جس میں فن کے درد اور عزتِ فن کی لگن کے سوا کوئی سرمایۂ تفاخر نہیں۔

چیست درد ستم کہ آرم از برائے نذرِ تو
یک دلِ پُر درد، با آہ و فغاں، آوردہ‌ام

حضرات! ہندوستان میں جب کبھی کوئی طبی تحریک بیدار ہوتی ہے اور طبی کانفرنس کا لفظ کسی طور پر کانوں میں گونجتا ہے تو دلالتِ التزامی کے اصولِ تصور پر مسیح ملک و فن حضرت حکیم محمد اجمل خاں صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کی فنی تحریک اور ان کی طبی کانفرنس کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ اور اطبا کی حرکت و بیداری کا وہ اوّلین دور نگاہوں کے سامنے پھر جاتا ہے جو طویل جمود و غفلت کے بعد ہماری حیاتِ ثانی کا دیباچہ اور تاریک ماضی کے بعد ہمارے روشن مستقبل کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

غالباً دنیائے طب سنہ ۱۹۱۰ء کے تاریخی اور متبرک دور کو ایک عرصے تک یاد کرتی رہے گی، جب بمبئی کی حکومت مجازنے رجسٹریشن

ایکٹ کی داغ بیل ڈال کر دیس کی محبوب طبوں کو ہمیشہ کیلئے مٹا دینے کا تہیہ کر لیا تھا اور قانون کی آڑ لے کر طب یونانی اور ویدک کے حلقوم میں زہر کی بجھی ہوئی چھری گھونپ دی گئی تھی۔

اس وقت گو سارا ملک غفلت میں سو رہا تھا۔ مگر فن عزیز کا ایک دردمند تیمار دار برابر ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ اجمل مرحوم کی دوربین نگاہوں نے حکومت کا اصلی منشا تاڑ لیا اور اس زہر آلود قانون کے عواقب و نتائج کو بھانپ گئے اور انہیں اچھی طرح اندازہ ہو گیا کہ یہ قانون، ضابطہ نہیں جو ملک کی رعایا پروری کے جذبہ نیک پر مبنی ہو۔ بلکہ یہ ایک پنہان فتوائے موت ہے جسے مدبرین سیاست کی حیلہ جوئی نے دیس کی ہر دل عزیز طبوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے قانون کے لباس سنہرا در میں پیش کیا ہے۔

یہ سمجھتے ہی دیسی طبوں کا دردمند دیوانہ وار کھڑا ہو گیا۔ تمام ہندوستان کے خوابیدہ اطباء اور ویدوں کو اپنے نفخ صور سے چونکا دیا شور و فریاد کے لیے آل انڈیا ویدک و یونانی طبی کانفرنس کے نام سے ایک بزم کی بنا ڈالی گئی۔ اتفاق اور اتحاد کا ایک مبارک جھنڈا نصب کیا گیا جس کے نیچے ملک کے ہر گوشے کے مختلف الخیال اطباء اور وید آ آ کر متحد ہو گئے اور فنی جہاد کا ایک عجیب نقشہ منظر عام پر کھنچ گیا کہ طبی ادوار کے سنین ماضیہ میں کوئی تاریخ اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ الغرض ہر قسم کی بے سروسامانی کے باوجود مقابلہ و مدافعت کے لیے طبل جنگ بج گیا۔ اور اطبائے ملک کی سعئ پیہم اور کئی سال کی مسلسل جد و جہد کے بعد حکومت کو جھکنا پڑا۔ اور انجام کار اُس قانون کی گرہیں ڈھیلی کر دی گئیں جس سے طب یونانی و ویدک کی گردنوں کو جفاکاری سے گھونٹ دینے کی کوشش کی گئی تھی۔

حضرات! ماحصل یہ ہے کہ حکومت بمبئی کا یہ جارحانہ اقدام جو دراصل مرکزی حکومت کی عین منشا کے مطابق تھا، اطبائے ملک کو مجمود تعطل کے لیے ایک تازیانہ عبرت ثابت ہوا۔ ان کے عصبی تاروں میں عمل کی زندہ اور متحرک روح نفوذ کر گئی۔ اجتماعی زندگی کی برکتوں سے ہماری خستہ حال طبیں مالا مال ہوئیں۔ مسیح الملک بہادر کی سیادت و قیادت میں نہ صرف ہمیں یہ کامیابی نصیب ہوئی کہ حکومت بمبئی کو اپنا قانون بدلنا پڑا، بلکہ ایک جگہ مجتمع ہو کر ہمیں یہ سوچنے کا بہترین موقع بھی میسر آ گیا کہ ہماری طبوں کے اندام لاغر میں کیا کیا حقیقی امراض و اسقام ہیں جن کے علاج و مداوا کی طرف توجہ کی جائے۔ اور ان کے دامن میں کون کون سے الزام و افتراء کے داغ اور دھبے ہیں جو حکومت وقت کی چشم عنایت اور دوستوں کی فنی رقابت سے عائد کیے گئے ہیں اور جن کو بحث و نظر کے ادنے غسول سے دھونے کی کوشش کی جائے۔

حضرات! حقیقت یہ ہے کہ ہم ایک عرصے سے خواب غفلت میں پڑے ہوئے تھے اور ہماری بدیشی حکومت جس کے پیش نظر ہمارے ملک و وطن کی صلاح و فلاح سے زیادہ اپنے وطن کی تجارت کا مفاد تھا، ہماری غفلت سے فائدہ اُٹھا رہی تھی۔ دیسی طبوں اور ملک کی سستی جڑی بوٹی سے اسے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ وہ ہندوستان کے وسیع بازار میں ڈاکٹری دواؤں کی عظیم الشان منڈی قائم کرنا چاہتی تھی۔ اس نے محسوس کیا کہ دیسی طبیں بدیسی دواؤں کی تجارت میں زبردست روڑا ثابت ہوں گی۔ اس لیے مدبرین حکومت کو ایک ایسے مؤثر نسخے کی تلاش ہوئی جس سے دیسی طبیں بلا مارے اپنی موت خود مر جائیں۔ اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو کہ یہ غریب طبیں کب مریں، کیوں کر مریں اور کس خاموش زہر نے ان کا کام تمام کیا۔ ـــــــ حاکمانہ فراست نے تجویز کیا کہ دیسی طبوں کو ہلاک کرنے کے لیے موت کا ٹھنڈا النسخہ استعمال کیا جائے یعنی سیاست نے بتایا کہ دیسی طبوں کی طرف سے خاموشی کے ساتھ نگاہیں پھیر لی جائیں اور ان کو خستہ حالی اور کس مپرسی کی تیمی میں یوں ہی چھوڑ دیا جائے۔ جب ان کی سوتوں میں پانی نہیں پہنچے گا تو ان کی جڑیں خود بخود سوکھ جائیں گی۔ اور جب ان کو تربیت کا سایہ میسر نہ ہوگا تو زمانے کے مسموم تھپیڑوں سے ان کی شاخیں بلا مارے مرجھا جائیں گی۔ الغرض بیماروں کی انیس و غم گسار اور غریبوں کی مددگار دیسی طبوں پر عرصۂ دراز تک موت کا یہی ٹھنڈا النسخہ برتا گیا اور اس کے زہریلے نتائج کا پورے سکون خاطر اور معصومیت ظاہر سے انتظار کیا گیا۔

حضرات! دنیا اس حقیقت کے تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ ہماری دیسی طبوں نے اُمید سے زیادہ ان نامساعد ماحول کا مقابلہ کیا۔ ان ناسازگار حالات میں صفحۂ ہستی سے انہیں جلد ہی ختم ہو جانا چاہیئے تھا، مگر یہ تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ ہماری طبیں بے کسی کے دور غربت میں بھی حد درجہ سخت جان ثابت ہوئیں اور اس بے سروسامانی اور کس مپرسی کے باوجود اپنی خوبیوں کی وجہ سے ـــــ اور محض اپنی خوبیوں کی وجہ سے ـــــ جن پر طرح طرح خاک ڈالنے کی حریفانہ کوششیں کی گئیں، زندہ رہ کر غریبوں کی بستی، ہندوستان کے نادار بیماروں کے

دکھ درد میں برابر شریکِ حال رہیں۔

لیکن بے کسی کے دورِ امتحان میں اس ستم بارد سے ہماری طب اس یتیم کی طرح خستہ حال ضرور ہوگئی جس کے سر سے تربیت کا سایہ اٹھ گیا ہو اور جس کے ساتھ زمین و آسمان دونوں نامہربان ہوں۔ الغرض جب حکومت کی قہر آلود نگاہوں نے دیکھا کہ اس طب پر جفائے حسبِ منشا پوری کامیابی ہوتی نظر نہیں آتی تو اندرونی سیاست نے سمجھایا کہ اس مریض سخت جان کو آخری سانس تک پہنچانے کے لیے اب کسی قانونی نسخے کی ضرورت ہے۔ اسی حکمتِ عملی سے اطبا کی رجسٹری کا قانون، بہت دور ملک کے ایک گوشے میں بنایا گیا، اور سوچا گیا کہ ملک کے ایک کونے میں جب یہ نسخہ کامیاب ہو جائے گا تو ملک کے دوسرے گوشوں تک اس کی سمیت آسانی سے پھیلا دی جائے گی۔

ہندی حکومت کی اصلی نیت اور نامہربان ذہنیت جس کا مقابلہ اجملِ اعظم کی کانفرنس نے ایسی جرأت اور ہمت سے کیا کہ اس سے نہ صرف قانون ہمیشہ کے لیے کچل ڈالا گیا، بلکہ اسی اجملی ضرب پلٹ نے اطبائے ملک کے قوائے عمل کو آگاہ کر ہمیشہ کے لیے بیدار کر دیا۔ اس لحاظ سے اگر میں یہ دعوے کروں تو غالباً مجھے آپ حضرات حق بجانب کہیں گے کہ آپ کی یہ طبی کانفرنس بھی جس میں آج آپ کے سامنے تمام ہند کا ایک خادمِ فن کھڑا ہوا دردِ فن کی داستانِ قدیم سنا رہا ہے در اصل اسی مرکزی تحریک کی پیداوار ہے۔

علومِ طبیہ کا تعلق حکومتِ وقت سے اس موقع پر اگر میں یہ ذکر کروں تو غالباً نامناسب نہ ہوگا کہ کسی علمِ طب کے عروج و زوال کے ساتھ حکومتِ وقت کا کتنا گہرا تعلق ہے۔

دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ کسی فنِ علاج نے کسی زمانے میں حکومت کی یاوری اور سلطنت کی دست گیری کے بغیر ترقی نہیں کی۔ طبِ ویدک کا عروج اس قدیم زمانے میں تھا جب یہاں قدیم ہندو راج بلندی کے معراج پر تھا۔ یونانی طب نے دورِ اولین میں ترقی کی تو رومی سلطنت اپنی عظمت و شان کے ساتھ اس فن پر سایہ فگن تھی۔ مسلمانوں نے دوبارہ جب اسے گری ہوئی حالت سے سنبھال کر اوجِ کمال تک پہنچایا تو بغداد اور اندلس کے شاہی خزانے ان کے لیے کھلے ہوئے تھے۔ یورپ میں اس وقت یہ طبِ جدید کے نام سے بامِ رفعت پر چڑھتی ہوئی اترا رہی ہے تو یورپ کی دولت مند حکومتیں اس کے ایک ایک شعبے پر دریا دلی سے بے تحاشا دولت لٹا رہی ہیں۔

اس کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ علمِ علاج کوئی سادہ ذہنی فلسفہ نہیں ہے جو الٰہیات کے چند پیچیدہ تخیلات پر مشتمل ہو اور جس کی تدوین و تالیف کے لیے صرف اس قدر کافی ہو کہ چند فلسفی سادھو بنے ہوئے تمام جہان کے سامانِ آرائش و زیبائش سے بے نیاز ہو کر توحید جیسے مسائل پر رات دن غور کرتے رہیں اور اپنے غور و فکر کے نتائج کو کتابِ فلسفہ میں قلم بند کرتے چلے جائیں بلکہ فنِ علاج، خواہ ویدک ہو یا یونانی، مشرقی ہو یا مغربی، قدیم ہو یا جدید، اپنے پورے شعبوں کی ترو تازگی و ترقی کے لیے ایک زبردست سامان کا محتاج ہے جس کا انتظام و انصرام سلطنت کی نظرِ عنایت اور حکومت کی دولت و قوت ہی کر سکتی ہے۔

اہلِ فن کے علاوہ آپ بھی جانتے ہیں کہ علمِ طب دو شعبوں پر مشتمل ہے، شعبۂ علم اور شعبۂ عمل۔

اس کا علمی شعبہ، تعلیمِ طب کی غرض سے ایک باقاعدہ درس گاہ چاہتا ہے۔ جو ضروری آلاتِ تعلیم سے آراستہ ہو جہاں ماہرینِ فن کے علاوہ جڑی بوٹیوں کے دیکھنے کے لیے بستانِ نباتات اور انسانی کل پرزوں کے سمجھنے اور مردوں کے چیرنے کے لیے دار التشریح پورے سامان کے ساتھ مہیا ہو۔ اور اس کا عملی شعبہ ایک منظم دار المرضیٰ کا متقاضی ہے، جہاں مریضوں کے طعام و قیام اور آسائش و آرام کے مناسب انتظام کے علاوہ ماہر معالجین کی نگرانی میں خالص ادویہ سے علاج کا بندوبست کیا گیا ہو۔ یہ دونوں چیزیں کہنے میں محض دو لفظ اور سمجھنے میں سادہ معلوم ہوتی ہیں، مگر جاننے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ کتنے بڑے کام ہیں اور ان دونوں امور کی تکمیل کے لیے کتنا زبردست اہتمام کرنا پڑتا اور پانی کی طرح کس قدر دولت بہانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جو حکومتیں ان دونوں امور کا اہتمام کر رہی ہیں ان کے محکمۂ مال کو معلوم ہے کہ ایک باقاعدہ طبی ادارے کے لیے جو درس گاہ اور شفاخانے پر مشتمل ہو ہزاروں کی بجائے لاکھوں کے ہندسے کام میں آتے ہیں اور جن کا تحمل کسی حکومت کا شاہی خزانہ ہی ہو سکتا ہے۔

ان دونوں امور کے ساتھ جو علمِ طب کی محض سادہ تعلیم کے لیے ضروری عناصر ہیں، اگر بحث و نظر اور شعبۂ تحقیق (علمی و عملی ریسرچ)

تھا بھی ان دونوں ارکان تعلیم کے ساتھ اضافہ کر دیا جائے جو کسی فن کے سرسبز رکھنے کے لیے ایسا ہی ضروری ہے جیسے کسی چمن نوبہار کی شادابی کے لیے ہر سال نئی کھاد اور وقتاً فوقتاً کھرپی کی کرید، اور ہمہ دم مالی کی ماہرانہ دیکھ بھال۔ تو مذکورہ بالا رقوم ہزاروں اور لاکھوں سے متجاوز ہو کر کروڑوں تک پہنچ جاتی ہیں۔

بہت کم لوگ صحیح طور پر اس امر کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایک دوا کے تجزیے و تحلیل میں اور اس کے علٰحدہ کیے ہوئے جواہر موثرہ کے تجربے میں لاکھوں روپے صرف ہو جانے پر بھی معمل کے جفاکشوں کو خاطر خواہ تشفی نہیں ہوتی۔

آپ کو معلوم ہے کہ کلکتہ، بمبئی، مدراس اور لکھنؤ وغیرہ کے طبی اداروں میں طب جدید کی تعلیم پر اور ان صوبوں کے شفاخانوں میں مغربی ادویہ کی توسیع اشاعت پر صوبے کی حکومتیں کیسی شاہانہ جود و سخا اور دریا دلی کا ثبوت دے رہی ہیں۔

اس زمانے میں کسی حکومت کے میزانیے کے اعداد و شمار راز سربستہ نہیں ہوتے کہ آسانی سے معلوم نہ کیے جا سکیں۔ اگرچہ میں اس وقت ہر صوبے کے صحیح اعداد و شمار بتانے کے لیے تیار نہیں، لیکن میرا اندازہ ہے کہ کسی صوبے کے میزانیے میں اس مد خاص کے لیے اسی نوے لاکھ یعنی کم و بیش ایک کروڑ مندرج ہوں گے۔

اب ذرا پورے ہندوستان کے گیارہ صوبوں کے اعداد و رقوم کو ۱۸۵۷ء سے اس وقت تک محض سرسری اندازے سے ایک جگہ جوڑ کر بتائیے کہ کتنے ارب اور کھرب روپے طب جدید کی تعلیم اور مغربی ادویہ کی غیر ملکی درآمد پر خرچ ہوئے۔

اس کے مقابلے میں حکومت برطانیہ کے ابتدائے قیام سے تقریباً پون صدی تک کسی صوبے کی حکومت کے میزانیے میں بدنصیب دیسی طبوں کے لیے آپ کو ایک پائی بھی نظر نہ آئے گی۔ حالاں کہ اس زمانے میں ملک کے اندر محض دیسی طبوں کا رواج تھا عام رعایا کی نگاہ میں ان کی پوری قدر و منزلت تھی۔ اور بے شرکت غیرے ہر شاہ و گدا کی قیمتی جانیں ان ہی کے دستِ تصرف میں تھیں — ان ایام میں اطبا کی ایسی وقعت، اور پیشۂ طبابت کا اس قدر دبدبہ تھا کہ قلمدانِ وزارت تک اطبا کے سپرد کرنے میں دریغ نہیں کیا جاتا تھا۔ اس زمانے میں ہمارے ملک کی محبوب طبوں کو ان سائنٹفک کا لقب نہیں ملا تھا اور یہ کہنا سہل نہ تھا جیسا کہ آج کل اکثر نامہربان دوستوں کی زبان سے نکل جایا کرتا ہے کہ "چوں کہ دیسی طبیں نقائص سے پُر اور ملک کی نگاہ میں وقعت سے گری ہوئی ہیں اس لیے حکومتِ وقت ان کو قابلِ توجہ خیال نہیں کرتی" لیکن اس کے باوجود ہم نے دیکھا ہے کہ جب انگریزی حکومت کا ملک پر تسلط ہوا تو رعایا پروری کے تقاضے سے ایسی طبوں کی تعلیم اور لائق اطبا کے پیدا کرنے کا جن کے ہاتھوں میں رعایا کی عزیز جانیں تھیں، کوئی بندوبست نہیں کیا گیا ستم ہے کہ علوم مشرقیہ کے زندہ کرنے کے بہانے سے السنۂ مشرقیہ مثلاً فارسی عربی اور سنسکرت تک کی تعلیم و امتحان کا اہتمام کیا گیا، مگر فنِ علاج جیسے اہم اور مفید ترین علوم کی طرف سے، جن سے عالم انسانیت متمتع ہو رہا تھا اس طرح آنکھیں پھیر لی گئیں کہ سرکاری جامعات (گورنمنٹ یونیورسٹیز) میں طب کا کوئی معمولی امتحان بھی نہیں رکھا گیا جس سے ان کامیاب اطبا کو ایک امتیاز حاصل ہو جاتا اور عوام کو ایک معیاری طبیب کے پہچاننے میں سہولت حاصل ہو جاتی اور نالائق خود ساختہ اطباء کے ہاتھوں میں اپنی جانیں سپرد کرنے سے بچ جاتے۔ ملک میں ہزاروں ادیب، مولوی، منشی، عالم، فاضل اور نہ معلوم کیا کیا بنا دیئے گئے مگر کسی صوبے کی حکومت نے اتنی زحمت گوارا نہ فرمائی کہ ملک میں ایک طبیب عالم کی بھی ضرورت ہے۔ تعلیم کا بندوبست نہ سہی، کم از کم اس کے امتحان ہی کا چھوٹا سا اہتمام کر دیا جائے۔

اب میں ان اربابِ اقتدار سے جن کے ہاتھوں میں حکومت کی کنجیاں ہیں اور طب جدید کے نمایندوں سے جو برابر طبِ قدیم کے نقائص اور کمزوریاں نکالنے کی فکر میں رہا کرتے ہیں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ "حکومت کی دو آنکھیں ہیں — ایک چشم شفقت اور دوسری چشم عتاب — شفقت کا رخ مغرب کی طرف ہے تو عتاب کا رخ مشرق کی طرف — ایک آنکھ اگر کھلی ہوئی ہے تو دوسری بند۔

ستم بالائے ستم ہے کہ ایک طرف تو آپ ہمیں برسوں سے فاقے دے رہے ہیں اور دوسری طرف سودا چکاتے وقت قصائیوں

کی طرح ہمارے پٹھے کی چربی اور جسم کی تنومندی ٹٹولتے ہیں اور بازار میں دیسی طبوں کا بھاؤ گرانے کے لیے ان فاقہ مست سخت جان دیسی طبوں کی لاغر اندامی کا بہانہ ڈھونڈھتے ہیں۔

کاش چند دنوں کے لیے طب مغربی سے حکومت کا سایہ اٹھ جائے اور وہ شاہی خزانے ہمارے لیے کھل جائیں جو ان کے لیے وقف ہیں، پھر دنیا دیکھے کہ ہم زیادہ چمکتے ہیں یا وہ؟ —— ہماری شان اونچی ہے یا ان کی؟ —— ہم میں زیادہ اُبھرنے کی قابلیت ہے یا ان میں؟ —— اپنے نادار ملک کے لیے ہم سامانِ صد برکت ثابت ہوتے ہیں یا وہ؟

ارباب حکومت سے ہماری عاجزانہ درخواست ہے کہ اگر وہ صدق دل سے چاہتے ہیں کہ اس زمانے میں بھی ہم میں جالی نوس پیدا ہوں، تو خدارا بطلیموس اوّل بن کر ہمارے لیے دار العلوم اسکندریہ کی بنا ڈال دیجئے اور ایروفیلوس اور ایراسیس تراتوس جیسے ماہر اساتذہ ہماری تعلیم کے لیے متعین فرما دیجئے۔ دار پر چڑھانے والے حکام والا مقام کو شاہی فرمان دیدیجئے کہ جن واجب القتل مجرموں کو پھانسی کے تختے پر لٹکایا جائے ان کی نعشیں، واجبی تعزیر کے بعد چیڑ پھاڑ کے لیے ہمارے سپرد کی جائیں۔ تاکہ علم تشریح کے اساتذہ کو ایروفیلوس کی طرح سات سو نعشیں چیرنے کا موقع ملے —— پھر آپ دیکھیے کہ ہم میں جالی نوس وارسطو جیسے علم کے دیوانے کیوں کر نہیں پیدا ہوتے؟

حقیقت یہ ہے کہ ہمیں بدیشی حکومت کی نامہربانیوں نے دیدہ و دانستہ ترقی کے مواقع سے محروم رکھا۔ حکومت ایک زبردست طاقت ہے اس نے پوری قوت سے دیسی طبوں کی راہ میں روڑا بننے کی کوشش کی، ورنہ ہماری طبیں صد ہزار محاسن سے مالا مال ہیں۔ اب بھی اگر ذرا سی توجہ سے ہماری مالی دست گیری فرمائی جائے، تو ہماری تھوڑی سی محنت سے طبِ قدیم کے ہزار ہا جواہر پارے ارباب علم و حکمت کی جوہر شناس نگاہوں کو خیرہ کرنے کے لیے کافی ثابت ہوں۔ (باقی)

آل انڈیا میڈیکل کانفرنس کا سولہواں اجلاس

۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء کو دیال سنگھ کالج ہال لاہور میں سولہویں آل انڈیا میڈیکل کانفرنس زیر صدارت ڈاکٹر بھوپال سنگھ صاحب منعقد ہوئی۔ ملک کے تمام صوبوں کے ڈیلی گیٹوں نے کانفرنس میں شرکت کی۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو لیڈر اپوزیشن پارٹی پنجاب اسمبلی نے کانفرنس کا افتتاح کیا۔ ڈاکٹر بھوپال سنگھ نے اپنے ایڈریس میں مندرجہ ذیل سوالات بحث کی:۔

طبی تعلیم، طبی تحقیقات، طبی امداد کا انتظام، پبلک ہیلتھ آرگنائزیشن، انڈین میڈیکل سروس، ویدک اور یونانی نظام ہائے طب، طبابت پیشہ اشخاص میں بے کاری۔

مقرر نے کہا کہ جنگ کے پیش نظر طبابت پیشہ اصحاب کو دست دشمن کی تمیز کیے بغیر خدمت کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔ طبی امداد کے انتظام کے متعلق انہوں نے کہا کہ وہ ہندوستانیوں میں بہت ناکافی ہے۔ دیہاتی علاقوں میں تو بالکل طور پر موجود ہی نہیں۔ مقرر نے زور دیا کہ ہسپتالوں کو بہتر سے بہتر بنایا جانا چاہیئے۔ آئی۔ ایم۔ ایس میں بھرتی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دیر سے چیخ پکار ہو رہی ہے کہ اس سروس میں داخلہ مقابلے کے ذریعے سے ہونا چاہیئے لیکن ہماری آواز صدا بصحرا ثابت ہو رہی ہے۔ ہماری خواہشوں کی تکمیل صرف ہمارے ہاتھوں میں سیاسی طاقت آنے سے ہو سکتی ہے۔ آیور وید اور یونانی طبوں کے متعلق ڈاکٹر بھوپال سنگھ صاحب نے کہا کہ حکومت کی طرف سے انکی سرپرستی اور حوصلہ افزائی نہ ہونے کی وجہ سے یہ طبیں ترقی نہیں کر سکیں۔

کانفرنس کے اس اجلاس کے صدر استقبالیہ ڈاکٹر دولت رام صاحب تھے۔ انہوں نے اپنے خطبے میں بعض مفید باتیں کہیں۔ کانفرنس میں طبی نمائش کا بھی انتظام تھا۔

تجویزیں کانفرنس میں ان تجویزوں کو بھی منظور کیا گیا جن کی سفارش کانفرنس کی مجلس مضامین (سبجکٹ کمیٹی) نے کی تھی۔ ایک تجویز میں سندھ، سرحد اور دہلی کی حکومتوں پر زور دیا گیا کہ وہ جمہوری انداز پر صوباتی میڈیکل کونسلیں قائم کریں۔ ڈاکٹر گوپی چند صاحب بھارگو نے ایک تجویز اس مفاد کی پیش کی کہ مرکزی اور صوبوں کی حکومتیں ان کارخانوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کریں جو کیمیاوی دوائیں اور جراحی کے آلات تیار کر رہے ہوں۔ اس تجویز کی تائید ڈاکٹر جیاراج کرشن صاحب اور ڈاکٹر آر۔ سی۔ گلاٹیا صاحب نے کی۔ دواؤں کی قیمتوں میں اضافے کے متعلق ڈاکٹر جیوراج صاحب مہتا کی تجویز بھی کانفرنس نے منظور کی۔ اس تجویز میں حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ وہ ضروری دواؤں کے ذخیرے کرنے کو روکنے کے لیے ضروری کارروائی کرے اور اس خاص حد سے آگے قیمتیں بڑھانے کو قانوناً روک دے جو حکومت انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کے ممبروں سے مشورے کے بعد مقرر کرے۔

علم اور حکمت کے خزانے

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے۔ اسی لیے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کر دیا ہے۔ اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جدت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں۔ قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلدوں کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں لیکن اس کے لیے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی مکمل کرا لی گئی ہیں جو جولائی ۳۴ء سے جون ۳۵ء تک اور جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء تک اور جولائی ۳۶ء سے جون ۳۷ء تک اور جولائی ۳۷ء سے جون ۳۸ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۳۸ء سے جون ۳۹ء میں گزشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے نامور علماء اور حکماء متفق طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر تھا اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے الاطفال کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر و نایاب مضامین ہیں جن کی نظیر انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہیں اور وہ فنی کتابیں بھی اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ ۳۶-۳۷ء کی جلد میں گزشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدرشناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ ۳۸-۳۹ء کی جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں۔ دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ بر اعظموں کے ہیں۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۹۶۰ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ ان کے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں نہ صرف اطبا ہی کے لیے ضروری ہیں۔ بلکہ عوام اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اہل قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی



مُراسِلات

بھوپ اندر طبیہ کالج پٹیالہ کا تیرھواں سالانہ اجلاس تقسیم اسناد

ناظرین کرام یہ پڑھ کر مسرور ہوں گے کہ پنجاب کے مشہور اور مستند بھوپ اندر طبیہ کالج کے تیرھویں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت کے لیے ہز ہائی نس مہاراجہ ادھیراج آف پٹیالہ دام حشمتہم واجلالہم نے عالی جناب آنریبل سردار ڈی کے سین صاحب بہادر ایم۔اے۔بی۔سی۔ایل۔آکسن بیرسٹرایٹ لا وزیر تعلیم وامور خارجہ کو نامزد فرمایا ہے۔

کالج کا یہ جلسہ اپنی روایتی شان وشوکت کے ساتھ بتاریخ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء بروز اتوار دن کے دو بجے منعقد ہوگا۔ ادویہ، کتب، آلات، نقشوں اور موڈلز وغیرہ کی طبی نمائش بھی ہوگی۔

ملک کے مقتدر حکیموں اور کالج کے جملہ مستند اطباء سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس جلسے میں ضرور شرکت فرمائیں۔ قیام وطعام کا انتظام کالج کی جانب سے ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق گرم بستر ضرور ساتھ لائیں اور اپنی آمد سے بابو عبدالصمد صاحب اکاؤنٹنٹ بھوپ اندر طبیہ کالج پٹیالہ کو مطلع فرمائیں۔

(حکیم محمد اسلم جالوی بہاری، دہلی)

جامعہ طبیہ دہلی میں علمی مباحثہ

"کیا نبض بھی حالاتِ بدن معلوم کرنے کا ذریعہ ہے؟"

۷ردسمبر اور ۱۴ دسمبر سنہ ۳۹ء کو مجلس مذاکرہ جامعہ طبیہ دہلی کے جلسے زیر صدارت مولانا حکیم عطاء الرحمٰن صاحب قاسمی، ہاؤس فزیشن و پروفیسر و صدر مجلس مذاکرہ جامعہ طبیہ دہلی منعقد ہوئے۔ طلباء کے علاوہ پروفیسران صاحبان نے بھی شرکت فرمائی۔ ان جلسوں کا موضوع "کیا نبض حالاتِ بدن معلوم کرنے کا ذریعہ ہے؟" پہلے ہی سے مقرر تھا۔ تلاوتِ قرآن شریف کے بعد کارروائی شروع ہوئی اور مندرجہ ذیل طلباء نے اس موضوع کی موافقت اور مخالفت میں بحث کی :

مسیح الزماں صاحب انصاری ممبر مجلس مذاکرہ، محمد ابراہیم صاحب، بھوپالی۔ رئیس احمد صاحب انصاری، ناظم مذاکرہ۔ گوردھن مل صاحب خازن مذاکرہ۔ عبدالحمید صاحب برقی۔ حافظ محمد نعیم صاحب۔ حکیم تاج الدین صاحب۔ ہر فریق نے اپنے مدعا کو نہایت خوبی کے ساتھ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ متقدمین کے اقوال اور ماہرین فن کے بیان کردہ مشاہدات وغیرہ سے بھی اپنے مقصد کو پوری وضاحت سے ثابت کیا گیا اور نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ بحث ختم ہوئی۔ آخر میں مولانا حکیم عطاء الرحمٰن صاحب قاسمی صدر جلسہ نے صدارتی تقریر فرمائی۔ اور مقررین کی بعض فروگذاشتوں کی طرف توجہ دلانے کے بعد فرمایا :

"بہرحال یہ بات موجب اطمینان ہے کہ جس طرح آج کے مباحثے میں آپ لوگوں نے گہری دلچسپی کا اظہار کرکے بحث کو زیادہ دلچسپ بنا دیا ہے اسی طرح اگر آپ کی سرگرمیاں جاری رہیں تو آپ عنقریب ایک اچھے طبیب ہونے کے ساتھ اچھے مقرر اور انشاء پرداز بھی ہوں گے۔"

موضوع زیر بحث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جناب صدر نے فرمایا۔ "میں نے یہ محسوس کیا کہ دوران مباحثہ میں بعض مقررین نے اپنے نظریے کو پیش کرنے کے سلسلے میں کچھ زیادہ مبالغے سے کام لیا ہے، مثلاً اس طرح سے نبض کی حمایت کرنا کہ گویا نبض ہی حالاتِ بدن معلوم

کرنے کا واحد ذریعہ ہے یا مخالفت کی رو میں نبض کو بالکل ہی نظر انداز کر دینا درست نہیں۔ آپ کو تو بحیثیت طبیب اور محافظ طب یونانی یہ بات سامنے رکھنی چاہیئے اور ضد یا مخالفت کی وجہ سے کبھی غلط چیز کا تصور بھی ذہن میں نہیں لانا چاہیئے۔

"دیکھیئے، اگر آپ غور کریں اور اپنی کتب درسیہ کے بیان نبض پر ذرا گہری نظر ڈالیں تو آپ کو بہت اچھی طرح یہ بات واضح ہو جائے گی کہ حالات بدن معلوم کرنے میں نبض کو اتنی غیر معمولی اہمیت حاصل نہیں کہ اگر نبض سے ذرا سا بھی اعراض کیا جائے تو تشخیص امراض کی تمام راہیں بند ہو جائیں۔ اس لیے کہ ان تمام کتابوں کی ترتیب بیان میں اوّل مزاج کی طبعی اور عارضی علامات مذکور ہیں اور بعد میں نبض وغیرہ کا ذکر ہے۔ اس کے سیاق عبارت اور انداز بیان سے کھلے طور پر یہ مفہوم ظاہر ہوتا ہے کہ حالات بدن معلوم کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ تو مزاج کی طبعی و عارضی علامات (جسم کی سردی، گرمی، رنگ وغیرہ) ہیں۔ اور ثانوی طور پر کچھ حالات نبض وغیرہ سے بھی معلوم ہو سکتے ہیں ہاں جو شخص غور و فکر سے کام لے اور مختلف مریضوں کے نبض کے حرکات و سکنات کو ذہن میں رکھ کر نتائج نکالنے کی کوشش کرے وہ زیادہ خوبی سے بہت سے حالات نبض کے ذریعے سے معلوم کر سکتا ہے۔ لیکن مطلقاً نبض کو کوئی غیر معمولی اہمیت نہیں دی جا سکتی۔

"مگر اس کے ساتھ ہی نبض کو بے فائدہ ولایعنی قرار دینے کے لیے یہ کہنا، کہ نبض تو محض قلب کی انقباضی وانبساطی حرکات کو ظاہر کرتی ہے اس سے دیگر حالاتِ بدنی نہیں معلوم ہو سکتے، بہت ہی مضحکہ خیز بات ہے۔ آپ سوچیئے کہ نبض سے قلب کے حرکات معلوم ہونے کے تو یہی معنی ہیں کہ آپ نبض سے یہ معلوم کر لیں کہ قلب کی حرکات قوی ہیں یا ضعیف یا قلب کی حرکات تیز ہیں یا سست۔ اب ظاہر بات ہے کہ قلب کی ان حالتوں کے علم کے بعد آپ فوراً اس پر غور کریں گے کہ قلب میں یہ غیر طبعی حرکات کیوں پیدا ہوئیں اور ضعفِ قلب اور قوتِ کے اسباب کو سامنے رکھ کر بدن کی کسی غیر طبعی حالت کو آپ ڈھونڈ ہی نکالیں گے۔ اور اس طرح مختلف امراض کے اندر نبض پر غور کر کے قلب کی حالت کا اندازہ لگا لیں گے، اور بہت سے پوشیدہ اور بظاہر نظر نہ آنے والے حالات معلوم کر سکیں گے۔

"بس، نبض سے حالاتِ بدن معلوم ہونے کے یہی معنی ہیں: (۱) نبض سے قلب کی حالت معلوم ہوتی ہے (۲) قلب کے حالات نظامِ بدن کے تغیرات کی خبر دیتے ہیں۔ (۳) لہذا نبض کے تغیرات حالاتِ بدن کے تغیرات کی خبر دیتے ہیں۔

"حقیقتاً نبض سے حالاتِ بدن معلوم کرنے کے اس آسان سے طریقے کو لایعنی باتیں کہہ کر نظر انداز کر دینا بہت زیادتی ہے۔ بہرحال اس وقت تو میں آپ سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نہ صرف نبض بلکہ طبِ یونانی کے ہر مسئلے کو اپنی حقیقت پر رکھیں نہ اتنا مبالغہ کریں کہ اصل شے کی صحت ہی میں شبہ پیدا ہونے لگے اور نہ کسی اعتراض سے بچنے کے لیے اپنی ہی چیزوں سے ایسی اجنبیت اختیار کریں کہ اس کے اپنانے میں بھی شرم محسوس کریں۔ غور و فکر سے آپ ہر چیز کی اچھائی و برائی کا کھوج لگا سکتے ہیں۔"

جناب صدر کی تقریر کے بعد بخیر و خوبی جلسہ برخاست ہوا۔

المرسل: محمد انوار اللہ انعام دار راشد الارشد نائب ناظم مجلس مذاکرہ، جامعہ طبیہ، دہلی

"ہمدردِ حاجیان!"

شروع جنوری ۱۹۳۸ء میں میں بغرض زیارت مدینہ منورہ و حج بیت اللہ کراچی سے روانہ ہوا تھا۔ رحمانی جہاز میں میرے محترم حافظ یٰسین صاحب بھی تھے۔ جہاز میں میری طبیعت ناساز ہوئی اور چند میرے دوسرے ساتھیوں کو بھی سمندری شکایات لاحق ہوئیں۔ حافظ صاحب کے پاس آپ کا بکس "ہمدرد حاجیان" موجود تھا۔ اس میں سے چند دوائیں میں نے اور میرے ساتھیوں نے استعمال کیں۔ ان کے استعمال سے بفضل خدا سب کو فوری فائدہ ہوا۔ آپ کا بکس واقعی ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ میں ضرور سفارش کروں گا کہ آپ کا بکس "ہمدرد حاجیان" حج کرنے والوں کو اپنے ساتھ ضرور ہی لے جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اور آپ کے دواخانے کو ترقی بخشے۔

دعاگو: زبدۃ الحکما حکیم حاجی سید عزیز الدین نصرتی رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر بی۔ آئی۔ ایم۔ چرتھاول، مظفرنگر



بابُ الصحت — جدید سائنس اور گوشت خوری

ڈاکٹر ہیلو ہسٹنگز ڈائریکٹر فزیکل کلچر انسٹی ٹیوٹ آف نیوٹریشن، امریکہ

میں پچیس سال سے گوشت کے مقابلے میں ترکاریوں کو ترجیح دینے کے دلائل سن رہا ہوں۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں کبھی بھی ایک مکمل سبزی خور (ویجی ٹیرین) نہیں رہا ہوں۔ مگر میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ غذائیت کے مسئلے سے سبزی خوری بالکل ہی باہر نکال دی جائے۔ اس میں شک نہیں کہ سبزی خوری کے اصول نے غذائیت کے مسئلے سے لوگوں میں بڑی دل چسپی پیدا کر دی ہے۔ ورنہ شاید ہی لوگ اس طرف متوجہ ہوتے۔ اس کے علاوہ اس بحث نے نئی نئی خوراکیں تیار کرنے، غذاؤں کے پکانے اور ان کی کیمیاوی تحقیقات کرنے کا ایک نیا دروازہ کھول دیا ہے۔

سبزی خوری کی حمایت میں جو دلیلیں لائی جاتی ہیں وہ جذباتی زیادہ ہیں اور منطقی کم ہیں۔ جان لینے اور خون بہانے کے خلاف جذبات کو اُبھارا جاتا ہے۔ اُسے ظلم سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جانوروں کے گوشت کھانے کے خلاف دلی نفرت کے جذبات پیدا کیے جاتے ہیں۔

گوشت خوری کے خلاف کم و بیش تمام دلیلیں اسی جذباتی تعصب کی بنا پر پیش کی جاتی ہیں۔ چوں کہ سبزی خور کے پاس جذبات سے اپیل کرنے کا بہ ظاہر ایک معقول حربہ موجود ہے۔ اس لیے اسے کسی اور طرح یقین دلانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ گوشت خور یہ دلیلیں سن کر ذرا متامل ہوتا ہے اس پر سبزی خور کی بن آتی ہے اور خوب جذبات برانگیختہ کرتا ہے اور سمجھاتا ہے کہ گوشت کے برابر کوئی بری چیز نہیں اور پھل ترکاریاں انسان کے لیے بہترین غذائیں ہیں۔

جذبات اور اصولِ اخلاق سے قطع نظر صرف علمی (سائنٹی فک) نقطۂ نظر سے اگر اس مسئلے کو دیکھا جائے تو اس کے دو پہلو ہیں۔ جذبات کی گہرائی اور تصورات کی نزاکت کو معرضِ بحث میں لا کر سبزی خور زیادہ مؤثر دلائل پیش کرتا ہے اور یہی دلیلیں اس کے لیے کار آمد ہوتی ہیں۔

اگر اس مضمون کے دوران میں میں نے کسی سبزی خور کے خلاف کچھ لکھ دیا تو وہ سخت ناراض ہوں گے اور انھیں ہونا بھی چاہیے۔ وہ لوگ مجھ سے لفظی جنگ پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اور بات بھی یہ ہے کہ سبزی خوروں کو سبزیاں کھانے میں اس قدر مزا نہیں آتا جس قدر سبزی خوری کے بارے میں بحث مباحثہ کرنے میں وہ لطف اُٹھاتے ہیں۔

سب سے پہلے ہمیں اس صورتِ حال کا جائزہ لینا چاہیے جو صحت اور گوشت خوری، شرحِ اموات کی کمی، درازیٔ عمر، طاقتِ عمل، جسمانی و ذہنی حرکات اور عمومی معیارِ تہذیب و زندگی اور آسودگیٔ حیات کے درمیان ہم پاتے ہیں۔

ہم امریکی لوگ اپنی اونچی تہذیب پر بہت فخر کرتے ہیں۔ لیکن ایک اور ملک بھی ہے جو ہمارے سامنے آتا ہے اور وہ نیوزی لینڈ ہے جس کا ہمسایہ آسٹریلیا ہے۔ یہ دونوں ممالک گوشت خور ہیں۔ اور ان کی تہذیب ہمارے ملک کی تہذیب سے دوسرے نمبر پر مانی جاتی ہے۔ مگر جیسا عمدہ گوشت انہیں میسر ہے ہمیں حاصل نہیں۔ کیوں کہ ہمارے ہاں ایسے سبزہ زار نہیں جہاں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے سے مویشی پرورش پا سکیں۔

خوش تُو دُنیا (امریکہ) میں انگریزی نہ جاننے والی ایک لاطینی النسل قوم ہے جس کے افراد نسبتاً امریکہ کے لوگوں سے زیادہ گوشت خور ہیں۔

اگر گوشت خوری صحت اور تن درستی کے لیے مضر چیز ہوتی تو سمجھ میں نہیں آتا کہ بنی نوعِ انسان کے اتنے مہذب اور توانا گروہ کس طرح برسرِ عمل آتے اور کس طرح ان ممالک میں ایک اعلیٰ اور تن درست انسان کی طرح اعلیٰ تہذیب پرورش پاتی۔ جس قدر مقدار میں یہ ممالک گوشت زیادہ کھاتے ہیں اسی نسبت سے ان کی صحت و توانائی اور تہذیب میں بھی افزائش پائی جاتی ہے۔

جسمانی ورزش اور کرتبوں میں استقلال اور برداشت کے کئی اہم مقابلے حال ہی میں ہوئے ہیں۔ ان میں گوشت خوروں کے ساتھ

سبزی خور جان بوجھ کر مقابلے پر آگرا ڈٹے اور نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ وہ گوشت خوروں سے بُرے نہیں رہے تو کچھ اچھے بھی نہ ہوسکے۔ عام طور پر فیصلہ یہی کیا جاتا ہے کہ فوری طاقت و توانائی حاصل کرنے کے لیے گوشت بہترین مسالہ ہے جو انسانی جسم کو فراہم کیا جاسکتا ہے اور قوتِ برداشت کو بڑھانے کے لیے بھی اس سے بہتر کوئی چیز نہیں مل سکتی۔

اسی طرح دماغی کام کرنے والوں کے متعلق بھی گوشت خوری اور سبزی خوری کی بحث بہت چلتی رہتی ہے۔ سبزی خوروں کے سرغنہ جارج برنارڈ شا ہیں۔ جو اپنے آپ کو شکسپیر سے بھی بڑا ڈرامہ نگار کہہ چکے ہیں۔ مگر جب ہم شکسپیر کی طرف دیکھتے ہیں تو وہ مزے سے لحم خنزیر کے کباب اڑاتا ہوا نظر آتا ہے۔ شکسپیر نے کبھی بڑا ہونے کا دعویٰ اپنی زبان سے نہیں کیا تھا مگر دنیا پھر بھی اسے بڑا مانتی چلی آرہی ہے اور وہ حقیقت میں ہے بھی۔

غذائیت اور علم طب کے دائرے میں جو جدید تحقیقات اور معلومات فراہم ہوئی ہیں۔ انہوں نے سبزی خوروں کی حمایت میں دلیلوں کا ایک انبار لگا دیا ہے۔ سبزی خوروں نے قیاس لڑانے شروع کیے اور سائنس دانوں نے آگے بڑھ کر ان کی پشت پناہی کی یعنی تحقیق کرکے فیصلہ سنا دیا کہ انسانی جسم کی حیوانیت برقرار رکھنے کے لیے چند عناصر حیات ایسے ضروری ہیں جو پھلوں اور ترکاریوں میں پائے جاتے ہیں اور گوشت اُن سے خالی ہے۔

مگر اس کے خلاف یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ گوشت خور حیوانات اور بعض انسان مثلاً ایسکیمو لوگ سوائے گوشت کے اور کسی چیز پر گزارہ کر ہی نہیں سکتے اور ان کے ماحول کے لیے گوشت ہی ضروری چیز ہے۔ یہ بھی آجکل کہا جاتا ہے کہ گوشت کی غذا میں صرف چربی اور عضلات ہی مفید اجزا نہیں ہوتے بلکہ بعض ایسے حیوانی اعضا بھی ہوتے ہیں جن کے بغیر زندگی کی بنیاد مضبوط ہو ہی نہیں سکتی۔

جب ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں تو جذبات اور تعصبات پھر برسرِ عمل آتے ہیں۔ مہذب انسان خوراک میں اندرونی اعضا کو شامل کرنے سے نفرت کرتا ہے اور چربی اور عضلات کو کھانے میں چنداں مضائقہ نہیں جھتا۔ گوشت اور تمام حیوانی روغنوں کو اگر ہم چاہیں تو چھوڑ سکتے ہیں۔ اور اس کی بجائے عقل و ذہانت سے کام لیتے ہوئے صرف غیر لحمی غذا پر گزارہ کرسکتے ہیں۔ لیکن اگر بعض غذاؤں اور دواؤں کے لیے ہم مختلف غدوں اور اعضا کو نکال دیں اور جانوروں کا خون نہ کریں تو سبزیوں میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو ان کی جگہ کام دے سکے۔

چند دوائیں جیسے تھائی روکسین، ایڈرینلین اور انسولین ایسی ہیں جو حیوانات سے حاصل کی جاتی ہیں۔ کلیجی کی غذا کمئ خون کے لیے بہترین چیز سمجھی جاتی ہے۔ ان حیوانات علاجوں کے بغیر حیات انسانی کی حفاظت نہیں ہوسکتی۔ تن درست انسان عضویاتی علاج کے خلاف جس قدر چاہے اپنے دل کی بھڑاس نکال لے مگر اصل حقیقت تب ہی آشکارا ہوتی ہے جب وہ بیمار پڑے۔ فرض کیجئے ایسا شخص ایسی ترکاریوں پر گزارہ کررہا ہے جو بغیر آیوڈین کی زمین میں بوئی جارہی ہوں اور پھر اُسے گنٹھیا ہو جائے یا چاقو کا زخم لگ جائے اور خون بہہ بہہ کر اس کی جان نکل رہی ہو، ذیابیطس کے دورے میں بے ہوش پڑا ہو یا کمئ خون کے باعث اس کی جان گھل رہی ہو تو اس وقت ہمارا ڈاکٹر آگے بڑھے گا۔ اس کے پاس ان "ملعون" بلکہ "قابلِ نفرت" حیوانی اعضا سے حاصل کیے ہوئے چند طلسمی عرق اور روغن ہوں گی جنہیں وہ حیات انسانی کی حفاظت اور بچاؤ کے لیے استعمال کرکے معجزہ دکھائے گا تو اس وقت ان سبزی خور صاحب کو غالباً قدرِ عافیت معلوم ہوگی۔

طب اور غذائیت کے میدان میں غدودوں کی تحقیقات کا میدان تو ابھی کھلا ہے۔ ابھی نہ معلوم کیا کیا انقلاب اور حیرت انگیز امور ہمارے سامنے آنے والے ہیں۔ ہر سال چند نئے انکشافات ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ہمارے ہاں کہا جاتا ہے کہ وہ شخص "سرخ خون" والا ہے۔ بے شک خون تو سب ہی سُرخ ہوتے ہیں۔ مگر بعض خونوں کی لالی بہت گہری ہوتی ہے۔ خون کے سُرخ ذرّے ہر لمحہ حیات انسانی کے لیے ضروری ہیں۔ سُرخ ذرّوں میں جو چیز سب سے اہم شامل ہے اس کو اصطلاحاً ہیموگلوبین کہتے ہیں۔ یہ جزو آکسیجن کی مقدار جسم میں داخل کرنے کا باعث بنتا ہے اور لوہے کے اجزا سے مالا مال ہوتا ہے۔ اگر جسم میں لوہے کی پوری مقدار داخل نہیں ہورہی ہے تو ہیموگلوبین کی مقدار بھی کم رہ جائیگی اور نتیجہ اس کمی کا یہ نکلے گا کہ وہ صورت حال پیدا ہو جائے گی جسے کمئ خون کا مرض یا انیمیا کہتے ہیں۔ ایک نہایت شدید قسم کا انیمیا بھی ہوجاتا ہے جسے آج سے پانچ سال پہلے تک بالکل ناقابلِ علاج سمجھا جاتا تھا۔ مگر آج حیوانی اعضا کی نئی نئی تحقیقاتوں کی وجہ سے معاملہ ہی دوسرا ہے۔ میرے بھائی کا ایک خط حال ہی میں آیا ہے۔ اس میں شہر کنساس کے ایک ڈاکٹر صاحب اس طرح لکھتے ہیں:-

"ڈاکٹر مائنر خود کمئ خون کی شکایت میں مبتلا تھا۔ اس کے خون کے ذرّوں کا شمار ۱۵۰۰۰۰۰ تھا۔ اس حالتِ مرض میں کلیجی

کے صحت بخش اثرات معلوم ہونے شروع ہوئے - وہ ڈاکٹر تھا اور موجودہ علمی تحقیقات سے بھی آگاہ تھا۔ اس نے سمجھ لیا کہ کمی
خون اور غذا میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ اس نے اپنی غذا میں کلیجی، پھل اور ترکاریاں شامل کرلیں اور باقی سب چیزیں چھوڑ دیں
وہ بالکل تن درست ہوگیا۔ اب وہ ساٹھ سال کا ہے۔ بال سر سے پیر تک سفید ہیں۔ مگر تیر کی طرح سیدھی ہے تندرستی
بالکل درست ہے۔ غذا ٹھیک ہے۔ چہرے پر نور ہے اور خون کے ذرّے ۵۰۰۰۰۰ کی تعداد میں ہیں"

حیوانات کے بعض اعضا کے کام بھی عجیب ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی شہادت کی بنا پر اس بات کی حمایت کی جاتی ہے کہ غذائیت کے لیے ان چیزوں کا استعمال ازبس ضروری ہے اور جانوروں کا پالنا اور ان کا ذبح کرنا بعض اوقات ناگزیر ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ اس کے فوائد انسان کو معلوم ہیں اور ہو رہے ہیں۔ کلیجی کو چھوڑ کر سرخ خون والا معمولی گوشت بھی انسان کے لیے بےحد مفید ہے۔ کیوں کہ انسانی جسم کو جس قدر فولاد کے عنصر کی ضرورت ہوتی ہے وہ ایسے گوشت میں بکثرت ملتا ہے۔ گوشت میں جو سرخی جھلکتی ہے وہ دراصل ان غذائی ذرّاتِ خون کی وجہ سے ہے جو گوشت میں آکر ایک جگہ مجتمع ہو جاتے ہیں اور خون بجائے خود فولاد کے معاملے میں دس گنا زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ مگر سفید گوشت (مچھلی مرغی وغیرہ کا) لوہے کی مقدار کے معاملے میں کمزور ہوتا ہے

بے شک سبزیوں سے بھی فولاد کا جزو حاصل کرنے کے بہت سے مواقع ہیں۔ چرنے والے جانوروں میں طاقت نباتات کے کھانے سے آتی ہے۔ جب وہ گھاس پھوس کھاتے ہیں تو کلوروہائیڈریٹ ان کے جسم میں پہنچتی ہے اور وہی چیز پھر گوشت کے ذریعے سے انسانوں کو پہنچتی ہے۔ پالک کے ساگ میں فولاد بہت ہے۔ شہتوت میں، پھلیوں میں، گیہوں کے سفید بیج میں، انڈے کی سفیدی میں بھی فولاد کی خاصی مقدار ہوتی ہے۔ اس لیے سبزی خور فولاد کی وجہ سے گوشت کھانے پر کیوں مجبور ہوں۔ جب کہ یہ چیز اور طرح بھی نباتات سے حاصل ہو سکتی ہے۔ مگر روزمرّہ کے مشاہدے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دلیل کے باوجود سبزی خور تنومندی میں گوشت خوروں کے مقابلے میں کمزور ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص سبزی خور ہے تو خون کی کمی کا مرض یقیناً لاحق ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غذا میں کوئی نہ کوئی چیز ضرور ایسی رہ جاتی ہے جو حیاتِ انسانی کے لیے بہت ضروری ہے۔

جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ گوشت میں فولاد کے علاوہ اور بھی معدنی اجزا پائے جاتے ہیں۔ اس بات کو جانچنے کے لیے ایک مثال دی جاتی ہے۔ مرغی کے چوزوں اور سوروں کو اگر گوشت کی کوئی قسم یا دودھ پر پالا جائے تو بہت زیادہ نشوونما پاتے ہیں۔ اگر ان ہی حیوانات کو نباتاتی پروٹین سے مالا مال سبزی جیسے سویابین دی جائے یا اور کسی پھل ترکاری پر انہیں رکھا جائے تو ان کی طاقت زیادہ زور نہیں پکڑتی۔ لیکن اگر ان نباتاتی غذاؤں میں کچھ اور معدنی چیزیں ملا دی جائیں تو گوشت کی برابر نتیجے ظاہر ہوتے ہیں۔

عضلاتی گوشت کے معدنی اجزا تیزابی مادّے ہیں۔ جن میں فاسفورس، کلورین اور گندک ضرور ہوتی ہے۔ مگر گوشت میں الکلی نہیں پایا جاتا بالخصوص کیلسیم (چونا) اس میں نہیں ہوتا۔ مگر یہ بیان بہت سے غلّوں کے بارے میں بھی درست ہے۔ پس معلوم ہوا کہ گوشت "تیزاب ساز" چیز ہے اور اکثر غلّوں کا بھی یہی حال ہے۔ لیکن دودھ، ترکاریاں اور پھل چوں کہ کیلسیم کی مقدار اپنے میں زیادہ رکھتے ہیں، اس لیے ان میں کھاری اجزا (الکلی) زیادہ ہوتے ہیں۔

اگر غذا میں غلّے اور گوشت زیادہ ہوں تو جسم میں تیزابیت بڑھ جائے گی۔ اور کھاری معدنیات کم ہوں گے۔ تیزابی معدنیات بُری چیز نہیں ہیں بلکہ واقعہ تو یہ ہے کہ ان کے بغیر زندگی برقرار رہ ہی نہیں سکتی۔ اگر صرف گوشت اور غلّے پر گزارہ کیا جائے تو جسم میں فتور پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اس کی اصلاح کے لیے ترکاریوں کا جزو غذا میں ضرور ہونا چاہیئے۔ گوشت اور سبز ترکاریوں کا برابر کا استعمال (جیسا کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں روزمرّہ کے سالنوں کا رواج ہے) بہترین چیز ہے۔ اگر توازن غذائی جا تا رہے تو سبز ترکاریوں اور گوشت کے امتزاج سے جسم کے لیے ایک عمدہ غذا میسر آسکتی ہے۔ اسی طرح روٹی اور دودھ کی غذا بھی ہوتی ہے۔ یہ دونوں صرف گوشت اور خالص گیہوں کی روٹی کے مقابلے میں زیادہ مؤثر اور متوازن غذا ہیں۔

مگر پروٹین (معدنیات نہیں) حلوان گوشت میں سب سے بڑا غذائی عنصر شمار کیا جاتا ہے۔ اور یہی چیز انسانی جسم کی طاقت و توانائی ا

ہر نشوونما کے لیے سب سے زیادہ مؤثر ہے۔ اس بات سے یہ صاف نتیجہ نکلتا ہے، جیسا ابتدائی زمانے کے غذائی محققوں نے فیصلہ کیا تھا، گوشت نسانی جسم کی نشوونما اور توانائی کے لیے زیادہ اچھی غذا ہے۔

غذا میں پروٹین کی زیادتی کا اصول شروع شروع کے سبزی خوروں نے تسلیم کرلیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ انہوں نے اپنی غذاؤں میں ایسی چیزوں کا استعمال دہ کردیا تھا جو پروٹین زیادہ مہیا کرتی ہوں اور گوشت کا بدل ہوں۔

جدید سائنس نے گوشت کی خوبی وفضیلت کو برقرار رکھا ہے۔ حیوانی پروٹین اکثر نباتاتی پروٹین کے مقابلے میں زیادہ خوبی اور صلاحیت والی ہوتی ۔ اگر انڈے اور دودھ کو "خالص نباتاتی" چیزوں میں مان لیا جائے تو وہ اونچا درجہ اس باب میں حاصل کرلیتے ہیں۔ مگر پروٹینز کی اعلیٰ معیاری مقدار مہیا کرنے کے لیے ملاتی گوشت کے برابر یہ چیزیں (اور بعض ایسی چیزیں جیسے پھلیاں، دانے اور ساگ وغیرہ، جو پہلے زمانے کے سبزی خوروں نے گوشت کے مقابلے میں ن کیے تھے) جسم کو نشوونما نہیں دے سکتیں۔

محدود اور مصنوعی غذاؤں میں اگر پروٹینز کی مقدار گوشت کے ذریعے سے بڑھائی جائے تو وہ بہت اہم چیز بن جاتی ہیں۔ ایسی چیزیں اکثر غرباء کے استعمال رہتی ہیں۔ مشرق میں لوگ چاول اور دال پر گزارہ کرتے ہیں۔ امریکہ کے جنوبی علاقوں کے غریب لوگ، سفید آٹے، جو کی روٹی، شکر قندی اور راب پر زندگی تے ہیں۔ یہ غذائیں حقیقی طور پر ایک مکمل نباتاتی غذا نہیں ہیں۔ ایسے لوگوں کو پروٹینز کی مقدار بڑھانے کے لیے گوشت ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔

اگر انسان کی خوراک گائے کی سی ہوتی تو اس کا پیٹ کبھی نہ بھر سکتا۔ صرف سبز چارے پر گزارہ کرنا پڑتا۔ اس کے نظامِ ہضم میں اتنی قدرت نہیں ہے س قدر زیادہ سبزی کھا سکتا۔ اس لیے اسے "مجموعی عناصر" کی خوراک کی تلاش ہوئی جس کے لیے گوشت بہترین چیز ثابت ہوتی چلی آرہی ہے۔ مگر انسان اس مجموعی عناصر کی خوراک پر اس قدر زور دیا کہ ماہرینِ غذائیت بار بار انسان کو متنبہ کر رہے ہیں کہ گائے اور خرگوش کی طرح نہیں اکثر "گھاس" اور یاں ضرور استعمال کرنی چاہئیں۔

ترکاریاں کھانا گوشت خور کے لیے از بس ضروری ہے جس قدر زیادہ مقدار میں ترکاریاں کھائی جائیں گی اُسی قدر آنتوں کی زہریلی ہوائیں، جو ت خوری کے باعث پیدا ہوجاتی ہیں، دُور ہوجائیں گی۔ اور ترکاریاں اتنا بوجھ پیدا کردیں گی کہ قبض نہیں ہونے پائے گا، اور معدہ اور آنتیں صاف رہیں گی۔

بیماری، کمزوری اور بڑھاپے میں چوں کہ گوشت کے ہضم میں انسان کے آلاتِ انہضام کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اور نہ ہضم ہونے کی حالت میں ت کے ذرے آنتوں میں پڑے رہ کر گل سڑ کر سمیت پیدا کردیتے ہیں۔ اس لیے یہ مشورہ دینا ضروری ہے کہ ان حالتوں میں گوشت کا مطلق استعمال جائے۔

تمام پرانی کتابوں اور تجربوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جسمانی محنت اور مشقت کرنے والوں کو کافی پروٹینز حاصل کرنے کے لیے گوشت کی مناسب رجسم میں پہنچانی ضروری ہے۔ جدید سائنس کا کہنا یہ ہے کہ جسمانی مشقت کرنے کے لیے گوشت کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ بات یہ ہے کہ جو جسمانی محنت کی زندگی بسر کرتے ہیں وہ گوشت کی زیادہ مقدار جسم میں داخل کرسکتے ہیں۔ پروٹینز اور تیزابوں کی زیادتی اگر ان کے جسم میں ہو بھی جائے تو جسمانی ت اسے تحلیل کردے گی۔ برخلاف اس کے جو شخص کم حرکت و عمل کرتا ہو اس کے معدے اور آنتوں میں اس قدر قوت نہیں ہوتی کہ پروٹینز اور تیزاب لی ہوئی مقدار کو برداشت کرسکے۔ اس لیے گوشت اس کے لیے مفید نہیں۔

اگر انسان کے جسم کو پروٹینز کی زیادہ مقدار گوشت کے ذریعے سے مطلوب اور ضروری نہ ہو تو پھر انسان محض مزے اور زبان کے ذائقے کے لیے ہی ن کیوں استعمال کرتا ہے؟ اس سوال کے کئی جوابات دئے جاسکتے ہیں۔ مگر بڑی چیز دراصل یہ ہے کہ انسان فطری طور پر "نباتات خور" نہیں ہے تو ت خور" بھی نہیں ہے بلکہ ایک طرح کا "ہمہ خور" ہے۔ جب تک اس کی غذاؤں میں اس قدر وسیع رنگا رنگی نہ ہو اس کی ضروریات مکمل طور پر پوری ہوسکتیں۔ اگر اس کی خوراک میں یہ رنگا رنگی نہ ہوتی تو انسان دنیا کے چپے چپے میں نہ پہنچ جاتا۔ اور حیوانات میں وہ اس قدر افضلیت اور فوقیت نہ کرسکتا جو اس وقت اسے حاصل ہے۔

بکری کا دودھ

جناب عبدالقیوم خاں صاحب، بٹالہ

مغربی تہذیب و تمدن کے اثر سے جہاں ہماری سادہ زندگی اور بے تکلف بود و باش کی خصوصیات مٹ رہی ہیں وہاں خوراک کے متعلق ہماری اچھی عادتیں بھی خراب ہو رہی ہیں۔ انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان چائے، کافی، مکھن سے چپڑے ہوئے ٹوسٹ وغیرہ کو غذا کا اصلی جزو سمجھنے لگ گئے ہیں۔ دودھ، دہی، لسی خصوصاً بکری کے دودھ کو گنوار، دیہاتیوں اور غیر تعلیم یافتہ غریب طبقے کے لیے مخصوص خیال کیا جانے لگا ہے۔

میں آج اس "غریبانہ نعمت" کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور صحت و تن درستی کے خواہش مندوں کو مخلصانہ نیت سے پُرزور مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ناشتہ اور بعد دوپہر کی چائے کی جگہ کم از کم ایک مہینے بکری کا دودھ استعمال کر کے عجائب قدرت کا تجربہ کریں۔ اس تبدیلی سے نہ صرف آپ کی صحت اور تن درستی میں نمایاں ترقی اور اصلاح ہوگی بلکہ اخراجات میں بھی کافی کفایت ہو سکے گی۔

امریکہ کے مشہور ماہر خوراکیات ڈاکٹر ڈگلس تھامس نے بکری کے دودھ کو تمام دوسری پینے کی چیزوں کے مقابلے میں افضل و فائدہ مند پایا ہے۔ اس میں ایسے نمکیات پائے جاتے ہیں جو تن درستی قائم رکھنے کے لیے ہر وقت کافی مقدار میں موجود رہنے ضروری ہیں۔

بکری کے دودھ میں فلورین کثرت سے پایا جاتا ہے یہ ہڈیوں کی نشو و نما اور دانتوں کی مضبوطی کے لیے بہت ضروری چیز ہے آنکھوں کے باریک و نازک طبقوں کی پرورش کے لیے بھی فلورین ضروری ہے۔ اور اس نمک کی کمی سے آنکھوں کے بہت سے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

دوسرا اہم جزو میگنیشیم ہے جو بکری کے دودھ میں پایا جاتا ہے۔ یہ چیز ہڈیوں خصوصاً ریڑھ کی ہڈی کو مضبوط بناتی ہے اور اس کی کمی سے کُبڑا پن اور ہڈیوں کا ٹیڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے۔

ہماری صحت کی عمدگی کا دارومدار ریڑھ کی ہڈی کی مضبوطی پر ہے۔ اس کی مضبوطی کے بغیر زندگی بے لطف ہو جاتی ہے۔ بکری کے دودھ کے علاوہ میگنیشیم سیب، بادام، مالٹا، لیموں، کوکونٹ، کھجور، انجیر، انگور، آڑو، بھٹہ، گندم، پالک، اور انڈوں کی زردی میں پایا جاتا ہے۔ اور ان چیزوں کا استعمال اس مقصد کے لیے بہت مفید رہتا ہے۔

تیسرا نمک سوڈیم ہے جو بکری کے دودھ میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ یہ سالٹ جسم کے زہریلے مواد (ٹوکسینز) کو تحلیل کر کے گردے اور مثانے کے راستے خارج کرتا ہے۔

سوڈیم جسم کے اندر لائم اور میگنیشیم کو سیال حالت میں رکھتا ہے اگر سوڈیم یہ کام نہ کرے تو جسم کے اندر لائم اور میگنیشیم سخت ہو کر گردے اور مثانے کی پتھری کی شکل میں بہت تکلیف دے۔ یہی بڑا باعث ہے کہ اپنی خوراک میں کافی مقدار میں سوڈیم استعمال نہ کرنے والے ہزاروں لاکھوں شخص پتے، گردے اور مثانے کی پتھریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایسے مریضوں کو ایسی چیزیں کثرت سے استعمال کرنی چاہئیں جن میں سوڈیم کافی مقدار میں موجود ہو اس طریقے سے کنکریاں گھل کر خارج ہو سکیں گی۔ اس مقصد کے لیے بکری کا دودھ غذا کے علاوہ کارگر دوا ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کھیرا، گاجر، مولی، کھجور، انجیر، بادام، انگور، پالک کا ساگ۔ اور کچے انڈوں کی زردی میں بھی سوڈیم موجود ہوتا ہے۔ وہ وقت عنقریب آنے والا ہے جب بہت سی بیماریوں کا علاج صرف موزوں غذا کے ذریعے سے کیا جائے گا۔ یورپ اور امریکہ میں "علاج بالغذا" روز بروز ترقی کر رہا ہے اور یہ علم گزشتہ پچیس تیس سال میں حیرت انگیز ترقی کر چکا ہے۔ یونانی اطبا اور آیورویدی حضرات کو بھی توجہ کر کے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ مزید معلومات بہم پہنچانے کی خدمت میں دے سکتا ہوں۔ صرف بکری ہی ایک جانور ہے جسے کبھی دِق نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس کا تازہ بہ تازہ دودھ اُبالے اور جوش دیے بغیر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چھوٹے بچوں کو بھی یہ دودھ گرم کیے بغیر دینا چاہیئے۔ براہ راست تھنوں سے دودھ پینا اس کے استعمال کا بہترین طریقہ ہے۔ بکری کے تھن اگر مونڈ دیے جائیں۔ اور انہیں روح کیوڑہ ملے ہوئے پانی سے دھویا جائے یا دودھ میں چند قطرے روح کیوڑہ کے ملا لیے جائیں تو بکری کے دودھ کی "بو" کا سدِ باب ہو جاتا ہے۔ بکری کے دودھ میں قدرتی نمکوں کے علاوہ حیاتینیں بھی بہ کثرت ہوتی ہیں اور خاص ضرورتوں کیلئے حسب مرضی خاص (بقیہ صفحہ ۱۹)

مختلف غذاؤں کے ہضم ہونے میں کتنا وقت لگتا ہے

ڈاکٹر بوموں نے ایک تن درست شخص کو مختلف چیزیں کھلا کھلا کر مشاہدہ کیا ہے کہ اسے ان چیزوں کے ہضم کرنے میں کتنی دیر لگتی ہے اور مدتوں تک مشاہدہ کرنے کے بعد ایک طویل فہرست شائع کی ہے۔

نام غذا	ہضم کے لیے کتنا وقت درکار ہے	
	گھنٹے	منٹ
چاول اُبلے ہوئے	ایک	۰
انڈے تازہ پھینٹے ہوئے	ایک	۳۰
مچھلی سامن اور ٹراؤٹ	ایک	۳۰
جو کا شوربہ	ایک	۳۰
ہرن کا گوشت کباب کیا ہوا	ایک	۳۵
ساگودانہ	ایک	۴۵
انڈے تازے کچے	۲	۰
کاڈ مچھلی سکھا کر اُبالی ہوئی	۲	۰
جو اُبلے ہوئے	۲	۰
سیب میٹھے بغیر پکائے	۲	۰
دودھ اُبلا ہوا	۲	۰
دودھ کچا	۲	۱۵
پیلو د ٹرکی، پالتو اُبلا ہوا	۲	۲۵
پیٹی اوکا اُبلا ہوا	۲	۰
پھلیاں اُبلی ہوئی	۲	۳۰
پیلو پالتو بریاں	۲	۳۰
آلو بھلبھلائے ہوئے	۲	۳۰
گنگچے (اسٹو بنا ہوا)	۳	۳۰
بند گوبھی کچی	۲	۳۰
قاز بریاں	۲	۳۰
حلوان (بھیڑ کا) کباب کیا ہوا	۲	۳۰
گائے کا گوشت نمک آمیز	۲	۴۵
سیب کھٹے سخت بغیر پکائے	۲	۵۰
مکئی کی روٹی	۳	۰
بکری کا شوربہ	۳	۰
چوزے کا شوربہ	۳	۰
گائے کا گوشت بریاں	۳	۰
انڈے تازہ نیم برشت	۳	۰
گنگچے تازہ بریاں	۳	۱۵
سور کا گوشت، کباب کیا ہوا	۳	۱۵

نام غذا	ہضم کے لیے کتنا وقت درکار ہے	
	گھنٹے	منٹ
بکری کا گوشت بریاں	۳	۱۵
گاجریں اُبلی ہوئی	۳	۱۵
مکئی کی روٹی	۳	۱۵
انڈے تلے ہوئے	۳	۳۰
انڈے سخت اُبلے ہوئے	۳	۳۰
گنگچوں کا شوربہ	۳	۳۰
خشک گائے کا گوشت بریاں	۳	۳۰
مکھن پگھلا ہوا	۳	۳۰
گائے کا گوشت مسالے دار بریاں	۳	۳۰
پنیر کہنہ	۳	۳۰
گیہوں کی روٹی تازہ	۳	۳۰
آلو اُبلے ہوئے	۳	۳۰
شلجم اُبلے ہوئے	۳	۳۰
چقندر اُبلے ہوئے	۳	۳۰
سبز پھلیاں اُبلی ہوئی	۳	۴۵
مچھلی سامن نمک آمیز اُبلی ہوئی	۴	۰
گائے کا گوشت پتلا، تلا ہوا	۴	۰
ہرن کا گوشت	۴	۰
پالتو مرغ وغیرہ کباب کیے ہوئے	۴	۰
پالتو مرغ وغیرہ بریاں	۴	۰
بطخ پالتو بریاں	۴	۰
گائے کا گوشت دیر کا رکھا ہوا نمک آمیز اُبلا ہوا	۴	۱۵
سور کا گوشت نمک آمیز تلا ہوا	۴	۱۵
ہڈیوں کے گودے کا شوربہ	۴	۱۵
ہرن کا گوشت اُبلا ہوا	۴	۳۰
جنگلی بطخ بریاں	۴	۳۰
بند گوبھی اُبلی ہوئی	۴	۳۰
سور کا گوشت چکنا بریاں	۵	۱۵

ہندوستانی غذاؤں کی قدروقیمت
اور
صحت بخش خوراک کا مسئلہ

(بہ سلسلہ دسمبر ۱۹۳۹ء) چھٹی قسط

ترکاریوں اور سبزیوں کی غذائیت کا امتحان

نام	نمی (پانی) فی صدی	پروٹین فی صدی	چکنائی (روغنی اجزا) فی صدی	معدنی اجزا فی صدی	ریشہ فی صدی	کاربوہائیڈریٹ (نشاستہ) فی صدی	چونا فی صدی	فاسفورس فی صدی	لوہا فی صدی	حراروں کی کیلوری نسبت	حیاتین الف (بین الاقوامی اکائی فی صد گرام)	حیاتین ب (بین الاقوامی اکائی فی صد گرام)	حیاتین ب۲	حیاتین ج ملی گرام فی صد گرام	کیفیت
چولائی کی ڈنڈی	۹۲٫۵	۰٫۹	۰٫۱	۱٫۸	۱٫۲	۳٫۵	۰٫۲۶	۰٫۰۳	۱٫۸	۱۹	بہت خفیف	۰	۰	۰	
پیٹھا	۹۶٫۰	۰٫۴	۰٫۱	۰٫۳	۰	۳٫۲	۰٫۰۳	۰٫۰۲	۰٫۵	۱۵	بہت خفیف	۲۱	۰	۱	
کڑوا کریلا	۹۲٫۴	۱٫۶	۰٫۲	۰٫۸	۰٫۸	۴٫۲	۰٫۰۳	۰٫۰۷	۲٫۲	۲۵	۲۱۰	۲۴	معمولی	۸۸	
کڑوا کریلا چھوٹا	۸۳٫۲	۲٫۹	۱٫۰	۱٫۴	۱٫۷	۹٫۸	۰٫۰۵	۰٫۱۴	۹٫۴	۶۰	۲۱۰	″	″	″	
بینگن	۹۱٫۵	۱٫۳	۰٫۳	۰٫۵	۰	۶٫۳	۰٫۰۲	۰٫۰۶	۱٫۳	۳۴	۵	۱۵	۰	۲۳	
سیم	۸۲٫۴	۴٫۵	۰٫۱	۱٫۰	۰	۱۰٫۰	۰٫۰۵	۰٫۰۶	۱٫۶	۵۹	۰	۰	۰	۱۲	
لوکی یا گھیا کدو	۹۶٫۳	۰٫۲	۰٫۱	۰٫۵	۰	۲٫۹	۰٫۰۲	۱	۰٫۷	۱۳	بہت خفیف	۰	۰	۰	
گوبھی	۸۹٫۴	۳٫۵	۰٫۴	۱٫۴	۰	۵٫۳	۰٫۰۳	۰٫۰۶	۱٫۳	۳۹	۳۸	۱۱۰	۰	۶۶	
اجوائن کی ڈنڈی	۹۳٫۵	۰٫۸	۰٫۱	۰٫۹	۱٫۲	۳٫۵	۰٫۰۳	۰٫۰۵	۴٫۸	۱۸	-	۰	۰	۶	
گوار کی پھلی	۸۲٫۵	۳٫۷	۰٫۲	۱٫۴	۲٫۳	۹٫۹	۰٫۱۳	۰٫۰۵	۵٫۸	۵۶	۳۳۰	۰	۰	۴۹	
اروی کی ڈنڈی	۹۳٫۴	۰٫۳	۰٫۳	۱٫۲	۰٫۶	۴٫۲	۰٫۰۶	۰٫۰۲	۰٫۵	۲۱	۰	۰	۰	۰	
ککڑی	۹۶٫۴	۰٫۴	۰٫۱	۰٫۳	۰	۲٫۸	۰٫۰۱	۰٫۰۳	۱٫۵	۱۴	بہت خفیف	۳۰	۰		
باقلا	۹۱٫۴	۱٫۷	۰٫۱۱	۰٫۵	۱٫۸	۴٫۵	۰٫۰۵	۰٫۰۳	۱٫۷	۲۶	۲۲۰	۲۶	۰	۱۴	
آملہ	۸۱٫۲	۰٫۵	۰٫۱	۰٫۷	۳٫۴	۱۴٫۱	۰٫۰۵	۰٫۰۲	۱٫۲	۵۹	-	۰	۰	۰	
کٹھل	۸۴٫۰	۲٫۶	۰٫۳	۰٫۹	۲٫۸	۹٫۴	۰٫۳	۰٫۰۴	۱٫۷	۵۱	-	۰	۰	۰	
کٹھل کے بیج	۵۱٫۶	۶٫۶	۰٫۴	۱٫۵	۱٫۵	۳۸٫۴	۰٫۰۵	۰٫۱۳	۱٫۲	۱۸۴	-	۰	۰	۰	
کٹھلی	۷۵٫۵	۳٫۱	۰٫۸	۱٫۶	۱۴٫۲	۴٫۸	۰٫۱۰	۰٫۰۹	۱٫۲	۳۹	-	۰	۰	۰	
بھنڈی	۸۸٫۰	۲٫۲	۰٫۲	۰٫۷	۱٫۲	۷٫۷	۰٫۰۹	۰٫۰۸	۱٫۵	۴۱	۵۸	۲۱	+	۱۶	
ولایتی لہسن	۷۸٫۹	۱٫۸	۰٫۱	۰٫۷	۱٫۳	۱۶٫۲	۰٫۰۵	۰٫۰۷	۲٫۳	۷۷	۳۰	۷۵	۰	۱۱	
کیری آم	۹۰٫۰	۰٫۷	۰٫۱	۰٫۴	۰	۸٫۸	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۴٫۵	۳۹	۱۵۰	۰	۰	۳	
پیاز	۸۶٫۶	۰٫۹	۰٫۲	۰٫۸	۱٫۶	۸٫۹	۰٫۰۵	۰٫۰۵	۷٫۵	۴۱	۰	۰	۰	۰	
مٹر	۷۲٫۱	۷٫۳	۰٫۱	۰٫۸	۰	۱۹٫۸	۰٫۰۲	۰٫۰۸	۱٫۵	۱۰۹	۱۳۹	۱۲۰	۰	۹	

دوسری ترکاریوں اور سبزیوں کی غذائیت کا امتحان

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
[illegible]سیلے کا پھول	۹۰٫۳	۱٫۵	۰٫۲	۱٫۲	۱٫۹	۵٫۰	۰٫۰۳	۰٫۰۵	۰٫۱	۲۸	۰	[illegible]	۰	۰	
[illegible]کچا کیلا	۸۳٫۲	۱٫۴	۰٫۲	۰٫۵	۰	۱۳٫۶	۰٫۰۱	۰٫۰۳	۰٫۶	۶۶	۵۰	۱۵	++	۲۴	
[illegible]بیلہ کا تنا	۸۰٫۳	۰٫۵	۰٫۱	۰٫۶	۰٫۸	۹٫۶	۰٫۰۱	۰٫۰۱	۱٫۱	۴۲	صفر	۰	۰	۰	
کدو	۹۲٫۶	۱٫۴	۰٫۱	۰٫۶	۰	۵٫۳	۰٫۰۱	۰٫۰۳	۰٫۶	۲۸	۸۴	۲۰	۰	۲	
[illegible]کی ڈنڈی	۹۱٫۴	۳٫۱	۰٫۱	۱٫۴	۰	۴٫۰	۰٫۰۲	۰٫۱۰	۱٫۲	۲۹	۰	۰	۰	۰	
ریوند چینی	۹۲٫۷	۱٫۱	۰٫۵	۱٫۱	۰٫۹	۳٫۷	۰٫۱۴	۰٫۰۱	۲٫۲	۲۴	۰	۰	۰	۳۷	
کاکڑی	۹۵٫۴	۰٫۵	۰٫۱	۰٫۳	۰	۳٫۷	۰٫۰۴	۰٫۰۴	۱٫۶	۱۸	۵۶	۲۲	۰	۰	
سنگھاڑا	۷۰٫۰	۴٫۷	۰٫۳	۱٫۱	۰	۲۳٫۹	۰٫۰۲	۰٫۱۵	۰٫۸	۱۱۷	۲۰	۰	۰	۳	
پالک کی ڈنڈی	۹۳٫۴	۰٫۹	۰٫۱	۱٫۸	۰	۳٫۸	۰٫۰۵	۰٫۰۲	۱٫۳	۲۰	۰	۰	۰	۰	
سبز ٹماٹر	۹۲٫۸	۱٫۹	۰٫۱	۰٫۷	۰	۴٫۵	۰٫۰۲	۰٫۰۴	۲٫۴	۲۷	۳۲۰	۲۳	۰	۳۱	
شلجم	۹۱٫۱	۰٫۵	۰٫۲	۰٫۶	۰	۷٫۶	۰٫۰۳	۰٫۰۴	۰٫۴	۳۴	بہت خفیف	۴۰	۰	۴۳	
سفید کدو	۹۴٫۸	۰٫۵	۰٫۱	۰٫۳	۰	۴٫۳	۰	۰٫۰۲	۰٫۶	۲۰	"	۰	۰	۱۸	

خشک میوے اور روغنی تخم
غذائیت کا تجزیہ

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
بادام	۵٫۲	۲۰٫۸	۵۸٫۹	۲٫۹	۱٫۷	۱۰٫۵	۰٫۲۳	۰٫۴۹	۳٫۵	۶۵۵	بہت خفیف	۸۰	۰	۰	
کاجو	۵٫۹	۲۱٫۲	۴۶٫۹	۲٫۴	۱٫۳	۲۲٫۳	۰٫۰۵	۰٫۴۵	۵٫۰	۵۹۶	۱۰۰	۰	+	۰	
ناریل	۳۶٫۳	۴٫۵	۴۱٫۶	۱٫۰	۳٫۶	۱۳٫۰	۰٫۰۱	۰٫۲۴	۱٫۷	۴۴۴	بہت خفیف	بہت خفیف	معمولی	۱	
تل	۵٫۱	۱۸٫۳	۴۳٫۳	۵٫۲	۲٫۹	۲۵٫۲	۱٫۴۵	۰٫۵۷	۱۰٫۵	۵۶۳	۱۰۷	۰	۰	۰	
مونگ پھلی	۷٫۹	۲۶٫۷	۴۰٫۱	۱٫۹	۳٫۱	۲۰٫۳	۰٫۰۵	۰٫۳۹	۱٫۶	۳۴۹	۶۳	۳۰۰	۲۷	۰	
بھنی مونگ پھلی	۴٫۰	۳۱٫۵	۳۹٫۸	۲٫۲	۳٫۱	۱۹٫۳	۰٫۰۵	۰٫۴۴	۰٫۳	۵۶۱	۰	۰	۰	۰	
السی کے بیج	۶٫۶	۲۰٫۳	۳۷٫۱	۲٫۴	۴٫۸	۲۸٫۸	۰٫۱۷	۰٫۳۷	۲٫۷	۵۳۰	۵۰	۰	۰	۰	
رائی	۸٫۵	۲۲٫۰	۳۹٫۷	۴٫۲	۱٫۸	۲۳٫۸	۰٫۴۹	۰٫۷۰	۱۷٫۹	۵۴۱	۲۷۰	۰	۲۰	خفیف	
پستہ	۵٫۶	۱۹٫۸	۵۳٫۵	۲٫۸	۲٫۱	۱۶٫۲	۰٫۱۴	۰٫۴۳	۱۳٫۷	۶۲۶	۲۴۰	۰	۰	[illegible]	
اخروٹ	۴٫۵	۱۵٫۶	۶۴٫۵	۱٫۸	۲٫۶	۱۱٫۰	۰٫۱۰	۰٫۳۸	۴٫۸	۶۸۷	۱۰	۱۵۰	۰	[illegible]	

نوٹ:۔ نباتاتی تیل اور روغن جو روغنی تخموں سے حاصل کیے جائیں ان میں عموماً کیروٹین نہیں ہوتا اور نہ سرخ پام کے سوا حیاتین (الف) ان میں پائی جاتی ہے۔

مسالے وغیرہ

کیمیاوی تحلیل و تجزیہ

نام	نمی فی صدی	پروٹین فی صدی	چکنی چیز فی صدی	اجزائے معدنی فی صدی	ریشہ فی صدی	کاربوہائیڈریٹ فی صدی	چونا فی صدی	فاسفورس فی صدی	لوہا فی صدی	حرارت کی نسبت	حیاتین الف فی ۱۰۰ گرام	حیاتین ب	حیاتین ب ۲	حیاتین ج فی ۱۰۰ گرام	کیفیت
ہینگ	۱۶٫۰	۴٫۰	۱٫۱	۷٫۰	۴٫۱	۶۷٫۸	۰٫۶۹	۰٫۰۵	۲۲٫۲	۲۹۷	۰	۰	۰	۰	
الائچی	۲۰٫۰	۱۰٫۲	۲٫۲	۵٫۴	۲۰٫۱	۴۲٫۱	۰٫۱۳	۰٫۱۶	۵٫۰	۲۲۹	۰	۰	۰	۰	
ہری مرچ	۸۲٫۶	۲٫۹	۰٫۶	۱٫۰	۶٫۸	۶٫۱	۰٫۰۳	۰٫۰۸	۱٫۲	۴۱	۴۵۴	۰	۰	۱۱۱	
لال مرچ	۱۰٫۰	۱۵٫۹	۶٫۲	۶٫۱	۳۰٫۲	۳۱٫۶	۰٫۱۴	۰٫۳۷	۲٫۳	۲۴۶	۵۷۶	۰	۰	۵۱	
لونگ	۲۳٫۳	۵٫۲	۸٫۹	۵٫۲	۹٫۵	۴۷٫۹	۰٫۷۴	۰٫۱۰	۴٫۹	۲۹۳	۰	۰	۰	۰	
دھنیا	۱۱٫۲	۱۴٫۱	۱۶٫۱	۴٫۴	۳۲٫۶	۲۱٫۶	۰٫۶۳	۰٫۳۷	۱۷٫۹	۲۸۸	۱۵۷۰	۰	۰	بہت خفیف	
زیرہ	۱۱٫۹	۱۸٫۷	۱۵٫۰	۵٫۸	۱۲٫۰	۳۶٫۶	۱٫۰۸	۰٫۴۹	۳۱٫۰	۳۵۶	۸۷۰	۰	۰	۳	
میتھی (دانہ)	۱۳٫۷	۲۶٫۲	۵٫۸	۳٫۰	۷٫۲	۴۴٫۱	۰٫۱۶	۰٫۳۷	۱۴٫۱	۳۳۳	۱۶۰	۰	۰	۰	
لہسن	۶۲٫۸	۶٫۳	۰٫۱	۱٫۰	۰٫۸	۲۹٫۰	۰٫۰۳	۰٫۳۱	۱٫۳	۱۴۲	۰	۰	۰	۱۳	
ادرک	۸۰٫۹	۲٫۳	۰٫۹	۱٫۲	۲٫۴	۱۲٫۳	۰٫۰۲	۰٫۰۶	۲٫۶	۶۷	۴۰	۰	۰	۶	
جوتری	۱۵٫۹	۶٫۵	۲۴٫۴	۱٫۶	۳٫۸	۴۷٫۸	۰٫۱۸	۰٫۱۰	۱۲٫۶	۴۳۷	۰	۰	۰	۰	
رائی	۸٫۵	۲۲٫۰	۳۹٫۶	۴٫۲	۱٫۸	۲۳٫۹	۰٫۴۹	۰٫۷۰	۱۰٫۹	۵۴۰	۲۷۰	۰	۰	خفیف	
جائپھل	۱۴٫۳	۷٫۵	۳۶٫۴	۱٫۷	۱۱٫۶	۲۸٫۵	۰٫۱۲	۰٫۲۴	۴٫۶	۴۷۲	بہت خفیف	۰	۰	۰	
اجوائن	۸٫۹	۱۵٫۴	۱۸٫۱	۷٫۱	۱۱٫۹	۳۸٫۶	۱٫۴۲	۰٫۳۰	۱۴٫۶	۳۷۹	۰	۰	۰	۰	
کالی مرچ	۱۲٫۹	۱۱٫۵	۶٫۸	۴٫۴	۱۴٫۹	۴۹٫۵	۰٫۴۶	۰٫۲۰	۱۶٫۸	۳۰۵	۰	۰	۰	۰	
املی	۲۰٫۹	۳٫۱	۱٫۰	۲٫۹	۵٫۶	۶۶٫۵	۰٫۱۷	۰٫۱۱	۱۰٫۹	۲۸۷	۱۰۰	۰	۰	۳	مغز گودا
ہلدی	۱۳٫۱	۶٫۳	۵٫۱	۳٫۵	۲٫۶	۶۹٫۴	۰٫۱۵	۰٫۲۸	۱۸٫۶	۳۴۹	۵۰	۰	۰	۰	

پھلوں کا تجزیہ غذائی

نام	آبی غذا فیصدی	لحمیات فیصدی	روغنی اجزا فیصدی	نمکی اجزا فیصدی	ریشہ فیصدی	نشاستہ و شکری اجزا فیصدی	چونا فیصدی	فاسفورس فیصدی	فولاد فیصدی	حرارت کی مقدار فی ۱۰۰ گرام	حیاتین الف بین الاقوامی اکائی فی ۱۰۰ گرام	حیاتین ب بین الاقوامی اکائی فی ۱۰۰ گرام	حیاتین ب۲	حیاتین ج ملی گرام فی ۱۰۰ گرام	کیفیت
سیب	۸۵٫۹	۰٫۳	۰٫۱	۰٫۳	۰	۱۳٫۴	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۱٫۷	۵۶	خفیف	۴۰	۰	۲	
کیلا	۹۱٫۴	۱٫۳	۰٫۲	۰٫۷	۰	۳۶٫۴	۰	۰٫۰۵	۰٫۴	۱۵۳	〃	۵۰	۰	۱	
ککڑی	۹۲٫۹	۰٫۵	۰٫۲	۰٫۲	۰٫۴	۴٫۸	۰٫۰۱	۰٫۰۱	۰٫۶	۲۳	۲۳۰	۰	۰	۰	
رس بھری	۸۲٫۰	۱٫۸	۰٫۲	۰٫۶	۳٫۲	۱۱٫۵	۰٫۰۱	۰٫۰۶	۱٫۸	۵۵	۰	۰	۰	۳۹	
کھجور (ایرانی)	۲۹٫۱	۳٫۰	۰٫۲	۱٫۳	۲٫۰	۶۶٫۳	۰٫۰۳	۰٫۰۸	۱۰٫۶	۲۸۳	۶۰۰	۳۰	۹	خفیف	
انجیر	۸۰٫۰	۱٫۳	۰٫۲	۰٫۶	۰	۱۷٫۱	۰٫۰۶	۰٫۰۳	۱٫۲	۷۵	۲۰۰	۰	۰	۲	
انگور	۸۵٫۵	۰٫۸	۰٫۱	۰٫۳	۳٫۰	۱۰٫۲	۰٫۰۳	۰٫۰۲	۰٫۴	۴۵	۱۵	خفیف	۰	۳	
انگور کالا	۹۲٫۰	۰٫۷	۰	۰٫۲	۰	۷٫۱	۰٫۰۲	۰٫۰۲	۰٫۲	۳۲	}	۴۰	۰	۰	
انگور چھوٹا	۸۸٫۵	۱٫۰	۰٫۱	۰٫۳	۰	۱۰٫۰	۰٫۰۳	۰٫۰۳	۰٫۲	۴۵	}		۰	۳۱ (رس)	
امرود دیسی	۷۶٫۱	۱٫۵	۰٫۲	۰٫۸	۶٫۹	۱۴٫۵	۰٫۰۱	۰٫۰۴	۱٫۰	۶۶	خفیف	۰	۰	۲۹۹	
امرود پہاڑی	۸۵٫۲	۱٫۰	۰٫۲	۰٫۶	۴٫۸	۸٫۱	۰٫۵	۰٫۰۲	۱٫۲	۳۸	〃	۰	۰	۱۵	
کٹھل	۷۷٫۲	۱٫۹	۰٫۱	۰٫۸	۱٫۱	۱۸٫۹	۰٫۰۲	۰٫۰۳	۰٫۵	۸۴	۵۴۰	۰	۰	۱۰	
جامن	۷۰٫۲	۰٫۷	۰٫۱	۰٫۴	۰٫۹	۱۹٫۷	۰٫۰۲	۰٫۰۱	۱٫۰	۸۳	۰	۰	۰	۰	
کروندا خشک	۱۸٫۲	۲٫۳	۹٫۶	۲٫۸	۰	۶۷٫۱	۰٫۱۲	۰٫۰۸	۳۹٫۱	۳۶۴	۰	۰	۰	۰	
کورک پھلی	۸۰٫۸	۲٫۶	۰٫۳	۰٫۴	۰	۱۵٫۹	۰٫۰۱	۰٫۰۳	۰٫۴	۷۷	۰	۰	۰	۰	
لیموں	۸۵٫۰	۱٫۰	۰٫۹	۰٫۳	۱٫۷	۱۱٫۱	۰٫۰۷	۰٫۰۱	۲٫۳	۵۷	خفیف	۰	۰	۳۹ (لیموں)	
کھٹا	۸۴٫۶	۱٫۵	۱٫۰	۰٫۷	۱٫۳	۱۰٫۹	۰٫۰۹	۰٫۰۲	۰٫۳	۵۹	۲۶	۰	۰	۶۳ (رس)	
لوکاٹ	۸۷٫۴	۰٫۷	۰٫۳	۰٫۵	۰٫۹	۱۰٫۲	۰٫۰۳	۰٫۰۲	۰٫۷	۴۶	۰	۰	۰	۰	
آم (کیری)	۹۰٫۰	۰٫۷	۰٫۱	۰٫۴	۰	۰٫۸	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۴٫۵	۳۹	۱۵۰	۰	۰	۳	
آم (پختہ)	۸۶٫۱	۰٫۶	۰٫۱	۰٫۳	۱٫۱	۱۱٫۸	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۳	۵۰	۴۸۰۰	۰	معمولی	۱۳	
آم (لنگڑا)	۸۵٫۹	۱٫۰	۰٫۱	۰٫۵	۰	۱۲٫۵	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۵	۵۵	۱۸۶۰	۰	۰	۲۴	
آم (بمبئی)	۸۲٫۹	۰٫۵	۰٫۱	۰٫۲	۰	۱۴٫۳	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۲	۶۰	۰	۰	۰	۰	
تربوز	۹۵٫۷	۰٫۱	۰٫۲	۰٫۲	۰	۳٫۸	۰	۰٫۰۱	۰٫۲	۱۷	خفیف	۰	۰	۱	
نارنگی	۸۷٫۸	۰٫۹	۰٫۲	۰٫۴	۰	۱۰٫۶	۰٫۰۵	۰٫۰۲	۰٫۱	۴۹	۲۵۰	۴۰	۰	۶۸	
تاڑ	۹۲٫۷	۰٫۶	۰	۰٫۲	۰	۶٫۵	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۰۵	۲۸	۰	۰	۰	۴	
پپیتا (پختہ)	۸۹٫۶	۰٫۵	۰	۰٫۴	۰	۹٫۵	۰٫۰۱	۰٫۰۱	۰٫۴	۴۰	۲۰۲۰	۰	۰	۴۶	
آڑو	۹۰٫۱	۱٫۵	۰٫۲	۰٫۶	۰	۷٫۶	۰٫۰۱	۰٫۰۳	۱٫۷	۳۸	خفیف	۰	۰	۱	
دیسی ناشپاتی	۸۶٫۹	۰٫۲	۰٫۱	۰٫۳	۱٫۰	۱۱٫۵	۰٫۰۱	۰٫۰۱	۰٫۷	۴۷	۱۴	۰	۰	خفیف	
ولایتی ناشپاتی	۸۵٫۸	۰٫۹	۰٫۲	۰٫۲	۰	۱۲٫۹	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۸	۵۷	۸۰	۳۰	۰	۱	
انناس	۸۶٫۵	۰٫۶	۰	۰٫۵	۰٫۴	۱۲٫۰	۰٫۰۲	۰٫۰۱	۰٫۹	۵۰	۶۰	۰	۰	۶۳	
کیلا معمولی	۷۳٫۴	۱٫۱	۰٫۱	۰٫۷	۰	۲۳٫۷	۰٫۰۱	۰٫۰۳	۰٫۵	۱۰۴	۱۲۴	۰	معمولی	۶	
کیلا پہاڑی	۷۹٫۹	۱٫۲	۰٫۱	۰٫۸	۰	۱۸٫۰	۰٫۰۱	۰٫۰۳	۰٫۳	۷۸	۱۲۴	۰	۰	۹	
سرخ کیلا	۷۴٫۱	۱٫۶	۰٫۱	۰٫۸	۰	۲۳٫۴	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۶	۱۰۱	۳۵۰	۰	۰	۰	
آلوچہ یا زرد آلو	۸۹٫۸	۰٫۷	۰٫۲	۰٫۴	۰	۸٫۹	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۵	۴۰	۲۳۰	۴۰	۰	۱	
انار	۷۸٫۰	۱٫۶	۰	۰٫۷	۵٫۱	۱۴٫۶	۰٫۰۱	۰٫۰۷	۰٫۳	۶۵	۰	۰	۰	۱۶	
چکوترہ	۸۸٫۰	۰٫۶	۰٫۱	۰٫۵	۰٫۶	۱۰٫۲	۰٫۰۳	۰٫۰۳	۰٫۱	۴۴	۲۰۰	۰	۰	۲۰	
بہی	۸۵٫۷	۰٫۳	۰	۰٫۳	۱٫۷	۱۱٫۹	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۴	۴۹	۰	۰	۰	۱۰	
سینگری	۹۱٫۱	۲٫۳	۰٫۳	۰٫۸	۰	۵٫۴	۰٫۰۸	۰٫۱۰	۲٫۸	۳۴	۰	۰	۰	۰	
شمش خشک	۱۸٫۵	۲٫۰	۰٫۲	۲٫۰	۰	۷۷٫۳	۰٫۱۰	۰٫۰۸	۴٫۰	۳۱۹	۰	۷۵	۰	خفیف	
رس بھری ولایتی	۸۷٫۸	۰٫۷	۰٫۲	۰٫۴	۱٫۱	۹٫۸	۰٫۰۳	۰٫۰۳	۱٫۸	۴۴	۰	۰	۰	۵۲	
پختہ ٹماٹر	۹۴٫۵	۱٫۰	۰٫۱	۰٫۵	۰	۳٫۹	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۱	۲۱	۳۲۰	۴۰	۰	۳۲	
ٹماٹر درختی	۸۲٫۷	۱٫۵	۰٫۲	۱٫۱	۴٫۲	۱۰٫۳	۰٫۰۱	۰٫۰۳	۰٫۷	۴۹	۵۴۰	۰	۰	خفیف	
لیتھو	۶۹٫۵	۷٫۳	۰٫۶	۱٫۹	۵٫۲	۱۵٫۵	۰٫۱۳	۰٫۱۱	۰٫۶	۹۷	۰	۰	۰	۰	
املی	۲۰٫۹	۳٫۹	۰٫۱	۲٫۹	۵٫۶	۶۷٫۴	۰٫۱۷	۰٫۱۱	۱۰٫۹	۲۸۳	۱۰۰	۰	۰	۳	
بیر	۸۵٫۹	۰٫۸	۰٫۱	۰٫۴	۰	۱۲٫۸	۰٫۰۳	۰٫۰۳	۰٫۸	۵۵	۷۰	۰	۰	۰	



علم نباتات

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، بیرون دہلی دروازہ، لاہور

ہر سبزہ کہ بر کنار جوئے رستہ است گوئی ز لب فرشتہ خوئے رستہ است
پا بر سر سبزہ تا بخواری ننہی کاں سبزہ ز خاک لالہ روئے رستہ است (عمر خیام)

تمہید علم حیات کو انگریزی میں بائی آلوجی (Biology) کہتے ہیں۔ اس علم کو محققین نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے:

۱. علم نباتات یا (Botany) ۲. علم حیوانات یا (Zoology)

ان علوم سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی مخلوق کا حال اور اس صانع مطلق کی عجیب و غریب حکمتوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔

علم نباتات علم نباتات وہ علم ہے جو عالم نباتات کے تمام اُمور سے بحث کرتا ہے، خواہ وہ نباتات زندہ ہوں یا متحجر۔ چناں چہ یہ علم پودوں کی ظاہری اور خوردبینی ساختوں، ان کے افعال حیات اور جماعت بندی کی تفصیل بیان کرتا ہے اور یہ بتلاتا ہے کہ کرۂ ارض پر عالم نباتات کی تقسیم کس طرح ہے اور مختلف ممالک کی آب و ہوا نے ان میں کیا اثر اور تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ غرض اس علم میں پودے کے ابتدائے نمو سے لے کر بلوغ اور موت تک کا مفصل تذکرہ اور ان کے ارتقائی منازل کا بیان شامل ہے۔

علم نباتات کی تقسیم علم نباتات کو محققین نے مندرجہ ذیل عنوانوں میں تقسیم کیا ہے:

(۱) علم نباتات ترکیبی (Structural Botany) جس میں پودوں کی تشریح بناوٹ اور ان کے مختلف اعضا کی ساخت کا ذکر ہے۔ اسی حصے میں پودے کی خوردبینی ساخت (Histology) کو بھی بیان کیا جاتا ہے۔

(۲) علم ہیئت نباتات۔ (Morphological Botany) اس میں پودے کی ظاہری شکل و صورت اور اس کے مختلف اعضاء و جوارح کی ہیئت کا بیان ہوتا ہے۔

نوٹ: ان ہر دو علوم کو علم وصف الاعضاء (Organography) بھی کہتے ہیں۔

(۳) علم نباتات وصفی یا طبیعی (Physiological Botany) اس کا دوسرا نام مبحث الاعضاء (Organology) بھی ہے۔ اس حصے میں پودے کی زندگی اور اس کے اعضاء کے افعال پر بحث کی جاتی ہے۔

(۴) علم نباتات نظامی (Systematic Botany) اس حصے میں عالم نباتات کی جماعت بندی کا ذکر ہوتا ہے اور مختلف پودوں کو جماعت وار اور فصل وار بیان کیا جاتا ہے۔

(۵) علم نباتات مخطط (Geographical Botany) اس میں کرۂ ارض کے مختلف خطوں کے مخصوص نباتات کا ذکر پایا جاتا ہے۔

(۶) علم الرکاز (Paloeontological Botany) یہ حصہ پودوں کی ان اشکال اور ساختوں کو بیان کرتا ہے جو طبقات الارض کے اندر متحجر یا رکیزہ حالت میں پائے جاتے ہیں۔

علم نباتات کی اہمیت سبزہ زار، پھل پھول، درخت اور جھاڑیاں، بوٹیاں اور دوسری روئیدگیاں، چوں کہ کرۂ ارض پر ہر جگہ پائی جاتی ہیں، اس لیے ان کا علم بہت زیادہ دلچسپی کا موجب ہوتا ہے۔ اس علم سے انسان کی بصیرت میں اضافہ ہوتا اور اللہ تعالیٰ کی عجائب پر

غذا دلکی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ظاہر ہے کہ حیوانی زندگی کا دارومدار بھی عالم نباتات پر ہے۔ یہاں تک کہ اگر تمام [illegible] کو [illegible] ختم کر دیا جائے تو بقائے زندگی محال ہو جائے۔ انسان اور حیوان اپنی زندگی کو قائم رکھنے کے لیے نباتات کے محتاج ہیں اور اپنی غذا [illegible] کو اسی عالم سے حاصل کرتے ہیں۔ ہماری روزمرہ استعمال کی سبزی اور ترکاریاں، مفرح پھل اور خوشبو پھول بھی اسی عالم کے اجزا ہیں۔ بعض [illegible] سے ہم اپنے کام کی چیزیں اور فرنیچر تیار کرتے ہیں۔ بعض کی لکڑیوں کو بطور ایندھن جلاتے اور اپنے خورد و نوش کی چیزیں تیار کرتے ہیں۔ [illegible] پتے، شاخیں، جڑیں اور پھل بطور دوا استعمال کرتے اور بعض اجناس کو بطور غذا کھاتے ہیں۔

پھر بعض درختوں کے خوشبو اجزا سے روغن اور عطریات تیار کرتے ہیں۔ چینی، شکر، عطریات، صمغ اور رالیں بھی نباتات سے حاصل کی جاتی ہیں۔ ہمارے پہننے کے کپڑے اور لکھنے کے کاغذ بھی نباتاتی ریشوں سے تیار ہوتے ہیں۔ بے شمار کارخانے اور ملیں ان ہی نباتات کو اپنے مصرف میں لانے کے لیے قائم ہیں۔ خوش نما پھول اور پودے آرائش و زیبائش کا کام دیتے ہیں۔

یہی نباتات گندی ہوا کو پاک و صاف کر کے ہمارے لیے مصفّٰی آکسیجن علیحدہ کرتے رہتے ہیں جس پر ہماری زندگی کا انحصار ہے۔ غرض اس علم سے ہم ذہنی، اخلاقی اور بدنی فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اگر ہم گہری نظر سے پودوں کی ساختوں پر غور کریں تو ان کی عجیب و غریب بناوٹ سے اللہ کی حکمت کاملہ کا ایسا ثبوت ملتا ہے کہ بے ساختہ زبان سے فتبارک اللہ احسن الخالقین نکلتا ہے۔

عالم نباتات بھی حیوانات کی طرح جان رکھتا اور ارتقائی منزلوں کو طے کرتا ہے۔ یہ بھی ہماری طرح غذا اور ہوا کا محتاج ہے۔ ان میں بھی بقائے نوع کا سلسلہ ایک خاص رنگ میں اسی طرح قائم ہے جس طرح کہ حیوانات میں دیکھا جاتا ہے۔ غرض یہ ایک جاندار عالم ہے اور بے جان اجسام سے بالکل الگ تھلگ ہے۔

زندہ اور بے جان اجسام کا فرق

زندہ اجسام	بے جان اجسام
(۱) زندہ اجسام مختلف اجزائے غذا کو حاصل کر کے انہیں اپنے جسم کی پرورش کے لیے مناسب اور موزوں بنا لیتے ہیں۔	(۱) بے جان اجسام میں غیر اجسام کو اپنے مصرف میں لانے کی استعداد مفقود ہو جاتی ہے۔
(۲) زندہ اجسام بڑھتے پھولتے رہتے ہیں اور اس نشو و نما سے ان میں ایک مستقل تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔	(۲) بے جان اجسام نہ بڑھتے ہیں اور نہ پھولتے ہیں اور ان میں نشو و نما بھی پایا نہیں جاتا اور نہ بلحاظ جسامت کوئی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔
(۳) زندہ اجسام بیرونی تحریکوں سے متاثر ہوتے ہیں۔	(۳) بے جان اجسام بیرونی تحریکوں سے متاثر نہیں ہوتے۔
(۴) زندہ اجسام میں خاص قسم کی حرکات پائی جاتی ہیں۔	(۴) بے جان اجسام میں حرکت نہیں پائی جاتی۔
(۵) زندہ اجسام میں بقائے نوع کی صفت ملتی ہے۔	(۵) بے جان اجسام میں بقائے نوع کی صفت مفقود ہوتی ہے۔

اب یہ ظاہر ہے کہ نباتات بھی چوں کہ حیوانات کی طرح غذا حاصل کرتے، عمل تنفس سے ہوا کھاتے، اپنے نشو و نما کے لیے روشنی کی احتیاج رکھتے، پھیلتے پھولتے اور بقائے نوع پر قادر ہوتے ہیں اور بیرونی تاثرات کو قبول کرتے اور خاص قسم کی حرکت رکھتے ہیں۔ اس لیے ان میں بھی زندگی موجود ہے۔ لیکن یہ زندگی حیوانی زندگی سے کچھ مختلف ہے جس کا فرق اس طرح ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

نباتات	حیوانات
(۱) نباتات کا رنگ عموماً سبز ہوتا ہے اور یہی مادہ خضرہ ان کے اجزائے غذا کو اپنے مصرف میں لاتا ہے۔	(۱) حیوانوں میں اس قسم کا کوئی خاص رنگ موجود نہیں نہ حیوان کا مادہ لونہ استحالۂ غذائی میں کام آتا ہے۔
(۲) نباتات اپنی غذا کو زمین کے محلول ارضی مادوں اور ہوا سے حاصل کرتے ہیں۔	(۲) حیوان اپنی غذا نباتات اور حیوانات سے حاصل کرتے ہیں۔

نباتات	حیوان
(۳) نباتات ایک جگہ پر قائم رہتے ہیں اگرچہ ان کے بعض اعضاء جگہ تبدیل بھی کرتے رہتے ہیں مثلاً جڑیں شاخیں اور پتے۔	(۳) حیوان اپنی خوراک کی تلاش میں نقلِ مکان کرتا رہتا ہے
(۴) نباتات کی شکل عموماً شاخ درشاخ ہوتی ہے۔	(۴) حیوان کا جسم شاخ درشاخ نہیں ہوتا۔
(۵) نباتات بیرونی اثرات کو کم قبول کرتے ہیں	(۵) حیوان بیرونی تاثرات کو قبول کرتا ہے۔
(۶) نباتات میں شعور نہیں ہوتا۔	(۶) حیوانوں میں شعور پایا جاتا ہے۔

لیکن یہ فرق صرف اعلیٰ درجے کے نباتات میں ملتا ہے۔ خوردبینی روئیدگی اور ادنےٰ درجے کے نباتات حیوانات سے بہت کچھ مشابہت رکھتے ہیں مثلاً بعض ادنیٰ نباتات میں سبز رنگ (Chlorophyll) مفقود ہوتا ہے۔ مثلاً فطر (کھنب)۔ برخلاف اس کے بعض قسم کے ادنیٰ حیوانوں اور جراثیم میں سبز رنگ نمایاں طور پر پایا جاتا ہے جو خاص نباتات کی خاص خصوصیت ہے۔ اس کے علاوہ بعض نباتات کرم خور بھی ہیں۔ اور بعض میں حرکت بھی پائی جاتی ہے۔ مثلاً لاجونتی کو اگر چھوا جائے تو اس کے پتے سمٹ کر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ نباتات کے سبز رنگ اور حیوانات کے سرخ میں ایک جزو مشترک بھی پایا جاتا ہے جسے ہیمو پائی رول (Hæmophtol) کہتے ہیں۔

غرض امور متذکرہ بالا سے ظاہر ہے کہ نباتات بھی حیوانات کی طرح زندہ اجسام ہیں۔

علم اشکال نباتات علم ہیئت واشکال نباتات یا (Morphology) کی دو قسمیں ہیں۔

(الف) علم شکل ظاہری (External Morphology) ب۔ علم شکل باطنی (Internal Morphology)

نباتات کی خوردبینی یا باطنی ساختوں کا مطالعہ بذریعہ خوردبین کیا جاتا ہے اور اس طرح سے ان کے خلیات و انسجہ کا علم حاصل ہوتا ہے اس علمی حصے کو علم الخلیہ (Cytology) کہتے ہیں۔

(۲) علم افعال الاعضاء (Physiology) یہ علم نباتات کا دوسرا اہم جزو ہے جس میں نباتات کے مختلف حصوں کے افعال حیات کا ذکر ہوتا ہے۔ مثلاً اس میں بتایا جاتا ہے کہ پودے کے کون کون سے حصے زمین سے غذا حاصل کرتے ہیں اور کون کون سے جزو ہوا کو جذب کر کے اپنے مصرف میں لاتے ہیں اور یہ کہ پودا کس طرح نشو ونما پاتا اور اپنی نوع کو قائم رکھتا ہے۔ چناں چہ اس حصۂ علم کو علم ہیئت واشکال نباتات سے علیحدہ حاصل کرنا ممکن نہیں۔

(۳) علم ماحول (Ecology) یہ علم نباتات کا تیسرا اہم جزو ہے جو نباتات کے ماحول اور ان کے گرد وپیش کے حالات سے بحث کرتا ہے۔ مثلاً یہ کہ خاص خاص نباتات کس ماحول اور کس آب وہوا میں زیادہ پھولتے اور پھلتے ہیں اور کون سے حالات میں مرجھا کر مر جاتے ہیں۔

(۴) علم تفصیلہ یا جماعت بندی (Classification) اس میں نباتات کی جماعت بندی ان کے فصیلوں میں کی جاتی ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۵ سے آگے

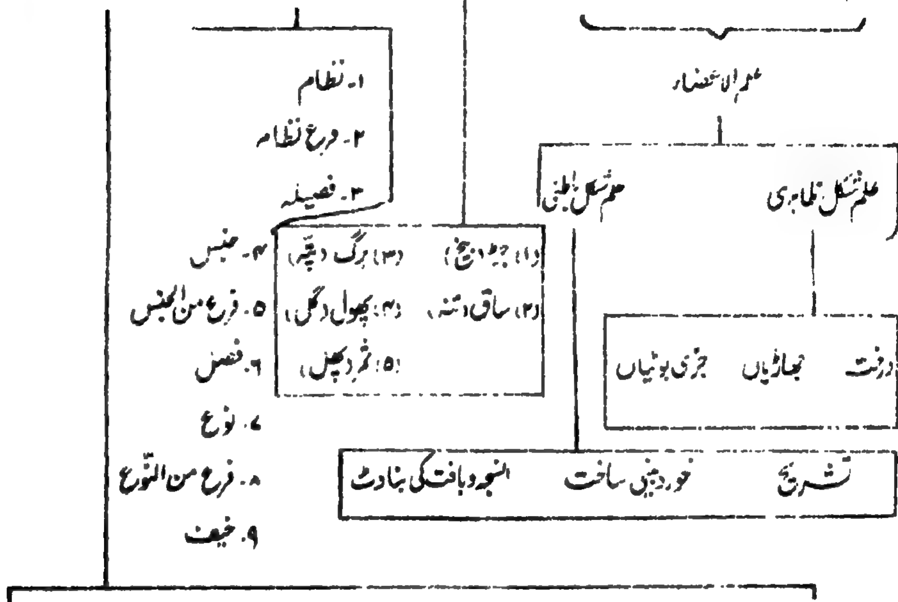
سبزیاں اور پتے کھلا کر دودھ کی تاثیر اور خواص میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ جو لوگ شکر شامل کیے بغیر "پھیکا دودھ" نہ استعمال کر سکتے ہوں وہ چینی کی بجائے "شہد خالص" یا شیریں پھلوں کے رس کا اضافہ کر کے اسے زیادہ مفید اور خوش ذائقہ بنا سکتے ہیں۔

میرا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ آپ اپنے معمولی ناشتے میں مکھن، ٹوسٹ، چائے، کافی، اور اولٹین وغیرہ کے بکری کے دودھ کا بھی اضافہ کریں بلکہ حقیقی فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے سابقہ "ٹھوس" اور دیر ہضم ناشتے کی بجائے اس ہلکی اور مفید غذا اور دوا کی عادت ڈالیں اس رنگ میں تبدیلی بالآخر آپ کو پسند آئے گی۔

علم نباتات

خلاصۂ کلام

(۱) علم نباتات ترکیبی (۲) علم اشکال نباتات (۳) علم نباتات وصفی (۴) علم نباتات نظامی (۵) علم نباتات مختلط (۶) علم الترکاز



جماعت بندی

علم ماحول

(۱) بحری یا آبی پودے	(۲) دلدلی پودے	(۳) صحرائی پودے	(۴) میدانی یا بری پودے	(۵) طفیلی پودے	(۶) کرم خور پودے
جو سمندر کی تہ میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً ویڈ وغیرہ	جو ندی نالوں کے کنارے پر پائے جاتے ہیں	جو خشک اور صحرائی علاقوں میں پائے جاتے ہیں	جو ہر جگہ خشکی پر ملتے ہیں	جو درختوں پر بیلوں کی صورت میں پائے جاتے ہیں مثلاً انبر بیل وغیرہ	جو بعض مخصوص مقامات پر ملتے ہیں۔

نبات ذوازھار (پھول دار پودے)

نبات عدیم الازھار (بے پھول پودے)

مستور التخم پودے — عریاں تخم پودے

نبات ہنسراجیہ — کم گیاہ — نبات ابارض — نبات مائی — فطریات

(باقی آئندہ)

نوٹ:۔ خریداران رسالہ ہمدرد صحت سے التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ "منیجر"

الامراض والعلاج — آتشک

ازجناب حکیم عبدالحیی صاحب بےراج پوری

وجہ تسمیہ آتشک کو قدیم فارسی میں باد فرنگ، آبلہ فرنگ اور جدید فارسی میں کوفت کہتے ہیں۔ جدید عربی کتابوں میں اس مرض کے لئے داء الزہری داء الافرنجی اور ترجمہ علیہ کے الفاظ مستعمل ہیں۔ الفاظ جمرہ اور اُپدنش، جو قدیم عربی اور آیورویدک کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں، سے مراد نار فارسی ہے جس کو ایران میں آتشک کے نام سے یاد کیا جاتا ہے گویا جمرہ، نار فارسی، اپدنش اور آتشک مترادف الفاظ ہیں۔ دسویں صدی عیسوی کے مشہور وید بھاؤ مشر نے اپنی تالیف بھاؤ پرکاش میں داء الزہری کو دات فرنگ کے نام سے بیان کیا ہے۔ اگر آیورویدک کی قدیم کتابیں آبلہ فرنگ کے بیان سے خالی نہ ہوتیں یا اُپدنش سے مراد باد فرنگ ہی ہوتا تو وید دات فرنگ کے نام سے داء الزہری کا ذکر نہ کرتے۔ علم الجراثیم نے اس امر کا قطعی فیصلہ کر دیا کہ جو ایک مخصوص قسم کے جرثومے سے پیدا ہوتا ہے جس کو عصائے جمرہ خبیثہ کہتے ہیں۔ اور آبلہ فرنگ علیحدہ ایک مخصوص قسم کے جرثومے سے ظاہر ہوتا ہے جس کو حلزون زہریہ یا مشہور الفاظ میں حلزون آتشکیہ کہتے ہیں۔ طب جدید کے مصنفین ان ہی حلزونات زہریہ کے مرض کو سفلس کے نام سے بیان کرتے ہیں (یہ مرض اولاً ایک شخص سفلس نامی کو ہوا تھا لہذا اسی کے نام سے یہ مرض مشہور ہو گیا) اس لئے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں لفظ آتشک غلط طور پر مستعمل ہے اس کے بجائے آبلہ فرنگ کہنا صحیح ہے۔

ابتدائے مرض جس طرح دوسرے مرضوں کے ابتدائی حالات کا پتہ لگانا دشوار ہوتا ہے اسی طرح آبلہ فرنگ کی ابتداء کا حال پردے میں ہے۔ البتہ بعض محققین کے قول کے مطابق اس کی عقدہ کشائی یوں ہو سکتی ہے کہ مختلف قوموں کا ربط و ضبط خصوصاً ان کی وہ جمعیۃ اس مرض کا سبب بنتی ہے جو زناکاری کی مرتکب ہوتی ہے۔ ان کی ان حرکات سے اعضائے مخصوصہ میں تعفن پیدا ہو کر ایک قسم کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے جس کی بدولت یہ مرض ظاہر ہونے لگتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مختلف مزاج کی قوموں کے جنسی میل جول خصوصاً زنا اور بدکاری کے ارتکاب سے یا حیض و نفاس والی عورتوں سے مجامعت سے اس مرض کی پیدائش کو تسلیم کرنا صحیح ہے۔ چنانچہ ایسے واقعات ملتے ہیں کہ اگرچہ ایک قوم کی عورت جو آتشک کی مریضہ نہیں ہے اور نہ اس کا ہم قوم خاوند اس مرض میں مبتلا ہے لیکن پھر بھی جب کسی غیر قوم کا فرد اس عورت سے مباشرت کرتا ہے تو وہ شخص آتشک میں مبتلا ہو جاتا ہے کیونکہ یہ شخص اس عورت کے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتا۔ لہذا اس قاعدے کی رو سے ہندوستانی و انگلستانی یا برمی چینی وغیرہ مرد و عورت کے تعلقات سے آتشک کا ہونا ممکن ہے۔ خود ہندوستان میں پنجابی، بنگالی اور سندھی وغیرہ مرد و عورتوں کے اختلاط جنسی سے یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے لیکن مزاجوں کے اس اختلاف اور جنسی میل جول کے نتائج کو ہمیشہ اور ہر صورت میں قاعدہ کلیہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔

مرض کی تاریخ مورخین اس مرض کے متعلق مختلف باتیں لکھتے ہیں بعض سکندر اعظم (۳۵۶-۳۲۳ ق۔م) اور سلطنت کیان کے دورِ حکومت سے آتشک کو ثابت کرتے ہیں بعض نوشیرواں اور حارث ثقفی کے مکالمے سے آتشک کا ثبوت دیتے ہیں۔ شاید جمرہ کے لغوی معنی نے مورخین کو پہلے زمانوں کی طرف متوجہ کیا ہے ورنہ اکثر محققین یورپ اس امر کے قائل ہیں کہ ۱۴۹۳ء کے پہلے یورپ اس مرض سے محفوظ تھا لیکن جب کولمبس نے ۱۴۹۲ء میں امریکہ کو دریافت کیا اور وہاں سے اپنے وطن ہسپانیہ میں واپس آیا تو اسی سال اس کے ملاحوں کے ذریعے سے ہسپانیہ میں یہ مرض ظاہر ہوا اس کے چند ہی دنوں کے بعد جب چارلس ہشتم شہنشاہ فرانس نے ۱۴۹۶ء میں نیپلز پر حملہ کیا تو اس کی امداد کے لئے ہسپانیہ سے فوجیں آئیں۔ اس طرح کے میل جول سے مختلف قومیں اس مرض کا شکار بن گئیں۔ اور ایک ہی سال کے اندر اندر تمام اٹلی نشانۂ آتشک بن گیا یہاں تک کہ کچھ ہی دنوں کے بعد یہ مرض تمام یورپ پر چھا گیا۔ گویا محققین اس مرض کی ابتداء امریکہ سے بتاتے ہیں۔ لیکن امریکہ والے

کہتے ہیں کہ یہ مرض کولمبس کے ملاحوں کے ذریعے سے امریکہ میں پھیلا۔ بعض محقق اس مرض کو دورِ حاضر کی عیش پسندی اور موجودہ تہذیب کا خاصہ بتاتے ہیں۔ اور اس کے ثبوت میں بعض ایسی وحشی قوموں کو پیش کرتے ہیں جو اس مرض سے قطعی پاک ہیں۔ اگر کسی خطے کی وحشی قومیں اس مرض کا شکار نہیں ہیں تو اس کا سبب تہذیب جدیدہ کے نام لیوا اور اس کو پروان چڑھانے والے ہی ثابت ہوئے۔ وسط افریقہ کی ایک وحشی قوم یوگنڈا میں اہل یورپ ہی کی بدولت اس مرض کا پھیلنا بیان کیا جاتا ہے۔

آتشک کی قسمیں۔ آتشک کے جراثیم کی ہیئت کے خون میں سرایت کرنے اور نہ کرنے کے لحاظ سے مرض کی دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں (۱) آتشک حقیقی یا مزاجی (۲) آتشک مجازی۔ اور طریق تعدیہ کے اعتبار سے اِن کی دو قسمیں کی گئی ہیں۔ (۱) آتشک کسبی (۲) آتشک موروثی۔ ہم آئندہ صفحوں میں صرف (۱) آتشک کسبی (۲) آتشک موروثی (۳) اور آتشک مجازی ہی کا تذکرہ کریں گے۔ کیونکہ آتشک مزاجی کی کیفیتوں کا مظاہرہ ان ہی مذکورہ بالا قسموں کی شدید صورتوں میں ہو جاتا ہے۔

طریقِ تشخیص اصولی حیثیت سے آتشک کی تشخیص کے سلسلے میں مندرجہ ذیل باتیں مدِنظر ہوتی ہیں:- (۱) جراثیمی امتحان (۲) دموی امتحان (۳) معائنہ بالبصر۔ اس سے پہلے کہ ہم جراثیم کے ذریعے سے آتشک کی تشخیص کا حال لکھیں، یہ ضروری ہے کہ مختصر طور پر آتشک کے جراثیم کا تعارف کرائیں۔

آتشک کے جراثیم۔ علم الجراثیم کی رو سے یہ جرثومہ ادنیٰ حیوانی طبقے سے لگتا ہے جس کو ڈاکٹر شوڈین نے ۱۹۰۵ء میں دریافت کیا تھا۔ یہ جرثومہ شکل و شباہت کے لحاظ سے نہایت نازک، باریک پیچ دار اور ریشے دار ہوتا ہے۔ اس کی لمبائی کرۂ حمراء کے برابر ہوتی ہے۔ اس میں آٹھ سے بارہ تک تقریباً باہم مساوی پیچ ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کو حلزونِ آتشک کہتے ہیں۔ اس میں سے ہر بل اور ہر پیچ ملی میٹر کے برابر ہوتا ہے اس جرثومے کے دونوں سرے باریک اور نوک دار ہوتے ہیں، جن کی وجہ سے یہ ذرا سی خراش سے جسم کے اندر گھس جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بل دار جراثیم منہ اور مسوڑھوں کے زخموں میں ملتے ہیں، جن کو حلزونِ عکاسیہ کہتے ہیں۔ اِن جراثیم کے پیچ زیادہ بڑے، زیادہ چوڑے اور تعداد میں چار پانچ سے زیادہ نہیں ہوتے۔ اور یہ آتشک کے جراثیم کی طرح میتھی لین بلو اور کاربل فوکسین سے عسیر القبول نہیں ہوتے۔ بلکہ ان رنگوں کو جلد ہی قبول کر کے اپنی اصلیت کا پتہ دے دیتے ہیں۔

(۱) جراثیمی امتحان امتحان کے مختلف طریقے ہیں۔ مثلاً حصا تاریک کی تنویر سے اور عکسی تصویر کشی کے ذریعے سے۔ مگر اِن دونوں سے آسان طریقہ یہ ہے کہ زخم آتشک کی رطوبت کو لے کر دیسی کالی روشنائی کے ساتھ خوب ملا دیا جائے اور اس کا ایک قطرہ شفاف سلائڈ پر پھیلا کر ہلکی سی تہ جما کر خشک کر دیا جائے۔ اس کے بعد اس کا معائنہ اگر خوردبین کی مدد سے حصار تاریک میں کیا جائے تو آتشک کے جراثیم سیاہ زمین پر بے رنگ یا شفاف صورت میں نظر آئیں گے۔ مگر سلائڈ کے خشک ہونے کی وجہ سے اِن جراثیم کی نقل و حرکت دکھائی نہیں دے گی۔

(۲) دموی امتحان۔ خون کے امتحان کے سلسلے میں واسرمین ٹیسٹ (تفاعل واسرمانیہ) نہایت یقینی ذریعۂ تشخیص ہے۔ اس کے ذریعے سے آتشک کی موجودگی اور عدم موجودگی اور اُس کی شدت و ضعف کی شناخت ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ علاج کی تاثیر کا اندازہ، مدتِ مرض اور صحت یابی کی مدت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ امتحان نہ صرف آتشک میں مثبت ہوتا ہے بلکہ جذام، سوزاک، ورم قولون اور گاہے موسمی بخار میں بھی مثبت ہوتا ہے۔ درحقیقت مریض آتشک کے خون کی ماہیت میں اعضائے اصلیہ اور قوتِ مدافعت کی مدد سے ایک نیا مادّہ پیدا ہو جاتا ہے جس کو اصطلاح میں تکملہ کہتے ہیں۔ جب مریض کے خون کو کسی تندرست جانور کے احشاء کی الکحلی رطوبت کے ساتھ ملایا جائے تو یہ تکملہ خون کی مائیت سے الگ ہو کر الکحلی رطوبت سے مل جاتا ہے۔ اب دونوں کی وابستگی اور باہمی کشش کی نوعیت اور کمی بیشی کے لحاظ سے مرض کی شدت اور اس کے ضعف کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ جس قدر مریض آتشک روبہ صحت ہوتا جائے گا اسی قدر اس کے خون کی مائیت میں یہ نیا مادہ کم تر اور ضعیف ہوتا جائے گا اور پھر احشاء کی رطوبت الکحلی کے ساتھ اظہار وابستگی نہ کر سکے گا۔ لہٰذا تکملہ اور احشاء کی رطوبت الکحلی کی باہمی وابستگی کو واسرمین مثبت اور عدم وابستگی کو واسرمین منفی کہیں گے۔ تکملہ کی وابستگی کی شناخت اس طریقے سے کی جاتی ہے کہ اگر اس مخلوط کے اندر حساس کریات حمراء ملا دیئے جائیں تو تکملہ کی موجودگی میں کریات بالکل تحلیل ہو جائیں گے۔ اور اگر یہ کریات حمر تحلیل نہ ہوں تو مخلوط کے اندر

تحلیل کی موجودگی کی دلیل ہوگی۔ لیکن چونکہ تجربہ گاہ میں یہ طریقہ امتحان نہایت احتیاط اور کافی سامان کی موجودگی میں کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے امتحانات بھی تجربہ گاہ ہی میں آسانی سے انجام پا سکتا ہے۔ اسی لئے یہ دونوں امتحان ان لوگوں کے لئے مفید نہیں ہیں جن کے پاس کافی سامان اور انتظام نہیں ہے۔ اگر سامان کافی نہ ہو تو معائنہ بالبصر اور دیگر علامات آتشک ہی تشخیص کا ذریعہ ہیں۔

معائنہ بالبصر پہلے مریض سے شروع سے لے کر آخر تک حالات دریافت کریں۔ اس کے بعد تینوں درجوں کے مدارج میں سے جس درجے کی علامتیں ہوں ان کو بغور دیکھیں۔ مثلاً زخم کی سختی، غدد جاذبہ کا ورم، سر، تالو، منہ اور ناک میں کسی جگہ گرہوں کی موجودگی، آنکھ میں التہاب قزحیہ، اعصاب خصوصاً دماغی عصب کا فالج اور رات کے وقت درد ہونا وغیرہ وغیرہ۔ حالات دریافت کرنے سے مرض کا پتہ لگ جاتا ہے لیکن اگر شبہ رہ جائے تو وراثیمی اور دموی امتحان کے ذریعے سے مرض کی تشخیص کا یقین حاصل کرنا چاہیئے۔

حقیقی اور مجازی آتشک کے زخموں کی تشخیص میں کبھی سخت شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان دونوں کا فرق یہاں واضح کیا جاتا ہے:

حقیقی آتشک	مجازی آتشک
(۱) اس کا سبب حلزون آتشک ہیں۔	(۱) آتشک مجازی میں سبب مرض کے اثر کرنے کے بعد عموماً ایک ہی دو روز میں عضو مخصوص پر ایک پھنسی پیدا ہوتی ہے جو تیسرے روز آبلے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اور اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔
(۲) حقیقی آتشک میں سبب مرض کے سرایت کرنے کے بعد عموماً تین چار ہفتے میں عضو مخصوص پر ایک سخت ابھار یا پھنسی پیدا ہوتی ہے جس میں پیپ شاذ و نادر حالات میں پڑ سکتی ہے۔	(۲) اس کا حقیقی سبب عصائے ڈولکرے ہیں۔
(۳) ابھار یا پھنسی کے نکلنے کے دس بارہ روز کے بعد قرب و جوار کی غدد جاذبہ پھول جاتے ہیں خصوصاً اگر کنج ران کے آس پاس زخم ہو تو جنگاسے کے غدوں میں سخت ورم ہوتا ہے۔ وہ چھروں کی طرح الگ الگ ہوتے ہیں اور ان میں پیپ نہیں پڑتی۔	(۳) زخم پیدا ہونے کے بعد ہی قرب و جوار کے غدد جاذبہ پھول جاتے ہیں۔ گویا آتشک مجازی میں غدد جاذبہ ملے ہوئے ہوتے ہیں اور ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔
(۴) مرض کی سمیت تمام بدن میں پھیل جانے کی وجہ سے شدید علامات ظاہر ہوتی ہیں جن کو تین درجوں میں بیان کیا گیا ہے۔ اور روسے تک استقلال کے ساتھ علاج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پارہ اور سنکھیا کے مرکبات کے استعمال کے بغیر اس کی سمیت زائل نہیں ہوتی۔	(۴) آتشک مجازی کی سمیت تمام بدن میں نہیں پھیلتی۔ بلکہ مقامی رہتی ہے۔ اگر پھیلتی بھی ہے تو خفیف علاج کرنے سے مرض فوراً زائل ہو جاتا ہے اس میں پارہ اور سنکھیا کے علاج کے بغیر بھی حقیقی مرض کا دوران ہو جاتا ہے لیکن اگر آتشک مجازی کے ہمراہ حقیقی آتشک بھی شریک ہو جائے تو بغیر سنکھیا اور پارے کے مرکبات کے مرض کا علاج غیر ممکن ہے۔

مصنوعی روشنی اور آتشک کا مادہ میرے والد محترم کو اپنے پرائیویٹ مطب کے سلسلے میں ایک ایسے مریض کو دیکھنے کا اتفاق ہوا جو شب و روز اندھیرے لیکن بڑے کمرے میں رہتا تھا۔ پوچھنے سے معلوم ہوا کہ مصنوعی روشنی سے مریض کے سارے بدن پر خفیف سی جھنجھناہٹ محسوس ہو کر پھنسیاں نکل آتی ہیں اور چند منٹ میں آبلہ بن کر ٹوٹ جاتی ہیں۔ اگر روشنی ہٹائی نہ جائے تو پھنسیوں کی پیدائش کا سلسلہ جاری رہتا ہے یہاں تک کہ مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اور روشنی ہٹا لینے کے بعد مریض کی جلد صاف ستھری ہو جاتی ہے۔ مگر سورج اور چاند کی روشنی سے اس کو صرف گرمی معلوم ہوتی ہے۔ سوزش، پھنسیوں اور آبلوں تک نوبت نہیں پہنچتی۔ والد صاحب نے لیمپ کی روشنی میں یہ ساری کیفیات اپنی آنکھ سے دیکھیں اور مریض سے آتشک میں مبتلا ہونے کی بابت پوچھا تو اس نے صاف انکار کیا۔ اور کہنے لگا کہ میڈیکل کالج کلکتہ میں

میں سے علاج کرایا۔ وہاں کے معالجین نے مجھے بہت مسہل دیئے لیکن کسی قسم کا نفع نہ ہوا بلکہ یبوست اور لاغری اتنی بڑھ گئی کہ میں بستر کا ہو گیا۔

مرض کی یہ انوکھی صورت مروجہ طبوں کی کسی کتاب میں نہیں تھی اور نہ اس قسم کا کوئی مریض دیکھنے اور سننے میں آیا تھا۔ لہٰذا معالجین اس مرض کی تشخیص کی بابت سخت متردد تھے ایک رات انہوں نے شیخ بوعلی سینا کو خواب میں دیکھا۔ اور اس مریض کے متعلق دریافت کیا تو شیخ نے ہمارا آتشک بتایا اور ملطفات، مصفیات اور مناسب مرطبات کے استعمال کی ہدایت کی۔ اس ہدایت کے مطابق عمل کرنے سے مریض کو چھ مہینے میں شفا حاصل ہو گئی۔

ماہیت مرضیہ التہاب کی ایک ایسی قسم بھی ہے جس میں آغاز التہاب ہی سے مقام ملتہب پر تکثر شروع ہو جاتا ہے پھر مقام ماؤف ہیولا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے برخلاف التہاب کی دوسری قسموں میں پہلے ساختیں ضائع ہوتی ہیں پھر التہاب مزمن ہو سکتا ہے بعد مقام ماؤف میں دانے دار ساخت کی افزائش شروع ہو جاتی ہے۔ ایسے امراض کو اصطلاح میں امراض حبیبیہ کہتے ہیں۔ چنانچہ دق، جذام، مرض تو تی الجلدی، سراجہ اور آتشک وغیرہ امراض اسی قسم میں داخل ہیں۔ یہ مرض آتشک ایسا متعدی مرض ہے کہ اس میں آتشک کے جراثیم کی مخصوص سمیت عضو خاص یا دیگر مقامات پر لگ کر مقامی زخم پیدا کرتی ہے۔ پھر یہ سمیت خون میں سرایت کر جاتی ہے۔ والدین کے آتشکی ہونے کی وجہ سے مولود بھی اس میں مبتلا ہوتا ہے۔ محققین کا خیال ہے کہ اس مرض کی مخصوص سمیت جس وقت عمومی حیثیت اختیار کرتی ہے تو اولاً قوت طبعیہ پر پھر قوت نفسانیہ پر پھر قوت حیوانیہ پر اثر انداز ہوتی ہے جن کے معادن جگر، دماغ اور قلب ہیں۔

مدت حضانت مدت حضانت کے لغوی معنی کسی جانور کے انڈے سینے کے زمانے کے ہیں۔ لیکن جدید طبی اصطلاح میں جراثیم کا جسم میں پرورش پانے کا زمانہ یا کسی مرض کے ابتدائی تعدیہ سے اس کے ظاہر ہونے تک کا زمانہ مراد ہے۔ چنانچہ مرض آتشک کی میعاد ظہور دو سے چار ہفتے ہے۔ یعنی اسی دوران میں آتشک کی علامتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ عام طور پر تیسرے ہی ہفتے سے مقام خراش پر صلابت کے آثار ظاہر ہوتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ اگر خارجی قطع و برید کے عمل سے صلابت کو علیحدہ کر دیا جائے یا آغاز مرض میں ہی سنکھیا کے مرکبات سے علاج شروع کر دیا جائے تو مرض نیست و نابود ہو سکتا ہے مگر کا ہے قروح آتشکیہ میں صدیدی جراثیم کا تعدیہ ہو جاتا ہے یا قرصلوہ دو جانبی آتشک) بھی موجود ہوتا ہے تو اس وقت زخم مندمل نہیں ہونے پاتا اور کچھ عرصے کے بعد زخم کی گہرائی میں صلابت پیدا ہو جاتی ہے۔



مزاحیہ

بخار

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب ، چاند پوری

زمین کے لیے زلزلہ اور انسان کے لیے بخار ایک ہی حکم رکھتا ہے۔ زلزلے کے بعد کوئی چیز اپنی جگہ پر قائم نہیں رہتی۔ پہاڑ سے لے کر رائی تک یا رائی سے لے کر پہاڑ تک ہر چیز یا تو فنا ہو جاتی ہے یا اپنے اصل مقام سے ہٹ کر کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہے۔ بخار میں بھی قریب قریب یہی حادثہ پیش آتا ہے۔ ایسے آدمی بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ یا معمولی بخار کے بعد صحت کی نوبت بھی آتی ہے تو نہ دماغ اصل جگہ پر ہوتا ہے نہ عقل۔ اس لیے انسانیت کے نقوش عرصے تک غیر نمایاں سے رہتے ہیں۔ شکل وصورت کے لحاظ سے وہ چند دن تک زلزلے کے بعد کا کوئٹہ بلوچستان بنا رہتا ہے۔ دماغ میں عقل و فراست کے لیے جو گہرائی یا پنہائی مخصوص ہے وہاں "بھوک" مسلط ہو جاتی ہے۔ بھوک سے تھوڑی بہت جگہ بچتی ہے تو وہ چڑچڑے پن کے حصے میں جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بخار کا مریض اچھا ہو جانے پر ہر وقت کھانے کی فکر میں رہتا ہے، یا غیظ و غضب کے عالم میں جامے سے باہر ہوتا ہے۔ بات بات میں غصہ، ہر وقت اور ہر آن غصہ، جب دیکھئے پیشانی پر بل پڑے ہوئے۔ جس وقت دیکھئے ناک بھوں چڑھی ہوئی۔ کھاتے پیتے وقت اس خصوصیت میں نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے۔ دوا تو میٹھی بھی کڑوی معلوم ہوتی ہے۔ مگر مصیبت یہ پیش آتی ہے کہ سالن میں ہمیشہ نمک تیز ہو جاتا ہے۔ کبھی مرچیں اتنی زیادہ ہو جاتی ہیں کہ لقمہ زبان پر رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ نکتہ چینی اور اظہار ناگواری کی یہ احمقانہ یا مریضانہ عادت اُس وقت اور بھی مضحکہ خیز ہو جاتی ہے، جب بخار کے بعد بے وقوفی کے سخت جوش میں مریض حلوے کا ایک چمچہ کھا کر بھی چیخ اٹھتا ہے "اس میں نمک زیادہ ہو گیا!"

"بیٹا، یہ حلوا ہے اس میں نمک کا کیا کام؟"

"نمک نہیں، اماں، شکر کو کہہ رہا ہوں!"

"بیٹا، حلوے میں تو شکر ہی زیادہ ہوا کرتی ہے۔"

"اور گھی تو گویا حلوے میں ہوتا ہی نہیں؟"

"ہوتا کیوں نہیں، مگر تم ابھی کمزور ہو۔ جب خدا چاہے گا اور طاقت آئے گی تو گھی بھی زیادہ ہوا کرے گا۔"

بخار کے دوران میں مریض کے آس پاس رہنے والوں کو جن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، اُنہیں آسانی سے برداشت کر لیا جاتا ہے۔ مگر کمزوری کے وقت ان نازک مزاجیوں کو برداشت کرنا سخت دشوار ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہوتی ہے کہ مریض کی طرف سے کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔ سب اس کو تندرست خیال کرتے ہیں۔ حالاں کہ واقعی طور پر بیماری کا اصل وقت یہی ہوتا ہے۔ اس وقت انسانیت کو بیماری لاحق ہوتی ہے جو بہر حال کافی خطرناک ہے۔ جسم اور عقل کی بیماری میں جو فرق ہے وہ سب پر ظاہر ہے۔ تن درستی قائم نہ رہنا صرف مریض کے لیے تکلیف دہ ہے اور عقل کا ٹھکانے نہ رہنا سب کے لیے خطرناک ہے۔ پھر بھی بخار کے طبی خطرات سے قطع نظر کر کے اگر کسی خالص ادبی نقطۂ نظر سے اس پر غور کیا جائے تو بخار کا مریض ایک عمدہ قسم کا بولنے والا سینما معلوم ہوتا ہے۔ بخار جب تیز ہو جاتا ہے تو مریض میں باتیں کرنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ بلکہ دورانِ خون کی تیزی اور روانی کے ساتھ ساتھ اس کی ساری قوتیں اُبھر آتی ہیں۔ اس بنا پر سو سے اوپر والے بخار کا مریض مقرر بھی ہو جاتا ہے۔ اور شاعر بھی۔ سیاست دان بھی بن جاتا ہے اور قانون ساز بھی۔ حکیم بھی ہو جاتا ہے اور احمق بھی۔ ڈاکٹر بھی بن جاتا ہے اور مجروح بھی۔ کبھی تقریر شروع کر دیتا ہے، کبھی اپنے مخالفین کو مخاطب کر کے رجز خوانی کا آغاز کر دیتا ہے۔ کبھی اساتذہ کے اشعار گنگنانے لگتا ہے اور طبیعت زیادہ رسا ہو جاتی ہے تو خود بھی شعر کہنا شروع کر دیتا ہے۔ قیاسی اور قانونی پیچیدگیوں کو سلجھانا اور حکمت و موعظت کے موتی بکھیرنا تو معمولی بات ہے۔ ادبی حیثیت سے دیکھئے تو یہ سب باتیں یکسر لطیف و لذیذ ہوتی ہیں اور ناقدانہ نگاہ سے ملاحظہ کیجئے تو حماقت کے علاوہ ان میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ بخار کی حالت میں کسی کی بکواس پر تنقید کرنا بجائے خود حماقت ہے۔

عقلمندی تو یہی ہے کہ ہذیان ۔ اور جنون سے بھی قہقہوں کی صدائیں پیدا کی جائیں حسن اتفاق سے ہم بجلد کے ایک ہمہ دان مریض کو دیکھنے گئے تو آپ [illegible] و اپنے دشمنوں کے خلاف غصے کا اظہار فرما رہے تھے ۔ جب تک پردے کا اہتمام ہوا، مختلف قسم کی آوازیں آتی رہیں، جن سے ہم نے اندازہ کیا کہ مریض کو بخار سے زیادہ غصہ اور کوئی ذاتی تکلیف ہے ۔

"ان سے کہدو اپنی زبان کو قابو میں رکھیں ، ورنہ جہنم میں پہنچا دوں گا ۔ میں عرصے سے خون کے گھونٹ پی رہا ہوں ۔ اب [illegible] رواداری ختم ہوگئی ۔ انسانیت حد کو پہنچ گئی ۔ تہذیب کا تذکرہ کیا ہے !"

"ہم اندر پہنچے تو دماغی توازن کا امتحان کرنے کی غرض سے ہم نے کہا" السلام علیکم"

بڑی مترنم آواز میں فرمایا" وعلیکم السلام یا شیر اسلام ، اور برادر گرام!"

"مزاج شریف؟"

"آپ کا مزاج لطیف ! ــــــ ظریف ، کثیف ــــــ اور ، اور !"

"کہئیے کیا حال ہے ؟"

"اچھا ہوں ، آنکھیں ہوں تو دیکھ لیجئے ، ورنہ کانوں سے سن لیجئے ۔ پوچھ لیجئے اور جی چاہے تو کھا لیجئے ، اچھا ذرا بیٹھئے ، میں تقریر کرتا ہوں اگر سنئے خوب کان کھول کر ۔ ذرا بیٹھئے تو سب کچھ کہوں گا ، ابھی تو تقریر سنئیے !"

"بہت اچھا مگر ذرا مختصر ہونی چاہیئے !"

"مختصر کس جانور کا نام ہے ۔ میں تقریر کرتا ہوں نہایت مفصل اور جامع ، سنا آپ نے ، بیٹھ جائیے میں حکم دیتا ہوں بیٹھیے"

"بہت اچھا بیٹھتا ہوں ، مگر سامعین کی تعداد بہت کم ہے اس وقت ملتوی رکھتے تو اچھا تھا"

"میری تقریر ملتوی نہیں ہوسکتی کبھی نہیں ہوسکتی میں نے مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے ۔ آپ کی کیا حقیقت ہے میں جب بولتا ہوں تو وارنٹ کی بھی پروا نہیں کرتا"

"اور چپت کی ؟"

"میں کسی کا خیال نہیں کرتا"

"مگر درد سر کا خیال تو کرنا ہی پڑے گا"

"کیسا درد سر میں تو اچھا ہوں !"

"پھر میرے درد سر کا لحاظ فرمائیے"

"نہیں ، یہ نہیں ہوسکتا ۔ تمہارے تو سر ہی نہیں ذرا دبے اچھا سنتے ہو جی ، تقریر شروع ہوتی ہے ــــــ صاحبان! صاحبان! ــــــ جنگ کیوں ہو رہی ہے ۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا ۔ یورپ میں آگ لگ جائے گی ، سمندر خشک ہو جائیں گے ۔ آسمان زمین کے نیچے دب جائے گا ، [illegible] ننگا ہو جائے گا ۔ کتابیں چھپنا بند ہو جائیں گی ۔ ایڈیٹروں اور ایجنٹوں کو گرفتار کر لیا جائے گا مضمون نگاروں کی شادیاں ہو جائیں گی اور میونسپل رڈوں کے چپڑاسی ترکاریاں فروخت کیا کریں گے ، ــــــ اچھا چپڑا !"

"بس ختم ہوگئی تقریر آپ کی ؟"

"ہاں اب بھی نہ ہوتی دو گھنٹے سے بول رہا ہوں ! تم بہرے تو نہیں ہو ؟"

"بالکل نہیں ــــــ اچھا اب میں اجازت چاہتا ہوں !"

"کیسی اجازت ، آپ نہیں جاسکتے !"

"کیوں ؟"

"ہمارا حکم !"

"میں آپ کا حکم نہیں مانتا!"

"اچھا تو چلے جانا مگر ایک شعر سن لو۔"

"نیا یا پرانا؟"

"بالکل نیا، ابھی کا کہا ہوا۔"

"بخار میں شعر نہیں کہتے چپ رہیے۔"

"کیوں؟"

"سر میں درد ہونے لگتا ہے۔"

"اور شعر نہ کہنے سے پیٹ دکھنے لگتا ہے۔"

"لیکن سر کے مقابلے میں پیٹ کی اہمیت کم ہے۔"

"نہیں پیٹ میں بچہ ہوتا ہے!"

"اور سر میں عقل ہوتی ہے!"

"عقل سب کے تو نہیں ہوتی۔"

"اور بچہ سب کے پیٹ میں کہاں ہوتا ہے؟"

"اچھا سنیئے ——— معلوم نہیں کیوں!"

"کیا شعر ہو گیا؟"

"جی ہاں ہو گیا، اچھا تو سبحان اللہ ——— خوب مطلع ہوا۔ اور سنیئے،

لرزے سے بخار آ گیا معلوم نہیں کیوں؟
اور آپ پلاتے ہیں دوا معلوم نہیں کیوں؟

"اچھا اب تکلیف نہ فرمایئے میں جا رہا ہوں۔"

"آپ نہیں جا سکتے!"

"میں بالکل جا رہا ہوں۔"

"اچھا ذرا تو بیٹھیئے"

"وعدہ کیجیے اب کوئی شعر آپ نہ کہیں گے۔"

"شعر تو کہوں گا"

"تو پھر میں ضرور جاؤں گا!"

"اچھا تو جایئے ——— دفع ہو جایئے، چلے جایئے، نکل جایئے!"

بڑی مشکل سے ہم اس "لسان الشور" سے جان بچا کر بھاگے۔ باہر نکلے تو صاحب زادے دوڑتے ہوئے آئے اور پوچھنے لگے۔ "ابا کا کیا حال ہے؟"

"بخار بہت تیز ہے۔ ہذیان ہو رہا ہے۔"

"ہذیان، نہیں صاحب ہذیان نہیں ہے۔ وہ تو بالکل اپنے حواس میں ہیں!"

"حواس میں ہوتے تو شعر کیوں کہتے؟"

"شعر کہنا تو بد حواسی کی علامت نہیں۔ ہمارے دادا صاحب مرحوم نے تو عمر بھر شعر کہے ہیں۔"

"پھر ان کی وفات بھی مرض دق میں ہوئی ہوگی؟"

"نہیں آخر عمر میں پاگل ہوگئے تھے!"

"سبحان اللہ پھر تو وہ فطری شاعر تھے:"

"اچھا اب کیا کرنا چاہیئے؟"

"ٹھنڈے پانی میں تولیا بھگو کر عین "مرکزِ اشعار" یعنے پیشانی پر رکھتے رہیئے!"

"کب تک یہ عمل کرتا رہوں؟"

"جب تک آپ کے والد صاحب شعر کہتے رہیں"

"بخار کم ہونے کی کیا علامت ہے؟"

"جب بخار کم ہو جائے گا تو وہ شعر کہنا بند کر دیں گے"

تقریباً ۹ بجے صاحب زادۂ بلند اقبال پھر آئے اور فرمانے لگے "اب والد صاحب بالکل خاموش ہیں"

"یعنے شعر گوئی بند کر دی؟"

"جی ہاں، جب سے آپ آئے ہیں کوئی پندرہ بیس اشعار ارشاد فرمائے اس کے بعد سو گئے!"

"بہت اچھا ہوا ——— مگر یہ تو فرمایئے آپ نے ان اشعار کو قلمبند تو نہیں فرمایا"

"جی نہیں، مگر دو چار شعر مجھے یاد ضرور ہیں"

"مہربانی فرما کر صبح تک انہیں بھول جایئے گا"

"کیوں؟"

"محض اس لیے کہ اخبار کا کوئی ایڈیٹر آپ سے انہیں حاصل کر کے چنگاریوں، شعلوں، یا "حمیات" کے عنوان سے شائع نہ کر دے"

تین چار روز میں بخار بالکل رفع ہو گیا اور اس کی جگہ مریض پر پڑھے پن کا بھوت سوار ہوا تو انہوں نے غذاؤں کی بدمزگی پر خفا ہونے کی جگہ رسائل کے مطبوعہ کلام پر تنقید شروع کر دی۔ ایک روز بیٹھے ہوئے دنیا بھر کے شاعروں کو برا بھلا کہہ رہے تھے "کم بخت نے کیا جھک مارا ہے۔ یہ بھی کوئی محاورہ ہے، کیا بے تکی بات ہے۔ کیسی اَن مل بے جوڑ ترکیب ہے۔ یہ تو ایک ہی اڑان میں غالب کا جانشین بننا چاہتا ہے"

ہم نے کہا "اس مصرع کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

لرزے سے بخار آ گیا معلوم نہیں کیوں؟"

انہوں نے معنی خیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے فرمایا "یہ کس نے کہا ہے؟"

"آپ نے!"

ہنس کر بولے "بخار میں کہدیا ہوگا"

"بخار تو اور شاعروں کو بھی آتا ہوگا؟"

"کیوں نہیں"

"پھر ان سب غریبوں کو معاف فرما دیجیے"

مضمون طویل ہو گیا اور اب تک بخار کی ایک نیم ادبی قسم کا تھوڑا سا تذکرہ ہو سکا۔ بخار کی بہت سی دلچسپ قسمیں تشنۂ بیان رہ گئیں مثلاً سیاسی بخار، اقتصادی بخار، عشق کا بخار، ہمدردی کا بخار، دل کا بخار وغیرہ۔ مگر کچھ بھی ہو اس موقعے پر، جب کہ روس اور فن لینڈ میں بھی معمولی معمولی مطالبات کی بنا پر طفلانہ جنگ شروع ہو گئی ہے اور کاغذ کی گرانی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ایڈیٹروں کو عام طور سے "اقتصادی بخار" کی باری آنے لگی ہے، سیاسی بخار کو نظرانداز کر دینا امنِ عالم کو خطرے میں ڈالنا ہے۔

[illegible] ایک [illegible] ختم ہو [illegible] لیکن سیاسی بخار زمانہ موت پر ختم ہو
[illegible] جو [illegible] اور [illegible] ملک کی
[illegible] ہے [illegible] کتنی
[illegible] قدیمی [illegible] تھی۔ مگر جدید تجربات کی [illegible] نے یہ بخار خطرناک طور پر پھیل گردہ موں [illegible] جاتا ہے۔ چنانچہ [illegible]
سیاسی بخار کا حملہ ہوا اور انہوں نے اپنی ہذیانی تقریروں کے ساتھ ہی پولینڈ پر جارحانہ پیش قدمی فرمادی تو روس کے امن دوست اور اشتراکیت
پسند فرمانرواؤں نے بھی بہ نظر انصاف پولینڈ کے ایک بے کار سے حصے پر قبضہ کرلیا۔ مگر نامعلوم طور پر سیاسی بخار کے جراثیم انہیں چمٹ گئے
اور تھوڑی مدت گزرنے پر ہی فن لینڈ کا حادثہ پیش آگیا۔ ویسے تو کلام الملوک، ملوک الکلام ہوتا ہے۔ اس لیے ہذیان الملوک، ملوک الہذیان
ہونا چاہیئے۔ مگر اس ہذیان کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہمیں مضمون نگاری، چائے نوشی، پان خوری اور اسی قسم کی تمام "نوشیاں" اور "خوریاں" ترک
کرنی پڑیں گی اور اس کی تمام ترذمہ داری اس "بخار" پر ہوگی۔ لہذا تمام "بخار دانوں" کا فرض ہے کہ وہ ہر کام چھوڑ کر اس وقت اس سیاسی بخار
کی طرف متوجہ ہوں اور کوئی ایسا ٹیکا ایجاد کریں کہ جن سلطنتوں کے پاس بموں اور ہوائی جہازوں کی کثرت ہو کم سے کم وہ تو اس کے حملے سے محفوظ
رہیں۔

تمباکو

از جناب حکیم محمد احسن صاحب قادری طبیب سرکاری مفصلات بھوپال

لگاؤ منہ سے نہ تم زینہار تمباکو — پیو نہ اس کو بری شے ہے یار تمباکو

نہ اس کے پینے میں لذت نہ اسکو کھاتے ہیں — بہر طریق ہے ناخوش گوار تمباکو

دھوئیں کو دیکھ کے لگتی ہے جب طلب اسکی — تو دل کو کرتا ہے بے اختیار تمباکو

غذا کے بعد کوئی اس کا شوق رکھتا ہے — پسند کرتا ہے کوئی نہار تمباکو

اگرچہ باد و بواسیر میں مفید ہے یہ — مگر ہے باعثِ سدر و دوار تمباکو

عروقِ قلب کو یہ سخت و تنگ کرتا ہے — مضرتوں کا ہے سرمایہ دار تمباکو

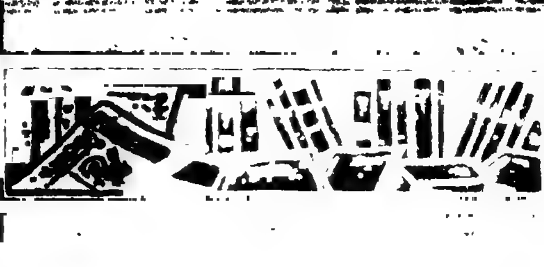
ہمیشہ آتی ہے بو حقہ نوش کے منہ سے — نکالتا ہے دہن سے بخار تمباکو

یہ تجربہ ہے کہ جاتے رہیں گے ہوش و حواس — پئیں گے آپ اگر بار بار تمباکو

یہ زہر ہاتھ سے اپنے پیو نہ بھر بھر کر — کرو نہ بہر خدا زہر مار تمباکو

بہت ہی قابلِ افسوس انکی حالت ہے — جو لوگ پیتے ہیں لیل و نہار تمباکو

توے کی ایک چلم بھر کے صبح کو احسن
بنا رہا ہے تمہیں بے قرار تمباکو


مرغن غذائیں اور ذیابیطس

آئندہ ڈاکٹر لوگوں کو اس قسم کا مشورہ دیا کریں گے کہ مرغن غذاؤں سے پرہیز کر کے ذیابیطس سے اپنی حفاظت کرو۔ ڈاکٹر مرکبسنالد، ای ہیٹ، ڈاکٹر جیسی ر۔ آؤٹ اور پروفیسر، سی ایچ بیسٹ کی تحقیقاتوں نے ذیابیطس کے متعلق یہ تازہ حقائق دریافت کیے ہیں۔

ڈاکٹر اب بھی لوگوں کو یہ مشورہ دیا کرتے ہیں کہ اپنا وزن بڑھانے سے باز رہیں اور ذیابیطس کا خطرہ مول نہ لیں۔ کیوں کہ یہ مشاہدے میں آچکا ہے کہ اوسط سے زیادہ وزن کے آدمی اس مرض میں بہ آسانی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر جدید ترین تحقیقاتوں کے مطابق لوگوں کے لیے ایسی غذاؤں کی فہرست تیار کی جائے جو جسم کا وزن گھٹا دیں تو اس میں مٹھائیوں اور نشاستے دار غذاؤں کے مقابلے میں مرغن چیزیں زیادہ کم کی جائیں گی۔

ٹورنٹو کے ان محققین نے دریافت کیا ہے کہ جن غذاؤں میں چربی یا روغن کا جزو زیادہ ہوتا ہے اُن کے کھانے سے بانقراس (لبلبہ) کی رطوبت انسیولن کی مقدار بہت گھٹ جاتی ہے۔ بانقراس میں انسیولن کی کمی ہی ذیابیطس پیدا ہو جانے کا باعث ہوتی ہے ایسی غذائیں جن میں شکر یا نشاستہ آلود چیزیں بہ کثرت تھیں جانوروں کو کھلائی گئیں تو بانقراس کی رطوبت میں انسیولن کی کمی رونما نہ ہوئی۔

روہوں کا نیا علاج

سینکڑوں سال سے طبیب اس تلاش میں سرگرداں تھے کہ اُس موذی مرض کا کوئی علاج دریافت کریں جس کی وجہ سے ایشیا، جنوب مغربی یورپ اور جنوبی امریکہ کے لاکھوں انسانوں کی بینائی زائل ہو جاتی ہے اور پپوٹے سوج کر بدشکل ہو جاتے ہیں۔ کیلے فورنیا میں بحرالکاہل کی سائنس کانگریس کے جلاس کے موقع پر ڈاکٹر فلپس تھامبسن نے اعلان کیا کہ "سلفانل ایمائیڈ" روہوں کی ایک نہایت موثر دوا ہے۔ ڈاکٹر تھامبسن نے جب روہوں کے مریضوں کی دو بڑی جماعتوں کو سلفانل ایمائیڈ کی گولیاں کھلائیں تو انہوں نے دیکھا کہ شفا کامل یا کم سے کم حیرت انگیز حد تک افاقہ مریضوں کی ایک بہت بڑی تعداد میں ظاہر ہوا۔ صرف ایسے مریضوں میں جن کا مرض بہت ہی بڑھ گیا تھا گئی ہوئی بینائی سلفانل ایمائیڈ سے واپس نہ آسکی۔

جب آپ کسی مریض سے ملنے کے لیے جائیں

جب آپ کسی مریض کی عیادت کے لیے جائیں تو بچوں کو ہرگز ہمراہ نہ لے جائیں، خواہ یہی اندیشہ کیوں نہ ہو کہ وہ گھر پر چیختے رہیں گے۔ اپنے کپڑے بدل کر جائیے، خواہ آپ صبح ہی کو کپڑے بدل چکے ہوں۔ مریض سے نہ تو مصافحہ کیجیے اور نہ اسے پیار کرنے کے لیے اپنا منہ اس کے منہ کے قریب لے جائیے۔ خوب یاد رکھیے کہ مریض کا بستر آپ کی کرسی نہیں ہے اور بھول کر بھی اس پر نہ بیٹھیے۔ مریض کے متعلق اسپتال والوں سے کسی خاص رعایت کے طلب گار نہ ہوئیے۔ ملاقات کے جو اوقات مقرر ہوں اُن کی پابندی سختی کے ساتھ کیجیے۔ مریض سے نرمی اور آہستگی سے گفتگو کیجیے۔ ایسی باتیں کیجیے جن سے اس کا دل خوش ہو خانگی جھگڑوں یا کاروبار کی الجھنوں کا کوئی ذکر نہ آئے۔ مریض کے کھلانے پلانے کے لیے کوئی ایسی چیز چھپا کر نہ لے جائیے جس کے کھانے کی اجازت طبیب نے اسے نہ دی ہو۔ مریض سے بہت سے سوالات پوچھ کر اسے پریشان نہ کیجیے۔ بہتر یہی ہے کہ خود باتیں کرنے کی بجائے مریض ہی کو بولنے دیا جائے اگر وہ بول سکتا ہو اور بولنے کو اس کا جی بھی چاہتا ہو۔ مریض کے سامنے ایسی جگہ بیٹھیے، جہاں وہ آپ کا چہرہ آسانی سے دیکھ سکے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ازراہ کرم بہت دیر تک مریض کے پاس نہ بیٹھیے۔

بچے جو سوتے میں پیشاب کر دیتے ہوں

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ بچے کی اس عادت کا کسی دوسرے سے تذکرہ کیجیے

کے سامنے ننگا کرنا چاہیے۔ اگر آپ اس کی اس کمزوری کی طرف سے بے پروائی اختیار کرلیں گے تو اکثر و بیشتر حالات میں اس کی یہ عادت خود بہ خود بتدریج دور ہو جائے گی۔ لیکن اگر خود بہ خود دور نہ ہو تو اپنے آپ کچھ کرنے کی بجائے کسی ماہرِ فن سے مشورہ کرنا چاہیے۔ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیے کہ جب بچہ سونے کے لیے لیٹے تو اس کا بستر گرم ہو۔ اور سونے کو جاتے وقت کوئی چیز اسے پینے کے لیے نہ دیجیے۔ اگر ممکن ہو تو بستر کی حفاظت کی غرض سے میکنٹاش کی چادر کا ایک ٹکڑا بچے کے نیچے بچھا دیا جائے۔

وجعِ مفاصل

انتہابِ مفاصل کے متعلق جسے عام طور پر گٹھیا کہا جاتا ہے، آج کل بہ کثرت مختلف تدابیرِ علاج شائع ہو رہی ہیں۔ اس میں شک نہیں علاج کے متعلق بہت کچھ ترقیاں ہوئی ہیں۔ اب ڈاکٹر گٹھیا کے مریض کو دیکھتے ہی مایوسانہ انداز میں ناک بھوں نہیں سکیڑتے۔ اور اب عام طور پر ماہرین اپنے مریضوں کو یہ ہدایت کرتے ہیں کہ شفایاب ہونے کی اُمید رکھیں۔ اس زمانے میں گٹھیا کے علاج کا یہ ضروری جزو ہے کہ مریض خوش و خرم رہنے کی عادت ڈالے اور اپنے دل کو ہر قسم کے غم و فکر سے آزاد رکھے۔ یہ ضروری ہے کہ یہ مسلک وہ خود اپنے کرنے کا ہے

جسمانی اور دماغی آرام دونوں مریض کی شفایابی کے لیے بس ضروری ہیں۔ ایک مشہور ماہرِ فن ڈاکٹر والٹر لور کا قول ہے کہ گٹھیا کے انتہاب مفاصل میں مریض کے لیے آرام اسی قدر ضروری ہے کہ جس قدر دق کے مریض کے لیے۔ بالکل تپ دق کے مریضوں کی طرح وجع مفاصل کے مریضوں کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بستر میں قید کردیئے جائیں، اور آہستہ آہستہ ایک عرصہ دراز میں اپنی معمولی زندگی شروع کریں۔

جہاں تک اِن تمام دواؤں کا تعلق ہے جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وجع مفاصل میں بے حد مفید ثابت ہوئی ہیں، یہ چیز فراموش نہ کرنی چاہیے کہ گٹھیا کے مریض خود ہی کچھ عرصے تک صاحبِ فراش رہنے کے بعد کچھ عرصے کے لیے بہت اچھے ہو جاتے ہیں۔ اس لیے قدرتی طور پر وہ ان دواؤں کی بہت تعریف کرتے ہیں کہ جن کے استعمال کے دوران میں ان کی حالت بہتر ہونے کا زمانہ آجائے۔ اور خیال کرنے لگتے ہیں کہ بالآخر اکسیر دستیاب ہوگئی۔ لیکن اطبا ان اکسیروں کی قدر و قیمت سے بہ خوبی واقف ہوتے ہیں اور وہ منتظر رہتے ہیں کہ کب اور کونسی دوا سے یہ افاقے کا زمانہ طویل ترین ہو جاتا ہے اور تب اس دوا کے افادے کے متعلق کوئی رائے قائم کرتے ہیں۔

اگر ایسے مریضوں کا جن میں وجع مفاصل کی طرف میلان پایا جاتا ہے، علاج ابتدا ہی میں شروع کردیا جائے تو اطبا اس بات پر متفق ہیں کہ مرض پر قابو پالیا جاسکتا ہے۔ یعنی یہ کہ مرض کو اس قدر شدت اختیار کرنے سے روک دیا جاسکتا ہے کہ مریض کا کوئی جوڑ بےکار اور اس کی وجہ سے مریض لنگڑا لولا یا اپاہج ہو جائے۔

جلق کی عادتِ بد

بدقسمتی سے اس قسم کی عادت ہمارے نوجوان طبقے میں روز بروز عام ہوتی جارہی ہے یہ دیکھ کر اور بھی زیادہ افسوس ہوتا ہے کہ نوجوان لڑکیاں بھی اب اس وبا کا شکار ہوگئی ہیں۔ اس کی ذمے داری یا تو والدین پر عائد ہوتی ہے جو مناسب وقت پر اپنے بچوں کو صحیح صنفی تعلیم نہیں دیتے۔ یا پھر مدرسوں کے اُستادوں پر جو اپنے فرض سے غفلت کرتے ہیں۔ حیرت ہے کہ ماں باپ یہ تو گوارا کرتے ہیں کہ ان کی اولاد کی زندگی برباد ہو جائے لیکن ایک ذرا سی جھوٹی شرم کا توڑنا گوارا نہیں کرتے جو انہیں اپنے بچوں سے اس قسم کی گفتگو کرتے وقت آتی ہے۔

جلق سے صرف جسمانی نقصان ہی نہیں پہنچتا۔ بلکہ یہ انسان کے اخلاق کو بھی تباہ کردیتا ہے۔ مجلوق کی قوتِ عمل اس کے اعصاب میں سے کھنچ جاتی ہے اور اس کی دماغی قابلیت نام کو بھی باقی نہیں رہتی۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانی شرف دور ہو کر مجلوق ایک پست اور ذلیل حیوان رہ جاتا ہے کہ جس کی صورت آدمی جیسی ہو۔

جسمانی علاج کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ مناسب تدابیر سے بدقسمت مریض کے خیالات کی اصلاح کی جائے اس کا زاویۂ فکر تبدیل کیا جائے۔ سینما اور اس قسم کی تمام دوسری چیزوں سے احترازِ کامل کا مشورہ دیا جائے۔ جو صنفی قوتوں میں تحریک پیدا کرتی ہیں مریض کے لیے پاکیزہ خیال لوگوں کی صحبت فراہم کی جائے۔

اسقاط کا علاج جرمنی کے طبیب پروفیسر سیلیم نے حال ہی میں ایک مقالہ لکھا ہے۔ اس میں وہ فرماتے ہیں کہ اسقاط کی عادت اگر پڑ جائے تو حاملہ عورت کے سیرم کے انجکشن کیے جائیں۔ لیکن ایک دوسرے طبیب ڈاکٹر شیننگ نے چند تجربے کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ حاملہ عورت کا سیرم غدہ درقیہ کے عمل کو تیز کر دیتا ہے۔ مضمون نگار نے ان دونوں باتوں کو پرکھا ہے وہ لکھتا ہے کہ تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ عادتاً اسقاط حمل غدہ درقیہ کے فعل کی کمی کے باعث سے ہوتا ہے۔ اس لیے یہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ سیرم غدہ درقیہ کے واسطے سے جسم کو اثر پذیر کرتا ہو۔

سب سے چھوٹا آدمی دنیا کا سب سے چھوٹا آدمی مدراس میں ہے جس کا نام اوبالا راؤ ہے اس کا قد صرف دو فٹ اور چھ انچ ہے اور وزن صرف ۱۹ پونڈ ہے۔ اس کی عمر ۳۱ سال ہے اور پچھلے دس سال میں وہ صرف ایک انچ بڑھا ہے۔

زنجبار کے مسالے زنجبار تمام دنیا میں اپنی لونگوں کے باعث مشہور ہے۔ اس کے ایک سابق سلطان کو یہ عجیب بات سوجھی کہ تمام جزیرے کے ناکارہ اور بے کار درختوں اور نباتات کو خارج کر دیا جائے۔ چناں چہ ہزاروں درخت کاٹ ڈالے گئے بس پھل دار اور خوب صورت درختوں کو چھوڑ دیا گیا۔ کٹے ہوئے درختوں کی جگہ نئے پیڑ لگائے گئے اس کٹائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب اس جزیرے میں سوائے کارآمد درختوں کے اور کوئی فالتو درخت نہیں پایا جاتا۔ اب ہر جگہ پھل دار درخت اور دیگر کارآمد درختوں کی کثرت ہے۔ اگر آپ پھل خریدنا چاہیں تو پانچ روپے مہینہ دے جائیے، مالی ہر طرح کی ترکاریاں اور پھل آپ کے گھر پر پہنچا دیا کرے گا اور آپ کے نام میں پھل دار درخت بوئے جائیں گے۔ مسالے اس جزیرے میں کثرت سے بوئے جاتے ہیں بالخصوص لونگ کہ اگر ہوا چل رہی ہو تو لونگوں کی متاثر خوش بو سمندر میں میلوں دور سے سونگھی جا سکتی ہے۔ زنجبار کا جزیرہ بہت دیر میں دکھائی دیتا ہے مگر مسالوں کی خوش بو سے لوگوں کا دماغ پہلے ہی معطر ہو جاتا ہے۔

کاربن ڈائی اوکسائڈ اور بارش کاربن ڈائی اوکسائڈ کو، جو سائنٹی فک دنیا کا ایک مشہور عنصر ہے۔ لوگ سوکھی برف (ڈرائی آئس) کہتے ہیں۔ بلکہ یہ کہا جائے تو بہتر ہے کہ کاربن ڈائی اوکسائڈ بنانے والی فرموں نے اسے یہ تجارتی نام بخشا ہے۔ اس گیس سے یوں تو اور بہت سے کام لیے جاتے تھے، مگر اب اسے بارش برسانے کے لیے بطور ایک مددگار کے بھی استعمال کیا جانے لگا ہے، چناں چہ جرمنی میں اس کے تجربات بہت وسیع پیمانے پر جاری ہیں اور بارش کو مصنوعی طریقوں سے زمین پر لانے کے لیے بہت تیزی کے ساتھ کوششیں کی جا رہی ہیں۔ تجویز یہ ہے کہ بادلوں کے اوپر "سوکھی برف" ہوائی جہازوں کے ذریعے سے بکھیری جائے۔ چناں چہ اس کا تجربہ بھی ہالینڈ میں کیا گیا۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ ۱۹۳۸ء میں زوئیڈرزی (ہالینڈ) کے علاقے میں ہوائی جہازوں کے ذریعے سے کاربن ڈائی کی ایک کثیر مقدار بادلوں پر برسائی گئی، جس کے اثر سے بادلوں میں گرمی پیدا ہوئی اور وہ نیچے اترنے لگے اور تھوڑی دیر میں بارش شروع ہو گئی۔ تمام علاقہ جل تھل ہو گیا۔ اس موقعے پر ۵۶ من (دو ٹن) "خشک برف" برسائی گئی تھی۔

مجربات

جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی، کوئلور

اکسیر جریان ملا کباب چینی، مغز تخم خربزہ ہر ایک نو ماشے، ست سلاجیت اصلی، ست گلو اصلی ہر ایک ایک تولہ، ثعلب مصری، مغز بہدانہ شیریں، تخم کشنیز مقشر، بہمن سفید، طباشیر کبود، بیج بند، تخم اٹنگن، شقاقل مصری، دانہ الائچی خورد ہر ایک ۶ ماشے، سبوس اسپغول ۱۰ تولے، مغز تخم تمر ہندی مقشر ۳ تولے، شکر سفید ہم وزن ادویہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ خوراک ۹ ماشے سے ایک تولہ تک ہمراہ شیر گاؤ۔

فوائد:- جریان سوزاکی کے لیے یہ نسخہ میں اکثر استعمال کراتا رہتا ہوں۔ مزاج کی مناسبت سے بے حد مفید ہوا کرتا ہے۔

اکسیر جریان ۲ ست سلاجیت اصلی، ست گلو اصلی، مغز بہدانہ شیریں۔ الائچی خورد، پھان بید، جھل السوس مقشر، تال کھانا، طباشیر کبود، کشتہ قلعی ہر ایک ایک تولہ، مصری سب کے برابر۔ سفوف بنالیں۔ خوراک ۶ ماشے ہمراہ لسی خام۔

فوائد:- مجلوق کے جریان کے لیے میرے خیال میں ایسا ارزاں اور مفید نسخہ مشکل سے ملے گا۔

اکسیر جریان ۳ شقاقل مصری، تودری زرد، تودری سرخ، تودری سفید، بہمن سرخ، بہمن سفید، برگ ببول، پھلی ببول، گوند ببول، گل ببول، ستاور، تخم اٹنگن، بیج بند، موچرس، ثعلب مصری ہر ایک ۶ ماشے، تخم تمر ہندی مقشر ۳ تولے۔ شکر سفید سب کے برابر۔ کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ خوراک ۷ ماشے ہمراہ شیر گاؤ خالص۔

فوائد:- پرانے جریان کے لیے بلغمی مزاج حضرات میں یہ نسخہ بے حد مفید اور مجرب ہے۔ ع کاغذ پہ رکھ دیا ہے کلیجہ نکال کے۔

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب وارثی، دہلوی

لذیذ چورن نمک سیاہ، نمک لاہوری ہر ایک ۲۰ تولے، زیرہ سیاہ مدبر پانچ تولے، زیرہ سفید مدبر ۲۰ تولے، فلفل سیاہ ۱۵ تولے، نمک مدار، نمک ترب ہر ایک ۶ ماشے، نوشادر ۵ تولے، نبات سفید دو سیر۔ سب چیزوں کو اچھی طرح کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔

فوائد:- لذیذ ہونے کے علاوہ یہ چورن معدے اور جگر کے بہت سے امراض کے لیے مفید ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔

عجیب و غریب کشتہ سم الفار سفید، خاکستر خرمہرہ زرد ہر ایک چار تولے کو آب برگ شلجم سرخ ۶۰ تولے میں کھرل کریں۔ جب تمام پانی خشک ہو جائے تو قرص بنا کر سائے میں خشک کریں اور شلجم گلابی میں خلا کر کے قرص بھر دیں۔ پھر حسب معمول گل حکمت کر کے دس سیر اپلوں کی آگ دیں۔

(نوٹ) اس کشتے کو صرف اطباء ہی استعمال کرا سکتے ہیں۔ عوام خود اس کا استعمال طبیب کے مشورے کے بغیر نہ کریں۔

بدرقے:- (۱) سل و دق میں خمیرہ خشخاش کے ساتھ (۲) دمہ یا ضیق النفس میں شہد کے ہمراہ (۳) فالج لقوے وغیرہ میں منقے میں رکھ کر، کبوتر، تیتر یا بٹیر کی یخنی کے ہمراہ (۴) امراض معدہ میں جوارش جالینوس یا معجون فلاسفہ کے ہمراہ۔ (۵) سنگرہنی و اسہال کبدی میں جوارش آملہ کے ہمراہ (۶) درد گردہ وغیرہ میں شربت بزوری کے ساتھ۔ (۷) ذیابیطس میں جوارش مصطگی بہ نسخہ کلاں کے ساتھ۔ (۸) سلسل البول میں سفوف کندر کے ساتھ۔ (۹) پتھری وغیرہ کے لیے شربت بزوری کے ہمراہ۔ پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے خارج کر دیتا ہے۔ (۱۰) قوت باہ کے لیے بیضۂ مرغ نیم برشت کے ہمراہ یا جوارش جالینوس کے ہمراہ۔

زبدۃ الحکماء جناب حکیم عبد الحلیم صاحب مظفر نگر (۵)

حب مقوی باہ ورق نقرہ ۶ ماشے، ورق طلا ۴ ماشے، سم الفار سفید ۳ ماشے، شنگرف رومی ۶ ماشے، پارہ ۶ ماشے، گندھک آملہ سار ۶ ماشے، جھاؤ ایک تولہ، عقرقرحا ایک تولہ، سم الفار [illegible] سہاگہ، کوکھی کو ار کے گودے میں کھرل کریں، پھر پارہ اور گندک آملہ سار کو دس عدد لیموں کے پانی میں کھرل کریں۔ بعدہٗ [illegible] اور شنگرف کو لہسن کے آدھ پاؤ پانی میں پیس کر باقی دوائیں شامل کر کے خوب باریک پیس لیں۔ اور آب ادرک ۲۰ تولے اور شیر برگدہ تولے میں مونگ کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک سے دو گولیوں تک گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ کمزوری اور سستی کے لیے یہ دوا بہت مفید ہے۔ چہرے کی رنگت کھولتی ہے۔ مقوی باہ اور ممسک ہے۔ مادۂ آتشک کو بدن سے دور کرتی ہے۔

جناب حکیم غنی محمد صاحب، بھوپال

روغن پوست ناریل ہمدرد صحت بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۲۷ پر داد کا ایک نسخہ درج ہے۔ اس میں ناریل کے اوپر کی لکڑی کا روغن کشید کرنا تحریر ہے۔ ظاہر میں تو یہ ایک معمولی بات ہے۔ لیکن جب تک ترکیب نہ بتائی جائے روغن کشید نہیں ہو سکتا، چنانچہ فلاحِ عام کے لیے میں ترکیب درج ذیل کرتا ہوں:۔

ناریل کی لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کریں پھر کوری ہانڈی میں پہلے ایک پیالی رکھیں۔ اس پیالی کے چاروں طرف یہ ٹکڑے ڈالیں اوپر سے سرپوش الٹا رکھ کر ہانڈی کو بند کریں۔ کناروں پر آٹا لیس دیں۔ پھر اسے آگ پر چڑھائیں۔ سرپوش میں پانی ڈال دیں۔ آگ کی گرمی سے تیل نکل کر پیالی میں آجائے گا۔ جب تیل نکلنا شروع ہوگا تو بھاپ آئے گی تو ذرے گی اور تیل کے ذرے بھی بھاپ کے ساتھ باہر نکل آئیں گے۔ پھر فوراً سرپوش کھول کر جس قدر تیل پیالی میں ہو شیشی میں انڈیل لیا جائے۔ پھر پیالی کو ہانڈی میں رکھ کر اور سرپوش بند کر کے ہانڈی کو آگ پر چڑھا دیں بتدریج یہی عمل کریں۔ جب تمام تیل نکل آئے گا تو ٹکڑے جل جائیں گے۔

فوائد:۔ یہ تیل اڑتا بہت زیادہ ہے۔ اس لیے شیشی کو خوب مضبوط بند رکھیں۔ روئی کی پھریری سے صبح و شام لگائیں۔ لیکن لگانے سے پہلے جنگلی کنڈے (اپلے دستی) سے مقام ماؤف کو کھجلا لیا کریں۔ اس روغن سے خاصی سوزش تین چار منٹ کے لیے ہوتی ہے۔ صدہا مریضوں پر جو یونانی اور ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو گئے تھے، اس تیل کا استعمال کیا گیا۔ الحمد للہ سب صحت یاب ہو گئے۔

داد کے لیے مذکورہ نسخے میں نیلے تھوتھے کا اضافہ خطرناک صورت پیدا کر سکتا ہے۔ مزید برآں محترم حکیم صاحب نے مقدار نہیں تحریر فرمائی۔

نسخوں کی تصدیق

(۱) سفوف اکسیر النساء کا نسخہ، جو ہمدرد صحت بابت ماہ نومبر ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۳۹ پر جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب کا شائع ہوا ہے بنا کر تجربہ کیا۔ بے حد مفید ثابت ہوا۔ خداوند کریم سید صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ایسا مجرب نسخہ شائع کر دیا۔

(۲) کشتہ قلعی خاص جو ہمدرد صحت بابت ماہ اکتوبر کے صفحہ ۳۰ پر جناب حافظ محمد یوسف صاحب صدیقی کی طرف سے شائع ہوا ہے، بنا کر تجربہ کیا۔ بے حد مفید پایا۔

(۳) طلسماتی مرہم جس کا نسخہ ہمدرد صحت بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۲۷ پر جناب کوی راج حکیم بیج ناتھ صاحب فارسی نے شائع کیا ہے، تجربے میں لکھے ہوئے فائدوں کے مطابق پایا۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی دہلوی)

رسالہ ہمدرد صحت بابتہ ماہ اکتوبر ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۳ پر سفوف کرامت کا نسخہ، جو حکیم یٰسین خاں صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے ایک لاجواب چیز ہے۔ ایک عورت ماہواری کے سخت درد میں مبتلا تھی میں نے اسکو دو پڑیاں بنا کر دیں لیکن ایک ہی پڑیا کے استعمال سے درد جاتا رہا۔ ناظرین اس نسخے کو نوٹ کر لیں۔ (درگا پرشاد، متھرا)

لندن کے ہسپتالوں کے معمولات

سلسلے کے دیکھیے ہمدرد صحت بابتہ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء

(حقوق محفوظ ہیں)

ازجناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، بیرون دہلی دروازہ، لاہور

۱ الگزر بروموفارم

نسخہ:- بروموفارم ۱۹۲ منم

الکحل (۹۰ فی صدی) ایک اونس

ٹنکچر اورنج ایک ″

ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ دو ″

گلیسرین ۲۰ ″

سب چیزوں کو ملالیں۔ خوراک ایک چمچہ چار۔

فوائد:- کھانسی اور شہیقہ (کالی کھانسی) کے لیے مفید ہے۔

۲ الگزر کریازوٹ

نسخہ:- کریازوٹ ۱۵۰ منم

رم ۲۰ اونس

خوراک ایک چمچہ چار، دودھ کے ایک گھونٹ کے ساتھ۔

فوائد:- دق اور سل کے لیے مفید ہے۔

۳ الگزر برومائیڈ

نسخہ:- پوٹاسیم برومائیڈ ۸۰۰ گرین

سوڈا برومائیڈ ۸۰۰ ″

امونیا برومائیڈ ۴۸۰ ″

کیلسیم برومائیڈ ۲۴۰ ″

لیتھیا برومائیڈ ۹۰ ″

ٹنکچر کینے بس انڈیکا ایک اونس

الگزر ایرومیٹک ۲۰ ″

سب چیزوں کو ملالیں۔ خوراک ایک چمچہ چار۔

فوائد:- صرع (مرگی) اور اختناق الرحم کے لیے اکسیر ہے۔

۴ ایملشن بروموفارم

نسخہ:- بروموفارم ۹۰ منم

ٹنکچر سینیگا $1\frac{1}{2}$ اونس

سیرپ اورنج $1\frac{1}{2}$ ″

ایکوا ۱۸ ″

ایک چمچہ چار، ہر دن میں دو تین بار پلائیں۔

فائدہ:- کالی کھانسی کے لیے مفید ہے۔

۵ ایملشن اولیم مارہیو

نسخہ:- کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ۴۰ گرین

سوڈیم ہائپوفاسفیٹ ۴۰ ″

واٹر ایک اونس

کاڈلیور آئل ۳ ″

ایکسٹریکٹ آف مالٹ ۲۰ ″

ایملشن بنالیں۔ خوراک آدھے سے ایک اونس تک

فوائد:- دق اور سل کے لیے مفید ہے۔

۶ مالٹ ایکسٹریکٹ اینڈ کاڈلیور آئل

نسخہ:- ایکسٹریکٹ آف مالٹ ۱۷ اونس

کاڈلیور آئل ۳ ″

خوراک نصف اونس

فوائد دق اور سل کے لیے مفید ہے۔

۷ ایکسٹریکٹ مالٹ ود آئرن

نسخہ:- ایکسٹریکٹ پائیروفاسفیٹ ۱۹۰ گرین

واٹر نصف اونس

ایکسٹریکٹ مالٹ ۲۰ ″

خوراک آدھے سے ایک اونس تک۔

فوائد:- یہ دوا خون بڑھانے والی اور بدن کو موٹا کرنیوالی ہے۔

۸ مالٹ ود ہائپوفاسفیٹ

نسخہ:- کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ۴۴ گرین

سوڈیم ہائپوفاسفیٹ ۴۴ ″

واٹر ایک اونس

ایکسٹریکٹ مالٹ ۲۰ ″

خوراک آدھا اونس، دن میں دو بار

فوائد:- سل اور دق کے لیے مفید ہے۔

۹ مالٹ ود پینکریاٹین

نسخہ:- پینکریاٹین ۲۰۰ گرین

واٹر حسب ضرورت

ایکسٹریکٹ مالٹ ۲۰ اونس

خوراک آدھا اونس بعد غذا۔

فائدہ:- دق بطنی کے لیے مفید ہے۔

۱۰ پپ سین ود مالٹ

نسخہ:- پپ سین ایک اونس

واٹر حسب ضرورت

ایکسٹریکٹ آف مالٹ ۲۰ اونس

خوراک آدھا اونس بعد غذا۔

فائدہ:- دق بطنی کے لیے مفید ہے۔

۱۱ مالٹ ود بون میرو

نسخہ:- ایکسٹریکٹ ریڈ بون میرو ۱۰ اونس

ایکسٹریکٹ مالٹ ۲۰ ″

خوراک آدھا اونس بعد غذا۔

فوائد:- یہ دوا خون بڑھانے والی اور بدن کو موٹا کرنے والی ہے۔ (باقی آئندہ)

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے فارمولے

سلسلہ کے لیے دیکھیے پرچہ صحت بابت مئی ۱۹۳۹ء

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، بیرون دہلی دروازہ، لاہور

۱ پیرولین سپرے کمپونڈ:-

نسخہ:- منتھول ۵ گرین
کلوربوٹول ۹ "
یوکلپٹس آئل ۱۵ منم
پیرافین لکوڈ ایک اونس

سب چیزوں کو ملالیں اور چند قطرے ناک میں ڈالیں۔
فوائد:- زکام، نزلہ، بجر الانف اور ناک کے زخموں کے لیے مفید ہے۔

۲ ٹیبلائیڈ پپسین ایٹ بسمتھ ایٹ کاربولگنی:-

نسخہ:- پپسین ۲ گرین
بسمتھ کاربونیٹ ۲ "
کاربولگنی ۲ "

سب کی ایک گولی بنالیں۔
فوائد:- ہاضمہ اور نفخ کے لیے بالخصوص مفید ہے۔

۳ ٹیبلائیڈ پپسین ایٹ بسمتھ ایٹ سٹرکنین:-

نسخہ:- پپسین ۲ گرین
بسمتھ کاربونیٹ ۳ "
سٹرکنین سلفیٹ $\frac{1}{100}$ "

سب کی ایک گولی بنالیں۔
فوائد:- ہاضم اور مقوی معدہ ہے

۴ ٹیبلائیڈ فنے سے ٹین کمپونڈ:-

نسخہ:- فنے سے ٹین ۴ گرین
کیفین ۱ "

سب کی ایک گولی بنالیں۔ فوائد:- درد سر، بدن کے دردوں اور شدید بخاروں میں بطور دوا کے معرق استعمال کرتے ہیں۔

۵ ٹیبلائیڈ فنے سے ٹین ایٹ کونین کمپونڈ:-

نسخہ:- فنے سے ٹین ۳ گرین
کونین ہائیڈرو برومائیڈ $\frac{1}{2}$ "
کیفین $\frac{1}{2}$ "

ایک گولی بنالیں۔ فوائد:- مسکن، دردِ دافع درد ہے

۶ ٹیبلائیڈ فینول ایٹ منتھول کمپونڈ:-

نسخہ:- فینول (کاربالک ایسڈ) $\frac{1}{2}$ گرین
منتھول $\frac{1}{2}$ "
ونٹر گرین ۱ منم

سب کی ایک گولی بنالیں۔
فوائد:- نفخ اور قراقر شکم کے لیے اکسیر ہے۔

۷ ٹیبلائیڈ پوڈافلین کمپونڈ:-

نسخہ:- پوڈافلین ریزن $\frac{1}{4}$ گرین
پل ریہائی کمپونڈ $2\frac{1}{2}$ "
ایکسٹریکٹ ہایوسائمس ویریڈس $1\frac{1}{2}$ "

سب کی ایک گولی بنالیں۔
فوائد:- مسہل صفراء ہے۔ آنتوں کو صاف کرتی ہے۔

۸ ٹیبلائیڈ پوڈافلین ایٹ یوونی من

نسخہ:- پوڈافلین ریزن $\frac{1}{4}$ گرین
ایکسٹریکٹ یوونی من ۱ "

سب کی ایک گولی بنالیں۔
فوائد:- امراض جگر اور مرارہ کے لیے اکسیر ہے۔

۹ سولائیڈ پوٹاسیم پرمنگنیٹ ایٹ ایلومن:-

نسخہ:- پوٹاسیم پرمنگنیٹ ۳ گرین
ایلومینس ۵ "

سب کا ایک قرص بنالیں۔ ضرورت کے وقت ۲ اونس پانی میں حل کرکے احلیل میں پچکاری کریں۔
فوائد:- یہ دوا سوزاک کے لیے مفید ہے۔ جلن کو دور کرتی ہے

۱۰ ہائی پولائیڈ پروکین ایٹ ایڈریےنلین:-

نسخہ:- پروکین ہائیڈروکلورائیڈ $\frac{1}{2}$ گرین
ایڈریےنلین $\frac{1}{1000}$ "
ایکوا ڈسٹلڈ ۲۰ منم

سب چیزوں کو ملا کر ایک ایمپول میں بند کرلیں اور ضرورت کے وقت اس کا ٹیکہ مسوڑھوں میں کرکے دانت نکالیں۔ بلا تکلف و درد یہ عمل ہو جاتا ہے۔

۱۱ ٹیبلائیڈ ہائپوڈرمک پروکین ایٹ ایڈریےنلین:-

نسخہ:- پروکین ہائیڈروکلورائیڈ $\frac{1}{2}$ گرین
ایڈریےنلین $\frac{1}{1000}$ "
سوڈیم کلورائیڈ $\frac{1}{2}$ "

سب کی ایک گولی بنالیں اور ضرورت کے وقت ۲۰ قطرے پانی میں حل کرکے ٹیکہ کریں۔
فائدہ:- مقامی طور پر سن کرنے کے لیے یہ دوا برتی جاتی ہے۔

۱۲ ٹیبلائیڈ کونین ایٹ سنے من

نسخہ:- کونین $\frac{1}{2}$ گرین
اولیم سنے من $\frac{1}{2}$ منم

دونوں کو ایک کیپ سول میں بند کریں۔
فوائد:- نزلہ، زکام اور انفلوئنزا کے لیے مفید ہے

۱۳ ٹیبلائیڈ کونین کمپونڈ:-

نسخہ:- ٹوٹا کوئین ۱ گرین
انٹی فبرین $1\frac{1}{5}$ "
کمفر مونو برومائیڈ $\frac{1}{5}$ "
پلوا ایپی کاک $\frac{1}{8}$ "
ایکسٹریکٹ کسکارا سگریڈا $\frac{1}{4}$ "

سب کی ایک گولی بنالیں۔
فوائد:- انفلوئنزا، نزلہ اور زکام کے لیے بہت مفید ہے۔

۱۴ ٹیبلائیڈ کونین ایٹ کیمفر:-

نسخہ:- کونین بائی سلفیٹ ۱ گرین
کمفر $\frac{1}{5}$ "

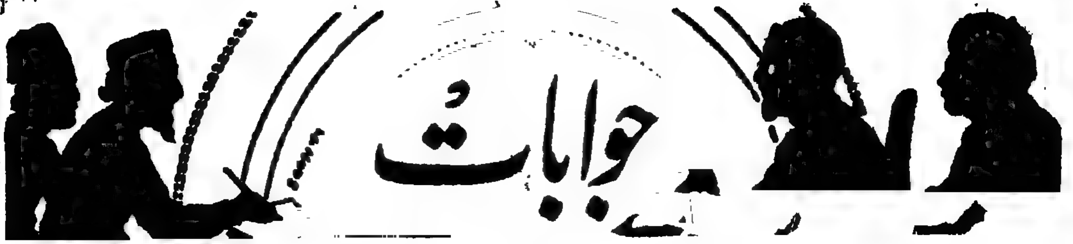
سب کی ایک گولی بنالیں۔
فوائد:- نزلہ اور زکام کے لیے مفید ہے۔

۱۵ ٹیبلائیڈ کونین ایٹ کیمفر ایٹ ایکونائٹ:-

نسخہ:- کونین بائی سلفیٹ $\frac{1}{2}$ گرین
کمفر $\frac{1}{4}$ "
ٹنکچر ایکونائٹ ۱ منم

سب کی ایک گولی بنالیں۔
فوائد:- نزلہ، زکام اور بخار کے لیے مفید ہے

(باقی آئندہ)



(۹۵) **کونین کا بدل:۔** (ا) مغز کرنجوہ، اتیس، ست گلو اور چرائتہ وغیرہ دوائیں آپ کو کونین کے مقابلے میں زود اثر اور مفید ثابت ہوں گی۔
(ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرلا)

(ب) ہرتال گئودنتی ۲ تولے کو شیر مدار ایک سیر پختہ میں کھرل کر کے ۲۰ سیر اپلوں کی آگ میں کشتہ کریں۔ خوراک ایک یا دو رتی ہمراہ شربت بزوری یا شربت نیلوفر۔ کونین سے زیادہ مفید اور بے ضرر دوا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) مغز کرنجوہ ۵ تولے، فل فل دراز ۲ تولے، نمک دیسی ۲ تولے۔ تینوں چیزوں کو باریک پیس لیں۔ مقدار خوراک ۱۰، ۱۰ رتی ہمراہ دودھ۔ قبض کا پہلے رفع کر لینا ضروری ہے ورنہ دوا کا اثر نہ ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(د) پھٹکری سفید ۵ تولے، سم الفار سفید ا تولہ کو آب شاہترہ ایک پاؤ میں کھرل کر کے گل حکمت کریں اور ۵ سیر اپلوں کی آنچ دیں۔ خوراک ا رتی۔
(حکیم آغا منصب علی)

(ہ) اتیس تلخ بہتر بدل ہے اور اسے بخار کی حالت میں بھی دیا جا سکتا ہے۔ (۲) مغز تخم کرنجوہ بھی عمدہ بدل ہے (۳) ریوند چینی، نوشادر ہر ایک ایک تولہ، شورہ قلمی ۲ تولے کا سفوف بھی اچھا بدل ہے۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(و) ۲ تولے شورہ قلمی کو کڑچھی میں ڈال کر آگ پر رکھیں اور پکائیں۔ اسی دوران میں تھوڑی تھوڑی مرچیں بھی ڈالتے جائیں۔ جب تمام مرچیں جل جائیں اور شورہ پک جائے تو دوا کو ٹھنڈا کر کے کھرل کریں۔ اور چھ ماشے نوشادر اضافہ کر دیں۔ مقدار خوراک ۲ سے ۴ رتی تک ہمراہ عرق گلو یا پانی تازہ۔ ہر قسم کے بخار کے واسطے مفید ہے۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ز) کونین خود ہی بہت زود اثر اور بے ضرر دوا ہے اور یقینی طور پر ملیریا کے بخار کے لیے اس کو اکسیر کہا جا سکتا ہے۔ کونین کی جو مضرتیں عام طور پر بیان کی جاتی ہیں وہ زیادہ تر وہم و گمان پر مبنی ہیں۔ حقیقت سے انہیں دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ کانوں میں جھنجھناہٹ ضرور اس کے استعمال سے کبھی کبھی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ صرف ایک عصبی کیفیت ہے اور کسی درجے میں خطرناک نہیں ہے۔ کونین کا استعمال بند کرنے پر یہ کیفیت از خود رفع ہو جاتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کونین کے ساتھ ایسے مصلحات دئے جائیں کہ یہ کیفیت نہ پیدا ہو۔ کونین کی مد مقابل صرف ایک دوا اب تک اور ایجاد ہوئی ہے اس کا نام "اٹیبرین" ہے۔ یہ بھی ملیریا کے لیے اکسیر ہے بلکہ بقول بعض کونین سے بھی زیادہ قوی الاثر ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ح) ست گلو خانہ ساز اور کرنجوے کے مرکبات بہترین بدل ہیں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجرال)

(۹۶) **"جامع الفوائد" نسخہ:۔** (ا) آپ کچھ عرصے تک ایسٹنس سیرپ ۴۰ بوند اور لال شربت یا شربت جونا ایک چار کے چمچے کے برابر باہم ملا کر تین مرتبہ روزانہ استعمال کیجئے۔ ان دونوں شربتوں کے علاوہ مچھلی کا تیل چار کے دو چمچوں کے برابر صبح شام دونوں وقت پیتے رہیئے اگر آپ نے کچھ عرصے تک ان دواؤں کو استعمال کر لیا تو خدا نے چاہا تو آپ کی تمام تکلیفیں دور ہو جائیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ معجون ثوم ۲۔۳ ماشے صبح و شام استعمال کریں۔ اس سے قریب قریب آپ کی تمام تکلیفیں رفع ہو جائیں گی۔ ہمدرد دواخانے سے منگوا لیں۔
(ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرلا)

(ج) ہر ایک مرض کے اسباب اور علامات الگ الگ ہوتی ہیں۔ آپ معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشائی، مکوہ، منڈی ۶۔۶ ماشے کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب آدھ پاؤ پانی رہ جائے تو مل چھان کر رکھیں اور پہلے ایک ماشہ سفوف فل فل دراز مطابق نسخہ نمبرہ ۹، کھلائیں۔ پھر یہ جوشاندہ پلائیں۔ جوشاندے کو لعوق سپستاں یا خمیرہ گاؤزباں یا خمیرہ بنفشہ سے میٹھا کر لیں (ہمایوں)

(ہ) پوکر مول، بہارنگی، دار فل فل، تخم کشائی، کاکڑا سینگی، نمک سیاہ، نمک سنگ، بجی لونہ۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور ایک ایک ماشہ صبح و شام کھائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۹۷) **نفث الدم وغیرہ:۔** (ا) آپ نے اپنے عزیز کے جو کچھ حالات لکھے ہیں وہ افسوس ہے کہ تشخیص مرض کے لیے ناکافی ہیں۔ پھر بھی جو کچھ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ فتور ہضم میں مبتلا ہیں۔ خون میں تیزابی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ غالباً بیٹھے اور لیٹے رہنے کی زندگی گزار رہے ہیں اور ان کی یہی عادت ان کے مرض کا باعث ہے۔ اگر میرا خیال درست ہے تو ان کو مجبور کیجئے کہ اپنی عادتیں بدلیں۔ کوئی مناسب ورزش اپنے لیے تجویز کر لیں۔ اور اس پر سختی سے پابند رہیں۔ غذائیں ایسی کھائیں جن میں گھی، شکر اور نشاستے دار چیزوں کی مقدار کم ہو۔ پھل اور سبز ترکاریاں کثرت سے استعمال کریں۔ دودھ مضر نہیں ہے۔ شکر کی بجائے شہد کام میں لایا کریں۔ ان تدابیر پر عمل کرنے کے بعد بھی اگر وہ کوئی افاقہ نہ محسوس کریں تو مقامی طور پر کسی ہوشیار حکیم یا ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) [illegible] گلیسرین اور بورکس میں تھوڑا سا [illegible] شامل کر کے استعمال کریں۔ دانہ الائچی [illegible] تخم ریحان [illegible] کر سفوف تیار کریں اور صبح و شام تین تین ماشے کی مقدار میں شربت انجبار ۲ تولے کے ساتھ کھائیں۔ سوتے وقت [illegible] [illegible] استعمال کیا کریں۔ (ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرلا)

(ج) [illegible] ادویہ استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوسامی)

(د) مریض کا معائنہ ضروری ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) لعاب بہیدانہ آب [illegible] نکال کر اور مصری ملا کر زبان پر لگائیں اور تخم خرفہ، مغز کدو اور مغز خیارین کا پانی میں شیرہ نکال لیں [illegible] سے غرارے کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) روزانہ صبح ہی صبح پیدل سیر کیا کریں۔ سیر اتنی کریں جس سے تکان نہ محسوس ہو۔ اور یہ نسخہ استعمال کرائیں:۔ انجبار، دم الاخوین، کہربا شمعی، طباشیر ہر ایک چار ماشے، کتیرا، نشاستہ، صمغ عربی بریاں ہر ایک تین ماشے، افیون ۲ رتی۔ سب دواؤں کو باریک کر کے شربت انار میں لعوق بنا کر رکھیں اور بقدر ۴ ماشے صبح اور ۴ ماشے شام عرق بارتنگ ۱۰ تولے، شربت حب الآس ۲ تولے کے ساتھ کھلائیں۔ غذا میں خرفہ یا کدو کا ساگ اور جو کا پانی مرض کی حالت میں دیں۔ افاقہ کی حالت میں ساگودانہ، نرم کھچڑی یا مغز خیارین کی کھیر پکا کر قند سفید ملا کر دیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشنداس)

(۹۸) احتلام وغیرہ:۔ (ا) آپ نے ایلگز ر برومو ویلیرین کا استعمال کافی مدت تک نہیں کیا۔ ورنہ کثرت احتلام کی شکایت ضرور رفع ہو جاتی۔ اب بھی آپ اسے از سر نو شروع کر سکتے ہیں۔ عصبی ہیجان یعنے کثرت احتلام جب تک دور نہ ہو مقویات اور محرکات فائدے کی بجائے کچھ نقصان ہی پہنچائیں گی اور آپ نے جتنی دواؤں کے نام لکھے ہیں ایلگزیر ہوگازین کے علاوہ سب مقوی اور محرک ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ ہمدرد دواخانے کی دوا "مثانی" یا برو وز ویل کمپنی کے بلو پز استعمال کریں۔ (ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرلا)

(ج) آلۂ احتلام کا استعمال تو ہرگز مفید نہیں ہو سکتا۔ البتہ کپالی آسن کرنے سے ایک ہفتے کے اندر فوائد حاصل ہو جاتے ہیں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(د) جتنی دوائیں آپ نے پوچھی ہیں ان میں سے کوئی دوا بھی احتلام کے لیے مفید نہیں ہے۔ احتلام کے لیے سیال مسکن کا استعمال کیجئے۔ بہت کامیاب دوا ہے۔ نسخہ یہ ہے:۔ پوٹاشیم برومائیڈ سوا تولے، سوڈیم برومائیڈ سوا تولے۔ لیوی نل سوڈا سوا ماشے، شربت نارنج ۵ تولے، عرق بادیان ۵ تولے سب کو حل کر کے بوتل میں بھر لیں۔ اور روزانہ صبح، دوپہر اور شام کے وقت ایک ایک چمچہ چائے بھر دو گھونٹ ٹھنڈے پانی میں ملا کر پی لیا کریں۔ دو تین ہفتے کے بعد حالات سے مطلع کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) کوئی آلہ احتلام کو مستقل طور پر نہیں روک سکے گا۔ آپ اصل السوس اور تخم خرفہ کا سفوف تیار کر کے رکھیں اور رات کو سوتے وقت ۴ ماشے یہ سفوف پانی سے پھانک کر سو جایا کریں۔ احتلام کے لیے مفید ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۹۹) بادی بواسیر:۔ (ا) آپ اپنے عزیز کو یہ پڑیاں استعمال کرائیے:۔ سلفر سبلی میٹ ۲۰ گرین، کریم آف ٹارٹار ۲۰ گرین۔ یہ ایک پڑیا ہے ایسی ایسی تین پڑیاں روزانہ چند روز تک استعمال کرتے رہیں۔ لگانے کے لیے "رکٹو سیرول" کا ایک ٹیوب لے لیں اور اس کی ہدایات کے بموجب لگایا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن نیم کی بحالت خارش مالش کریں۔ جب خارش کم ہو جائے تو مسوں پر ایلوا، مائیں اور کہربا شمعی پانی میں گھس کر لیپ کریں۔ بعد میں ہمدرد دواخانے کی معجون مصفی خاص اور شربت عشبہ خاص استعمال کریں۔ (ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرلا)

(ج) مردار سنگ، خرمہرہ زرد سوختہ، کف دریا، مومیائی کانی، صدف صادق، مرچ سیاہ، ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۶ ماشے کو آب لیموں دو سیر پختہ میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنا لیں۔ اور ایک ایک گولی صبح و شام ہمراہ آب تازہ کھلائیں اور ایک گولی پانی میں گھس کر مسوں پر لگائیں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(د) سفوف بھنگرہ ۳۔۳ ماشے روزانہ باسی پانی سے کھلائیں۔ ایک چلّے میں صحت ہو گی۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) پھل تیندو کا ست نکال کر چنے برابر گولیاں بنا لیں اور صبح و شام ایک ایک گولی کھائیں اور اجابت کے بعد اسی گولی کو پانی میں گھس کر مسوں پر لگائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) روغن سرسوں ۵ تولے میں رتن جوت ۱ تولہ ملا کر جلا لیں اور مسوں پر لگا کر پیاز گرم کر کے باندھیں۔ ایک ہفتے کے بعد بھنگ کی ٹکیہ باندھیں مسے خشک ہو جائیں گے۔ اور برگ حنا سبز اور رسوت ہم وزن لے کر باریک کریں اور چنے برابر گولیاں بنا لیں اور ۲ سے ۴ گولیوں تک روزانہ رات کو عرق بادیان ۱۰ تولے کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(ز) خارش کے وقت مسوں پر کچیلہ پانی میں گھس کر لگائیں۔ اور لسبد سوختہ ۴ سرخ، مرجان سوختہ ۴ سرخ، خمیرہ خشخاش ۵ ماشے میں ملا کر کھائیں اور اوپر سے بہدانہ ۳ ماشے، تخم کنوچہ ۳ ماشے، اسپغول مسلم ۳ ماشے کا پانی میں لعاب نکال کر شربت انجبار ۳ تولے اضافہ کر کے پلائیں۔ اور برگ بھنگ کو دودھ میں جوش دے کر مسوں کو بپھارہ دیں۔ اور بعد میں شکر سرخ ۶ ماشے، مازو سبز ۶ ماشے پانی میں پیس کر لیپ کریں۔ (ڈاکٹر بشنداس)

(ح) ناریل خشک سالم کو جلا کر خاک کر لیں۔ پھر اس میں اس قدر روغن سرشف ڈالیں کہ مرہم بن جائے۔ اس مرہم کو روزانہ بعد رفع حاجت مسوں پر لگائیں۔ مسے خشک ہو جائیں گے اور خارش بھی رفع ہو گی۔ (حکیم گجندر سنگھ گجرال)

(۱۰۰) فوطے کا ورم:۔ دیکھے بغیر کوئی صحیح مشورہ نہیں دیا جا سکتا۔ اگر یقینی ہے کہ پانی ہے تو اس کا آپریشن کرا دیجئے۔ ہمیشہ کے لیے روگ جاتا رہیگا

آپریشن بالکل بے ضرر ہے۔ کسی قسم کا اندیشہ دل میں نہ لائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔

(ب) آپریشن بہترین علاج ہے (حکیم ہمایوں)

(ج) رات کو پھول ٹیسو کا بھگو دیں۔ پھر فوطے پر گرم گرم پھول باندھیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۰۱) **کمزوریٔ باہ**:- (ا) چار پانچ روز تر پھلا پینے سے خواہشات کا زائل ہو جانا ناممکن ہے۔ ان کے اعصاب پیشتر ہی سے کمزور ہوں گے۔ آج کل ہزاروں محرکات اور مقویات بازار میں فروخت ہو رہے ہیں۔ اول بدل کر دو ایک کا استعمال کیجئے۔ فائدہ ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ فولاد ۳ تولے، کشتہ سہ دھاتہ ۳ تولے، کشتہ نقرہ ۱ تولہ، موصیائی ۱ تولہ۔ سب چیزوں کو کھرل کر کے سفوف بنائیں۔ مقدار خوراک ۲ رتی صبح و شام ہمراہ دودھ۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) معجون فلاسفہ ۹ ماشے صبح اور ۹ ماشے شام کو نیم گرم دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ موم روغن اور روغن کا فور ہم وزن ملا کر مالش کریں۔ قوت مردانہ حاصل ہو جائے گی۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(د) لبوب کبیر ۹ ماشے یا معجون بلادر ۳ ماشے استعمال کیا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) لبوب کبیر ۶ ماشے ہمراہ عرق ماء اللحم بنسخہ خاص استعمال کریں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(و) سنکھیا سفید ایک تولہ، ورق طلا ۲۰ عدد، ورق نقرہ ۲۰ عدد، کستوری خالص ۳ ماشے، زعفران کشمیری ایک تولہ، لونگ ۱ تولہ، دانہ الائچی خورد ۲ تولہ ان سب چیزوں کو عرق کیوڑہ میں خوب کھرل کریں۔ اور کالی مرچ برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی روزانہ صبح کے وقت آدھ پاؤ ملائی یا آدھ سیر دودھ کے ساتھ کھائیں۔ غذا خوب مرغن کھائیں۔ (حکیم ڈاکٹر کشن داس)

(ز) لبوب کبیر ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگوا کر استعمال کریں۔ مگر یاد رہے کہ صرف ترپھلے کے پانی سے باہ کمزور نہیں ہو سکتی۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۱۰۲) **ضعف باہ**:- (ا) آپ کے دوست عصبی کمزوری میں مبتلا ہیں "ٹیسٹوجن" یا "سویرجن کیپا ڈنڈ" کی گولیاں یا شربت اندرونی طور پر بھی استعمال کریں اور اسی دوا کے انجکشن لگوالیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب نمبر ۱۰۱ کا سفوف استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) لعاب گھی کوار ۵ تولے، ہلدی ۶ ماشے، تخم السی ۶ ماشے، مغز ارنڈی ۱ تولہ۔ سب چیزوں کو پیس کر گرم گرم فوطوں پر ضماد کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) عضو مخصوص اور فوطوں پر رات کو سوتے وقت ایک ہفتے تک تکمید کریں۔ اس کے بعد ۱۰ دن تک اس طلاء کی دو پہر اور رات کو سوتے وقت مالش کریں روغن سانڈہ، چربی شیر، چربی مینڈک صحرائی، روغن بیر بہوٹی۔ سب چیزیں ہم وزن ملا کر ایک ماشہ اس میں سے لے کر پاؤ گھنٹے تک مالش کریں اوپر ارنڈ یا برگ پان سینک کر کچے سوت سے باندھ دیں۔ کھانے کے بعد لبوب کبیر ۱ ماشے صبح کے وقت کھا لیا کریں۔ (حکیم ڈاکٹر کشن داس)

(ہ) میری جانب سے ماہ دسمبر ۱۹۳۹ء کے ہمدرد صحت میں حب مقوی کا جو نسخہ شائع ہوا ہے اسے بنا کر استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۱۰۳) **مقامی پھوڑا**:- (ا) لوکل سور کے لیے "سنو تھرنگ" بہت ہی کامیاب علاج ہے۔ اکثر بڑے ہسپتالوں میں کیا جاتا ہے۔ قریب میں جو بڑا ہسپتال ہے اس میں معلوم کر لیجئے اور یہی علاج کرائیے۔ دہلی، لکھنؤ، آگرہ، لاہور، کلکتہ سب جگہ یہ علاج دستیاب ہو سکتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اسٹناکسل ٹیبلٹ داخلی طور پر اور ہالوبین آئنٹمنٹ خارجی طور پر استعمال کریں۔ انشاء اللہ ایک ہفتے میں صحت ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرولا)

(ج) رال ۲ تولے، نیلا تھوتھا ۳ ماشے، روغن کنجد ۲ تولے کھرل کریں۔ کھرل کرتے وقت پانی کا چھینٹا دیتے رہیں۔ سفید مرہم تیار ہو جائے گا۔ صبح اور شام کپڑے پر لگا کر لگاتے رہیں مصفیٔ خون ادویہ کا استعمال بھی ضرور کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(د) پھوڑوں کے آس پاس جونکیں لگا دیں اور رات کو سوتے وقت حب ایارج دو ماشے کی مقدار میں دو ہفتے تک کھائیں۔ پھر عرق مصفی خون استعمال کریں اور معمولی مرہم استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) برہ برین پینے مت رسوت کے چند ٹیکے جاء ماؤف پر کرا دیں چند روز میں لوکل سور دور ہو جائیں گے۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۱۰۴) **بندشِ زبان**:- (ا) آپ عرصہ دراز تک "نیورو فاسفیٹس" کا استعمال کیجئے۔ رفتہ رفتہ طاقت گویائی بحال ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آش جو، مغز تخم خیار، نشاستہ، مغز بادام ہر ایک ایک تولہ، دودھ ایک پاؤ، گھی ۵ تولے، قند سفید ۱ تولے کا حسب معمول حریرہ بنا کر استعمال کریں اور منہ میں حب سعال جس کا نسخہ میری طرف سے ہمدرد صحت میں شائع ہو چکا ہے رکھیں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۱۰۵) **ٹائی فائڈ اور آتشک**:- (ا) اس تھوڑی سی جگہ میں "وِڈال کلچر" اور "واسرمن ٹیسٹ" کی تفصیلات کیسے بیان کر سکتا ہوں۔ یہ ممکن ہے کہ ہمدرد صحت کے لیے اس موضوع پر ایک مضمون لکھ دوں۔ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں کوشش کروں گا۔ مجملاً یہ عرض کیے دیتا ہوں کہ مریض کے جسم سے خون لے کر اسے مخصوص شوربے میں شامل کر کے رکھ دیتے ہیں تاکہ ٹائی فائڈ کے یا آتشک کے جراثیم اس شوربے میں پرورش پا کر اپنی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ کر لیں۔ اس کے بعد اس خون کا یا مرکب سیال کا معائنہ کر کے دیکھ لیا جاتا ہے کہ آیا جراثیم موجود ہیں یا نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(۱۰۶) **پیٹ کی سوئی**:- (ا) خارجی چیزیں جو جسم میں داخل ہو جاتی ہیں اگر وہ نکل نہ جائیں تو اس جگہ ایک جھلی پیدا ہو کر انہیں چاروں طرف سے ملفوف کر لیتی ہے۔ اور قدرت نے یہ انتظام اس لیے کر دیا ہے کہ نوک دار یا دھار دار چیزیں جسم کی نرم اور نازک ساخت کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ بعض ایسے لوگ موجود ہیں کہ جن کے پھیپھڑوں میں یا دیگر مقامات پر گزشتہ جنگ عظیم کے موقع پر لگی ہوئی بندوق کی گولیاں اب تک محفوظ ہیں۔ اور اب انہیں کوئی نقصان

نہیں پہنچاتیں۔ چوں کہ پھیپھڑے بہت نازک اعضا ہیں۔ اس لیے آپریشن کرکے انہیں نکالنے کی کوشش بھی نہیں کی جا سکتی۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ آپ کے مریض کو بھی پیٹ کے اندر کی سوئی کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ قدرت نے اب تک اسے جھلیوں میں لپیٹ دیا ہوگا۔ اور اس صورت میں اگر وہ وہاں پڑی ہے تو کچھ تکلیف نہیں دے سکتی۔ آپریشن کا خطرہ برداشت کرنا فضول ہے۔ گلانے والی دوائیں بھی اس قدرتی غلاف کے اندر مریض کو تکلیف پہنچائے بغیر نہیں گھس سکتیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپریشن ہی مناسب ہے۔ گلا دینے والی دواؤں کی بجائے معدہ اور آنتوں کو چکنا رکھنے والی دوائیں استعمال کریں۔ بہتر تو یہ ہے کہ آپ روغن زیتون روغن بادام، روغن بید انجیر یا پیرافین لکوڈ میں سے کوئی ایک دوا استعمال کریں۔ چوں کہ اس سے تدہین کے علاوہ ملین اجابت ہوگی۔ اس لیے گمان ہے کہ اس سے سوئی بھی خارج ہو جائے۔ (ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرلا)

(ج) آپریشن کرائیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آپریشن بہترین علاج ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) بوٹی ہاتھی سونڈی کا پانی ۲ تولے کی مقدار میں مریض کو کچھ مدت تک پلا کر دیکھ لیجئے۔ ممکن ہے کہ سوئی گل کر نکل جائے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۰۷) **اعضا کی پھڑکن**:- (ا) مریض کو پہلے پندرہ روز تک "پٹاسیم برومائیڈ" دس دس گرین تین مرتبہ روزانہ کھلائیے۔ کثرت احتلام کی شکایت رفع ہو جائے گی۔ اس کے بعد مقوی اعصاب دواؤں کا استعمال شروع کرا دیجئے اور کچھ عرصہ تک جاری رکھیے۔ "ویردجن کمپاؤنڈ" ایک قابل اعتبار دوا ہے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گنوار گندل کے دو سیر پختہ گودے کو دو سیر گھی میں بریاں کریں، اور مصری دو سیر پختہ ملا کر رکھیں، خوراک ۵ سے دس تولے تک دودھ کے ساتھ۔

(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) چنے برابر اصلی مومیائی ۲ ماشے گھی میں حل کرکے روزانہ مریض کو صبح و شام کھلائیں۔ احتلام کے لیے جواب ۹۵ کا سیال مسکن پلائیں اور دکھ کے لیے جواب نمبر ۱۰ کا سفوف استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مریض کو زود ہضم اور سادہ غذا دیا کریں۔ گرم چیزوں سے پرہیز کرائیں اور رات کا کھانا سورج ڈوبنے سے پہلے کھلائیں۔ سونے کے لیے بستر نرم اور آرام دہ ہو۔ مقوی غذاؤں سے پرہیز کرائیں اور حسب ذیل نسخہ تیار کرکے استعمال کرائیں:- کافور ایک تولہ، گیلک ایسڈ ۲ تولے، افیون ۳ رتی، صمغ عربی ۴ ماشے۔ سب چیزوں کو کھرل کرکے ماش برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح و ایک شام کو کھلا کر اوپر سے پوٹاسیم برومائیڈ ۳ رتی آدھ پاؤ پانی میں حل کرکے پلا دیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ہ) لبوب کبیر یا معجون جلالی استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۱۰۸) **عوارض آتشک**:- (ا) آتشک کے متعلق مریض کے خون کا امتحان کرائیے۔ اگر آتشک کا مادہ باقی ہے تو "نیوسیلوارسن" یا "سلف آرسینال" کے انجکشن لگوا دیجئے۔ اگر آتشکی مادہ نہیں ہے تو ان کے ہاضمے کا علاج کیجئے۔ دستوں میں خون آنا یا بواسیر کا نتیجہ ہے یا پیچش کا۔ پہلے تحقیق کیجئے کہ کیا ہے اور اس کے بعد مناسب علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دوا المسک جواہر والی ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا کر استعمال کریں۔ (ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرلا)

(ج) پاخانے میں خون جانے کے اسباب معلوم ہونے چاہئیں۔ آپ جواب نمبر ۹۹ والا نسخہ تیار کرکے استعمال کریں۔ بوٹی سنکھاہولی دو سیر پختہ کا عرق کشید کرکے ۱۰ تولے صبح کو پی لیا کریں۔ امید ہے کہ پرماتما جی کلی صحت عطا کریں گے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) سفوف بنگرہ ۲، ۲ ماشے روزانہ تازہ پانی سے کھلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) پانی میں قدرے نمک، بھوسی اور سرکہ ملا کر گرم گرم بھپارہ لیں اور صبح سنگ جراحت سائیدہ ۲ ماشے مولی کے پانی ۵ تولے کے ساتھ پھنکائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) پارہ مصفا ایک تولہ، گندھک آملہ سار مصفا ایک تولہ کو آب برگ سنبھالو میں اکیس روز تک کھرل کریں۔ پھر پانچ تولے نیلا تھوتھا ملا کر آب مذکور میں پچیس روز کھرل کریں۔ خوراک ۴ چاول سے ایک رتی تک صبح و شام مکھن یا ملائی میں ملا کر۔ گرم اشیاء سے خصوصاً پرہیز کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ز) معجون چوب چینی کا استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۱۰۹) **ذات الجنب حاد کے عوارض**:- (ا) آپ گریالٹ سیرپ (لال شربت) اور اس کے ساتھ دو دو گرین کی مقدار میں پٹاسیم آیوڈائڈ ملا کر استعمال کیجئے۔ پٹاسیم آیوڈائیڈ آہستہ آہستہ زیادہ کرتے رہیئے تاآنکہ ۵ گرین فی خوراک پہنچ جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اول آپ پھیپھڑے کا معائنہ کرائیں کہ کہیں جانب ماؤف پر ورم تو نہیں ہے۔ اور اگر آپ نے یم۔ بی ۶۹۳ ٹیبلٹس نہیں استعمال کی ہوں تو دو یوم سوڈا بائی کارب ۱۰ گرین کے ساتھ استعمال کریں اور غرغرہ۔ بی۔ سی لنی منٹ کمپونڈ مقام ماؤف پر خوب مالش کریں۔ بر شعشا ایک ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۰ تولے رات کو سوتے وقت کھائیں اور مالش روغن سرخ کی کریں۔ (ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرلا)

(ج) جلد تشخیص مرض کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشتہ پارہ سنگا ایک رتی گل قند ۹ ماشے میں لپیٹ کر صبح و شام کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) بادیان ۳ ماشے، گئوزبان ۳ ماشے، تخم کرفس ۳ ماشے اور گل قند ۲ تولے پانی میں پیس کر گنگنا کر کے پلائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) آپ حیاتین "سی" کے انجکشن لگوائیں۔ اور دن میں تین مرتبہ ایک چمچہ چائے بھر "تھائسول" کا استعمال کریں۔ آپ کے لیے بہتر ہوگا۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۱۰) **مادّے کی کمی**:- (ا) یہ اثر کہ مادّہ تولید خشک ہو جائے نزلے کے کاٹنے سے ہو سکتا ہے اور نہ اس کے علاج کے لیے انجکشن لگوانے سے۔ آپ کے انثیین اپنا کام نہیں کرتے، انھیں کام پر ابھارنے کے لیے انثیین ہی کا ست استعمال کیجئے۔ بکرے کے کپورے روزانہ کھانا آپ کے لیے مفید ہوگا۔ "ہیروجن کمپاؤنڈ" میں کئی مختلف غددوں کے ست ہوتے ہیں اور وہ غالباً آپ کے لیے بہت مفید ہوگی۔ چند شیشیاں مسلسل پی ڈالیے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سفوف ثعلب یا معجون ثعلب کا استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) مغز بادام، تخم خشخاش، مغز کدو، مغز خیارین اور کشنیز خشک ہر ایک ۳-۳ ماشے کا شیرہ پانی میں نکال کر ۳ ماشے بہدانے کا لعاب شامل کریں پھر ۲ تولے شربت نیلوفر سے دوا کو میٹھا کر کے صبح نہار منہ پلائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) جواب نمبر ۱۰ پر عمل کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۱۱۱) **امراض سینہ کے ماہر کا پتہ**:- (ا) ہر بڑے شہر میں ایک ایک دو دو ماہر آپ کو مل سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ جہاں جہاں دق کے مخصوص اسپتال ہیں وہاں اسپتالوں میں بھی ایسے ماہرین دستیاب ہو سکتے ہیں۔ لکھنؤ، آگرہ وغیرہ کے میڈیکل کالجوں میں بھی اس قسم کے ماہر آپ کو ضرور مل جائیں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حکیم لیسین خاں صاحب، بارہ ٹوٹی، صدر بازار دہلی سے خط و کتابت کریں۔ دمہ کا اچھا علاج کرتے ہیں (حکیم آغا منصب علی)

(۱۱۲) **بے اولادی**:- (ا) ان کی بیماری کا راز زیادہ تر ان کے مٹاپے میں مضمر ہے۔ بہتر ہو کہ آپ انہیں "آیوڈو بسین" کی گولیاں کھلائیں۔ چند روز میں فربہی میں نمایاں کمی آجائے گی۔ اس کے بعد کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر سے نسوانی امراض کے متعلق مشورہ کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ مریضہ کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) جب تک مٹاپا کم نہ ہوگا اولاد کا ہونا دشوار ہے۔ رحم کے منہ پر چربی آگئی ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) غذا ہلکی کھلائیں، دودھ گھی سے پرہیز کرائیں۔ روزانہ پیدل سیر کرائیں اور مناسب ورزشوں کی طرف توجہ کریں۔ "اے اولن" کے انجکشن لگوائیں۔ اگر فائدہ نہ ہو تو کسی ماہر لیڈی ڈاکٹر کو دکھا کر مستقل طور پر علاج کرائیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۱۳) **پرانا زکام**:- آپ اپنے بھائی کو "واٹربری کمپاؤنڈ" اور "گریمالتس سیرپ" ایک عرصہ دراز تک مسلسل استعمال کرائیے۔ خدا نے چاہا تو دائمی نزلہ بھی جاتا رہے گا اور گلے کی تکلیف بھی۔ اگر "کولائڈل کیلسیم" کے انجکشن بھی لگوا دیں تو بہت بہتر ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریض کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرانا مفید ہوگا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) مقوی دماغ حریرے کا استعمال کریں اور اطریفل مقوی دماغ ہمدرد دواخانہ دہلی سے طلب کر کے استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) سر پر روغن خشخاش کی مالش کریں۔ سفیدہ قلعی، مردار سنگ اقلیمیائے نقرہ اور سرب سوختہ ہم وزن لے کر روغن گل میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں۔ چند روز نارجیل دریائی ۲ ماشے پانی میں گھس کر شربت عناب دو تولے ملا کر پلائیں۔ اس کے بعد یہ دوا تیار کر کے استعمال کرتے رہیں: اسطوخودوس ۷، ۱ ماشے، گل گاؤزبان، تخم مرو، کشنیز ہر ایک تین تولے، کاہو ۲ تولے، اجوائن خراسانی، پوست خشخاش ہر ایک پونے نو تولے، خشخاش سفید ۱۰ تولے۔ رات کو ڈیڑھ سیر پانی میں سب دواؤں کو بھگو کر صبح جوش دیں۔ جب آدھا پانی رہ جائے تو چھان کر ۲ پاؤ مصری ملا کر قوام کریں۔ اس کے بعد اشیاء ذیل سفوف کر کے ملا دیں: گل سرخ، کشنیز، رب السوس، نشاستہ، گوند ببول، کتیرا، مرکی ہر ایک ۷، ۱ ماشے وزن خوراک ۶ ماشے سے ایک تولہ تک ہمراہ عرق گاؤزبان۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۱۴) **سیسے کا مرگانگ**:- (ا) آپ اول پارے اور سیسے کو صاف کریں۔ پھر پارے و سیسے کو چہل بند کر کے گندھک اور نوشادر ہم وزن میں کھرل کر کے شل قلعی مرگانگ اڑالیں۔ بس کافی ہے ہر ایک دھات کا مرگانگ ہو جاتا ہے۔ قلعی میں تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۱۵) **خونی بواسیر**:- مریض کو بالکل وہی نسخہ استعمال کرائیے جو جواب نمبر ۹۹ میں درج ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ بحالت سیلان خون صرف ٹنکچر بینزلین کو روئی میں تر کر کے مقعد میں رکھ چھوڑیں۔ اور دم الاخوین، کہربا شمعی، تخم ریحان اور سبوس اسپغول ہم وزن کا سفوف تیار کریں اور صبح و شام ۶ ماشے شربت بیخ انجبار کے ساتھ استعمال کریں۔ اور اطریفل مقل ہمدرد دواخانہ دہلی کو منگوا کر مسلسل دو مہینے استعمال کریں۔ (ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرلا)

(ج) جواب نمبر ۹۹ میں اکسیر بواسیر کا جو نسخہ درج ہے اسے بنا کر استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) رس کونپل تازہ کے پانچ سات قطرے ایک گلاس شربت مصری میں ملا کر ایک ہفتے تک پلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) آپریشن سے مستقل فائدے کی امید نہیں۔ تخم ہارسنگار ۳ ماشے اور کالی مرچ ۵ عدد کا پانی میں شیرہ نکال کر دو ہفتے تک صبح نہار منہ پئیں (حکیم آغا منصب علی)

(و) جواب نمبر ۹۹ پر عمل کریں۔ اور حب بواسیر ہمدرد دواخانے سے منگوا کر استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(ز) ہفتے میں ایک بار گرم پانی اور نمک سے غسل کریں اور تولہ بھر بہالہ چوکیہ کی دھونی مقعد پر دیں۔ (حکیم نور الحق لاہوری)

(۱۱۶) **ناروا:** اس کا بہترین علاج یہی ہے کہ جس مقام پر ناروا برآمد ہو اس کے سر کو ایک چھوٹے سے تنکے یا دیا سلائی پر لپیٹ دیں اور زخم کو روئی اور پٹی کر ڈھکا ہوا رکھیں۔ زبردستی اسے کھینچنے کی کوشش کبھی نہ کریں۔ خود جتنا جتنا ناروا نکلتا رہے اتنے کو احتیاط کے ساتھ تنکے پر لپیٹتے جائیں۔ یہاں تک کہ وہ تمام کا تمام نکل جائے۔ پانی ایسے مقام پر اچھی طرح جوش دے کر پئیں اور تالابوں وغیرہ میں نہ نہائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقام ماؤف پر آکیہ (مدار) کا دودھ چپڑ کر شنگرف رومی کا مہین سفوف چھڑک دیں۔ پھر پٹی باندھ دیں۔ روزانہ پٹی تبدیل کرتے رہیں۔ اس دوا سے نارمردہ ہو کر آسانی سے تھوڑا تھوڑا بلا تکلیف نکلتا رہے گا۔ خیال رکھیں کہ نارو ٹوٹنے نہ پائے۔ نار کو روئی کی ہلکی سی گدی پر لپیٹتے چلے جائیں۔ اس دوا سے مریض کی بے چینی جلد ہی کم ہو جاتی ہے۔ دوران مرض میں دو ایک انجکشن پرن توسن کے بھی لگائیں۔ اس سے مریض کو بہت کچھ تسکین ہو جاتی ہے۔
(ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرلا)

(ج) ناروے کی مجرب دواہ آنے کے ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کیجئے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) پانی کو جوش دے کر استعمال کرنا چاہیئے۔ ایک من پانی میں ایک تولہ پھٹکری سفید ڈال کر جوش کریں اور رات ٹھنڈا کر کے پئیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) سیندور، طوطیا، نوشادر دیسی اور نمک سانبھر ہم وزن سفوف بنائیں اور اس میں سرکہ ملا کر ناروے کی جگہ پر چوٹی ٹکیہ بنا کر باندھیں۔ ناروا پانی ہو کر نکلے گا۔ (حکیم گوبند سنگھ گجراج)

(۱۱۷) **قرحہ:** (ا) قرحہ کے لئے "یوپیرن" نامی دوا بہترین چیز ہے۔ چند روز یہ گولیاں کھائیے۔ اگر پھر بھی ضرورت باقی رہے تو سوزاک کے انجکشن لگوائیے۔ میرے تجربے میں "آرجیگون" کے انجکشن بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ سوزاک کے ہمراہ جریان اور ضعف باہ تقریباً لازمی طور پر لاحق ہو جاتے ہیں۔ پہلے سوزاک کے تمام اثرات اپنے نظام جسمانی سے دور کر لیجئے پھر جریان اور ضعف باہ کی طرف توجہ کیجئے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رس کپور، دار چکنا، سم الفار سفید، شنگرف، نیلا تھوتھا ہر ایک ایک تولہ کو لعاب گھیکوار گندل ۲۰ تولے میں کھرل کر کے جوہر اڑائیں۔ پھر تہ نشین اور جوہر کو وزن کر کے اس کمی کو ان ہی دواؤں سے پورا کر کے بدستور کھرل کر کے جوہر اڑائیں۔ یہاں تک کہ جوہر کا اڑنا بند ہو جائے۔ اس تہ نشین کو شراب دیسی ایک بوتل میں کھرل کر کے دو پیالوں میں گل حکمت کر کے دس سیر اپلوں کی آگ میں کشتہ کریں۔ ایک رتی یہ دوا حلوے میں رکھ کر نگل جایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) اول جواب نمبر ۹۰ سے سیال مسکن تیار کر کے پئیں۔ پھر حالات سے مطلع کریں (حکیم ہمایوں)

(د) قرحہ ہے تو بغیر پچکاری آرام نہ ہوگا۔ پچکاری کا نسخہ یہ ہے۔ ہڑ، بہیڑہ، آملہ، رسوت، برگ حنا، کتھہ۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر ۴۰ گنے پانی میں دو دن تک بھیگا رہنے دیں۔ پھر اس کو جوش دے کر صاف کر کے بوتل میں رکھ چھوڑیں۔ اور حسب معمول پچکاری لگائیں۔ روغن صندل، روغن کباب چینی، روغن بہروزہ ہم وزن ملا کر صبح و شام ۵-۵ بوند بتاشے میں ڈال کر کھائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) قلبا بحر میں شامل ہو کر کے جو سفید شے حاصل ہوتی ہے اسے باریک پیس کر ۲ رتی سے چار رتی تک صبح و شام ہمراہ شیرہ تخم خیار ۳ ماشے، تخم خربزہ ۳ ماشے، خار خسک ۳ ماشے، شربت بزوری بارد ۲ تولے کے اضافے کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم ڈاکٹر کشن داس)

(و) گندہ بیروزہ ۲ ماشے، ریوند چینی سائیدہ ۱ ماشے ہمراہ آب برگ شیشم ۳ تولے صبح و شام محض ایک ہفتے پلا کر دیکھئے۔ (حکیم نور الحق لاہوری)

(۱۱۸) **بخار وغیرہ:** جو حالات آپ نے تحریر فرمائے ہیں۔ ان سے یہی شک ہوتا ہے کہ صاحب زادی صاحبہ کے خون میں کیلسیم کی بہت کمی ہے ممکن ہے کہ جسم میں خون بھی کم یا بدرنگ ہو۔ آپ انہیں پینے کے لیے "ایسٹنس سیرپ" چالیس چالیس بوند کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ استعمال کرائیے۔ اس کے علاوہ "کیل ریڈ" یا "کیلزا" بھی کھلاتے رہیئے۔ "کولائڈل کیلسیم" کے انجکشن بہت مفید ثابت ہوں گے۔ اور بہتر یہی ہے کہ کم از کم پندرہ انجکشن اس دوا کے لگوا دیے جائیں۔ غذا میں دودھ، سنترے، مکھن، کریم اور دوسرے پھل اور انڈے جس قدر کھلا سکیں، کھلائیے۔ مریضہ کو تا حد امکان کھلی ہوئی ہوا اور دھوپ میں رہنے کی ہدایت کر دیجئے۔ حرارت کے لیے علیحدہ کسی دوا کی ضرورت نہیں ہے۔ انہی چیزوں سے بخار رفع ہو جائے گا۔ قبض کے لیے گاہے ماہے کیسٹوفین کی گولیاں استعمال کرا لیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اورم رحم کا باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) پہلے کچھ دن خاکسی ۵ ماشے عرق گلاب ۵ تولے میں جوش دے کر زور مصری ملا کر صبح و شام دونوں وقت پلائیں۔ اگر قبض ہو تو رات کو سوتے وقت ۲ گولی ریچی نیبل پلز یا یلو ملز گرم دودھ کے ساتھ یا کیسٹر آئل ۲ تولے رات کو دودھ میں حل کر کے دے دیا کریں۔ اور داخلی طور پر ہتھیلیوں، تلووں اور تلیوں پر مردار سنگ، شب یمانی، صندل ہر ایک ۶ ماشے کافور ۶ رتی گلاب میں گھس کر ضماد کریں۔ اور پینے کے واسطے یہ عرق تیار کریں۔

نسخۂ عرق: برگ شاہترہ، منڈی سیر، گل سرخ، گل نیلوفر، عنب الثعلب، برادہ شیشم، برادہ آبنوس ہر ایک ۲۰ تولے، صندل سفید، تخم کاسنی، تخم بادرنجبویہ، افتیمون، عناب ولائتی ہر ایک ۱۵ تولے۔ سب دواؤں کو ۱۲ سیر پانی میں رات کو بھگو کر صبح ۶ بوتلیں عرق کشید کریں اور دس دس تولے یہ عرق صبح و شام دونوں وقت شربت عناب سے میٹھا کر کے پلائیں۔ (حکیم ڈاکٹر کشن داس)

سوالات

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اُجرت بھیجنی چاہیئے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطروں کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دوا خانے یا ہمارے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہیں۔ "منیجر"

---

(۱۱۹) میرے دوست کی عمر ۳۲ سال ہے۔ ۱۰ سال پہلے ان سوزاک ہوا تھا۔ جب ہی سے اسے قبض رہتا ہے بال کی تیزی طبیعت میں اضمحلال رکھتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ امساک کم، مادۂ تولید رقیق، دماغ، گردے، مثانے، جگر اور معدہ وغیرہ اعضا کم زور ہیں۔ تبخیر رہتی ہے۔ دماغ کند رہتا ہے۔ (خریدار نمبر ۸۰۷۲)

(۱۲۰) ایک عورت (عمر ۲۶ سال) کے پیٹ میں دس برس سے کچھ گولا سا معلوم ہوتا ہے۔ گولا گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ بہت علاج کیے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ کوئی صاحب مفید نسخہ و مشورہ درج رسالہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۱۷۳)

(۱۲۱) مجھے ایک ایسی خوشبودار اور خوش گوار بوٹی کی تلاش ہے جو تیل بنانے میں کام آ سکے اور دماغ کو تقویت دے۔ (خریدار نمبر ۶۹۳۲)

(۱۲۲) میری عمر ۳۰ سال کی ہے۔ میرے ہاتھ تھوڑے تھوڑے کانپتے ہیں گو ابھی زیادہ معلوم تو نہیں ہوتے۔ لیکن دوستوں کا خیال ہے کہ بڑی عمر میں یہ تکلیف بڑھ جائے گی۔ یہ تکلیف ۱۵ سال سے ہے۔ از راہِ کرم کوئی مناسب مشورہ درج فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۴۱۱)

(۱۲۳) میری بیوی (عمر ۲۰ سال) کے چہرے اور گردن پر پسینہ آنے کے بعد سفید اور باریک باریک ریت سی آ جاتی ہے۔ یہ کیا ہے؟ اس کا کوئی علاج تجویز فرمائیں۔ مریضہ کی صحت عموماً کم زور رہتی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۰۷۸)

(۱۲۴) ہندوستانی جراحوں کے واسطے، جو کلوروفارم کا استعمال نہیں جانتے، اس کا ایک ایسا بدل درکار ہے جو زود اثر اور بے ضرر ہو اور مریضوں کو با آسانی دیا جا سکے۔ عمل جراحی کرتے سے مریض کو تکلیف نہ معلوم ہو اور چند گھنٹے بعد اس کا اثر خود بخود یا کسی دوا سے اُتر جائے۔ (خریدار نمبر ۹۹۲۹)

(۱۲۵) میری دو مہینے کی بچی کے حلق میں درمیانی گوشت (کوا) نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے وہ کسی قسم کا دودھ یہاں تک کہ ماں کا دودھ بھی آسانی سے نہیں پی سکتی بلکہ دماغ کے بڑے نہ ہونے سے پھندا لگ جاتا ہے۔ خوراک کافی نہ پہنچنے کی وجہ سے وہ روز بروز کم زور ہو رہی ہے۔ مقامی ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ دو سال کی عمر میں آپریشن سے یہ نقص دور ہو سکتا ہے۔ کسی ایک ایسی خوراک کی ضرورت ہے جو کم مقدار میں دی جائے اور زیادہ غذائیت پہنچائے اور بچی کو نقصان نہ کرے۔ زیادہ ... (خریدار نمبر ۸۴۴۳)

(۱۲۶) میرے ایک عزیز کو پہلے ہچکی کی بہت شکایت رہی۔ چھ مہینے تک کسی دوا سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ پھر خود بخود بند ہو گئی۔ حال میں پھر کچھ عرصے کے بعد دورہ اُٹھا اور ساتھ ہی بخار رہتے بھی شروع ہوئی۔ جب ہچکی بند ہو گئی تو اب بخار کبھی روز کبھی تیسرے دن آنے لگا۔ اب یہ حالت ہے کہ جب بخار ہوتا ہے تو ہچکی بھی ساتھ آتی ہے۔ ڈاکٹر سے بھی معائنہ کرایا، پھیپھڑے بالکل ٹھیک ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ جگر خراب ہے۔ (ایک خریدار)

(۱۲۷) میری لڑکی (عمر ۲۳ سال) سات سال سے شادی شدہ ہے۔ ابھی تک کوئی بچہ نہیں ہوا۔ شادی کے بعد ہی لڑکی کو ... کا عارضہ ... حکیموں اور ڈاکٹروں نے اختناق الرحم تشخیص کیا اور وجہ کمی حیض خیال کر کے اس قدر دوائیں استعمال کرائیں کہ اب حیض ... زیادہ مقدار میں آتا ہے اور اس کی کمزوری بمشکل ایک مہینے میں پوری ہوتی ہے۔ لڑکی کم زور ہے۔ دورہ چھ مہینے سے بند ہے۔ حکما کرام کوئی ... تجویز فرمائیں۔ لڑکے یا لڑکی کے مادۂ تولید میں اگر کوئی نقص ہو تو اس کی کس طرح شناخت ہو سکتی ہے؟ (خریدار نمبر ۵۰۰۲)

(۱۲۸) مریض کے عضو مخصوص کے سر دکر ہو جانے سے خراش ہو کر زخم پڑ جاتے ہیں جو دیر میں اچھے ہوتے ہیں۔ زخم بھر جاتے ... تو پھر ... سے ایسا ہی ہوتا ہے۔ حذاق توجہ کریں۔ (خریدار نمبر ۵۰۰۱)

(۱۲۹) میری عمر ... سال ہے پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ صبح ۵ بجے اُٹھتا ہوں ... کی عادت ہے۔ ... پڑھتا ہوں ... پڑھا ہوا ... بالکل

[illegible]

بینک [illegible] ہوں ۔ (خریدار نمبر [illegible])

(۱۳۰) مریض کی گردن کے [illegible] ہے چنانچہ [illegible] ہر طرف [illegible] کافی نہیں [illegible] انگلی رکھنے کو [illegible] کسی [illegible] ہمدرد [illegible] کا علاج کیا ہے ۔ (خریدار نمبر [illegible])

(۱۳۱) میری [illegible] سال ہے ۔ [illegible] سال سے چند [illegible] بال [illegible] ہو گئی ہے ۔ کوئی مجرب ہندوستانی نسخہ پھر سے بال اگانے کا درکار ہے ۔ [illegible] ۔ (خریدار نمبر ۶۹۴)

(۱۳۲) کن اعضا کی کمزوری سے بلغم خام خارج ہوتا ہے اور اس سے کیا کیا نقصان ہیں ؟ مریض کی عمر ۲۲ سال ہے وہ کمزور اور دبلا ہے ۔ بلغم بہت نکلتا ہے کوئی عمدہ خوراک بھی فائدہ نہیں دیتی ۔ اس بلغم کو روکنے اور تقویت معدہ کے واسطے آسان نسخہ درکار ہے ۔ مریض کو نسیان اور ضعف دماغ کی بھی شکایت ہے مطالعے کا بہت شوق ہے ۔ (خریدار نمبر ۵۶۴۰)

(۱۳۳) آٹھ مہینے کا بچہ مرد ہیں ایک مہینے تک مبتلا رہا اور اس کے بعد اسے بخار شروع ہو گیا ۔ اور وہ سوکھنے لگا ۔ پاخانہ تھوڑا سبز رنگ کا آتا ہے ۔ اب اس کی عمر ۱۴ مہینے ہے اور بالکل سوکھ گیا ہے ۔ بخار بدستور ہے ۔ کوئی صاحب مفید نسخہ از مشورہ درج رسالہ فرمائیں ۔ (خریدار نمبر ۹۴۴۵)

(۱۳۴) جریان ، کمزوری باہ ، سرعت ، رقت اور قلت منی میں شدہ سلاجیت استعمال کرنے کی مقدار خوراک اور ترکیب کیا ہے ؟ (ایک ناظر)

(۱۳۵) میرے لڑکے کی عمر ۲ سال ہے ۔ دو سال ہوئے دو مہینے تک شدید بخار میں مبتلا رہا صحت کے بعد اس کا پیٹ اور سر گرم رہتے ہیں ۔ آنکھیں زرد ہو گئی ہیں پیشاب سفید ہوتا ہے ۔ (خریدار نمبر ۳۷۸۲)

(۱۳۶) میرے متعلقین میں دو آدمیوں کو برص یا سفید داغ کی شکایت ہے ۔ اس مرض کے لیے کسی ایسے نسخے کی ضرورت ہے جو سو فی صدی کامیاب ہو اور فوری اثر کرے مرض برابر بڑھتا جا رہا ہے ۔ (خریدار نمبر ۱۶۲۲)

(۱۳۷) چار مہینے پہلے میرے خصیوں پر خارش اور تمام اندری اور سپاری پر پھنسیاں پیدا ہو گئیں تھیں اس کیلئے میں نے جونکیں بہت سی لگوالیں ۔ اس کے بعد نیم کے پتے باندھنے سے مرض جاتا رہا ۔ پھر عشبہ پینا شروع کر دیا ۔ کچھ دن بعد پھر تمام جسم پر خارش اور پھنسیاں نکلنی شروع ہو گئیں ۔ سپاری پر پھنسیاں ہو جاتی ہیں ۔ پھر شنگرف وغیرہ لگانے سے ہٹ بھی جاتی ہیں ۔ اگر ان کو ہاتھ سے دباؤ تو پانی نکل کر خود ہی آرام ہو جاتا ہے ۔ اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہے ۔ سر پر میں آ گئی بھی ہے ۔ (خریدار نمبر ۶۲۴۰)

(۱۳۸) میری عمر ۵ ۵ سال ہے ۔ مدت سے مجھے ذیابیطس کی شکایت ہے ۔ ہمدرد دواخانے کی بعض دواؤں سے اس وقت تک فائدہ رہتا ہے جب تک انہیں استعمال کرتا رہوں ۔ اس کے بعد پھر شکایت ہو جاتی ہے ۔ ناظرین ایسا کوئی نسخہ لکھیں جس سے مستقل فائدہ ہو جائے ۔ (خریدار نمبر ۵۵۹۹)

حفظ صحت اور طب کا

ماہوار مصور رسالہ

ہمدردِ صحت دہلی

بیادگار

شہید فنِ ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید بانی دواخانہ ہمدرد

مرتب

حکیم حاجی محمد احمد صاحب دہلوی





فی پرچہ چھ پیسے

مقام اشاعت: ہمدرد منزل دہلی

سالانہ ایک روپیہ ۱۲



انتقاد



بڑی بیاض

سائز ۲۲×۱۸/۴، ضخامت پہلی جلد ۶۲۸ صفحے، دوسری جلد کی ۳۷۶ صفحے، قیمت فی جلد ساڑھے تین روپے، قیمت دونوں جلدوں کی چھ روپے۔ پتہ: منیجر صاحب دار التالیفات، اجمل روڈ، قرول باغ، دہلی۔

بڑی بیاض مشہور قرابادین علاج الامراض کا ترجمہ ہے جسے جناب حکیم خواجہ رضوان احمد صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی نے تالیف اور شائع کیا ہے۔ الفاظ ترجمہ علاج الامراض میں کوئی خاص جاذبیت اور دلکشی نہیں ہے کیونکہ اب سے پہلے اس کتاب کے کئی ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ اور اصل فارسی میں بھی اس کے بعض ایڈیشن متداول ہیں۔ مطبوعہ نسخوں کی اس عمومیت کے علاوہ فارسی زبان گروہ اطبا میں ابھی اتنی غیر بھی نہیں ہوئی ہے کہ اس زبان کے طبی تراجم تو خود ضرورت کا واحد مرکز بن جائیں۔ بہرحال ان باتوں کے باوجود فارسی کی طبی کتابوں کا ترجمہ ہماری زبان میں ہونا ضروری ہے کیونکہ اطبا کا فارسی سے تعلق رکھنے والا گروہ اب ختم ہو رہا ہے اور علاج الامراض کا ترجمہ بڑی بیاض، اس وجہ سے جاذب توجہ اور دل کش ہے کہ اس میں ترجمہ اور تالیف کی اکثر اہم ضرورتوں کو حتی الامکان پورا کیا گیا ہے۔

بڑی بیاض، علاج الامراض کا محض ترجمہ ہی نہیں ہے بلکہ مرتب نے تقریباً ڈیڑھ سو صفحے کا ایک ضمیمہ بھی اس میں لگایا ہے۔ پانچ چھ صفحے کے دیباچے کے علاوہ اس ضمیمے میں اُن اطبا اور مشاہیر کی مختصر سوانح عمریاں بھی جمع کی گئی ہیں جن کا تذکرہ علاج الامراض میں آیا ہے۔ اس کے بعد ان مرکبات کی فہرست بنا کر اس ضمیمے میں شامل کی گئی ہے جو دو یا چند ناموں سے اس کتاب میں درج ہیں۔ یونانی، ویدک اور ڈاکٹری اوزان کی ایک بہت مفصل فہرست بھی مرتب کی گئی ہے۔ ایک فہرست ان مفردات کی بنائی گئی ہے، جن کے نام علاج الامراض میں آئے ہیں۔ ایک مفصل فہرست غیر معروف مفرد دواؤں کے ناموں اور ان کے حلوں کی ہے۔ اس فہرست کو مترجم نے بڑی محنت سے مرتب کیا ہے۔ حتی الامکان ہر نام کی تحقیق کی ہے۔ اور تقریباً ڈیڑھ سو مفردات کی چھوٹی چھوٹی تصویریں بھی شامل کی ہیں۔ یہ فہرست پڑھنے والے کے لئے بڑی سہولت پیدا کرے گی۔ آخر میں مرکبات کی ایک فہرست ہے جس کی مدد سے ہر مرکب کا نام صفحے وار معلوم کیا جا سکتا ہے۔ پہلی جلد میں مرکبات کی تعداد ۱۹۶۸ اور دوسری میں ۲۱۵۸ ہے۔

ضخامت کی زیادتی کی وجہ سے اس کتاب کو دو جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔ پہلی جلد حسب معمول امراض سر سے شروع ہو کر امراض معدہ پر ختم ہوئی ہے۔ اس جلد کی ضخامت ۶۲۸ صفحے ہے، جن میں ۴۸۸ صفحے اصل کتاب کے اور ۱۴۰ صفحے فہرستوں کے اس ضمیمے کے ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ دوسری جلد امراض جگر و طحال سے شروع کی گئی ہے اور ۳۷۶ صفحوں میں ختم ہوئی ہے۔ اس طرح ۱۰۰۴ صفحوں میں بڑی بیاض مکمل ہوئی ہے۔

معنوی خوبیوں کے علاوہ مترجم نے کتاب کی ظاہری شان پر بھی بڑی توجہ کی ہے۔ کتابت اچھی ہے، طباعت عمدہ ہے اور کاغذ چکنا، سفید لگایا گیا ہے۔ بلاک سے چھپی ہوئی دواؤں کی تصویروں سے نہ صرف پڑھنے والوں کو فائدہ پہنچا ہے بلکہ کتاب کی دیدہ زیبی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ بیاض مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں کے نام معنون کی گئی ہے اور ان کی ایک خوب صورت رنگین تصویر بھی اس کتاب کی رونق بڑھا رہی ہے۔ بہرحال مجموعی حیثیت سے بڑی بیاض قابل قدر ہے اور مترجم کی محنت اور عرق ریزی کا ثبوت اس کتاب سے اچھی طرح ملتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس ترجمے کی قدر کی جائے گی اور گروہ اطبا، خواہ وہ قدیم ہو یا جدید، اس سے فائدہ حاصل کرے گا۔

طبیب اطفال

سائز ۲۲×۱۸/۸، ضخامت ۲۱۶ صفحے، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ پتہ: دفتر جمعیۃ الاطبا، قرول باغ، دہلی۔

طبیب اطفال جناب حکیم مولوی عبد الحفیظ صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی کی تالیف ہے۔ اس میں بچوں کی آئے دن کی بیماریوں کی تشریح، اسباب و علامات اور ان کے دفعیہ کی تدابیر خاص تفصیل سے درج کی گئی ہیں۔ شروع میں امراض اطفال کی تشخیص کا اہم مطالبات اور اسکو تقسیم ...

جمالیاتی جراح

افسانہ

از جناب پروفیسر مظہر حسین صاحب، اظہر، لاہور

(۱)

ڈاکٹر میکس ویل مالزا، ایم۔ڈی، اپنے شان دار مطب واقع شہر نیویارک (امریکہ) میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ جمالیاتی جراحی (پلاسٹک سرجری) کے موجد ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ یہ اس صدی کی نہایت اہم ایجاد ہے۔ اس سے انسانی شکل و صورت کو حیرت انگیز حد تک تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ یہ فنِ لطیف حدِ کمال کو پہنچ چکا ہے۔ چناں چہ یورپ اور امریکہ کے بے شمار خوش مذاق اور حُسنِ صورت کے دل دادہ مرد و عورت اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ سوسائٹی کے دشمن یعنی جرائم پیشہ بھی، بلکہ اُنہوں نے اس فن کو اپنی پناہ گاہ بنا لیا یا سمجھ لیا ہے۔

ایک اجنبی وارد ہو کر ڈاکٹر سے کہتا ہے —— "کیا میں فخرِ امریکہ سرجن میکس ویل، ایم۔ڈی، کے روبرو کھڑا ہوں؟"

ڈاکٹر میکس ویل:۔ ہاں، میرا نام یہی ہے۔ فرمائیے، میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟

نو وارد:۔ میں بھی جناب کے محیرّ العقول فن سے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہوں۔

اُس نے یہ کہہ کر اپنا کارڈ پیش کیا، جس پر "ایل ہڈسن" چھپا ہوا تھا۔

ڈاکٹر:۔ تشریف رکھیے۔

ڈاکٹر نے ہڈسن کی خواہش کے مطابق اس کے چہرے کا آپریشن کر کے اس کی شکل اور چہرہ مُہرہ بدل دیا۔ اب چہرہ بیضوی کی بجائے لمبوترا بن گیا تھا اور جلد کا رنگ بھی تبدیل ہو گیا تھا۔ اس پر سے سرخی کی جھلک مفقود ہو چکی تھی۔ بال بھی ذرا سیاہی مائل ہو گئے تھے۔ الغرض اس کی شکل و صورت بہ حیثیت مجموعی ایسی ہو گئی تھی کہ اس کی حقیقی ماں بھی اُسے شناخت نہ کر سکے۔ خد و خال بھی کچھ اور ہی ہو گئے تھے۔

اجنبی نے سو ڈالر ڈاکٹر کی نذر کیے۔ حالاں کہ اس سے مطالبہ صرف پچاس کا کیا گیا تھا۔

اس کے بعد ہڈسن نے ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور چلا گیا۔

(۲)

سپرنٹنڈنٹ پولس:۔ ڈاکٹر صاحب، آپ نے اس شخص کا جو حُلیہ بیان کیا اس کی تفصیلات معلوم کر کے مجھے کچھ شبہ باقی نہیں رہا کہ وہ مشہور قانون شکن ڈاکو جان ڈالنگر تھا۔

ڈاکٹر:۔ نہیں جناب! اس نے تو ہڈسن نام کا کارڈ پیش کیا تھا۔

سپرنٹنڈنٹ:۔ درست! مگر اس عیّار نے اپنی حفاظت کے واسطے آپ کو چکما دیا —— اچھا ٹھیریئے! (اس نے یہ کہہ کر اپنی جیب سے ایک عکسی تصویر نکالی، اور بولا) —— اس کی شکل و صورت ایسی ہی تھی نا؟

ڈاکٹر:۔ (فوٹو دیکھ کر) واقعی! بے شبہ۔

سپرنٹنڈنٹ:۔ تو اب کچھ شک باقی نہیں رہا کہ وہ جان ڈالنگر، خوف ناک ڈاکو ہی تھا۔

ڈاکٹر:۔ مجھے بے حد افسوس ہے! —— مگر میں اسے شناخت کیسے کر سکتا تھا؟

سپرنٹنڈنٹ:۔ تاہم آپ نے اسے ایک بالکل نیا آدمی بنا دیا۔ اور اس طرح اس کی سراغ رسانی اور گرفتاری میں دشواری پیدا کر دی ہے

ڈاکٹر:۔ اب مجھے اپنی غلطی کا اعتراف اور احساس ہے۔ مگر جناب میں معذور تھا کیوں کہ میں اس کی شخصیت اور کارناموں سے بے خبر تھا۔

سپرنٹنڈنٹ :- بہت ممکن ہے کہ اس کے مفرور رفیق بھی آپ کی اس ایجاد سے جان بچانے کی کوشش کریں اور یہ اس خطرناک گروہ کو مدت تک گرفتار کرنے میں کامیاب نہ ہوں۔ کچھ شک نہیں کہ ہمیں ان لوگوں کی گرفتاری کے واسطے غیر معمولی تشدد اور جدید حربے سے کام لینا پڑے گا بہرحال آپ کی ایجاد اور فن نے خطرناک مجرموں کو جدید آلات سے مسلح کر دیا ہے۔
ڈاکٹر :- مگر کسی سرجن کے لیے یہ معلوم کرنا محال ہے کہ اس کا مریض شریف امن پسند ہے، یا دشمن قانون اور سوسائٹی کا باغی! نہ اس کا یہ غرض و غایت جرموں کو چھپانا یا مجرموں کی حمایت ہے۔
سپرنٹنڈنٹ :- تاہم سوسائٹی کو اس خطرے سے بچانے کے لیے ایک جدید قانون کی ضرورت ہے۔
ڈاکٹر :- درست! ——— تاکہ مجرم اس سے ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ یہ سن کر پولس افسر چلا گیا۔

(۳)

مسٹر آسٹن :- ڈاکٹر صاحب، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اخبار "نیویارک ٹائمز" نے آپ کے جدید انکشاف اور فن کی تعریف کن الفاظ میں کی ہے اور اسے کس صورت میں دیا ہے؟
ڈاکٹر میکس ویل :- نہیں تو! کیا لکھا ہے؟ ذرا آپ ہی پڑھ دیجئے۔
آسٹن :- ذرا ٹیڑھے ترچھے عنوان تو ملاحظہ ہوں ——— لکھا ہے کہ "ڈاکوؤں اور قانون دشمنوں کے لیے حسن و جمال کے تحفے"
ڈاکٹر :- مجھے اس سے حیرت نہیں! ماضی میں بھی تو یہی ہوتا رہا ہے۔ ہر عمدہ ایجاد اور مفید انکشاف کی زبردست مخالفت ہوئی ہے۔ موجدوں، فلاسفروں اور عالموں کو قید و بند بلکہ سزائے موت تک دی گئی ہے۔ اکثر کو زندہ جلا دیا گیا ہے! ——— پھر یہ اخبار جو کچھ بھی لکھیں کم ہے۔
آسٹن :- درست فرمایا، ڈاکٹر صاحب آپ نے۔

(۴)

ڈاکٹر میکس ویل کے شفاخانے میں ایک جوان عورت بیٹھی ہے جس کا نام روزی ہے۔ اس کا چہرہ حسن و جمال سے محروم ہے۔ اُسے اس کے وارث یہاں معالجے کے لیے لائے ہیں۔
روزی کی ماں :- معزز ڈاکٹر صاحب۔ اس لڑکی کا ذہن اور دماغی توازن کئی مہینے سے خراب ہو چکا ہے۔ عجیب قسم کی دیوانگی ہے۔ اگر یہ زنجیروں میں جکڑی ہوئی نہ ہو اور آزاد چھوڑ دی جائے تو ہر ایسے جوان مرد اور عورت کا چہرہ ناخنوں سے نوچ کر زخمی کر دے، جو دولتِ جمال سے مالا مال ہو۔ اس کا یہ جنون حد سے گزر چکا ہے۔
ڈاکٹر :- اوہو! (سوچ کر) مگر یاد رکھو کہ اگر یہ دیوانی نہ ہوتی تو پھر مجرم ہوتی۔ تاہم آپ مطمئن رہیں کہ ہمارا عملِ جراحی اس کا جنون دور کر دے گا ——— بات یہ ہے کہ محرومِ حسن خواتین (یا مرد) اگر مجبوری یا اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ارتکابِ جرم نہ کر سکیں تو ان کے توازنِ دماغی کا قائم رہنا مشکل ہے۔ تاہم آپ مطمئن رہیں کہ یہ مرض علاج پذیر ہے اور اس مریضہ کا شفایاب ہونا یقینی ہے، چنانچہ اس نوع کے بہت سے مریض شفاخانے سے صحت یاب ہو کر نکل چکے ہیں۔
روزی کی ماں :- شکریہ! ڈاکٹر صاحب پیشگی شکریہ! آپ کے معالجے کی کامیابی ہماری بڑی مصیبت ٹال دے گی۔

(۵)

واشنگٹن (امریکہ) کے اڈیشنل مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک مقدمے کی روبکاری ہو رہی ہے۔ مستغیث جمہوریت ہے سپرنٹنڈنٹ پولس قائم مقام مستغیث کی حیثیت سے مع سرکاری وکیل حاضر عدالت ہے۔
ملزموں کے کٹہرے میں ایک جوان کھڑا ہے۔ جس کی عمر بیس بائیس سال سے زیادہ نہیں معلوم ہوتی۔ وہ ایک شرابی لڑکا ہے اور چوری کے جرم میں پکڑا گیا ہے۔ اس کی شکل و صورت اور حلیہ نمایاں ہے۔ اس کی ناک معمول سے ٹیڑھی اور شاید بدنما ہے اور بقول

عوام کو۔ ستے! ـــــــ وہ دیسے بھی ظاہر میں ظلم کا دیو نظر آتا ہے۔

گوا ہانِ استغاثہ پیش ہو چکے ہیں ـــــ وہ مجسٹریٹ کی نظر میں یقیناً مجرم ہے۔ تاہم علم قیافہ اور علم النفس (سائکالوجی) کی رُو سے اس کے چہرے اور خدو خال میں کوئی ایسی بات مزید ہے جو اُسے عادی مجرموں سے جُدا کرتی ہے۔

اب ملزم کا بیان ہونے والا ہے۔ لیجئے، اس کی داستان اسی کی زبان سے سنیئے۔

جناب عالی، میں غلط بیانی نہیں کروں گا۔ یعنی جھوٹ بول کر اپنے آپ کو معصوم ثابت کرنے کی کوشش نہیں کروں گا۔

مجسٹریٹ:۔ تو تمہیں تمہاری راست بازی کا صلہ ضرور ملے گا۔

ملزم:۔ حضور مجھے اس فعل کے کرنے سے انکار نہیں ہے۔

مجسٹریٹ:۔ تو تم اقبال جرم کرتے ہو؟

ملزم:۔ جی حضور!

مجسٹریٹ:۔ کچھ اور کہنا ہے؟

ملزم:۔ جی جناب!

مجسٹریٹ:۔ تو کہو۔

ملزم:۔ جناب عالی، مجھے اگرچہ اس فعل سے انکار نہیں۔ تاہم میں نے یہ فعل تنگ آکر اور مجبور ہو کر کیا۔ ورنہ میرا دل اس خلاف قانون جرم کیے کو ہرگز نہیں چاہتا تھا ـــــ لیکن حاجات اور ضروریات نے مجھے مجبور کر دیا۔ میں نے ملازمت حاصل کرنے کی بڑی کوشش کی۔ اکثر فرموں، کارخانوں بلکہ دوکان داروں سے بھی درخواستیں کیں، مگر میری شنوائی ایک جگہ بھی تو نہیں ہوئی۔ اور ہر جگہ سے انکار ہوا۔

مجسٹریٹ:۔ تم اس کی کوئی وجہ بتا سکتے ہو؟

ملزم:۔ جی ہاں، جناب عالی، تقریباً ہر جگہ میری ناک کا مذاق اڑایا گیا۔ اور بعض منہ پھٹ سرمایہ داروں نے تو متکبرانہ لہجے میں مجھے شیطان تک کا خطاب دے دیا۔ میری بے کاری اور پھر ان کے طرز عمل نے مجھے نہ صرف ان سے بلکہ سوسائٹی تک سے متنفر کر دیا۔ بہرحال ان حالات نے مجھ سے وہ فعل کرایا جسے قانون جرم قرار دیتا ہے اور جسے اصطلاح میں چوری کہا جاتا ہے۔ گر میں درحقیقت مظلوم ہوں۔ اور سوسائٹی ظالم! بے شک ظالم! مجھے اسی نے تو انتقام لینے پر مجبور کیا۔ بس جناب مجھے یہی عرض کرنا تھا۔

مجسٹریٹ:۔ فیصلہ یکم اپریل کو سنایا جائے گا۔

(۶)

ایک نوجوان ڈاکٹر میکس ویل کے مطب میں بیٹھا ہوا کچھ عرض معروض کر رہا ہے۔ نوجوان کی ناک ٹیڑھی ہے۔

نوجوان:۔ جناب ڈاکٹر صاحب، میں اپنے کالج میں فٹ بال ٹیم کا ممبر تھا اور مجھے بہت سے مقابلوں میں حصہ لینا پڑا۔ اسی سبب سے میری ناک کی ہڈی مڑ گئی۔ اور یہ دیکھیئے، میرے چہرے پر زخموں کے نشان موجود ہیں۔ میں گریجویٹ ہوں، گر متواتر دو سال کی تلاش کے بعد مجھے ملازمت نصیب نہیں ہوئی۔ اور اس بے کاری کی وجہ سے میری جو ہیئت کذائی ہے، دیکھ لیجئے۔ تو کیا جناب میری مدد کر سکتے ہیں؟

ڈاکٹر:۔ بے شک! میرا فن آپ کے چہرے کی موجودہ خرابیاں دور کر کے آپ کو اس قابل بنا دے گا کہ آپ کو موزوں ملازمت مل جائے۔ اور آپ شریفانہ زندگی بسر کر سکیں۔

نوجوان:۔ شکریہ!

(۷)

ایک جنٹل مین بیٹھا ہوا اخبار پڑھ رہا ہے۔

"اس مجسٹریٹ نے بڑا عجیب فیصلہ کیا۔ ملزم کے بیان یعنی اقبالِ جرم کو درست تسلیم کرتے ہوئے اس نے لکھا ہے کہ اس نوجوان کو قید خانہ میں بند کرنے کی بجائے جمالیاتی شفاخانے میں بغرضِ علاج بھیجا جائے! ——— ورنہ قید تو اس شریف طبع جوان کو یقیناً عادی مجرم، جرائم پیشہ اور سوسائٹی کا دشمن بنا دے گی۔ اور اس صورت میں اگر یہ (خدانخواستہ) سوسائٹی سے سخت ترین انتقام لینے پر کربستہ ہو جائے تو پھر کون انصاف پسند انسان اسے ملامت کرنے کا حق رکھتا ہے۔"

یہ بالکل نئی بات ہے ——— دنیا کدھر جا رہی ہے!

(۸)

جان ڈالسٹن (جس نے اپنا نام ایلی تھومسن بنایا تھا) گرفتار ہو کر جلاوطنی کی سزا پا چکا ہے، اور اس کے رفیق کار بھی (جو جمالیاتی آپریشن کی بدولت مدت تک روپوش رہے) آخر کار کیفرِ کردار کو پہنچے۔ ان میں سے ایک نے ڈاکٹر کو دھمکی دے کر یعنی پستول دکھا کر ہیئت تبدیل کرائی اور دوسرے نے ایک بددیانت ڈاکٹر کو رشوت دی تھی۔ اب وہ سب کے سب گرفتار ہو چکے ہیں۔ مگر پولیس کو ان کی گرفتاری میں بڑی جدوجہد کرنی پڑی۔

اب یہ قانون بن چکا ہے کہ جمالیاتی ڈاکٹر پہلے ہیئت کذائی تبدیل کرنے والے کا فوٹو لے۔ اور تبدیلی کے بعد بھی تصویر لے، اور دونوں تصاویر اپنے پاس محفوظ رکھے۔

گرچہ اس قانون نے مجرمین کو اس فن کے فوائد سے محروم کر دیا ہے، تاہم نوجوان اور نوآموز جرائم پیشہ لوگوں کی اصلاح اس فن کے ذریعے سے کی جا رہی ہے۔ اور اس کی محرک خود امریکن جمہوریت ہے۔ چناں چہ وہاں کی ریاستوں میں جمالیاتی جراحی سے کام لیا جا رہا ہے۔

ابتدا میں اس کی بڑی مخالفت ہوئی۔ مگر پھر مخالفین کا جوش کم پڑ گیا اور ہر عالم امریکہ اس صنعت کی خوبیوں اور فائدے کا معترف ہو گیا۔

دیوانی روزی صحت یاب ہو چکی ہے۔ اس کی شادی کر دی گئی ہے۔ اور اب وہ صورت اور سیرت کے لحاظ سے سوسائٹی میں محبوب ہے۔ وہ ایک فرم میں ملازم بھی ہے۔ یعنی ایک کارخانہ کی پرسنل سکرٹیری۔

اقبالی مجرم (جسے دوراندیش مجسٹریٹ نے قید خانے کی بجائے جمالیاتی شفاخانے میں بھیجا تھا۔) اب ایک دل کش چہرے کا مالک ہے اور علمی سوسائٹی کا ممبر ہے ——— وہ ایک کارخانے کا جنرل مینیجر ہے اور معقول مشاہرہ وصول کرتا ہے۔ اس کی گفتگو میں بھی خاصی دل کشی ہے۔

(۹)

جمالیاتی جراحی نہ صرف اس لحاظ سے اہم اور مفید ہے کہ وہ خراب چہروں کو خوب صورت بنا دیتی ہے۔ بلکہ اس اہم حیثیت سے بھی کہ وہ نوآموز مجرموں کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ اسی لیے یورپ اور امریکہ میں اس فن سے خوب کام لیا جا رہا ہے اور وہاں دونوں لحاظ سے نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔ اگرچہ آغاز میں یہ خوف ظاہر کیا گیا تھا کہ اس سے جرموں میں زیادتی ہو جائے گی۔

خاص و عام لوگ بدنما چہرے پسند نہیں کرتے خصوصاً مغرب میں یہ بات عام۔ اور اس کے ماتحت بدصورت کو مجرم فرض کر لیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ بات خلاف انصاف و خلاف واقعہ ہے تاہم جمالیاتی جراحی بدصورتی اور بدنفسی کا قلع قمع کر رہی ہے۔ +

(بقیہ صفحہ ۲ سے آگے)

بعد امراضِ دماغ و اعصاب، امراضِ چشم، امراضِ گوش، امراضِ انف، امراضِ حلق، امراضِ اعضائے تنفس، امراضِ معدہ، امراضِ امعاء، امراضِ مقعد، امراضِ اعضائے تناسل، امراضِ عظام، حمیات اور امراضِ فسادِ خون کے بابوں میں آئے دن کی بیماریوں کی ماہیت، اسباب اور ان کے علاج لکھے گئے ہیں۔ معالجات میں ڈاکٹری دواؤں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ اور غذا و پرہیز کے متعلق مزید ہدایات دی گئی ہیں۔ غرض مجموعی حیثیت سے رسالہ بہت مفید ہے۔ اس سے نہ صرف معالجین فائدہ حاصل کریں گے بلکہ بچوں والے گھروں میں بھی اس قسم کے رسائل اگر موجود ہوں تو وقت پر بڑا کام دے سکتے ہیں۔

خطبۂ صدارت

میسور اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس

(دوسری قسط)

حکومتِ پنجاب کا پہلا ”گراں قدر“ عطیہ طب قدیم کے گوناگوں اَدوارِ تیمی میں سے یہ ایک دل چسپ کہانی ہے، جس کا اگر اس وقت ذکر نہ کیا جائے تو احسان فراموشی ہوگی۔

اس عجیب داستان کا خلاصہ یہ ہے کہ مدت ہوئی پنجاب یونی ورسٹی (جامعہ پنجاب) کے اربابِ حل وعقد نے اپنی مجلسِ علماءُ (مجلس رفقائے جامعہ) میں غور وبحث کے لیے یہ تجویز پیش کی کہ

”مغربی علوم وفنون کی تعلیم کے علاوہ یونی ورسٹی میں ایک مشرقی شعبہ بھی قائم کیا جائے، جس میں مشرقی علوم وفنون کی تعلیم وامتحان کا بندوبست ہو۔“

جب زیرِ بحث تجویز پر مجلس رفقا میں غور کیا جا رہا تھا، تو ظاہر ہے کہ مشرقی علوم وفنون کے نام بھی متعین کیے گئے۔ اور عربی، فارسی اور سنسکرت وغیرہ کے لیے مختلف معیار کے امتحانات مقرر ہوئے۔ مثلاً عربی کے لیے مولوی، مولوی عالم، مولوی فاضل، اور فارسی کے لیے منشی، منشی عالم، اور منشی فاضل، وغیرہ۔ خوش قسمتی سے یونی ورسٹی کی اس علمی کونسل میں اس وقت طب قدیم کے ایک دل دادہ بھی تشریف فرما تھے۔ موقعہ مناسب پاکر بول اُٹھے کہ

”دیسی طبوں نے آخر کیا قصور کیا ہے کہ ان کو اس صف میں جگہ نہ دی جائے، وہ بھی تو آخر علوم مشرقیہ میں داخل ہیں، اور ملک کے لیے بہت زیادہ مفید ہیں ——— یونی ورسٹی کو چاہیئے کہ ان کی تعلیم وامتحان کا بھی بندوبست کرے۔“

یہ امر گو حکومت کے اندرونی مصالح کے خلاف تھا، مگر دلائل بہت واضح اور اٹل تھے، جن کی تردید کسی طرح ممکن نہ تھی۔ کھلے طور پر ان طبوں کے خلاف کچھ کہنا بھی اس وقت مناسب نہ سمجھا گیا۔ چار و ناچار تین جماعتیں طب یونانی کی اور تین جماعتیں طب ویدک کی بنانی پڑیں۔ اور تینوں جماعتوں کی تعلیم کے لیے (درآں حالیکہ دونوں طبوں کی تین تین جماعتیں ۲۰ ——— ۲۵ کتابوں پر مشتمل تھیں) محض ایک طبیب اور ایک وید مقرر کیا گیا اور ہر ایک طبی ادارے کے ہر قسم کے مصارف کے لیے میزانیے میں کل مبلغ پچاس روپے رکھے گئے چند روز تک ان دونوں طبوں کی تعلیم یونی ورسٹی کے حدود کے اندر، کسی گوشہ میں باصد ہزار ذلت وخواری ہوتی رہی۔ اس کے بعد ان کی یہ ذرا سی عزت بھی چھین لی گئی اور ان تینوں کو اس معزز گھر کی ادنیٰ سی نسبت سے باہر کرکے خاناں برباد کر دیا گیا، یعنی یونانی جماعتوں کو اسلامیہ کالج لاہور میں، اور ویدک جماعتوں کو ڈی اے وی کالج لاہور میں ڈال دیا گیا۔ جہاں غروب آفتاب کے قریب کالج کے بیرونی اوقات میں محض ایک گھنٹے کے لیے، اور وہ بھی ہفتے میں محض تین دن طبی درس ہوا کرتا تھا۔

اس درس میں عملاً ہوتا تو محض یہ تھا کہ ادنیٰ جماعت کی کوئی ابتدائی ایک کتاب پڑھائی جاتی تھی۔ مگر امتیاز ادنےٰ اور اعلیٰ کا موجود تھا۔ ہر جماعت کے تمام طلبہ کو حکم تھا کہ وہ اس فاضلانہ درس میں تبرکاً بیٹھ جایا کریں۔

اب یہ حالات اگرچہ بہت حد تک تبدیل ہو چکے ہیں۔ مگر مدت دراز تک یہی مختصر پیمانہ پر عمل درآمد رہا ہے جس کا نقشہ میں نے اوپر کھینچا ہے اور شاید آج تک پنجاب یونی ورسٹی کا قدیم تبرک ”آنچہ از حلق فرو نرود“ اسی مقدار قلیل میں جاری ہے۔ درآں حالیکہ لاہور کے اندر، ان ہی خستہ حال یتیموں کی نظروں کے سامنے میڈیکل کالج پوری آن بان کے ساتھ کھڑا تھا۔ اور طب جدید کی تعلیم پر لاکھوں کے شاہانہ مصارف جاری تھے، جو ہر ہوش مند کو، باشارۂ عبرت، بتا رہے تھے کہ ایک باقاعدہ طبی ادارے کے لیے جو صحیح معنوں میں معالج اور طبیب بنا کر نکال

سکے، کتنے سامان فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ اور دیسی طبوں کے ساتھ بدیسی نگاہیں کس دریا دلی کا سلوک روا رکھ رہی ہیں۔

یہ دل خراش تذکرہ میں نے اس لیے چھیڑا ہے کہ ارباب حکومت اور اصحاب بصیرت دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں کہ یہ طب قدیم کی امداد تھی یا ایک تمسخر اور مذاق ـــــ طب یونانی کی اصلاح کا یہ مؤثر ذریعہ تھا یا اس کی رسوائی کی بدترین مثال۔ یہ سن کر ان نامہربان دوستوں کی گردنیں بار ندامت سے جھک جائیں گی جو ہماری پستی کا خاکہ اڑانے کی نیت سے، ناصح مشفق بن کر ہمارے سامنے آتے اور وعظ و پند کا ناصحانہ لہجہ پیدا کر کے تلقین فرماتے ہیں کہ ہم مشاہدات و تجربات میں ارسطو اور جالینوس کے مثیل بن جایا کریں۔ مگر اس وعظ کے وقت اس قدر سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے کہ کیا ارسطو، رجالی نوس بنانے کے لیے حکومت وقت نے اسی قسم کی بے مایہ درسگاہوں کی بنا ڈالی تھی جس کے انتہائی مصارف محض پچاس روپے ماہانہ کی بے حقیقت رقم سے چل رہے تھے! یہ ایک حقیقت ہے کہ حکومت پنجاب کے خزانۂ عامرہ نے ایک ایسے زمانے میں قدیم طبوں کو اپنے مایۂ ناز عطیئے سے مرہون منت کیا جب ہندوستان کے کسی دوسرے صوبے میں دیسی طبوں پر ایک پائی بھی خرچ نہیں ہو رہی تھی۔ اس لحاظ سے یہ عطیۂ "شاہانہ" گویا پوری مملکت کی طرف سے دیسی طبوں کے احیاء و ترقی کا فریضہ ادا کرتا رہا تھا

حضرات! اس طولانی داستان سے سمع خراشی کر کے بڑی زحمت صرف اس لیے آپ کو دی گئی ہے کہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ کیسی کیسی کٹھن منزلوں سے ہماری طبوں کو گزرنا پڑا ہے، کیسے کیسے دور جفا سے انہیں دوچار ہونا پڑا ہے اور ان بدبخت طبوں کی سخت جانی نے کیسی کیسی مسموم فضاؤں سے مقابلہ کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ان طبوں میں اندرونی محاسن نہ ہوتے، اگر ان میں غریبوں کی خدمت کی پوری صلاحیت نہ ہوتی اور اگر ان کا طریقۂ علاج عوام میں محبوب و مرغوب نہ ہوتا تو ان ناسازگار حالات میں کب کا ان کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔

کندن کی خوبی یہی ہے کہ آندھی آئے، مینہ برسے، اولے پڑیں، سرد و گرم ہواؤں کی ہزاروں تھپیڑے لگیں مگر مسجد و مندر کی اونچی برجیوں پر اگر کندن کے کلس ہیں، تو وہ برابر چکتا رہے۔ یہی حال ہماری طبوں کا ہے۔ ہر قسم کی خشک اور مرطوب ہوائیں چلیں، ہزاروں گرمیاں اور برساتیں آئیں اور گزر گئیں مگر ان طبوں کی آب و تاب اور ان کی چمک دمک اتنی ضرور باقی رہی جتنی کسی کندن کے ڈلے میں جو برسوں مٹی ڈھیر کے اندر کس مپرسی کے عالم میں پڑا رہا ہو۔ الغرض ہماری طبیں کندن ہیں، جن پر کبھی زنگ نہیں چڑھتا یا الماس و یاقوت کی طرح قیمتی جواہر ہیں جن کے رنگ میں مرور ایام سے تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اصل یہ ہے کہ اگر یہ سوال پیدا کیا جائے کہ

"دیسی طبوں میں آخر کیا محاسن اور خوبیاں ہیں کہ ملک و قوم ان کے زندہ رکھنے کی طرف خواہ مخواہ متوجہ ہو"

تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ان طبوں کے بے شمار محاسن و فضائل کو اعداد و واقعات اور دلائل و براہین سے اس قلیل فرصت میں ہمیں یہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ـــــ یہی ایک زبردست دلیل اس امر کے ثبوت کے لیے کافی ہے کہ ہندوستانی قوم نے اس کی بے کسی کی فلاکت اور غربت کی میلی حالت میں بھی اس کی قدر و منزلت کو دل سے فراموش نہ کیا۔ اور طبیں باوجودیکہ ان کا دائرۂ خدمت بہت تنگ اور محدود کر دیا گیا تھا، ملک کے بیماروں کی گلو اور نیم جیسی بے قیمت جڑی بوٹیوں سے برابر خدمت کرتی رہیں۔ اس جملے میں نے عرض کیا ہے کہ

"ان طبوں کا دائرۂ خدمت بہت تنگ اور محدود کر دیا گیا تھا" اس سے میری مراد کیا ہے؟ کاش میں اس مدعا کو ذرا شرح و بسط سے بیان کرنے کے قابل ہوتا اور یہ اندیشہ دامن گیر نہ ہوتا کہ میرا خطبہ غیر معمولی طور پر دراز ہوتا چلا جا رہا ہے۔ مجبوراً بہت ہی اختصار سے اپنا مدعا عرض کرتا ہوں۔ کہ

اول تو ڈاکٹری کی باقاعدہ تعلیم کی طرح، دیسی طریقہ ہائے علاج کے لیے لائق اور ماہر اطبا کے پیدا کرنے کا حکومت وقت نے کوئی بندوبست ہی نہیں کیا۔ دوم اگر خانگی طور پر، بے سروسامانی کے عالم میں محض اپنی محنت و جفاکشی سے کسی علم طب حاصل کر بھی لیا تو اس غریب کے لیے کوئی مستقبل نہیں۔ اور حکومت کی طرف سے ان کی طبی خدمات کے لیے کوئی ٹھکانا نہیں، جہاں وہ اپنی لیاقت و قابلیت کا آسانی کے ساتھ مظاہرہ کر سکے۔ اس کے برعکس طب جدید کے حاملین، یعنے ڈاکٹر حضرات کے لیے شہر شہر، قصبہ قصبہ اور گاؤں گاؤں محکمہ طبیہ، اور مقامی مجالس

کے مصارف پر، ہر قسم کے سامان علاج اور ادویہ و آلات وغیرہ سے آراستہ ہزاروں شفاخانے کھلے ہوئے ہیں۔

اب آپ ہی بہ چشم انصاف دونوں قسم کی طبوں کی غربت و امارت کا مقابلہ کر کے ارشاد فرمائیے کہ دیسی طبوں اور دیسی اطبا کا دائرہ خدمت تنگ اور محدود ہوا، یا مغربی طریق علاج اور ڈاکٹر حضرات کا؟

دیس کی ریاستوں پر دیس کی طبوں کا زیادہ استحقاق ہے یورپ کی ہوشیار اور چالاک قومیں، جب ایشیا اور افریقہ کے کسی ملک پر، اہل ملک کی غفلت و مدہوشی کے عالم میں، اپنا حاکمانہ تسلط جماتی ہیں، تو اس فاتحانہ قبضہ و اقتدار کی سب سے بڑی غرض و غایت یہ ہوا کرتی ہے کہ وہ اپنی تجارت کو فروغ دینے کی نیت سے، اس مقبوضہ سرزمین کو اپنے ملک کی مصنوعات کے لیے منڈی بنائیں، اور جہاں تک ہو سکے ان خوابیدہ و بخت غلاموں کے ہاتھ انہیں گراں ترقیمت پر بیچ کر زیادہ سے زیادہ سونا کھینچ لیں۔ اس تاجرانہ مقصد کو سامنے رکھ کر غیر ملکی حکومتیں محکوم قوموں کی غفلت اور غلامانہ ذہنیت سے حتی المقدور زیادہ سے زیادہ فائدے اٹھاتی ہیں اور اگر بخت و اتفاق سے قوم میں حرکت و بیداری کے حالات پیدا ہونے لگتے ہیں تو علم و حکمت کے گوناگوں منتروں سے اور سائنس کا سبز باغ دکھا کر، ان غلاموں کو غافل بنانے کے لیے چپکے چپکے داروئے بے ہوشی سنگھا دیا کرتی ہیں

لیکن مغربی حکومتوں نے اگر ہماری غفلت اور قومی زوال سے فائدہ اٹھا کر وطن عزیز کی ہزاروں صنعتوں کو تباہ کیا تو کوئی شکوہ نہیں۔ طب یونانی اور ویدک جیسے یادگار علوم کو مٹا کر ان کی جگہ مغربی ادویہ اور ڈاکٹری طریق علاج کو رواج دیا تو کوئی شکایت نہیں۔ ان کی دلیل معقول اور ان کی غرض ظاہر ہے کہ یہ اپنے اس عمل سے اپنے ملک کا بھلا کر رہی ہیں۔ اپنے وطن کو فروغ دے رہی ہیں۔ اور اپنے گھر کو سونے چاندی سے بھر رہی ہیں۔ شکایت اگر ہو سکتی ہے تو اپنے بھائیوں سے، اپنی قوم سے، اپنے ملک کی حکومتوں اور ریاستوں سے جو دراصل ہر قومی عزت اور ہر ملکی ناموس کی محافظ اور نگران کار ہیں کہ وہ اس بارے میں آنکھ بند کر کے یورپ کی بے جا تقلید کیوں کرتی ہیں۔ اپنے بزرگوں کے علوم و فنون اور گھر کی صنعتوں اور حرفتوں کی حفاظت کیوں نہیں کرتیں، جو دراصل ہمارے آباؤ اجداد کی بے بہا میراثیں ہیں۔

یورپ تو قومی روایات کے تحفظ کا اتنا بڑا حامی ہے کہ شکسپیر کے جوہڑے تک کی حفاظت کو ضروری سمجھتا ہے اور ہم ایسے سادہ لوح اور بھولے ہیں کہ ملک کی ان محبوب طبوں کو بھی، ناقدری سے بھلا دیں جن میں افادی پہلو کے علاوہ ملک کی اقتصادی بھلائی بھی مضمر ہے۔ اور ایسے مفید علوم کو کھو بیٹھیں جس کی تدوین میں ہمارے ہزارہا بزرگوں کی عمریں صرف ہوئی ہوں اور ہمارے بھائیوں کی قیمتی جانوں پر ہزاروں خطرات کے مشاہدات اور تجربات کے کھیل کھیلے گئے ہوں۔

عزت کی زندگی کا یہ اصول ہے کہ ہر زندہ اور خوددار قوم اپنی قومی روایات کے زندہ رکھنے پر جان دیتی ہے اور اپنی خوراک اور پوشاک تک بدلنے کو قومی تذلیل خیال کرتی ہے۔ یہ ذہنی غلامی کی نشانی سمجھی جاتی ہے کہ کوئی قوم اپنی چیزوں کی قدر نہ کرے اور ہر پرائی چیز اس کی نگاہوں میں بھلی نظر آئے۔ ہم اب تک غافل تھے۔ ہوشیاروں نے ہماری غفلت سے فائدہ اٹھایا۔ ہم سو رہے تھے۔ جاگنے والے لٹیروں نے ہمارے گھروں کو خوب لوٹا۔ لیکن اب ہم بیدار ہیں۔ ہماری آنکھیں کھل چکی ہیں۔ لٹے ہوئے گھر کا ویرانہ منظر ہماری نگاہوں کے سامنے ہے۔ اب ہمیں چاہیئے کہ خوددار قوموں سے خودداری اور ہوشیاری کے سبق سیکھیں۔ جاگ کر بھی اپنے گھر کی بربادی اور لوٹ کا تماشہ نہ دیکھتے رہیں۔ گزری ہوئی باتوں پر دل سے نادم ہوں اور آئندہ مافات کی تلافی کی کوشش کریں۔ مغربی قومیں جس طرح مغربی مصنوعات کو مشرق میں لا کر بیچتی اور اپنے وطن عزیز کو فائدہ پہنچاتی ہیں، اسی طرح ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنے دیس کی مصنوعات کو جن میں ہماری دیسی ادویہ بھی شامل ہیں، اتنی ترقی دیں کہ یورپ اور امریکہ کے بازاروں میں جا کر بکیں۔

یہ ہندوستانی قوم کے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ ہم سادہ اور صاف پانی تک کے لیے یورپ اور امریکہ کے محتاج ہیں اور ہمارے فاقہ مست ملک کے ہزاروں روپے پانی کی چند بوندوں کے لیے غیر ممالک میں چلے جاتے ہیں۔ آپ پوچھیں گے اس کا مطلب؟ میں عرض کروں گا اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈاکٹری طریق علاج کے مطابق پچکاریوں کے لیے صاف پانی کی ضرورت پیش آیا کرتی ہے۔ اس مقصد کے لیے سادہ پانی جرمنی، انگلینڈ اور جاپان وغیرہ سے آیا کرتا ہے جس کے چند قطرات کانچ کی چھوٹی چھوٹی ٹکیوں (نابیب ٹیوبز) میں بند ہوا کرتے ہیں اور چند

بوندوں کی اتنی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے کہ آپ ان حقیر بوندوں کو دیکھیں، تو قومی غیرت سے ششدر ہو کر رہ جائیں۔ تعجب ہے اس علم و سائنس کی جو ہمیں اتنا بے دست و پا کر دے۔ اور حیف ہے اس حکمت اور طریق علاج پر، جس سے ہم غیروں کے اس طرح محتاج اور دست نگر بن جائیں۔

آج پھر دنیا جنگ کی لعنت میں گرفتار ہے۔ اور یورپ کے ہوس پرستوں کے لیے ملک گیری کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ سائنس کے استاد جرمنی اور برطانیہ، دونوں باہم برسرِ پیکار ہیں۔ جرمنی کا کوئی مال ہمارے ملک میں نہیں آسکتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کے ڈاکٹر صاحبان اس وقت ایک وحشت و سراسیمگی کے عالم میں گرفتار ہیں۔ ایک پچکاری کے لیے جو ایک رتی دوا کل دس روپے کو ملا کرتی تھی، آج اس کی قیمت بیس روپے ہوگی۔ اور کل پرسوں تیس اور چالیس روپے بلکہ سرا سر ناپید ہونے والی ہیں۔ ایک نادار ہندوستانی بیمار کی جان، یونہی دس روپے فی خوراک کے نامہ سے نکل جاتی ہے۔ جب ان کی قیمتیں بیس اور تیس روپے فی خوراک تک پہنچ جائیں گی یا جب یہ قطعاً میسر نہ آسکیں گی جس کی بے شمار تلخ مثالیں گزشتہ جنگ عظیم پیش کر چکی ہے، تو ان غریب بیماروں کا اور بیماروں کے ساتھ ان بے دست و پا اور لاچار علاج کرنے والوں کا کیا انجام ہوگا!

بہرحال یہ عبرت اور غور کا مقام ہے اور ملک کے حکمرانوں کو خواہ ان کے بیرونی اختیارات کتنے ہی محدود ہوں، اپنے مایہ ملک کے مفاد اور غریب رعایا کی اقتصادی خوش حالی کے خاطر خاص طور پر اس شعبۂ علاج کی طرف توجہ کرنے اور اپنے اندرونی اختیارات کو کام میں لانے کی ضرورت ہے۔

ہندوستان کی تقریباً ایک تہائی آبادی دیسی ریاستوں پر مشتمل ہے۔ اگر ہمارے ملک کی محض دیسی ریاستیں دیسی طبوں کو اپنا سمجھ لیں اور اپنے قابل عزت اسلاف کی علمی یادگاریں تصور کرکے انہیں اپنے آغوش محبت میں رکھ لیں تو ان طبوں کی ترقی و تحفظ کے لیے بس یہی کافی ہیں۔ اسی سے ان میں ایسی بالیدگی اور سرسبزی پیدا ہوسکتی ہے کہ ان کے بابرکت ثمرات ملک کے طول و عرض میں پھیل جائیں۔ اور ان کو اغیار تک سے ہمیں کوئی شکوہ باقی نہ رہے جن کی سفاکانہ بے التفاتیوں نے انہیں اس حد تک ملک میں رسوا و خستہ حال بنا دیا ہے۔

ہم اپنی ہر فنی کمزوری اور ہر اس علمی نقص کو، دور کرنے کے لیے تیار ہیں جو زمانہ کی سرد مہری و ناسازگاری سے ہم میں پیدا ہوگئی ہے۔

ہم علم و عمل کی ہر خوبی تمام جہان سے قبول کرنے کے لیے آمادہ ہیں خواہ وہ یورپ و امریکہ سے تعلق رکھتی ہو یا ایشیا اور افریقہ سے۔

ہم آج بھی حکیم ابو الفتح گیلانی اور حکیم علی گیلانی بن کر شہنشاہ اکبر و جہانگیر کے درباروں میں شامل ہوسکتے اور پنج ہزاری و شش ہزاری منصب کے مستحق بن سکتے ہیں۔

الغرض ہم سب کچھ بن سکتے ہیں، مگر کب؟ جب سچے دل سے ہمیں بنانے کی کوشش کی جائے۔ ہمیں بننے کے اصلی مواقع بخشے جائیں اور ملک کی حکومتیں ہماری طرف سے آنکھیں نہ پھیر لیں۔

حکومت آصفیہ اور طب یونانی

اس وقت سارے ہندوستان کے اطبا اپنی اپنی قسمتوں پر نازاں ہیں کہ ہمارے گردش کے دن پلٹ گئے اور فن کی خوش بختی و کامرانی کا دور شروع ہوگیا۔ اب کوئی وجہ نہیں کہ طب یونانی کے نیم جاں جسم میں ازسرنو روحِ حیات نہ دوڑ جائے اور اپنے کھوئے ہوئے وقار کو نئے سرے سے سرسبز ہو کر دوبارہ حاصل نہ کرے۔

اک زمانہ جانتا ہے کہ دکن کے سلطان العلوم طب یونانی کے سب سے بڑے مربی، سب سے بڑے قدردان، اور سب سے سچے ہیں۔ ایک عالم کو اعتراف ہو کہ اعلیٰ حضرت سلطان الطب والحکمۃ نے فنی زوال کے حقیقی اسباب کو اپنے خداداد ذہن رسا سے پا لیا ہے۔ اس کے مرض ہزال اور علت ذبول کی صحیح اور بروقت تشخیص فرمائی۔ اور صدر نظامیہ شفاخانہ اور نظامیہ طبی کالج کا دست مبارک سے افتتاح فرما کر، اس مریض ہزال کے علاج و مداوا کا ایسے بلند پیمانے پر بندوبست فرمایا کہ بقراط و جالینوس اور رازی و ابن سینا کی روحیں فرط مسرت سے اپنی قبروں میں ناز کر رہی ہوں گی۔ واقعہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کو طب یونانی سے کوئی معمولی محبت اور لگاؤ نہیں بلکہ

حضرت اقدس کو اس جلیل القدر فن سے عشق و شغف ہے جس کا وہ بارہا اپنے مبارک فرامین میں اعلان فرما چکے ہیں۔ ایک طویل عرصے کے ذاتی تجربے و مشاہدے کے بعد ہمارے سرکار یہ حکیمانہ رائے قائم فرما چکے ہیں کہ طبِ یونانی یا طبِ اسلامی کے اصول و قوانینِ علاج اور ان کی ادویہ جو ہندوستان میں آ کر بہت حد تک طبِ ہندی بن چکی ہیں، ملک و اہلِ ملک کے مزاجوں اور طبیعتوں کے لیے دوسرے طریقِ علاج کے مقابلے میں زیادہ مفید اور زیادہ مناسب ہیں۔ یہ ایسی زبردست مبصرانہ رائے ہے اور ایسا مستحکم دعوےٰ ہے کہ کوئی علمی طاقت اس کی تردید نہیں کر سکتی۔

طبی حلقے کے لیے یہ خبر نہیں، بلکہ مژدۂ روح پرور ہے کہ سرکار اپنی برگزیدہ ذات کے لیے بلکہ پورے شاہی خاندان کے لیے محض یونانی طریقِ علاج پسند فرماتے ہیں۔ اور نہ صرف فرطِ محبت اور ذاتی اعتماد کی بنا پر پسند فرماتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی دوسرا طریقِ علاج ان لطیف شاہی مزاجوں کے موافق ہی نہیں آتا۔ اسی حقیقت کی طرف حضرت اقدس اپنے ایک فرمان مبارک کے ضمن میں کھلے طور پر اشارہ فرماتے ہیں؛

"حدِ شعور سے بجز اس معالجے کے، کوئی دوسرا طریقِ علاج میرے اور میری اولاد کے موافق نہیں آیا جس کا ذاتی تجربہ مجھ کو ربع صدی سے زائد کا ہے۔"

علیٰ ہذا صدر شفاخانہ نظامیہ اور نظامیہ طبی کالج کے افتتاح کے موقع پر، جو طبِ یونانی کی خوش نصیبی کا ایک تاریخی دن ہے، فنِ طب کے متعلق جن گراں قدر خیالات کا اظہار فرمایا گیا ہے وہ فن اور اہلِ فن کے لیے قیامت تک سرمایۂ صد ہزار عزت و افتخار رہے گا اور طبی تاریخ میں فنی وقعت کے یہ زرین دستاویزات جلی حروف میں نمایاں جگہ پر لکھے جائیں گے؛

"میری ایک عرصے سے یہ تمنا تھی کہ میرے پایۂ تخت میں ایک یونانی صدر شفاخانہ "عثمانیہ ہسپتال (ڈاکٹری جنرل ہسپتال سرکار عالی) کے مماثل قائم ہو، جس میں غریب مرضا کی سکونت اور علاج معالجہ کا معقول انتظام ہو۔ اور اچھے طبیب اور خالص ادویہ ان کو میسر آسکیں۔ الحمدللہ کہ یہ میری خواہش اس دواخانے کے قیام کی وجہ سے پوری ہوئی۔"

اسی فرمان اقدس میں طبِ یونانی کے قوانینِ علاج کی خوبی، اپنی فطری دلچسپی اور فنی شغف کا اس طرح علانیہ اعتراف فرمایا گیا ہے؛

"جیسا کہ سب کو معلوم ہے۔ طبِ یونانی ایک قدیم اور شریف فن ہے جس کے قوانین کی تدوین مشاہیر گروہ اطبائے یونان نے کی تھی۔ جو سپہرِ طبابت کے درخشندہ نجوم متصور کیے گئے تھے اور جن کا زرین اصولِ علاج "علاج بالضد" تھا۔ علاوہ اس کے زمانۂ سابق میں یہاں ایسے حاذق اطبا گزرے ہیں جنہوں نے کثرت سے لوگوں کو سخت اور شدید امراض سے تن درست کیا تھا جو آج کل کے زمانہ میں تقریباً لاعلاج خیال کیے جاتے ہیں ـــــ پس ان وجوہ سے مجھے ہمیشہ اس فن سے فطرۃً ہی دلچسپی اور اس میں کامل شغف رہا ہے اور جو کچھ تھوڑی بہت دستگاہ اور ذاتی تجربہ مجھ کو خود اس میں حاصل ہے وہ گروہ اطبا سے مخفی نہیں ـــــ لہٰذا میں نے اپنے عہدِ حکومت میں منجملہ دوسرے علوم و فنون کی ترقی کے فنِ طب کے احیا و ارتقا کو اپنا نصب العین قرار دیا ہے، کیوں کہ میں نے دیکھا کہ موجودہ زمانے کی غفلت اور ناقدردانی کے ہاتھوں اس پر زوال آنا شروع ہو گیا تھا اور اس کا وجود معرضِ خطر میں تھا۔ تاہم اس ملک کی آب و ہوا اور یہاں کے لوگوں کے مزاج سے خاص مناسبت رکھنے کی وجہ سے اب بھی عامۂ خلائق میں بہت مقبول ہو چکا ہے۔ جیسا کہ سرکاری دواخانہ کے کثیر مرجوعہ سے ثابت ہو۔ مگر لائق طبیبوں اور کثرت سے دواخانوں کا مہیا ہونا بھی لازم و ملزوم ہے جس سے یہ مرجوعہ اور بھی زیادہ ہونے کی توقع ہم کو دلاتا ہے۔

منظر بر ان مجھ کو یقین ہے کہ نظامیہ طبی کالج رفتہ رفتہ حاذق حکیموں کو پیدا کر کے اس کمی کو پورا کرے گا اور اس طرح سے خود کو مزید ترقی کا اہل ثابت کرے گا۔"

یہ ہیں سلطان الطب والحکمۃ کے زرین خیالات، طبِ یونانی کے متعلق جن کو میں نے آپ حضرات کے سامنے ذرا تفصیل سے ذاتِ شاہانہ کے مبارک الفاظ میں پیش کیا ہے اس سے آپ اندازہ فرما سکیں گے کہ اس زمانے میں زوالِ فن کے حقیقی اسباب کو اگر کسی سے

سمجھا ہے تو وہ محض دکن کے تاجدار نے۔ اور تشخیص مرض کے بعد اگر کسی نے اس مرض کے شافی علاج کی طرف دل سے توجہ فرمائی ہے، تو صرف حضرت اقدس کے عنایات خسروانہ نے۔

جو حکومتیں اور ریاستیں ملک کے ان عزیز اور قیمتی علوم طبیہ کو اہل ملک کے لیے بزرگوں کی ایک مفید میراث سمجھ کر خلوص نیت سے ان کی سرپرستی کرنا چاہتی ہیں، ان کا فرض ہے کہ وہ اس بارۂ خاص میں دولت آصفیہ سے سبق سیکھیں اور قومی روایات اور ملکی علوم و فنون کی آبرو بڑھانے میں دریا دلی کا ثبوت دیں۔

یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے کہ اگر آپ دیس کے دیگر نوامیس قومی کے ساتھ طبی ناموس کو بھی اسی طرح سربلند دیکھنا چاہتے ہیں، جس طرح یورپ و امریکہ کے مدبرانہ مساعی نے ڈاکٹری طریق علاج کو بام بلند پر پہونچا دیا ہے تو آپ کو یاد رکھنا پڑے گا کہ دیسی طبوں کی ترقی و ترفع بھی آپ کے میزانیے میں اسی رقم کی متمنی ہے جو آپ طب جدید کے مصارف کے لیے مقرر فرما رہے ہیں۔ طب خواہ دیسی ہو یا بدیسی، جدید ہو یا قدیم در اصل دونوں علوم ایک طریق علاج ہیں جو یکساں طور پر انسان کی قیمتی جان سے وابستگی رکھتے ہیں اور کسی کی اہمیت سامان علاج مداوا کے لحاظ سے ایک دوسرے سے کم نہیں۔

میرا دعوے ہے کہ اگر آپ آج ایسا کریں گے، تو کل آپ کے میزانیے کا بار ہلکا ہو جائے گا۔ اور انجام کار دیسی طبوں کو آپ کی سرپرستی کے ملک میں فروغ حاصل ہوگا، تو آپ کی وہ بہت بڑی رقم بجٹ میں آجائے گی جس سے آپ ہر سال یورپ اور امریکہ کی دوائیں خریدا کرتے ہیں۔

لیکن اگر آپ کا میزانیہ دیسی طبوں کے حق میں آج کسی وجہ سے معذور ہے تو کوئی حرج نہیں۔ بہرحال آپ کا آخری نصب العین یہ ہونا چاہیئے کہ کل ایسا ضرور ہوگا۔ اسی حقیقت کی طرف حضرت سلطان العلوم نے اپنے فرمان والاشان میں اشارہ فرمایا ہے کہ "ایک ایسا یونانی شفاخانہ قائم ہو، جس کے انتظامات ڈاکٹری شفاخانے کے مماثل ہوں"۔ چنانچہ یہ سن کر آپ بہت زیادہ مسرور ہوں گے کہ حکومت سرکار عالی نے سررشتہ طبابت یونانی کے لیے حال کے میزانیے میں پانچ لاکھ تیئیس ہزار ایک سو اکسٹھ (۵۰۲۳۱۶۱) روپے کی گراں قدر رقم منظور فرمائی ہے، درآنحالیکہ تنظیم جدید ابھی اپنے دور تخلیق کے ابتدائی مراحل میں ہے۔ طب یونانی کے احیاء و ترقی کے سلسلے میں اعلیٰ حضرت کا مطمح نظر اور نصب العین اتنا بلند ہے کہ کسی تخیل کی پرواز بھی وہاں تک نہیں ہو سکتی۔

جن لوگوں نے صدر شفاخانہ یونانی کی موجودہ عالی شان عمارت جو آٹھ لاکھ کے مصارف سے تیار ہوئی ہے اور اس کے اعلیٰ انتظامات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں، ان کا بیان ہے کہ یونانی طب کے لیے ہندوستان کے کسی گوشے میں کیا روئے زمین پر اس کی دوسری مثال نہیں ملتی۔

الحاصل اب ہماری دیسی طبیں اس دور غربت سے گزر چکی ہیں جو ان پر ۱۹۱۰ء سے پہلے طاری تھی۔ ہندوستان کی صوبجاری حکومتوں نے دھیرے دھیرے ان کو اپنی آغوش تربیت میں لینا شروع کر دیا ہے۔ طبی تعلیم کے لیے ملک کے تقریباً ہر گوشے میں چھوٹی بڑی سرکاری اور غیر سرکاری درسگاہیں کھل چکی ہیں، سینکڑوں نئی کتابیں تالیف و ترجمہ ہو چکی ہیں، جن سے ہمارا نصاب تعلیم روز بروز ستھرا اور بلند پایہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور یونانی اور ویدک خیراتی شفاخانوں کی تعداد بھی روز افزوں ترقی پر ہے۔ الغرض اس مبارک اور متحرک زمانے میں ترقی و ترفع کا مقدس جذبہ ہر طبیب کے دل میں موجزن ہے اور اہل ملک کی بڑھتی ہوئی توجہ و قدردانی ہمیں بجا طور پر توقع دلا رہی ہے کہ دیس کی یہ محبوب طبیں آہستہ آہستہ معراج پر پہنچ کر اپنے کھوئے ہوئے وقار کو از سر نو حاصل کریں گی، اور ہمیں امید ہے کہ اس وقت ہمارے محترم اسلاف و اکابر فن کی روحیں اپنے اخلاف کے مساعی جمیلہ سے بہت زیادہ مسرور ہو رہی ہوں گی۔

حکومت میسور اور دیسی طبیں اگر ہم اس موقع پر ریاست میسور کے ان احسانات کا ذکر نہ کریں، جو طب یونانی کی سرپرستی کے سلسلے میں عرصۂ دراز سے جاری ہیں، تو ناسپاس گزاری کے مرتکب ہوں گے۔

حکومت میسور بلحاظ ضبط و نظام، بلحاظ ترقی صنعت و حرفت اور بلحاظ ترقی علوم و فنون ایک بلند پایہ ریاست ہے۔ اس کی شہرت ہندوستان سے باہر دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ مہاراجہ بہادر کی علم نوازی اور دور اندیشی ایک شہرۂ آفاق حقیقت ہے اور یہ ایک مسلم بات ہے کہ جس حکومت میں تعلیمی ترقی کا معیار جس قدر بلند ہوگا اسی قدر اس حکومت میں قومی روایات کے تحفظ اور دیس کے علوم و فنون اور وطن کے ناموس

کی پاس زیادہ ہوگا۔

معلوم ہے کہ حکومت میسور کو دیسی طبیں بہت عزیز ہیں اور اس نے عرصۂ دراز سے طلبا کی طبی تعلیم پر بہت سے وظائف جاری کر رکھے ہیں۔ اور ریاست کی ایک گراں قدر رقم ہمیشہ اس پر صرف ہوتی رہی ہے جس سے میسور کے بہت سے طلبا وطالبات دہلی جیسے مرکز طب سے طبی تعلیم حاصل کرکے آج طبیب اور طبیبات کے لقب سے ملقب ہیں۔ اور حدود ریاست میں لائق اطبا اور طبیبات کی ایک کافی تعداد جمع ہو گئی ہے۔ یہ اطبا اس وقت نہ صرف ملک کے غریب بیماروں کی خدمت دیسی جڑی بوٹیوں سے کر رہے ہیں۔ بلکہ یہی اطبا ریاست میسور کے اس آیورویدک یونانی طبی کالج کے اساتذہ بھی ہیں جو لائق اطبا کے پیدا کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔

الغرض وظائف دے کر اور طلبا کو باہر بھیج کر تعلیم دلانا احیا فن کے سلسلے میں اگر حکومت میسور کا پہلا قدم تھا تو حدود ریاست کے اندر طبی درس گاہ قائم کردینا اور گھر ہی میں تعلیم کا مناسب بندوبست کردینا طبی سرپرستی کا دوسرا قدم ہے۔ اس پر ہم حکومت میسور کی خدمت میں تمام اطبا کی طرف سے ممنونیت کے ساتھ گلدستۂ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ اس علم پرور ریاست کی توجہ روز بروز دیسی طبوں کی طرف بڑھتی چلی جائے گی، اور آخرکار میسور طبی کالج سررشتۂ طبابت یونانی حکومت سرکار عالی کے سبق آموز اصول کے مطابق اس معیاری بلندی پر پہنچ جائے گا جو ہماری طبوں کی ترقی کا اصلی نصب العین اور مطمح نظر ہے اور جس کی بجا طور پر یہ مفید طبیں مستحق ہیں۔

یہ ایک عام اور اصولی بات ہے کہ اگر کسی فن کی تعلیم کے بعد طالب علم کا کوئی روشن مستقبل نہ ہو تو اس تعلیم کے متعلقہ ادارے میں، خواہ وہ طبی ادارہ ہو یا کوئی اور، کوئی تعلیمی رونق نظر نہیں آتی۔ اس کا داخلہ بہت محدود ہوا کرتا ہے۔ ذی استعداد اور اچھی لیاقت کے طلبہ اس ادارے کی طرف رُخ بھی نہیں کرتے، خواہ اس تعلیم گاہ میں لائق اور ماہر اساتذہ بہ کثرت جمع کیے گئے ہوں اور ہر قسم کے سامان تعلیم سے وہ آراستہ ہو۔ ہمیں مہاراجہ بہادر کے دور اندیش، علم پرور اور محسن طب حکومت سے اُمید قوی ہے کہ وہ یونانی طبی کالج میسور کے طلبہ اور ان کے مستقبل کے لیے اس اصولی حقیقت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھے گی۔

آخر میں معزز حاضرین سے معافی کا طالب ہوں کہ میں نے بہت دیر تک آپ کو اپنی طولانی سمع خراشی سے زحمت دی، اور مکرر سپاس گزار ہوں کہ آپ نے ایک خادم فن کو اپنے گھر بلا کر ممنون کیا۔ اور اس امر کا ندین موقع عنایت فرمایا کہ وہ بھائیوں کے سامنے اپنے ناچیز خیالات کا اظہار کرسکے۔

ناچیز خادم فن، محمد کبیر الدین

ہمدرد صحت کا ضبطِ تولید نمبر

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند دہلی

رسالہ ہمدرد صحت کا جولائی ۱۹۳۹ء کا خاص نمبر میں نے مطالعہ کیا۔ اس میں مسئلہ تنظیم نسل یا ضبط تولید (برتھ کنٹرول) پر ملک کے مشاہیر اور ارباب کمال کے مضامین کا قابلِ قدر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اور مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر پوری روشنی ڈالنے کی سعی مشکور کی گئی ہے۔ ماہرینِ فن ڈاکٹر اور اطبا، علمائے اقتصادیات اور علمائے مذاہب کے سیر حاصل ابحاث و مضامین فراہم کرنے میں جناب حکیم عبدالحمید صاحب مدیر ہمدرد صحت و مالک ہمدرد دواخانہ مستحق تحسین و مبارک باد ہیں۔ اس مسئلے پر اتنا بیش بہا ذخیرہ اس سے پہلے کسی کتاب یا رسالے میں جمع نہیں کیا گیا اور نہ کسی تصنیف و تالیف میں اس قدر وسعت کے ساتھ قیمتی معلومات مل سکتے ہیں۔ حکیم صاحب کا ذوق اور ہمت اور اس کے ساتھ دریا دلی بذل زر سزاوار شکریہ ہے۔ ناظرین رسالہ اور اہل فن اور عامۃ الناس حکیم صاحب کے شکرگزار ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہمدرد صحت کے خاص نمبر قبولیت عامہ کا فخر حاصل کرچکے ہیں اور حکیم صاحب کی محنت خلوص اور خدمتِ خلق کے جذبات اور سلیقہ شعاری کا سکہ بٹھا چکے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ　دہلی　۳ اگست ۳۹ء

نوٹ:۔ خریداران رسالہ ہمدرد صحت سے التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ "منیجر"



مُراسلات

آل انڈیا یونانی طبّی کانفرنس پٹیالہ

۱۱ جنوری ۱۹۴۰ء کو حسب اعلان بھوپ اندر طبیہ کالج پٹیالہ کے جلسۂ تقسیم اسناد کے بعد آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کی مجلس منتظمہ کا اجلاس زیر صدارت شفاء الملک حکیم دلبر حسن خاں صاحب منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل اطبار ہندوستان کے مختلف حصوں سے شریک اجلاس ہوئے :۔

جناب حکیم خواجہ رضوان احمد صاحب دہلی ، جناب حکیم مولوی حاجی ابوتراب محمد عبدالحق صاحب امرت سر، حکیم شمس الحق خاں صاحب امرت سر، حکیم ناظرالدین صاحب ظہیری مہر ہود ڈآف انڈین میڈیسن یو۔پی، حکیم محمد سلیم الدین صاحب علی گڑھ ، حکیم سید محسن علی خاں صاحب ڈپٹی ایڈیٹر حکیم الہند مظفر نگر ، حکیم پشپال صاحب روپڑ، حکیم مولوی فضل داد خاں صاحب کوہ مری، حکیم محمد یٰسین صاحب اٹاوہ ، حکیم رنجیت سنگھ صاحب انبالہ، حکیم شیر سنگھ صاحب انبالہ، حکیم کرشن چندر صاحب بٹشناگر سہارنپور، حکیم خیراتی لال صاحب فیروزپور، حکیم سوہن لال صاحب منٹگمری، حکیم پرکاش رام صاحب نابھا اسٹیٹ، حکیم پونّو پال صاحب روپڑ، حکیم بالی رام صاحب لدھیانہ، حکیم گندھرپ سنگھ صاحب ضلع انبالہ، حکیم گیندا رام صاحب کانگڑہ حکیم مولوی عبدالحلیم صاحب انبالہ، حکیم احمد اختر صاحب بجنور، حکیم اجودھیا پرکاش صاحب لدھیانہ، حکیم ٹھاکر دت صاحب گورداسپور، حکیم مولوی نور احمد صاحب ریاست بہاول پور، حکیم سنار چند صاحب کیتھل، حکیم ست دیو صاحب جالندھر، حکیم نعمت اللہ خاں صاحب اجمیر، حکیم شیر دیال صاحب انبالہ، حکیم سادھو رام صاحب انبالہ، حکیم چھوٹو رام صاحب انبالہ، حکیم منوہر سنگھ صاحب میاں والی، حکیم شمبھو ناتھ صاحب سیالکوٹ حکیم ترلوک سنگھ صاحب سرگودھا، حکیم مدن لال صاحب انبالہ، حکیم بابر علی صاحب پٹیالہ، وغیرہم۔

(۱) سب سے پہلے حکیم محمد ظہیر الدین صاحب سکریٹری آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ یوپی، میرٹھ کا گرامی نامہ بابت الحاق پیش ہوکر باتّفاق رائے طے پایا کہ الحاق منظور ہے۔ سکریٹری صاحب کو الحاق کے متعلق باقاعدہ منظوری کی اطلاع دی جائے۔

(۲) حکیم ظہیر الدین صاحب کا دعوت نامہ، کہ کانفرنس کا سالانہ اجلاس دہلی میں منعقد کیا جائے، پیش ہوکر فیصلہ ہوا کہ کانفرنس کا سالانہ اجلاس ان کی دعوت کے مطابق اپریل ۱۹۴۰ء میں منعقد ہو۔ انعقاد جلسہ کے سلسلے میں دفتر اُن کی ہر امکانی وجائز امداد کرے۔

بعد ازاں حسب ذیل تجویزیں پیش ہوکر پاس ہوئیں :۔

(۱) حکومت ترکی کو ہولناک زلزلے اور طوفانی سیلاب کی وجہ سے جو نقصان پہنچا ہے، یہ جلسہ اُس پر دلی افسوس کرتے ہوئے اطبار سے درخواست کرتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کی امداد فرمائیں۔ یہ تجویز جناب صدر کی طرف سے پیش ہوکر پاس ہوئی۔

(۲) اس کانفرنس کی رائے ہے کہ پٹیالے میں ویدک شفاخانوں کی طرح یونانی شفاخانے بھی قائم کئے جائیں تاکہ یونانی علاج کرنے والوں کو سہولت ہو۔ محرک، حکیم شمس الحق خاں صاحب امرت سر۔ موئید حکیم ناصر الدین صاحب ظہیری، میرٹھ

(۳) یہ اجلاس ویدک اینڈ یونانی طبّی کالج امرت سر کی خدمات کو بہ نظر استحسان دیکھتا ہے اور حکیم ابوتراب محمد عبدالحق صاحب اور حکیم شمس الحق خاں صاحب پرنسپل کالج کی مساعی جمیلہ کی قدر کرتا ہے۔ محرک ، حکیم علی احمد خاں صاحب بجنور۔ موئید، حکیم محمد سلیم الدین صاحب علی گڑھ۔

(۴) مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ہز ایگزالٹڈ ہائی نس حضور نظام کی اس طبی سرپرستی کو باعث فخر سمجھتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے حیدر آباد دکن میں اوّل پہلے پہل یونانی شفاخانہ اور نظامیہ طبیہ کالج کا افتتاح فرما کر طب و اطبار پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ یہ اجلاس دوسرے والیان ریاست سے بھی درخواست کرتا ہے کہ وہ بھی اپنے ہاں طبی ادارے قائم فرما کر طب یونانی کی سرپرستی فرمائیں۔ محرک جنرل سکریٹری کانفرنس۔ موئید: حکیم ابوتراب محمد عبدالحق صاحب

(۵) یہ اجلاس جناب حکیم محمد شریف صاحب مدیر الطبیب، لاہور، حکیم مولوی ابو تراب محمد عبدالحق صاحب امرت سر، حکیم ناصر الدین صاحب کچہری مہرؔ کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے کہ بھوپال اندرا طبیہ کالج کی جانب سے ان کی طبی خدمات کے صلے میں فاضل طب کی اعزازی ڈگری و شہادت تمغے دیئے گئے۔ محرک، حکیم خواجہ رضوان احمد صاحب، مؤید حکیم علی احمد خاں صاحب۔

(۶) یہ اجلاس حکومت پنجاب سے درخواست کرتا ہے کہ اطبا اور وید صاحبان کے لئے جو حقوق و مراعات تحقیقاتی کمیٹی نے اطبا کے سامنے رکھے ہیں وہ نہایت ضروری ہیں۔ اطبا کو رعایتیں دینی ضروری ہیں۔ محرک حکیم شمس الحق خاں صاحب، مؤید، حکیم محسن علی خاں صاحب زیدی مظفر نگر۔ جلسہ صاحب صدر کے شکریہ کے بعد برخاست ہوا۔

حکیم محمد اسلم جالوی؛ بہاری

جمعیت مجالس اطباء پنجاب، لاہور

آج لاہور میں پنجاب کے اکابر اطباء نے برکت علی محمڈن ہال میں جمع ہو کر جمعیت مجالس اطباء پنجاب کے زیر اہتمام مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں مرحوم کا یوم وفات منایا۔ صبح دس بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک محمڈن ہال میں متعدد طبی بورڈوں نے عام مریضوں کا بلا معاوضہ معائنہ کیا۔ اور انہیں ہر قسم کا طبی مشورہ دیا گیا۔ بلغم اور پیشاب کے امتحان کئے گئے۔

تین بجے دوپہر کو اکابر اطباء کا ایک اجتماع نیر منزل میں زیر صدارت حکیم عبدالمجید صاحب عتیقی ہوا۔ اس اجتماع میں ایڈیٹر صاحب رسالہ الحکیم، ایڈیٹر صاحب رسالہ مشیر الاطباء، ایڈیٹر صاحب شمس الاطباء، حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور، حاذق الہند حکیم سید ظفر یاب علی صاحب، حکیم محمد شریف صاحب صدر انجمن طبیہ پنجاب، مسیح الملک حکیم محمد جمیل خاں صاحب دہلوی، حکیم سید نوازش علی صاحب، ڈاکٹر سید دلاور علی صاحب سیکرٹری طبیہ کالج کمیٹی کے علاوہ پچاس کے قریب طبیب حضرات نے شرکت کی۔ جلسے میں پنجاب میں طبیبوں کے رجسٹریشن اور دیگر مسائل طبیہ پر دو گھنٹے تک بحث ہوتی رہی۔

جناب حکیم نیر واسطی صاحب کی جانب سے مسیح الملک حکیم محمد جمیل خاں صاحب کے اعزاز میں ایک پر تکلف دعوت چائے کا اہتمام کیا گیا اس میں بھی مشاہیر اطباء، شعرا اور ادیب حضرات نے شمولیت فرمائی۔

شام کو برکت علی محمڈن ہال میں مسیح الملک حکیم محمد جمیل خاں صاحب کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں ملک نصر اللہ خاں عزیز بی اے، مولانا سالک صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج، مسٹر ایم کے خاں سکریٹری پنجاب کرسچین ایسوسی ایشن، حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج، جناب حکیم نیر واسطی صاحب اور دیگر جلیل القدر حضرات نے اپنے گراں پایہ خیالات کا اظہار فرمایا۔ حکیم اجمل خاں مرحوم کی شخصیت اور طب یونانی کی افادیت پر تقریریں کی گئیں۔ جناب صدر کا تحریری خطبہ ملک نصر اللہ خاں صاحب عزیز نے پڑھ کر سنایا۔

اراکان جمعیت کی جانب سے ایک دل چسپ مباحثے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ پنڈت ٹھاکر دت صاحب شرما وید کی صدارت میں طب یونانی کی افادیت پر حکیم جلیل احمد صاحب انصاری نے، طب جدید مشرقی کے موضوع پر حکیم مختار احمد صاحب صدر انجمن خادم الحکمت نے، ہومیوپیتھک کی وضاحت میں ڈاکٹر قمر الدین صاحب نے، طب روحانی کی خصوصیات پر ڈاکٹر فاضل نے اور ویدک پر پنڈت ٹھاکر دت صاحب نے سیر حاصل تقریریں کیں۔ حکیم ابو تراب عبدالحق صاحب امرت سری کی دل چسپ تقریروں نے بھی خراج تحسین وصول کیا۔ آخر میں جمعیت کے سیکرٹری کی جانب سے ہر دو صدور اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور جلسہ تقریباً دس بجے رات کو ختم ہوا۔ (سیکریٹری جمعیت مجالس اطباء پنجاب، لاہور)

مجلس مذاکرہ جامعہ طبیہ دہلی

مصیبت زدگان ترکی سے ہمدردی ۴ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کو ترکی کے مصیبت زدگان زلزلہ کی ہمدردی میں اسٹاف طلبا جامعہ

طبیہ دہلی کا عام جلسہ زیر صدارت مولانا حکیم عطاء الرحمٰن صاحب قاسمی صدر مجلس مذاکرہ و باؤس فزیشن و پروفیسر جامعہ طبیہ دہلی منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل تجویز پاس ہوئی:۔

"اساتذہ و طلباء جامعہ طبیہ دہلی کا یہ عام جلسہ اناطولیہ و ترکی کے مصیبت زدگان کے ساتھ دلی ہمدردیاں ظاہر کرتے ہوئے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور تمام اہل ہند سے دردمندانہ اپیل کرتا ہے کہ اس شدید مصیبت میں ترکوں کی زیادہ سے زیادہ امداد کر کے انسانی ہمدردی کا ثبوت دیں"

پھر جناب صدر نے زلزلے کے حالات بیان کرتے ہوئے طلباء کو امداد کی طرف توجہ دلائی اور "مذاکرہ" کی طرف سے ریلیف کے لئے تین افراد پر مشتمل ایک کمیٹی کا اعلان کیا جو طلباء و اساتذہ سے چندہ جمع کرے۔ نیز پانچ روپے کی رقم خود پیش کی۔

بزمِ مشاعرہ ۱۱ جنوری سنہ ۴۰ء کو جناب افضل الحکماء مولانا حکیم عطاء الرحمٰن صاحب قاسمی صدر مذاکرہ، باؤس فزیشن و پروفیسر جامعہ طبیہ کی صدارت میں ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوئی، جو اساتذہ اور طلباء کی دلچسپی و سرگرمیوں کی وجہ سے بہت کامیاب رہی۔ طرحی اور غیر طرحی غزلیں اور نظمیں پڑھی گئیں۔ اور مندرجہ ذیل طلباء نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔

سید نجم الحسن صاحب نجم نائب ناظم دارالمطالعہ، محمد عباس صاحب عباس، رئیس احمد صاحب فانی ناظم مذاکرہ، محمد انوار اللہ صاحب اثمد نائب ناظم مذاکرہ، عبدالمتین صاحب متین نائب صدر مذاکرہ، محمد عدنان خاں صاحب قمر بھوپالی، سید علی مرتضیٰ صاحب اختر، سید آل مصطفےٰ صاحب رضوی، خواجہ احسان الرحمٰن صاحب احسان، حافظ محمد نعیم صاحب نعیم، غلام حبیب صاحب، ارتضی الرحمٰن صاحب۔

مشاعرہ کے بعد جناب مولانا حکیم عطاء الرحمٰن صاحب قاسمی صدر جلسہ نے ایک اصلاحی تقریر فرمائی جس میں مشاعرہ کی کامیابی اور حاضرین کی دلچسپی پر اظہار اطمینان کیا۔

(ناظم مجلس مذاکرہ جامعہ طبیہ دہلی)

مجلس مذاکرہ طبیہ کالج لاہور

طبیہ کالج لاہور میں طلباء کی ایک مجلس مذاکرہ عرصے سے قائم ہے ہر اتوار کو اس کے باقاعدہ جلسے ہوتے ہیں جن میں مفید علمی و طبی عنوانوں پر نہایت دلچسپ اور پُر از معلومات مضامین پڑھے جاتے ہیں سنئے سال کے لئے عہدہ داروں کا انتخاب ۲۶ نومبر سنہ ۱۹۳۹ء کے جلسے میں زیر صدارت جناب ڈاکٹر محمد صادق صاحب ایم۔ سی۔ پی۔ ایچ (کلکتہ) وائس پرنسپل طبیہ کالج لاہور منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے:

حکیم محمد احمد خاں صاحب قصوری جنرل سیکرٹری۔ حکیم محبوب الرحمٰن گلشن اُرمڑی۔ جائنٹ سیکرٹری۔

علاوہ ازیں طبیہ کالج لاہور کے سپورٹس کلب کے جنرل سیکرٹری مسٹر عبدالرشید صاحب قریشی کو ٹلوی کثرت رائے سے منتخب ہوئے۔

(محبوب الرحمٰن گلشن جائنٹ سیکرٹری)

نتیجہ امتحان ضمیمہ حکیم حاذق طبیہ کالج لاہور

شمارہ	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	نتیجہ	درجہ کامیابی	
۱	[illegible]	محمد بشیر	۶۳۶	پاس	دوم	
۲	[illegible]	محمد شریف	۶۱۷	″	″	
۳	[illegible]	عبدالسلام	۵۵۰	″	″	
۴	[illegible]	امولک رام	۵۶۱	″	″	
۵	[illegible]	احمد علی	۵۹۹	″	″	
۶	[illegible]	مزمل حسین	۵۵۱	″	″	
۷	[illegible]	دوست محمد قریشی	۶۷۰	″	″	امیدوار ملتان طبیہ کالج

(سپرنٹنڈنٹ بورڈ امتحانات طبیہ کالج لاہور)

عِلم اور حکمت کے خزانے

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفریں صورت سے ابھی ہے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اس صفت میں رطب اللسان ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کماحقہ پورا کر دیا ہے۔ اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سالگرہ کی تقریب میں ہر جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف چند بیس جلدیں مکمل کی گئی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں۔ قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی خیال ہی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں لیکن اس کے لیے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تا کہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی مکمل کرائی گئی ہیں جو جولائی ۳۴ء سے جون ۳۵ء تک، اور جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء تک اور جولائی ۳۶ء سے جون ۳۷ء اور جولائی ۳۸ء سے جون ۳۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید و اعادہ شباب اور درازیٔ عمر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۳۸ء سے جون ۳۹ء میں گزشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکماء متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔

اِن جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجیے کہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادہ شباب اور درازیٔ عمر تھا اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے آل اطفال کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر و نایاب مضامین ہیں جن کی نظیر انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہیں اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں ۳۷-۳۸ء کی جلد میں گزشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہے تو شائقین اور قدرشناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ ۳۸-۳۹ء کی جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں۔ دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکا اور آسٹریلیا وغیرہ بر اعظموں کے ہیں۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہی ہے بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں نہ صرف اطباء ہی کے لیے ضروری ہیں بلکہ عوام اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار بھی جا بجا نظر آئیں گے۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی



بابُ الصحت　ایک حقیقی جنگِ عظیم!

اکثر لوگ جنگ کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ جب دُنیا مہذب نہ تھی تو لوگ فخر کرتے تھے کہ خون بہانے میں وہ ایک دوسرے سے سبقت لے جاتے ہیں۔ لیکن جوں جوں تہذیب پھیلنے لگی لوگوں پر غصّے کی بجائے عقل نے اپنا قبضہ کیا اور انہوں نے ایک دوسرے کا خون بہانے کا خیال ترک کر دیا اور یہ محسوس کیا کہ بنی نوع انسان کا آپس میں مل جل کر رہنا رہنے سہنے کا اچھا اور صحیح طریقہ ہے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرنا اور محبت و شفقت سے پیش آنا اُن کا فرض ہے۔

جنگ و جدال کے علاوہ انسانیت کے کئی اور دشمن بھی ہیں۔ جن کے خلاف لام باندھنا نہایت ضروری ہے۔ افلاس اور جہالت ایسی چیزیں ہیں جن کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں ہمہ تن مصروف رہنا چاہیئے۔ مگر سب سے زیادہ قابلِ قدر لڑائی جو انسان کو لڑنی چاہیئے اور وہ لڑ رہا ہے وہ بیماریوں کا خوفناک دشمن ہے۔ بعض دفعہ وہ ہم پر چپ چاپ نہایت تیزی اور تندی کے ساتھ حملہ کر دیتا ہے۔ بعض دفعہ وہ اندر ہی اندر پھیل کر ہم پر ٹھیک موقع پا کر حملہ کرتا ہے۔

اس دشمن کے خلاف جنگ کرنا کافی لمبا کام ہے، جس سے آدمی دِق آ جاتے ہیں۔ مگر ان تھک اور خاموش سپاہی ضرور کامیاب ہوتے ہیں۔

چنانچہ آپ کو معلوم ہوگا کہ خلقِ خدا کو فائدہ پہنچانے کے لئے بہت سے طبی سپاہیوں نے اپنی جانیں تک دے دی ہیں۔

آج کل انسان کو قدرت کے خلاف بھی جنگ کرنا ضروری ہو گیا ہے، یعنی ہوا، پانی، آگ، پہاڑ اور صحرا اور ان کی آفتوں پر غالب آنا۔ ان سب سے بڑھ کر خوفناک وبائیں اور امراض ہیں جن کو روکنے کے لئے سر توڑ کوششیں کرنی چاہئیں۔ چنانچہ سینکڑوں اہلِ طب اور سائنس دانوں نے اپنی عمریں گنوا دیں اور اس جنگ میں دشمن کو نیچا دکھانے کے لئے اپنی جانیں تک دے دی ہیں۔

سائنس داں بیماریوں کے اسباب معلوم کرنے کے لئے سرگرداں ہیں۔ بعض بیماریاں جراثیم سے پھیلتی ہیں۔ یہ جراثیم ہمارے جسموں میں داخل ہو جاتے ہیں اور وہ اس قدر چھوٹے ہوتے ہیں کہ ننگی آنکھ سے نہیں دکھائی دیتے۔ بعض جراثیم انسان کے لئے مفید بھی ہوتے ہیں۔ بعض غیر مفید اور نقصان دہ جراثیم ہمارے جسموں میں خوراک یا جسموں کے مسامات کے ذریعے سے داخل ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم تنومند ہیں تو یہ جراثیم ہم کو کم نقصان پہنچائیں گے۔ لیکن اگر ہم بیمار یا کمزور ہوں تو یہ کیڑے ہمارے جسموں کو برباد کرنے اور ہماری تندرستی کو نابود کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

ابھی پچاس سال پہلے کا ذکر ہے کہ ایک جرمن سائنس داں رابرٹ کاخ نے معلوم کیا کہ بیماریاں جراثیم سے پھیلتی ہیں۔ اس نے پچکاریوں کے ذریعے سے چند تندرست بھیڑوں کے جسموں میں یہ کیڑے داخل کئے اور وہ سب بیماری کا شکار ہو گئیں۔ اس بنا پر ہیضہ، انفلوئنزا اور تپ دق وغیرہ بیماریوں کے جراثیم کا پتہ چلا ہے۔

لوئی پاسچر نامی مشہور سائنس داں نے بیماریوں سے بچنے کے لئے ٹیکے کی ایجاد کی۔ اس نے پچیس بھیڑوں کو ٹیکہ لگایا جن میں بیماری کے ہلکے کیڑے تھے اور پچیس بھیڑوں کو ٹیکہ نہ لگایا۔ اس کے بعد دونوں گروہوں کے جسموں میں بیماری کے خوب پلے ہوئے کیڑے داخل کئے۔ وہ بھیڑیں جن کے ٹیکہ نہ لگایا تھا مر گئیں اور ٹیکے لگی ہوئی بھیڑیں بالکل محفوظ اور امن میں رہیں۔

ایڈورڈ جینر نے طاعون کا علاج دریافت کیا۔ ہندوستان کے محکمۂ صحت کے ڈاکٹر رانلڈ راس نے ملیریا بخار کا علاج دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مچھر کے کاٹنے سے ملیریا ہوتا ہے۔ یہ مچھر تالابوں اور جوہڑوں وغیرہ میں پرورش پاتے ہیں۔ اور یہ کہ اگر مچھروں کی پرورش گاہیں بند کر دی جائیں تو ملیریا کا انسداد ممکن ہے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیماری کے باعث جسم کا کوئی حصہ کاٹ دیا جاتا ہے۔ یا ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑنی پڑتی ہے۔ ان آپریشنوں میں مریضوں کو پہلے سخت تکلیف ہوا کرتی تھی۔ نشتر سے لوگ لرز جاتے تھے مگر موجودہ علمِ طب نے ایسی چیزیں دریافت کر لی ہیں جن کے سونگھانے سے مریض تکلیف نہیں

پاتا۔ اس کے بعد ہی کلوروفارم کی ایجاد عمل میں آئی جس سے یہ تکلیف بالکل ہی جاتی رہی۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ گلاسکو کے ہسپتال میں ایک پتلا دُبلا آدمی جس کا نام لسٹر تھا اور جو علم طب کا مطالعہ کرنے اور اپنی جماعت کا بہت اچھا طالب علم ثابت ہونے کے بعد بطور ایک ادنیٰ سرجن کام کر رہا تھا، کیا دیکھتا ہے کہ جسم میں اگر زخم سڑ جائے تو اس کی وجہ ہوا ہوتی ہے جو جراثیم سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ اس نے کاربالک تیل زخموں پر مل کر پٹی باندھنی شروع کی تو زخم جلد اچھے ہونے لگے اور اس تیل کا فائدہ عام ہو گیا۔

سنہ ۱۸۰۰ء میں ہمفرے ڈیوی، کارنوال کے ایک نوجوان لڑکے نے، جو بائیس سال سے زیادہ عمر کا نہ ہوگا، یہ دریافت کیا کہ کئی گیسیں ایسی ہیں جو انسان کو نیند کی حالت میں لا سکتی ہیں اور اس کو دُکھ درد کا احساس ہی جاتا رہتا ہے۔ سنہ ۱۸۴۴ء تک اس کی ایجاد کی ہوئی گیسوں پر کوئی توجہ نہ کی گئی۔

بچپن کا زمانہ تھا کہ بھٹی دھونکنے والے ایک لڑکے نے اس امر کی طرف توجہ کی اور اس نے وہ گیسیں دریافت کرنی شروع کیں جو انسان کو بے ہوش کر دیتی ہیں۔ اس نے کئی تجربے کئے۔ بہت جلد ملک میں لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور ڈاکٹروں نے اس کے کام کا امتحان لیا۔ اب اس کی گیسوں کی مدد سے لوگ آرام سے بلا تکلیف وہ اد خطرناک آپریشن بھی کرا سکتے ہیں۔ مگر کل زخم آپریشن کے بعد جلد ہی اور آسانی کے ساتھ اچھے ہو جاتے ہیں اور شاذ و نادر ہی کوئی مہلک حادثہ پیش آتا ہے۔

مادام میری کیوری اور مسٹر کیوری نے مل کر تجربات کئے اور ریڈیم دھات کا پتہ چلایا۔ اس دھات کے نہایت باریک باریک ذرّے عدد سریع الاثر اور طاقت ور ہوتے ہیں۔ یہ دھات دُنیا میں نہایت ہی کم ہے مگر اس کی مدد سے سرطان اور دیگر مہلک امراض کے ازالے کے لئے جو کوششیں ہوئی ہیں ان کی افادیت سے بھلا کون انکار کر سکتا ہے۔

سنہ ۱۸۶۷ء کا ذکر ہے کہ مُلک پولینڈ میں سخت بدامنی اور پریشانی تھی۔ ایک چھوٹی سی لڑکی نے زمانہ حال کی ایک بہترین چیز ایجاد کی۔ اس عمر میں جب کہ لڑکیاں گڑیوں سے کھیلتی اور پرستان کی کہانیاں سنتی ہیں، ننھی سی میری نے اپنے باپ کے معمل (لیبورٹری) جا کر چیزوں کو دیکھنا بھالنا شروع کیا۔ سائنس کے راز اس قدر جلد معلوم کرنے کی دُھن اسے لگ گئی۔ اور سولہ سال کی عمر سے بھی پہلے "مس پروفیسر" کے نام سے وہ پکاری جانے لگی۔ علمی کاموں کے صلے میں اسے ایک سونے کا تمغہ بھی انعام میں دیا گیا تھا۔ جب وہ بڑی ہو گئی تو ایک روسی خاندان میں استانی بن گئی اور میری کو جسے اپنے ملک سے بڑی محبت تھی، اُن لوگوں میں رہنے سہنے لگی جو روسی حکومت کا خاتمہ کرنا چاہتے تھے۔

پروفیسر رانٹجن نے ایسی کرنیں دریافت کی ہیں جو دیوار جیسی ٹھوس چیزوں میں سے بھی گزر سکتی ہیں۔ ان شعاعوں کی مدد سے ڈاکٹر سب مریض کے جسم کے اندرونی حالات جھٹ دیکھ لیتے ہیں اگر جسم کے اندر کوئی ہڈی ٹوٹ گئی ہو یا گولی لگ گئی ہو تو وہ نہایت آسانی کے ساتھ معلوم ہو جاتی ہے۔ پاسچر، جینر، کیوری، رانٹجن ایسے سپاہی تھے جنہوں نے بیماریوں کے خلاف جنگ و جہاد کیا اور کامیاب ہوئے۔ خلقِ خدا اس جنگ کو ہمیشہ بیتک کہتی ہے۔

اس جنگ میں کام کرنے والے اپنی خوشحالی اور ناموری کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور بنی نوع انسان کے مفاد کو ہمیشہ سامنے رکھتے ہیں۔ وہ اس جنگ میں نہایت پامردی کے ساتھ لڑتے رہے ہیں اور ان کو ہمیشہ احسان مندی اور تشکر کے جذبات کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔

چیٹر، جینر، لسٹر، میڈم کیوری اور رانٹجن ان خاص جنگی رہنماؤں میں سے ہیں جو جنگ عظیم میں بیماری اور مرض کے خلاف جہاد میں کام آئے ہوئے ہیں۔ سینکڑوں نے اپنی زندگیاں انہیں کام میں صرف کر دی ہیں اور ایک معمولی سپاہی کی طرح نامعلوم اور گمنام مر گئے ہیں۔ لیکن جہاں تک اُن کی وفاکیشی، بہادری اور حسن خدمات کا تعلق ہے ان کا نام ہمیشہ یادگار رہے گا۔ یہ بنیادی کام ہے اور لوگ اسے ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھتے رہیں گے۔ کیونکہ وہ بنی نوع انسان کو خوفناک امراض اور تکلیفوں سے بچانے کے لئے جو جنگ خاموشی کے ساتھ کر رہے ہیں وہ ایک حقیقی جنگ ہے۔

دانتوں کے امراض کیوں بڑھ رہے ہیں؟

از جناب ڈاکٹر گنیش داس صاحب چڈیا ایف۔آر۔ایس۔اے (لندن) ایم۔پی۔بل۔ڈی ایس۔

اس سے سب شکتیمان پرماتما نے انسان کے جسم کی ہر ایک چیز ایسی ضروری بنائی ہے کہ چھوٹی سی چھوٹی بناوٹ میں بھی اگر کچھ نقص آجائے تو تکلیف ہوتی ہے۔ اگر کوئی بڑا عضو ناقص ہو تو زندگی تاق کم رہنا محال ہو جاتا ہے۔ دانت جو بظاہر ادنےٰ سے معلوم ہوتے ہیں، بعض دفعہ ایسے شدید درد میں مبتلا کر دیتے ہیں کہ زندگی دوبھر ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی مہلک اور سخت بیماریوں کا سبب بعض دفعہ دانتوں میں ہی ہوتا ہے۔ دانت اگر نہ ہوں تو چہرے کی زیبائش اور خوبصورتی جاتی رہتی ہے۔ اکثر الفاظ صحیح ادا نہیں ہوتے۔ کھانے کا لطف جاتا رہتا ہے۔ اگر دانت نہ ہوں یا خراب ہوں تو غذا اچھی طرح چبائی نہیں جا سکتی اور وہ اسی طرح معدے میں چلی جاتی ہے جس سے پیٹ کے بہت سے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ خوراک کا بہت سا حصہ چبانے میں تھوک کے ساتھ ملنے سے ہی قابلِ ہضم ہوتا ہے۔ اس لئے اگر دانت نہ ہوں تو خوراک کا وہ حصہ جو منہ میں ہضم کے قابل بنتا ہے، معدے میں جا کر بدہضمی اور بہت سی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ الغرض دانت بھی خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہیں اور ان کی سلامتی کے لئے کوشش کرنا ہر شخص کا فرض ہے۔

شائستہ اور ناشائستہ قوموں کے دانت اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ ناشائستہ قوموں کے دانتوں میں باوجود بے احتیاطی کے کوئی خرابی نہیں پیدا ہوتی۔ لیکن شائستہ قوموں کی حالت اس کے بالکل برخلاف ہے یعنی اکثر باوجود ان کے احتیاط کرنے کے بھی ان میں اکثر امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر افریقہ کے ایک ہزار حبشیوں کے دانتوں کا امتحان کیا جاتا ہے تو ایک کے دانتوں میں بھی کوئی بیماری نہیں پائی جاتی مگر یورپ میں ہزار میں سے ایک کے دانت بھی صحیح اور تندرست نہیں ملیں گے۔ دی رائل ڈینٹل کالج آف لنڈن میں، جہاں میں نے تعلیم پائی ہے، ایک ہزار کے قریب دانتوں کے مریض روزانہ آجاتے تھے، سینکڑوں کی تعداد میں ایسے بچے بھی روزانہ آتے تھے جو دانتوں کی ایسی ایسی بیماریوں میں مبتلا ہوتے تھے جن سے ہمارے ہندوستان کے بہت سے ڈاکٹر بھی ناآشنا ہیں۔ جوں جوں آج کل کے زمانے کی شائستگی ہندوستان میں بڑھ رہی ہے اُسی قدر دانتوں کے امراض بھی دن بدن ترقی پر ہیں۔

دانتوں کے دو سیٹ قادرِ مطلق نے انسان کو دانتوں کے دو سیٹ دیے ہیں۔ ایک سیٹ وہ ہمیں بچپن میں عطا کرتا ہے جن کو دودھ کے دانتوں کا سیٹ کہتے ہیں۔ دودھ کے دانت تعداد میں بیس ہوتے ہیں۔ دوسرا سیٹ پکا کہلاتا ہے جس میں بتیس دانت ہوتے ہیں۔ چھ سال کی عمر میں دودھ کے دانت گرنے لگ جاتے ہیں اور ان کی جگہ پکے یا مستقل دانت نکلنے لگ جاتے ہیں۔ تیرہ سال کی عمر میں یہ دانت نکل آتے ہیں۔ تیسری ڈاڑھیں یا عقل ڈاڑھیں اٹھارہ سال کی عمر کے بعد نکلتی ہیں۔

دانتوں کی بناوٹ: دانت کی ساخت میں تین چیزیں پائی جاتی ہیں: (۱) دانتوں کا اصل مادہ (ڈنٹین) (۲) دانتوں کا مینا یا جلا (اینمل) (۳) سیمنٹ جیسا کا مادہ (سیمنٹم) دانتوں کا اصل مادہ: دانت کا بہت سا حصہ اسی سے بنتا ہے اس کے درمیان یعنی دانت کی کل لمبائی میں ایک جوف یا خلا پایا جاتا ہے جس میں بحالت اصلی خون کی رگیں اور پٹھوں کی باریک شاخوں سے بھری ہوئی ایک ساخت رہتی ہے جس کو دانتوں کا گودا (ٹوتھ پلپ) کہتے ہیں۔ پٹھوں کی ان ہی باریک شاخوں میں کوئی ذرا نقص ہو جانے کی وجہ سے دانتوں کی اندرونی ساخت میں دباؤ پڑتا ہے اور دانتوں میں درد ہونے لگتا ہے۔

مینا یا جلا: ایک نہایت سفید چکنی چمک دار شے ہے جو دانتوں کے اس تمام حصے پر پتلا استر لگاتی ہے جو مسوڑھوں سے باہر ہے۔

سیمنٹ جیسا مادہ دانتوں کی جڑ پر استر لگاتا ہے۔

دانتوں میں کیڑا لگ جانا: دانتوں کی سب سے زیادہ اور عام بیماری، جس سے شائستہ لوگوں کے دانت گل جاتے ہیں اور خراب ہو جاتے ہیں، یہی ہے۔ آج سے سو سال پہلے یورپ میں دانتوں میں کیڑا لگ جانے کے متعلق بعینہٖ وہی خیالات تھے جیسا کہ آج کل ہندوستان

میں جاہے بہت سے بھائیوں کے ہیں کہ دانتوں کو کیڑا کھا جاتا ہے۔ ۱۸۳۵ء میں مسٹر رابرٹ ٹن، ایک انگریز مورخ نے لکھا تھا کہ دانت کو کیڑا نہیں کھاتا بلکہ منہ کا کوئی کیمیاوی سیال اُسے کھا جاتا ہے۔ اس کے بعد بہت سے تجربے ہوتے رہے۔ آخر میں ڈاکٹر سیلر نے سب بات پوری طرح سے کھوجی۔ اس نے بتایا کہ دانت کو دودھ کا تیزاب الیکٹک ایسڈ کھا جاتا ہے۔ جو خوراک کے ذروں کے سڑنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ثبوت میں اس نے ایک انسانی دانت میں روٹی کا ٹکڑا باندھ کر انسان کے تھوک سے بھرے گلاس میں ڈال دیا۔ اُس کی حرارت وہی رکھی جو ہمارے منہ میں ہوتی ہے۔ اور کئی ہفتے تک ایک الماری میں قفل لگا کر رکھ دیا۔ ڈینٹل سرجری کمیٹی کے ڈاکٹروں کے روبرو جب اس گلاس کو نکال کر دانت کا ملاحظہ کیا گیا تو اس میں کیڑا اسی طرح لگا ہوا تھا جس طرح ہمارے منہ میں لگ جاتا ہے۔

بچے اور دانت بچوں میں دانتوں کے درد کے سبب سے مرگی کی طرح دورے پڑنے لگتے ہیں اور کبھی قے، دست اور بدہضمی وغیرہ ہو جاتی ہے اور ان کی پرورش بھی رک جاتی ہے۔ بچوں کی ہر ایک بیماری میں دانتوں کا ملاحظہ کرنا ہر ڈاکٹر کا پہلا فرض ہے۔

پائیوریا :- دانتوں کی دوسری عام بیماری پائیوریا یعنی مسوڑھوں سے پیپ یا مواد کا نکلنا ہے۔ اس میں ذرا سی رگڑ سے مسوڑھوں سے خون اور پیپ نکلنے لگتی ہے۔ اس بیماری کا سبب ایک لمبوترا جرثومہ ہے جسے جرثومہ صدید کہتے ہیں۔ یہ جراثیم دانتوں کے ساکٹ میں بیٹھ جاتے ہیں اور جو خون دانت میں اُس کی پرورش کے لئے آتا ہے اس کو پیپ میں تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ ان کے پیدا ہونے کے سبب بہت ہیں۔ یہ بیماری دودھاری تلوار کی طرح خطرناک ہے۔ کیوں کہ جراثیم ایک طرف تو خون چوستے رہتے ہیں اور دوسری طرف خون کا مواد بناتے رہتے ہیں جو پیٹ کے اندر جا کر بہت نقصان کرتا ہے۔ تپ دق، دل کی دھڑکن، دمہ اور درد سر وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں اور مریض کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ پائیوریا کا علاج مکمل طور پر بغیر دانت نکالے کیا جا سکتا ہے۔ جو لوگ اس مرض میں دانت نکلوا لیتے ہیں وہ ایک مصیبت کو چھوڑ کر دوسری مصیبت مول لے لیتے ہیں۔ دانتوں کے اور بھی بہت سے امراض ہیں۔

شائستگی کا اثر دانتوں پر خوراک جو ہم کھاتے ہیں چار قسم کی ہوتی ہے :-

(۱) کاربوہائیڈریٹس والی وہ خوراک ہے جس میں نشاستہ اور کھانڈ ہو۔ اس میں ہماری روٹی اور ہر ایک قسم کی مٹھائیاں آجاتی ہیں۔ صرف اسی قسم کی خوراک ہے جو دانتوں کے لئے سخت مضر ہے کیوں کہ اس کے ذرے تھوک سے مل کر جب سڑتے ہیں تو لیکٹک ایسڈ پیدا کرتے ہیں جو دانتوں کے بہت سے امراض کا سبب ہے۔

(۲) ہائیڈروکاربونز والی خوراکوں میں مرغن چیزیں جیسے تیل چربی اور بادام روغن وغیرہ چیزیں آجاتی ہیں۔ یہ دانتوں کے لئے مفید ہیں کیوں کہ دانتوں کی سطح کو چکنا کر کے ان کو تیزابوں یا غیر جنس چیزوں کو دانتوں پر چمٹنے نہیں دیتیں۔

(۳) پروٹینز والی خوراکیں گوشت اور مٹر وغیرہ دانتوں کے لئے مضر نہیں ہیں جیسا کہ آپ میں سے بہت سے سمجھتے ہوں گے کہ گوشت سے دانت خراب ہو جاتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اس کے ذرے جب منہ کے تھوک سے مل کر سڑتے ہیں تو تیزاب نہیں بناتے بلکہ کھار یا الکلی بناتے ہیں کیوں کہ دانت کی بناوٹ میں بھی الکلی زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اُن کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

(۴) چوتھی قسم میں پانی اور کانوں سے نکلنے والی چیزیں آجاتی ہیں جو نہ تو فائدہ کرتی ہیں اور نہ نقصان۔

اب جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے، یہ کاربوہائیڈریٹس یعنی شکر کے اور نشاستے کے اجزاء ہی ہیں جو دانتوں کے لئے مضر ہیں۔ اور اسی قسم کی خوراکیں ہم بہت کھاتے ہیں۔ اس پرماتما کی دیا کا اندازہ کریں کہ اس نے کاربوہائیڈریٹس کی تمام خوراکوں میں ریشے دار اجزاء پیدا کر دیئے ہیں۔ مثلاً گنا یا غلہ گندم اور مختلف قسم کے میٹھے پھل اور سبزیاں، جن میں نشاستہ اور کھانڈ کا کافی حصہ ہوتا ہے۔ ریشوں سے پُر ہوتی ہیں۔ اس لئے جب اس قسم کی خوراکوں کو قدرتی طور پر کھایا جائے تو ان ریشوں کے سبب، جو ان میں پائے جاتے ہیں، کاربوہائیڈریٹس کے اجزاء دانتوں کو نہیں چمٹتے اور نہ دانتوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ مثال کے طور پر جب آپ گنا یا ساگ یا کوئی ریشے دار پھل اور ترکاری کھائیں تو آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ ان کے کھانے کے دانت کھُردرے اور صاف ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ یہ اجزاء کھانڈ، مٹھائی، لڈو یا کیک یا پیسٹری کی صورت میں استعمال کریں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ آپ کے دانتوں کے گرد ایک باریک سا غلاف ان چیزوں کا چڑھ گیا ہے جو دانت کے ساتھ رہ کر

بڑھتا اور نیکنگ ایسڈ پیدا کرتا ہے۔ آج کل کے زمانے کی شائستگی ہماری خوراکوں میں سے یہ ریشے دار اجزا کم کر رہی ہے۔ یعنی گنوں یا میٹھے پھلوں کو کھانے کی بجائے ہم مٹھائیوں، کیک، بسکٹ اور پیسٹری وغیرہ کا زیادہ استعمال کرنے لگے ہیں اور بجائے موٹے آٹے کی روٹی کے جو پہلے ہندوستان میں عام لوگ کھاتے تھے، ڈبل روٹیاں یا مشین اور ملوں سے پسے ہوئے ردے یا میدے کی چپاتیاں استعمال کرنے لگے ہیں۔ مشینیں اور بجلی کی چکیاں آٹے میں سے اس کا ریشے دار حصہ کچھ تو نہایت باریک پیس کر اور کچھ نہایت باریک چھان کر بالکل الگ کر دیتی ہیں۔ یہ ریشے دار اجزا قدرتی برش بن کر دانتوں کو ساتھ ساتھ صاف کرتے رہتے ہیں۔

حبشیوں کی خوراکیں عام طور پر قدرتی ہوتی ہیں۔ وہ گنا، مولی، گاجر، اور ہر قسم کی سبزیاں وغیرہ کچی کچی ہی چبا جاتے ہیں ان کے دانت اپنی قدرتی برشوں سے ساتھ ہی ساتھ صاف ہوتے رہتے ہیں۔ آج کل فیشن والے لوگ پھل وغیرہ چھوڑ کر زیادہ تر مٹھائیاں کیک اور بسکٹ کے عادی ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ چاہے وہ کتنی احتیاط کریں اور طرح طرح کے منجن اور دانتوں کے کھمن استعمال کریں ان قدرتی برشوں کی کمی کو پورا نہیں کر سکتے۔ اس لئے آپ صاحبان اگر چاہتے ہیں کہ بڑھتی ہوئی شائستگی کے ساتھ آپ کے دانت بھی تن درستی میں بڑھتے جائیں تو بجائے مٹھائیوں اور کیک پیسٹری اور باریک آٹے کی روٹی کے گنا، مولی، گاجر اور ہر قسم کے پھل، سبزیاں اور چکی سے پسے ہوئے موٹے آٹے کی روٹی استعمال کریں اس سے نہ صرف آپ کے دانت اچھے رہیں گے بلکہ آپ کی صحت بھی ترقی کرے گی۔

ڈاکٹر گنیش داس، دہلی

نہانے یا تیرنے سے پہلے کچھ کھانا

نہانے یا تیرنے سے پہلے کچھ کھانے پینے کے مسئلے پر تبصرہ کرتے ہوئے امریکہ کی انجمن طب کے رسالے نے اپنی ایک تازہ اشاعت میں لکھا ہے کہ ہضم غذا کے دوران میں اگر انسانی اعصاب کسی ورزش یا مشقت میں مبتلا ہو جائیں تو خون کا اجتماع اعضائے ہضم میں ہونے کی بجائے (جیسا کہ معمولاً ہوتا ہے) بڑی حد تک طور پر عضلات کی طرف ہو جاتا ہے اور اعصاب کی طرف خون کا یہ میلان بھی اتنا کافی نہیں ہوتا کہ انہیں ضروری قوت پہنچا سکے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ تو اعصاب ہی کو کافی قوت اور غذا نصیب ہوتی ہے نہ اعضائے ہضم ہی مناسب و ضروری قوت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لیے ٹھنڈے پانی میں ہاتھ پاؤں مارنے کے یہ معنی ہو جاتے ہیں کہ اعصاب میں اکڑن اور تشنج کی سی کیفیت کو دعوت دی جائے جو متعدد عوارض اور خطرات کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔

رسالہ مذکور کے اڈیٹر سے کسی نے سوال کیا تھا کہ کیا تیرنے سے آدھ گھنٹے پہلے ایک گلاس دودھ دو ایک بسکٹ کے ساتھ استعمال کرنا تیراکوں کے لیے غیر مفید اور مضرت رساں ہوگا؟ اس کا جواب دیتے ہوئے اڈیٹر نے لکھا ہے کہ اگر تیراک صحت مند ہوں اور اس قلیل غذا کے استعمال سے بھوک بڑھ جانے کا بھی اندیشہ نہ ہو تو تیرنے سے آدھ گھنٹے پہلے اتنی قلیل مقدار میں غذا کا استعمال نقصان نہیں پہنچاتا۔

ہندوستان میں اکثر افراد ان بظاہر معمولی باتوں کا خیال نہیں رکھتے۔ بعض لوگ تو کھانا کھانے کے بعد ہی نہانے سے بھی پرہیز نہیں کرتے۔ انہیں اپنی صحت کی حفاظت و بقا کے لیے احتیاط برتنی چاہیئے۔

طبّی لطائف

بڑھا شخص: میں نے کبھی شراب نہیں پی۔ اور نہ میں نے کبھی حقہ پیا۔ اور اب میری عمر ستانوے برس کی ہونے کو آئی ہے۔

مخالف: لیکن اگر تم شراب پیتے رہتے اور حقہ بھی پیتے تو ممکن ہے کہ اس وقت تمہاری عمر ایک سو ستانوے سال کی ہوتی۔

کسان کی بیوی: تم میری بطخ کے ساتھ کیا کر رہے ہو؟

آوارہ شخص: میں اس کی گردن مروڑ رہا ہوں۔ کیوں کہ جب میں اس کے پاس سے گزرا تو اس نے مجھ کو کیک کو کیک کہا۔ حالاں کہ میں سند یافتہ ڈاکٹر رہ چکا ہوں (کویک بطخ کی آواز ہے اور انگریزی میں کویک کے معنی اتائی اور جاہل پیشہ ور طبیب کے بھی ہیں۔)

علم نباتات



(گذشتہ سے پیوستہ) (حقوق محفوظ ہیں)

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، بیرون دہلی دروازہ، لاہور

اے خاک اگر سینۂ تو بشگافند

بس گوہر قیمتی کہ در سینۂ تست

(عمر خیام)

تاریخ علم نباتات نباتات کی دنیا نے چوں کہ سطح زمین کے کونے کونے اور گوشے گوشے کو اپنی رنگا رنگ روئیدگی سے مزین کر رکھا ہے اس لیے ابتدائے آفرینش سے ہی ہر خطہ اور ہر ملک کے لوگوں کی توجہ اس علم کی طرف مبذول رہی ہے۔ لیکن یہ علم حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں جا کر مدوّن ہوا۔ چنانچہ عام طور پر مشہور ہے کہ درخت اور پودے ادنےٰ اور اعلیٰ حیوان حضرت سلیمان علیہ السلام سے ہم کلام ہوتے تھے۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے علم نباتات اور علم حیوانات کو مدوّن فرمایا اور اللہ تعالےٰ نے ان علوم کے عجیب و غریب معارف آپ پر منکشف فرمائے۔ غرض علم حیات حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں موجود تھا۔ اہل مصر اہل بابل اور پھر اہل یونان نے ان علوم میں مفید اضافے کیے اور اُسے ایک علمی صورت دی۔ علم حیات کی ابتدائی کتابوں میں بہت کچھ رطب و یابس بھرا پڑا ہے اور مصنفین کی اپنی عجوبہ پسندی اور توہم پرستی ان کی تصانیف میں بکثرت ملتی ہے۔

یونان کے حکیم ایسکولاپئس (Aesculapius) اور اس کے شاگردوں نے عالم نباتات کو محض دوائی اغراض کے لیے تحقیق کیا اور حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے ۳۰۰ سال پہلے حکیم تھیوفراسٹوس (Theophrastus) نے پودوں کی تاریخ پر ایک بسوط کتاب لکھی جس میں تقریباً پانچ سو ایسی جڑی بوٹیوں کا تذکرہ تھا جو اس وقت دواءً مستعمل تھیں۔ اس کے بعد شہنشاہ نیرو کے زمانے میں دیاسقوریدوس (Dioscorides) نے علم الادویہ پر ایک کتاب لکھی اور رومی مصنف پلائنی (Pliny) نے تقریباً ایک ہزار بوٹیوں اور پودوں کا اپنی تصنیف میں ذکر کیا، جو اس کے زمانے میں بطور دوا استعمال کی جاتی تھیں۔

اہل یورپ نے سولھویں صدی میں ان علوم کی طرف توجہ کی اور سب سے پہلے برونفل (Brunfel) نے سولھویں صدی کے آغاز میں ایک کتاب علم نباتات پر شائع کی جس میں کئی سو پودوں کا حال درج تھا۔ سنہ ۱۵۱۳ء میں اینڈریاس کاسل پینوس (Andreas-Caesalpinus) نے، جو پوپ کلیمنٹ ثامن کا طبیب خاص تھا، ایک کتاب لکھی۔ اس میں اس نے ۱۵۰۰ مختلف پودوں اور درختوں کی جماعت بندی صرف ۱۵ فصلوں میں کر دی۔ سنہ ۱۶۸۲ء میں جان رے (John Ray) نے اس علم کو موجودہ شکل میں منتقل کیا اور پودوں کو ذوازھار اور عدیم الازھار نباتات میں تقسیم کیا۔ پھر ذوازھار پودوں کو ان کے بیجوں کے لحاظ سے بزر واحد الفلقہ اور بزر ذوفلقتین میں تقسیم کر دیا۔

اشارہ: پودوں کی یہی تقسیم آج تک قائم ہے۔ چناں چہ عالم نباتات کو ماہرین نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے: اوّل پھول دار یا ذوازھار پودے جنھیں اصطلاح میں (Phanerogams) یا (Spermaphyta) کہتے ہیں۔ دوسرے بے پھول پودے یا نبات عدیم الازھار جنھیں اصطلاح میں (Crytogams) یا (Pteridophyta) کہتے ہیں۔

اوّل الذکر پودے اپنی نوع کو تخم (بیج) کے ذریعے سے قائم رکھتے ہیں اور ان تمام پودوں میں جڑ، تنہ، شاخیں اور پتے پائے جاتے ہیں لیکن آخر الذکر پودے اپنی نوع کو بذریعۂ بزر دُھمک (اسپورز) قائم رکھتے ہیں۔ ان میں جڑ، تنہ، شاخ اور پتوں کو کبھی تو ہم تمیز کر سکتے ہیں اور کبھی نہیں۔

نبات ذوازھار کی پھر دو قسمیں ہیں:-

(۱) مستور التخم پودے یا (Angio-Sperms) ان کے بیج پھل کے اندر مستور اور ملفوف ہوتے ہیں اور ان کے پھول (اکثر) بڑے بڑے اور نمایاں پائے جاتے ہیں۔

(۲) عریاں تخم پودے یا (Gymno Sperms) ان کے بیج پھل کے اندر نہیں ہوتے نہ ان کے پھول زیادہ بڑے اور نمایاں ہوا کرتے ہیں۔

مستور التخم پودوں کی پھر دو قسمیں ہیں۔

(۱) جن کے بیجوں میں دو پھانکیں ہوتی ہیں انھیں (Dicotyledons) یا ذوفلقتین کہتے ہیں مثلاً چنا۔

(۲) جن کے بیج میں ایک دانہ یا ایک پھانک ہوتی ہے انھیں (Monocotyledons) یا واحد الفلقہ کہتے ہیں مثلاً جوار۔

اسی طرح نباتات عدیم الازھار کی پھر تین قسمیں ہیں۔

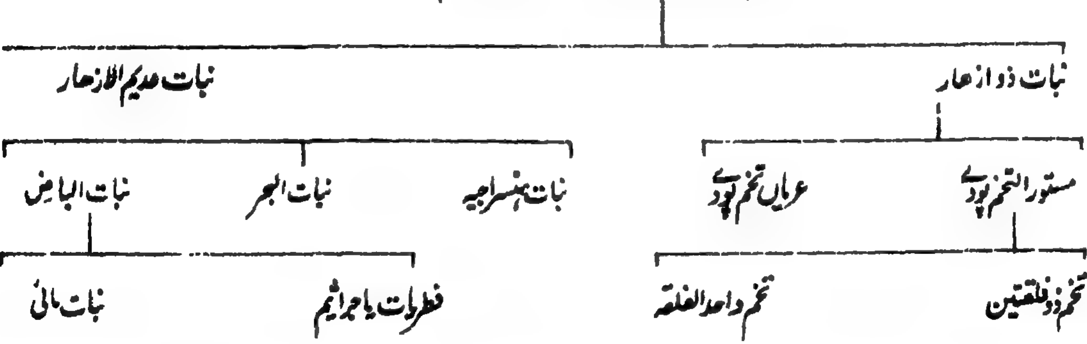
(۱) نبات ہنسراجیہ (Pteridophyta) ان پودوں کی جڑ، تنہ، شاخوں اور پتوں کو تمیز کیا جا سکتا ہے۔

(۲) نبات البحر یا نم گیاہ (Muscinae) یا (Bryophyta) یہ پودے اپنی شکل شباہت میں ایک چھوٹے سے درخت کے مشابہ ہوتے ہیں۔

(۳) نبات البارض یا سفلی پودے (Thallophyta) یہ عام پودوں سے بالکل مختلف ہوتے ہیں مثلاً فطر یا کھمبی۔ ان کی پھر دو قسمیں ہیں۔ (ا) نبات مائی یا (Algae) جن کا رنگ سبز ہوتا ہے

(ب) فطریات یا پھپھوندی (جراثیم) (Fungi or Bacteria) ان میں نباتاتی سبزی کا جزو نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دوسری اپنی خوراک زندہ اور مردہ حیوانی اجزا سے حاصل کرتی ہے

غرض عالم نباتات کو محققین نے اس طرح تقسیم کیا ہے :-



اس کے بعد اٹھارویں اور انیسویں صدی عیسوی میں اہل یورپ نے علم نباتات میں اس قدر بیش بہا اور قیمتی مواد کا اضافہ کیا کہ دنیا کی تاریخ اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ چنانچہ عالم نباتات کی جماعت بندی ڈارون اور بینتھم نے کی۔ اور یہ تقسیم مندرجۂ ذیل عنوانات کے ماتحت کی گئی۔

(۱) نظام (Order)	(۴) جنس (Genera)	(۷) نوع (Species)
(۲) فرع نظام (Sub Order)	(۵) فرع من الجنس (Sub Genera)	(۸) فرع من النوع (Sub Species)
(۳) فصیلے (Tribes)	(۶) فصل (Section)	(۹) خیف (Variety)

اب نباتات کے افعال الاعضاء کی تحقیق نہایت کاوش سے شروع ہوئی ہے۔ اس کا سہرا ماہر گریو Grew اور ملپیگی (Malpighni) کے سر ہے۔ ان ماہرین نے اس جہت میں پہلا قدم اٹھایا جس سے عالم نباتات کی تحقیق کا ایک وسیع میدان محققین کے سامنے آگیا۔

اشارہ :- پودوں کے افعال الاعضاء کو ان کے مختلف حصص کے ساتھ مختص کیا گیا ہے چنانچہ پودوں کے اجزا کو دو حصوں

تقسیم کیا گیا ہے۔

(ا) نباتاتی حصے (Vegetative parts) (ب) تناسلی حصے (Reproductive parts)

(ا) پودے کے نباتاتی حصوں میں مندرجۂ ذیل اجزا شامل ہیں:-

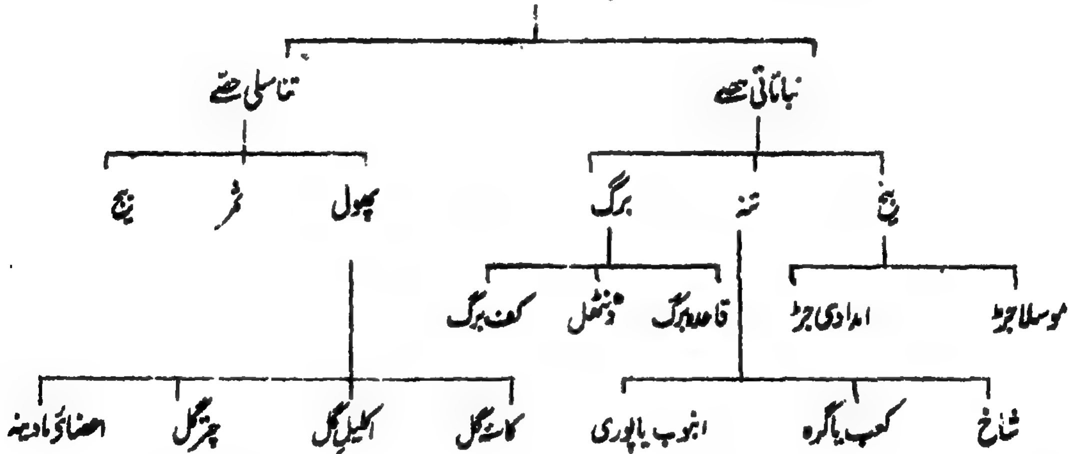
(۱) بیخ یا جڑ۔ (۲) ساق یا تنہ (۳) برگ یا پتے

جڑ کے دو حصے ہوتے ہیں: (۱) موسلا جڑ (Main Root) (۲) امدادی جڑ (Secondary Root) اسی طرح تنے کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: (۱) شاخ (Branch) (۲) کعب یا گرہ (Node) (۳) انبوب یا پوری (Internode)

پھر پتے بھی تین حصوں پر مشتمل ہے: (۱) قاعدۂ برگ (Base) (۲) ڈنٹھل (Stalk) (۳) کف برگ (Lamina)

(ب) پودے کے تناسلی حصوں میں پھول: Flower: ثمر: Fruit اور بیج (Seed) شامل ہیں۔ پھول کو پھر چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:-

(۱) کاسۂ گل (Calyx) (۲) اکلیل گل (Corolla) (۳) چتر گل یا پھول کا نر حصہ (Androecium) (۴) پھول کے مادینہ اعضاء یا لقچہ گل (Gynacium)



پہلے وقتوں میں اگرچہ پودوں کے اعضاء نرینہ اور اعضائے مادینہ کے متعلق صحیح علم نہ تھا۔ لیکن قدیم مصری عالم نباتات میں زوج پودوں کے قائل تھے۔ چناں چہ وہ کھجور کے مادہ درختوں پر نر درخت کے پھول باندھ دیا کرتے تھے تاکہ پھل زیادہ حاصل ہوں۔ یہ لوگ عموماً مادہ کھجور کی کاشت کرتے اور نر کھجور کے پھولوں کو صحرا سے لایا کرتے تھے۔ اسی طرح اہل بابل بھی کھجور کے نر اور مادہ درختوں کو خوب پہچانتے تھے۔ چنانچہ یونانی سیاح ہیرو ڈوٹس (Herodotus) نے اپنی تصنیف میں بھی اس کا ذکر کیا ہے کہ کھجور کے نر اور مادہ پھولوں کے ملنے سے درخت زیادہ پھل دیتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ارسطو کے شاگرد تھیو فراسٹس (Theophrastus) نے سب سے پہلے یہ معلوم کیا تھا کہ پھولوں میں بھی اعضاء نرینہ اور اعضائے مادینہ موجود ہیں۔ یورپ میں پھولوں کے اعضاء نرینہ اور اعضاء مادینہ کی تحقیق گریو اور سیویلین (Savilian) کے حصے میں آئی۔ یہ دونوں ماہرین اوکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر نباتات تھے۔

۱۷۰۳ء میں سموئل مارلینڈ (Samual Morland) نے تحقیق کی کہ پھول کا زردانہ جب تک پھول کے بیچ یا مادینہ حصے میں داخل نہ ہو وہ بارآور نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی معلوم کیا ہے کہ کیڑے مکوڑے، تیتریاں اور مکھیاں پھولوں کے زردانے کو اٹھا کر لقچہ گل تک پہنچانے کا کام کرتی ہیں۔

۱۸۱۵ء میں ٹریورنس (Treviranus) نے جنین نباتات پر روشنی ڈالی۔ چناں چہ اس نے بیج میں صدری اور معلی

حصوں کو دریافت کیا اور بیج کے پھوٹنے کی کیفیت اور اس کے تکوین الخلایا (Cytogenesis) کو واضح طور پر ظاہر کیا۔

اسی طرح ڈاکٹر ہیلس (Hales) نے بہت سے مشاہدوں اور تجربوں کے بعد یہ بتایا کہ پانی پودوں میں زمین سے جذب ہو کر کس طرح اوپر کو چڑھتا اور کیوں کر درخت کے بلند ترین شاخوں اور پتوں تک پہنچتا ہے۔

پودوں کے علم افعال الاعضا کو جرمن اور فرانسیسی محققین نے بہت ترقی دی۔ اس کے بعد جوں جوں وقت گزرتا گیا علم نباتات کے مختلف شعبوں میں تقسیم کر کے محققین یورپ نے گرانقدر اضافے کیے۔ چنانچہ علم نباتات محفظ (Geographical Botany) کی تحقیق بہت سے علمی اداروں کی طرف سے جاری ہے اور اس غرض کے لیے ماہرین فن کو ہر ملک اور دنیا کے ہر گوشے میں بھیجا جا رہا ہے۔ تاکہ علم نباتات میں مزید ترقی ہو۔

بیسویں صدی عیسوی میں متحجر نباتات کے علم نے بھی عظیم الشان ترقی کی ہے اور اس جہت میں ماہر برونگ نیارٹ (Brongniart) اور جیوپرٹ (Geoppert) اور شمپر (Schimper) کے نام اولین محققین کی صف میں نظر آتے ہیں۔ ان ماہرین کے بعد ڈاکٹر ہیر (Heer) نے قطب شمالی کے متحجر نباتات کی تحقیق میں اپنی عمر صرف کر دی اور سپورٹا (Saporta) نے طبقات الارض کے متحجر نباتات کی تحقیق کو اپنا مطمح نظر بنایا۔ اسی طرح ڈوسن (Dawson) نے امریکہ کے اور ودمسن (Withamson) نے کوئلے کی معدنوں کے متحجر نباتات کا مطالعہ شروع کیا۔ غرض اس جہت میں عظیم الشان کام ہو چکا ہے۔

مسلمان اور علم نباتات علم نباتات کی تالیف و تحقیق میں عربوں کو بھی بڑی دست گاہ حاصل تھی۔ انھوں نے اس فن کی تحصیل عباسی دور میں دیسقوریدس اور جالینوس کی تصانیف اور ہندی کتب سے شروع کی۔ چناں چہ دیسقوریدس کی کتاب کا ترجمہ خلیفہ متوکل کے زمانے میں ہوا اور اس کتاب کا مترجم اصطفان بن باسیل تھا، جو یونانی زبان پر بہت عبور رکھتا تھا۔ اس سلسلے میں ابن وحشیہ کا ذکر بھی ضروری ہے جس کی کتاب الفلاحۃ النبطیہ بہت مشہور ہے۔ اس کے بعد ابن البیطار مالقی نے ساتویں صدی ہجری کے وسط میں اس علم میں کمال پیدا کیا اس نے ملک یونان اور اقصائے روم کا سفر بھی کیا اور ان ملکوں نے ایسے گروہوں سے راہ و رسم پیدا کی جن سے علم نباتات میں مدد مل سکے پھر بوٹیوں کو جہاں جہاں وہ پیدا ہوتی تھیں خود جا کر دیکھا۔ افریقہ کے بہت سے علماء نباتات سے ملا، پھر شام گیا اور نباتات کی تحقیق کی۔ پھر مصر میں الملک الکامل ایوبی کی خدمت میں حاضر ہوا جس نے ابن البیطار کو جڑی بوٹیوں کے کام کرنے والوں پر نگراں مقرر کر دیا۔ ان سب تجربوں اور مرحلوں سے گزرنے کے بعد ابن البیطار نے نباتات پر ایک کتاب لکھی جو اپنی آپ نظیر ہے۔

نباتات میں جو لوگ بہت نام ور ہوئے ہیں ان میں رشید الدین بن الصوری کا نام بہت نمایاں ہے۔ یہ شخص کتاب الادویۃ المفردہ کا مصنف اور تحقیق و تدقیق کا بڑا دھنی تھا۔ جڑی بوٹیوں کی تحقیق ان مقامات پر جا کر کرتا تھا جہاں وہ پیدا ہوتی تھیں اور اپنے ساتھ ایک مصور بھی رکھتا تھا جس کے ساتھ رنگ اور سامان تصویر کشی ہیا رہتا تھا۔ رشید الدین نباتات کا مشاہدہ مصور کو کراتا جو اس کے رنگ، پتوں کی مقدار، جڑ اور مختلف حصوں کو بڑے غور کے ساتھ دیکھ کر نہایت باریکی اور احتیاط کے ساتھ ان کے فطری رنگ کے مطابق تصویر تیار کرتا۔ اس علم میں تحقیقات کرنے والے آج بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔

ماہرین علم کیمیا نے بھی علم نباتات میں مفید اضافے کیے اور پودوں میں ارضی و معدنی نمکیات کا پتہ لگایا۔ چناں چہ سب سے پہلے خالد بن یزید نے کتب کیمیا کا ترجمہ کیا۔ پھر امام جعفر صادق نے یہ فن حاصل کیا اور اس کے بعد جابر بن حیان، یعقوب کندی اور ابوبکر ذکریا رازی وغیرہم نے ان علوم میں تحقیق و ترقی کا حق ادا کیا۔

غرض عرب محققین کا علم بھی اپنے زمانے میں بہت ممتاز حیثیت رکھتا تھا جس سے اہل یورپ نے بہت کچھ فائدہ اٹھایا ؎

چندانکہ نگاہ می کنم ہر سوئے
از سبزہ بہشت است و از کو ثر جوئے

(ختم شد)



علاج

از جناب کوثر صاحب چاند پوری

کہتے ہیں علاج کرنا بہت مشکل ہے، خصوصاً مرض پہچان کر۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ عہد حاضر کے نیم حکیم بیماری کو سمجھے بغیر ہی مریض کی شہادت کا اہتمام شروع کر دیتے ہیں۔ ہندوستان میں مطب کرنے والوں میں اسی فی صدی بزرگ ایسے ہوتے ہیں جو صرف اس بنا پر حکیم کہلائے جانے لگتے ہیں کہ اُن کے یا ان کی بیوی کے خاندان میں کوئی صاحب حکیم ہو چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے مادر زاد اطبا کو تشخیص کی باریکیوں میں اُلجھنے کی ضرورت تو ہوتی نہیں۔ وہ تو صرف داخل حسنات ہونے کی نیت سے محلے کے دس بیس غریبوں کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ بس ان کا فرض یہی ہوتا ہے کہ نبض پر ہاتھ رکھ کر آہستہ آہستہ دو چار مرتبہ "اللہ اللہ" کہہ دیں اور ایک مختصر سی سندِ ہلاکت لکھ کر نسخے کی صورت میں مریض کے حوالے کر دیں۔ پھر بھی وہ حکیم ہی سمجھے جاتے ہیں۔ اور عقل مند آدمی کو ان کے پاس سخت جان مریضوں کا ہجوم دیکھ کر یا تو بیماروں کی حماقت کا قائل ہونا پڑتا ہے یا معالج کی دانش مندی اور طب کی عظمت کا۔ اس قسم کے معالجین بڑے خلوص اور محبت سے مریضوں کی خدمت کرتے ہیں۔ اور حتی الامکان انہیں صحت یا موت کی پہلی منزل تک پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں۔ اس سلسلے میں گوناگوں فرائض ان پر عائد ہوتے ہیں خصوصاً اس وقت جب وہ کسی مریض کا معائنہ کرنے کی غرض سے کچھ معاوضہ قبول کرنے کے بعد اس کے غریب خانے تک تشریف لے جا چکے ہوں۔ ایسی صورت میں سب سے پہلے وہ نسخہ لکھتے ہیں۔ پھر بڑی وضاحت سے اس کی ترکیب بیان فرماتے ہیں اس دوران میں کسی مناسب موقع و محل پر مرض کی علامتیں اور مجوزہ دواؤں کی تاثیرات کا ذکر بھی فرما دیتے ہیں۔ یہ بھی ارشاد فرما دیتے ہیں کہ اس سے پہلے چند بدقسمتوں پر یہ دوا آزمائی جا چکی ہے۔ اس کے بعد بھی دوا کا پیالہ مریض کے لبوں تک پہنچنے سے پہلے انہیں تیمار داروں کے مختلف سوالات کا جواب بڑی مستعدی سے دینا پڑتا ہے۔ کیوں کہ جب طبیب مریض کے گھر موجود ہوتا ہے تو قدرتاً تیمار داروں کو نسیان کی بیماری ہو جاتی ہے۔ وہ دوا بنانے کی ترکیب فوراً بھول جاتے ہیں۔ اس لیے بار بار انہیں حکیم صاحب سے ضمنی سوالات کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے:۔

"حکیم صاحب پانی کتنا ہونا چاہیئے دوا میں؟ کتنا پکاؤں اسے؟ میٹھا کتنے میں ڈالا جائے یا نیچے اُتار کر؟ دوا کو ذرا مل بھی لینا چاہیئے نا؟ نرم آنچ پر ہی پکانی چاہیئے دوا؟ گرم گرم پلانی چاہیئے یا ٹھنڈی کر کے؟ اگر ایک دم سے سب دوا نہ پی سکے تو کیا جائے؟"

اگر حکیم صاحب کو علاج کا ٹھیکہ دے دیا گیا ہے تو یہ فرائض اور زیادہ نازک اور پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔ دوا پیتے وقت ان کی موجودگی لازمی ہو جاتی ہے جب مریض لمبے لمبے سانس کھینچ کر یا آہیں بھر کر دوا کا پیالہ منہ سے لگاتا ہے تو حکیم صاحب نہایت دل سوزی سے ارشاد فرماتے ہیں،

"اللہ شافی اللہ کافی، ہاں پیو میاں، دیکھو کیسی میٹھی ہے، بس دو ہی گھونٹ تو ہیں، بسم اللہ کرو، بس زیادہ دیر ٹھیک نہیں —— صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد!"

غذا کھلانے کے وقت بھی یہ ٹھیکے دار بالیقین موجود ہوتا ہے اور اس کا جی چاہتا ہے تو پہلے خود کھا کر دیکھ لیتا ہے، پھر بیمار کو دیتا ہے بعض اوقات خصوصاً جب چنے کا شوربہ کھانے کے لیے تجویز فرمایا گیا ہو، ٹھیکے دار صاحب بڑی احتیاط اور دور بینی سے اس کی تمام بوٹیاں الگ کرا دیتے ہیں۔ صحت ہو جانے پر تو خیر اس محنت کا معاوضہ مل ہی جاتا ہے۔ لیکن خدانخواستہ معاملہ دگرگوں ہو جائے تو معالج کے کام میں بڑے مشکل مشکل اضافے ہو جاتے ہیں۔ دیہات میں یہ جاہل معالج ہی سب سے زیادہ قابل ہوتا ہے وہ حکیم بھی ہوتا ہے اور مولوی بھی، مذہبی پیشوا بھی ہوتا ہے اور مفتی اعظم بھی اور مریض کے عالم بقا کو سدھار جانے پر تو یہ کم بخت شاعر اور تاریخ گو بھی بن جاتا ہے۔ اور اس کے مرتے ہی ایسی برجستہ تاریخ انتقال عرض کرتا ہے جس سے گمان ہوتا ہے کہ مادۂ تاریخ پہلے ہی سے لکھا ہوا اس کے پاس موجود تھا۔ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ غسلِ میت سے لے کر نمازِ جنازہ تک

سارے مذہبی ارکان کو یہ اپنا ہی حق سمجھ بیٹھتا ہے۔ اور سب کو یقین دلا دیتا ہے کہ ان چیزوں کو اس سے بہتر طریقہ پر کوئی نہیں جانتا۔ ظاہر ہے کہ ان تمام کاموں کا معاوضہ جداگانہ دیا جاتا ہے جو طبیبوں کی رقم کے برابر نہیں تو مل جل کر اس کے قریب قریب ضرور پہنچ جاتا ہے۔ ہمیں اس جہالت کو دور کرنے میں کوئی اعتراض نہیں مگر پڑھے لکھے اطبا کو اس خطرے سے آگاہ کر دینا یقیناً ہمارا ایک خوش گوار فرض ہے کہ یہ تمام فرائض دیہات میں اطبا کے سپرد کئے جا چکے ہیں۔ لہٰذا جو حضرات کالجوں سے نکل کر کہیں مطب شروع کریں اور کسی گاؤں میں مریض کو دیکھنے جائیں تو وہ ان خطرات کو ضرور اپنے ذہن میں رکھیں۔ ورنہ سخت دشواریوں کا مقابلہ ہوگا۔ اگر صرف ہماری اس تنبیہ پر کوئی صاحب متوجہ نہ ہوں تو ان کی عبرت کے لئے ہم ایک پر لطف قصہ بیان کرکے اپنی داستانِ موعظت کو ختم کرتے ہیں۔

ایک حکیم صاحب، جو طب کی کسی مشہور درس گاہ سے سند لے کر آئے تھے، شہروں کی فضا کو تنگ دیکھ کر ایک چھوٹے سے قصبے میں وارد ہوئے اور محض اس سیاسی عقیدے کی بنا پر، کہ ہندوستان شہروں میں نہیں دیہات میں آباد ہے، انہوں نے وہاں مطب بھی شروع کر دیا۔ ایک روز سویرے ہی ایک دیہاتی مع گاڑی کے آیا اور خوشامدانہ لہجے میں بولا، "حکیم جی میرے گھر تک چلنا ہوگا!"

"گھر تک؟ ——— کہاں ہے تمہارا گھر؟" حکیم صاحب نے دریافت فرمایا۔

"یہاں سے بس سات کوس پر ہے ایک گاؤں میں، کل پہنچا دوں گا آپ کو!"

فیس کے متعلق اطمینان کر کے حکیم صاحب بڑے ساز و سامان اور شان و شوکت سے مطب سے فارغ ہو کر روانہ ہوئے۔ شام ہوتے ہوتے گاؤں میں پہنچے۔ مریض کی حالت نازک تھی۔ فوراً مناسب تدابیر شروع کیں لیکن موت کا علاج دنیا میں کس کے پاس ہے؟ صبح ہونے سے پہلے ہی مریض مر گیا۔ حکیم صاحب کو افسوس تو بہت ہوا مگر یہ خیال کہ ہم نے بہت باقاعدہ اور اصول کے ساتھ بیمار کو رخصت کیا ہے، وجہ تسلی رہا۔ حکیم صاحب اپنی دانست میں اپنا کام ختم کر چکے تھے اور چاہتے تھے کہ جلد واپسی ہو جائے۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ بیمار کے مرتے ہی گاؤں بھر میں ہڑتال ہو جاتی ہے اور سواری کا ملنا آسان نہیں ہوتا، خصوصاً طبیب کو جسے گاؤں کے تمام چھوٹے بڑے انسان فرشتۂ اجل سمجھ کر غصے سے گھورنا شروع کر دیتے ہیں۔ حکیم صاحب اس مسئلے پر ابھی غور ہی کر رہے تھے کہ ایک وفد جو گاؤں کے چند عقلا پر مشتمل تھا حاضر ہوا۔ اور نہایت ادب سے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک رکن وفد نے طنزیہ مگر معنی خیز انداز میں کہا، "میت کو پڑے پڑے بہت دیر ہو گئی" ——— حکیم صاحب اس جملے کا مطلب ابھی سمجھے بھی نہ تھے کہ سب نے ایک زبان ہو کر کہا، ——— "جی ہاں، سب سامان تیار ہے، تشریف لے چلئے!"

"کہاں؟" ——— حکیم صاحب نے حیران ہو کر سوال کیا۔

"گھر میں چلیے اور غسل دے دیجئے!"

غسل کا لفظ سنتے ہی حکیم صاحب کو پسینہ آ گیا۔ کالج میں انہوں نے قانون بھی پڑھا تھا اور اس کی شرح بھی۔ اس کے علاوہ بھی طب کی بڑی بڑی درسی اور غیر درسی کتابیں دیکھی تھیں، مگر "غسل میت" کے طریقوں سے وہ بالکل ناواقف تھے۔ انہیں کیا خبر تھی، اسلاف کی عنایت سے انہیں "غسالی" بھی کرنی پڑے گی۔ حکیم صاحب سراسیمگی کے عالم بولے "کیا اور نہیں گاؤں میں کوئی نہلانے والا؟"

"اس گاؤں میں تو نہیں ہے۔ پھر آپ کے سامنے دوسرے کا کیا حق ہے یہاں تو ہمیشہ سے حکیموں ہی نے یہ کام کیا ہے!"

ایک صاحب نے جھک کر حکیم صاحب کے کان میں کہا "اس کا حق الگ ملے گا اور بخار کا الگ!"

دوسرے صاحب نے زور سے فرمایا، "صاحب مذہبی حکم سے مجبور ہیں ورنہ نہلانے والے کا اب تک انتظام ہو جاتا!"

حکیم صاحب تھے بڑے ذہین۔ اتنی سی بات سے سمجھ گئے کہ جاہل حکیموں نے ان غریبوں کو یقین دلا دیا ہے کہ یہ فرض بھی ان ہی کا ہے۔ اب حکیم صاحب نے ذرا سنبھل کر فرمایا "جناب ویسے تو میں ہر خدمت کے لیے حاضر ہوں لیکن اتنا سمجھ لیجے کہ اطبا سے میت کو غسل دلانا، ملا نفیس اور ملا سدید گازرونی وغیرہ کے مذہب کی رو سے کسی تاویل بعید سے بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ پھر قانون اور شرح قانون میں بھی چند مقامات پر اس کے متعلق سخت سے سخت وعیدیں آئی ہیں!"

حکیم صاحب کی تقریر کا مطلب تو کوئی نہ سمجھ سکا مگر ملا اور مذہب وغیرہ کے الفاظ سے یہ نتیجہ نکال لیا گیا کہ حکیم صاحب سخت قسم کے

۔ اور ان کے نزدیک ان کا میت کو غسل دینا مذہبا جائز نہیں ہے۔

"جناب، ہمیشہ سے حکیم ہی غسل دیتے آئے ہیں آپ فرماتے ہیں مذہب میں اس کی اجازت نہیں۔"

"ممکن ہے وہ حکیم اس راز سے واقف نہ ہوں۔ آپ دیکھتے ہوں گے اکثر مسلمان شراب بھی تو پیتے ہیں۔ مگر ان کے اس خلاف عمل سے یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ شراب کا پینا جائز ہے۔"

"صاحب! ہم تو جاہل ہیں ہمیں کیا معلوم آپ سچ کہتے ہیں یا وہ سچے تھے۔"

"شاید آپ صاحبان کو ابھی اطمینان نہیں ہوا کہ میں جھوٹ کہہ رہا ہوں یا سچ۔ اب مجھے زیادہ قوی دلائل سے اپنا مدعا ثابت کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ آپ صاحبان میں سے کوئی صاحب عربی نہیں جانتے؟"

"عربی کیا ہمارے پلے تو تمہاری اردو بھی نہیں پڑتی۔"

"خیر میں ترجمہ کر دوں گا۔ دیکھئے، نہایت صاف و صریح الفاظ میں ارشاد ہوا ہے۔ الطبیب ضامنٌ ولوکان حاذقاً یعنے البتہ لازم ہے کہ نہ جائے کوئی طبیب میت کے قریب بہ نیت غسل۔ پھر دوسری جگہ اس سے زیادہ صراحت کے ساتھ فرمایا گیا ہے الطبیب خادم الطبیعت یعنی بالیقین نہیں ہے طبیب کا فرض زیادہ اس سے کہ خدمت کرے وہ طبیعت کی اور نہ کرائے غسل کسی مردے کو! اگر کوئی جاہل اپنے فائدے کی غرض سے طبیب اور حکیم کے لفظوں میں فرق کر کے اسی کام کو اپنے لیے جائز کر لے تو اسے ہوس اور طمع کے علاوہ کیا کہا جا سکتا ہے۔"

حکیم صاحب کی اس عالمانہ تقریر سے سب کو اطمینان ہو گیا اور جلد ہی دوسرا انتظام کر لیا گیا۔

خدا ان جاہل اطبا سے بچے۔ انہوں نے علاج کو پڑھے لکھے طبیبوں کے لیے اتنا دشوار بنا دیا ہے کہ شہروں کو چھوڑ کر کسی گاؤں میں کوئی لکھا پڑھا طبیب مشکل ہی سے کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ ایک بہت بڑے طبیب، اتفاق سے اپنے کسی سفر کے دوران میں ایک گاؤں میں سے گزرے وہاں طاعون کی بڑی شدت تھی۔ بہت سے آدمی بیمار تھے۔ گاؤں والوں نے اپنی تکلیفوں کا اظہار کر کے تھوڑی دیر حکیم صاحب کو وہاں روکنے کی استدعا کی۔ حکیم صاحب نے مریضوں کو دیکھا۔ اور اپنے پاس ہی سے دوا تقسیم کرنی شروع کر دی۔ مریض دوائیں لینے کے بعد بھی وہیں کھڑے رہے۔ حکیم صاحب نے سمجھا شاید ترکیب ان کی سمجھ میں نہیں آئی یا کچھ اور پوچھنا چاہتے ہیں۔ یہ سوچ کر وہ بولے "بھائی کسی کی سمجھ میں کوئی بات نہ آئی ہو تو پھر پوچھ لینا۔" ایک شخص نے کہا "تعویذ تو ابھی آپ نے دیا ہی نہیں!" حکیم صاحب نے فرمایا "میں تعویذ نہیں لکھا کرتا۔ دوا دیا کرتا ہوں۔ اسی سے مریض کو آرام ہوتا ہے۔ تعویذ سے کیا ہو سکتا ہے۔"

یہ سنتے ہی سارے مریض بگڑ گئے اور دوا پھینک کر چل دیئے۔ گاؤں بھر میں مشہور ہو گیا بڑا بے دین حکیم ہے۔ پھر بھی کچھ خوش عقیدہ سمجھے کہ حکیم صاحب نے اپنا حق لینے کے لیے ایسا کیا ہے۔ چنانچہ چار پانچ آدمی مٹھائی اور ناریل وغیرہ لے کر آئے۔ لیکن حکیم صاحب نے پھر تعویذ کی نسبت اپنی اُسی رائے کو دُہرا دیا۔

بعض ہوشیار قسم کے معالجوں نے بیماریوں کی دو قسمیں کر دی ہیں ایک قسم تو وہ جو کسی مادے کی کمی بیشی سے ہوتی ہے۔ دوسری وہ جو جن بھوت وغیرہ کے اثر سے ہوتی ہے آخری قسم کو وہ آسیبی خلل سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس کا علاج دہلی سے لے لکھنؤ تک کے حکیموں سے ممکن نہیں صرف وہی حضرات اس مہم سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں جو معالجات کے علاوہ عملیات وغیرہ سے بھی واقف ہوں کیوں کہ اس میں دوا نہیں دی جاتی بلکہ نقش اور فتیلے جلانے کی غرض سے دئے جاتے ہیں۔ عمل پڑھے جاتے ہیں جو حکیم دوسری قسم کی بیماریوں کا علاج نہیں کر سکتا اُسے دیہات میں جاہل مطلق سمجھا جاتا ہے۔ اب علاج کی یہ صنف اطبا کے ہاتھ سے نکل کر پیروں اور عاملوں کے قبضے میں چلی گئی ہے جیسے کچھ عرصہ پہلے فصادی اور جراحی کا فن ان سے چھین لیا گیا تھا ـــــ دیکھئے اطبا کی رجسٹری کے قانون کا بھی اس پر کچھ اثر پڑتا ہے یا نہیں مگر بظاہر یہی سمجھ میں آتا ہے کہ عامل حضرات کی دم کی ہوئی اجوائن اور ان کا پڑھا ہوا پانی کسی طرح اس قانون کی زد میں نہ آ سکے گا۔ اگر ایسا ہوا تو یقیناً جنوں، بھوتوں اور ہمزاد کی فوج سے وہ دنیا میں ایک زبردست انقلاب برپا کر دیں گے

الامراض والعلاج ‖ بچوں کی کھانسی

از جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی، جلال آبادی

کھانسی بذاتِ خود کوئی مرض نہیں ہے۔ بلکہ دوسرے امراض کی یہ ایک علامت ہوتی ہے۔ چنانچہ پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں کے ورم، ذات الریہ ذبح الطفال، حنجرے اور حلق کے امراض میں کھانسی بطور ایک علامت کے ظاہر ہوتی ہے۔ عام طور پر بچوں میں کھانسی رطوبت کی کثرت و زیادتی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اس میں غلبۂ رطوبت کے آثار و نشانات نمایاں اور ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی قصبۃ الریہ کی خشکی بھی کھانسی کا سبب ہوتی ہے کھانستے وقت کسی قسم کی رطوبت نہ نکلنا اسکی علامت ہے اور کبھی کھانسی گرد و غبار اور دھواں وغیرہ حلق میں پہنچنے سے ہوتی ہے اور گاہے وبا کے طور پر پھیل جاتی ہے اور ہر بچہ اس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ جو کھانسی رطوبت کی کثرت اور زیادتی کے سبب سے ہو، اس میں زیادہ گرم و خشک دوائیں نہ دیں۔ کیوں کہ ان سے غلظت اور خشکی پیدا ہونے کی وجہ سے تنگیٔ نفس، تپ محرقہ اور ذات الریہ جیسی تکلیفیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مواد کے مطابق منضج اور مسہل دیں۔ منضج مادہ کے لیے اصل السوس مقشر، سپستان، گل بنفشہ، تخم خطمی، تخم خبازی، عناب اور گاؤزباں جوش دے کر گل قند یا مصری سے میٹھا کر کے پلائیں۔ اگر بلغم کی بہت کثرت ہو، تو بنفشہ، تخم خطمی اور تخم خبازی کے بدلے پرسیاؤشاں، مویز منقی اور زوفا خشک اضافہ کریں۔ تین روز کے بعد مغز املتاس اور شیر خشت بڑھا کر مسہل دیں۔ اگر مغز املتاس سے پورے طور پر اسہال نہ ہوں تو جوشاندۂ مذکور میں برگ سنا کی اضافہ کریں اور سینے پر موم روغن بادام میں گھلا کر مالش کریں۔ اگر سردی اور تری کا غلبہ ہو تو تھوڑا سا شہد پانی میں ملا کر نیم گرم پلائیں۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو انگلی پر شہد لگا کر اس پر ایارج فیقرا تھوڑا سا چھڑک کر تالو اور زبان کی جڑ میں لیں۔ تاکہ قے ہو جائے اس مرض میں قے نہایت مفید ہے لیکن یہ تدبیر بعد منضج کے کریں۔ شربت زوفا چٹائیں۔ اگر رات مرکی بقدر دانہ باقلا دو تین مرتبہ کھلائیں اور صبح کو حلوائے بادام یا حلوائے اخروٹ کھلائیں تو اس سے پرانی کھانسی زائل ہو جاتی ہے۔ اگر کھانسی کا سبب نزلہ اور زکام ہو تو صبح کے وقت حلوائے بادام شہد میں بنا کر کھلائیں۔ سر اور سینے کو سردی سے محفوظ رکھیں۔ اور جب بلغمی کھانسی کے ساتھ حرارت بھی ہو بہدانہ، اصل السوس مقشر، گل بنفشہ، برگ گاؤزباں اور عناب جوش دے کر پلائیں۔ اگر تلیین مطلوب ہو تو ترنجبین اور شیر خشت ان ہی دواؤں میں اضافہ کریں۔ اور مغز املتاس بھی مفید ہے۔ اور غذا میں کم گھی کی کھچڑی دیں۔

بقول شیخ الرئیس صمغ عربی، کتیرا، مغز بہدانہ اور رب السوس باریک کر کے تھوڑے سے ماں کے دودھ میں یا شربت انار شیریں یا شہد میں ملا کر کھلائیں۔ اگر بلغم زیادہ ہو تو تخم حلبہ اضافہ کریں اور دودھ پلانے والی کو بلغم پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔ افیون، نشاستہ، صمغ عربی اور رب السوس ہم وزن باریک پیس کر چنے برابر گولیاں بنائیں اور حسب ضرورت ایک یا دو گولیاں دیں۔ ایسی خشک کھانسی کے لیے جو رات کو شدید ہوتی ہے یہ گولیاں مفید ہیں اور مانع نزلہ بھی۔ جس بچے کو کھانسی کی شدت سے قے ہو جاتی ہو اس کے واسطے بھی نافع ہے۔ کہتے ہیں کہ بادیان اور پودینہ بقدر ضرورت جوش دے کر اور شہد ملا کر پلانا بھی مفید ہے۔ تھوڑے سے پوست خشخاش کا خیساندہ بنا کر پلانا بھی جلد اثر دکھاتا ہے کبھی بچوں کی کھانسی میں جس کے ساتھ بلغمی بخار ہو، عناب، اصل السوس مقشر اور ناگ کیسر مناسب وزن میں جوش دے کر خاکسی چھڑک کر پلاتے ہیں۔ بلغمی کھانسی کی دواؤں میں ناگ کیسر داخل کریں یا عناب، خطمی، اصل السوس اور شکر سرخ جوش دے کر پلائیں یا افیون، میعہ سائلہ، کندر اور مرکی ہر ایک ایک جزو، زعفران نصف جزو باریک کر کے مونگ برابر گولیاں بنا کر ایک دو گولیاں کھلائیں۔ مغز فندق، مغز چلغوزہ اور حلبہ ہم وزن پیس کر اور شہد میں ملا کر کھلائیں۔ اصل السوس سفید، دارچینی کا سفوف بنا کر دیں۔ یا تخم السی ایک ماشہ، لونگ ۱ عدد، دارچینی ایک ماشہ جوش دے کر صاف کر کے مصری یا شربت انار شیریں ملا کر دیں۔ حرارت مزاج کی صورت میں مغز بہدانہ، مغز تخم کدو شیریں، مغز بادام شیریں، رب السوس کتیرا اور صمغ عربی باریک کر کے بقدر ضرورت د

[illegible] ماذہ دینا مفید ہے ۔ بہدانہ ، صمغ عربی ، کتیرا ، فلفل سیاہ ، سعد کوفی ، بنفشہ ، تخم خشخاش سفید ، ند خشک ، خولنجان ، بادیان ، دانہ ہیل ہر ایک ۱/۲ درم ، اصل السوس [illegible] درم ، انجیر زرد ، مویز منقی ، اور [illegible] باریک پیس کر ہم وزن شہد میں ملا کر رکھیں ۔ اور حسب عمر اور مزاج چٹائیں ۔ بچوں کی کھانسی میں یہ دوا [illegible] ثابت ہوئی ہے ۔ اور کتیرا اور شکر پیس کر شیر مادہ یا شیر بز میں ملا کر کھلانا پرانی کھانسی کے لیے مفید ہے ۔

اہل ہند کہتے ہیں کہ کاکڑا سینگی پیس کر شہد میں ملا کر بچے کو چٹائیں ۔ یہ سینے کی خرخراہٹ اور بلغمی کھانسی کو مفید ہے اور اس کی مداومت طفل [illegible] کو فربہ اور توانا کرتی ہے ۔ سہاگہ نصف بریاں اور نصف خام اور اس کے ہم وزن فلفل سیاہ لے کر مغز گھی گوار میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنائیں بلغمی کھانسی کے واسطے یہ گولیاں نہایت نفع مند ہیں ۔ اتیس ، بچ خراسانی ہر ایک چار ماشے ، بھارنگی ، کاکڑا سینگی ، ناگرموتھ ، پیپلا منہ ، الائچی ہر ایک چھ ماشے ، مویز منقی دو درم لے کر حسب معمول شہد کشمیری ۳ درم میں ملا کر رکھیں ۔ عمر کے مطابق دو رتی سے دو ماشے تک ماں کے دودھ یا گرم پانی سے کھلائیں ۔ بچوں کی بلغمی کھانسی ، خرخراہٹ ، ضیق النفس اور نفس کی گھڑگھڑاہٹ کے لیے مفید ہے ۔ کاکڑا سینگی ، اتیس ، دار فلفل ، اصل السوس ، صمغ عربی ہم وزن باریک کر کے شہد میں چٹنی بنائیں ۔ بچوں کی کھانسی دور کرنے میں مفید ہے ۔

اگر قصبۃ الریہ کی خشکی کے سبب کھانسی ہو تو حلق و سینے کو موم روغن سے چرب کریں ۔ اور لعاب بہدانہ اور مصری ملا کر نیم گرم پلائیں ۔ اور مرطوب غذائیں کھلائیں ۔

اگر کھانسی صفراوی ہو تو رب توت غذا سے پہلے کھلائیں ۔ دودھ پلانے والی کو دافع صفرا غذائیں دیں ۔ اگر تنقیے کی ضرورت ہو تو تنقیہ کریں اگر بچے کو مسہل دیں تو سنا ، وغیرہ گرم کرنے والی دوائیں نہ دیں ۔ اگرچہ اخراج مادہ کے بعد اس کی تعدیل آسان ہے ۔ مگر چوں کہ صفراوی کھانسی میں خشکی ہوتی ہے اس لیے سنا وغیرہ سے قے اور ابکائی ہونے لگتی ہے ۔ اگر صفراوی کھانسی اور بخار میں ایسی غلطی ہو جائے تو مسہل کے دوسرے روز لعاب بہدانہ ، شیرۂ مغز کدو ، شیرۂ عناب ، شیرۂ اصل السوس ، شربت بنفشہ خاکسی وغیرہ تسکین و ترطیب کے لیے دیں ۔ اس کے بعد بغیر سنا کے ریشہ خطمی اور روغن بادام سے مسہل دیں ۔ یہ خراش پیدا کرنے والے مادے سے آنتوں کی حفاظت کرتی ہے ۔

اگر بچوں کو کھانسی غبار یا دھوئیں وغیرہ سے ہو تو مصری یا شکر سفید یا شہد یا ترنجبین ، جو مل سکے مناسب مقدار میں کھلانا مفید ہے حلق اور سینہ پر مناسب تیل کی مالش اور ہلکی غذائیں کھلانا ، دودھ سے غرارے کرانا یا دودھ پلانا یا آب گوشت دینا مفید ہے ۔







بیرونی مہیجات کا اثر انسان پر مسٹر آر۔ ڈسن انگریزی کے مشہور جریدہ "ڈس کوری" میں لکھتے ہیں: "موت سے کچھ مدت پہلے سر جیمز ایک ایسے نظریے کے متعلق تجربے کر رہے تھے جو تکمیل تک پہنچ کر علم انسانی کا ایک حیرت انگیز باب کھول دیتا۔ انسانی زندگی کی نوعیت اور ماہیت عرصۂ دراز سے فلسفیوں اور حکیموں کے ذوق جستجو کو دعوت عمل دیتی چلی آئی ہے۔ سر جیمز بھی اپنی زندگی کے آخری دنوں میں حیات انسانی کے مختلف پہلوؤں پر غور کر رہے تھے مختصر الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ یہ سوچ رہے تھے کہ کیسا بیرونی ہیجات خصوصاً روشنی اور آواز انسانی زندگی کے لئے مہلک تو نہیں! اس میں کوئی شک نہیں کہ بظاہر اس مسئلے پر غور کرنا بے فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ اگر روشنی اور آواز کے مہیجات انسانی زندگی کے لئے خطرناک ہوتے تو اب تک انسان اس قدر ترقی کس طرح کرتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس اہم مسئلے کا اس طرح سرسری طور پر فیصلہ کر دینا مناسب نہیں ہے۔ اس بات کی شہادت موجود ہے کہ روشنی اور آواز اکثر حالتوں میں خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ چندھیانے والی تیز روشنی۔ بلند آواز، سخت دھکے یا چوٹ کے اثرات کس کو معلوم نہیں۔ اس بات کو بخوبی سمجھ لینا چاہیئے کہ بعض اوقات خفیف مہیج بھی مہلک ثابت ہوتا ہے۔ سرگوشی میں بھی اگر باتیں کی جائیں تو بعض اوقات موت کا باعث ہو سکتی ہیں اور ہوئی ہیں بعض حالات میں روشنی کی ایک ہلکی سی کرن خنجر کی دھار کی طرح مہلک بن جاتی ہے۔ اسی طرح کبھی ذرا سے چھونے سے انسان مرجاتا ہے۔ ان حالتوں میں قانون ربط ذہنی کے ماتحت مہیجات ایسے حالات و واقعات کو یاد دلاتے ہیں جو موت کا باعث ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ سب لوگ جانتے ہیں کہ جب کوئی پولیس کا آدمی کسی قتل کے ملزم کو چھوتا ہے تو اس کے قلب کی کیا کیفیت ہو جاتی ہے۔ پھر بعض جسمانی کیفیتیں ایسی ہیں جن کے دوران میں ہلکا سا مہیج بھی بجلی کی طرح تیزی و تندی کے ساتھ کام کرتا ہے۔ بعض اوقات بیمار اپنے کپڑوں کے بوجھ تک کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ہوا تک اسے ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ ذرا سے شور سے اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے۔ ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مہیجات، خفیف ہوں یا شدید، ہلاکت کا پیغام ہو سکتے ہیں میکنزی کا خیال ہے کہ بیمار میں ردّ عمل کی قوت بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ مہیجات کے خلاف اپنی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے جدوجہد نہیں کر سکتا۔ اس کے برخلاف بھلے چنگے انسان میں یہ قوت اپنا کام کرتی ہوتی ہے اور وہ بیرونی مہیجات کا مقابلہ کر سکتا ہے"۔

ظاہر و باطن کا تعلق علمائے فراست الوجہ (چہروں سے حالات بتانے کا علم) کا خیال ہے کہ انسان کے بال اور آنکھوں کے رنگ کو اس کے ڈر اور غصے کے جذبات سے اور اس کے سر کی ہیئت کو اس کے اخلاق و عادات سے بڑا گہرا اور قریبی تعلق ہے۔ ان کی معلومات کا خلاصہ یہ ہے کہ زرد بالوں والا انسان بالکل نڈر ہوتا ہے۔ بھورے بالوں والا اس سے کم اور کالے بالوں والا اس سے بھی کم۔ بھوری آنکھوں والا انسان کالی آنکھوں والے کے مقابلے میں زیادہ غصیل ہوتا ہے اور لمبوترے سر والا چوڑے سر والے کی نسبت بد اخلاق ہوتا ہے!

حیات کی تخلیق کیمیاوی ترکیبوں سے کسی نہ کسی قسم کی حیات عضوی کی تخلیق کے امکانات کو عرصہ ہوا سائنس دانوں نے تسلیم کر لیا تھا۔ سال ہا سال کی محنت اور تحقیقات سے اب یہ کامیابی حاصل ہوئی ہے کہ بلا زم یا جرثومے حیات معلوم کئے گئے ہیں۔ اور یہ مانا گیا ہے کہ یہ بلازم زندہ عضویات ہیں۔ ان کو وہی نسبت و اہمیت حاصل ہے جو ایک عمارت میں ہر ہر اینٹ کو حاصل ہوتی ہے۔

زمانۂ قدیم میں تو کیمیا والے اپنے پرانے انداز تحقیق سے کسی ایسے امرت کی تلاش میں تھے کہ جس سے ان کو حیات جاودانی حاصل ہو جاتی اور آب حیات سے انہیں دائمی شباب بھی حاصل ہو۔ زمانۂ حال کا کیمیادان بھی فطرت کے راز معلوم کرنے میں منہمک ہے اپنی معمل میں بیٹھ کر حیاتیاتی کیمیا (بائیو کیمسٹری) کے تجربات میں مشغول ہے۔ اسے کسی آب حیات کی دائمی تلاش نہیں ہے بلکہ اس بات کے

ہمارے کرۂ ارض پر حیات کی ابتدا کس طرح ہوئی؟

اس سوال پر نامعلوم زمانے سے انسان نے اپنی فہم اور معلومات کے لحاظ سے خوب خیال آرائیاں کی ہیں اور مختلف نظریئے قائم کئے ہیں۔ ڈاکٹر الفریڈ رسل کا جو ڈارون کے رفیق کار تھے، یہ نظریہ تھا کہ غیر مرکب مادّے اور عضوی زندگی کے درمیان ایک نامعلوم چیز ہے۔ اس کے برخلاف پروفیسر اے لنکاسٹر نے جدید نظریہ قائم کیا ہے کہ دنیا کی ترقی کے ابتدائی زمانوں کے درمیان غیر مرکب مادّے سے حیات کا آغاز ہوا۔ یہی وہ نظریہ ہے جس پر موجودہ زمانے کے علمائے کیمیا اپنی تمام قوت ذہنی و دماغی کو مصروف کئے ہوئے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جب دنیا کی ابتدا کے بہت بعد کے زمانے میں غیر ذی روح مادّے سے حیات پیدا ہوئی تو اب بھی ہو سکتی ہے مشہور سائینسداں سر آلیور لاج ان ہی خیال کی تائید میں تھے اور اس باب میں وہ سائنس کی آخری فتح پر یقین کامل رکھتے تھے۔

مچھروں کی افادی حیثیت تازہ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ ملیریا کے مچھروں کے کاٹنے سے فالج کے مریضوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے اور ان کا زہر اس مرض کے جراثیم کے لئے پیام فنا ہے۔

ایک مشہور علمی انجمن نے ان مچھروں کو جمع کرنے اور ان کی باقاعدہ پرورش کرنے کا بڑے پیمانے پر انتظام کیا ہے۔ یہ انجمن دنیا کے تمام شفاخانوں کو معمولی قیمت پر مچھر بہم پہنچایا کرے گی تاکہ ان سے فالج کے مریضوں کو "انجکشن" دیئے جا سکیں۔ کیا ملیریا کے مچھروں کی یہ افادی حیثیت اس بات کا مزید ثبوت نہیں ہے کہ خدا نے کوئی بھی مخلوق بے کار نہیں پیدا کی ہے، گو انسان کو اس کا صحیح مصرف معلوم نہ ہو۔

ہندوستان کے معدنی چشموں کی طبّی اہمیت حال تک ہندوستان کے قدرتی چشموں اور ان کے معدنی خواص و کمالات کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی تھی۔ دہلی کے قریب ضلع گوڑگاؤں میں "سونے" کے مقام پر ایک بہت عمدہ چشمہ ہے۔ جیولاجیکل سروے (محکمہ معدنیات ہند) نے گندھک کے دو چشمے حال ہی میں ریشی (کشمیر) میں معلوم کئے ہیں۔ دریائے توی (جموں) کے اوپر کھار کے مقام سے کوئی چوتھائی میل کے فاصلے پر ایک چشمہ واقع ہے جس میں صرف جاڑے کے موسم میں گرم ابلتا ہوا پانی نکلتا ہے۔ اس پانی میں گندک کی وجہ سے دودھ جیسے جھاگ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

"تتا پانی" کے مقام پر جو چشمہ گرم پانی کا ہے وہ بھی اکثر امراض کے لئے مفید ثابت ہوا ہے خصوصاً جلدی امراض اور گٹھیا کے لئے۔ اس پانی میں گندک بو آتی رہتی ہے اور اس کا درجہ حرارت ۷۰ سے ۸۰ درجہ سینٹی گریڈ تک رہتا ہے۔

"تتا پانی" ایک عام نام ہے جو اکثر مقامات کے گرم چشموں کو دیا جاتا ہے مثلاً وادی ستلج میں شملے کے شمال میں بھی ایک جگہ اسی نام کی مشہور ہے۔ سرگوجا کے مقام پر کوئلے کی کانوں کے بیچ میں بھی ایک اسی طرح کا چشمہ پایا جاتا ہے۔ آسام کی وادی کوپیلی میں بھی ایک ایسا ہی چشمہ پایا جاتا ہے۔ بہت سی یاتراؤں میں بھی گرم پانی کے چشمے ملتے ہیں اور ہندوستان میں اس قسم کے صحت بخش پانی کی دھاریں جابجا بہ رہی ہیں جن کا علم ابھی تک ہندوستانیوں کو پوری طرح نہیں ہو سکا ہے حالانکہ بہت سے امراض کو دور کرنے کے لیئے قدرت نے ان میں عجیب وغریب قوتیں پوشیدہ رکھی ہیں۔

چند سال ہوئے جیالوجیکل سروے نے اس ملک کے تمام گرم چشموں کی ایک فہرست مرتب کی تھی۔ مگر ابھی تک ان چشموں کی طبی اہمیت اور کیمیاوی خواص کی صحیح معلومات کا کام باقاعدہ شروع نہیں ہوا ہے۔

ہندوستان کے محکمۂ اراضیات کو چاہیئے کہ وہ طبیعی اور کیمیاوی تجربہ ان پانیوں کا ضرور کرے اور یہ بھی معلوم کرے کہ عام عقیدے کے موافق جن جن امراض کا علاج ہونا ان پانیوں سے سمجھا جاتا ہے، وہ کیا کیا تھے اور کن کن حالات میں وہ کارآمد ثابت ہوئے۔ اس مقصد کے لئے علاج کرنے والوں کے ساتھ اس محکمے کو رابطہ قائم کرکے صحیح معلومات بہم پہنچانی چاہئیں۔

غیر ممالک کے قدرتی چشمے حبش پر اٹلی کا قبضہ ہونے سے پہلے وہاں کے بادشاہ کے ایما سے حکومت ہند کے چند ماہرین ارضیات وہاں گئے تھے اور چونکہ بادشاہ وہاں ایک صحت گاہ قائم کرنی چاہتا تھا اس لئے چشموں کی دیکھ بھال کا کام ان ماہروں سے لیا گیا تھا۔ ریڈیم کا اثر رکھنے والا پانی حبش اور ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں جو آلہ بنایا گیا تھا وہ اب جیالوجیکل سروے

آف انڈیا کے قبضہ میں ہے اور اس کی مدد سے ہندوستان میں بھی گرم چشموں کے معائنے کا کام شروع کیا جائے گا۔ اس محکمے کے پاس بہت سے اچھے اور نازک آلات بھی اس کام کے لئے پہلے سے موجود ہیں اور واقف کار افسران بھی اس محکمے میں کام کر رہے ہیں۔

یورپ میں معدنی چشمے اکثر مقامات پر ہیں اور علاج بالپانی کے دعاوی یا طالبِ صحت حاصل کرنے والوں کی خدمت کے لئے قدرت نے مہیا کر دیئے ہیں۔ ان چشموں کی معالجاتی قدر و قیمت کا اندازہ لگا لیا گیا ہے اور لوگ اُن سے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

بالوں کی تعداد مشہور ڈاکٹر مِس فریڈ ہتیل نے یہ حساب لگایا تھا کہ انسان کے سر پر بال کتنے ہوتے ہیں۔ اب ڈاکٹر موصوف کا اعداد و شمار کو سائنس دانوں نے تقریباً صحیح تسلیم کر لیا ہے۔ آپ کے حساب کی رو سے سیاہ فام انسان کے سر کے بال اٹھاسی ہزار سانولی عورت کے سر کے بال ایک لاکھ دو ہزار اور گوری عورت کے سر کے بال ایک لاکھ چار ہزار ہوتے ہیں۔ عام طور پر ان میں سے ہر بال کی مدتِ حیات چھ مہینے سے لے کر چار سال تک ہوتی ہے۔ اس کے بعد بال گر جاتا ہے اور اس کی جگہ دوسرا بال پیدا ہو جاتا ہے۔

دنیا کے اہم درخت امریکہ کے صحرا پودوں کی انجمن نے اپنی جدید تحقیقات کے بعد حال ہی میں اعلان کیا ہے کہ اہمیت کے لحاظ دنیا کے دس خاص درخت یہ ہیں:۔

۱۔ کھجور۔ اس سے کھجوریں، تیل، لکڑی، پتے اور شکر حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ ناریل۔ اس سے گولا اور ناریل حاصل ہوتا ہے۔ لکڑی وغیرہ بھی کام میں آتی ہے۔

۳۔ بادام۔ اس سے بادام، روغن بادام اور پتے وغیرہ حاصل ہوتے ہیں۔

۴۔ سیب۔ یہ ایک دل پسند پھل ہے۔

۵۔ انجیر۔ یہ بھی اکثر ممالک کے باشندوں کا مرغوب پھل ہے۔

۶۔ شہتوت۔ اس کی پتیاں ریشم کے کیڑوں کی مرغوب غذا ہیں۔ اور اس سے شہتوت حاصل ہوتے ہیں۔

۷۔ زیتون۔ اس سے تیل نکالا جاتا ہے۔ لکڑی وغیرہ بھی کام آتی ہے۔

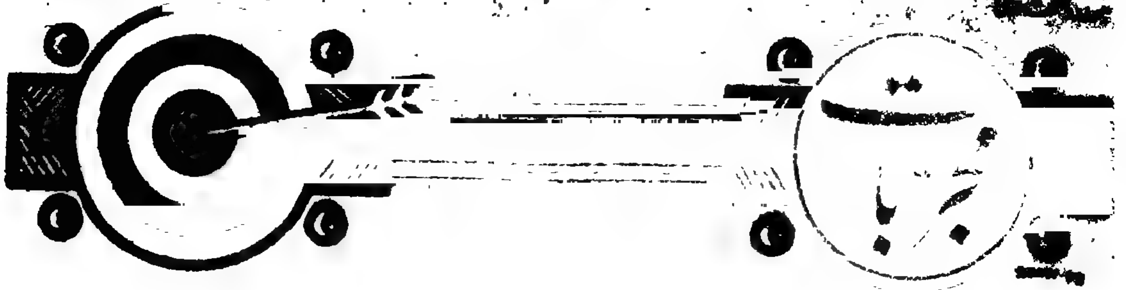
۸۔ لیموں۔ پھل بھی حاصل ہوتا ہے اور تیل بھی نکالا جاتا ہے۔

۹۔ سنکونا۔ اس سے کنین حاصل ہوتی ہے۔

۱۰۔ ربر۔ اس سے ربر حاصل ہوتا ہے۔ جو ہزاروں کام آتا ہے۔

جانوروں کی ھڈی کا پیوند انسان کے جسم میں ایک پہلوان جس نے یونیورسٹی میں وزن اندازی کے مقابلے میں انعام حاصل کیا اس کی نسبت مشہور ہے کہ اس کی بغل میں بیل کی پسلی کے ٹکڑے جڑے ہوئے تھے۔ یہ ہڈیاں اس وقت اس کے جسم میں داخل کی گئی تھیں جب وہ کم سن تھا اور اس کی پسلیاں بیماری کی وجہ سے بے کار ہو گئی تھیں۔ بہت سی مثالوں میں سے یہ صرف ایک مثال ہے جس میں شگاف ڈال کر جانور کی مردہ ھڈی انسانی ڈھانچے میں بہ طور پیوند لگائی گئی۔ ایک اور واقعہ ہے جس میں آنکھ نامی مچھلی کی ھڈی ایک آدمی کی ران میں لگائی گئی تھی جس کو اب سولہ برس کا عرصہ گزر گیا ہے۔ ایک بار ایک عورت کے پیر کی ٹوٹی ہوئی ھڈی کی مرمت کرنے کے واسطے ایک بارہ سنگھے کے سینگ کا ایک حصہ استعمال کیا گیا تھا۔

پٹرول کا بدل کوئلے کی گرد پٹرول کے بدل کی دریافت میں بہت سے سائنس والوں نے برسوں صرف کئے۔ آخر میں انہوں نے کوئلے کی گرد کو انتخاب کیا ہے۔ سلطنت برطانیہ کو اس کی بڑی ضرورت تھی۔ اگر اس کے تجربات صحیح ثابت ہوئے تو کوئلے کی گرد کو انجن میں چلانے کے واسطے مفید چیز بنایا جائے گا۔ تجربات جاری ہیں۔ بہت سے حل طلب سوالات جو لوگوں کو پریشان کئے ہوئے تھے، حل ہو گئے ہیں مگر تحقیق سائنس و صنعت نے ستائیس مختلف قسم کی دھاتوں سے سلور پر ملمع کر کے نشاسے (پسٹن) کو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ رگڑ سے گھس نہیں سکتا۔ اگر یہ تجربات صحیح ثابت ہوئے تو کوئلے کی گرد سے چلنے والے انجن بھاپ انجن کی جگہ استعمال ہوں گے اور اس کو موٹر گاڑیوں میں بھی استعمال کیا جائے گا۔ ایسی موٹروں کے انجن کبھی خراب نہ ہوں گے +



جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

جوارش خاص۔ اسگند ناگوری، خولنجان، رگیماہی، تخم بلیون ہر ایک گیارہ گیارہ ماشے، ماہی روبیان، ساذج ہندی، دارچینی، زعفران جوز بوا ہر ایک نو نو ماشے، زنجبیل، قرنفل، سنبل الطیب سوا سوا تولے، مغز بادام شیریں، مغز چلغوزہ، مغز پستہ، مغز کدو شیریں، مغز بلادر مدبر، مغز اخروٹ، کنجد مقشر ہر ایک ڈیڑھ تولے، شقاقل مصری، بہمنین، تودریین، ہر ایک ایک تولہ، نارجیل دو تولے، رومی مصطگی ۲ تولے، سیاہ دانہ ۲ ماشے، تخم کونچ ۹ ماشے، ثعلب مصری ڈیڑھ تولے، بھوسی اسپغول سوا تولے، تخم تال مکھانا ایک تولہ، درونج عقربی ۲ تولے، ورق نقرہ ایک تولہ، ورق طلا ۲ ماشے، مشک ۳ ماشے عنبر ۲ ماشے، مروارید ۴ ماشے، یاقوت سرخ ۲ ماشے، عقیق ایک تولہ۔ جواہر کو عرق گلاب اور عرق کیوڑہ میں کھرل کریں۔ ورق نقرہ اور طلا بھی اسی میں حل کریں پھر باقی دواؤں کو باریک کر کے تگنے شہد میں حسب معمول جوارش بنالیں۔ خوراک ایک ماشہ سے ۳ ماشے تک ہمراہ شیر گاؤ۔

فوائد۔ مفلِّظ، منی، ممسک، محرک، دافع جریان و سرعت ہے۔ پہلی ہی خوراک سے سرور معلوم ہوتا ہے اور دل میں ایک امنگ پیدا ہو جاتی ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم۔ آر۔ اے ایس (لندن) آنریری مجسٹریٹ، جودھپور۔

اکسیر برص۔ پوست درخت نیم، پوست درخت بکائن، مغز تخم نیل، مغز تخم نیم، مغز تخم بکاین، پوست بیخ کچنال، پوست درخت گولر، پوست درخت سرس، دھنیا خشک، عناب، برگ شاہترہ، چرایتہ، سرپھوکہ، گل منڈی، برہمڈنڈی، ہرن کھری، بگندابری، نیل کنٹھی، دھمایا، برادہ صندل سرخ، چوب شیشم، برادہ چوب آبنوس، برادہ بیجاسار، برادہ چوب چینی، برگ بادرنجبویہ، برگ فرنجمشک، گاؤزبان، گل سیوتی، گل نیلوفر، افتیمون، بسفائج، تخم کاسنی، برگ حنا ہر ایک دس دس تولے، گلو سبز بیس تولے، برگ بید ۲۰ تولے۔ سب دواؤں کو بیس سیر میٹھے پانی میں دو دن بھگو رکھ کر حسب معمول عرق کشید کریں۔

فوائد:۔ اس عرق کے استعمال سے بہت سے مایوس مریضوں کو شفا حاصل ہوئی ہے۔ مہینہ بھر کے استعمال سے بدن کندن ہو جاتا ہے۔ سفید داغوں پر روغن بھنگرہ سیاہ، روغن مازو اور روغن بکچی تینوں ہموزن لے کر لگائیں۔ لگانے سے پہلے موٹے کپڑے سے داغ کو رگڑ لیا کریں۔ یہ عرق پانچ پانچ تولے صبح و شام دونوں وقت پھیکا پلائیں۔ مریض کو غذا میں بیسن کی نمکین روٹی جس میں گھی کافی مقدار میں ڈالا گیا ہو، کھلائیں۔

جناب حکیم سید اصغر علی شاہ صاحب راولپنڈی

حب بے نظیر۔ کشتہ طلا ۳ ماشے، رس سیندور ۶ ماشے، کافور ۶ ماشے، جائفل ایک تولہ، فلفل دراز ایک تولہ، کستوری خالص ایک ماشہ پان کی امداد سے رتی رتی برابر تیار کریں۔ اور ایک گولی رات کو سوتے وقت ہمراہ دودھ (جو شہد سے میٹھا کیا گیا ہو) استعمال کریں۔

فوائد۔ یہ گولیاں مقوی باہ اسقدر ہیں کہ پہلے روز ہی اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ خوراک کو جزو بدن بنانا اور خون پیدا کرنا ان کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ طاقت بدن بڑھا کر نئی جوانی پیدا کرتی ہیں۔ باوجود محرک باہ ہونے کے سرعت انزال کا قلع قمع کر دیتی ہیں۔

اکسیر الاجسام۔ کشتہ سونا ایک ماشہ، کشتہ چاندی ۲ ماشے، کشتہ فولاد ۳ ماشے، کشتہ صدف مروارید ۳ ماشے، کشتہ مونگا ۵ ماشے، کشتہ قلعی ۲ ماشے، شنگرف مدبر ½ ماشے، رس سیندور ایک ماشہ، ست سلاجیت ۲ تولے، کیسر کشمیری ۲ تولے، کستوری ۶ ماشے، افیون ۹ ماشے، قرنفل ۲ تولے، جائفل ۲ تولے، جاوتری ۲ تولے، تمام کشتوں اور ست سلاجیت کو کھرل میں ڈال کر یکجا کر کے۔ اور زعفران، کستوری، افیون، قرنفل، جائفل اور جاوتری کو عرق گلاب کی مدد سے نہایت باریک رگڑیں۔ جب دوا نہایت باریک ہو جائے تو کشتوں میں اس کو ملا کر ہمراہ عرق گلاب ۱۲ گھنٹے متواتر کھرل کریں

کے رتی برابر گولیاں تیار کریں۔ اور ایک گولی دودھ کے ساتھ کھائیں۔

فوائد:۔ یہ دوا قوت مردمی کو بڑھاتی ہے۔ احتلام، جریان اور سرعت کو دور کر کے نئی روح پھونک دیتی ہے۔ عورتوں کی ہر قسم کی کمزوری ایسے کہ یا ایام ماہواری کی خرابی۔ بانجھ پن، ہسٹریا اور کمی خون وغیرہ کی واحد دوا ہے۔

جناب حکیم درگا پرشاد صاحب متھرا

اکسیر سیلان۔ گل سپاری، گل پستہ، مازو، ہر ایک ۹ ماشے۔ سلفیٹ اوف آئرن ۱ تولے سب چیزوں کو کوٹ پیس کر کارک دار شیشی میں رکھ لیں۔ بقدر تین رتی صبح اور تین رتی شام ٹھنڈے پانی کے ساتھ بارہ روز تک کھلائیں اگر مرض بہت پرانا ہو تو چوبیس روز تک دوا جاری رکھیں۔

فوائد:۔ سیلان الرحم کے لئے یہ دوا میری تیس سال کی تجربہ ہے۔ جو لوگ ایسے استعمال کریں گے وہ بھی میرے بیان کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے۔

دوائے سیلان۔ گل دھاوا، مازو، پھٹکری، رسوت اور پوست ببول ایک ایک تولہ لیکر نیم کوفتہ کریں۔ پھر انہیں ایک سیر پانی میں جوش دیں۔ جب آدھا پانی رہ جائے تو پانی کو صاف کر کے بوتل میں بھر کر رکھ لیں۔ اور رات کو سوتے وقت نرم کپڑے کی ایک لمبی سی بتی بنا کر اس کو پانی سے تر کریں اور احتیاط سے اندام نہانی میں رکھ لیں۔ صبح بتی نکال دیں۔

فوائد:۔ اوپر والی دوا اکسیر سیلان کے ساتھ اس دوا کے استعمال سے یقینی شفا ہوتی ہے۔ اندام نہانی کی گندی رطوبتوں کو یہ دوا صاف کر دیتی ہے۔ اور خشکی پیدا کر دیتی ہے۔

مفید چٹکلے

جناب چندر پرکاش صاحب وید ریاست ساہنور (بجنور)

(۱) پارسال ہمارے ہاں کتوں میں خارش کا مرض بہت زیادہ ہوا۔ ایک شخص کے پلے ہوئے کتے کی بہت بری حالت ہو گئی تمام جسم کے بال اڑ کر گوشت ہی گوشت نظر آنے لگا۔ بدنظری کے علاوہ چھوت کا خطرہ بھی تھا۔ مالک نے تنگ آکر سوچا کہ اگر یہ مرجائے تو بہتر ہے۔ چنانچہ اس نے کچلا گھس کر روٹی میں ملا کر اُسے کھلا دیا۔ خدا کی شان بجائے مرجانے کے ایک ہفتے میں کتا بھلا چنگا ہو گیا۔ جسم کے بال آگ آئے اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔

(۲) ہمارا کتا بھی خارش میں مبتلا ہو گیا کیونکہ وہ حلوائی کی دوکان پر جا کر کھانڈ کا مَیل کھا گیا تھا۔ ہم نے اُسے گندک کھلانی شروع کی لیکن ایک مہینے تک کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اوپر کا قصہ سن کر طبیعت میں آئی کہ اُسے کچلا کھلادو۔ مگر چونکہ یہ کتے کے واسطے نہایت مہلک ہے اس لئے گوارا نہ ہوا۔ ایک روز ہمارے ایک ملنے والے شیخ جی تشریف رکھتے تھے سامنے سے کتا آگیا تو دیکھ کر بولے" اس کے لئے کوئی چٹکلہ یاد نہیں" میں نے سب قصہ دُہرایا وہ ہنسکر کہنے لگے "تو بھلا نسخہ آزماؤ" میں نے کہا "فرمائیے" انہوں نے بتایا "پیلے زنبور (بھڑ) کا چھتہ لیکر دیسی تیل میں جلاؤ اور اس تیل کی مالش کرو۔ انشاء اللہ تو بہت جلد صحت ہوگی"۔ ہم نے اسکو استعمال کیا تو ایک ہفتے میں کتا بالکل ٹھیک ہو گیا۔

(۳) پچھلی جنوری کے آخر میں لڑکی کا خط آیا اُسے خارش نے بہت تنگ کر رکھا تھا۔ رات بھر پریشان رہتی تھی۔ اگلے مہینے بچہ پیدا ہونے والا تھا ایسی حالت میں اکثر بطور عوارض حمل خارش بھی ہونے لگتی ہے اور بعد وضع حمل جایا کرتی ہے۔ تاہم ایک نسخہ اور اوپر والا تیل اس کو بھیج دیا گیا۔ اگلے ہفتے خط آیا کہ تیل کی مالش سے پہلی رات ہی امن رہا اور اب بہت فائدہ ہے۔

(۴) اس تیل کی ہم نے پتی والوں پر مالش کرائی تو بہت مفید ثابت ہوا۔

(۵) بواسیری مسّوں کی تکلیف کو کم کرنے کے لئے بھی میں نے اس تیل کو آزمایا۔ مفید پایا۔

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے

از جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی، فاضل الطب والجراحت، کھاتولی۔

اسقاط متذر

سہاگہ ۱۵ رتی
دارچینی کا سفوف ۵ 〃

دونوں کو ملا کر دن میں تین بار دیں۔

نوٹ:۔ مذکورہ دوائیں مسکن ہیں۔ اس شکایت میں ہمیشہ مسکن ادویہ دیں۔ قیمتی مجربات، معدنیات اور خسیس محرکات اس شکایت میں بے فائدہ ہیں۔

دیگر

افیون کا سفوف $\frac{1}{4}$ رتی
دارچینی کا سفوف ۳ 〃

دونوں چیزوں کو ملا کر دن میں دو تین بار پانی کے ساتھ دیں۔

حموضتِ معدہ

چونا (بجھا ہوا) ۴ درم
پانی $1\frac{1}{2}$ سیر

دونوں چیزیں خوب ملا کر ۱۲ گھنٹے تک رکھیں اس کے بعد صاف پانی علیحدہ کرلیں اور ہم وزن دودھ میں ملا کر پلائیں۔

بندشِ حیض

ہینگ $\frac{1}{2}$ رتی
ایلوا $\frac{1}{2}$ 〃

ایک گولی بنا کر دن میں دو بار دیں۔

کمیٔ خون (۱)

ہیراکسیس ۱۰ رتی
مرچ سیاہ ۱۰ 〃
شہد بقدر ضرورت

دس گولیاں بنالیں۔ خوراک ایک ایک گولی دن میں دو بار دیں۔

کمیٔ خون (۲)

ایلوا ۶ رتی
ہیراکسیس ۶ رتی
دانہ الائچی خورد ۲ ماشے
شہد بقدر ضرورت

بارہ گولیاں بنالیں۔ خوراک دو گولیاں دن میں دو بار۔

قلاع (منہ آنا)

سہاگہ ۲۰ ماشے
شہد ۲ تولے

پھریری سے منہ میں لگائیں۔

دمہ

پھٹکری ۲۰ رتی
تخم کتاں ۲ ماشے

تخم کتاں کو آدھ پاؤ پانی میں ایک گھنٹے تک بھگو رکھیں۔ اس کے بعد چھان کر پھٹکری کے ساتھ پلائیں۔

دمہ

کافور ۲ رتی
ہینگ ۲ رتی

ایک گولی بنا کر ہر تین گھنٹے بعد دیں۔

دمہ

برگ اڑوسہ خشک

سگریٹ بنا کر استعمال کریں۔ یہ دھتورے کا اچھا بدل ہے۔

زخم بستری

سہاگہ ۲ ماشے
سفیدہ کاشغری ۲ ماشے
نشاستہ ۴ ماشے

سب چیزوں کو ملا کر زخم پر چھڑکیں

زخم بستری

سہاگہ ۲ ماشے
مرہم سادہ ۲ تولے

دونوں کو ملا کر زخموں پر لگائیں

کھانسی

کاکڑا سینگی کا سفوف }
دارفلفل کا سفوف } ہم وزن
اصل السوس کا سفوف }

تینوں چیزیں ہم وزن لے کر ملالیں۔ اور دن میں تین بار دو دو ماشے کی مقدار میں دیں۔

کھانسی پرانی

نوشادر ۱ درم
شربت اصل السوس ۲ اوقیہ (اونس)
پانی ۲ اوقیہ

خوراک ایک اوقیہ۔ دن میں تین بار۔

کھانسی پرانی

اصل السوس }
زنجبیل }
نوشادر }
دارفلفل } ہم وزن
شکر سفید }
صمغ عربی }

پانچ پانچ رتی کی گولیاں بنالیں۔ اور دو دو گولیاں دن میں تین بار دیں۔

جلنا (حرق)

روغن نارجیل ۵ تولے
چونے کا پانی ۵ تولے

دونوں کو اچھی طرح ملا کر مقامی طور پر لگائیں۔

ریاح کی کثرت

کافور ۱ درم
پانی ۲۰ اوقیہ

خوراک ایک اوقیہ۔ بہترین کاسرِ ریاح ہے

ریاح کی کثرت

زنجبیل ۱۰ رتی
فلفل سیاہ ۱۰ رتی
بادیان ۲۰ رتی
نمک سیاہ ۵ رتی

یہ ایک خوراک ہے۔ کھانے کے بعد دیں۔ جوارش غلاقلی کی بجائے اس سفوف کو کام میں لائیں

ہیضہ

زنجبیل ۱۰ رتی
فلفل سرخ $\frac{1}{2}$ رتی
حلتیت $\frac{1}{2}$ رتی
افیون $\frac{1}{4}$ رتی
کافور $\frac{1}{2}$ رتی

یہ ایک گولی کا وزن ہے۔ ہیضے کے لیے نہایت عمدہ گولیاں ہیں۔

التواء زہری (کارڈی)

کافور ۲ رتی
افیون $\frac{1}{4}$ 〃

دونوں چیزوں کو ملا کر بوقت ضرورت دیں۔

قولنج

اجوائن دیسی ۱ درم
دانہ الائچی کلاں ۱ درم

فلفل سیاہ ½ درم
زنجبیل ½ "
خوراک ۱ درم دن میں دو بار۔ جوہن نانخواہ کا یہ سفوف بدل ہے۔

قولنج

ٹنکچر افیم ۵ بوند
عرق نانخواہ ۳ تولے
دونوں چیزیں ملا کر دیں۔

قولنج

ہینگ ۱ رتی
فلفل سیاہ ۱ "
زنجبیل ۱ "
صمغ عربی بقدر ضرورت
یہ ایک گولی کا وزن ہے۔ دن میں تین بار ایک ایک گولی دیں۔
نوٹ: قولنج میں دست آور دوائیں نہ کھلائیں بلکہ بذریعہ حقنہ تلئین کرائیں۔

آشوب چشم

پھٹکری ۰۲ رتی
آب مقطر ۳ تولے
دن میں دو بار آنکھ میں چار چار قطرے ٹپکائیں۔

شقاق الحلمہ (بھٹنی کا پھٹنا)

چونے کا پانی ۵ تولے
روغن زیتون ۵ تولے
دونوں چیزوں کو ملا کر مقامی طور پر لگائیں

ضرب (چوٹ)

نوشادر ۲ درم
سپرٹ ۱ اوقیہ
پانی ۱۰ اوقیہ
اس مرکب میں کپڑا تر کرکے چوٹ کی جگہ پر رکھیں۔ اس کے اوپر پٹی نہ باندھیں۔ زخم کے اوپر اس دوا کو استعمال نہ کریں۔ موچ وغیرہ میں خاص طور پر مفید ہے

تشنج دوران وضع حمل

سہاگے کا سفوف ۵ رتی
دارچینی کا سفوف ۵ "
دونوں کو ملا کر دن میں تین بار پانی کے ساتھ دیں۔

التہاب مثانہ

اسپغول ۶ ماشے
شربت بزوری معتدل ۲ تولے
چھ ماشے اسپغول کا آدھ پاؤ پانی میں لعاب نکال لیں پھر اس میں شربت ملا کر پلائیں۔

ہذیان اور نقاہت

کافور ۰۱ رتی
مشک ۰۱ رتی
شہد بقدر ضرورت
تینوں چیزوں کو ملا کر چٹنی سی بنالیں اور بحران وغیرہ کی حالت میں تھوڑی تھوڑی چٹائیں۔
کافور کی ٹھنڈک کا خیال نہ کریں یہ مزودی تجربہ ہے

ضعف اعصاب

مشک
جوز بوا
بسباسہ
دار فلفل
فلفل سیاہ
(ہم وزن)
چنے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک یا دو گولیاں دودھ کے ساتھ دیں۔

ہذیان اور بے خوابی

کافور ۰۱ رتی
ہینگ ۰۱ "
ایک گولی بنا کر سوتے وقت دیں۔

اسہال

طین قیمولیا ۲ درم
صمغ عربی ۲ "
عرق دارچینی ۸ اوقیہ
خوراک ایک اوقیہ دن میں تین بار دیں۔

اسہال

پھٹکری ۰۲ رتی
کشتہ سفید ۵ "
دارچینی ۵ "
سفوف بنا کر دن میں تین بار دیں، یہ ایک خوراک ہے۔

اسہال مزمن

مازو کا سفوف ۱ ماشہ
دارچینی کا سفوف ۵ رتی
افیون کا سفوف ½ "
دن میں دو بار دیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔

اسہال دقی (سل معوی)

زنجبیل
بیل گری
کشنیز خشک
رال سفید
(ہم وزن)
سب کو کھرل کرکے قرص بنائیں۔
خوراک ۲-۳ ماشے۔

اسہال دموی

کشتہ سفید ۳ درم
دارچینی ۱ "
کھولتا ہوا پانی ۸ اوقیہ
دو گھنٹے تر کرکے چھان کر رکھیں۔ خوراک ۲ چمچہ چائے دن میں ۳ بار دیں۔

اسہال عصبی

کشنیز خشک
بادیان
الائچی کلاں
پوست خشخاش
صمغ عربی
(ہم وزن)
سفوف بنائیں۔ خوراک ۱ درم پانی کے ساتھ۔

اسہال

مصطگی ۶ ماشے
بادیان ۲ تولے
دانہ الائچی سفید ۱۰ تولے
شکر سفید ۵ تولے
کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک تین ماشے مناسب بدرقے کے ساتھ۔

اسہال پرسوتی

افیون ۱ تولہ
ہینگ ۱ "
فلفل سیاہ ۱ "
شنگرف ۳ ماشے
مصطگی رومی ۱ تولہ
چنے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی دن میں دو بار۔ یہ گولیاں دافع تعفن بھی ہیں۔

اسہال مزمن

ماتی بسنت ½ رتی
گل قیمولیا ۱۰ ماشہ
دارچینی کا سفوف ½ ماشہ
یہ خوراک دن میں دو بار دیں۔ یہ بھی دافع تعفن نسخہ ہے۔

اسہال

بیلگری کا سفوف ۱ ماشہ۔ طین قیمولیا ۱ ماشہ۔ صمغ عربی ۱ ماشہ۔ دانہ الائچی سفید ۱ ماشہ۔ یہ خوراک دن میں تین بار دیں۔ ہر وقت تیار رکھنے کے قابل سفوف ہے۔
نوٹ: اسہال کے مریضوں میں تدبیر غذا سے بہت زیادہ نفع پہنچتا ہے۔ چنانچہ مریض کی غذا سیال اور مختصر کرکے دینی چاہیے۔ (باقی آئندہ)

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، بیرون دہلی دروازہ، لاہور

۱ ٹیبلائیڈ کونین اینڈ سٹرکنین
نسخہ۔ کونین بائی سلفیٹ ۱ گرین
سٹرکنین سلفیٹ ۱/۶۴ ”
ایسی ایک گولی بعد غذا دیں۔ مقوی اعصاب ہے۔

۲ ٹیبلائیڈ کونین اینڈ آرسینائی ٹرایاوکسائیڈ اینڈ سٹرکنین
نسخہ۔ کونین بائی سلفیٹ ۱ گرین
آرسینائی ٹرائی اوکسائیڈ ۱/۵۰ ”
سٹرکنین ۱/۳۲ ”
ایسی ایک گولی بعد غذا دیں۔ پرانے ملیریا کے لیے مفید ہے۔

۳ ٹیبلائیڈ کونین اینڈ ریہائی کمپونڈ
نسخہ۔ پلوجلیپ ۱½ گرین
کیلومل ۱ ”
پلو ریہائی ۱½ ”
کونین بائی سلفیٹ ۱ ”
ایسی ایک یا دو گولیاں سوتے وقت کھلائیں۔
یہ گولیاں قبض کشا اور امراض جگر کے لیے مفید ہیں۔

۴ ٹیبلائیڈ کونین اینڈ آرسینائی ٹرایاوکسائیڈ اینڈ فیرائی
نسخہ۔ کونین ہائیڈرو کلورائڈ ۲ گرین
آرسینائی ٹرایاوکسائیڈ ۱/۲۴ ”
فیرائی ریڈکٹم ۲ ”
ایسی ایک گولی بعد غذا کھلائیں۔ پرانے ملیریا اور تلی کے لیے مفید ہے خون زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

۵ ٹیبلائیڈ کونین اینڈ بیلاڈونا اینڈ کیمفر
نسخہ۔ کونین سلفیٹ ½ گرین
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا ویریڈس ۱/۸ ”
کیمفر ½ ”
ایسی ایک گولی ہر گھنٹے بعد کھلائیں۔
زکام، نزلہ اور انفلوئنزا کے لیے مفید ہے۔

۶ ٹیبلائیڈ کونین اینڈ یوری تھین
نسخہ۔ کونین ڈائی ہائیڈرو کلورائیڈ ۴ گرین
یوری تھین ۲ گرین
ایسی ایک گولی ۲ سی سی پانی میں حل کر کے دوالی کی ورید میں بذریعہ انجکشن پہنچائیں۔ دوالی کا ازالہ کرتا ہے۔

۷ ٹیبلائیڈ فیرائی ریڈکٹم کمپونڈ
نسخہ۔ فیرائی ریڈکٹم ۲ گرین
ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس ویریڈی ۱ ”
ایکسٹریکٹ نکس وامی کا ½ ”
اولیم کیپ آئی ½ منم
ایسی ایک گولی بعد غذا صبح اور شام کھلائیں۔
قلت دم اور فقر الدم کے لیے مفید ہے۔

۸ ٹیبلائیڈ فیرائی ریڈکٹم اینڈ ریہائی کمپونڈ
نسخہ۔ فیرائی ریڈکٹم ۲ گرین
ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس ویریڈی ۱ ”
ایکسٹریکٹ نکس وامی کا ½ ”
پل ریہائی کمپونڈ ۱ ”
اولیم کیرائی ½ منم
ایسی ایک گولی صبح اور شام بعد غذا دیں۔ یہ دوا قبض کشا ہے۔ خون زیادہ پیدا کرتی ہے۔

۹ ٹیبلائیڈ ریہائی اینڈ سوڈا بائی کارب
نسخہ۔ پلو ریہائی ۳ گرین
سوڈا بائی کارب ۱½ ”
پلو جنجر ½ ”
ایسی ایک گولی غذا سے پہلے دیں۔
نفخ، خرابی ہضم اور قبض کو یہ دوا دور کرتی ہے۔

۱۰ ٹیبلائیڈ ریہائی اینڈ سوڈا بائیکارب اینڈ مگنیشیا
نسخہ۔ پلو ریہائی ۱ گرین
سوڈا بائی کارب ۱½ ”
مگنیشیا کارب پانڈرس ۲ ”
پلو جنجر ½ ”
ایسی ایک گولی غذا سے پہلے کھلائیں۔
نفخ، خرابی ہضم اور قبض کو یہ دوا دور کرتی ہے۔

۱۱ سولائیڈ سیلائن کمپونڈ
کیلیسم کلورائڈ ۴/۱۰ گرین
پوٹاسیم کلورائڈ ۶/۱۰ ”
سوڈیم کلورائڈ ۲۱½ گرین
سوڈا بائی کارب ۳/۴ ”
ڈکسٹروس ۲½ ”
ایسی دو گولیاں ۱۶ اونس جوش دئے ہوئے پانی میں حل کریں۔ اب یہ آئی سوٹونک سیلائن سلیوشن تیار ہے۔ یہ انجکشن مرض ہیضہ کی شدید صورتوں میں کیا جاتا ہے۔

۱۲ سولائیڈ کیلسیم کلورائیڈ کمپونڈ
نسخہ۔ سوڈیم کلورائڈ ۳۰ گرین
کیلسیم کلورائیڈ ۱ ”
ایسی چار گولیاں ایک پائنٹ پاک پانی میں حل کر کے ورید میں حستقان کریں۔ اس سے ہائی پرٹانک سیلائن لوشن تیار ہوتا ہے۔
ہیضے کے مریض کے لیے مفید ہے۔

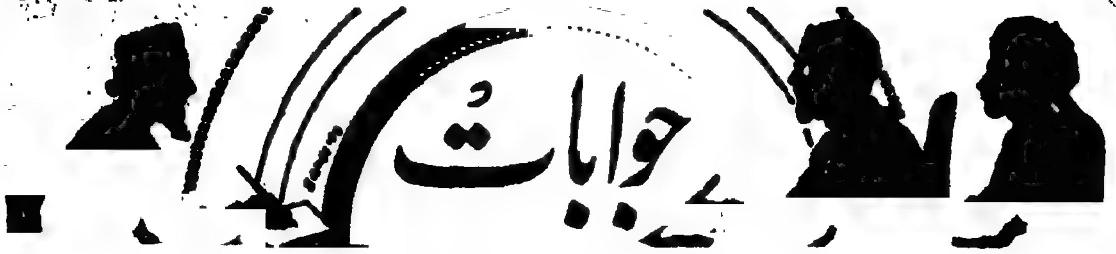
۱۳ ٹیبلائیڈ سنٹونین اینڈ ہائیڈرارجرائی سب کلورائیڈ
نسخہ۔ سنٹونین ۱ گرین
کیلومل ۱ ”
ایسی ایک گولی رات کو سوتے وقت کھلائیں
آنتوں کے کیڑوں کے لیے مفید ہے۔

۱۴ ٹیبلائیڈ بسمتھ سب سنٹونین کمپونڈ
نسخہ۔ بسمتھ سب سنٹونیٹس ۴ گرین
فینال فے تھے لین ½ ۱ ”
ایسی ایک یا دو گولیاں منہ میں چبوا کر رات کو کھلا دیں۔ آنتوں کے کیڑوں کے لیے مفید دوا ہے

۱۵ اینیول سیپونس کمپونڈ
نسخہ۔ سیپونس اینی میلس ۷ گرین
سوڈا سلفیٹ اکسی کیٹا ۷ ”
ایک شافہ بنالیں اور مقعد میں رکھیں۔ قبض کشا ہے۔

۱۶ ٹیبلائیڈ سوڈا منٹ
نسخہ۔ سوڈا بائی کارب ۴ گرین
امونیا بائی کارب حسب ضرورت
اولیم منتھا پپ حسب ضرورت
ایسی ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسیں نفخ اور خرابی ہضم کے لیے مفید ہے +

(باقی آئندہ)



(۱۱۹) **عوارض آتشک**۔ (ا) اگر آپ کے دوست کو تبخیر محسوس ہوتی ہے یعنی کھانا کھانے کے بعد جسم کی حرارت میں زیادتی معلوم ہوتی ہے تو انہیں اپنے پھیپھڑوں کا باقاعدہ امتحان کرانا چاہیئے بمکس رے کے ذریعے سے جو امتحان ہوتا ہے وہ بہت زیادہ قابل اعتبار ہوتا ہے۔ معمولی حالات میں انسان حرارت کی اس خفیف سی زیادتی کو محسوس نہیں کیا کرتا جو کھانا کھانے کے بعد لازماً پیدا ہو جاتی ہے۔ انہیں اپنے پیشاب کا خوردبینی معائنہ کرانے کی بھی ضرورت ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اب سوزاک کا کوئی اثر تو باقی نہیں ہے۔ اگر پھیپھڑے بھی درست ہیں اور سوزاک کا بھی کوئی اثر نہیں ہے تو وہ چند روز ایسٹنس سیرپ چالیس چالیس بوند کی مقدار میں تین مرتبہ روزانہ استعمال کریں۔ اور رفع قبض کے لیے اسی کے ہمراہ ہر خوراک میں بیس بوند گلیسرین ملا لیا کریں۔

سوزاک اگر ہے تو یوریٹروں کی گولیاں استعمال میں لائیں۔ اور اگر پھیپھڑوں میں کوئی خرابی ہے تو کسی ہوشیار حکیم یا ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) ست گلو، ست سلاجیت، الائچی خورد، کہربا، ستان بید، اصل السوس، طباشیر کبود، کشتہ قلعی بھنگ والا ہر ایک ایک تولہ، مصری ۸ تولے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور صبح ہی صبح ۹ ماشے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ اور سقمونیا سائیدہ ایک تولہ گلقند پاؤ بھر میں خوب ملالیں اور رات کو سوتے وقت ۹ ماشے کھا لیا کریں۔ انشاء اللہ جریان، سوزاک اور قبض وغیرہ کی شکایتیں دو تین ہفتے کے استعمال سے جاتی رہیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) رات کو سوتے وقت مربہ ہلیلہ ایک عدد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ اور صبح و شام یہ سفوف بنا کر استعمال کریں۔ امید ہے کہ اس کے استعمال سے مادہ تولید بھی غلیظ ہو جائے گا اور دوسرے اعضا کو تقویت پہنچے گی۔ **نسخہ سفوف**: ثعلب مصری، تالمکھانا، اسگند ناگوری، خیار بالا، مصطگی رومی، دانہ الائچی خورد، دانہ الائچی کلاں، نشاستہ، تعوبجلی، تج، کشتہ قلعی ہر یک ایک تولہ، کشتہ نقرہ، کشتہ مرجان ہر یک تین ماشے۔ شکر سفید دواؤں کے ہم وزن۔ پہلے دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ پھر کشتے اور شکر سفید شامل کر کے رکھیں۔ ۶-۶ ماشے یہ سفوف صبح و شام پانی کے ساتھ کھائیں۔ تیل، ترشی اور بادی غذاؤں سے پرہیز رکھیں۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) آپ اپنے دوست کو قرص دوا کرمانی والی ایک عدد ہمراہ شربت بزوری ۲ تولے صبح کے وقت کھلائیں۔ بعد غذا دونوں وقت حب کبد نوشادری ۲-۲ عدد کھلائیں۔ ہفتے میں دو بار اطریفل زمانی ایک ایک تولہ سوتے وقت گنگنے پانی کے ساتھ کھلائیں۔ تاصحت مباشرت نہ کریں۔ کچھ عرصے ان دواؤں کے استعمال کرنے کے بعد مادہ تولید کی اصلاح اور امساک کی فکر کیجیے گا۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) آپ اپنا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(و) رات کو اطریفل زمانی ۹ ماشے استعمال کرائیں۔ صبح اجابت صاف ہوگی۔ قبض کی وجہ سے یہ شکایتیں ہیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) صبح معجون چوب چینی ۹ ماشے کھا کر اوپر سے عرق مصفی خون، عرق گاؤ زباں ہر ایک ۵ تولے، شربت بزوری ۲ تولے ملا کر پی لیا کیجئے۔ ایک مہینہ اسے استعمال کرنے کے بعد حالات سے اطلاع دیجئے۔ اس درمیان میں ترشی اور جماع سے پرہیز کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ح) آپ نے یہ نہ لکھا کہ اب سوزاک ہو رہا ہے یا نہیں۔ سب سے پہلے سوزاک کا علاج ضروری ہے۔ (حکیم محمد شفیع لاہور)

(۱۲۰) **باؤ گولا**۔ (ا) مریضہ کو دیکھے بغیر رائے زنی مشکل ہے۔ شک ہوتا ہے کہ یہ گولا ہسٹیریا کا نہ ہو جسے عرف عام میں باؤ گولا کہتے ہیں۔ اگر ہسٹیریا ہی ہے تو کچھ عرصے تک مریضہ کو "ایلگزیر برومو ولیرین" استعمال کرا دیجئے۔ آدھی آدھی رتی کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ اگر گڑ میں لپیٹ کر ہینگ استعمال کرائی جائے تو وہ بھی مفید ہوتی ہے۔ اگر مریضہ کے پیٹ میں رسولی ہے تو آپریشن کے سوا چارہ نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایلوا، تخم حنظل، بچ، نمک سونچر، نمک سیاہ، نمک لاہوری، سہاگہ بریاں، ہینگ بریاں، نمک سانبھر، دارچینی، مرچ سیاہ، سونٹھ، فلفل دراز، پوست ہلیلہ زرد۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر تیز سرکے میں دو دن تک کھرل کریں۔ پھر دو دن تک یہ دوائیں گوار کے گودے میں کھرل کر کے جنگلی بیر برابر گولیاں بنالیں اور صبح دوپہر اور شام کو دو دو گولیاں گنگنے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ مہینہ سوا مہینے برابر یہ گولیاں استعمال کرنے سے تمام شکایتیں جاتی رہیں گی۔

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اس گولے کا علاج اب ناممکن ہے۔ البتہ اگر جوارش جالی نوس ۶-۶ ماشے صبح و شام بعد غذا کھائی جائے اور بادی نفاخ چیزوں سے پرہیز رکھا جائے تو اس کی تکلیف کم ہو سکتی ہے۔ جوارش جالی نوس ہمدرد دواخانہ دہلی سے اچھی دستیاب ہو سکتی ہے۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) معلوم نہیں آپ نے مریضہ کو لیڈی ڈاکٹر کو دکھایا یا نہیں۔ ہو سکے تو ایکس رے بھی کرا لیجیے۔ جو کچھ آپ نے لکھا ہے تشخیص کے لیے ناکافی ہے۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) اجوائن، سونف، مرچ سیاہ، سونٹھ، دارچینی، زیرہ سیاہ، کلونجی، جیٹھی، الائچی کلاں، موصیائی کانی، بیخ اذوسہ، نمک سیاہ، جوکھار ہر ایک ۵ تولے لے کر کوٹ چھان لیں اور دوگنی کھانڈ ملا کر رکھیں۔ خوراک ایک تولہ سے ۲ تولے تک ہمراہ دودھ۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(و) مریضہ کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ز) اشتہا کی کمی معلوم ہوتا ہے۔ ہیرا ہینگ، سہاگہ بریاں، زنجبیل، پھٹکری، ہلدی ہر ایک ۶ تولہ آب برگ مولی سبز میں چنے برابر گولیاں بنائیں اور دو دو گولیاں کھانے کے بعد دونوں وقت پانی کے ساتھ کھائیں۔ اور بعد دوپہر ایک رتی، عرق صلیب سائیدہ ایک رتی خمیرہ گاؤزبان عنبری ملا کر صبح و شام استعمال کریں۔ (حکیم محمد شفیع لاہور)

(۱۲۱) **خوشبودار بوٹی** :- (ا) آپ تلاش جاری رکھیں خدا کامیاب کرے گا۔ "جوئندہ یابندہ" ایک مشہور ضرب المثل ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس کام کے لیے برادہ صندل سفید استعمال کیجئے۔ (حکیم حسین الہ آبادی)

(ج) تیل بنانے کے لیے "پانڑی" ایک اچھی بوٹی ہے۔ یہ خوشبودار بھی ہے اور مقوی دماغ بھی۔ شہروں میں عام طور پر پنساریوں اور دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) تقویت دماغ کے لیے برہمی بوٹی سے آپ تیل تیار کرا سکتے ہیں۔ اور خوشبو کے لیے وہ چیز اضافہ کر لیں جو آپ کو خوشگوار معلوم ہوتی ہو۔ مگر تقویت دماغ کے لیے کوئی دوا اتنی مفید نہیں ہو سکتی جتنا کہ اندرونی استعمال کی ادویہ و اغذیہ اور اصول حفظان صحت کی پابندی۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) چھڑیلہ، بالچھڑ، کپور کچری اور صندل سفید مفید خوشبوئیں ہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) بالوں کو خوشبودار چیزیں اکثر نقصان پہنچاتی ہیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) برہمی بوٹی دماغ کے لیے بہت اچھی چیز ہے۔ (حکیم محمد شفیع)

(۱۲۲) **ہاتھوں کی کپکپاہٹ** :- (ا) آپ غالباً ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں۔ ایک عرصہ دراز تک "نیوروفاسفیٹس" کا استعمال کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تخم حنظل، فاریقون، سقمونیا ہر ایک پانچ تولے، افتیمون، مقل، انیسون، تج، مرچ سیاہ، زنجبیل، اسطوخودوس، گل سرخ، بادرنجبویہ ہر ایک تین تولے، پودینہ خشک، پوست ترنج، برگ گاؤزبان ہر ایک دو تولے سب دواؤں کو کوٹ چھان کر تگنے شہد میں حسب معمول معجون بنائیں اور چالیس دن رکھ چھوڑنے کے بعد ۶ ماشے سے ایک تولہ تک عرق بادیان و عرق گاؤزبان کے ساتھ رات کو سوتے وقت استعمال کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین)

(ج) آپ کا مرض اتنا مستحکم ہو گیا ہے کہ اب اس کا ازالہ ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔ بہرحال آپ مندرجہ ذیل گولیاں بنا کر استعمال کیجئے شاید خدا شفا دے۔

نسخہ :- جائفل، عاقرقرحا، سونٹھ، کلونجی ہر ایک ایک تولہ، مرچ سیاہ، پیپل، لونگ، بچھناگ مدبر، شنگرف مدبر ہر ایک دو تولے۔ سب کو الگ الگ پیس چھان کر سفوف بنائیں اور باہم ملا کر ادرک کے پانی میں دو روز تک کھرل کر کے مرچ سیاہ برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ اور روزانہ دو گولیاں مکھن میں ملا کر کھائیں۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) منضج اور مسہل سے تنقیہ کرنے کے بعد کشتہ گئودنتی چار چاول معجون جوگ راج گوگل ۶ ماشے کے ساتھ استعمال کریں۔ روغن قسط یا روغن سیر یا دونوں مخلوط کر کے مالش کریں۔ ہفتے میں دو بار اطریفل زمانی ۹ ماشے شب کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) دو سیر گھی کوار کے گودے کو گھی دو سیر پختہ میں بھون لیں۔ پھر مصری دو سیر اور رجت سائیدہ ۶ تولے ملا کر رکھیں۔ خوراک ۲ تولے سے ۵ تولے تک۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) کالی ہڑ خورد کو روغن بادام میں بریاں کر کے موٹا موٹا سفوف بنا لیں اور ۲-۲ ماشے یہ سفوف کھانا کھانے کے بعد کھا لیا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) آپ مکمل حالات لکھیئے۔ آتشک تو نہیں ہوئی؟ فالج، چوٹ، بخار وغیرہ پہلے ہو چکے ہیں تو ان کی کیفیت لکھنی چاہیئے۔ (حکیم عبدالاحد)

(ح) معجون اذاراقی ۳ ماشے ہمراہ کشتہ گئودنتی ایک رتی ملا کر صبح و شام استعمال کریں۔ (حکیم محمد شفیع لاہور)

(۱۲۳) **پسینے کے باریک ذرّے** :- (ا) یہ سفید ریت سی جو چیز آپ کو معلوم ہوتی ہے۔ پسینے کی گلٹیوں کی رطوبت ہے جو جلد کے مساموں کی راہ سے نکلتی ہے۔ اگر مریضہ پوڈر لگایا کرتی ہیں تو اسی میں تھوڑا سا زنک آکسائیڈ (آدھی چھٹانک پوڈر میں چائے کا ایک چمچہ بھر زنک آکسائیڈ) ملا لیں۔ ورنہ یہ پوڈر تیار کر لیں اور لگایا کریں۔ زنک آکسائیڈ ۲ ڈرام، اسیڈ بورک ۲ ڈرام، نشاستہ سائیدہ ۴ ڈرام۔

یہ رطوبت بالعموم ان لوگوں کے مسامات سے نکلتی ہے جن کو حرارت رہتی ہو۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ حرارت کی طرف سے اطمینان کر لیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جب تک مریضہ کی حالت کو بغور نہ دیکھا جائے کسی قسم کا مشورہ دینا بے سود ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معلوم ہوتا ہے کہ مریضہ کے پسینے میں نمکیات زیادہ مقدار میں خارج ہوتے ہیں۔ جو پسینہ خشک ہونے پر ریت کے مانند جلد پر نظر آتے ہیں۔ بہرحال آپ مریضہ کو جوارش زرعونی چھ ماشے کھلا کر اوپر سے عرق گاؤزبان بارہ تولے میں شربت بزوری معتدل دو تولے ملا کر پلایا کیجئے۔ ممکن ہے کہ ان دواؤں کے استعمال سے پیشاب زیادہ آنے لگے۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ نمکیات بھی خارج ہونے لگیں جو پسینے کے ساتھ خارج ہو رہے ہیں۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) یہ وہ اجزاء ارضیہ یا نمکیات ہیں جو خون میں ملے رہتے ہیں۔ پسینہ خون کا جزو مائی ہے۔ اس جزو مائی میں یہ نمکیات حل ہو کر پسینے کی شکل میں بذریعہ مسامات باہر آتے ہیں۔ پسینے کا جزو مائی بذریعہ عمل تبخیر اڑ جاتا ہے اور نمکیات ریت کی شکل میں چہرے اور گردن پر باقی رہ جاتے ہیں۔ بطور علاج شربت بزوری، عرق مرکب مصفی خون میں ملا کر استعمال کریں۔ غذائیں مقوی اور زود ہضم کھلائیں۔ اصول حفظان صحت پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (حکیم محمد علی)

(ھ) نگندبابری، تخم خطل، گیگر بیلی، پوست نیم، حشیشہ مغزی، گلو سبز، چیتا، چراٸتہ، مجیٹھ، وج، کنگی، برادہ صندل سفید، دار بلد، کشنیز، گل سرخ ہر ایک دس تولے۔ کشمش سبز چالیس تولے۔ شہد ایک سیر، پانی ۵ سیر۔ سب چیزیں چینی کے برتن میں ڈال کر ایک ہفتے تک دھوپ میں رکھیں۔ پھر چھان کر صاف کریں۔ دو تولے سے ۵ تولے تک روزانہ پئیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) برگ کشنیز سبز کی چٹنی بنا کر کھلائیے۔ فائدہ ہوگا۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۲۴) **کلوروفارم کا بدل** :- (ا) سوال یہ ہے کہ کیا اس بیسویں صدی میں بھی کچھ لوگ ایسے موجود ہیں جو اپنی زندگی جراحوں کے کثیف اور زنگ خوردہ استروں سے رحم پھوڑوں اور معمولی پھوڑے پھنسیوں میں شگاف دے دینے یا ختنے کا عملیہ بچوں پر کر دینے کے علاوہ جراح کوئی اور آپریشن کرنے کی اہلیت بھی رکھتے ہیں؟ اور ہے پڑھے لکھے لوگ جو یہ بھی نہ جانتے ہوں کہ خون کی شریانیں اور وریدیں کہاں کہاں واقع ہیں اور اعصاب کی ڈوریاں کس کس جگہ پھیلی ہوئی ہیں ان کو انسانی زندگیوں سے کھیلنے کا موقع دینا کہاں کی عقل مندی ہے؟ اور جو لوگ کہ کلوروفارم کا استعمال نہیں جانتے وہ کلوروفارم کا بدل بھی کس طرح استعمال کریں گے جب کہ یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ کلوروفارم ہی کی طرح بے حسی طاری کر سکتا ہے تو کلوروفارم ہی کی طرح خطرناک بھی ہوگا۔ صحیح اور مکمل علم کے بغیر ان چیزوں کا استعمال خطرے سے خالی نہیں ہے اور نہ جاننے والوں کو ان سے دور ہی رہنا بہتر ہے۔ ممکن ہے کہ کلوروفارم یا اس کا بدل سنگھا کر جراح صاحب یا اس پر نہ بولنے والے کبھی اور صاحب کا مقصد تو پورا ہو جائے لیکن یہ ضروری ہے کہ بعد میں لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) میں نے اب تک اس قسم کی کئی چیزیں تیار کیں۔ لیکن اب تک پوری کامیابی نہیں ہوئی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کلوروفارم کا کوئی اچھا بدل اب تک دریافت نہیں ہوا جس سے ہندوستانی جراح مستفید ہو سکیں۔ (حکیم مولوی عبد الواحد)

(د) افسوس آپ وہ چیز مانگ رہے ہیں جس کی ضرورت خود کلوروفارم استعمال کرنے والے شدت سے محسوس کر رہے ہیں اور باوجود سخت تلاش و جستجو کے وہ ابھی تک نہیں مل سکی۔ شاید ۳۲ء میں حکیم اکبر حسین الہ آبادی کلوروفارم کا بدل تیار کر رہے تھے۔ اگر تیار ہو گیا ہوگا تو وہ حاجت روائی کر سکیں گے۔ (حکیم محمد علی)

(ھ) قدیم حکما مختلف قسم کے نسخے اس مقصد کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ایک نسخہ حاضر ہے :- افیون، بیخ لفاح، بزر البنج، تخم کاہو، تخم جوز ماثل۔ ہموزن نیم کوب کرکے جوش دیں اور صاف کرکے اس میں گیہوں تر کرکے خشک کریں۔ اسی طرح سات بار تر و خشک کریں۔ پھر بوقت ضرورت ۱ ماشے سے ۲ ماشہ تک کھلائیں۔ مریض بے ہوش ہو جائے تو عمل جراحی کریں۔ ہوش میں لانے کے لیے ناک میں سرکے کے چند قطرے ٹپکائیں۔ (حکیم چوند سنگھ، دہلی)

(۱۲۵) **کوئے کی بے موجودگی** :- (ا) دیکھے بغیر کوئی مشورہ دینا ناممکن ہے۔ بچوں کے لیے بہت سی غذائیں آتی ہیں۔ بازاروں میں بکثرت بکتی ہیں۔ آدل بدل کر دو ایک مختلف چیزیں استعمال کرا دیکھئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی قابل مقامی طبیب یا ڈاکٹر سے مشورہ لیجیے۔ وہ لوگ آپ کو زیادہ بہتر مشورہ دے سکتے ہیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ کی بچی کا مرض لاعلاج ہے۔ اگر آپ اس کے لیے دودھ سے بھی زیادہ کم مقدار کی غذا چاہتے ہیں تو نیم برشت انڈے کی زردی دودھ میں گھول کر پلا دیا کیجیے۔ (حکیم مولوی عبد الواحد)

(د) آپ کی بچی صرف دو ماہ کی ہے اس وقت اس کے لیے سوائے شیر مادر کے اور کوئی چیز آپ کے شرائط کے مطابق نہیں دی جا سکتی۔ تھوڑے تھوڑے وقفے سے ذرا ذرا سا دودھ ایسی دودھ دانی سے پلائیے جس کے ربڑ سے بہت تھوڑا تھوڑا سا دودھ رستا ہو۔ خدا اس ننھی سی معصوم جان پر رحم کرے۔ اور ہم طبیبوں کی رہنمائی کرے۔ (حکیم محمد علی)

(ھ) دودھ میں انڈا اور چونے کا پانی اور شکر ملا کر چائے کے چمچے سے ذرا ذرا سا دیجیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) انڈا دودھ میں پھینٹ کر استعمال کرائیں۔ (حکیم محمد شفیع لاہور)

(۱۲۶) **جگر کی خرابی** :- (ا) ڈاکٹر کی رائے صحیح ہے آپ کے عزیز کا یقیناً جگر خراب ہے۔ ہچکی اور متلی دونوں علامتیں جگر ہی کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں۔ بہتر ہوتا کہ آپ ان ہی ڈاکٹر صاحب سے یہ بھی پوچھ لیتے کہ کیا خرابی ہے اور کس طرح دور ہو سکتی ہے۔ اگر ملیریا بخار کی وجہ سے جگر بڑھ گیا ہے تو ڈاکٹر صاحب کے مشورے سے کونین یا اٹے برین استعمال کرائیے اور ساتھ ہی ساتھ جگر کے فعل کی اصلاح کے لیے دوائیں دیتے رہیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گیوریکچری کو ایک کرنے بقدر ایک ماشہ پانی میں گھول کر پلا دیجیے۔ اول تو ایک ہی خوراک سے قے بند ہو جائے گی۔ ورنہ پھر دوسری خوراک بھی دے دیجیے۔ اس کے علاوہ نیم کی گلو ایک تولہ نیم کوفتہ کرکے پانی میں پکا کر اور چھان کر سکنجبین لیموں دو تولہ ملا کر پلائیے۔ اس سے بخار اور قے دونوں کا آنا بند ہو جائے گا۔ اور تین چار دن دونوں وقت استعمال کرائیے۔ اگر جگر بڑھا ہوا ہے تو کسی مقامی طبیب کے مشورے سے جگر کا علاج کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بظاہر جگر ہی خراب معلوم ہوتا ہے۔ آپ یہ دوا بنا کر استعمال کرائیے۔ نسخہ :- ریوند خطائی، نوشادر ہر ایک ایک تولہ، شورہ قلمی ۲ تولے، آرن کو تین ماشے ہر ایک پیس کر شیشی میں رکھیں۔ اور صبح و شام چار چار رتی کی مقدار میں یہ دوا کھا کر اوپر سے عرق کوہ، عرق کاسنی ہر ایک ۵ تولے شربت بزوری معتدل ۲ تولے ملا کر پئیں۔ (حکیم مولوی عبد الواحد)

(د) جب ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ جگر خراب ہے تو بہتر یہی ہے کہ آپ ان ہی کا علاج شروع کریں۔ انہوں نے مریض کو بچشم خود دیکھا ہے۔ اس لیے ان کا علاج ہم لوگوں کے صرف حالات پڑھ کر علاج کرنے سے زیادہ بہتر اور مناسب ہے۔ (حکیم محمد علی)

(ھ) تشخیص مرض کرا کے باقاعدہ علاج کرانا تندرستی حاصل کرنے کے لیے از حد ضروری ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) آپ اپنے عزیز کو جوارش کمونی ۹ ماشے کھلا کر اوپر سے بادیان، رند شک، پودینہ خشک، مغز کدو، الائچی ایک ایک ماشہ کا شیرہ نکال کر شربت

شربت عناب ۲ تولے سے بجھا کر پلائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) معائنہ کی ضرورت ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ح) بہرحال نظام ہضم کمزور ہے۔ جوارش کمونی کھانے کے بعد استعمال کرائیں۔ (حکیم محمد شفیع، لاہور)

(۱۲۷) **اختناق الرحم وغیرہ:** (ا) حکماء کی تشخیص صحیح ہے کہ آپ کی صاحب زادی اختناق الرحم میں مبتلا ہیں۔ لیکن غالباً علاج اسی قدر صحیح طریقوں پر نہیں کیا گیا۔ آپ انہیں "الگزیر برومو ولیرین" استعمال کرائیں اور ساتھ ہی ساتھ "مالٹیرین کارڈیل" بھی دیں۔ استطاعت ہو تو "اوورین" کے انجکشن لگوادیں۔ مادۂ تولید کا خوردبینی امتحان یہ بتا سکتا ہے کہ مادہ ناقص ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ ابرک ۴ چاول، کشتہ فولاد اعلیٰ قسم ۳ چاول، کشتہ طلا ایک چاول کو شہد خالص چھ ماشے میں ملا کر صبح ہی صبح چٹائیں اور اوپر سے گائے کا دودھ ایک پاؤ پلادیں۔ دو تین ہفتے تک یہ دوا استعمال کرانے سے تمام اعضائے رئیسہ قوی اور مضبوط ہوجائیں گے۔ (حکیم اکبر حسین، الہ آبادی)

(ج) آپ اپنی لڑکی کو ہمدرد دواخانے کی مشہور و معروف دوا "مستورین" استعمال کرائیے امید ہے کہ اس کے استعمال سے مریضہ کو آرام ہوگا۔ اب تک کوئی بچہ نہ ہونے کا سبب ظاہر ہے کہ لڑکی میں موجود ہے۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) آپ اپنی لڑکی کو "اگرین پوٹاسیم برومائڈ" ہمراہ عرق برنجاسف جن دنوں میں اسے حیض سے فراغت ہو استعمال کرائیں۔ امید ہے کہ ایک ہفتے مسلسل یہ دوا استعمال کرنے سے حیض اپنی معمولی قدرتی مقدار میں ہوگا۔ زود ہضم اور مقوی غذاؤں کے ساتھ ساتھ تازہ میوے اور پھل بھی بکثرت استعمال کرائیں۔

لڑکی کے مادۂ تولید کا حاصل کرنا مشکل ہے ہاں اندام نہانی کی رطوبت کا امتحان کرکے یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ کوئی ایسی کیفیت تو نہیں پیدا ہوگئی جو مرد کے مادۂ تولید پر مضر اثر کرتی ہے۔ لڑکے کے مادۂ تولید کا امتحان وہ ڈاکٹر کرسکتے ہیں جو خون اور بلغم کا امتحان کرتے ہیں۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) سگندھ بالا کا سفوف بنا کر ۲ ماشے ہمراہ آب تازہ صبح کے وقت پھنکا دیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساحہ)

(و) مریضہ ورم رحم میں مبتلا ہے باقاعدہ کسی مقامی قابلہ سے علاج کرائیے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) ٹاٹ کہنہ سوختہ میں برابر کی شکر ملا کر رکھئے اور ایک تولہ روزانہ صبح کے وقت دودھ کے ساتھ پھنکائیے جب ایام شروع ہوں تو اس کا استعمال بند کردیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۲۸) **عضو کے زخم:** (ا) دیکھے بغیر ایسے امراض کے متعلق مشورہ دینا دشوار ہے۔ اگر یہ یقین ہے کہ زخم آتشکی نہیں ہے تو غالباً اس قدر احتیاط کافی ہوگی کہ زخم کے اچھا ہونے کے بعد ایک یا دو مہینے تک جماع سے پرہیز رکھیں اور روزانہ عضو کی مالش تھوڑی سی ویسلین سے کردیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریض جس عورت سے مباشرت کرتا ہے اس کے رحم میں بے حد حدت اور خشکی ہے۔ لہٰذا عورت کا علاج ہونا چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) عضو مخصوص پر ویسلین لگائیں اور مصفّی خون دوائیں استعمال کریں۔ مصفّی خون دواؤں میں یہ نسخہ اچھا ہے: شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، ہلیلہ سیاہ نیم کوفتہ، گل منڈی ہر ایک سات ماشے، عناب ۵ دانے رات کو گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کے وقت چھان کر اور شربت عناب ۲ تولے ملا کر پئیں۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) غالباً عورت کے اندام نہانی میں شوریت یا تیزابیت، خارش یا کوئی سمّی اثر ہوگیا ہے۔ لیڈی ڈاکٹر سے ان کا معائنہ کرانا بہتر معلوم ہوتا ہے۔ پرمینگنیٹ آف پوٹاسیم یا لائی زال لوشن سے بذریعہ دوش اندام نہانی کی روزمرہ صفائی ضروری ہے۔ جب تک ان کی شکایت رفع نہ ہوجائے مباشرت سے باز رہیئے۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) روغن بیضۂ مرغ، روغن موم اور روغن کافور ہم وزن ملا کر مالش کرتے رہیں۔ سفوف موصلی سفید ۶ ماشے ہمراہ دودھ صبح کے وقت کھاتے رہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) معلوم ہوتا ہے کہ یا تو مریض میں آتشک کا زہر موجود ہے یا اس کی بیوی ماہواری کی خرابیوں میں مبتلا ہے۔ بہرحال تشخیص کے بعد ہی علاج ہوسکتا ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) پلانے کے لیے نقوع شاہترہ استعمال کرائیں، لگانے کے لیے یہ مرہم تیار کریں: مردارسنگ، سفیدہ کاشغری، سیندور، خرمہرہ سوختہ، رسکپور، شنگرف ہر ایک ایک ماشہ، موم ایک تولہ، کیلہ دو ماشے، روغن چنبیلی ۳ تولے۔ روغن کو گرم کرکے موم پگھلائیں۔ پھر دواؤں کا سفوف شامل کرکے زخموں پر لگائیں۔ نہایت عمدہ مرہم ہے۔ (حکیم چوند سنگھ، حویلی)

(ح) مریضہ کا معائنہ کرانا چاہیئے اور مریض کو اس عورت سے جماع اس وقت تک نہ کرنا چاہیئے جب تک کہ اس کی اندرونی صحت کا یقین نہ ہوجائے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ط) عورت بیمار معلوم ہوتی ہے۔ سادہ ویزلین میں گندھک مصفّٰے ملا کر لگائیں۔ (حکیم محمد شفیع)

(۱۲۹) **حافظے کی کمزوری:** (ا) آپ نے یہ کچھ نہ لکھا کہ آپ کے حافظے کی کمزوری کا اصل سبب کیا ہے۔ بہرحال آپ کچھ عرصے تک "نیوروفاسفیٹس" کا استعمال کرتے رہیئے اور مطالعہ کسی قدر کم کردیجئے۔ بہت سا وقت اس قسم کے کھیلوں میں گزاریئے کہ جن میں ورزش ہو اور کھلے میدانوں میں کھیلے جائیں۔ غذائیں کافی قوت بخش کھائیے۔ دودھ، مکھن، انڈے اور موسمی پھل آپ کے لیے مفید ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خشخاش سفید ۲ ماشے، مغز بادام چھ عدد، دانہ الائچی خورد ایک ماشہ، مصری کوزہ ۲ تولے، مسکہ گاؤ ایک چھٹانک۔ سب دواؤں کا حسب

معمول حریرہ تیار کریں۔ اور ایک رتی اکسیر نقرہ کے ساتھ یہ حریرہ پئیں۔ سر پر روغن بے نظیر، جبرڈ یا روغن آملہ لگائیں۔
(اکسیر نقرہ ہمدرد دواخانہ سے ایک آنہ فی رتی کے حساب سے مل سکتا ہے۔ ہمدرد صحت) (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ یہ نہایت آسان اور کم خرچ دوا بنا کر استعمال کیجئے۔ اُمید ہے کہ اس کے استعمال سے آپ کی شکایتیں دور ہو جائیں گی۔
برہمی بوٹی سائے میں خشک کی ہوئی ۵ تولے، دارچینی ایک تولہ، مرچ سیاہ ایک ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ہم وزن شکر سفید ملا کر رکھیں۔ روزانہ پانچ ماشے یہ سفوف پھانک کر ایک دو گھونٹ تازہ پانی پئیں۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) آپ غذا زود ہضم اور مقوی کھائیے مثلاً دودھ اور بیضہ نیم برشت، میوے اور تازہ پھل۔ بطور دوا یہ حریرہ صبح کے وقت استعمال کریں۔
مغز بادام ۵ دانے، مغز تخم تربوز ۳ ماشے، مغز تخم کدوئے شیریں ۳ ماشے، مصری ۲ تولے۔ سب کو پانی میں پیس کر پکائیں اور ٹھنڈا ہونے پر پئیں۔
حفظان صحت پر عزم و عمل کریں۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) ورق چاندی، بیخ مرجان، پارہ شنگرفی ہر ایک دو تولے کو آب گلو ۴۰ تولے اور آب بوٹی ہزار دانی ۴۰ تولے میں کھرل کر کے بدستور گیارہ مرتبہ آنچ دیں۔ ہر مرتبہ پارہ ۲ تولے ملا کر آب گلو اور آب ہزار دانی میں کھرل کرنا چاہیئے۔ ایک رتی یہ کشتہ مربہ آملہ میں ملا کر کھایا کریں۔ از حد مفید ہے۔
(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) مغز بادام ۵ دانے اور بوٹی برہمی ۲ ماشے کو پیس کر اور اس میں قدرے مصری ملا کر استعمال کریں۔ حافظہ بڑھ جائے گا۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) الائچی سفید ۲ تولے کو عرق گلاب قسم اعلیٰ ½ سیر میں پکائیں جب سب گلاب جذب ہو جائے تو الائچی کو سکھالیں اور مع دانہ و پوست باریک سفوف بنالیں۔ پھر مصطگی رومی ۲ تولے کا علیحدہ سفوف کر کے اور نبات سفید پسی ہوئی ملا کر تمام ادویہ میں شامل کریں۔ خوراک ۳ ماشے ہمراہ خمیرہ گاؤ
(حکیم جوند سنگھ، دہلی)

(ح) آپ مغز بادام، دانے، مغز کدو ۵ ماشے، تخم خشخاش سفید ۳ ماشے، سبوس گندم ایک تولہ، مصری ۲ تولے کا حریرہ بنا کر روزانہ صبح استعمال کیجئے۔
(حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۳۰) **غدود کی بڑھوتری**:۔ (ا) غدودوں کے متورم ہونے کی بہت سی وجہیں ہو سکتی ہیں۔ آپ یہ اطمینان کر لیجئے کہ خنازیری (دق کے مانند) یا آتشکی غدود تو نہیں ہیں۔ اگر یہ اطمینان ہو جائے تو پھر بالکل بے فکر ہو جائیے۔ اگر خدانخواستہ آتشکی یا خنازیری ہیں تو جلد سے جلد مخصوص علاج شروع کر دیجئے۔ مریض کے خون اور بلغم کے امتحان سے یہ معلوم ہو سکے گا کہ غدود خنازیری ہیں اور خون ہی کا مخصوص طریقہ پر امتحان کرنے سے یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ آتشک کا مادہ ہے یا نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پیپل کا پھل ایک سیر لے کر باریک کر لیں۔ پھر مٹی کی ایک ہانڈی میں آدھ سیر پھل بچھا کر چار تولے ہڑتال طبقی اس پر رکھ دیں۔ اس کے بعد باقی پھل پیس کر اوپر رکھیں اور بقدر آدھ پاؤ پیپل کا دودھ اوپر سے ٹپکا دیں۔ پھر ہانڈی کو گل حکمت کر دیں۔ پھر اُسے گڑھا کھود کر تین اُپلوں کی آگ دیں۔ ٹھنڈا ہو جانے پر ہڑتال نکال لیں اور پیس کر رکھیں۔ اور ایک ایک چاول کی مقدار میں دن میں تین بار پان کے عرق کے ساتھ دیں۔ دوا کو دو تین ہفتے استعمال کرنا چاہیئے۔ سب گلٹیاں تحلیل ہو جائیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جو کچھ آپ نے لکھا ہے تشخیص مرض کے لیے ناکافی ہے۔ اگر "جانگوں کے اوپر" سے مراد کنج ران اور "سینہ" سے مراد بغل ہے تو وہ گلٹیاں غالباً خنازیری گلٹیاں ہیں اور خنازیر ہی کا علاج ہونا چاہیئے۔ کسی اچھے معالج سے تشخیص کرانا اور اسی سے علاج کرانا زیادہ بہتر ہوگا۔ (حکیم محمد علی)

(د) جواب نمبر ۱۲۳ کا نسخہ تیار کر کے استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) تخم سرالی اور ملیٹھی ہم وزن لے کر کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور رات کو سوتے وقت ۶ ماشے یہ سفوف پانی کے ساتھ استعمال کر کے سو جایا کریں۔
(حکیم آغا منصب علی)



(و) ہمارے جسم میں گلٹیاں بطور جاں باز چوکیدار موجود ہیں۔ جسم پر امراض کے وار کو پہلے اپنے کندھوں پر یہ روکتی ہیں۔ ان کا بڑھنا مرض کے حملے کی دلیل ہے جس کو کرنے کے بعد علاج کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ بعض آدمیوں میں یہ گلٹیاں قدرتاً یعنی پیدائشی بڑھی ہوئی پائی جاتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ نے پہلے خیال نہ کیا ہو اور اب دیکھ کر گھبرا گئے ہوں۔ یہ کتنے عرصے سے ہیں؟ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ز) اطریفل غددی، ۵ ماشے صبح و شام عرق مکو ۱۲ تولے کے ساتھ استعمال کریں اور مقامی طور پر ٹنکچر آیوڈین لگائیے۔ (حکیم محمد شفیع)

(۱۳۱) **گنج**:۔ (ا) کہتے ہیں کہ چندیا کا بالوں سے معرّا ہو جانا خوش نصیبی پر دلالت کرتا ہے۔ آپ اس خوش نصیبی کی علامت کو کیوں دور کرنا چاہتے ہیں؟ بالوں کا کسی حصۂ جسم سے ناپید ہو کر پھر پیدا ہونا بہت مشکل ہے۔ آج کل کئی ایک کمپنیاں اس قسم کی دواؤں کے کثرت سے اشتہار دے رہی ہیں۔ میرا تو یہی خیال ہے کہ شاید کامیابی نہ ہو لیکن پھر بھی اچھا ہے اگر آپ ان میں سے دو ایک کا تجربہ کر لیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس عمر میں چندیا کے بال گر کر شاذ و نادر اُگتے ہیں کیونکہ بالوں کی جو گلٹیاں ہوتی ہیں وہ فنا ہو جاتی ہیں یا ناکارہ ہو جاتی ہیں۔ اس لیے میرے خیال میں اب بال اُگانے کی کوشش بے کار رہے گی۔ (حکیم محمد علی)

(ج) طبلہ سیاہ پہلے روز ایک عدد دوسرے روز دو عدد پانی کے ساتھ کھائیں۔ اسی طرح دس دن تک بڑھا کر پھر ایک ایک گھٹائیں۔ روغن آملہ بالوں پر لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آپ نے سنا ہوگا کہ چندیا کے بال اڑنا خوش قسمتی کی علامت ہے آپ کی قسمت ۲۴ سال میں جاگ اٹھی ہے۔ قدر کیجئے ورنہ مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کیجئے۔ پوست بیاد شاں ۱۰ تولے روغن آس ۱۰ میں ملا کر چھان کر لگائیے۔ لیکن اس میں کافی استقلال سے کام لینا پڑے گا۔ (حکیم عبد الاحد)

(۱۳۲) بلغم:۔ (ا) آپ کا سوال کچھ بہت عجیب سا ہے اور غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ بلغم کی ماہیت سے ناواقف نہیں ہیں۔ حلق سے جو نالی ہمارے پھیپھڑوں میں جاتی ہے اسے ہم ہوا کی نالی کہتے ہیں۔ کیوں کہ اسی راستے سے ہوا ہمارے پھیپھڑوں میں جاتی ہے۔ اس نالی کے اندرونی جانب ایک باریک سی جھلی کا استر بالکل اسی طرح لگا ہوا ہو کہ جیسا ہماری زبان پر یا ہماری ناک کے نتھنوں میں۔ اس جھلی میں کسی سبب سے بھی خراش پہنچے تو اس سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے اسے بلغم کہتے ہیں۔ ان جھلیوں سے بغیر کسی خراش کے بھی ہر وقت بہت خفیف مقدار میں رطوبت یعنی بلغم خارج ہوتا رہتا ہے تاکہ ہوا کی نالی تر اور چکنی رہے اور خشک نہ ہو جائے۔ اب آپ خود خیال فرما سکتے ہیں کہ بدن کے اعضاء کی کمزوری سے بلغم کا کتنا تعلق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کبھی نزلہ اور زکام کی حالت میں یا کھانسی کی بیماری میں اس جھلی میں مستقل طور پر خراش پہنچتی رہتی ہے تو بلغم بھی کثرت سے خارج ہوا کرتا ہے۔ بلغم کے کثرت سے خارج ہونے سے بھی ہم کو وہی نقصان پہنچا کرتا ہے جو جسم کی دوسری رطوبتوں کے کثیر اخراج سے پہنچتا ہے یعنی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ مریض کے حلق اور سینے کا کسی ماہر فن سے امتحان کرا کر اور بلغم کی کثرت کا جو اصلی سبب ہے اسے دور کریں۔ اصل سبب رفع ہو جانے پر کمزوری خود ہی دور ہو جائے گی۔ اگر باقی رہے تو مچھلی کا تیل یا شربت فولاد چند روز تک استعمال کرا دیجئے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جن اعضاء کی کمزوری سے بلغم نکلتا ہے ان کو دریافت کر کے آپ کس نتیجے پر پہنچیں گے۔ تمام اسباب لکھے جائیں تو رسالے کے کئی صفحات کی ضرورت ہے۔ یہ نسخہ بنا کر استعمال کیجئے انشاء اللہ شکایت جاتی رہے گی:۔ سہاگہ بریاں اور کاکڑا سینگی سوختہ ہم وزن لے کر باریک کریں، دو چار رتی یہ دوا شہد خالص میں ملا کر چاٹ لیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ صبح کے وقت معجون فلاسفہ ۵ ماشے ہمراہ عرق بادیان ۱۰ تولے کھائیں اور ۵ ماشے اطریفل اسطوخودوس کنکنے پانی کے ساتھ رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ صاف ہوا اور دھوپ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کیجئے۔ اور کچھ ورزش بھی اپنی صحت کی مناسبت سے اپنے اوپر واجب کر لیجئے۔ ثقیل اور بادی غذاؤں سے پرہیز کیجئے۔ (حکیم محمد علی)

(د) فولاد محلول اکسیری زود مفید ہے گا۔ نسخہ پچھلے کسی رسالے میں دیکھئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) مغز بادام کا حریرہ نسیان وغیرہ شکایتوں کے لیے مفید رہے گا۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) کشتہ فولاد ۲ چاول خمیرہ گاؤزبان عنبری ۷ ماشے میں ملا کر روزانہ صبح کے وقت کھایا کریں۔ دماغی کام کم کریں۔ تفریح زیادہ کریں۔ (حکیم عبد الاحد)

(ز) آپ کشتہ مرجان جواہر والا ۲ چاول خمیرہ گاؤزبان عنبری ۷ ماشے میں ملا کر صبح و شام استعمال کریں اور روغن لبوب سبعہ کی سر پر مالش کریں۔ (حکیم محمد شفیع)

(۱۳۳) سوکھا:۔ (ا) بچے کو آنتوں کی دق ہے جسے عرف عام میں سوکھا یا مسان کہا جاتا ہے۔ کسی ہوشیار طبیب سے رجوع کیجئے اور نہایت تن دہی سے باقاعدہ علاج کرائیے۔ ابھی موقع ہے کہ وہ بالکل اچھا ہو جائے۔ مریض کو دیکھے بغیر کوئی عمدہ نسخہ لکھنا ناممکن ہے۔ مقامی طور پر علاج کرائیے۔ غذا کے متعلق انتہائی پرہیز لازمی ہے۔ مچھلی کے تیل کا کوئی مرکب اگر اس آ جائے تو بہت مفید ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) طباشیر، کشنیز، برادہ صندل سفید، دانہ الائچی خورد، زہر مہرہ، کہربا ہر ایک سوا تولے، نارجیل دریائی نو ماشے، کشتہ عقیق ۶ ماشے، کشتہ مرجان ۳ ماشے، ورق نقرہ ایک ماشہ۔ سب چیزوں کو کھرل کر کے مثل غبار کر لیں اور ۲ رتی یہ دوا شربت سیب میں ملا کر صبح دوپہر اور شام کو چٹائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مروارید ناسفتہ ایک ماشہ، ورق چاندی ایک ماشہ، دانہ الائچی خورد، طباشیر، چوب صندل سفید، زہر مہرہ خطائی ہر ایک ۶ ماشے کو کھرل کریں۔ اور ایک ماشہ یہ سفوف شربت فریاد رس میں ملا کر بچے کو چٹائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) بچے کو اس کی ماں کا دودھ نہ استعمال کرائیں۔ بلکہ گائے کے دودھ میں برابر کا پانی ملا کر نیم گرم پلایا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) بخار کے لیے کشتہ مرکب، جو میری طرف سے اشاعت خاص دق و سل میں شائع ہو چکا ہے، بقدر ½ رتی صبح و شام ہمراہ عرق گاؤزبان استعمال کرائیں۔ صحت ہوگی۔ (حکیم جوند سنگھ، مولی)

(و) معلوم ہوتا ہے کہ بچے کو دق الاطفال ہے۔ اس کے لیے سفوف دق الاطفال اور حب مسیحی اچھی دوائیں ہیں۔ نسخے ہمدرد صحت کے اطفال نمبر میں مل سکتے ہیں۔ (حکیم محمد شفیع لاہور)

(۱۳۴) شدھ سلاجیت:۔ (ا) ایک مدت سے میں بھی سلاجیت یا شدھ سلاجیت کی تعریفیں سنتا چلا آیا تھا۔ خوش قسمتی سے دو مرتبہ بالکل خالص سلاجیت دستیاب بھی ہو گئی۔ خود بھی کھائی اور دوسروں کو بھی کھلائی مگر وہ اثرات ہم میں سے کسی کو بھی نظر نہ آئے جو اس سے منسوب ہیں۔ استعمال کرنے والوں میں ایسے مریض بھی تھے جنہیں اس کی ضرورت تھی اور ایسے لوگ بھی جنہوں نے محض تجربے کی خاطر اسے استعمال کیا تھا۔ سلاجیت کے متعلق میں کامل وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس میں کسی قسم کا میل نہ تھا۔ آپ بھی تجربہ کر دیکھئے، اور اگر مفید ثابت ہو تو ہمدرد صحت میں اپنا تجربہ شائع کرا دیجئے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقدار خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ ہے۔ اگر جواب نمبر ۱۹ کے مطابق دی جائے تو بہت مفید ہوگی۔ جریان قطعی جاتا رہے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) شدھ سلاجیت ایک ماشہ کھا کر اوپر سے پاؤ سیر دودھ پئیں۔ (حکیم مولوی عبد الواحد) (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) جریان منی کے لیے جواب نمبر ۱۲۹ والا نسخہ تیار کر کے استعمال کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) جریان، رقت اور سرعت میں شدھ سلاجیت میرے خیال میں مفید نہیں رہے گی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) سلاجیت عمدہ، طباشیر اور الائچی خورد ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور دو ماشے کی مقدار میں گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ (حکیم چند سنگھ)

(۱۳۵) یرقان :- (ا) آپ نے بخار کی نوعیت نہ لکھی کہ وہ میریا تھا یا ٹائی فائڈ۔ اس سے تشخیص مرض میں آسانی ہو جاتی۔ ملیریا بخار کا اثر جس طرح تلی پر ہوتا ہے اسی طرح اکثر جگر پر بھی۔ کبھی تو جگر بہت بڑا ہو جاتا ہے اور کبھی اس کے برعکس سکڑ کر بہت چھوٹا ہو جاتا ہے۔ اس طرح جگر کے سکڑ جانے پر پت کی نالی پر دباؤ پڑتا ہے اور وہ بھی سکڑ کر تنگ ہو جاتی ہے۔ پت آسانی سے اس میں سے نہیں گزر سکتا اور بار دگر خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ اسی کیفیت کو پیلیا یا یرقان کہتے ہیں۔ خون کا رنگ پت کی موجودگی کی وجہ سے زردی مائل ہو جاتا ہے اور آنکھیں زرد نظر آتی ہیں یا تو مریض کے حالات تفصیل سے لکھیے یا مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج سے علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) جواب نمبر ۱۳۳ کا نسخہ بنا کر شربت انار یا شربت انار شیریں میں ملا کر دیجیے۔ سب شکایتیں جاتی رہیں گی۔ مقدار خوراک ۱ ماشہ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ نے مکمل حالات تحریر نہیں فرمائے ورنہ مکمل نسخہ لکھ دیا جاتا۔ فی الحال عرق کیوڑہ اور عرق کاسنی دو دو تولے، شربت دینار ایک تولہ ملا کر روزانہ صبح کو دیجیے۔ (حکیم چند سنگھ)

(د) آپ کو سبز ترد ق آب برگ مولی سبز ترد ق ایک ایک تولہ صبح و دوپہر اور شام کے وقت پلائیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۳۶) برص :- (ا) آپ ایسا نسخہ چاہتے ہیں جو برص کے مرض میں سو فی صدی کامیاب ثابت ہو۔ خدا آپ کو کامیاب کرے! میں تو ایک عرصے سے ایسے نسخے کی تلاش میں ہوں۔ نسخہ بھی نہیں بلکہ صرف ایسی دوا کی تلاش میں ہوں جو صرف دس فی صدی ہی کامیاب ہو جاتی ہو۔ میری ایک عزیز بچی جس کی کوئی پانچ سال کی عمر ہوگی اس کی پیشانی پر ایک چھوٹا سا داغ ہے۔ دو سال سے اوپر ہو چکے کہ وہ ہر قسم کے معالجین کی تختۂ مشق بنی ہوئی ہے۔ ایک ایک علاج کو چار چار اور چھ چھ مہینے کی مدت آزمائش دی گئی اور بعض اوقات کچھ ایسا محسوس بھی ہوا کہ فائدہ ہو رہا ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وہ اپنی ہی نگاہوں کا دھوکا تھا۔ میں اتنے مشاہدوں اور اتنے تجربوں کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ جلد کی دق ہوتی ہے اور خارجی علاج اس کے لیے زیادہ کارآمد نہیں ہوتا۔ اگر کچھ ہو سکتا ہے تو ان ہی دواؤں سے کچھ ہو سکتا ہے جو دیگر اعضائے جسم کی دق میں مریض کی تقویت کے لیے دی جاتی ہیں۔ میں نے اب ارادہ کیا ہے کہ اس بچی کا علاج میں خود کروں اور اسی اصول پر کروں۔ اگر آپ چاہیں تو آپ بھی تجربہ کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اول منضج مصفی آٹھ دس دن تک استعمال کرائیں۔ اس کے بعد حب ایارج کا مسہل دیں۔ پھر یہ روغن بنا کر داغ پر لگائیں۔ انشاء اللہ تین چار ہفتے کے استعمال سے داغ دور ہو جائیں گے۔ نسخہ:- گندھک آملہ سار، پارہ، ہڑتال ورقی دو دو تولے لے کر دو روز کھرل کریں۔ پھر سرسوں ۱۰ تولے، باوچی ۱۰ تولے، کلونجی ۱۰ تولے نیم کوفتہ کر کے اوپر کی دواؤں میں شامل کر دیں اور پتال جنتر سے تیل نکال لیں۔ یہ تیل ہر روز ایک بار داغ پر لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) برص کے لیے ایسا کوئی نسخہ نہیں ہے جو سو فی صدی فائدہ کرنے والا ہو اور فوری اثر کرے۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) اس مرض کے لیے ابھی تک کوئی نسخہ ایسا بھی نہیں ہے جو کم از کم ۵۰ ہی فی صدی کامیاب ہو۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) تخم باوچی سائیدہ ایک ماشہ، عرق مصفی خون ۱۰ تولے کے ساتھ صبح نہار استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) آپ باقاعدہ کسی طبیب سے علاج کرائیے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۳۷) خارش وغیرہ :- (ا) اپنے خون کا امتحان کرائیے کہ آتشک تو نہیں ہے۔ اگر آتشک نہیں ہے تو روزانہ گرم پانی اور صابون سے نہا کر گندھک کا مرہم اچھی طرح سب جسم پر مل لیا کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شاہترہ، چرائتہ، منڈی ۶-۶ ماشے، عشبہ ۳ ماشے، بادیان ۹ ماشے۔ سب دوائیں رات کو پانی میں بھگو دیں۔ اور صبح کو جوش دے کر چھان کر شربت عناب ۲ تولے ملا کر پئیں۔ مہینہ سوا مہینے کے استعمال سے تمام شکایتیں جاتی رہیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ کسی مقامی معالج کے زیر علاج رہ کر ہفتہ عشرہ تک مصفی خون دوائیں پی کر مسہل لیجیے اور مسہل سے فارغ ہونے کے بعد معجون مصفی خاص ہمدرد دواخانے سے طلب کر کے دو تین ہفتے استعمال کیجیے۔ امید ہے کہ آپ کی یہ شکایت دور ہو جائے گی۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) عرق مصفی خون ۱۰ تولے میں شربت نیلوفر ۲ تولے ملا کر پئیں۔ اور ضماد جرب کی بدن پر مالش کریں۔ بہترین چیز ہے۔ ضماد جرب ہمدرد دواخانہ سے مع ترکیب استعمال مل سکتا ہے۔ اس سے یقیناً آپ کی شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) پارہ اور گندھک ایک ایک تولہ لے کر کجلی بنائیں۔ پھر اس میں رال سفید، کتھ سفید اور کمیلہ تولہ تولہ بھر اور نیلا تھوتھا ۳ ماشے پیس کر ملا دیں۔ اب ایک تولہ سفوف ایک چھٹانک مکھن میں ملا کر رکھیں اور تمام جسم پر مالش کر کے چھوڑ دیں۔ ۵ یا ۶ گھنٹے بعد گرم پانی سے صابون مل کر نہائیں۔ (حکیم [illegible])

(و) معجون چوب چینی ۵ ماشے ہمراہ عرق شاہترہ ۱۰ تولے اور شربت عناب ۲ تولے ملا کر صبح و شام استعمال کریں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ز) رسوت، چاکسو، نرکچور، کتھ سفید، باوچی، برگ حنا، ہر ایک چار ماشے۔ سب چیزوں کو پانی میں بھگو کر زلال لیں اور صبح و شام پئیں۔ مقامی طور پر گندھک، کمیلہ، مردار سنگ، نیلا تھوتھا ہر ایک تین ماشے پیس کر بقدر ضرورت مکھن میں ملا کر لگائیں۔ (حکیم محمد شفیع)

(۱۳۸) ذیابیطس :- (ا) ذیابیطس کے علاج میں بالعموم اسی حد تک کامیابی ہوا کرتی ہے۔ آپ نے غالباً انسولین کے انجکشن نہیں لگوائے ہیں انسولین سے بہتر اس وقت ذیابیطس کے لیے کوئی اور دوا میرے علم میں نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ زمرد دو ماشے، کشتہ فولاد ۲ ماشے، کشتہ بیضۂ مرغ ۳ ماشے، کشتہ قلعی برگ بھنگ والا ۳ ماشے، ست سلاجیت ۴ ماشے، خستہ انبہ ایک تولہ، خستہ جامن سوا تولے، گلو، ڈیڑھ تولے، ست چرائتہ ایک تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان لیں۔ اور تین ماشے افیون کو پانی میں گھول کر دوا کو افیون کے پانی سے کھرل کریں۔ اور ۲ ماشے یہ دوا ہمراہ شیرۂ خرفہ ۶ ماشے، پوست بیخ فالسہ نو ماشے کے خیساندے میں نکال کر پھانکیں۔ دوا صبح و شام دونوں وقت کھائیں۔ اس کے علاوہ خشخاش ۶ ماشے، بادام گیارہ دانے اور مغز چلغوزہ ۳ ماشے کا حریرہ بنا کر دوا کے استعمال سے ایک ایک گھنٹے (بقیہ صفحہ پر)

سوالات

ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اُجرت بھیجنی چاہیئے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہیں۔

"منیجر ہمدرد صحت"

(۱۳۹) میری عمر ۳۵ سال ہے۔ چار سال سے بائیں فوطے میں خفیف سا درد رہتا ہے اور کبھی کبھی شدت کی ٹیس ہو کر گھنٹوں تکلیف کے بعد خود بخود آرام ہو جاتا ہے۔ دبانے سے بھی درد ہوتا ہے۔ یہ فوطہ کسی قدر بڑا بھی ہے۔ امراض خبیثہ میں سے کوئی شکایت اب تک نہیں ہوئی۔ البتہ اس شکایت کے ایک سال پہلے کثرت جماع کی عادت رہی ہے۔ (خریدار نمبر ۸۲۳)

(۱۴۰) عرصہ دس سال کا ہوا کہ میری اہلیہ کو مرض اختناق الرحم چار سال تک رہا۔ اب اختناق الرحم کی کوئی شکایت نہیں ہے لیکن سیلان الرحم کی شکایت ہے۔ اعضا شکنی، درد کمر اور ورم رحم موجود ہیں۔ بہت علاج کیے گئے لیکن ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۸۱۲۱)

(۱۴۱) اخلاط ثلاثہ کے منضجات کیا کیا ہیں؟ کیا جملہ ذی امراض میں وہی مقررہ منضجات استعمال کیے جاتے ہیں یا ان میں کچھ تبدیلی کی جاتی ہے؟ کیا خلط خاص کا منضج دینے کے بعد خاص مسہل دینا ضروری ہے؟ (خریدار نمبر ۸۳۸۰)

(۱۴۲) ضعف باہ کے بیماروں کو کس عمر اور کیسی حالت تک صحت یاب ہونے کی امید رکھنی چاہیئے؟ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی اور حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی کی خاص توجہ کا خواستگار ہوں۔ (خریدار نمبر ۹۵۲۶)

(۱۴۳) میری عمر ۲۲ سال ہے۔ شادی کو تین سال ہوئے، کوئی اولاد نہیں ہے۔ بچپن سے کمزوریٔ معدہ کی شکایت تھی۔ کثرت جماع سے مثانہ اور گردے بھی کمزور ہو گئے ہیں۔ ایک سال سے جریان کے نتائج نمایاں ہو رہے تھے مگر جریان نہ تھا۔ اب کچھ دنوں سے جریان کی شکایت ہے۔ مزاج گرم اور بلغمی ہے۔ (خریدار نمبر ۵۶۶۹)

(۱۴۴) ایک ایسے مقوی بصر سرمے کی ضرورت ہے جو آنکھوں کی تھکن اور معمولی عوارض چشم کو دور کرے اور بینائی کو قوت دے۔ مگر سیاہ رنگ کا نہ ہو۔ اس کی دوائیں زیادہ قیمتی بھی نہ ہوں۔ (خریدار نمبر ۹۰۵۵)

(۱۴۵) تیس سال کے ایک مریض کو چند مہینے سے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی میں نیچے کی طرف درمیانی جوڑ کے قریب کبھی کبھی چبھن سی محسوس ہوتی ہے اور دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت بھی پھڑکتی رہتی ہے۔ سوزاک یا آتشک کا عارضہ کبھی نہیں ہوا۔ عصبی کمزوری کی شکایت ہے۔ مقامی ڈاکٹر کی رائے میں نقرس کی ابتدا ہے۔ (خریدار نمبر ۷۲۲۸)

(۱۴۶) میری کمر میں دو مہینے سے درد رہتا ہے اور دو ہفتے سے ہر وقت ہلکا بخار اور درد سر بھی ہے۔ کمر میں درد ریڑھ کی ہڈی کے بائیں جانب ہے۔ اس کے علاوہ کہیں محسوس نہیں ہوتا۔ عرصے سے نسیان کا عارضہ بھی لاحق ہے۔ عمر ۲۹ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۳۵۰۰)

(۱۴۷) مریضہ ۲۲ سالہ کو منہ آنے کی شکایت ہے۔ ہر چیز سے حتیٰ کہ پانی تک سے منہ حلق اور سینے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ مرچ مطلق نہیں کھا سکتی۔ دست یا قے ہونے پر عارضی سکون ہو جاتا ہے۔ ایک دو روز بعد وہی حالت ہو جاتی ہے۔ حمل میں طبیعت ٹھیک رہتی ہے بعد وضع حمل پھر شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۵۰)

(۱۴۸) پان میں کھانے کا خشک ڈلے والا عام کتھ بنانے کا نسخہ مطلوب ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۵۰)

(۱۴۹) ایک ۲۵ سالہ مریض کثرت احتلام میں مبتلا ہے۔ چار سال سے کرم شکم کی شکایت بھی ہو گئی ہے۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ دودھ مطلق ہضم نہیں ہوتا۔ سر ہمیشہ درد کرتا ہے۔ کوئی زور کا کام کرنے سے ناف ٹل جاتی ہے۔ (خریدار نمبر ۶۸۵۹)

(۱۵۰) میرے چھوٹے بھائی (عمر ۱۸ سال) کے تین چار سال کی عمر میں چیچک نکلی تھی۔ چیچک سے دونوں آنکھیں خراب ہو گئی تھیں۔ ایک آنکھ ایک ڈاکٹر صاحب کی کوشش سے ٹھیک ہو گئی۔ مگر دوسری آنکھ میں پھولا پڑ گیا ہے۔ اس سے بالکل نظر نہیں آتا۔ اب یہ پھولا کبھی کبھی بڑھ جاتا ہے اور بڑھ کر پھٹ جاتا ہے۔ پھٹنے سے

پانی سا خارج ہوتا ہے۔ اس موقع پر آنکھ میں تھوڑی تھوڑی سوزش رہتی ہے اور درد بھی ہوتا ہے کوئی صاحب مفید نسخہ درج فرمادیں۔ (ایک ناظر)

(۱۵۱) میرے گھر میں پانچ پانچ چھ چھ مہینے کے سات آٹھ استقاط ہو چکے ہیں۔ سب طرح کے علاج کرا چکا ہوں لیکن کسی سے فائدہ نہیں ہوتا۔ میں چاہتا ہوں کہ پورا بچہ پیدا ہو۔ مریضہ کی تن درستی بظاہر اچھی ہے۔ اگر کبھی کبھی سر میں درد ہو جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۵۸۵)

(۱۵۲) جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی سے گزارش ہے کہ آپ اکوتہ (اکزیما) ہارپس (جو غالباً اکزیما ہی ہے) اور داء الثعلب (بال خورہ جسے غالباً انگریزی میں الوپیشیا کہتے ہیں) تینوں شکایات کی ماہیت اور ان تینوں قسموں کے لیے کچھ دوائیں تحریر فرمائیں۔ میرے علاج میں اس مرض کے کئی مریض ہیں۔ بہترین دوائیں استعمال کیں لیکن نتیجہ حسب خواہش نہ نکلا۔ میں نے ان مریضوں کو بہتیرا ٹالا لیکن وہ مجھ ہی پر تکیہ کیے ہوئے ہیں۔ (ایک معالج)

(۱۵۳) میرے سر میں اس قدر خشکی ہے کہ کنگھی سے وہ بھوسی کی مانند جھڑتی ہے۔ شاید اسی وجہ سے ۲۲ برس کی عمر میں میرے سر کے تمام بال گرے جا رہے ہیں۔ حالاں کہ جسم کے دوسرے حصوں پر بالوں کی کثرت ہے۔ کوئی صاحب ایسا نسخہ تجویز فرمائیں جس سے سر کی خشکی رفع ہو جائے اور بال بکثرت پیدا ہوں۔ نسخہ نزلہ و زکام پیدا نہ کرے۔ (خریدار نمبر ۳۳۰۲)

(۱۵۴) تین دھاری تھوہڑ کا دودھ اگر کوئی صاحب سپلائی کر سکتے ہیں تو اپنا پورا پتہ لکھیں۔ (حفیظ حیدرآبادی)

(۱۵۵) ۲۰ برس کی مریضہ کی شادی ۱۸ سال کی عمر میں ہوئی۔ دو مہینے کے بعد حاملہ ہوئی۔ لیکن آٹھ مہینے کا بچہ مرا ہوا پیدا ہوا۔ اب اس کو ماہواری ایام کم آتے ہیں۔ اور ان دنوں اس کے ٹلوں میں درد رہتا ہے۔ رحم سے رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ رحم کے نیچے کوئی چیز معلوم ہوتی ہے جو دبانے سے ادھر ادھر ہو جاتی ہے۔ (خریدار نمبر ۲۸۰۱)

(۱۵۶) میرے ایک دوست جن کی عمر تقریباً ۴۲ سال ہے، اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ ان کی صحت اچھی ہے ان کی قوت مردمی میں بھی کوئی فرق نہیں ہے۔ ہاں ان کو اب سے بیس سال پہلے سوزاک ہوا تھا اور دو دو تین تین سال کے وقفے سے کئی بار ہوا اور اس کے بعض عوارض میں بھی وہ مبتلا رہے۔ لیکن اب آٹھ دس برس سے اس کی کبھی کوئی شکایت نہیں ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ غالباً مادہ منویہ میں کیڑوں کا پیدا ہونا بند ہو گیا ہے۔ یہ بات انہوں نے مادے کا امتحان کر کے معلوم نہیں کی ہے بلکہ محض قیاس ہی قیاس ہے۔ بیوی میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ کیا یونانی طب میں یا کسی اور طریقہ علاج میں کوئی ایسی دوا موجود ہے جس سے ان کے یہاں اولاد پیدا ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۱۸۰۹)

(۱۵۷) میرے ایک دوست کا بایاں خصیہ دریایا ہوا ہے۔ اس کی رگیں اکثر پھولی رہتی ہیں۔ دبانے سے وہ اندر کی طرف اکثر گھس جاتی ہیں۔ (خریدار نمبر ۴۱۰۲)

(۱۵۸) مریض کی عمر ۲۰ سال ہے۔ ۱۰ سال کی عمر میں زناکاری شروع کی اس عرصے میں دو دفعہ سوزاک ہوا۔ اب اس کی کوئی شکایت نہیں ہے۔ لیکن مرضوں کی وجہ سے جسم دبلا ہو کر رہ گیا ہے جسم فربہ کرنے کے لیے نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۹۲۸۰)

(۱۵۹) ۲۴ سال کے ایک غیر شادی شدہ مریض کو قبض کی دائمی شکایت ہے۔ چار پانچ سال سے پورے سر میں درد رہا کرتا ہے۔ سو کر اٹھنے کے بعد جکڑا سا رہتا ہے مطالعہ بار گراں معلوم ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد منہ سے پانی سمیت کھائی ہوئی چیزیں نکلتی ہیں۔ یہ شکایت بچپن سے ہے۔ اگر کوئی صاحب مندرجہ بالا شکایات کا کامیاب علاج تحریر فرمائیں تو نہایت ممنونیت کا باعث ہوگا۔ (خریدار نمبر ۹۰۸۰)

(۱۶۰) میرا دماغ از حد کمزور ہو گیا ہے۔ حافظہ تو بہت ہی کمزور ہے۔ ایک شعر تک حفظ نہیں کر سکتا۔ فوراً بھول جاتا ہوں۔ سر کے بال بہت گرتے ہیں، خاص کر چندیا کے۔ (خریدار نمبر ۸۹۹۹)

(۱۶۱) ایک ۴۴ سالہ شخص (جو بچپن میں غلط کار رہا ہے) کو سر کے بال نہایت تیزی سے کمزور اور سفید ہوتے جا رہے ہیں۔ ناظرین کبھی ایسے تیل کا نسخہ بتائیں جس کے استعمال کرنے سے بال بجائے سفید کے سیاہ پیدا ہوں اور جو سفید ہو چکے ہیں وہ سیاہ ہو جائیں۔ مجرب نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۹۲۷۲، ۲۶۶۴)

(۱۶۲) مریضہ کی عمر ۲۰ سال ہے۔ تین چار بچوں کی ماں بھی ہے۔ آخری زچگی کے بعد سے اکثر دست آتے ہیں۔ دستوں کے بند کرنے کے لیے جب علاج کرایا جاتا ہے تو دست بند ہو کر قبض رہنے لگتا ہے۔ اور منہ آجاتا ہے۔ منہ اور معدے کا علاج کرانے سے پھر دست آنے لگتے ہیں کبھی کبھی نفخ شکم کی بھی شکایت ہو جاتی ہے۔ اطباء کرام ایسا نسخہ غور کے بعد تجویز فرمائیں جس سے مریضہ شفایاب ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۹۶۷۲)

(بقیہ صفحہ ۴۶ سے) بعد پی لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ کو جب ہمدرد دواخانے کی دواؤں سے فائدہ ہے تو برابر ایک عرصے تک استعمال کریں یقینی طور پر ہمیشہ کے لیے فائدہ ہوگا۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) کشتہ قلعی، مغز تخم جامن، افیون، کافور، صمغ عربی، تخم کاہو ہر ایک دو تولے، کشتہ فولاد، کشتہ بیضۂ مرغ ہر ایک ۶ ماشے، بولی گوند ۲ تولے۔ سب دواؤں کا باریک سفوف بنالیں اور ڈیڑھ ماشے گلو سبز کے جوشاندے کے ساتھ پھانکیں۔ (حکیم جوند سنگھ مولی)

(ہ) ذیابیطس کا نام لکھ دینا کافی نہیں ہے۔ مفصل حالات تحریر فرمائیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) آپ فولاد محلول اکسیری تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ ہمدرد صحت کے پچھلے پرچے میں دیکھ لیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ز) چار عدد بیضۂ مرغ کو آب لیموں تازہ میں خوب بھگودیں۔ چار پانچ روز میں وہ گھل جائیں گے۔ پھر بلونی سے ان کو بلو دیں۔ اور اس میں برانڈی پاؤ بھر ڈال دیں۔ دوا تیار ہے۔ شیشی میں محفوظ رکھیں اور ایک ایک چائے کی چمچہ دونوں وقت کھانے کے بعد دیں۔ (حکیم محمد شفیع)

Regd. No. L 4784

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA, DELHI

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the "Hamdard-i-Sehat" contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-Control Movement. The history of Birth-Control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of Birth-Control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of Birth-Control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-Control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

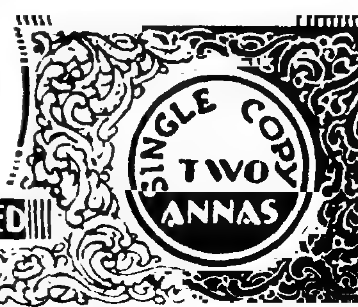
Pages Over 288

PRICE

Special Edition	Ordinary Edition As. 8
As. 12	Postage One Anna

FAM/39



Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED

HAMDARD MANZIL
DELHI

حفظانِ صحت اور طب کا

مصور رسالہ

ہمدرد صحت دہلی

بچوں کی، بوڑھوں کی

یادگار

شہیدِ فن ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید بانی دواخانہ ہمدرد

مرتب

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی



فی پرچہ چھ پیسے

مقام اشاعت: ہمدرد منزل دہلی

سالانہ ایک روپیہ

आबर

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

SHARBAT AKSIR KHAS

شربت اکسیر خاص

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جلد (۸) | مارچ سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۹

فہرستِ مضامین

لیتھو کی تصویریں (۱) پودوں کی جڑ کے اجزا (۲) پتے اور شاخیں (۳) پھول کے اجزا (۴) پودوں کے اعضائے تناسل (۵) جبذر (۶) پودوں کے جرثیم (۷) پورا پورا (۸) اکلیل گل۔

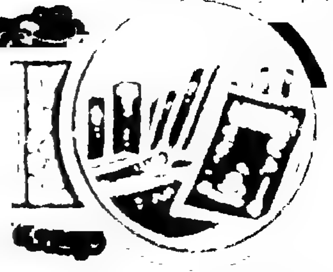
(۹) مسّے کی ساخت کا خوردبینی معائنہ۔

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر (برما وغیرہ) سے تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبداللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور ایچ ایم محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا



انتقاد



علاج الامراض اُردو

سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۹۵۶ صفحے (دو حصوں میں) قیمت پانچ روپے۔

پتہ: ناظم دفتر المسیح، قرول باغ، دہلی۔

اشرف الحکما حکیم محمد شریف خاں صاحب مرحوم کی مشہور بیاض علاج الامراض کا یہ اُردو ترجمہ ہے، جسے ادارۂ المسیح، قرول باغ، دہلی نے فاضل گرامی حکیم مولوی محمد کبیرالدین کے ایما سے ترجمہ کرکے شائع کیا ہے۔ اس ترجمے کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے۔ پہلا ایڈیشن آج سے کئی برس پہلے شائع ہوا تھا اور اپنی بعض خصوصیتوں کی وجہ سے مقبول ہوا تھا۔ اس ایڈیشن میں دفتر نے کتابت اور طباعت کو بہتر بنایا ہے اور ترجمے میں جا بجا نظر ثانی کی ہے۔ ترجمہ کافی سلیس اور آسان ہے۔ قدیم فارسی کی اُلجھی ہوئی ترکیبوں کو صاف کر دیا گیا ہے۔ دواؤں کے غیر معروف ناموں اور ان کے وزنوں کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ درم، دام اور اوقیہ وغیرہ وزنوں کی بجائے آج کل کے وزن لکھے گئے ہیں، اسی طرح دواؤں کے مشہور یا ہندوستانی نام لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بہت سے غیر معروف لفظوں اور دواؤں کو واضح کرنے کے لیے آخر کتاب میں ایک فرہنگ لگائی گئی ہے۔ مختلف اطبا کے تصدیق کیے ہوئے نسخوں پر فہرست مرکبات میں نشان لگائے گئے ہیں۔ اس فہرست میں دواؤں کے نام اور ان کے نسخے پڑھنے والے کو فوراً صفحے وار مل جاتے ہیں۔ بہرحال علاج الامراض کا یہ اُردو ترجمہ قابلِ قدر ہے۔ ہمارے اطبا اس سے بہت فائدہ اٹھائیں گے۔ ضخامت کی زیادتی کی وجہ سے کتاب دو حصوں میں تقسیم کرکے شائع کی گئی ہے۔ پہلا حصہ امراض معدہ پر ختم ہوتا ہے اور دوسرا حصہ امراض جگر و طحال سے شروع ہوتا ہے۔ پہلے حصے کی ضخامت ۴۳۶ صفحے اور دوسرے کی ۵۲۰ صفحے ہے۔ ہر حصے کی علیٰحدہ علیٰحدہ قیمت تین روپے ہے اور دونوں حصے پانچ روپے میں مل سکتے ہیں۔

مجرّباتِ سُلطانی حصہ سوم

سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۲۴۰ صفحے، قیمت دو روپے آٹھ آنے۔

پتہ: منیجر صاحب دار الصحت سلطانیہ، للیانی ضلع شاہ پور (پنجاب)۔

زبدۃ الحکما جناب مولوی محمد یار خاں صاحب کھوکھر قریشی علوی نقش بندی مجربات سلطانی کے نام سے مجربات دو مجموعے پہلے بھی شائع فرما چکے ہیں۔ یہ تیسرا حصہ انہوں نے حال ہی میں مرتب کرکے شائع کیا ہے۔ حکیم صاحب موصوف مجربات کے بڑے دھنی معلوم ہوتے ہیں۔ اس تھوڑی سی مدت میں تین تین مجموعے ترتیب دے دینا معمولی کام نہیں۔ حکیم صاحب کو واقعی اس کام سے بہت شغف ہے۔ وہ مجربات کی تلاش میں بڑی محنت اور جستجو کرتے ہیں۔ مجربات پر ایک سرسری نظر ڈالتے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ اُنہوں نے تلاش کا کوئی موقع حتی الامکان نہیں چھوڑا۔ یہ مجموعہ امراض سر سے شروع ہو کر حسبِ معمول امراض عامہ یا متفرقات پر ختم ہوا ہے۔ ہر عنوان میں مجرب اور مفید نسخے مع اُن کے منافع، اجزا، ترکیب ساخت اور طریق استعمال لکھے ہیں۔ مجربات کی کل تعداد اس رسالے میں ۸۰۴ ہے۔ شروع میں جناب حکیم مولوی محمد یحییٰ صاحب شفاخان پوری کا ایک دیباچہ ہے جس میں موصوف نے مجربات پر مناسب اور موزوں خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ بہرحال یہ مجموعہ اطبا کے لیے عموماً مفید ہے۔ افسوس ہے کہ قیمت کچھ زیادہ رکھی گئی ہے۔ کتابت و طباعت خاصی ہے اور کاغذ سفید اور چکنا ہے۔

معمولات ومجرّبات

سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۱۴۴ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔

پتہ: دفتر رسالہ الطبیب، سرکلر روڈ، بیرون موچی دروازہ، لاہور۔

مشہور طبی رسالہ الطبیب کی اشاعت خاص "معمولات ومجربات" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں ادارۂ الطبیب نے حسبِ معمول محنت کی ہے اور اس اشاعت کو مفید بنانے میں بڑی کوشش سے کام لیا ہے۔ تقریباً ۳۰ اطبا کے مختصر حالات زندگی اور ان کے مجربات اس نمبر میں جمع کیے گئے ہیں۔ مجربات کی کل تعداد ۵۰۴ ہے۔ ایک نظر دیکھنے ہی سے پتہ چل جاتا ہے کہ اس مجموعے کے نسخے بیش قیمت اور مجرب ہیں۔ ادارۂ

الطّبیب کو اس کام میں کافی کامیابی ہوئی ہے اور اس کے لیے رسالے کے ایڈیٹر جناب حکیم مولوی محمد شریف صاحب خاص طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اس اشاعت میں بعض مشہور طبی شخصیتوں کی عکسی تصویریں بھی شامل ہیں۔ کتابت وطباعت عمدہ ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ اطبا اس مجموعے سے فائدہ اٹھائیں گے۔ خریداروں کو یہ اشاعت رسالے کی قیمت ہی میں دی جاتی ہے۔ الطّبیب کی سالانہ قیمت دو روپے ہے۔

سالنامہ لقمان

سائز ۲۰×۳۰، ضخامت ۳۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔ پتہ:- منیجر صاحب رسالہ لُقمان، نظام آباد، ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

رسالہ لقمان کا سالنامہ "معمولاتِ مطب" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اس رسالے کے مدیر جناب پیر عبدالرحیم صاحب گولڈ میڈلسٹ ہیں۔ یہ رسالہ تین سال سے امکان بھر طب کی خدمت کر رہا ہے اس کا یہ سالنامہ مجربات کے شائقین کے لیے اچھی چیز ہے۔ سالنامے میں پیر صاحب نے نہ صرف وہ نسخے درج کیے ہیں جو خاص ان کے مجرب ہیں یا اُنہوں نے جمع کیے ہیں بلکہ بہت سے طبیبوں اور ڈاکٹروں کے معمولات ومجربات ان سے حاصل کرکے شامل کیے ہیں۔ افسوس ہے کہ اس سالنامے میں کوئی فہرست اس قسم کی موجود نہیں جس سے مجربات نویسوں یا مجربات کی تعداد معلوم ہو سکے۔

وداعِ راشد

سائز ۲۲×۱۸، ضخامت ۸۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔ پتہ: عصمت بک ڈپو، کوچہ چیلان، دہلی

اردو کے مشہور مصنف اور طبقۂ نسواں کے ہمدرد "مصوّرِ غم" مولانا راشد الخیری مرحوم کے آخری زمانے کے حالات "وداعِ راشد" کے نام سے شائع کیے گئے ہیں۔ اس رسالے کے مصنف مرحوم کے صاحبزادے جناب رازق الخیری ہیں۔ مولانا راشد الخیری کی زندگی بحیثیت ایک مصنف کے ہی ہمارے لیے قیمتی نہ تھی بلکہ وہ اخلاق وکردار کا بھی ایک اعلیٰ نمونہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی کے آخری باب کی یہ تفصیلات مفید، دلچسپ اور سبق آموز ہیں رازق صاحب نے اس رسالے کو ایسے انداز میں لکھا ہے کہ پڑھنے والا اس سے دلچسپی لیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہمیں اُمید ہے کہ دفتر عصمت مولانا مرحوم کی مکمل سوانح عمری بھی جلد شائع کرے گا۔ اس رسالے میں دو عکسی تصویریں بھی ہیں۔

عصمت کی کہانی

سائز ۲۲×۱۸، ضخامت ۹۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔ پتہ: عصمت بک ڈپو، کوچہ چیلان، دہلی۔

یہ رسالہ بھی جناب رازق الخیری کی تالیف ہے۔ اس میں اُنہوں نے اردو کے مشہور زنانہ رسالہ "عصمت" کی زندگی کے اٹھائیس سالوں کی کہانی تحریر فرمائی ہے۔ اس رسالے کے مطالعے سے نہ صرف ہماری صحافت کی ابتدائی زندگی کا منظر آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ زندگی قائم رکھنے کے لیے ہماری زبان کے ایک ایڈیٹر کو کن کن مصیبتوں اور مشکلوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ مؤلف نے یہ رسالہ عمدگی سے مرتب کیا ہے ہمیں اُمید ہے کہ اس کا دلچسپی سے مطالعہ کیا جائے گا۔

ساقی کا سالنامہ

سائز ۲۰×۳۰، ضخامت ۳۱۲ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ پتہ: منیجر صاحب رسالہ "ساقی" کٹرہ بڑیان، دہلی۔

مشہور ادبی رسالہ ساقی نے اپنی گیارھویں سالگرہ کے موقع پر حسبِ معمول یہ ضخیم سالنامہ شائع کیا ہے۔ اس کے سرگرم ایڈیٹر مولوی شاہد احمد صاحب نے سالنامے کو کامیاب بنانے میں بڑی کوشش کی ہے۔ غالباً اب یہ بات ساقی کے لیے مخصوص ہو کر رہ گئی ہے کہ اس کے مضمون نگاروں میں ہمیں اپنی زبان کے مشہور ادیبوں اور انشاپردازوں کا اہم اجتماع نظر آتا ہے۔ مولوی عنایت اللہ دہلوی، مولانا عبدالرحمن، امین حزیں، خواجہ حسن نظامی، پروفیسر مرزا محمد سعید، قاضی عبدالغفار، نورالحسن برلاس، ڈاکٹر عابد حسین، حجاب امتیاز علی اور عظیم بیگ چغتائی وغیرہم کے نام ساقی کے سالنامے کی کامیابی کا قطعی ثبوت ہیں۔ شکسپیر کا مشہور ڈراما "رومیو جولیٹ" کا مکمل ترجمہ اس اشاعت کے ۹۰ صفحوں میں پھیلا ہوا ہے۔ ترجمے کی اہمیت اور خوبی کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کے مشہور مترجم مولوی عنایت اللہ بی۔ اے، سابق ناظم دارالترجمہ، جامعہ عثمانیہ کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے۔ "عربی شاعری"، "پیٹ کی پیٹ"، "موتی کے آویزے"، "جاپانی میاں بیوی کے تعلقات"، "خواجہ حافظ اور شراب وشاہد"، "احکامِ نجوم کی حقیقت"، وغیرہ مضامین پڑھنے کے قابل ہیں۔ ان مضامین کے علاوہ یہ سالنامہ بہترین افسانوں، عمدہ ڈراموں اور دلکش نظموں کا ایک ایسا مجموعہ ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے، کم ہے۔

ساقی کی سالانہ قیمت پانچ روپے ہے۔ مستقل خریداروں کو یہ سالنامہ اور جولائی میں شائع ہونے والا ضخیم افسانہ نمبر اسی قیمت میں دیا جاتا ہے۔ جو شائقین صرف سالنامہ خریدنا چاہیں وہ اس کی قیمت ایک روپیہ چار آنے بھیج کر اوپر کے پتے سے منگا سکتے ہیں۔

عِلمِ نباتات



(تیسری قسط)

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی لاہور

پودوں کی تقسیم اور اُن کے حِصّے

یکے برکف نہد لالہ کہ ترکیب قدح دارد یکے برگل کند تحسین کز بوے نگار آمد

یکے بیند چمن را بے تامّل مرحبا گوید یکے بوید سمن را مات صنع کردگار آمد (قاآنی)

عالَمِ نباتات کو ماہرینِ فن نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے :

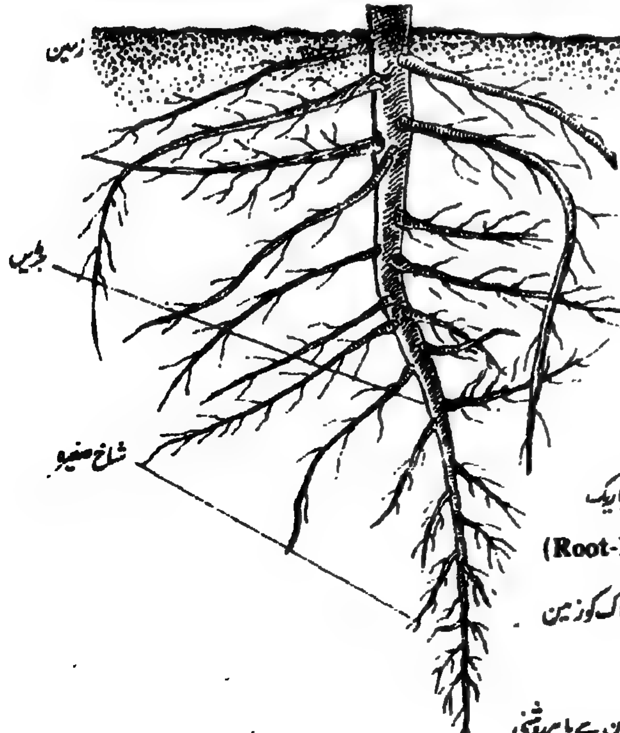
(۱) نباتات ذوازہار (پھُول دار پودے) (Phanerogams or Spermaphyta)

(۲) نباتات عدیم الازہار (بے پھول کے پودے) (Cryptogams or Pteridophyta)

نباتِ ذوازہار نبات ذوازہار کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مستور التخم پودے (Angio Sperms) (۲) عریاں تخم پودے (Gymnosperms)

اوّل الذکر پودوں کے پھول بڑے بڑے اور تخم پھلوں کے اندر چھپے پائے جاتے ہیں۔ ان پودوں کے تخم میں اگر ایک پھاڑ ہو تو اُسے بزر واحد الفلقہ (Monocotyledous) کہتے ہیں اور اگر دو پھاڑیں موجود ہوں تو انہیں بزر ذو فلقتین (Dicotyledous) کے نام سے موسوم کرتے ہیں مؤخرالذکر (عریاں تخم) پودوں کے نہ تو پھول ہی بڑے بڑے ہوتے ہیں اور ان کے بیج پھلوں کے اندر پائے جاتے ہیں۔



چنانچہ ذوازہار پودے اپنی نوع کو بذریعہ تخم (Seed) قایم رکھتے ہیں اور اِن پودوں میں جڑ، تنہ، شاخ، پتے اور پھُول نمایاں طور پر پائے جاتے ہیں جو پودے کے مختلف وظائفِ حیات بجا لاتے ہیں۔ چنانچہ

جڑیں زمین کے نیچے رہتی اور بے رنگ رہتی ہیں۔ اِن پر کوئی پتہ یا کلی نہیں ہوا کرتی۔ جڑوں کے ذریعے سے پودا زمین میں قائم رہتا اور اپنی خوراک کو محلول ارضی مواد سے حاصل ہے۔ اصل یا موسلا جڑ سے بہت سی اور جڑیں بھی نکل سکتی ہیں جنہیں شاخ صغیرہ (Rootlets) کہتے ہیں ان کے سروں پر باریک باریک بال کی طرح کے ریشے پائے جاتے ہیں جنہیں شعر الاصل (Root-Hairs) کہتے ہیں انہیں بال جیسے ریشوں کے ذریعے سے پودے اپنی خوراک کو زمین سے حاصل کرتے ہیں۔

۲۔ تنہ یا ساق تنہ پودے کا وہ چوبی حصہ ہے جو زمین سے باہر رہتی



میں رہتا ہے۔ اس حصے کو پودوں کا باورچی خانہ یا معدہ سمجھنا چاہئیے۔ جس میں پودے کے لئے جذب کردہ ارضی مواد سورج کی روشنی اور پودے کے مادہ خضریہ سے پودے کی خوراک میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس عمل کو اصطلاح میں تحویل کربون (Carbon) (Assimilation) یا ترکیب مواد ضیائی (Photo synthesis) کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ تنہ زمین سے آبی اجزاء اور غذائی مواد کو اوپر کی طرف لے جاتا اور اسے شاخوں اور پتوں تک پہنچاتا ہے۔ تنے پر پتے اُس کی گرہ پر پیدا ہوتے ہیں جسے اصطلاح میں کعب Node کہتے ہیں۔ اور ہر دو گرہوں کے درمیانی بے برگ حصے کو پوری (Internode) کہا جاتا ہے اور اس زاویے کو جو شاخ اور تنے کے ملنے سے بنتا ہے بغل (Axil) کہتے ہیں اس بغل میں کلیاں بھی پائی جاتی ہیں جو بڑھ کر شاخیں بن جاتی ہیں چنانچہ ایسی کلی کو ہم امدادی یا اضافی کلی (Axillary Bud) کہتے ہیں۔

۳۔ برگ یا پتہ مختلف نباتات کے پتے اپنی شکل، ہیئت اور حجم میں بہت مختلف ہوتے ہیں۔ تاہم ایک پتہ مندرجہ ذیل اجزا پر مشتمل ہوتا ہے:

۱۔ ڈنٹھل یا پتے کی ڈنڈی (Leaf stalk) جسے ساق برگ (Petiole) بھی کہتے ہیں۔ یہ حصہ پتے کو دھوپ میں رکھتا ہے۔

۲۔ غلاف برگ (Vagina) یہ وہ حصہ ہے جس کے ذریعے سے پتہ تنے کے ساتھ ملا رہتا ہے۔

۳۔ کف برگ (Leaf Blade) جسے نصل الورق (Lamina) بھی کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سبز اور سطح چوڑی ہوتی ہے۔ اس حصے میں پتے کی رگیں (Veins) نمایاں طور پائی جاتی ہیں اور ان ہی عروق کے ذریعے سے پتہ اپنی خوراک کو جذب کرتا ہے۔

پتے کی دو سطحیں ہوتی ہیں اوپر کی سطح کو آفتاب چہر (Sun Facing) اور نچلی سطح کو زمین چہر (Ground Facing) کہتے ہیں۔



پھول پودے کی سب سے خوشنما ساخت ہے جو بقائے نوع کے لئے بیج اور تخم پیدا کرتی ہے۔ کبھی تو فرداً فرداً شاخوں پر پائے جاتے ہیں اور کبھی گچھوں میں نمودار ہوتے ہیں۔ پھولوں کے اس نظام کو اصطلاح میں نظام گل یا تزہیر (Inflorescence) کہتے ہیں۔

پھول کے مختلف حصے مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) ڈنٹھل (Stalk) وہ حصہ ہے جو شاخ سے ملا رہتا ہے۔

(۲) پھول کا شگفتہ حصہ جسے منڈل گل یا سریر گل (Thalamus) کہتے ہیں۔

(۳) پھول کی پتیوں کی قطاریں جسے حلقہ گل یا (Whorl) کہتے ہیں ان پتیوں کی بیرونی قطار برعوم یا کاسۂ گل (Calyx) کہلاتی ہے جو سبز پتیوں پر مشتمل ہوتی ہے ان سبز پتیوں کو سبلہ (Sepal) بھی کہتے ہیں اور یہ ساخت پھول کی اندرونی ساخت کی حفاظت کرتی ہے۔ ان درونی پتیوں کی قطار کو اکلیل گل (Corolla) کہتے ہیں۔ اس حصے میں پھول کی خوش نما رنگین پتیاں ہوتی ہیں۔ ان پتیوں کو پنکھڑی یا ورق گل (Petal) کہتے ہیں۔ اور ان ہی کے خوش نما رنگ و روپ کی وجہ سے پھول خوب صورت اور دلکش معلوم ہوتا ہے اور اپنی دل فریب خوب صورتی کی وجہ سے کیڑے مکوڑے اور تیتریوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے جو ان پھولوں کی تخم برداری (Pollination) کا کام کرتے ہیں۔

پھول کے اعضاء نرینہ کو زیرگل (Stamen or Andrœcium) اور اعضاء مادینہ کو (Carpel or Gynæcium)

بیچ گل کہتے ہیں۔

در پہلوئے گل خار شگفتہ بچہ ماند   مانند رقیبے کہ ہم آغوش نگار ست

ثمر یا پھل ثمر پودے کی وہ ساخت ہے جس کے اندر پودے کا بیج مستور رہتا ہے اور پھل ہی وہ ذریعہ ہے جس کی وساطت سے پودے کے بیج دور دراز ملکوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ یہ پھل پھولوں کے باردار مادینہ حصوں سے پیدا ہوتے ہیں۔

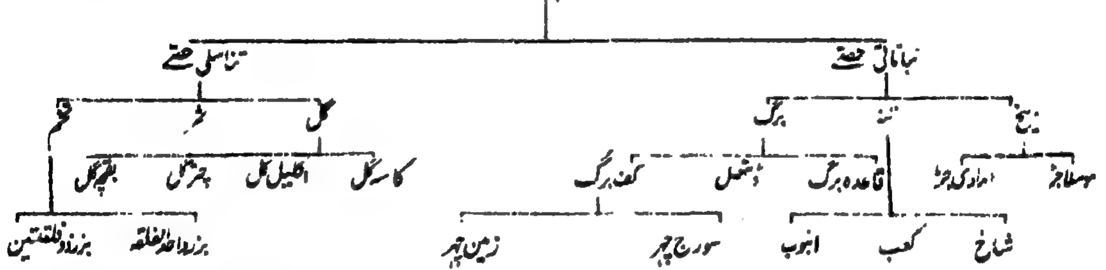
تخم یا بیج بیج پودے کی بقاء نوع کا کام دیتے ہیں۔ ان ہی میں پودے کا جنین محفوظ رہتا ہے۔

بیج اپنے جنین نبات (Embryo) کو غیر موافق حالات اور موسم میں حفاظت کرتا ہے چناں چہ جب جنین نبات حالات گرد و پیش کو موافق اور موسم کو سازگار پاتا ہے تو نشو و نما پاکر پھوٹ پڑتا ہے اور اس طرح سے پودا پیدا ہو جاتا ہے ؎

خاک امین و ہر چہ در وے کاشتی   بے خیانت جنس آں بر داشتی

ایں امانت زاں عنایت یافتہ   کافتاب عدل بروئے تافتہ   (مولانا روم)

غرض بیخ، تنہ اور برگ کو پودے کے نباتاتی حصص اور گل، ثمر اور تخم کو پودے کے تناسلی حصے کہتے ہیں۔



نبات عدیم الازہار کی تقسیم اور ان کے حصے

نبات عدیم الازہار یا بے پھول کے پودے اپنی نوع کو بذریعہ تخمک یا بزر (Spore) قائم رکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض پودوں کی جڑ، تنہ شاخ اور پتے نمایاں ہوتے ہیں اور بعض اقسام میں ہم ان اجزاء کو ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے ؎

نشوی واقف یک نکتہ ز اسرار وجود   تا نہ سرگشتہ شوی دائرہ امکاں را   (حافظ)

عدیم الازہار یا بے پھول کے پودے اپنی شکل اور بناوٹ کے لحاظ سے تین جماعتوں میں منقسم ہیں :-

(۱) نبات البارض یا مضغوی پودے (Thallophyta)

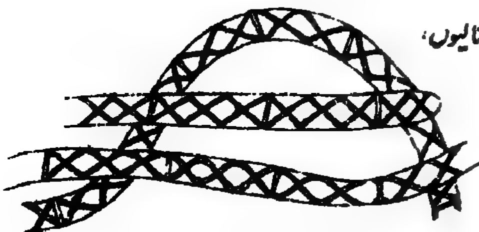
(۲) نبات البحر (Bryophyta) یا نم گیاہ (Muscinæ)

(۳) نبات جنس راجیہ یا سرخس (Pteridophyta)

نبات البارض نباتاتی خلیات کی ایک خیط (Filament) یا سطح (plate) ہے جو ایک مضغہ کی صورت میں پائی جاتی ہے اس کی پھر تین قسمیں ہیں :-

(۱) ضریع (Algæ) (۲) فطریات (Fungi) (۳) فطر المتشققہ یا جراثیم (Schizomycetes — Bacteria)

ان سفلی اور ادنےٰ درجے کے پودوں کا بہ نظر غائر ملاحظہ کرنے کے لئے خورد بین کی ضرورت ہوتی ہے۔



۱۔ نبات ضریع کا رنگ سبز، زرد یا سرخ ہوتا ہے۔ اور یہ روئیدگی بدرو کی نالیوں، جوہڑ اور تالاب کے پانی پر کائی کی شکل میں ملتی ہے۔

۲۔ فطریات میں نباتاتی سبز رنگ مفقود ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ نبات اپنی خوراک کے لئے دوسرے زندہ یا مردہ مواد کی محتاج ہوتی ہے۔ مثلاً پھپھوندی جو



باسی روٹی یا گلے سڑے پھلوں پر لگ جاتی ہے اسی متعفن مواد سے اپنی غذا کو حاصل کرتی ہے۔

ان کی ساخت میں مندرجہ ذیل اجزاء پائے جاتے ہیں:۔

وعاء البروز (Gonidangium) اعضاء تناسل (Gonidia)

عمود صغیرہ (Columella) حامل الثمر (Gonidiophore) نسیج عنکبوتی (Mycelium)

اور بعض پودوں میں ذیل کے اجزاء پائے جاتے ہیں :۔

ظرف نر (Male Receptacle) اعضاء تذکیر Antherididphore

کاسہ بذر (Gemma cup) جذر (Rhizoids)

۳۔ الفطر المتشققہ (جراثیم) :۔ نہایت باریک خوردبینی روئیدگی ہے جو اکثر وبائی امراض کا باعث ہوتی ہے۔ ان میں نباتاتی مخصوص رنگ مفقود ہوتا ہے اور اپنی وضع و شکل کے لحاظ سے اس کی تین بڑی قسمیں ہیں ۔

۱۔ کروی الشکل جراثیم (Cocci) ۲۔ عصا نما جراثیم (Baccilli)

۳۔ حلزونی الشکل جراثیم (Spirilla)

ان میں سے بعض جراثیم پر رواں بھی ہوتا ہے جسے اصطلاح میں ذوائب (Flagella) کہتے ہیں۔

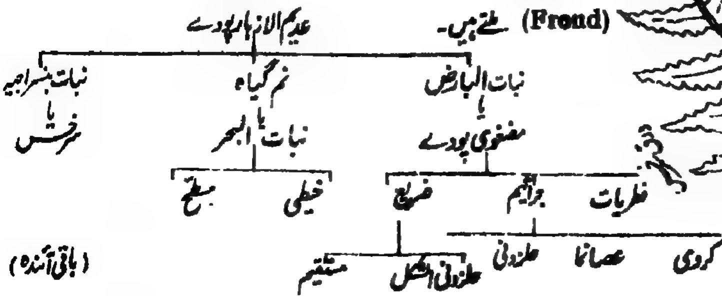
نبات البحر یا نم گیاہ یہ نباتاتی خلیات کا ایک جھنڈ سا ہوتا ہے جس کے ساتھ جڑیں بھی پائی جاتی ہیں جنہیں جذر (Rhizoids) کہتے ہیں ۔

ان میں سے بعض نبات میں تنہ اور پتے بھی ملتے ہیں اور بعض ایک ننھے سے درخت کے مشابہ ہوتے ہیں۔ ایسی روئیدگی عموماً نم ناک اور نشیب دار جگہوں میں پائی جاتی ہے۔

نم گیاہ یا نبات البحر کی ساخت میں اکلیل (Capsule) شعرخشن (Seta) برگ (Leaf) جذر (Rhizoid) ملتے ہیں۔

نبات ہنسراجیہ۔ اس روئیدگی میں پھول اور تخم نہیں ہوتے۔ لیکن جڑ، تنہ، شاخیں اور پتے نمایاں طور پر ملتے ہیں اس کی کئی قسمیں پہاڑی علاقوں میں کثرت سے ملتی ہیں مثلاً پرسیاؤ شاں۔ سرخس وغیرہ۔ ان پودوں کی ساخت میں ثمرۃ السرخس (Sorus) ورق سرخس (Pinnule) ورقۃ الصغیرہ (Frond) ملتے ہیں۔





(باقی آئندہ)

علم اور حکمت کے خزانے

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدردِ صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب و غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہ پورا کر دیا ہے اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سالگرہ کی تقریب میں ماہ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں۔ جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں۔ قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں۔ لیکن اس کے لیے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ پانچ پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرا لی گئی ہیں۔ جو جولائی ۳۲ء سے جون ۳۵ء تک اور جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء تک اور جولائی ۳۸ء سے جون ۳۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر پر، نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے۔ مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۸-۳۹ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر تھا اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے الاطفال کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور ان کے کھیل ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ ۳۲-۳۵ء کی جلد میں پہلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینہ کے پرچے شامل ہیں۔ دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ بر اعظموں کے ہیں۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں نہ صرف اطبا ہی کے لیے ضروری ہیں۔ بلکہ عوام اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

مینجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں دہلی

الامراض والعلاج — مسّے

از ڈاکٹر ہنری ایچ ہیسنز ایم۔ڈی

مسّوں کی شکایت بہت عام ہے۔ یہ عمر کے ہر حصّے میں مردوں کے جسم پر بھی نمودار ہوتے ہیں اور عورتوں کے جسم پر بھی۔ مسّا کبھی تنہا نکلتا ہے اور کبھی گچھے کی شکل میں۔ بعض مسّے چند مہینے میں مردہ ہو جاتے ہیں اور سالہا سال تک بھی دور نہیں ہوتے اور علاج کا بہت سختی سے مقابلہ کرتے ہیں۔ کچھ مسّے ایسے ہوتے ہیں جنہیں ناقابلِ علاج قرار دیا جا سکتا ہے۔

مسّوں کی چاہے کتنی ہی قسمیں کیوں نہ ہوں لیکن ان کی بعض خصوصیتیں مشترک ہوتی ہیں اوّل یہ کہ ان سب کی تخلیق ایک خاص قسم کے پیچیدہ مادہ "وِرس" (Virus) سے ہوتی ہے جس کا نظام اس قدر چھوٹا ہوتا ہے کہ بڑی سے بڑی خوردبین کی مدد سے بھی نظر نہیں آ سکتا۔ دوسرے یہ کہ مسّے جسم کے ایک حصّے سے دوسرے حصّے میں منتقل کیے جا سکتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ بڑی حد تک مسّے خودرو گھاس کی طرح بڑھتے ہیں۔ اور کسی ایک مسّے کو نکال کر اس کی پیدائش کا سلسلہ بند نہیں کیا جا سکتا۔ تجربات سے ثابت ہوا کہ اگر کسی مسّے کو جسم سے نکالنے کے بعد اسے نمک کے ہلکے محلول میں پیس کر خواہ جسم کے کسی حصّے پر ایک آدھ منٹ تک مل دیں یا بذریعہ انجکشن جسم میں داخل کر دیں تو چند روز بعد اس مقام پر جہاں خارج کیا ہوا مسّا ملا گیا تھا یا بذریعہ انجکشن داخل کیا گیا تھا، دوسرا مسّا نمودار ہو جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تجربے کے ماتحت یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہئے کہ استرے کے استعمال سے یا جسم کو تولیے سے خوب رگڑنے سے مسّوں کی پیدائش بڑھتی ہے۔

میں بہ نظر سہولت مسّوں کی بہت سی قسموں کو دو حصّوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ (۱) وہ مسّے جو بچّوں کے نکلتے ہیں۔ (۲) وہ جو زمانۂ بلوغ کے بعد سے عہدِ کہولت تک نکلتے رہتے ہیں۔ بچّوں کے مسّے اکثر ہاتھ کی پشت اور ہتھیلیوں پر زیادہ اور چہرے پر بہت کم نکلتے ہیں یہ بالکل چپٹے ہوتے ہیں۔ اور ان کی شکل گول یا کسی قدر زاویہ نما ہوتی ہے۔ ان کا رنگ جلد کے رنگ سے علیحدہ نہیں ہوتا اور سطح چکنی ہوتی ہے۔ بچّوں کے مسّے عموماً گچھوں کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں اور ان کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ سکتی ہے۔ اندرونی علاج سے اکثر آسانی سے دور ہو جاتے ہیں اور برقی سوئی کا استعمال بھی مفید ہے۔ تیزاب سے بھی مسّوں کو داغا جاتا ہے۔ مگر چوں کہ یہ بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور ان کا قطر عام طور پر ⅛ انچ سے زیادہ نہیں ہوتا، اس لیے انہیں تیزاب سے داغنے میں تندرست کھال کے جل جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ بعض ماہر طب ایکس ریز اور ریڈیم کے ذریعے سے بھی مسّوں کا علاج کرتے ہیں لیکن میں اس طریقۂ علاج کے حق میں نہیں ہوں۔ کیوں کہ اس سے جلد کو لازمی طور پر نقصان پہنچتا ہے۔ میرے خیال میں بجلی کی سوئیوں کا علاج قابلِ ترجیح ہے لیکن اس میں زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیئے ورنہ جلد پر بہت ہلکے ہلکے داغ پڑ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

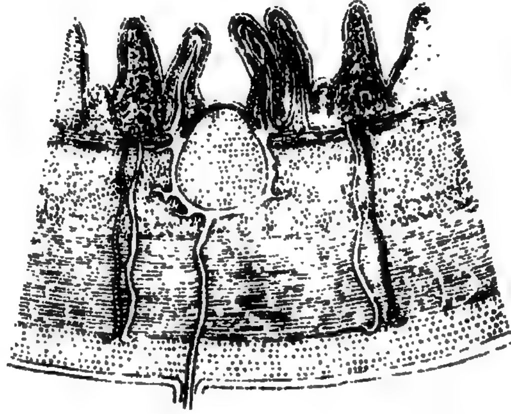
جو مسّے بلوغ کے زمانے کے بعد نکلنے شروع ہوتے ہیں، ان کی مختلف قسمیں قرار دی جا سکتی ہیں مثلاً (۱) شیخوخی (سینائل : (Senile)۔ (۲) دسمی (سیبارہیک : (Seborrheic)۔ (۳) جھالردار (ڈیجیٹیٹ : (Digitate)۔ (۴) تیلی دھاگے جیسی ساخت کے (فلفورم : (Filform)

شیخوخی مسّا شیخوخی مسّا عموماً چالیس سال کی عمر کے بعد ایسے لوگوں کے جسم، گردن، چہرے اور کبھی کبھی بازو اور ہاتھ کی پیٹ پر نکلتا ہے جن کی جلد روغنی قسم کی ہو۔ یہ ابتدا میں چپٹا، گول اور کسی قدر ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ دیکھنے سے اس میں ہلکی سی چمک بھی پائی جاتی ہے۔ بڑھ جانے پر اس کی سطح سخت ہو جاتی ہے اور اس میں سیاہ داغ پڑ جاتا ہے۔ یہ داغ جسم کے رنگ یا مسّے کی پیدائش سے نہیں بلکہ بیرونی گرد و غبار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اگر ابتدا ہی میں اس کو دور نہ کر دیا جائے تو یہ بڑھ کر ½ انچ تک لمبا ہو جاتا ہے اور اب اس کی شکل گول نہیں رہتی۔ بلکہ بیضوی ہو جاتی ہے۔ بڑے مسّے کا رنگ عموماً زرد ہوتا ہے۔ اگر اس کی نشوونما کا سلسلہ اسی طرح جاری رہے تو یہ ہلکا یا گہرا بھورا رنگ اختیار کر کے ¾ انچ تک لمبا ہو جاتا ہے۔ سطح بہت سخت اور کھردری ہو جاتی ہے۔ اور

چوں کہ اس قسم کے مستے جسم اور گردن وغیرہ پر سینکڑوں تک کی تعداد میں پیدا ہو سکتے ہیں، اس لیئے ان کی بڑھوتری بدنمائی کا سبب بن جاتی ہے۔

بعض ماہرین طب کے خیال میں مسوں کی کثرت سرطان کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ لیکن میں اس رائے سے متفق نہیں ہوں۔ جہاں تک میرے تجربات کا تعلق ہے، مسوں کی پیدائش یا افزائش سے انسان کی صحت پر ذرا بھی خراب اثر نہیں پڑتا اور ان کے نتیجے صرف ظاہری بدنمائی تک محدود رہتے ہیں۔

جب مستوں کی تعداد بڑھ جائے تو علاج میں ضرور دشواری ہوتی ہے۔ دو چار مسوں کے لیئے تیز بلینگ لوشن کا استعمال اکثر مفید ہوتا ہے۔ زیادہ تعداد کی صورت میں عکس ریز اور ریڈیم سے مدد لی جا سکتی ہے۔ مگر اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ بیک وقت ایک مربع انچ رقبے سے زیادہ حصہ جلد کا علاج نہ کیا جائے۔ اس طرح ظاہر ہے کہ عکس ریز اور ریڈیم کے ذریعۂ علاج میں کافی مدت درکار ہوتی ہے۔ بڑے مستوں کو تیزاب سے بھی کام یابی کے ساتھ داغا جا سکتا ہے۔ لیکن ذاتی طور پر جوان آدمیوں کے مستوں کے لیے بجلی کی سوئی کے طریقۂ علاج کو قابل ترجیح سمجھتا ہوں۔ اس طریقۂ علاج میں کسی قدر تکلیف ضرور ہوتی ہے اگر تمام دوسرے علاجوں کے مقابلے میں زیادہ محفوظ اور مؤثر ہے۔



مستے اور مستے کے نیچے کی جلد کا خوردبینی معائنہ

خیطی مستا خیطی یا تاگے جیسی ساخت (نل فورم) کے مستے زیادہ تر عورتوں کی گردنوں پر نکلتے ہیں۔ یہ شاید ہی کبھی ایک دو نکلتے ہیں۔ ورنہ عموماً ان کی تعداد درجنوں سے سینکڑوں تک پہنچ جاتی ہے۔ یہ بہت پتلے اور لمبے ہوتے ہیں۔ ابتدا میں جلد پر بہت ہلکا سا ملائم ابھار نظر آتا ہے اور ان کا رنگ جلد کے رنگ جیسا ہوتا ہے۔ بڑھنے پر ان کی سطح سخت اور رنگ سیاہ ہوتا ہے لیکن ان کی پتلی جڑ بدستور نرم رہتی ہے اور انہیں تیز قینچی کی مدد سے بغیر کسی خاص تکلیف کے کاٹا جا سکتا ہے۔ کاٹ دینے سے ان کی پیدائش نہیں رکتی چند روز کے بعد کٹا ہوا مستا پھر بڑھ کر لمبا ہو جاتا ہے۔

جس مستے کو ماہرین طب "جھالردار" کہتے ہیں وہ عموماً چندیا پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس کی تعداد جلد بڑھتی ہے۔ یہ مستا تمام دوسری قسموں کے مستوں سے زیادہ لمبا ہوتا ہے اور اگرچہ نرم بہت ہوتا ہے۔ مگر اُسے آسانی سے دور نہیں کیا جا سکتا۔ بالوں میں زیادہ زور سے کنگھی کرنے یا سخت برش پھیرنے سے مستا چھل جاتا ہے اور اس میں سے جو خون نکل کر آس پاس کی جلد میں لگتا ہے۔ اس سے وہاں نئے مستے پیدا ہو جاتے ہیں۔

سر کے مستوں کے علاج میں بہت دشواری ہوتی ہے۔ بالوں کی صفائی کے لیے کنگھی یا برش کا استعمال ضروری ہے اور ان چیزوں کے استعمال سے مستوں کو اپنی افزائش میں مدد ملتی ہے۔ عکس ریز یا ریڈیم کے ذریعے سے اگر علاج کیا جائے تو سر مستقل طور پر گنجا ہو جاتا ہے۔ تیزاب سے داغنا بالوں کی وجہ سے دشوار بھی ہے اور بالوں کے لیے مضر بھی۔ یہاں بھی اگر کوئی علاج کام دے سکتا ہے تو وہ بجلی کی سوئیوں کا تکلیف دہ طریقۂ علاج ہے۔

رخساروں کے مستے خاص کر ڈاڑھی منڈانے والوں کے لیے مستقل عذاب بن جاتے ہیں۔ کیوں کہ استرے سے یہ بار بار کٹتے ہیں۔ اور جس قدر کٹتے ہیں اُسی قدر ان کی تعداد بڑھتی ہے

میرے تجربے میں سب سے زیادہ سخت اور علاج کو مشکل سے قبول کرنے والے وہ مستے ہوتے ہیں جو انگلیوں پر ناخنوں کے کنارے پر نکلتے ہیں اتفاق کی بات ہے کہ ان کا حملہ مردوں کی اُنگلیوں پر بہت کم اور عورتوں کی اُنگلیوں پر زیادہ ہوتا ہے۔ ماہرین طب اس امتیازِ جنسیت کی کوئی خاص وجہ اب تک دریافت نہیں کر سکے ہیں۔ ابتدا میں ناخن کے کنارے پر ایک چھوٹا مستا نکلتا ہے اور چند روز کے اندر ان کی تعداد بڑھ کر پورے ناخن کو گھیر لیتی ہے۔ اور انگلی بہت بدنما ہو جاتی ہے کیونکہ یہ مسے لمبے ہوتے ہیں۔ ان کا علاج غالباً تمام اقسام کے مستوں سے زیادہ دشوار ہے۔ عکس ریز کے بعض پُرجوش حامیوں نے مجھ سے اعتراف کیا ہے کہ اکثر حالات میں ان کا طریقۂ علاج انگلیوں کے مستوں کے لیے ناکام ثابت ہوتا ہے۔ بجلی کی سوئیاں

سے بھی، جب تک وہ گوشت کے اندر بہت دور تک پیوست نہ کی جائیں فائدہ نہیں ہوتا۔ اب تک ایک ہی علاج میرے تجربے میں کافی حد تک کامیاب ثابت ہو سکا ہے اور وہ یہ کہ ارنڈی کے تیل (موجودہ زمانے کے خوش ذائقہ اور بغیر بو والے کیسٹر آئل نہیں بلکہ پرانے طرز کا خالص تیل) میں تر کر کے انگلی میں لپیٹ لیا جائے۔ چند روز تک روئی لپیٹے رہنے سے مسّوں کا زور کم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد بجلی کی سوئیوں سے فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔

حلمی مسّا مسّے پیر کے تلوے سے لے کر جسم کے ہر حصّے میں نکل سکتے ہیں۔ میں نے لوگوں کے ہونٹوں پر بھی مسّے دیکھے ہیں اور ناکوں پر بھی۔ پیر کے تلوے میں جو مسّے نکلتے ہیں انہیں طبی اصطلاح میں حلمی مسّا (پیپلو میٹا وارٹ) (Papillomata warts) کہتے ہیں کبھی یہ تلوے میں نکلتے ہیں اور کبھی انگوٹھے کی نچلی سطح میں۔ ان کی تعداد ایک دو تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ وہ درجنوں تک بھی پہنچ سکتی ہے۔ خاص کر یہ مسّے جب تلوے میں نکلیں تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور چوں کہ چلنے میں تکلیف سے بچنے کے لیے انسان کو تلوے کے بجائے پنجے کے دوسرے حصّوں پر زور دینا پڑتا ہے اس لیے اکثر پیر میں مستقل طور پر نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ مسّے ابتدا میں تو باہر کی طرف نکلتے ہیں لیکن بعد میں دباؤ پڑنے سے ان کی نشو و نما کا رخ اندر کی جانب ہو جاتا ہے۔

میں حلمی مسّوں کو متعدی (چھوت دار) نوعیت کا سمجھتا ہوں۔ کیوں کہ گھر میں اگر کسی ایک شخص کے تلوے میں مسّے نکل آئیں تو خاندان کے دوسرے لوگوں پر بھی عموماً اس کا حملہ ہوتا ہے۔ ایک بورڈنگ ہاؤس کے طلبا کا بڑا حصہ تلوے کے مسّوں میں مبتلا ہو گیا تھا۔ میرے خیال میں اس چھوت کی وجہ ایک دوسرے کے موزوں کا استعمال یا ایک شخص کے غسل کے بعد غسل خانے کو خوب اچھی طرح صاف کیے بغیر دوسرے شخص کا غسل کرنا ہے۔ ان مسّوں کے چھل جانے سے جو خون موزے یا غسل خانے کے فرش پر لگتا ہے وہ دوسرے اشخاص کے پیروں میں مسّے پیدا کر دینے کے لیے کافی ہے۔ میں نے حلمی مسّوں سے زیادہ چھوت کسی دوسرے مسے میں نہیں پائی۔

یہ مسّے بھی چوں کہ ابتدا میں شحمی مسوں کی طرح نرم ہوتے ہیں۔ اس لیے انہیں قینچی یا تیز چاقو سے کاٹا جا سکتا ہے مگر کاٹنے سے ان کی پیدائش رکتی نہیں۔ تیزاب کے علاج سے چلنے پھرنے میں کئی دن تک تکلیف رہتی ہے اور اگر بے احتیاطی سے اچھی کھال کا کوئی حصہ جل جائے تو یہ تکلیف اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس قسم کے مسّوں کو دور کرنے کے لیے میں بجلی کی سوئیوں کی بھی سفارش نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ اس طریقۂ علاج سے بھی انسان کئی دن تک چلنے پھرنے سے معذور رہ سکتا ہے۔ اگر مسّے ایک سال سے زیادہ پرانے نہ ہوئے ہوں تو بیشتر حالات میں عکس ریز کے ذریعے سے ان کا علاج بہت مفید ثابت ہوتا ہے اور عموماً علاج کے پانچویں دن ان کی تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ میرے تجربے میں عکس ریز کے ذریعے سے علاج سب سے زیادہ تلوے کے مسّوں ہی میں کامیاب ثابت ہوتا ہے لیکن اگر مسّوں کو ایک سال سے زیادہ مدت گزر جائے تو عکس ریز بے کار ثابت ہوتی ہیں۔ پھر انہیں اگر کوئی چیز دور کر سکتی ہے تو وہ ریڈیم کی "گاما" (Gamma) شعاعیں ہیں۔ اس سلسلے میں میں اس تجربے کا اظہار بھی ضروری ہے کہ تلوے کے جو مسّے دو تین سال کے ہو گئے تھے وہ ریڈیم کی مدد سے بھی دور نہ ہو سکے۔ شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو گا جس کی زندگی میں کسی حصۂ جسم پر کبھی کوئی مسّا ظاہر نہ ہوا ہو۔ جاہل طبقے میں ایک روایت مشہور ہے کہ مینڈک پکڑنے سے مسّے نمودار ہوتے ہیں۔ مجھے ہندوستان کا حال تو معلوم نہیں لیکن یورپ کے بعض ملکوں میں بوڑھی عورتیں مسّوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے مقناطیس (Loadstone) اور خرگوش کی ٹانگ اپنے پاس رکھتی ہیں۔ اور چاند کی آخری تاریخوں میں جب چاند کی روشنی نہ ہو وہ کسی قبرستان کے پاس جا کر کھڑی ہو جاتی ہیں اور جس وقت کوئی سیاہ رنگ کی بلی نظر آئے وہ خرگوش کی ٹانگ اور مقناطیس سے مسّے کو رگڑنا شروع کر دیتی ہیں اور بعض مخصوص دعائیں بھی پڑھتی جاتی ہیں۔ اس کے بعد ان چیزوں کو اپنے بائیں شانے کے اوپر سے پشت کی جانب قبرستان کے اندر پھینک دیتی ہیں اور فوراً اپنے گھر واپس آ جاتی ہیں راہ میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ کسی شخص سے بات نہ کی جائے۔ بوڑھی عورتوں کے عقیدے میں اس طریقۂ علاج سے مسّے بہت جلد غائب ہو جاتے ہیں۔ اور اگر مسّے دور نہ ہوں تو یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ عمل میں کوئی خرابی ہو گئی۔

نوٹ: خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمائیں۔

آتشک

بہ سلسلۂ جنوری ۱۹۴۰ء

از جناب حکیم عبد الحئی صاحب ، بےراج پوری

آتشک کے اسباب آتشک کا حقیقی سبب آتشک کے جراثیم ہیں جو جسم انسانی میں جذب ہو کر آتشک کی تکلیف دہ کیفیت پیدا کرتے ہیں۔ ان جراثیم کے جسم میں سرایت کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ چنانچہ :-

(۱) اکثر فاحشہ عورتوں کے ساتھ مجامعت کرنے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ عضو مخصوص میں خراش کبھی پہلے ہی سے موجود ہوتی ہے، اور کبھی جماع کے وقت رگڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی اندام نہانی کی تیز رطوبت رگڑ کی مددگار ہو کر خراش کا باعث ہوتی ہے۔ محققین کا خیال ہے کہ جسم میں ان جراثیم کے داخل ہونے کے لیے خراش کا ہونا ضروری ہے خواہ وہ غیر محسوس ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ نہ عضو مخصوص میں پہلے سے کسی قسم کی بظاہر خراش تھی اور نہ مجامعت سے پہلے یا بعد میں خراش کا احساس ہوا، لیکن پھر بھی مدت حضانت کے بعد آتشک کی علامتیں نمایاں ہونے لگیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مجامعت کے بعد غلاظت، گندگی اور عدم صفائی کی بنا پر بے معلوم خراش پیدا ہو کر آتشک کے جراثیم کو جسم میں سرایت کرنے کا موقع مل گیا۔

(۲) بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص آتشک والی عورت سے مباشرت کرتا ہے، لیکن کسی قسم کی خراش نہ ہونے کی وجہ سے یا عدم صلاحیت کی بنا پر وہ شخص محفوظ رہتا ہے۔ لیکن یہی شخص جب کسی تن درست عورت سے جماع کرتا ہے تو اپنے جراثیم آلود عضو کے ذریعے سے اس کو اس مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس کے برعکس کبھی آتشک کا مریض صحیح و تن درست عورت سے صحبت کرتا ہے تو وہ اس مرض کا شکار نہیں بنتی۔ بلکہ پھر جب اس سے کوئی دوسرا صحیح و تن درست شخص مجامعت کرتا ہے تو وہ مبتلا ہو جاتا ہے۔

(۳) کبھی مریضِ آتشک کے ساتھ میل جول رکھنے، اس کے کپڑے پہننے، اس کے ہمراہ کھانا کھانے، اس کے گلاس میں پانی پینے، اس کے ساتھ حقہ پینے، اس کے مستعملہ بستر استعمال کرنے اور مبتلائے آتشک کا بوسہ لینے سے غیر محسوس طور پر خراش پیدا ہو کر یہ مرض ہو جاتا ہے۔

(۴) ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ جرّاح، دایہ اور حجّام بھی اس مرض کے منتقل کرنے کا باعث بنے ہیں، اور کبھی وہ خود ذرا سی خراش لگنے سے اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک جرّاح نے کسی مریض آتشک کے زخموں کو دھویا۔ بے احتیاطی کی وجہ سے اس کے ہاتھوں یا اوزاروں میں جراثیم لگے رہ گئے۔ پھر جب اس نے دوسرے صحیح مریض کے زخم دھوئے تو اسے بھی آتشک میں مبتلا کر دیا۔ ایک مرتبہ ایک دایہ نے آتشک والی ایک مریضہ کو جنایا، اس کے بعد اسے کسی تن درست عورت کو جنانے کا اتفاق ہوا تو بے احتیاطی و گندگی کی وجہ سے تن درست عورت کے اندام نہانی میں بھی اس کا اثر پہنچ گیا۔

(۵) ایسے واقعات بھی دیکھے گئے ہیں کہ موروثی آتشک والے بچے کو جب دایہ نے دودھ پلایا تو وہ بھی اس میں مبتلا ہو گئی لیکن آتشک والی دایہ سے بغیر کسی خراش کے بچہ آتشک میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ دودھ، پیشاب اور آنسو کو ان جراثیم کے اثر سے پاک بتایا جاتا ہے۔ بعض آتشکی بچے کے ٹیکہ لگانے کے بعد جب اس سوئی سے بغیر صاف کیے دوسرے تن درست بچے کے ٹیکا لگایا گیا تو وہ بھی مبتلائے مرض ہو گیا۔

بہرحال مریضِ آتشک کے ابتدائی زخم کی سمیّت زیادہ شدید ہوتی ہے اور اس میں دوسروں کو مبتلائے مرض کر دینے کی قوت پائی جاتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے تن درست جلد اور صحیح غشائے مخاطی کے اندر اس سمیّت کا اثر اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کسی قسم کی خراش وہاں نہ ہو۔ اسی طرح جب یہ مرض کسی قوم یا خاندان میں اوّل اوّل ظاہر ہوتا ہے تو اس کی سمیّت نہایت تیز اور شدید ہوتی ہے، شراب نوشی کی کثرت، حفظانِ صحت کی طرف سے بے خیالی اور غلاظت و کثافت وغیرہ اسباب اس مرض کی زیادتی میں مددگار ہوتے ہیں۔ اس

کے علاوہ مریض کی ذاتی استعداد کے مطابق مرض ہلکا یا تیز ہوتا ہے۔

اکتسابی آتشک کی علامتیں شروع شروع میں جب اس مرض کی جانب اطبا کی توجہ ہوئی تو دوسرے مرضوں کی طرح آتشک کی ہیئت، اسباب و علامات اور علاج و تدابیر کی بابت سخت اُلجھاؤ تھا لیکن رفتہ رفتہ جب ان کو اس مرض کے مختلف مدارج کے تغیرات کا علم ہوا تو اُنہوں نے ان تین درجوں میں تقسیم کیا:

پہلا درجہ ———— دوسرا درجہ ———— تیسرا درجہ

پہلا درجہ: اس درجے کی ممتاز خاصیتیں صرف دو ہیں۔ زخم اور غدد جاذبہ کا اُبھار۔

(۱) **زخم:** مجامعتِ خبیثہ کی وجہ سے جو آتشک ہوتی ہے اس میں مردوں کے اندر عضو مخصوص کے قلفے کی جڑ میں حشفے کے اُبھرے ہوئے کنارے پر یا حشفے کے نیچے لگی ہوئی جھلی میں زخم یا دانہ ہوتا ہے۔ مستورات میں یہ دانہ زیادہ تر شرم گاہ کے بڑے لب کے اندرونی پہلو پر یا چھوٹے لب پر ہوتا ہے اور اغلام کے سلسلے میں مفعول لڑکوں کی مقعد کے کنارے پر ہوتا ہے جو دوسرے درجے میں پہنچ کر گوبھی کے پھول کی طرح ہو جاتا ہے۔ یہ دانہ یا بثرہ رفتہ رفتہ بڑھ کر پھٹ جاتا ہے اور ایک زخم کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ان زخموں میں نہ درد ہوتا ہے اور نہ ان میں پیپ پڑتی ہے البتہ اگر ابتدائی زخموں میں قرحہ رخوہ یا کرمیاتِ صدیدیہ کا تعدیہ ہو جائے تو زخم پیپ دار ہو سکتا ہے۔ ورنہ زخم بٹن کی طرح سخت محسوس ہوتا ہے۔

غدد جاذبہ کا ورم: زخم کے ارد گرد تمام غدد جاذبہ سمیت کے جذب ہونے کی وجہ سے پھول جاتے ہیں۔ بندوق کے چھروں کی طرح الگ الگ اور جلد کے نیچے ہلانے سے بخوبی ہلتے ہیں۔ ان میں نہ درد ہوتا ہے اور نہ وہ پیپ دار ہوتے ہیں۔ بہت کم حالات میں قرحہ اور غدد جاذبہ کے درمیان والی عروقِ جاذبہ مزمن التہاب کی وجہ سے جلد کے نیچے رسی کی طرح سخت محسوس ہوتی ہیں۔ چنانچہ پشت قضیب کی عروق جاذبہ کے اندر یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے تو انسداد کی وجہ سے قلفے اور حشفے کے اوپر ورم ظاہر ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح اگر قرحۂ آتشکیہ کے اندر صدیدی جراثیم کا تعدیہ ہو جائے تو عروق جاذبہ بھی پیپ دار ہو سکتی ہے۔

انتباہ: ابتدائی بثرہ آتشکیہ اگرچہ اپنی سختی اور رطوبتوں کے اجتماع کی وجہ سے ممتاز ہو جاتا ہے لیکن ہمیشہ اس کی یہی صورت نہیں رہتی بلکہ ذیل کی صورتیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں:

(۱) **حلیمہ متقشرہ:** یہ نیالے رنگ کا ابھار قدرے خراش دار دانے کی شکل کا ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ بڑھ کر سخت ہو جاتا ہے اور اس کے اندر عروق کی کمی کی وجہ سے ذرا سی خراش یا رطوبتوں کے اجتماع سے زخم بن جاتا ہے۔ جس کے اوپر کھرنڈ جمے ہوئے ہوتے ہیں۔ زخم میں تکلیف نہیں ہوتی کبھی عضو مخصوص کا مقام ماؤف سرخ اور موٹا ہو جاتا ہے اور ظاہر میں یہ بھی خیال نہیں ہوتا کہ یہ آتشک کی سمیت کی وجہ سے ہوگا۔

(۲) **قرحہ صلبہ:** عام طور پر طبیبوں کو اسی قسم سے سابقہ پڑتا ہے جب بثرہ آتشکیہ زخم کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو کبھی اس میں اندمال ہو کر وہ مقامی ابھار کے مانند نہایت سخت ہوتا ہے جو جلد کے طبقۂ ادمہ کے ساتھ خوب چپکا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن اگر یہ زخم نہ بھرے اور کلاہ حشفہ یا جسم قضیب پر ہو تو ان مقامات پر نسیج داخل کے ڈھیلے ہونے کی وجہ سے قرحے کی جڑ کی سختی زیادہ پھیلی ہوئی ہوگی۔ اور اگر یہ قرحہ صلبہ قلفے کی جڑ میں ہو تو یہ سختی ایک طوق نما شکل اختیار کرے گی اور اگر یہ قرحہ قلفے کے دہانے پر ہو تو سختی پھیلی ہوئی ہوگی اور قلفے میں تنگی ہو جانے کی وجہ سے چمڑا اوپر نہ چڑھ سکے گا۔ اس صورت میں مواد کے بند ہو جانے کی وجہ سے قلفے اور حشفے کا آخری حصہ سرخ ہو کر پھول جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر قلفے کو جلد کاٹ نہ دیا جائے تو اس میں سوراخ ہو جاتا ہے بلکہ بعض اوقات قلفہ اور حشفہ دونوں گل جاتے ہیں۔ اور پھر قضیب گلنا شروع ہوتا ہے۔ قرحے کی یہ صفتِ اکالہ آج کل امراض تناسلیہ خصوصاً آتشک کے علاوہ دیگر حالات میں کم یاب ہے اور یہ بات عموماً ان لوگوں میں ہوتی ہے جن کی صحت خراب، قوتِ مدافعت کم زور اور جن کو صفائی کا قطعی خیال نہیں رہتا۔

فائدہ: مریض آتشک اپنے ہی مواد سے دوسرے عضو کو متاثر نہیں کرتا یعنی اس میں ایک سے زیادہ زخم ہائے آتشک عام طور پر نہیں پائے جاتے لیکن اگر کوئی شخص ایک ہی وقت میں کئی مقامات پر تعدیہ حاصل کرے یا ایک ہی مریض کو تھوڑے وقفے کے ساتھ مختلف اوقات میں یکے بعد دیگرے چھوت ہو جائے تو البتہ اس میں ایک سے قروح پیدا ہو سکتے ہیں۔

(۳) **قرحۃُ الاحلیل**: مجامعت خبیثہ کے سلسلے میں جب خراش کی وجہ سے پیشاب کی نالی کے لبوں کے اندرونی پہلو ماؤف ہوتے ہیں تو حشفے کو دبا کر ٹٹولنے سے گٹھلی کے مانند سخت دانہ سا محسوس ہوتا ہے اور اس کے اندر سے پتلی خون ملی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ جب یہ زخم خود مجریٰ بول کے دہانے میں ہوتا ہے تو قرحے کی سختی کے پھیلاؤ کی وجہ سے دہانہ بند اور کبھی تنگ ہو جاتا ہے اور پھر پیشاب بند ہو جاتا ہے یا رک رک کر آتا ہے۔

(۴) **قرحہ غیر تناسلی**:۔ مجامعتِ خبیثہ کے علاوہ جب دوسرے اسباب سے بدن کے دوسرے مقامات میں تعدیہ ہو جائے تو لب، پستان اور انگلیوں کے آخری پوروں میں سختی کم کر ورم ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ خون کی رگیں پھولی ہوئی ہوتی ہیں۔ اگر بثرہ پیپ دار ہو جائے تو اس میں مواد بھی نسبتاً زیادہ نکلتا ہے اور وہ خشک ہو کر سطح جلد پر کھرنڈ جما دیتا ہے۔ اس کے گرد کے غدد جاذبہ بہت بڑھ جاتے ہیں۔ لبوں کے آتشکی زخم آتشک کے مریض بچوں یا عورتوں کا بوسہ لینے سے ہوتے ہیں۔ پستان کی بھٹنیوں کے زخم آتشکی بچے کی والدہ یا اس کی دودھ پلانے والی میں پائے جاتے ہیں اور انگلیوں کے آتشکی زخم جراحوں، تیمارداروں اور دایوں میں دیکھے جاتے ہیں۔

دوسرا درجہ مجامعت خبیثہ یا چھوت کے بعد تقریباً تین مہینے سے لے کر ڈیڑھ سال کا زمانہ درجہ دوم کے ماتحت شمار کیا جاتا ہے۔ شروع شروع میں جب اس مرض کی ابتدا ہوتی ہے تو مریض کسل و اضمحلال محسوس کرتا ہے۔ بدن کمزور ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ نیند نہیں آتی۔ درد سر رہتا ہے۔ عضلوں اور جوڑوں میں میٹھا میٹھا درد رہتا ہے۔ بخار کم و بیش ہر وقت رہتا ہے۔ لیکن کبھی باری سے آنے لگتا ہے جس کی وجہ سے تپ موسمی کا شبہ ہوتا ہے۔ ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ خون کی بدن میں کمی محسوس ہوتی ہے۔ بعض وقت شدید فقر الدم (خون کی کمی) ہو جاتا ہے۔ الغرض ثانوی آتشک کے سلسلے اصولی حیثیت سے دو قسم کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں:

(ا) جلد ظاہر ہونے والی علامتیں (ب) دیر میں ظاہر ہونے والی علامتیں۔ جلد ظاہر ہونے والی علامتیں مندرجہ ذیل ہوتی ہیں:

(۱) **تمام بدن کے غدد جاذبہ کا ورم**: پہلے درجے میں صرف وہ غدد جاذبہ پھولتے ہیں جو زخم یا بثرہ آتشکی کے آس پاس ہوتے ہیں۔ لیکن دوسرے درجے میں چونکہ سمیت تمام جسم میں سرایت کر جاتی ہے اس لیے ردعمل کے طور پر سارے غدد لمفاویہ مظاہرہ کرتے ہیں خصوصاً کنج ران کے غدد، کہنی اور بغل کے غدد، گردن اور اس کے آس پاس کے غدد ضرور متورم ہو جاتے ہیں۔ اگر ان غدد کے متورم ہونے کا کوئی ظاہری سبب نہ معلوم ہو تو سو فی صدی آتشک کی طرف ذہن منتقل ہونا چاہیئے اور ان میں غدد کے ورم کی کمی اور زیادتی کے لحاظ سے مرض کی تیزی اور ہلکے پن کا اندازہ کرنا چاہیئے۔

(۲) **آتشکی داء الثعلب**: بالوں کا رنگ پھیکا اور ان کی چمک جاتی رہتی ہے۔ بال جگہ جگہ سے جھڑ جانے کی وجہ سے سر گنجا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس طریقے سے سر کے بال نہیں جھڑتے جس طرح کہ حمیٰ معویہ سے صحت یاب ہونے والوں کے گرتے ہیں۔ چوں کہ بالوں کی جڑیں محفوظ ہوتی ہیں اس وجہ سے صحت یاب ہونے کے بعد وہ دوبارہ بال نکل آتے ہیں۔

(۳) **غشاء مخاطی کے اثرات**: آتشک ثانوی میں اکثر اوقات بدن کی اغشیہ مخاطیہ بھی ماؤف ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ناک، منہ، حلق اور مری کی غشائیں امتلاء دموی کی وجہ سے سرخ ہو جاتی ہیں اور پھر زخمی ہو جاتی ہیں۔ گو یہ زخم ہلکے ہوتے ہیں، ساختیں گلتی نہیں، لیکن حلق اس قسم کا امتلاء جس وقت ہوتا ہے تو مریض کی آواز بھرّا کر نکلتی ہے جو مرض آتشک کی مخصوص علامت ہے۔

(۴) **عقد مخاطیہ اور اورام لقمیہ**: یہ سفید رنگ کے ابھرے ہوئے دانے ہوتے ہیں جو بشرہ کے جلدی حلیمات کے بڑھنے اور انصباب مواد کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی بالائی سطح کے بشرے تری کی وجہ سے پھول جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ان مقامات میں زیادہ تر ہوتے ہیں جو عام طور پر تر رہتی ہیں۔ مثلاً گوشۂ دہن، گالوں کے اندرونی پہلو، زبان کے کنارے، مقعد اور فرج کے بیرونی حصے کنج ران، بغل، زیر پستان اور پیر کی دو انگلیوں کے درمیان سفید رنگ کے دانے ہوتے ہیں یہی دانے جب مقامی طور پر بڑھ کر گوبھی کے پھول کی طرح ہو جاتے ہیں تو ان کو اورام لقمیہ کہتے ہیں۔ یہ اورام لقمیہ زیادہ تر فرج اور مقعد کے کنارے دیکھے جاتے ہیں۔ ان کی رطوبت نہایت چھوت دار ہوتی ہے۔ جب یہ زخمی ہو جاتے ہیں تو سخت بدبو آتی ہے۔

(۵) طفیحاتِ جلدی: سطح جلد کے اوپر قیمتی رنگ کے طفیحات ہوتے ہیں جو کبھی چمک دار گلابی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ اس قسم کے دانے چند ہفتوں کے بعد خود بخود اچھے ہو جاتے ہیں مگر اپنی جگہ پر عارضی طور پر تانبے کے رنگ کا داغ چھوڑ جاتے ہیں۔ ان میں نہ کسی قسم کی سوزش ہوتی ہے اور نہ جلن۔ البتہ مختلف وضع اور شکل کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ بعض دانے چہرے اور دھڑ کے آگے پیچھے ہوتے ہیں اور بعض طفیحات سارے جسم پر منتشر نظر آتے ہیں۔

(ب) دیر میں ظاہر ہونے والی علامتیں درج ذیل ہیں:

(۱) اثرات مفاصل وعظام: ہڈی کی جھلی میں التہاب ہوتا ہے۔ خصوصاً ٹانگ اور کلائی کی ہڈیوں میں سخت درد ہوتا ہے اور یہ درد اکثر رات کو زیادہ ہوتا ہے۔ جوڑ دردناک اور درمائے ہوئے ہوتے ہیں اور ہڈیوں کی جھلیوں میں گرہیں پڑ جاتی ہیں۔ بدن کے دونوں جانب مفاصل کی اغشیہ زلالیہ کے اندر مزمن طور سے رطوبات کا اجتماع ہو جاتا ہے جس میں زیادہ تر عورتیں مبتلا ہوتی ہیں۔

(۲) عصبی عوارض:۔ مثلاً مقامی فالج، فالج نصفی نوع عام جنونی اور بعض لوگوں کے بدن میں سخت درد ہوتا ہے۔

(۳) التہاب طبقہ عنبیہ: آنکھ میں درد ہوتا ہے جو عصب فوق الحجری کی طرف بڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بصارت میں فرق آ جاتا ہے۔ آنکھ سے پانی بہتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ قرنیہ کے باہر ایک تیز سرخ رنگ کا حلقہ ہوتا ہے کیونکہ عروق ہدبیہ میں امتلاء دموی ہوتا ہے۔ طبقہ عنبیہ گدلا ہو جاتا ہے اور اس کے کنارے دھندلے نظر آتے ہیں۔ ثقبہ عنبیہ سکڑ جاتا ہے اس میں حرکت اچھی طرح نہیں ہوتی۔

جن مریضوں کا درجہ دوم کے اندر علاج نہیں کیا جاتا ان میں سے بعض مریضوں میں درجہ سوم شروع ہونے سے پہلے درجہ ثانیہ متاخرہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس درجے کی ابتدا و انتہا کی کوئی خاص حد مقرر نہیں ہوتی بلکہ وقتاً فوقتاً درجہ دوم کی بعض علامتیں عود کر آتی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہنوز سمیت آتشک موجود ہے۔ اس درجے کی مخصوص علامتیں درج ذیل ہیں:

(۱) شرائین اکثر مبتلائے مرض ہو جاتی ہیں یعنی ان کا بطانہ موٹا ہو کر جوفِ شریان کو تنگ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے بعض اعضاء میں تغذیے کے لیے خون نہیں جاتا۔ جب یہی حالت دماغ کی شریانوں میں پیدا ہو جاتی ہے تو کسی خاص حصۂ دماغ کا دوران خون بند ہو جاتا ہے اور وہاں کے افعال میں گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے۔

(۲) طبقاتِ چشم ورما جاتے ہیں۔ مثلاً شبکیہ اور مشیمہ میں التہاب ہو جاتا ہے۔

(۳) چنبلِ آتشکی کا عارضہ ہتھیلیوں اور تلووں پر پایا جاتا ہے۔ اس کے کنارے گول ہوتے ہیں اور بیرونی حصہ خشک ہو کر پھٹ جاتا ہے۔ (یہ شکایت درجۂ ثانیہ اولیٰ میں بھی ہوتی ہے)

(۴) بعض مریضوں میں خصوصاً ایسے لوگوں میں جنکے ہاضمے میں فتور رہتا ہے، ٹانگوں پر خاص قسم کے گول زخم پیدا ہو جاتے ہیں جن کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ اوّل اوّل جلد سے گوند کے مانند رطوبت رستی ہے اور پھر زخم بن جاتا ہے۔ کبھی اسی زخم کے اوپر رطوبت کے منجمد ہونے کی وجہ سے کھرنڈ بن جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کے نیچے رطوبت کے برابر جمتے رہنے سے پرت بنتے جاتے ہیں۔ اور پھر ایک بڑا کھرنڈ بن جاتا ہے۔

(۵) اس درجے میں شاذ و نادر التہاب اغدید وس بھی پایا جاتا ہے اور منی کی نالی ورما کر تکلیف دینے لگتی ہے۔ خصیے بھی سخت اور ورما جاتے ہیں۔ غالباً اسی وجہ سے آتشک کے مریض تن درست ہونے کے بعد بچے پیدا نہیں کر سکتے۔

تیسرا درجہ: یہ درجہ پہلے درجے سے تقریباً بارہ مہینے بعد یعنی مجامعت یا تعدیۂ مرض سے پندرہ مہینے بعد شروع ہوتا ہے لیکن اس درجے کی علامتوں کے ظاہر ہونے یا نہ ہونے کی میعاد مریض کے مناسب پرہیز، حفظان صحت کی پابندی اور علاج پر موقوف ہے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ محتاط اور مستقل مزاج مریضوں کے مناسب علاج کے بعد تیسرے درجے کی علامات نمودار ہی نہیں ہوئیں اور اگر ہوئیں بھی تو ہلکی۔ بعض لوگوں کو سال کے اندر یا سال دو سال کے بعد اور بعض کو پچیس سال گزرنے کے بعد تیسرے درجے کی علامتیں ظاہر ہوئیں۔ اس درجے میں ذیل کی علامتیں پائی جاتی ہیں:

(۱) خشک ریشے دار جلدی طفیحات، جلدی ورم صمغی۔ یہ مٹیالے سرخ رنگ کے ابھار ہوتے ہیں جن کا کچھ حصہ پرت دار کھرنڈ کی وجہ سے ڈھکا رہتا ہے۔ اس کھرنڈ کے نیچے گہرے زخم ہوتے ہیں۔ تقرّح کے بعد ان کی ساختیں بہت کچھ ضائع ہو جاتی ہیں۔ گرہ

جلد ہی مندمل ہو کر گہرے، اور ناہموار سفید رنگ کے ابھار چھوڑ جاتے ہیں جن کے اردگرد رنگین داغ نظر آتے ہیں۔ ان کی شکل اس سکڑے ہوئے ابھار سے ملتی جلتی ہوتی ہے جو آگ سے جلنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ یہ طفیحات اگرچہ بدن کے ہر حصے پر پیدا ہو سکتے ہیں لیکن عام طور پر گھٹنوں، کندھوں اور چہرہ پر پائے جاتے ہیں۔

(۲) **اورام صمغیہ** (زیر جلد ورم صمغی) یہ سخت قسم کے گرہ دار اور غیر نمایاں ساخت کے اورام ہوتے ہیں جن کے آس پاس کی ساختوں میں انصباب مواد کی وجہ سے بڑھوتری شروع ہو جاتی ہے اور جو آخر میں جلد کی سطح تک پہنچ کر ایک نرم گوند کے مانند زرد ساخت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

اس ورم صمغی کا مرکز زرد چیز کی طرح کا معلوم ہوتا ہے۔ اس میں دبانے سے درد ہوتا ہے۔ اور اس کے کنارے پر لحمی لیفی نسیج ملتی ہے جو آس پاس کی ساختوں پر پھیلی ہوتی ہے۔ جب یہ زخم اچھا ہو جاتا ہے تو ندبہ باقی رہ جاتا ہے۔ اگر یہ ورم صمغی کسی گہرے یا جوف دار عضو مثلاً آنت میں واقع ہو تو صحت یاب ہونے کے بعد اس میں تنگی پیدا ہو جائے گی۔ یہ اورام صمغی بدن کے ہر حصے پر پیدا ہو سکتے ہیں لیکن عموماً تحت الجلد النسیج، عضلات، عظام، جگر اور طحال میں خاص طور سے ملتے ہیں۔

نوٹ: دوسرے درجے کے بعد جو زمانہ مرض ہوتا ہے اس کو بعض لوگ اورام صمغی تک تیسرے درجے کا زمانہ قرار دیتے ہیں اور اس کے بعد ایام درجہ چہارم کے ضمن میں شمار کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس درجہ چہارم میں انیورسما، فساد ہلامی، تحجر المفاصل، حرکات غیر منتظمہ اور فالج جنونی ہوتا ہے۔ اس زمانے میں اگر خون کا امتحان واسرمین کیا جائے تو منفی نکلے گا۔ لیکن سیال نخاعی شوکی کا امتحان کرنے سے امتحان واسرمین مثبت ہوتا ہے۔　　(باقی)





جواہر کی بیماریاں اگرچہ یہ بات کسی قدر عجیب معلوم ہوگی مگر یہ واقعہ ہے کہ انسانوں کی طرح قیمتی پتھر بھی بیمار پڑتے ہیں ان کو بھی مرض لاحق ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ روپ اور چمک جاتی رہتی ہے۔ ان کی بجائے ان میں گدلا پن اور بے رونقی آجاتی ہے، زردی چھا جاتی ہے یا دراڑیں ظاہر ہوتی ہیں یا کم از کم یہ ضرور معلوم ہو جاتا ہے کہ جواہر کی طبیعت ناساز ہے۔ لعل بسینا پتھر اگر سورج میں زیادہ عرصے تک رہے تو اس کی دمک جاتی رہتی ہے۔ نگھراج دھوپ میں سیاہی مائل ہو جاتا ہے اور اس کی چمک بالکل جاتی رہتی ہے۔ بعض اوقات بیمار شب چراغ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ تمام پتھر درجۂ حرارت کی تبدیلی کا بہت تیزی کے ساتھ اثر قبول کرتے ہیں۔

موتیوں پر تو خاص کر آب و ہوا کا بہت اثر پڑتا ہے اکثر وہ جلد خراب و خستہ ہو جاتے ہیں۔ آگ انہیں چونے میں تبدیل کر دیتی ہے۔ سنگ مرمر کی طرح انہیں بھی تیزاب ہلاک کر دیتا ہے، موتیوں اور فیروزے کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ جو شخص انہیں پہنتا ہے اس کے جسم کی حالت انہیں متاثر کرتی ہے۔ چنانچہ بیماری کی حالت میں فیروزہ بدل جاتا ہے اور ہلاکت سے پہلے اس کے کئی ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ پیاز کی طرح موتی کے بھی چھلکے ہوتے ہیں اور اگر اوپر کی سطح خراب ہو جائے تو اسے دور کر کے اندر سے عمدہ سطح نکالی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ اس قدر نازک کام ہے کہ کوئی شخص اس کو کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ ہیرے پر اس قسم کی باتوں کا اثر کم ہوتا ہے لیکن عقلمندی یہی ہے کہ آگ کے پاس اسے پہن کر نہ بیٹھا جائے۔ تمام پتھروں میں زمرد اور یاقوت ایسے پتھر ہیں کہ جن کو ہر درجۂ حرارت موافق آجاتا ہے اور ان میں کسی خاص بیماری کا اثر بھی ظاہر نہیں ہوتا۔

انسانی جسم کے عجائب انسان کے چہرے کے دو رخ کبھی یکساں نہیں پائے جاتے۔ پانچ میں سے دو آدمیوں کی آنکھیں ضرور اونچی نیچی ہوں گی اور دس میں سے سات آدمیوں کی آنکھوں میں ایک آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ تیز ہوگی اور سیدھی آنکھ الٹی آنکھ سے ذرا اوپر ہوگی۔ پندرہ آدمیوں میں صرف ایک آدمی کی بینائی مکمل ہوتی ہے۔ سفید بالوں والے لوگ اکثر آنکھ کے روگی ہوتے ہیں۔ آواز کا قلیل ترین وقفہ دونوں کی بجائے صرف ایک کان کے استعمال سے فوراً معلوم ہو سکتا ہے۔ دو انگلیوں کے ناخن بالکل یکساں رفتار سے نہیں بڑھتے۔ سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ بیچ کی انگلی کا ناخن بڑھتا ہے اور سب سے کم رفتار انگوٹھے کے ناخن کی ہوتی ہے۔ سو میں سے چوّن آدمیوں کی بائیں ٹانگ دائیں ٹانگ کی نسبت چھوٹی ہوتی ہے۔

آنسو — صحت و تن درستی کی ضمانت ہم میں سے ہر شخص کبھی نہ کبھی ضرور رویا ہوگا۔ مگر بہت کم لوگ آنسوؤں کی غیر شاعرانہ تشریح سے واقف و آگاہ ہیں۔ سینیکا مشہور رومی فلسفی لکھتا ہے "آنسو گرتے ہی ہیں خواہ ہم انہیں کتنا ہی روکیں۔ اور جب طفل اشک گر جائے تو اٹھتا نہیں، مچل جاتا ہے۔ مگر گرنے کے بعد دیکھو تو روح کیسی فرحت پاتی ہے۔"

اس میں شک نہیں کہ جسمانی طور پر بھی ہم یہ بات محسوس کرتے ہیں کہ اگر رنج و غم کی شدت کی وجہ سے ہم خوب روئیں تو جی ہلکا ہو جاتا ہے۔ بیشک بے قرار قہقہوں کے باعث بھی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور یہ بھی صحت کے لئے اچھے ہیں۔ قدرت کا کوئی کام بے حکمت کو نہیں جب شدت رنج و غم سے ہمارا دل بھر آتا ہے تو ہمیں آنسوں بہانے ہی چاہئیں۔ انہیں روکنا درست نہیں ہے۔ سائنس اس کے بارے میں بولنے کی جرأت کرتی ہے اور اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ جب رنج و غم سے انسان کا جسم ناتوانی اور نقاہت محسوس کرتا ہے تو "دل کے زخم" کو

[illegible] ایک [illegible] مادہ [illegible] جسم سے نکلتا ہے اور وہ صحت کی برقراری کے لئے ازبس ضروری ہے۔ آنسو جانوروں کی آنکھوں میں بھی آتے ہیں مگر کم مقدار میں۔ ہمارے آنسو زیادہ مقدار میں اس وجہ سے نکلتے ہیں کہ ہمارا اعصابی نظام مشترک جانوروں کی نسبت زیادہ حساس ہے۔ (الکریم)

ذائقے کی خرابی لندن کا ایک طبیب لکھتا ہے "اگر انسان کے ذائقے کی حس ختم بھی ہو جائے تو طبیعت کا میلان بدستور قائم رہتا ہے۔ مثلاً مس سمتھ کا واقعہ میرے سامنے ہے۔ اس کے ذائقے کی حس بالکل باطل ہو گئی ہے۔ گائے کے کباب اور پیاز کے ایک ٹکڑے میں وہ کوئی تمیز نہیں کر سکتی۔ لیکن چونکہ پیاز اسے ہمیشہ سے ناپسند ہے اس لئے اب بھی وہ پیاز کھانے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوتی بعض بیماریوں کی وجہ سے لوگوں کا ذائقہ جاتا رہتا ہے اور اس کے ساتھ ہی سونگھنے کی قوت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ مجھے ایک عورت کا قصہ معلوم ہے کہ ایک دفعہ کسی نے مذاق میں اس کے پاس عطر کی شیشی میں پیاز کا عرق بند کر کے بھیج دیا۔ اس نے عطر جان کر اسے تمام کپڑوں میں چھڑک لیا اور جسم پر بھی مل لیا اور اسی معطر حالت میں وہ ایک ناچ گھر میں چلی گئی!"

سور اور ملیریا اٹلی سے اس قسم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ جن علاقوں میں سور زیادہ پائے جاتے ہیں وہاں کے لوگ ملیریا بخار سے بہت زیادہ بچے رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان علاقوں میں مکھیاں اور مچھروں کی نسبت کم ہوتی ہیں اور اس وجہ سے بیماری بھی کم ہوتی ہے۔ ملیریا کا مچھر خاص طور پر سور کا خون پسند کرتا ہے مگر سور کو اس مکھی کے چوسنے سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور نہ اس کے کاٹنے کی اسے کچھ پروا ہوتی ہے اس کے علاوہ اس مچھر کے کاٹنے کا اس پر وہ اثر نہیں ہوتا جو انسان پر ہوا کرتا ہے۔

قد کی بڑھوتری کی رفتار شعرا تو قامت رعنا اور قد محبوب کی تعریف میں محو رہتے ہیں اور اگر کچھ معلوم کر بھی پاتے ہیں تو بس اس قدر کہ:- ترے قد آدم سے اے سرو قامت + قیامت کے فتنے کو کم دیکھتے ہیں ۔ مگر علم الابدان والے کسی اور پہلو سے بھی قد کی رفتار کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں "لندن ٹائمز" کے طبی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ "ہم ایک خاص رفتار سے اپنا قد بڑھاتے ہیں۔ ایک عام شخص کے قد کے بڑھنے کا اندازہ یہ ہے کہ پہلے سال وہ آٹھ انچ بڑھتا ہے اور دوسرے میں چھ انچ۔ اسی طرح تیسرے سال پانچ انچ، چوتھے سال چار انچ اور پانچویں سال چار انچ زیادہ ہوتا ہے۔ چھٹے سال کے بعد قد کی زیادتی کی رفتار کم ہو جاتی ہے اور سولہویں سال تک قد کم بڑھتا ہے۔ سولہویں سال میں صرف ۱½ انچ کا اضافہ ہوتا ہے۔ سترہویں سال ۲ انچ بڑھتا ہے اور اٹھارہویں سال صرف ایک انچ اونچا جاتا ہے۔ اٹھارہویں سال ایک معمولی انسان کا قد ۵ فٹ ۰ انچ ہوتا ہے اس کے بعد اس کا قد نہیں بڑھتا"

دل کے عجائب "دل کی پریشانیوں" کا حال تو شعرا اور ایشیائی عاشق خوب اچھی طرح جانتے ہیں لیکن قدرت کیا کیا نیرنگیاں دکھاتی ہے اس کا حال "نیوز آف دی ورلڈ" سے حال ہی میں معلوم ہوا۔ ایک طبیب اپنے تجربات کی بنیاد پر لکھتا ہے "کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ ایک بچہ میرے علم میں ایسا پیدا ہوا جس کا قلب باہر نکلا ہوا تھا اور ۱۹ دن تک، جب تک کہ یہ عجیب و غریب ہستی نیستی میں تبدیل نہ ہو گئی، لوگ اس طرفہ تماشا کو دیکھ سکتے تھے میں اس عجیب بات کا کوئی معقول سبب نہیں بتا سکتا۔ میں نے قلب کا معائنہ کیا وہ کافی بڑا تھا یعنی ایک معمولی شیر خوار بچے کی نسبت سے زیادہ بڑا۔ دائیں جانب جہاں یہ نکلا ہوا دل تھا ایک چھوٹا سا سوراخ بھی تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ بننے کی حالت میں یہ قلب تڑپ کر باہر نکل آیا اور وہیں بڑھنے لگا۔ سوراخ اس قدر چھوٹا تھا کہ اسے دوبارہ اندر داخل کرنا ناممکن تھا۔ اور نہ بچہ آپریشن کی تاب ہی لا سکتا تھا۔

دل کی عجیب و غریب حرکتیں بھی ہمیں معلوم ہیں۔ مثلاً ایک شخص کا دل بائیں جانب کی بجائے دائیں طرف تھا۔ ایک بچہ ایسا پیدا ہوا کہ اس کے سینہ ہی نہ تھا۔ سانس کے آلات اور قلب کھلے ہوئے تھے۔ یہ بچہ صرف ۴۸ گھنٹے زندہ رہا۔ ایک آدمی ایسا بھی تھا کہ جس کا دل اِدھر سے اُدھر آسانی جاتا اور حرکت کرسکتا تھا۔ ایک آدمی جس کا دل سینے کے ایک روزن کے باعث سامنے سے بخوبی دکھائی دیتا تھا، چھ سال تک زندہ رہا۔ ایک مریض کا دل اس قدر بڑھ گیا کہ وہ اپنا فعل ہی نہ کرسکتا تھا۔ ساؤتھ (امریکہ) میں ایک شخص ایسا دیکھنے میں آیا جس کے دو دل تھے۔ دو سیٹ پسلیوں کے تھے اور دو (ڈبل) چھاتیاں تھیں۔ ایک قلب دائیں طرف تھا تو دوسرا بائیں طرف۔ ایک شخص کے متعلق معلوم ہے کہ اس کا دل اپنی جگہ سے سرک گیا یعنی پہلے بائیں طرف تھا پھر حسب عادت دائیں طرف چلا گیا!

چاند کا اثر زندگی پر فلسفہ اور طب کے ماہرین عرصے سے اس بات پر بحث کر رہے ہیں کہ چاند انسان کی طبیعت اور اس کے کاموں پر اثر انداز ہوتا ہے یا نہیں۔ واشنگٹن کے ایک پروفیسر ہوائٹ نے اس سلسلے میں چند دلچسپ انکشافات کئے ہیں۔ پروفیسر ہوائٹ نے شمالی کرولینا میں پانی کے اندر ایک سمندری پودے کو پالا اور ڈیڑھ سال تک اس کی پوری دیکھ بھال کی۔ وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ چاند کا اثر نباتات کی نشو و نما پر ضرور پڑتا ہے۔ چناں چہ یہ معلوم کیا گیا کہ جب چاند پورا ہوجاتا ہے تو نباتات میں بڑھوتری تیزی سے ہوتی ہے اور دوسری حالتوں میں کم۔ اس بات سے یہ ٹیڑھا سوال پھر پیدا ہوتا ہے کہ آیا چاند کو زمین کے جان داروں کی بڑھوتری اور ان میں تبدیلیاں کرنے میں کوئی تعلق ہے یا نہیں۔ پروفیسر نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ ستارا مچھلی، بعض کیڑے مکوڑے اور پانی کے دوسرے حیوانات پر چاند کا ضرور اثر پڑتا ہے۔ اب بھی وہ برابر تجربے کر رہا ہے اور یہ محسوس کرنا چاہتا ہے کہ زیادہ ترقی یافتہ جان دار یعنی بندر، بیل اور انسان وغیرہ پر بھی چاند کا کوئی اثر ہوتا ہے یا نہیں۔

کھبے بہت سے لوگ اس بات کو مانتے ہیں کہ کھبے (بائیں ہاتھ والا) بچہ زیادہ تیز فہم ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں تحقیق کرنے والوں نے پتہ چلایا ہے کہ دُنیا میں ۲۰ فی صدی آبادی اُلٹے ہاتھ کی عادت لے کر پیدا ہوتی ہے۔ ان میں سے بہت سے لوگ دائیں ہاتھ کا استعمال بھی سیکھ جاتے ہیں مگر آرام انہیں بائیں ہاتھ کے استعمال سے ہی محسوس ہوتا ہے۔ دونوں ہاتھوں کے استعمال پر اگر اچھی قدرت حاصل ہو تو ذہانت تیز ہوجاتی ہے۔ کیوں کہ جس رُخ کا ہاتھ زیادہ کام کرتا رہتا ہے اسی طرف کا حصّۂ دماغ بھی تیز ہوتا ہے (دی برٹش میڈیکل جرنل)

صحت کی خرابی "علوم اور فنون نے اس بات کو اچھی طرح واضح کردیا ہے کہ طاقت بے حقیقت ہے، دولت بےکار ہے۔ اور تقریر و تہذیب بے معنی ہے اگر صحت میں زوال آگیا ہے!" (انڈریف)

دِقّ العشق

شیخ الرئیس بوعلی ابن سینا کی سوانح عمری کا ایک روشن ورق

از جناب حکیم مولانا محمد یحییٰ خاں صاحب صدر دائرہ طبیہ راولپنڈی

والیٔ جُرجاں کا ابنِ عم بہت بیمار تھا
زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے، وہ آزار تھا

نوجواں جس پر جوانی کی بہاریں تھیں نثار
پھول سا چہرہ کہ جس پر تھا بشاشت کا نکھار

دیکھتے ہی دیکھتے کمہلا گیا، مرجھا گیا
عارضِ گلگوں پر اس کے رنگِ حسرت چھا گیا

سوکھ کر وہ رہ گیا بس ایک مشتِ استخواں
وہ قوی بازو، جوانِ پیل تن، وہ پہلواں

مست آنکھیں یعنی دو لبریز سے جامِ شراب
کروٹیں لیتا تھا جن میں نشۂ حسن و شباب

آج تھیں وہ اضطرابِ قلب کی آئینہ دار
ہو رہا تھا ان سے دردِ سوزِ پنہاں آشکار

زرد چہرے سے عیاں تھی سوزشِ باطن کی تپش
سرد آہوں سے ہویدا دردِ پنہاں کی خلش

اس کے احباب و اعزّہ نے جو دیکھا اس کا حال
درد کی درماں گری کا ہو گیا ان کو خیال

بے تامل ہر طرف کو پیک دوڑائے گئے
ماہرانِ طب و حکمت سارے بلوائے گئے

سب نے اپنی اپنی دانش کے مطابق سعی کی
لیکن اس کے حال میں مطلق نہ تبدیلی ہوئی

لاکھ سر پٹکا طبیبوں نے اثر ہوتا نہ تھا
روگ کچھ ایسا تھا دارو کارگر ہوتا نہ تھا

ساری تجویزیں غلط تدبیریں سب بے کار تھیں
سچ تو یہ ہے موجبِ افزائشِ آزار تھیں

جب نہ پائی کوئی کوشش کارگر اور کامیاب
عاجز آ کر دے دیا آخر حکیموں نے جواب

بوعلی سینا، امامِ فن حکیمِ نکتہ داں
شہرۂ آفاق دانش مند، استادِ جہاں

حجۃ الحق حضرتِ شیخ الرئیس نام ور
جس کو کہتے ہیں ارسطوئے ثانی ارباب خبر

شہسوار و یکہ تازِ عرصۂ دانش حکیم
اتفاقاً ان دنوں جرجان ہی میں تھا مقیم

خوفِ اعداء سے چھپا پھرتا تھا وہ اس جا نہاں
لیکن اس کا ہو رہا تھا جوہرِ حکمت عیاں

مشک کی خوشبو چھپائے سے بھی چھپتی ہے کہیں
لاکھ باندھیں بندِ سیلِ تُند رُک سکتا نہیں

اُڑتے اُڑتے والیِ جرجان کو بھی پہنچی خبر
شہر میں باہر سے آیا ہے حکیم چارہ گر

آدمی بھجوا کے نووارد کو بلوایا گیا
اور اس کو وہ مریضِ خاص دکھلایا گیا

دیکھئے اَب بوعلی کی علم و حکمت کا کمال
دیکھتے ہی بھانپ لی رنجور کی وجہِ مَلال

رنگ زرد و آہِ سرد و چشمِ نرگس دیکھ کر
ہو گیا بیمار کے رنجِ نہاں سے باخبر

دیدۂ حیراں سے ظاہر تھا کہ دل بیمار ہے
یعنی اس کو عشق ہے۔ اور ہجر کا آزار ہے

راز کی تہ کو پہنچ کر بوعلی کہنے لگا
چاہیئے اب اک مکاں ایسا کہ ہو سب سے جُدا

آمد و رفت اور شور و غل نہ ہو نزدیک و دور
ہو سکے گا پھر مداوائے مریضِ غم ضرور

حسبِ خواہش مل گیا جب آخرکار اک مکاں
بوعلی لے کر مریضِ عشق کو پہنچا وہاں

باتیں کرتے کرتے اس کی نبض لے لی ہاتھ میں
واقف و سکّانِ جرجاں کچھ بٹھائے ساتھ میں

اُن سے پوچھے شہر کے سارے محلات و مقام
لوگ جو بستے ہیں ان میں بھلا کیا ان کے نام

اس طرف وہ ہر گلی کوچہ کو گنوانے لگے
اور ادھر یہ نبض کی تحقیق فرمانے لگے

جانتے تھے حرکتِ شریان دل کا ساز ہے
نبض کی رفتار میں پوشیدہ دل کا راز ہے

اس لیے وہ ڈھونڈ لینا چاہتے تھے رازِ دل
سن رہے تھے اُنگلیوں کی راہ سے آوازِ دل

کوچے گنوانے میں ذکرِ کوئے جاناں آگیا
بس وہیں طبعِ جواں میں جوش و ہیجاں آگیا

نبض سے ظاہر یہاں رازِ نہاں ہونے لگا
ساکنانِ کوئے دلبر کا بیاں ہونے لگا

جونہی سَاتھی کی زباں پر آیا اُس لُعبت کا نام
نبض کا توسن ہوا فی الفور مست و بے لگام

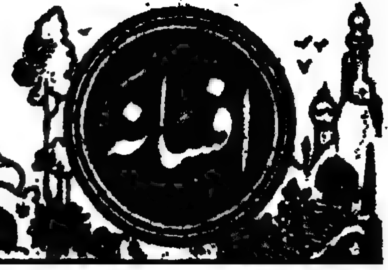
تیزیٔ رفتارِ نبضِ نوجواں غمّاز تھی
برملا نام و نشانِ جانِ جاں کہنے لگی

بوعلی نے والیِ جرجاں سے جا کر کہہ دیا
نوجواں ایک نازنینِ مہ لقا پر ہے فدا

جو فلاں کوچہ میں رہتی ہے فلاں ہے اُس کا نام
اہتمامِ وصل کر دیجئے گا باہم والسلام

(قانونِ شفا)

بھوت



ایک لیڈی ڈاکٹر کے قلم سے

جاڑے کا موسم اپنے پورے شباب پر تھا۔ میں ناشتے سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں آرام کرسی پر لیٹی ہی تھی کہ ڈاکیے نے دو لفافے لا کر دیے۔ میں نے پہلا لفافہ چاک کیا۔ خط کا مضمون یہ تھا۔

"کوٹھی سکھ نواس، برہم پور متصل ہوشنگ آباد۔

مہربانی کر کے مجھے دیکھنے ضرور آیئے۔ اگر آپ کو کوئی آدمی منع کرے تب بھی آیئے۔ میں بیمار ہوں۔ میری درخواست منظور کر لیجیے۔

ساری عمر احسان مانوں گی۔ ———— شانتا کماری"

میں نے ہندی کے اس کچے زنانہ خط کو بہت غور سے دیکھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خط بہت جلدی میں لکھا گیا ہے اور لکھتے وقت مریضہ کے ہاتھ میں ہلکا سا رعشہ بھی تھا۔

شانتا کماری کون ہے ——؟ میں نے تو آج تک برہم پور کا نام بھی نہیں سنا ——! میں ذرا سی دیر سوچتی رہی۔ خط کو بار بار الٹ پلٹ کر دیکھا۔ شاید کوئی اور بات یا مرض کی کیفیت درج ہو۔ مگر خط لکھنے کے خوبصورت کاغذ پر مندرجہ بالا دو سطروں کے علاوہ ایک حرف بھی تحریر نہ تھا۔

میں نے دوسرا لفافہ اٹھایا۔ سب سے پہلے ڈاک خانے کی مہر جاذب نظر ثابت ہوئی —— اس پر ہوشنگ آباد کی مہر تھی ——! شاید پہلے خط کا معما کچھ اس سے حل ہو سکے۔ جلدی سے لفافہ چاک کیا۔ اس کے اندر سے اس مضمون کا خط نکلا:

"محترمہ۔ تسلیم!

میری ایک مریضہ مس شانتا کماری کسی لیڈی ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہتی ہیں۔ اور چوں کہ طبی رسائل میں آپ کے بہت سے مضامین دیکھ کر انہیں آپ سے غائبانہ تعارف حاصل ہو گیا ہے، اس لیے ان کی خواہش اور اصرار شدید ہے کہ آپ انہیں دیکھنے کے لیے ضرور بلائی جائیں۔ مریضہ کو محض خرابیٔ اعصاب کی معمولی شکایت ہے۔ درحقیقت آپ کو اس شدید سردی کے موسم میں تکلیف دینے کی ذرا بھی ضرورت نہیں۔ مگر مس شانتا کماری کے اصرار سے مجبور ہو کر آپ کو بادلِ ناخواستہ تشریف آوری کی زحمت دی جا رہی ہے۔ یہ ملحوظ خاطر رہے کہ موضع برہم پور ہوشنگ آباد کے ریلوے اسٹیشن سے تقریباً دس میل کے فاصلے پر ہے۔ راستہ بہت خراب ہے۔ پہاڑی علاقے میں سواری کے لیے صرف بیل گاڑی مل سکتی ہے۔ آمد و رفت میں کم سے کم آپ کے دو دن صرف ہوں گے۔ بہر حال اگر آپ آنا پسند ہی فرمائیں، جس کی میرے خیال میں چنداں ضرورت نہیں ہے، تو خط ملنے کے دوسرے دن پہلی ٹرین سے بھوپال سے روانہ ہو جایئے۔ میں ہوشنگ آباد کے اسٹیشن پر منتظر ہوں گا۔

آپ کا صادق، —— رام دیال، ایم۔ ڈی"

میں نے مسکرا کر خط میز پر رکھ دیا اور دل میں سوچنے لگی کہ ڈاکٹر صاحب کوئی نصف صدی پیشتر کے "ایم۔ ڈی" معلوم ہوتے ہیں، اور چوں کہ ان کی نگاہ میں موجودہ دور کی تعلیم یافتہ لیڈی ڈاکٹروں کی کوئی قدر نہیں اس لیے وہ مجھے بلانا نہیں چاہتے اور انہوں نے محض مریضہ کے اصرار سے مجھے خط لکھ دیا ہے۔ لہٰذا ان حالات میں میرا جانا بیکار ہے۔ سردی کا موسم، خراب پہاڑی راستہ اور دو دن کا سفر!

میں دوسرے کاموں میں مصروف ہو گئی اور برہم پور کے خطوں کا خیال میرے دل سے نکل گیا۔ دوپہر کے بعد مجھے ملازم نے ایک وزیٹنگ کارڈ لا کر دیا جس پر لکھا تھا۔

"پنڈت کنور کشن اوستھی، برہم پور (ہوشنگ آباد)۔"

وزیٹنگ کارڈ دیکھتے ہی مس شانتا کماری کے لرزتے ہاتھوں کی تحریر میری نظروں کے سامنے پھر گئی۔ یہ وقت میرے آرام کا تھا لیکن میں نے پنڈت جی کو اندر بلالیا۔

پنڈت جی کی عمر پچاس سال کے قریب ہوگی۔ لمبے تڑنگے، خوب صورت، رعب دار چہرہ، بڑی بڑی مونچھیں۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی، صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ شریف اور معزز آدمی ہیں۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی ان کی زبان سے نکلا ——— "مس صاحبہ معاف فرمائیے گا۔ میں نے آپ کو بہت تکلیف دی۔ ڈاکٹر رام دیال صاحب کا خط تو آپ کو غالباً مل گیا ہوگا" ——— میں نے جواب ہاں میں دیا۔

پنڈت جی بولے "میری بھتیجی شانتا کماری کو اعصاب کی معمولی شکایت ہے۔ لیکن گھبراتی زیادہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کے اصرار سے مجبور ہو کر آپ کو خط لکھ دیا۔ ورنہ دراصل آپ کو تکلیف دینے کی ذرا بھی ضرورت نہ تھی۔ اور برہم پور تک راستہ بھی بہت ہی خراب ہے۔"

"اور آپ نے کس طرح بھوپال تک تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائی۔"

"مجھے اپنی یتیم بھتیجی کی خاطر بہت عزیز ہے۔ اس کی ضد سے مجبور ہو کر چلا آیا۔"

"تو آپ کے خیال میں میرے برہم پور جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے؟"

"بالکل نہیں، ہرگز نہیں۔ لیکن نہ تو مجھے روپے کی پروا ہے اور نہ اپنی شانتا کی دل شکنی گوارا کر سکتا ہوں۔ اس لیے آپ کو لینے چلا آیا۔ ——— مگر مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کے تشریف لے جانے سے اس کی تکلیف بڑھ جائے گی۔ ابھی ہم اسے یقین دلا رہے ہیں کہ وہ ہرگز بیمار نہیں ہے۔ لیکن جب آپ بھوپال سے اُسے دیکھنے کے لیے تشریف لے جائیں گی تو وہ اپنی بیماری کو جو محض خیالی ہے، اصل سمجھنے لگے گی ——— آپ میرے ساتھ برہم پور تشریف لے چلیں یا انکار فرمادیں۔ یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ فیس آپ کو دونوں حال میں مل جائے گی۔"

میں نے سوچا کہ میری موجودگی کو نہ ڈاکٹر رام دیال ضروری سمجھتے ہیں اور نہ پنڈت جی تو مجھے برہم پور جانے سے انکار کردینا چاہیئے۔ میں پنڈت جی سے انکار کرنے ہی والی تھی کہ دفعتاً شانتا کماری کے کمزور لرزتے ہاتھوں کی تحریر میری نظروں کے سامنے پھر گئی ——— "اگر آپ کو کوئی آدمی منع کرے تب بھی آئیے۔ میری درخواست کو منظور کرلیجئے۔ تمام عمر احسان مانوں گی ——— میری زبان سے بے ساختہ نکلا "مجھے فیس کی ذرا بھی پروا نہیں ہے۔ اگر آپ کو میرے چلنے پر اعتراض نہ ہو تو میں آپ کی بھتیجی کو دیکھنے کے لیے اپنے خرچ سے برہم پور جانے کے لیے تیار ہوں۔"

پنڈت جی نے حیران ہو کر کہا "مجھے انکار ——— آپ بھی کیا باتیں کرتی ہیں۔ میں بھلا اپنی پیاری شانتا کی کسی خواہش کو بھی پورا کرنے سے انکار کر سکتا ہوں۔ شانتا اگر کہے تو میں تمام ہندوستان کے ڈاکٹروں کو اسے دیکھنے کے لیے برہم پور میں جمع کردوں۔ میرا مطلب صرف اس قدر تھا کہ آپ کو واقعات کا پورا علم ہو جائے اور آپ کی زبان سے وہاں کوئی بات ایسی نہ نکل جائے جس سے شانتا کی پریشانی میں اضافہ ہو۔ اگر آپ برہم پور چلنا چاہتی ہیں تو شوق سے میرے ساتھ کل تشریف لے چلئے۔ میری بچی شانتا کو بھی اطمینان دلائیے گا کہ اُسے خرابیٔ اعصاب یا بدخوابی وغیرہ کے علاوہ اور کوئی خاص شکایت نہیں۔"

میرے دل میں آیا کہ پنڈت جی سے کہہ دوں کہ میرے پاس آپ کی بھتیجی کا خط بھی آیا ہے۔ لیکن نہ جانے کیوں، میں کہتے کہتے رک گئی۔

دوسرے دن صبح کی ٹرین سے میں پنڈت جی کے ساتھ ہوشنگ آباد روانہ ہوئی۔ ہوشنگ آباد سے برہم پور تک راستہ خراب ضرور تھا لیکن اتنا خراب نہیں جتنا ظاہر کیا گیا تھا۔ اور بیل گاڑی کی سواری بھی میرے لیے کچھ تکلیف دہ ثابت نہیں ہوئی۔ سورج غروب ہونے سے ذرا دیر پہلے ہم برہم پور پہنچ گئے۔ پہاڑوں کے دامن میں ایک خوب صورت گاؤں تھا۔ ہماری بیل گاڑی ایک عالی شان کوٹھی کے سامنے رکی جس کے چاروں طرف بہت وسیع اور خوب صورت باغ تھا۔ یہی پنڈت جی کی محل سرا "سکھ نواس" ہے جس میں رہنے والی شانتا کماری نے مجھے خاص طور پر خط لکھ کر بلایا۔

ہم پنڈت جی کے ساتھ سکھ نواس کے وسیع ہال میں داخل ہوئی۔ آتش خانے کے قریب خوب صورت آرام کرسی پر ایک بڑے میاں دراز تھے جو پرانے کوٹ کی جیب سے نظر آنے والے آلۂ سینہ بین (اسٹیتھسکوپ) سے آدھی صدی پہلے کے دیہاتی ڈاکٹر معلوم ہوتے تھے۔ پنڈت جی نے ان سے میرا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ آپ ہی مس شانتا کے معالج خاص اور ہوشنگ آباد کے نامور ڈاکٹر رام دیال صاحب ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے مجھے اس بری طرح متحیر نگاہوں سے گھور کر دیکھا جیسے کہ میں انسان نہیں بلکہ ایک عجیب و غریب قسم کی جانور ہوں۔ رسمی گفتگو کے بعد میں نے ڈاکٹر صاحب سے مریضہ کے متعلق چند ضروری سوالات کیے۔ ڈاکٹر صاحب نے بہت اکھڑے اکھڑے جوابات دئے اور آخر میں میرے زیادہ کریدنے پر بولے "لڑکی کو زیادہ سے زیادہ وہی مرض ہے جسے ہم لوگ معمولی ہسٹیریا کہتے ہیں اور تم لوگ نئے زمانے کے ڈاکٹر "نیوروسس" کہتے ہو۔ اسے بھوک کم معلوم ہوتی ہے۔ نیند کم آتی ہے۔ جو لوگ اس سے محبت کرتے ہیں ان سے خفا رہتی ہے۔ اور جب کبھی اسے نیند آجائے تو بھیانک خواب دیکھ کر چیخ اٹھتی ہے۔"

میں نے کہا "تو آپ مریضہ کو تبدیلِ آب و ہوا کا مشورہ کیوں نہیں دیتے؟"

ڈاکٹر صاحب نے اپنی عینک، جس کا ٹوٹا ہوا فریم تاگے سے بندھا ہوا تھا، پیشانی پر چڑھاتے اور ایک میلے رومال سے آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا "آب و ہوا تبدیل کرنے سے کیا ہوتا ہے۔ یہ محض اس زمانے کے ڈاکٹروں کی اپج ہے۔ کسی مریض کو اپنے گھر سے زیادہ آرام دنیا میں نہیں مل سکتا۔ اور پھر اس گاؤں کی ہوا کس قدر اچھی ہے۔ عمدہ ہوادار کوٹھی، عالی شان باغ، مریضہ کے لیے اور کیا چاہیئے؟"

اس گفتگو کے بعد پنڈت جی مجھے ڈاکٹر رام دیال کے ساتھ مریضہ کے کمرے میں اوپر لے گئے۔ چھوٹے سے خوبصورت کمرے میں ایک دبلی پتلی لڑکی جس کی عمر پندرہ سال کے قریب ہوگی، مسہری پر لحاف میں دبکی ہوئی پڑی تھی۔ اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا۔ باوجودیکہ کمرے میں کوئلے سلگ رہے تھے۔ لیکن پھر بھی مجھے سردی محسوس ہوئی۔

لڑکی نے مجھے بہت غور سے دیکھا اور جب پنڈت جی نے اسے میرا نام بتایا تو شانتا کماری نے عجب جوش کے عالم میں لحاف پھینک دیا اور بچوں کی طرح اپنے دونوں ہاتھ میری طرف بڑھا کر بولی "آپ آگئیں۔ آپ آگئیں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی۔ میں نے آپ کے مضامین رسالوں میں پڑھے ہیں۔ آپ بہت قابل ہیں۔ میں آپ کے علاج سے ضرور اچھی ہو جاؤں گی۔"

شانتا کی آواز میں بہت کمزوری تھی۔ میرے دل میں اس بچی کے لیے محبت کا بے پناہ جذبہ پیدا ہو گیا اور میں نے لپک کر اسے سینے سے لگا لیا۔ شانتا ناسمجھ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ میں نے اسے دلاسا دیا۔

ڈاکٹر رام دیال نے آگے بڑھ کر تحکمانہ لہجے میں شانتا سے کہا "روؤ نہیں طبیعت خراب ہو جائے گی۔" اس کے بعد وہ میز پر رکھی ہوئی ایک شیشی کی طرف اشارہ کر کے اسی لہجے میں بولے "کیا تمہیں اس دوا سے بھی نیند نہیں آئی؟"

شانتا کے جسم میں ہلکی سی کپکپی پیدا ہوئی۔ بولی "نیند تو نہیں آئی۔ مجھے —— طرح طرح کی بھیانک شکلیں نظر آتی ہیں۔"

ڈاکٹر نے مکروہ آواز سے کہا "یہ محض تمہارا خیال ہے۔ تم معدے کی خرابی سے بھیانک خواب دیکھتی ہوگی۔"

شانتا نے خوف زدہ ہو کر جواب دیا "میں خواب میں نہیں سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتی ہوں۔ میرے کمرے میں بھوت آتا ہے، بھوت!"

"ڈاکٹر صاحب نے قہقہہ لگا کر کہا "بھوت کیسا، اس قسم کے خیالات دل سے نکال دو۔"

کمرے میں ایک بوڑھی خادمہ بھی موجود تھی۔ جو صورت سے خاصی ڈائن معلوم ہوتی تھی۔ وہ بولی "بٹیا رانی بھلا تمہارے کمرے میں کون آسکتا ہے۔ میں تو رات بھر تمہارے پاس ہی سوتی ہوں۔ خواہ مخواہ خواب دیکھ کر چیختی ہو۔ کوئی بیماری ہو تو ڈاکٹر علاج کریں۔ تمہارے دل میں تو محض وہم بیٹھ گیا ہے۔ میم صاحب کو بے کار بھوپال سے بلا لیا۔ اب انہیں جانے دو۔ میم صاحب اور ڈاکٹر صاحب دوسرے کمرے میں بیٹھ کر مشورہ کریں گے۔"

شانتا نے نفرت سے منہ پھیر لیا۔

پنڈت جی بولے "ٹھیک ہے۔ آیئے، ہم لوگ نیچے چل کر بیٹھیں۔ وہاں آرام کریں۔ شانتا بیٹی، تم آرام کرو۔"

مجھے حیرت ہوئی کہ ایک معمولی خادمہ گھر کے معاملات میں کس قدر دخل رکھتی ہے کہ پنڈت جی بھی اسی کے مشورے پر کاربند ہوتے تھے۔

ساتھ ہی یہ بھی افسوس تھا کہ مجھے شانتا سے ملنے اور اطمینان سے بات چیت کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ میں نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے پلٹ کر شانتا کی طرف دیکھا۔ وہ التماس کی نگاہوں سے میری طرف دیکھ رہی تھی۔

میں نے نیچے دیوان خانے میں آکر پھر پنڈت جی کو مشورہ دیا کہ شانتا کو تبدیلِ آب و ہوا کے لیے کسی دوسرے مقام پر بھیج دیا جائے۔ لیکن پنڈت جی اور ڈاکٹر صاحب دونوں نے بہت سختی سے میری تجویز کی مخالفت کی۔

رات کو شانتا کے پاس میں نے پھر جانا چاہا۔ مگر مجھے حیلوں سے ٹال دیا گیا۔ خاص کر بوڑھی خادمہ بات بات پر میری مخالفت کرتی اور قہر کی نگاہوں سے مجھے گھورتی تھی۔

رات کو ڈاکٹر صاحب اور پنڈت جی کے ساتھ میں نے کھانا کھایا۔ اور ایک کمرے میں میرے سونے کا انتظام کر دیا گیا۔ مجھے سفر کا تھکان محسوس ہو رہا تھا لیکن میری آنکھوں میں نیند کہاں۔ شانتا کا خیال میرے دل و دماغ پر چھایا ہوا تھا اور میں دیر تک بستر پر پڑی کروٹیں بدلتی رہی۔ غالباً دس بجے ہوں گے کہ دروازے پر کسی نے آہستہ سے دستک دی۔ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ شانتا کھڑی تھی۔ چہرے پر خوف اور دہشت کے آثار نمایاں تھے۔ سانس پھول رہا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی دیوانہ وار کمرے میں گھس آئی اور مجھ سے لپٹ کر لرزتی آواز میں بولی "خدا کے لیے میری جان بچا لو۔ یہ لوگ تم کو مجھ سے نہیں ملنے دیں گے۔ جانتے ہیں کہ تم اس بڈھے ڈاکٹر سے زیادہ عقل مند ہو"

میں نے آہستہ سے پوچھا "آخر بات کیا ہے؟"

وہ بولی "چپ چاپ میرے ساتھ چل کر میرے کمرے میں بیٹھ رہو۔ پھر تمہیں سب کچھ خود ہی معلوم ہو جائے گا"

میں نے جواب دیا "تمہارے پاس ملازمہ تو سوتی ہے۔ پھر تم ڈرتی کیوں ہو؟"

وہ بولی "پرماتما کے لیے اس بوڑھی چڑیل کا میرے سامنے ذکر نہ کرو۔ میرے کمرے میں بھوت آتا ہے۔ میں چیختی چلاتی ہوں۔ وہ مردار کروٹ بدل کر دیکھتی نہیں۔ اور جب زیادہ شور مچاتی ہوں تو کہتی ہے کہ تمہارا تو دماغ خراب ہو گیا ہے خواہ مخواہ چیخ کر میری نیند بھی خراب کرتی ہو"

"لیکن تمہاری ملازمہ تو مجھے دیکھ کر ناراض ہوتی ہے۔ وہ مجھے تمہارے کمرے میں کس طرح سونے دیگی؟"

"میں نے اسے کام سے بھیج دیا ہے۔ میں تمہیں اپنے پلنگ کے نیچے چھپا دوں گی۔ جلدی کرو، خدا کے لیے جلدی کرو"

میں نے ایک سکنڈ سوچا کہ اس لڑکی کا دماغ کیا درحقیقت خراب ہے؟ لیکن فیصلے کا وقت نہ تھا۔ شانتا نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹا اور میں کمرا بند کر کے اس کے ساتھ ہو لی۔

شانتا کے کمرے کے سامنے پہنچ کر میں بوڑھی خادمہ کے خوف سے ٹھٹکی۔ شانتا نے اندر جھانک کر مجھے آنے کا اشارہ کیا اور اپنی مسہری کے نیچے چھپا دیا۔ اس کی مسہری کے برابر سرخ رنگ کا ریشمی پردہ پڑا ہوا تھا۔ میں نے چپکے سے پردہ سرکا کر دیکھا۔ ایک چھوٹا سا خالی کمرہ نظر آیا۔

ذرا دیر بعد میرے کانوں میں بوڑھی ملازمہ کی آواز آئی۔ پتہ نہیں وہ دیواروں سے کہہ رہی تھی۔ یا کسی آدمی سے کہ "یہ ڈاکٹرنی بڑی چالاک اور جرفوں کی بنی ہوئی ہے۔ اس کا منہ تو صبح ہی کالا کرو ــــــ"

ذرا دیر بعد ملازمہ کمرے میں آئی۔ اس نے شانتا کو دوا دی اور کہا "گیارہ بج رہے ہیں مجھے نیند معلوم ہو رہی ہے۔ دوا پی کر تم بھی سو جاؤ اور مجھے بھی بھگوان کے لیے ذرا دیر سو رہنے دو۔ تم نے تو میری جان عذاب میں کر دی"

شانتا نے دوا پی لی۔

میں شانتا کی مسہری کے نیچے لیٹی ہوئی تھی۔ نیچے فرش تک لٹکی ہوئی چادر میری پردہ داری کر رہی تھی۔ شانتا نے اپنا کمبل میرے اوڑھنے کے لیے نیچے پھینک دیا تھا لیکن مجھے سردی معلوم ہو رہی تھی۔ بہرحال کچھ بھی ہو شانتا کی خوشی تو آج پوری کرنی ہی ہے۔

ڈیڑھ گھنٹہ گزرا ہو یا دو گھنٹے، میں ٹھیک نہیں کہہ سکتی کیونکہ سردی کے باوجود میری آنکھ لگ گئی تھی کہ ایکا ایکی شانتا کی چیخ سے میری آنکھ کھل گئی۔ وہ چلا رہی تھی ــــ "بھوت۔ بھوت ــــ بھگوان کے لیے مجھے بچاؤ ــــ"

میں نے مسہری کے نیچے سے جھانک کر دیکھا کمرے میں ایک عجیب بھیانک قسم کی نیلی روشنی تھی جسے دیکھ کر میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

شانتا کی دردناک چیخ اور بلند ہوئی۔ میں نے پھر دل کڑا کر کے جھانکا۔ دیکھا ایک لمبا تڑنگا آدمی بالکل سفید کپڑے پہنے ہوئے مسہری کے پاس کھڑا ہے۔ بھوت بولنے سے کیا فائدہ۔ خوف اور دہشت سے میرا جسم کانپنے لگا۔ "بھوت" نے ایک قدم آگے بڑھایا۔ شانتا اس قدر بے کسی کے ساتھ چلائی کہ میں ضبط نہ کر سکی۔ بوڑھی ملازمہ دروازے کے قریب ایک کوچ پر پڑی بدستور بے خبر سو رہی تھی۔ شانتا کی چیخ بند ہوگئی ایسا معلوم ہوا کہ وہ ڈر کے مارے بے ہوش ہوگئی۔ خود بخود مجھ میں غیر معمولی ہمت پیدا ہوگئی۔ میں بے تاب ہو کر مسہری کے نیچے سے نکل آئی۔ اور بھوت کا ہاتھ پکڑ کر بولی "تم اس بچی کو کیوں ستاتے ہو؟" "بھوت" نے مجھے زور سے جھٹکا دیا۔ وہ میری طرح گوشت و پوست کا بنا ہوا تھا۔ ایک تو ڈاکٹری کی تعلیم نے مجھے رگوں کی کیفیت سے خوب مطلع کر دیا تھا۔ دوسرے مجھے زنانہ تعلیم میں جاپانی داؤ پیچ سکھائے گئے تھے۔ چنانچہ میں نے فوراً سنبھل کر بھوت کے بازو کی ایک خاص رگ زور سے دبادی اور دوسرا ہاتھ گھما کر اس کی گردن میں لٹکا لیا کہ "بھوت" کے لیے مجھ پر حملہ کرنا غیر ممکن ہوگیا۔

"بھوت" نے میری گرفت سے نکلنے کی کوشش کی۔ مگر بے سود۔ میں نے اس کے بازو کی رگ کو زور سے دبایا۔ "بھوت" کے منہ سے چیخ نکل گئی میں نے پوچھا "بتاؤ، تم کون ہو؟"

"بھوت"، دروازے کی طرف بھاگا اور میں اس کے ساتھ گھسٹتی ہوئی چلی۔ جب وہ میری گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتا تھا تو میں اُس کے بازو کی رگ زور سے دبادیتی تھی اور وہ بالکل بے بس ہوجاتا تھا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر میں نے دیکھا کہ نیلے رنگ کی بھیانک روشنی گیس کے ایک لیمپ سے کمرے میں ڈالی جارہی تھی۔ اب میرا خوف بالکل دور ہوگیا جس ہاتھ سے میں بھوت کی گردن پکڑے ہوئے تھی اس کا جلدی سے رخ بدل کر میں نے بھوت کا سفید چغہ پکڑ لیا۔ دو تین جھٹکوں میں چغہ کچھ پھٹ گیا کچھ اتر گیا۔ میں نے اس کے چہرے پر ہاتھ ڈالا مصنوعی چہرہ لگا ہوا تھا

"ہائیں، کون؟ ——— پنڈت کنور کشن اوستھی ———!"

اب بھوت کی حقیقت بے نقاب ہوچکی تھی۔ میں نے رگِ بازو کی گرفت جس کی تکلیف پنڈت جی کے لیے ناقابلِ برداشت ثابت ہورہی تھی ذرا ڈھیلی کردی۔ اور بولی "پنڈت جی، یہ کیا حرکت ہے؟"

پنڈت اوستھی، جو چند گھنٹے پہلے شکل وصورت سے شریف اور معزز انسان معلوم ہوتے تھے، اس وقت درحقیقت شیطان بنے ہوئے تھے۔ آنکھیں سرخ تھیں اور جسم غصے سے کانپ رہا تھا۔ بولے "تم نے مجھے بہت ذلیل کیا۔"

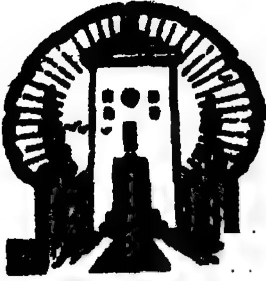
میں نے جواب دیا "ذلیل تو آپ اپنی حرکتوں سے ہوئے۔"

میرے دل میں اب ان کے لئے ذرا بھی عزت باقی نہ رہی تھی۔ میں نے ان کا بازو چھوڑ دیا اب مجھے اپنے ریوالور کا خیال آیا۔ سوئٹر کی جیب سے ریوالور نکال کر بولی "اب بہتر یہی ہے کہ تم خاموشی سے چلے جاؤ۔ ورنہ بہت ذلیل ہوگے۔"

پنڈت جی چپ چاپ نیچے اتر گئے میں نے شانتا کے کمرے میں واپس جاکر بوڑھی ملازمہ کے، جو اب بھی دم سادھے پڑی تھی ایک ٹھوکر رسید کی اور اسے وہاں سے باہر نکال کر کمرا ہر طرف سے بند کردیا۔ شانتا بے ہوش تھی۔ میں اسے ہوش میں لائی اور اس کی پیشانی کو چوم کر کہا "بیٹی اب تم آرام سے سوجاؤ۔ میں نے بھوت کو بھگا دیا۔"

شانتا کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اس نے میرے زانو پر سر رکھ دیا۔ ذرا دیر بعد شانتا سوگئی اور میں ریوالور ہاتھ میں لیے ہوئے جاگتی رہی۔

صبح مجھے معلوم ہوا کہ جس عظیم الشان کوٹھی اور وسیع زمینداری کو پنڈت کنور کشن اوستھی اپنی ذاتی ملکیت ظاہر کرتے ہیں وہ درحقیقت شانتا کماری کی موروثی ملکیت ہے۔ پنڈت جی شانتا کے حقیقی چچا نہیں، بلکہ ایک بازاری عورت کے پیٹ سے سوتیلے چچا ہیں۔ ساری جائداد شانتا کے نام ہے۔ کنبے میں سوائے پنڈت کنور کشن کے اور کوئی نہیں۔ اور چوں کہ شانتا کے باپ نے وصیت کی تھی کہ اگر شانتا شادی سے پہلے مرجائے تو جائداد کنور کشن کی ملکیت قرار پائے۔ اس لیے پنڈت جی بظاہر تو شانتا کی دلجوئی کرتے تھے، لیکن اندر اندر اس کی موت چاہتے تھے اور روزانہ بھوت بنکر اسے (بقیہ صفحہ ۳۲ پر)



باب الصحت — عورتیں اور سگرٹ نوشی

ازڈاکٹر جی ۔ اے ۔ شیلر

مغرب کی تہذیبی اور تمدنی "برکتیں" اپنی گوناگوں اور دل فریب خصوصیتوں کے زعم میں ہندوستان کو بھی لے چکی ہیں اور مغربی فیشن کی تقلید یہاں کے مردوں سے گزر کر اب عورتوں تک پہنچ چکی ہے بہت سے ہندوستانی گھرانوں میں عورتیں بھی اپنی مغربی بہنوں کی دیکھا دیکھی سگرٹ نوشی کی خراب عادت میں مبتلا ہو چکی ہیں۔ ان حالات میں ہمارا خیال ہے، مغرب کے مشہور ماہر نفسیات و طب ڈاکٹر جی۔ اے شیلر کا یہ فاضلانہ مضمون یقیناً دلچسپی اور توجہ کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

سگرٹ نوشی مغرب کی تہذیبی برکتوں میں نمایاں درجہ رکھتی ہے، ضرورت ہے کہ ہم مغرب کے اس عطیے کا خود مغرب کے ایک فرزند کے زاویۂ نگاہ سے مطالعہ کریں۔ (ہمدرد صحت)

بہت سی عورتیں سائنس کی ایسی اختراعوں اور ایجادوں پر توشکل ہی سے توجہ کریں گی جو اُن کی پسندیدہ "سگرٹ نوشی" کے خاتمے کا باعث ہو سکیں۔ تاہم اس خیال سے کہ شاید بعض عورتوں کو اس زیادہ نقصان دہ شغل سے کسی حد تک نجات دلائی جاسکے یا کم سے کم سگرٹوں کے صرف میں ہی کچھ کمی کرائی جاسکے، ہمیں مشاہدوں اور تجربوں کی روشنی میں ان خاص اسباب پر غور کرنا چاہیئے جو عورتوں کے لیے سگرٹ کا استعمال خاص طور پر مضر قرار دیتے ہیں۔

یورپ، مصر اور ہندوستان میں تو سترھویں صدی عیسوی کی ابتدا ہی میں سگرٹ نوشی عام ہو چکی تھی۔ اگرچہ اس مدت میں وقتاً فوقتاً حکام اور مذہبی حلقے کے ارباب اختیار سگرٹ نوشی کے بارے میں روک تھام کے احکام صادر کرتے رہے تھے اور ان حکموں کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزائیں بھی دیتے رہے تھے۔ یہ حقیقت تاریخی حیثیت رکھتی ہے کہ ۱۶۳۲ء میں حکومت روس نے تو اس سلسلے میں یہاں تک قدم اٹھا لیا تھا کہ لوگ سگرٹ پیتے ہوئے گرفتار کر لیے جاتے تھے ان کی ناک کاٹ لی جاتی تھی اکثر ممالک میں تو ۱۸۴۰ء تک سڑکوں اور شاہراہوں پر سگرٹ نوشی کی ممانعت تھی۔

سگرٹ نوشی سے خاص نقصان اس زہر کے اثر سے ہوتا ہے جو تمباکو میں پایا جاتا ہے۔ حالاں کہ اب تک یہ سمجھا جاتا رہا تھا کہ یہ سمیت اس دھوئیں میں نہیں ہوتی ہوگی جو سگرٹ کا کش لینے سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن جدید تحقیقات نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا۔ اس کے علاوہ پروسک ایسڈ، ایمونیا، سلفرک ایسڈ اور زہریلے روغن کی موجودگی نے سگرٹ کو اور بھی خطرناک بنا دیا ہے۔ جو زہر تمباکو میں پایا جاتا ہے وہ تو اتنا مہلک ہوتا ہے کہ اگر تمباکو سے علیحدہ کر کے اس زہر کا ایک قطرہ بھی کبوتر کی چونچ پر لگا دیا جائے تو وہ فوراً ہلاک ہو جائے۔

حال ہی میں دو سال کے ایک بچے کو کھیلتے کھیلتے کہیں سے ایک پائپ مل گیا۔ وہ اسے چوسنے لگا۔ تمباکو کے زہریلے اثر کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ غریب بچہ گھنٹہ بھر کے اندر اندر مر گیا۔ ایک اور بچہ جو عمر میں اس سے زیادہ تھا کسی طرح ایک ایسے کمرے میں بند ہو گیا جس میں تمباکو کا دھواں بھرا ہوا تھا۔ چند منٹ میں ہی اس بچے پر غشی اور بے ہوشی طاری ہو گئی۔ اور تمباکو کا زہر اپنا اثر کر گیا۔

تمباکو کا یہ زہر انسان کے عصبی نظام میں بُری طرح گڑبڑ کر دیتا ہے اور رفتہ رفتہ پٹھوں کو بے کار کر ڈالتا ہے۔ سگرٹ کے اثرات اس وقت اور بھی زیادہ خراب ہوتے ہیں جب ان کا دھواں پھیپھڑوں میں داخل کیا جائے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس سے آٹھ گنا زہر منہ سے برآمد ہوتے ہیں۔ تمباکو کے زہر کے اثرات عموماً ان صورتوں میں ظاہر ہوا کرتے ہیں:

جسم میں کمزوری پیدا ہوجاتی ہے۔ بار بار پسینہ آنے لگتا ہے۔ طبیعت گری گری رہنے لگتی ہے۔ پٹھوں میں اندرونی گڑبڑ پیدا ہوجاتی ہے۔ چہرے پر زردی چھاجاتی ہے۔ حواس پر اختلال طاری ہونے لگتا ہے اور نبض کی حرکت بہت تیز ہوجاتی ہے۔ اگر کثرت کے ساتھ اور برابر سگرٹ کا استعمال جاری رکھا جائے تو کچھ عرصے میں اختلاج قلب کا عارضہ بھی لاحق ہوجاتا ہے۔ نبض کی رفتار میں بے قاعدگی پیدا ہوجاتی ہے۔ سانس جلد جلد آنے لگتا ہے بلغم میں تعفن پیدا ہوجاتا ہے۔ ہاضمہ درست نہیں رہتا۔ سر میں درد رہنے لگتا ہے اور دماغ ماؤف اور بیکار سا محسوس ہونے لگتا ہے۔

خواتین پر سگرٹ نوشی کا سب سے مضر اثر یہ ہوتا ہے کہ ان کی صنفی قوتیں اور اعصاب بُری طرح متاثر ہوجاتے ہیں۔ جسم کی بڑھوتری اور اس کی قوت میں فرق آجاتا ہے۔ ان باتوں کا نتیجہ اکثر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یا تو حمل ساقط ہوجاتا ہے یا تندرست بچے پیدا نہیں ہوتے۔ اس لیے خواتین کو، جو گود ہرمراد سے اپنی آغوش بھری دیکھنا چاہتی ہیں، درحقیقت تندرست و خوش شکل بچے کھلانے کی خواہاں ہیں، تمباکو کے زہر سے کامل طور پر بچنا چاہیئے اور سگرٹ کو منہ نہیں لگانا چاہیئے۔ اس کے علاوہ سگرٹ نوشی سے دانت بدنما اور خراب ہوجاتے ہیں۔ اور حسن عورت کے دانتوں کی خرابی ہی ایک ایسا نقص ہے جس کی کسی طرح تلافی نہیں کی جاسکتی اور نہ کسی طرح خوب صورتی کے اس داغ کو دور کیا جاسکتا ہے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ تقلید عامہ کا جذبہ ہی اس قسم کی عادت پیدا کرنے کا محرک ہوجاتا ہے۔ آج کل کی فیشن پرست خواتین تو اکثر بعض عادات محض اس وجہ سے اختیار کرلیتی ہیں کہ ان کے نزدیک دوسرے لوگ بھی ان کے عادی نظر آتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اپنی اس عادت سے وہ ایک قسم کی بڑائی اور برتری حاصل کرلیتی ہیں۔

حسن اور خوب صورتی کی حفاظت سے قطع نظر اس لیے بھی ہر خاتون کے لیے ضروری ہے کہ اس میں اتنی قوت ارادی ہو کہ اپنی اور اپنے بچوں کی صحت کے خیال سے سگرٹ نوشی جیسی مذموم عادت سے سروکار نہ رکھے، اور دوسروں کی تقلید یا فیشن پرستی کے اثر میں آکر اپنی اور اپنی آئندہ نسل کی سلامتی کو خطرے میں نہ ڈالے۔

صحت عامہ کا اہم ترین مسئلہ — دق

از ڈاکٹر گرانٹ فلیمنگ ایم۔ ڈی

جہاں تک صحت عامہ کا تعلق ہے دق وسل کو ایک اہم مسئلے کی حیثیت عموماً دو اسباب سے حاصل ہے۔ اول تو یہ کہ یہ مرض متعدی یا چھوت دار ہے اور دوسرے یہ کہ اگرچہ اب تک کوئی ایسی قطعی دوا تو تیار نہیں ہوسکی ہے جس سے مرض کا حملہ روکا جاسکے یا مریضوں کو بالکل صحت ہوجائے، لیکن تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ طبی دنیا میں اب تک جو ذریعے دریافت ہوسکے ہیں ان کے استعمال سے اگر دق وسل کو حرف غلط کی طرح صفحۂ ہستی سے مٹایا نہیں جاسکتا تو اسے قابو میں ضرور کیا جاسکتا ہے۔ میں جو دق وسل کو صحت عامہ کا ایک اہم ترین مسئلہ قرار دیتا ہوں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مرض کی صحیح تشخیص علاج اور بعد کی دیکھ بھال کے لیے پبلک کا اشتراک بہت ضروری ہے۔ بغیر اس اشتراک کے دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا ادارہ دق وسل کو قابو میں نہیں لاسکتا۔

دق وسل کی شرح موت میں جو کمی ہوتی جارہی ہے وہ موجودہ صدی کی طبی ترقیوں کا حیرت انگیز ثبوت ضرور ہے، لیکن پھر بھی یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے جسے نظر انداز کیا جاسکے۔ کیوں کہ اب بھی اس مرض میں لوگ بکثرت مبتلا ہوتے ہیں اور لوگوں کو جام مرگ پلانے میں اب بھی اس کا بڑا حصہ ہے۔ دق وسل پر آسانی سے قابو حاصل کرنا خاص طور پر اس وجہ سے دشوار ہے کہ انسان پر عمر کے بڑے حصے تک اس کے حملے کا امکان رہتا ہے اور ذرا سی بے احتیاطی، بے پروائی اور معلومات کی کمی انسان کو بآسانی اس کا شکار بنادیتی ہے۔

دق وسل بہت پرانے مرض ہیں۔ زمانہ قدیم کی طبی کتابوں میں بھی ان کا ذکر نظر آتا ہے۔ تاریخ کی ورق گردانی بتاتی ہے کہ تمام سلطنت روما ان امراض کی جولانگاہ بنی ہوئی تھی۔ رومی سلطنت کے خاتمے پر یورپ کی آبادی لڑائیوں، قحط اور مختلف وباؤں سے بہت کم ہوگئی۔ الامان وباؤں میں دق وسل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

انگلستان میں دق کی تباہ کاریوں کے متعلق ہماری اطلاعات کا پہلا ذریعہ وہ رپورٹ ہے جو ۱۶۶۲ء میں لندن کے باشندوں کی اموات کے متعلق مرتب کی گئی تھی۔ اس وقت یہ مرض "کنزمپشن" کے نام سے مشہور تھا۔ رپورٹ کے معائنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے والوں میں ۱/۵ لوگ اس مرض کے مبتلاؤں کی تھی۔ اگر موتوں کی مجموعی میزان میں سے پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کی تعداد خارج کر دی جائے تو تقریباً آدھی اموات کی ذمہ داری "کنزمپشن" پر تھی۔ اس طرح اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ۱۶۶۲ء میں لندن دق کی کیسی کمین گاہ بنا ہوا تھا۔

اٹھارویں صدی عیسوی کے آخر سے انگلستان میں دق وسل کی شرح اموات میں کمی شروع ہوئی اس کی ایک خاص وجہ یہ تھی کہ عوام کی معاشرتی حالت میں بہت اصلاح ہو گئی تھی۔

دق وسل کا سبب خاص عصیہ درنیہ (جرثومہ دق) ہے۔ اس مرض کا سرچشمہ خود جسم انسانی کے اندر پوشیدہ ہے اور کسی حد تک یہ مرض ان مویشیوں کے ذریعے سے بھی، جو سل میں مبتلا ہوں، انسان کو ہو جاتا ہے۔ ان خوردبینی جراثیم کو سب سے پہلے جرمن کے ایک ماہر طب رابرٹ کاخ نے دریافت کیا تھا۔ عصیات درنیہ (جراثیم دق) جسم انسانی کے مختلف حصوں کو اپنی "نوآبادی" بنا سکتے ہیں۔ لیکن ان کا بڑا ٹھکانا عام طور پر پھیپھڑے قرار پاتے ہیں۔ اس مرض کے ایک انسان سے دوسرے انسان تک پہنچنے کا سب سے بڑا ذریعہ تھوک اور بلغم ہے۔ مریض کے تھوک اور بلغم کا اگر معائنہ کیا جائے تو ان میں بے شمار عصیات درنیہ پوشیدہ نظر آئیں گے۔ لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ مریض کے تھوک اور بلغم کو فوراً تلف کر دیا جائے۔ گائے کے عصیہ درنیہ کے مضر اثروں سے بچنے کے لیے دودھ کو پینے سے پہلے خوب اچھی طرح جوش دے لینا چاہیے۔

اس سلسلے میں یہ بات قابل غور ہے کہ انسانی آبادی کا اگر جائزہ لیا جائے تو اس میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی نکلے گی جن کے جسموں میں عصیات درنیہ موجود ہیں لیکن مرض کی نشو و نما مقابلتاً کم لوگوں میں ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں جب کہ سل کے جراثیم اکثر لوگوں کے جسموں میں پائے جاتے ہیں۔ اس مرض کا حملہ بعض اشخاص پر کیوں ہوتا ہے اور بعض پر کیوں نہیں ہوتا؟ اس کے متعلق کچھ وثوق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ عام طور پر یہی خیال کیا جاتا ہے کہ انسان کے جسم میں قوت مدافعہ کی کمی اس مرض کے حملے کا سبب بن جاتی ہے۔

دق وسل محض ایک طبی مسئلہ نہیں بلکہ معاشرتی (سوشل) مسئلہ بھی ہے۔ کیوں کہ اس کی کمی وبیشی سے عوام کی معاشرتی اور اقتصادی حالت کا پتہ چلتا ہے۔ دق خاص طور پر غریبوں کا مرض ہے۔ کیوں کہ غریبوں کو نہ تو ایسی خوراک ملتی ہے، نہ ایسے مکانات نصیب ہیں اور نہ انہیں ایسا آرام مل سکتا ہے جن سے ان کی جسمانی صحت برباد نہ ہو۔

ڈاکٹر ایف۔ سی۔ ایس برڈبری اپنی کتاب "کازل فیکٹرس ان ٹیوبرکلوسس" میں لکھتے ہیں کہ "جن علاقوں کے متعلق تجربات کیے گئے ان کے اعداد و شمار سے ناقابل تردید طور پر ثابت ہوتا ہے کہ زیادہ گنجان آبادی دق کی ترقی کا ایک خاص سبب ہے۔" آگے چل کر ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں کہ "اعداد و شمار سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ دق سے افلاس و غربت کا گہرا تعلق ہے۔ غریبی کی وجہ سے ایک چھوٹے سے مکان میں بہت سے آدمی مل کر رہتے ہیں۔ اور انہیں اچھی غذا بھی نہیں ملتی۔ یہی دو وجہ غریبوں کو دق میں زیادہ مبتلا کرتے ہیں۔"

مختلف عمروں میں مریضوں کا تناسب معلوم کرنے کے لیے بھی تجربات کیے گئے ہیں۔ یہ تجربات "ٹیوبرکلین ٹسٹ" (امتحان سلین) کے ذریعے سے کیے جاتے ہیں۔ مثبت رد عمل سے اثرات مرض کا اظہار ہوتا ہے۔ ۱۹۲۱ء میں کینیڈا کے صوبہ ساسکٹشیون میں اسکولوں کے ۵۱ فی صدی بچے اس مرض میں مبتلا تھے۔ ان کے جسموں میں عصیات درنیہ کی کارفرمائی جاری تھی۔ ان میں جو بچے مر گئے انہیں خارج کرنے اور صحت گاہوں وغیرہ کے مناسب انتظامات کے بعد ۱۹۳۲ء میں ایسے بچوں کی تعداد صرف دس فی صدی تھی۔ اسی طرح ٹیچرس ٹریننگ کالج کے طلبا میں ۱۹۲۱ء میں مبتلاؤں کی تعداد ۵۰ فی صدی تھی۔ لیکن ۱۹۳۴ء میں ۱۹ فی صدی رہ گئی۔

موجودہ صدی میں علم طب کی حیرت انگیز ترقیوں سے دق کی شرح اموات میں کمی ہوتی جا رہی ہے۔ اگر چالیس سال پہلے کی شرح اموات سے موازنہ کیا جائے تو اس مرض کی موجودہ شرح موت تقریباً ایک تہائی ہے۔ اس کمی میں تازہ ترین طبی تحقیقاتوں کے علاوہ جدید طرز کی صحت گاہوں کے قیام کو بھی بہت دخل ہے۔

دق وسل کے مسئلے پر زیادہ غور و فکر کی ضرورت اس لیے بھی ہے کہ اس مرض میں زیادہ تر جوان آدمی مرتے ہیں۔ موت بہرحال موت ہے

لیکن جوانا مرگی خاص طور پر قابلِ افسوس اور قومی لحاظ سے بہت مضر ہوتی ہے۔ کیوں کہ کسی جوان آدمی کی موت سے اس کی بیوی اور بچے کس مپرسی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں اور نظام معاشرت بگڑ جاتا ہے۔

دق وسل پر قابو حاصل کرنے کے لیے سب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ مرض کو تشخیص کر لیا جائے۔ مرض اگر ابتدائی حالت میں تشخیص کر لیا جائے تو اسے بڑھنے سے بھی کافی حد تک روکا جا سکتا ہے اور مریض کو تندرستوں سے علیحدہ رکھ کر دوسروں کو اس مرض کا شکار بننے سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کی خاص طور پر دیکھ بھال کرنی چاہیئے جنہیں سل و دق کے مریضوں کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوتا ہے۔

دق کو "کنبے کا مرض" کہا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ کنبے میں جب کوئی شخص مبتلا ہو جائے تو اس مکان میں دوسرے رہنے والوں کی صحت بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ ایک ساتھ رہنے کی وجہ سے دق کے ان جراثیم سے بچنا جو مریض کے تھوک اور بلغم میں پائے جاتے ہیں، دشوار ہے۔ دق کے خلاف الف میں جو تجربات کیے گئے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو بچے دس سال سے کم عمر کے ہوں وہ کسی مریض کے ساتھ رہنے سے بہت جلد مرض کا اثر قبول کر لیتے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی زیادہ خطرہ رہتا ہے جن کی عمر بیس سال سے کم ہو۔

لیکن محض تجربات اور اعداد و شمار سے کام نہیں چل سکتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تشخیص مرض کے بعد اس کی شدت کو روکنے اور دوسرے لوگوں کو اس میں مبتلا ہونے سے بچانے کے لیے پوری کوشش کی جائے۔ ہندوستان میں مریضوں کو گھروں میں رکھنے کا رواج ہے۔ لیکن ایسے گھر کم ہیں جہاں مریض کی مناسب خبرگیری بھی ہو سکے اور ساتھ ہی اس بات کا بھی اطمینان ہو کہ اس گھر میں رہنے والے دوسرے لوگوں کی حفاظت خطرے میں نہیں پڑے گی۔ مریضان سل و دق کے لیے بہترین قیام گاہ صحت گاہ (سینے ٹوریم) ہے کسی مریض کو گھر میں رکھنے پر اصرار کرنا جماعت کے دوسرے افراد کی زندگی خطرے میں ڈالتا ہے۔

بچّوں کے کانوں کی حفاظت

یہ بات اس ملک کے اکثر لوگوں کو نہیں معلوم کہ اگر مدرسوں میں پڑھنے والے کم عمر بچوں کے کانوں کا باقاعدگی کے ساتھ وقتاً فوقتاً طبی معائنہ کرایا جاتا رہے اور اگر ان میں کوئی خرابی پیدا ہو تو اس کو فوراً دور کر دیا جائے تو جوان عمر اور بالغوں کے بہرے پن میں پچاس فی صدی کمی پیدا کی جا سکتی ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ آج کل درمیانی عمر کے لوگوں میں جو بہرا پن پیدا ہوتا ہے اس کے اسباب عموماً لڑکپن اور بچپن ہی میں جڑ پکڑ چکے ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات ایسی صورت پیش آتی ہے کہ یہ بہرا پن آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور اکثر اس وقت تک پتہ بھی نہیں چلتا جب تک معاملہ حد سے نہ گزر جائے اور ابتدائی خرابی کی اصلاح اختیار کی بات نہ رہے۔

اس بات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ بچوں کے کانوں سے ادنیٰ سی بے پروائی ملک کے بہروں میں ۵۰ فی صدی اضافے کا سبب بنی ہوئی ہے۔ اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اس قسم کے امراض کو اگر ان کی ابتدائی صورتوں اور حالتوں میں ہی بھگت کر روک دیا جائے تو ہماری آئندہ نسلیں اس قسم کی بہت سی خرابیوں سے محفوظ رہ سکتی ہیں جن کا علم بھی ہمیں اس وقت ہوتا ہے جب ازالہ ہمارے قابو اور اختیار میں نہیں رہتا۔ اپنی آزادی اور بے پروائی سے بہرے اور گراں گوش نوعمروں میں اضافہ کر کے ہم ان کی تمام زندگی تلخ بنا رہے ہیں۔ کیوں کہ محض اسی مرض کی بدولت بہت سے شوقین ذکی بچے اپنی تعلیم باقاعدہ جاری رکھنے اور دنیا میں ترقیاں حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

یونان کے پایۂ تخت کی طبّی نمائش

از ڈاکٹر کوسٹس اے۔ شریٹاکیس۔ ڈائرکٹر سوشل ہائی جین، وزارت صحت عامّہ یونان۔

پچھلے سال یونان کے پایۂ تخت ایتھنز میں ایک عظیم الشان طبّی نمائش ہوئی تھی۔ جسے اپنی بعض
جدّتوں کی وجہ سے بین الاقوامی حلقوں میں بھی خاصی شہرت حاصل ہوگئی تھی۔ ہمارے ملک
میں طبّی نمائشیں ہوتی رہتی ہیں۔ اس لیے یونان کی نمائش کی سرکاری تفصیلات کا ملخص ترجمہ
فرانسیسی زبان سے کرکے اس لیے یہاں درج کیا جاتا ہے کہ ان تفصیلات سے ہماری ملک
کی طبّی نمائشوں کو کچھ فائدہ پہنچ سکے اور ان کے منتظموں کو معلوم ہو کہ ایک چھوٹے سے آزاد ملک
کی نمائش بھی کس قدر ہمہ گیر اور پبلک کے لیے مفید ہوتی ہے۔ "ہمدرد صحت"

سنہ ۱۹۳۸ء میں حکومتِ یونان کی وزارتِ صحتِ عامّہ نے ایک طبّی نمائش کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ پایۂ تخت ایتھنز مشہور زیبان پیلیس میں ۳ نومبر سنہ ۳۸ء کو اس نمائش کا افتتاح عمل میں آیا اور اس کا سلسلہ ۲ جنوری سنہ ۳۹ء تک رہا۔

وزارتِ صحتِ عامّہ کے علاوہ ملک کے تمام سرکاری اور غیر سرکاری طبّی اداروں نے نمائش کو کامیاب بنانے کے لیے سرگرمی کا حصّہ لیا۔

اس نمائش سے دو مقاصد خاص طور پر حکومت کے پیشِ نظر تھے۔ اوّل یہ کہ حفظانِ صحت کے سلسلے میں پبلک کے لیے مفید اور سبق آموز پروپیگنڈا کیا جائے اور دوسرے یہ کہ ملک میں صحت عامّہ کی نگہداشت کے لیے جو طبّی ترقیاں سرکاری اور غیر سرکاری ذریعوں سے ہوئی ہیں۔ ان کا مکمل جائزہ اور مظاہرہ ہو جائے۔

نمائش کے شعبے نمائش حسب ذیل ۳۲ شعبوں میں تقسیم کی گئی تھی۔ ان شعبوں کا متعلقہ ساز و سامان محل کے تیس عالی شان کمروں میں آراستہ کیا گیا تھا۔

(۱) یونان میں اصول حفظان صحت اور علم طب کی ارتقائی تاریخ۔ (۲) وضع حمل کے سلسلے میں طبّی ترقیاں۔ (۳) زچاؤں اور نوزائیدہ بچوں کی نگہداشت۔ (۴۔۵) اصول حفظان صحت کی درسی تعلیم علم طب کی تعلیم۔ (۶) صاف ہوا میں زندگی بسر کرنے کے فائدے اور ہوا کو صاف کرنے کے طریقے۔ (۷) گرم پانی کے قدرتی چشمے (۸) پانی (۹) کوڑا کرکٹ، غلاظت اور بدبو وغیرہ دور کرنے کے طریقے۔ (۱۰) حفظِ صحت (سینی ٹیشن) کے متعلق پایۂ تخت میں حکومت کے کارنامے۔ (۱۱) حفظِ صحت کے متعلق وزارت کے کارنامے۔ (۱۲) جراثیم کو ہلاک کرنے کے طریقے اور وہ دوائیں جو حفظ ما تقدم کے طور پر استعمال کی جا سکتی ہیں۔ (۱۳۔۱۴) پوشاک اور سکونت (۱۵) غیر ممالک میں تازہ طبّی ترقیاں۔ (۱۶۔۱۷) متعدی امراض کو روکنے والی دوائیں اور ملک میں بیمۂ زندگی کی رفتارِ ترقی۔ (۱۸) امدادِ اوّلین (فرسٹ ایڈ)۔ (۱۹) کھانے پینے کی چیزیں۔ (۲۰) دودھ، بیئر اور مختلف قسم کی شرابیں۔ (۲۱) دانت اور منہ (۲۲) چیچک کے خلاف ملک کی طبّی سرگرمیاں۔ (۲۳) ملیریا کے خلاف ملک کی طبّی سرگرمیاں۔ (۲۴) کونین۔ (۲۵) سرطان (کینسر) کے خلاف ملک کی طبّی سرگرمیاں۔ (۲۶) جرب العین (ٹریکوما) کے خلاف ملک کی طبّی سرگرمیاں۔ (۲۷) زہروں اور نشیلی چیزوں کے استعمال کے نتیجے۔ (۲۸) دق کے خلاف ملک کی طبّی سرگرمیاں (۲۹) یونانی ریڈ کراس سوسائٹی (انجمن صلیب احمر)۔ (۳۰) لُو اور سرد ہوا کے حملوں سے جسم کی حفاظت۔ (۳۱) جنرل ہسپتال جو پانچویں صدی قبل مسیح کے مشہور یونانی طبیب بقراط کے نام سے منسوب تھا۔ (۳۲) لٹریچر اور نقشوں وغیرہ کے ذریعے سے پبلک کے لیے اصولِ حفظانِ صحت کا پروپیگنڈا۔

ہم نے اپنی اس نمائش کو کامیاب اور پبلک کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی خاطر چند اصول و قواعد مرتب کئے تھے۔

جن پر سختی سے عمل کیا گیا اور جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔

(۱) نمائش کو اس طریقے سے آراستہ و مرتب کیا جائے کہ وہ پبلک کے لیے خاص طور پر دلکش ثابت ہو اور عوام اس کی ظاہری خوشنمائی اور شان و شوکت سے بھی متاثر ہو کر کثرت سے نمائش میں آئیں۔

(۲) نمائش میں ضروری چیزوں کو اس طرح نمایاں کیا جائے کہ پبلک کی نظر سب سے پہلے ان ہی پر پڑے اور بجائے اس کے کہ کوئی دوسرا شخص ان کی توجہ ان چیزوں کی جانب پھیرے وہ خود انھیں دیکھیں اور دلچسپی لے کر فائدہ اُٹھائیں۔

(۳) جہاں تک ممکن ہو ایسے نقشوں اور اعداد و شمار کی لمبی چوڑی فہرستوں سے بچا جائے جو پبلک کی سمجھ سے باہر ہوں۔

(۴) نمائش میں صرف وہی چیزیں، دوائیں، نقشے اور رپورٹیں وغیرہ رکھی جائیں جن کے متعلق حکومتِ یونان کو پورا یقین ہو۔ اور کسی غیر ملک کی بھی صرف ان ہی چیزوں کو نمائش میں جگہ دی جائے جن کے متعلق اس ملک کی حکومت کو پورا بھروسہ ہو۔

(۵) نمائش میں ایسی کوئی چیز نہ رکھی جائے جس کے دیکھنے سے عوام کے دلوں میں خوف و کراہت کے جذبات پیدا ہوں یا جن کا اظہار ذوقِ سلیم کے خلاف ہو۔ چنانچہ نمائش میں لاشیں، مردوں کے ڈھانچے، کھوپڑیاں اور ایسے سانچے جن سے خوفناک امراض کا اظہار ہوتا ہے یا ننگے مجسّمے نہیں رکھے گئے۔

(۶) نمائش میں ایسے معقول اسٹاف کا انتظام کیا جائے جو پبلک کو علمی اصطلاحات نہایت آسان طریقے پر سمجھا سکے۔

(۷) چوں کہ اچھے اشعار بآسانی دلوں میں اتر جاتے ہیں۔ اس لیے علمی الفاظ، اصول حفظانِ صحت اور امراض وغیرہ کی تشریح میں شعر و شاعری سے مدد لی جائے۔ چنانچہ اس نمائش میں تمام ضروری چیزوں کے ساتھ جو ان کی تشریح لکھ کر لگائی گئی تھی وہ منظوم تھی۔

(۸) نمائش میں کوئی ایسی چیز نہ رکھی جائے جو یونانی رسم و رواج، مذہبی عقائد اور معاشرت کے خلاف ہو۔ نمائش میں جو مجسّمے وغیرہ تھے انھیں یونانی پوشاک پہنائی گئی تھی اور ہر طریقے سے خالص یونانی ماحول کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کی گئی تھی۔ پوشاک اور سکونت کے شعبے میں پبلک کی معلومات کے لیے مختلف غیر ممالک کی پوشاکیں اور مراسم وغیرہ دکھائے گئے تھے اور ان کے لئے ایک کمرا خاص کر دیا گیا تھا۔

حکومت نے نمائش کے مفصل عمل نامے (پراسپکٹس) چھپوائے تھے۔ جن میں تمام چیزوں اور دواؤں کی مکمل تشریح تھی۔ یہ عمل نامے تیس ہزار سے زیادہ کی تعداد میں فروخت ہوئے۔

نمائش کے ساتھ طبی کانفرنس کے انعقاد کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

نمائش کے سلسلے میں تقریباً ایک سو بلیٹن جن میں پبلک کے لیے مفید ہدایات تھیں، ریڈیو کے ذریعے سے نشر (براڈکاسٹ) کیے گئے طبی کانفرنس کی پوری کارروائیاں بھی کئی زبانوں میں براڈکاسٹ کی گئیں۔

نمائش میں دو سو سے زیادہ سنہری اور روپہلی تمغے اور نقد انعامات تقسیم کیے گئے۔

نمائش میں ڈیڑھ لاکھ کے قریب آدمی شریک ہوئے، جن میں تیس ہزار کے قریب طلبا تھے۔

نمائش کو کامیاب بنانے کے لیے ملک کے پریس نے حکومت کے ساتھ پورا اشتراک کیا۔

بقیہ صـ ۲۶

ڈراتے تھے کہ وہ سہم سہم کر مر جائے اور شانتا کی وسیع جائداد انھیں مل جائے۔ بوڑھی ملازمہ اور ڈاکٹر صاحب اس سازش میں شریک تھے۔

میں نے شانتا کی رہائی کے لیے کیا کوشش کی، یہ ایک طویل داستان ہے۔ ناظرین کو صرف اس قدر بتانا کافی ہے کہ میں اسے تبدیلِ آب و ہوا کے لیے اپنے ساتھ بھوپال لے آئی۔ اس واقعے کو کئی سال گزر چکے ہیں۔ ایک تعلیم یافتہ بیرسٹر کے شانتا کی شادی ہو گئی۔ اس کے دو بچے بھی ہو چکے ہیں۔ اور اپنی عالی شان کوٹھی سکھ نواس میں مالکانہ حیثیت سے عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ پنڈت جی کا پتہ نہیں کہ انھیں زمین کھا گئی یا آسمان۔



تأثرات

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس

ملک کے اطبا اور وید صاحبان سے دردمندانہ اپیل تمام حضرات کو معلوم ہے کہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے جمود اور تعطل کو دور کرنے کا نہ صرف پکا ارادہ کر لیا گیا ہے۔ بلکہ اس کے لیے عملی قدم بھی اٹھایا جا چکا ہے۔ کانفرنس کی جدید تنظیم کے لیے ایک جلسۂ مشاورت ہو چکا ہے جس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ نظام اساسی کی از سر نو ترتیب کی جائے۔

اس سلسلے میں نہایت طمانیت کے ساتھ یہ محسوس کیا گیا ہے کہ اس اقدام سے ملک کے اطبا اور وید صاحبان کو نہ صرف اطمینان حاصل ہوا ہے بلکہ ان میں ایک نئی حرکت بھی پیدا ہو گئی ہے۔ وہ اپنی محبوب رہنما کانفرنس کو عروج کی حالت میں دیکھنے کے واسطے بے تاب ہیں۔ ان تمام حضرات کی خدمت میں مخلصانہ التماس ہے کہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے قواعد و ضوابط اور فارم ممبری چھپوا لیے گئے ہیں اور وہ دفتر میں موجود ہیں۔ اب وقت ہے کہ آپ بلا تاخیر انہیں مندرجہ ذیل پتے سے منگوا کر اور خانہ پری فرما کر بھیج دیں۔ تاکہ جناب کے اسم گرامی سے فہرست ممبران مزین کی جائے اور آپ کو اسٹینڈنگ کمیٹی کی رکنیت کا بموجب قواعد و ضوابط حق حاصل ہو جائے۔

اس طرح ایک معقول تعداد ممبران کی درج رجسٹر ہونے کے بعد دوسرا جلسہ طلب کیا جائے گا جس میں ارکان اسٹینڈنگ کمیٹی کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ مجھے یقین ہے کہ ملک کے تمام اطبا و وید صاحبان اور بہی خواہان اس موقع سے فائدہ اٹھانے میں تاخیر نہ فرمائیں گے۔

خاکسار حکیم محمد الیاس خاں، صدر جامعہ طبیہ دہلی، آنریری سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس، دہلی۔

اولڈ بوائز ایسوسی ایشن طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

اس ایسوسی ایشن کا چوتھا سالانہ اجلاس زیر صدارت جناب حکیم ملک عنایت اللہ صاحب ڈی۔ آئی۔ ایم ایس۔ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ہندوستان کے مختلف اطراف کے اولڈ بوائز شریک ہوئے۔ تلاوت کلام مجید کے بعد جناب صدر نے اپنا خطبۂ صدارت پڑھا۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق آرا سے منظور ہوئے۔

(۱) مسلم یونیورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ اجلاس آنریبل چانسلر صاحب سے درخواست کرتا ہے کہ طبیہ کالج میگزین کے سالانہ بجٹ میں کافی اضافہ کیا جائے۔ کیوں کہ ۲۱۹ روپے بالکل ناکافی ہیں جس کی وجہ سے رسالے کی طباعت اور اشاعت میں زبردست رکاوٹ ہو رہی ہے۔

(۲) مسلم یونیورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ اجلاس وائس چانسلر صاحب سے مطالبہ کرتا ہے کہ طبیہ کالج کی میننگ کمیٹی میں اولڈ بوائز کے کم سے کم دو نمائندے ضرور لیے جائیں۔

(۳) مسلم یونیورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ اجلاس طے کرتا ہے کہ طلبا طبیہ کالج کو مسلم یونیورسٹی کا ممبر ہونا چاہیئے اور اس غرض کے لیے یہ اجلاس سکریٹری کو اختیار دیتا ہے کہ وائس چانسلر صاحب اور سکریٹری یونین سے جلد از جلد بذریعہ خط و کتابت اس معاملے کو طے کریں۔ (۴) مسلم یونیورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ اجلاس گورنمنٹ یو۔ پی سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ گرام ڈسپنسریوں کا انچارج

دیسی اطبا کو پرائیویٹ معائنہ پر جانے کی صورت میں فیس لینے کی اجازت دی جائے بصورت دیگر تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔ نیز جلد از جلد ڈسپنسریوں کو مستقل کر کے عوام کے جذبات کا احترام لیا جائے۔ نیز یہ اجلاس طے کرتا ہے کہ اس سلسلے میں دیسی اطبا کا ایک وفد گورنمنٹ یو۔پی کے ذمہ دار اصحاب سے ملاقات کرے۔

(۵) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ اجلاس مجلس انتظامیہ کو اختیار دیتا ہے کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن کے آئندہ انتخابات کے لیے اولڈ بوائز میں سے قابل امیدوار منتخب کرے

(۶) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ وائس چانسلر صاحب گورنمنٹ یو۔پی کو اس طرف توجہ دلائیں کہ ان اولڈ بوائز کو جو گرام ڈسپنسریوں کے انچارج ہیں، آلات سرجری و ادویہ جلد از جلد مہیا کیے جائیں۔ کیوں کہ وہ کالج میں سرجری کی علمی اور عملی دونوں قسم کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

ایس۔ایچ۔آغا سکریٹری طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن

مجرّبات شائع کرانے والوں کی خدمت میں

ہمدرد صحت میں مجربات درج کرانے والے اطبا کرام یقیناً ہمارے دلی شکریے کے مستحق ہیں جو قدامت پسند حکیموں کے روایتی بخل کو بالائے طاق رکھ کر اپنے صدری مجربات اور خاندانی اسرار بے کم و کاست محض رفاہ عام اور خدمت خلق کی غرض سے رسالے میں وقتاً فوقتاً شائع کراتے رہتے ہیں۔ لیکن جہاں تک نسخوں کی ترکیب اور تیاری کا تعلق ہے وہ مکمل نہیں ہوتے۔ کچھ شک نہیں کہ ایک ماہر فن کے اطمینان کے لیے یہ کافی ہو کہ ایک نسخہ جس کے مختلف اجزا بجائے خود ایک تشریح طلب نسخے کی حیثیت رکھتے ہیں، شائع کر دیا جائے۔ لیکن اطبا کرام کو نسخہ درج کرتے وقت یہ حقیقت ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہیے کہ ہمدرد صحت پڑھنے والے صرف اطبا کرام کے اسی طبقے تک محدود نہیں ہیں جو ماہران فن اور آزمودہ کار ہیں۔ اور جنہیں نسخے میں صرف چند اشارات کے ذریعے سے سب کچھ سمجھا دیا جا سکتا ہے۔ بلکہ ایک کثیر تعداد اُن مشتاقان فن کی بھی ہے جو ہنوز اس مکتب میں یعنی نسخوں کی تیاری کے سلسلے میں ابجد خواں کی حیثیت رکھتے ہیں اور جو اپنی محدود طبی معلومات کے باعث حکمائے کرام کے اشارات سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس لیے مناسب یہی ہے کہ جو صاحب کوئی مجرب نسخہ درج کرائیں وہ اس کے تمام پہلوؤں پر اتنی روشنی ضرور ڈالنے کی زحمت گوارا فرمائیں جس کے ذریعے سے ایک عامی دل دادۂ فن بھی اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

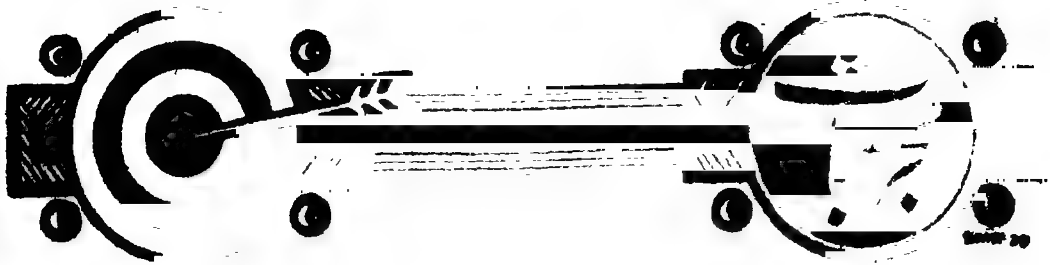
خواجہ کرامت اللہ امرتسری، از دینا نگر

ایک قابلِ حل مسئلہ

بعض طبی کتابوں اور رسالوں میں لکھا ہوا ملتا ہے کہ فلاں چیز کو فلاں موقع یا وقت پر فلاں صورت میں کاٹا جائے تو فلاں اثر ہوتا ہے۔ اس نکتے کا طب سے کس قدر تعلق ہے۔ اور موجودہ اطبا کو کس صورت میں اس کی پابندی کرنی چاہیئے؟ اگر اس چیز کو ستاروں کی طرف منسوب کیا جائے تو بھی بعض حالتوں میں حیران کرتا ہے۔ کیوں کہ بعض کتب میں لکھا ہوتا ہے کہ فلاں چیز کو اول ۱۰ میں منگل یا اتوار کے روز کاٹیں۔ عمل سیارہ ہر روز نہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ ہر ایک کے لیے وہی اثر پیدا ہو۔ کیوں کہ اگر ایک شخص ۱۰ مارچ ۱۹۴۰ء کے پہلے اتوار کو کوئی چیز کاٹتا ہے تو گویا وہ تین مارچ کو دن کاٹتا ہے۔ دوسرا شخص اگر اپریل کے مہینے میں کاٹتا ہے تو سات اپریل پڑتی ہے۔ اسی طرح دنوں اور مہینوں کا تعلق نہیں ہوتا۔ اسی لیے کسی سیارے کے اثر کا معاملہ بھی بحث طلب ہو جاتا ہے۔ ضرورت ہے کہ ان باتوں کی تشریح کی جائے۔

کیا ہمارے اطبا میں سے کوئی صاحب اس مسئلے پر تفصیل کے ساتھ ہمدرد صحت میں روشنی ڈالیں گے؟

حکیم گجندر سنگھ جراح، امرتسر



جناب حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آبادی

سفوف جریان مغز تخم تر ہندی رگا ئے کے دودھ میں تر کرکے، بھوسی اسپغول، کتیرا، موصلی سفید، ثعلب مصری، رومی مصطگی ہر ایک ایک چھٹانک، کشتہ قلعی ۲ ماشے، کشتہ نقرہ ۲ ماشے۔ سب دواؤں کو باریک کرکے اور برابر کی شکر سفید ملا کر رکھیں اور دو دو ماشے کی مقدار میں صبح و شام، دونوں وقت یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔

فوائد: پرانے سے پرانا جریان اس سفوف سے جاتا رہتا ہے۔ سیلان الرحم کے لیے بھی مفید ہے۔

سفوف ملیریا مغز کرنجوہ ۱۰ تولے، کافور خالص ایک تولہ، گیرو ۳ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کرلیں اور ایک ماشہ عرق بادیان و گاؤزبان ۵۔۵ تولے کے ساتھ پھانکیں۔ اگر ضرورت ہو تو دن میں دو بار بھی یہ سفوف دے سکتے ہیں۔ بہتر ہے کہ مریض کو پہلے دست آور دوا کھلالیں۔

فوائد: ملیریائی بخار کے لیے یہ سفوف بہت مفید ہے۔ دو تین دن میں پورا پورا فائدہ ہوتا ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم۔ آر۔ اے۔ ایس (لندن) آنریری مجسٹریٹ جودھ پور

اکسیر سرعت خراطین خشک مصفی ۱۰ تولے، بیر بہوٹی ۵ تولے، ریگ ماہی ۳ تولے، شقاقل مصری ۴ تولے، ستاور ۳ تولے، سفید موصلی ۳ تولے، موصلی سیاہ ۳ تولے، تودری سرخ ۳ تولے، مغز پنبہ دانہ ۳ تولے، جند بیدستر ایک تولہ، بسباسہ ایک تولہ، قرنفل ایک تولہ، عاقر قرحا ایک تولہ، شخ ایک تولہ، بھوسی اسپغول ایک تولہ، زعفران ۳ ماشے، کشتہ نقرہ ۳ ماشے۔ سب دواؤں کو خوب باریک کرکے چھان لیں اور ایک ماشہ سے ۲ ماشے تک حلوے یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں۔

فوائد: تھوڑے ہی عرصے میں سرعت کی شکایت مستقل طور سے دور ہو جائے گی۔ دوران استعمال میں مجامعت سے پرہیز رکھیں تو بہت مناسب ہے۔ سیلان الرحم کے لیے بھی یہ دوا مفید ہے۔

جناب ڈاکٹر اجیت سنگھ صاحب ایم۔ بی۔ ایس، منچن آباد

اجیت پین بام کافور، ست اجوائن، ست پودینہ، کلورل ہائیڈریٹ ہر ایک ایک اونس، میتھل سیلی سلیٹ ۵ اونس، گلیسرین ۱ ڈرام، ویزلین ۴ ڈرام۔ پہلی چاروں دواؤں کو شیشی میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں۔ جب وہ پانی ہو جائیں تو ان میں ویزلین کے علاوہ دونوں دوائیں ملالیں۔ پھر ویزلین گرم کرکے سب چیزوں کو اچھی طرح حل کرکے رکھ لیں۔

فوائد: یہ بام ہر قسم کے دردوں کے لیے مفید ہے۔ درد کی جگہ مالش کرنے سے منٹوں میں درد جاتا رہتا ہے۔

نسخہ ضبطِ تولید ہمدرد صحت کی اشاعت خاص ضبط تولید و اصلاح نسل کے صفحہ ۸۶ پر تخم نیل اور تخم سن والا جو نسخہ میری طرف سے شائع ہوا ہے اس کے متعلق بہت سے صاحبان نے مجھے خط لکھے ہیں۔ بہت سے اصحاب کے خطوں کا تو میں جواب دے چکا ہوں، لیکن مصروفیت کی وجہ سے بعض کا جواب نہیں دے سکا۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس نسخے کے متعلق میں یہاں چند سطریں لکھ دوں تاکہ ناظرین ہمدرد صحت کو کوئی شبہ باقی نہ رہے۔

میں بیس سال سے اس نسخے کو بنا کر استعمال کرا رہا ہوں۔ نسخہ فی صدی ۱۰۰ کامیاب ہے۔ ایک مہینے تک استعمال کرنے سے کوئی اثر نہیں

ہوتا۔ مقصد حاصل کرنے کے لیے تین مہینے ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔ جس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ مقررہ مقدار سے زیادہ یہ دوا استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔ نسخے کی دوائیں معمولی ہیں۔ ہر شخص دواخانے یا پنساریوں سے دوائیں لے کر خود یہ دوا بنا سکتا ہے۔

جناب دیوکی نندن صاحب ۔ سرگودھا

ہمدرد صحت فروری [illegible] میں ایک صاحب نے ڈراکشا سو کا نسخہ دریافت کیا تھا۔ جواب میں ویدک کتابوں کا حوالہ دے دیا گیا تھا

میں سہولت کے لیے یہ نسخہ [illegible] والے صاحب کے علاوہ اور لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔

ڈراکشا سو کا نسخہ تازہ انگوروں کا رس ۳۲ سیر، کھانڈ سفید ۱۶ سیر، خالص شہد ½۱۲ سیر، گل دھاوا ۲ سیر، سرد چینی ۱۰ تولے، لونگ ۱۰ تولے، جائفل، کالی مرچ، دارچینی، چھوٹی الائچی، تیزپات، ناگ کیسر، پیپل، چتیا، چویا، پیپلا مول ہر ایک ۱۰ تولے۔

اس کو آسوارشٹ کے طریقے سے بنایا جاتا ہے۔ مٹکا اندر سے گھی سے چپڑ لینا چاہیئے۔ پہلی تینوں چیزوں کو پہلے اچھی طرح ملا لیں اس کے بعد باقی دوائیں صفائی سے ادھ کُٹی کر کے ڈالیں۔ گل دھاوا کو کوٹنے کی ضرورت نہیں۔ تفصیل کے ساتھ ترکیب کتاب "سارنگدھر" میں دیکھی جا سکتی ہے۔

نوٹ:۔ بعض وید کھانڈ ۱۶ سیر کی بجائے ½۱۲ سیر ڈالتے ہیں۔

جناب حکیم گجندر سنگھ صاحب گجراج ۔ امرتسر

سرمہ ٹھنڈا سرمہ سیاہ ایک تولہ، کف دریا ایک ماشہ، کافور قیصوری ۴ رتی، قلمی شورا ۱ ماشہ، الائچی خورد ایک ماشہ، کباب چینی ایک ماشہ، ست پودینہ ۲ رتی، کشتہ جست ۳ ماشے۔ سب چیزوں کو عرق گلاب میں خوب کھرل کر کے رکھیں۔

فوائد:۔ آنکھوں کے بہت سے امراض میں یہ سرمہ بہت مفید ہے۔

آئی لوشن شب یمانی بریاں ۲ ماشے، زنک سلفاس ۲ رتی، مصری کوزہ ۶ ماشے، عرق گلاب ۵ تولے۔ سب چیزوں کو اچھی طرح حل کر کے لوشن بنالیں اور دو دو قطرے آنکھوں میں ٹپکائیں۔

فوائد:۔ آنکھوں سے پانی بہنے کو روکتا ہے۔ ککروں کو دور کرتا ہے۔ سرخی کو کاٹتا ہے۔

جناب چودھری حکیم سرور خاں صاحب بیروی

حبوب مصفی جل نیم، رسوت مصفی، مرچ سیاہ۔ تینوں چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور حسب معمول چنے برابر گولیاں بنالیں دو گولیاں صبح نہار منہ پانی یا شربت عناب اور عرق مرکب مصفی خون کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں خون کو صاف کرتی ہیں۔ قبض کو دور کرتی ہیں۔

جناب سوامی سچدانند صاحب سنیاسی ۔ راول پنڈی

حب ذیابیطس شنگرف مدبّر، ارزاقی مدبّر ہر ایک ایک تولہ، کشتہ قشر بیضہ مرغ ۲ تولے، پھٹکری سفید و سرخ بریاں ہر ایک ۳ تولے، الائچی خورد ۳ تولے، طباشیر ۲ تولے، پیپل ۳ تولے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر ادرک کے پانی میں چنے برابر گولیاں بنالیں اور صبح و شام دونوں وقت ایک ایک گولی مکھن یا ملائی میں ملا کر کھائیں۔

فوائد:۔ ذیابیطس کے لیے یہ گولیاں بہت مفید ہیں۔ میں نے کئی مریضوں پر ان کو آزمایا۔ ہمیشہ مفید پایا۔

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب حکیم حافظ محمد تسیم اللہ صاحب صدیقی فاضل الطب والجراحت، گھاتولی

امراض معدہ

سفوف ہاضم

زنجبیل ۱ تولہ
فلفل سیاہ ۱ تولہ
پیپل ۱ تولہ
زیرہ سیاہ ۱ تولہ
نمک سیاہ ۱ تولہ

آدھا ماشہ یہ سفوف غذا کے بعد ایک دو بار دیں۔

فوائد:۔ یہ سفوف ہاضم ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔

سفوف ہاضم

ترپھلا ۱ تولہ
قند سفید ۱ "
پیپل ۱ "
نمک سیاہ ۱ "

دو ماشے یہ سفوف پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ یہ سفوف ہاضم ہونے کے علاوہ بہترین قبض کشا بھی ہے۔

سفوف ہاضم

سوڈا بائی کارب ۱ تولہ
ریوند چینی ۱ تولہ
زنجبیل ۱ تولہ

خوراک ۵ سے ۱۵ رتی تک کھانے سے پہلے پانی کے ساتھ۔

فوائد:۔ یہ ہاضم ہے معدے کی ترشی کو دور کرتا ہے۔

سفوف ہاضم

بادیان ۱ تولہ
زیرہ سفید ۱ تولہ

تین ماشے کی مقدار میں یہ سفوف پانی کے ساتھ پھنکائیں۔

فوائد:۔ ہاضم ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔

سفوف مشتہی

چراتہ* ۱ تولہ
انیسون ۱ تولہ
الائچی کلاں ۱ تولہ
قرنفل ۱ تولہ

ایک ماشہ یہ سفوف پانی کے ساتھ پھنکائیں۔

فوائد:۔ یہ سفوف بھوک لگاتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔

نوٹ:۔ یہ سفوف جوارش جالینوس کا قائم مقام ہے۔

سفوف ہاضم

زنجبیل ۱۰ رتی
فلفل سیاہ ۱۰ رتی
ہینگ ½ رتی
نمک سیندھا ۳ رتی

اتنی مقدار میں یہ سفوف غذا کے بعد دیں۔

فوائد:۔ ہاضم اور محلل ریاح ہے۔

پیچش

دوائے پیچش

روغن بید انجیر ۲ تولے
گوند کا سفوف ۱۰ ماشے
عرق پودینہ ۱۰ تولے

پہلے گوند میں قدرے عرق شامل کر کے کھرل کریں۔ پھر روغن بید انجیر تھوڑا تھوڑا ملائیں۔ اس کے بعد عرق ملا دیں۔ اس ترکیب سے نہایت عمدہ سفید گاڑھا (مستحلب) تیار ہو جاتا ہے۔ اپنے دواساز کو اس دوا کے تیار کرنے کی مشق کرانی چاہیے۔

نوٹ:۔ حاد پیچش کے مریضوں میں آنتوں کی صفائی کا پہلے خیال کرنا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے روغن بید انجیر بہترین چیز ہے۔ اس نسخے کا وزن ۳ خوراکوں کے لیے ہے۔ اسے دن میں تین بار دیں۔

فوائد:۔ پیچش کی شکایت اس دوا سے جلد دور ہو جاتی ہے اور مروڑ جاتا رہتا ہے۔

سفوف پیچش

بیل گری کا سفوف ۳ ماشے
بادیان کا سفوف ۱½ ماشے

ایسی خوراک دن میں دو بار پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ پیچش کے لیے یہ سفوف بہت عمدہ ہے۔

سفوف پیچش

بیل گری کا سفوف ۳ ماشے
ملیٹھی کا سفوف ۱ ماشہ
دارچینی کا سفوف ½ ماشہ

ایسی خوراک دن میں دو بار پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ پیچش اور بدہضمی کو یہ سفوف جلد دور کرتا ہے۔

دوائے زحیر مزمن

پوست کرنچ ۲ تولے
آب گرم ۵۰ تولے

۲ گھنٹوں میں اس کا خیساندہ تیار کر کے صاف کریں اور ڈھائی ڈھائی تولے یہ دوا دن میں تین بار دیں۔

فوائد:۔ پرانی پیچش کے لیے یہ دوا بہت مفید ہے۔

دوائے زحیر مزمن

پھٹکری ۳ ماشے
آب نشاستہ ۵ تولے

آہستگی کے ساتھ اس دوا کا حقنہ کریں۔

فوائد:۔ پرانی پیچش کے لیے مفید ہے۔ مروڑ کو دور کرتی ہے

حب زحیر مزمن

افیون ⅛ رتی
توتیا ⅛ رتی
کافور ½ رتی
لعاب صمغ عربی بقدر ضرورت

یہ ایک گولی کا وزن ہے۔ ایسی ایک ایک گولی دن میں دو بار پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ پرانی پیچش کے لیے یہ گولیاں بہت کارآمد اور مفید ہیں۔

دوائے زحیر امیبائی

ہپواپی کاک روٹ ۲ رتی
ست مازو ۱ رتی
روغن پودینہ ۱ قطرہ

ہر چار گھنٹے بعد یہ دوا دی جائے۔

فوائد:۔ پیچش کے لیے مفید ہے جلد اثر دکھاتی ہے۔

اکزیما

سیال اکزیما

پھٹکری ۳ ماشے
سہاگہ ۳ ماشے
پانی ۲۰ تولے

اس سیال میں کپڑا تر کر کے اکزیما کی جگہ پر لگائیں۔

فوائد:۔ اکزیما کی تکلیف کو اس سے جلد سکون حاصل ہوتا ہے۔

دوائے ایگزیما

پوست کا پانی — ۲ تولے
روغن زیتون — ۲ تولے

دونوں چیزوں کو ملا کر خارش کی جگہ پر لگائیں۔
فوائد:۔ اس دوا سے بھی بیماری کی تکلیف بہت جلد کم ہو جاتی ہے۔

دوائے ایگزیما

گندھک — ۱ تولہ
سہاگہ — ۱ تولہ
کلیسہ — ۱ تولہ
سوڈا بائی کارب — ۱ تولہ

سب چیزوں کو اچھی طرح کھول کر کے تھیلے کو جگہ پر چھڑکیں۔
فوائد اس دوا سے یہ مرض جلد جاتا رہتا ہے۔ فوری طور پر بھی سکون ہوتا ہے۔

مرہم ایگزیما حاد

سفیدہ کاشغری — ۱۰ ماشے
نشاستہ — ۱۰ ماشے
ایسڈ سیلی سلک — ۲ ماشے
ویزلین — ۵ تولے

سب چیزوں کو حسب معمول ملا کر مرہم تیار کریں اور لگائیں۔

نوٹ:۔ یہ مرض بہت پایا جاتا ہے۔ ہر معالج کو اس کی واقفیت اور شناخت لازمی ہے۔ امراض جلدیہ کو سوداویت کی تاریک اور وسیع چادر میں لپیٹ کر اندھا دھند علاج نہیں کرنا چاہیے۔

مرہم ایگزیما مزمن

کولتار سولیوشن — ۱۰ ماشے
ہائیڈرارج امونیا — ۵ رتی
ویزلین — ۲ تولے

حسب معمول مرہم بنائیں۔ اور کام میں لائیں۔

سرخ بادہ

دوائے سرخ بادہ

آئیوڈین — ۱۰ رتی
اسپرٹ آف وائن — ۵ تولے

دونوں کو ملا کر مقام ماؤف پر بذریعہ پھریری لگائیں۔

امراض امعاء

حقنہ کاسرہ

ہینگ — ۱۰ ماشہ
زردی بیضہ مرغ — ۱ عدد
پانی — ۲۰ تولے

برائے نفخ و کسر ریاح کے لیے یہ حقنہ مفید ہے۔

حقنہ محرکہ

برانڈی — ۱ سے دو اوقیہ
آب گرم — ۱ سے ۳ اوقیہ

ضعف و نقاہت کی حالت میں یہ حقنہ کار آمد ہے۔

حقنہ غذیہ

دودھ — ۱۰ اوقیہ
قرص بنکریس (پنکریٹک ٹیبلٹ) — ۲ عدد

حقنہ مغذیہ بذریعہ نمبر ۸ کاتھیٹر دینا چاہیے۔ اس کو ساتھ شیشے کا قیف بذریعہ ۱۲ انچ لمبی ربڑ ٹیوب لگا دینا چاہیے۔ قاثاطیر گرم ہونا چاہیے۔ اور استعمال سے پہلے اسے ابال لینا چاہیے اور اسے مقعد میں اوپر کی طرف ۶ انچ داخل کر دینا چاہیے۔ حقنہ مغذیہ کا عام قاعدہ ہے کہ ۱۰ تولے سے زیادہ مقدار سیال کی نہ پہنچائی جائے۔

حقنہ حلوتیہ

گلیسرین (طوبی)، ۹ ماشے تا ۱ تولے تک پچکاری میں بھر کر نیم گرم استعمال کریں۔ اس مقصد کے لیے ایک خاص قسم کی پچکاری دستیاب ہو سکتی ہے۔

حقنہ مسکنہ

ٹنکچر افیون — ۱۰ سے ۲۰ بوند تک
لعاب صمغ عربی — ۲ سے ۵ تولے تک

...اور حسب ضرورت استعمال کریں۔

حقنہ ملینہ

سافٹ سوپ — بقدر ضرورت
آب گرم — ۱ سے ۲ پائنٹ

حسب معمول حقنہ کریں ملین ہے۔

حقنہ ملحہ

نمک طعام — ۲ تولے
پانی — ۵۰ تولے

حسب معمول حقنہ کریں۔ دست آور ہے۔

حقنہ تارپین

تارپین مصفیٰ — ۱½ تولے
لعاب صمغ عربی — ۲۰ تولے

حسب معمول حقنہ کریں۔ قبض کشا ہے۔

حقنہ بیدانجیر

روغن بیدانجیر — ۱ حصہ
روغن زیتون — ۴ حصے

۲ تولے سے ۲۴ تولے تک حقنہ کریں۔

(باقی آئندہ)

لندن کے ہسپتالوں کے معمولات

(گزشتہ سے پیوستہ)

ازجناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی۔ لاہور

گارگلز ـــــ غرارے

مندرجہ ذیل نسخوں کے محلول تیار کر کے محفوظ رکھیں۔ ضرورت کے وقت ایک اونس محلول چار اونس نیم گرم پانی میں ملا کر غرارے یا کلیاں کرائیں گلے، منہ، دانتوں، کوے دلہات، اور لوزتین کے امراض میں مفید ہیں۔

۱ الم ۱۰۰ گرین
ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ ۲۰۰ منم
ٹنکچر مر ۳۰۰ ,,
ایکوا ۲۰ اونس

کلیاں کرائیں۔ یہ دوا مرض سکربوط کے لئے مفید ہے۔

۲ گلیسرین بورکس ۲ ½ اونس
ٹنکچر مر ۲۰۰ منم
ایکوا ۲۰ اونس

غرارے کرائیں۔ یہ دوا گلے کے زخم اور ورم لوزتین کے لیے مفید ہے۔

۳ پوٹاسیم کلوریٹ ۱۶۰ گرین
ایسڈ ہائیڈروکلورک ۶۰ منم
گلیسرین ۹۰۰ منم
ایکوا ۲۰ اونس

غرارے کرائیں۔ خناق ورم لوزتین، ورم حلق، پائیریا وغیرہ کے لیے یہ دوا مفید ہے۔

۴ ہائیڈروجن پراوکسائیڈ ۵ اونس
گلیسرین بورکس ۲ ½ اونس
گلیسرین کاربالک ۴۰۰ منم
ایکوا منتھاپپ ۹۰۰ منم
ایکوا ۲۰ اونس

غرارے کرائیں خناق وغیرہ کے لئے یہ دوا مفید ہے

۵ بورکس ۶۰ گرین
پوٹاسیم کلوریٹ ۱۲۰ ,,
ٹنکچر مر ۱۰۰ منم
ایکوا ۲۰ اونس

غرارے اور کلیاں کرائیں۔ گلے کے زخم، مسوڑھے کے زخم اور حلق کی خراش کے لیے یہ دوا مفید ہے

انسفلیشیو (ہلاس۔ نسوار)

نیچے کے نسخے ناک کے امراض کے لیے مفید ہیں

۱ مارفیا ایسی ٹیٹ ۳ ڈرام
آئیڈوفارم ۱ اونس
ایسڈ بورک ۱ اونس
سٹارچ ۵ اونس

ہلاس بنالیں۔ نجر الانف کے لیے مفید ہے۔

۲ منتھول ۲ ڈرام
امونیا کلورائیڈ ۲ ½ اونس
ایسڈ بورک ۲ ½ اونس

ہلاس بنالیں۔ پرانے زکام کے لیے مفید ہے۔

۳ منتھول ۵۰ گرین
امونیا کلورائیڈ ۱۰۰ ,,
ایسڈ بورک ۲۰۰ ,,
لائیکوپوڈیم ۹۵۰ ,,

ہلاس بنالیں۔ زکام کے لیے مفید ہے۔

۴ منتھول ۲۵ گرین
کوکین ہائیڈروکلورائیڈ ۲۵۰ ,,
کمفر ۵۰ ,,
لائیکوپوڈیم ۱۰۰۰ ,,

ہلاس بنالیں۔ پرانے زکام کے لیے اکسیر ہے

۵ منتھول ۳۰ گرین
کوکین ہائیڈروکلورائیڈ ۵ ,,
ایسڈ بورک ۵۰۵ ,,
نفتھول سیلی سلیٹ ۳۰۰ ,,
کاربالک ایسڈ ۱۵۰ ,,

نسوار بنالیں اور استعمال کریں۔ نزلے کے لیے مفید ہے۔

۶ منتھول ۱۶ گرین
کوکین ہائیڈروکلورائیڈ ۴ ,,
امونیا کلورائیڈ ۳۰ ,,
بسمتھ اوکسی کلورائیڈ ۳۰ ,,
کمفر ۱۲ ,,
لائیکوپوڈیم ۱۴۰ ,,
اسٹارچ ۲ اونس

نسوار بنالیں ناک کے اکثر امراض میں مفید ہے

۷ منتھول ۱۶ گرین
کوکین ہائیڈروکلورائیڈ ۱ ,,
بسمتھ کاربونیٹ ایک اونس
ایسڈ بورک ایک اونس

ہلاس بنالیں۔ ناک کے بہت سے امراض میں مفید ہے۔

گلیسرینا (گلیسرین کے مرکبات)

۱ گلیسرین پنکریٹین

پنکریٹین ۲ اونس
گلیسرین ۱۰ ,,
سمپل انگزر ۱ ,,
ایکوا ۲۰ ,,

خوراک ایک ڈرام۔ مقوی معدہ ہے اور مرض سنگرہنی میں مفید ہے۔

۲ گلیسرین پے پین

پے پین ۳۶۲ ½ گرین
ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلوٹ ۸۰۰ منم
سمپل انگزر ۱ اونس
گلیسرین ۲۰ اونس

خوراک ۳۰ بوند سے ایک ڈرام تک ایک گھونٹ پانی کے ساتھ۔ ہاضم و مشتہی ہے۔

۳ گلیسرین پپسین

پپسین ۲ اونس
ایسڈ ہائیڈروکلورک ۱۱۰ منم
گلیسرین ۱۲ اونس
ایکوا ۲۰ اونس

۳۰ بوند سے ایک ڈرام تک ایک گھونٹ پانی کے ساتھ غذا کے بعد استعمال کریں۔ یہ دوا ہاضم و مشتہی ہے معدے کو طاقت دیتی ہے۔

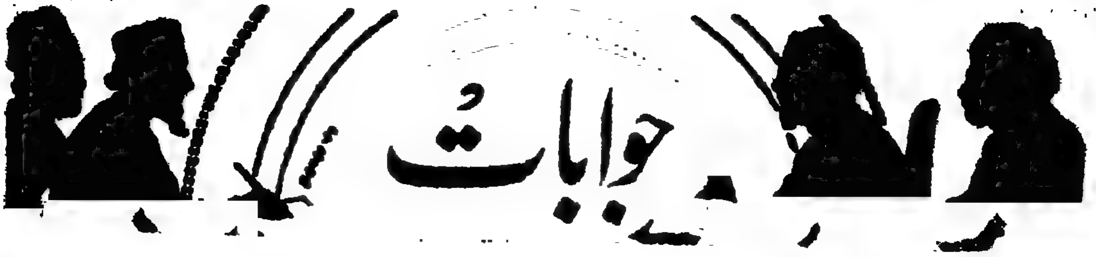
گرے پاوڈر

نسخہ:- مرکری ۱ ڈرام
چاک پری پیرڈ ۲ ,,

دونوں چیزوں کو ملا کر کامل ایک یوم کھرل کریں

خوراک ½ سے ۱ گرین تک۔
آتشک کے لیے مفید ہے۔

(باقی آئندہ)



(۱۳۹) **فوطے کا درد** :- (ا) کثرت [illegible] آپ کے اعصاب کم زور کر دیے ہیں اور اب آپ کو کسی قدر قبض بھی ضرور رہتا ہوگا قبض کی وجہ سے آنتوں میں بوجھ [illegible] اس مقام پر [illegible] اعصاب پر زیادتی ہو اور اس مقام پر وہی اعصاب ہیں جن کا تعلق فوطے سے ہے آپ چند روز کے لیے روغن [illegible] استعمال [illegible] رفع قبض ہو کر یہ شکایت بھی دور ہو جائے گی۔ ضعف اعصاب کے لیے کوئی مقوی دوا استعمال کر ڈالیے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) فوطے [illegible] نوشادر ایک تولہ سوا سیر پانی میں جوش دیجیے اور جب پانی تقریباً ایک سیر رہ جائے تو آگ سے اتار کر نیم گرم پانی میں [illegible] باقی دنوں میں خفیف درد کو دور کرنے کے لیے ضماد قیصوم بقدر ایک تولہ لے کر تھوڑے پانی میں حل کریں اور آگ پر پکا کر [illegible] نیم گرم [illegible] اور پتہ ارنڈ کا پتہ رکھ کر باندھ دیں۔ ضماد قیصوم فی تولہ ایک آنہ کے حساب سے ہمدرد دواخانے کو مل سکتا ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) [illegible] ۲۰ تولے میں نمک دیسی ۲۰ تولے روغن کنجد ۲۰ تولے ڈال کر پکائیں۔ جب تیل رہ جائے تو اسے چھان کر فوطے پر مالش کریں اور برگ دھتورہ گرم کر کے باندھ دیں۔ اور تعلب مصری، ستاور اور موصلی سفید ہم وزن کا سفوف بنا کر ۶ ماشے کی مقدار میں دودھ کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) یقیناً یہ شکایت کثرت مباشرت سے ہوئی ہے۔ آپ رفع قبض کے لیے اطریفل ملین ۶ ماشے رات کے وقت کھائیں اور کشتہ خبث الحدید دو چاول جوارش جالینوس ۵ ماشے میں [illegible] مقامی طور پر ضماد قیصوم استعمال کریں۔ دوائیں ہمدرد دواخانے سے مل سکتی ہیں۔ (حکیم محمد علی)

(ھ) [illegible] کی وجہ سے آپ کے فوطے میں درد ہو گیا ہے۔ اس کے رفع کرنے کے لیے آپ اسپغول ۲ تولے کو کنار ۲ تولے پانی میں پیس کر آنچ پر پکائیں [illegible] ایک تولہ روغن گل ملا کر فوطے پر لیپ کریں اور اوپر سے ارنڈ کا پتہ گرم کر کے باندھیں۔ حب سورنجان ۲ عدد رات کو سونے وقت نگل لیا کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(۱۴۰) **اختناق الرحم** :- (ا) آپ کی اہلیہ کی اختناق الرحم کی شکایت دور نہیں ہوئی ہے بلکہ ان کی موجودہ تکلیف بھی اسی کا ایک سلسلہ ہے۔ آپ انہیں "ایلیٹرس کارڈیل" استعمال کرائیے "اووبرین" کے انجکشن بھی ان کے لیے مفید ہوں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ثعلب مصری، سیاہ چکنی ڈیڑھ ڈیڑھ تولے، دانہ الائچی خورد، طباشیر، موچرس، گوند ڈھاک ہر ایک ۹ ماشے مصطگی رومی، ست گلو ہر ایک ۶ ماشے اکسیر نقرہ ۶ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کر کے ہم وزن شکر سفید ملائیں۔ اور سب دوا کی ۲۴ خوراکیں بنا کر رکھیں۔ ایک خوراک صبح ہی صبح گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

ورم رحم کے لیے حسب ذیل نسخہ استعمال کرائیں:۔ [illegible] مازو، پھٹکری، نمک لاہوری، نبات سفید، مویز منقے، کندر، بروزہ ہر ایک ۲ ماشے، عنب الثعلب ۹ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کر کے قطعہ حریر میں ملائیں۔ اور حسب معمول دائی سے اندر رکھوائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(نوٹ) اکسیر نقرہ ہمدرد دواخانے سے [illegible] روپے فی تولہ کے حساب سے مل سکتا ہے۔ ہمدرد صحت)

(ج) اس قسم کی شکایتوں کا علاج اس طرح ناممکن ہے، کیوں کہ جو دوائیں کھانے یا لگانے اور بذریعہ دائی استعمال کرنے کی لکھی جائیں گی ان کا تیار کرنا آپ کے لیے ناممکن ہے۔ لہٰذا ہمارے نزدیک مناسب یہ ہے کہ آپ ہمدرد دواخانے سے اس مرض کی پیٹنٹ دوائیں طلب کر کے استعمال کرائیے غذا شفادے گا۔ ستورین ایک تولہ صبح کے وقت آدھ پاؤ گائے کے دودھ میں حل کر کے پلائیے۔ معجون مقوی رحم ۶ ماشے رات کو دودھ کے ساتھ استعمال کرائیے اور مرہم داخلیون مرکب تولہ دائی کے ذریعے سے استعمال کرائیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) سگندھ بالا کا سفوف بنا کر ۶ ماشے صبح کو تازہ دودھ کے ساتھ پھنکائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) ایسے مریضوں کا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے قبض کی دائمی شکایت ہوتی ہے۔ بہت سے معالجین ان باتوں کا بالکل خیال نہیں کرتے اور وہ دھڑا دھڑ حابسات، مجففات اور قابضات استعمال کرتے چلے جاتے ہیں۔ نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلتا۔ بلکہ بعض اوقات مرض بڑھتا ہی جاتا ہے۔ رقت خون کی عام شکایت کی جاتی ہے۔ آپ کشتہ پوست بیضۂ مرغ ۲ چاول اور کشتہ قلعی دو چاول معجون موچرس ۹ ماشے میں ملا کر صبح کے وقت کھلائیں۔ غذا کے بعد کشتہ خبث الحدید دو برنج اور کشتہ شلث ۲ برنج جوارش جالینوس ۶ ماشے میں ملا کر دیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ اس غرض کیلئے اطریفل زمانی ۶ ماشے سوتے وقت کھلائیں۔ گل بابونہ، گوکھرو خشک، مرزنجوش اور قیصوم ایک ایک تولہ دو سیر پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور پچکاری کریں۔ غذا مقوی اور زود ہضم کھلائیں۔ سبز ترکاریاں زیادہ مفید ہوں گی۔ میں نے اس طریقۂ علاج سے بہت کامیابی حاصل کی ہے۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

آپ کی ابتدا ... سیلان اور ... [illegible] ... ۲ ماشے صبح کو نیم گرم دودھ کے ساتھ کھلائیں اور شام کو ... ماشے، سونف ۲ ماشے، تخم کاسنی ۲ ماشے پانی میں جوش دے کر مل چھان لیں اور شربت بزوری چار تولے ملا کر پلائیں۔ (حکیم چمن لال سہگل)

(۱۴۱) منضج (سوال) آپ حکما کا امتحان لیتے ہیں یا اپنے مرض کے متعلق ان سے مشورہ کرتے ہیں؟ جبکہ آپ کو اتنی طبی اصطلاحات معلوم ہیں تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ نے طب کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ کیا آپ کے سوالات کے جواب طب کی کوئی کتاب نہ دے سکی جو آپ نے کسی غریب مریض کی حق تلفی کر کے ہمدرد صحت کے قیمتی صفحے کی اتنی جگہ ضائع کی؟ یہ صفحات تو ان غریب مریضوں کی امداد کے لیے وقف کر دئے گئے ہیں جو اچھے اور مشہور ماہرین فن سے اپنے مرض کے متعلق مشورہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ طبی مسائل کے متعلق استصواب رائے منظور ہے تو اپنے سوالات ایک مضمون کی شکل میں ترتیب دے کر ہمدرد صحت میں اشاعت کی غرض سے بھیج دیا کیجئے۔ میرا خیال ہے کہ حکیم عبدالحمید صاحب موصوف اس قدر علم دوست ہیں کہ طبی مسائل کی تحقیق کے لیے اپنے رسالے کے صفحات میں گنجائش نکال دیں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اخلاط ثلاثہ کے منضجات یہ ہیں:-

منضج صفرا: عناب، گل بنفشہ، گل نیلوفر، شاہترہ، تخم کاسنی، بیخ کاسنی نیم کوفتہ، گل سرخ، سکنجبین۔

منضج بلغم: مویز منقے، بادیان، ملیٹھی، تنکاعی، پرسیاؤشاں، انجیر زرد، گل سرخ، گل قند عسلی۔

منضج سودا: سپستاں، عناب، گاؤزبان، بادرنجبویہ، اسطوخودوس، ملیٹھی، پرسیاؤشاں، بادیان، شاہترہ، گلقند۔

اگر ایک خلط کے ساتھ دوسری خلط کی آمیزش ہوتی ہے تو دونوں کے منضجات ملا کر دئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ عوارض کی رعایت سے بعض دواؤں کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے اور بعض کو خارج بھی کر دیا جاتا ہے۔

اگرچہ بعض اوقات صرف منضجات کے استعمال سے خلط میں اعتدال پیدا ہو کر مرض رفع ہو جاتا ہے اور مسہل کی ضرورت باقی نہیں رہتی لیکن عموماً اطبا کا دستور یہی ہے کہ وہ منضج کے بعد مسہل ضرور دیتے ہیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) جامع کبیر حصہ اول ملاحظہ فرمائیے۔ اس میں آپ کو اخلاط ثلاثہ کے منضج ملیں گے۔ آپ کے سوال کے دوسرے حصے کے متعلق عرض ہے کہ واقعہ ایسا نہیں جو اعضا مبتلا ہوتے ہیں ان کے لحاظ سے ان مقررہ منضجات میں کچھ تغیر و تبدل و اضافات بھی ہوتے ہیں۔ اگر آپ طبیب نہیں تو ان کے جاننے کی آپ کو ضرورت ہی کیا ہے۔ اگر آپ جاننا چاہتے ہیں تو بسم اللہ کر کے علم طب پڑھنا شروع کر دیجئے اور کسی اچھے طبیب کے مطب میں بیٹھیے۔ لیکن خاموش ہو کر بیٹھی نہ کیجیے۔ بلکہ حکیم صاحب کو یہ کہہ کر پریشان کرتے رہیئے گا کہ فلاں دوا کیوں بڑھائی ہے اور فلاں دوا کیوں ترک کر دی۔ وہیں آپ کے تیسرے حصے کا بھی جواب مل جائے گا۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(د) ہر خلط کے لیے علیحدہ علیحدہ منضج ہوتے ہیں۔ عام طبی کتابوں سے آپ کو کیفیت معلوم ہو سکتی ہے۔ (حکیم چمن لال سہگل)

(۱۴۲) **ضعف باہ**:- (ا) جہاں تک امید رکھنے یا نہ رکھنے کا سوال ہے میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ میرا ایمان تو "لاییئس الا الکفرون" پر ہے جو میرے خدا کا فرمان اور میرے مذہب کی تعلیم ہے اور جس کا یہ مطلب یہ ہے کہ خدا سے انکار کرنے والوں کے سوا اور کوئی مایوس نہیں ہوا کرتا۔ بہ الفاظ دیگر مایوس اور ناامید ہونا کفر ہے۔ آپ کے سوال کی صورت اگر یہ کر دی جائے "کہ انسان میں قوت باہ کس عمر تک قائم رہتی ہے اور جسم انسانی سے یہ صلاحیت کس عمر میں دور ہو جاتی ہے۔ اگر باہ میں کوئی نقص پیدا ہو گیا ہے تو علاج کا اثر قبول کر سکے اور قوت باہ کی خرابی کا وہ درجہ کونسا ہے کہ جس کے بعد وہ ناقابل علاج ہو جاتی ہے" تو یقیناً ان تینوں باتوں کا جواب دیا جا سکتا ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ آپ کی توجہ بھی اسی جانب منعطف کرنا پڑے گی کہ اگر ہمدرد صحت کے ان چند صفحات کو "طبی مسائل" کے ذکر سے خالی ہی رکھا جائے تو بہتر ہے۔ بہت مختصر طور سے میں اتنا عرض کئے دیتا ہوں کہ تعین عمر کسی طرح نہیں کیا جا سکتا۔ بعض لوگ نادر و لذا بھی ہو سکتے ہیں کہ ایک سو پچیس سال کی عمر میں اولاد پیدا کرنے کے قابل ہوں اور بعض بظاہر تندرست اور توانا لوگ عین نوجوانی ہی میں اس قوت سے محروم ہوتے ہیں۔ علاج پذیری کی صلاحیت بھی قوت مدبرۂ بدن پر منحصر ہے جس شخص میں یہ قوت جس قدر زیادہ ہو گی اسی قدر علاج پذیرائی کی صلاحیت بھی زیادہ ہو گی۔ یقینی حد اس میں بھی ممکن نہیں۔ اور پیدائشی نامردی کے علاوہ مرض کی کسی کیفیت و حالت کو یقین کے ساتھ لاعلاج نہیں کہا جا سکتا۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ضعف باہ کے متعلق بڑے تجربے کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کے لیے کوئی خاص دوا مفید نہیں ہوا کرتی۔ اس لیے کہ اکثر مریض دراصل بالکل مختلف امراض میں مبتلا ہوتے ہیں اور جب تک ان امراض کا ازالہ نہ ہو جائے کامیابی نہیں ہوتی۔ عموماً سوزاک، آتشک، ذیابیطس، ضعف اعضائے رئیسہ، سوء ہضم، افکار آلام، غم اور وہم وغیرہ امراض کے اکثر مریض ضعف باہ کی شکایت کرتے ہیں۔ ان کا علاج سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہوتا کہ ان کے اصلی مرض کا علاج کیا جائے۔ ایسی صورت میں وقت، عمر کی قید لگانا بالکل جائز نہیں ہے۔ بہتر صورت یہی ہے کہ یا تو خود مریض طبیب کے پاس آکر تشخیص مرض کرائے یا پھر مفصل کیفیت لکھ کر روانہ کرے اس کے بعد طبیب جو مشورہ دے اس پر عمل کرے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بہ لحاظ قوت جسمانی ۵۰ سے چالیس سال تک کی عمر میں بھی صحت کا امکان ہے اگر بالکل ہی قوت شہوانیہ زائل ہو گئی ہے تو علاج نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر اس قوت میں کچھ حس ہے تو علاج کرنا چاہیئے۔

لیکن تجدید شباب کے فرنگی ماہرین کے ہاں غالباً عمر اور حالت ضعف کی کوئی تخصیص نہیں ہے صرف کافی مالدار ہونے کی ضرورت ہے۔

(حکیم محمد علی چھپروی)

(۱۴۳) جریان وغیرہ :- (ا) آپ "ویرومن" کے انجکشن لگوائیے اور اس کے ساتھ ساتھ کوئی دوا بھی استعمال کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) طباشیر، دانہ الائچی خورد، ثعلب مصری، بہوسی اسپغول، مصطگی رومی، دارچینی، بدھاری قند، بہمن سفید، برگ گاؤزباں، گوند ڈھاک، ست بیروزہ اصلی، بیج بند، گجراتی، ست گلو، مغز تخم تربندی، تال مکھانا، گوند سینبل، موصلی سینبل، موچرس، تودری سفید، ست سلاجیت اصلی ہر ایک ایک تولہ، الیہ نقرہ ۱ تے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ہم وزن سفید شکر ملا کر رکھیں اور نو نو ماشے یہ دوا صبح و شام دودھ میں ملا کر استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)
(ج) آپ یہ معجون بنا کر استعمال کیجیے۔ اُمید ہے کہ اس کے استعمال سے جریان دور ہو جائے گا۔ اور معدے کے لیے بھی بار گراں نہیں ہوگی۔
نسخہ: خولنجان، ستاور، موصلی سفید، موصلی سیاہ، ست گلو، اسگندھ ناگوری، گوند ڈھاک، ممندر سوکھ، گوند سپاجنہ، موچرس، مصطگی رومی، بہمن سفید، شقاقل، ثعلب مصری، دارچینی، تج، چھوٹی خورد ہر ایک تولہ، کھانڈ، شہد خالص ہر ایک سو تولے۔ کھانڈ اور شہد کا قوام بنائیں اور اس میں دوائیں کوٹ چھان کر ملائیں۔ روزانہ صبح کے وقت یہ معجون نو ماشے لے کر اس میں کشتہ قلعی ایک رتی ملائیں اور دودھ یا پانی کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم عبد الواحد)
(د) آپ یہ معجون تیار کر کے روزانہ صبح و شام کھائیں۔ بیج بند سیاہ، تخم املی ہر ایک ۶ ماشے، مندر ایک تولہ، خار خسک خورد ایک تولہ، تال مکھانا ایک تولہ، سپستاں ۱۲ تولے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر حسب معمول شہد خالص میں معجون بنائیں۔ مقدار خوراک ۹ ماشے ہمراہ دودھ۔ بعد غذا حب کبد نوشادری ۲ عدد لے لیں۔ اگر قبض ہو تو اطریفل زمانی ۹۔۹ ماشے ہفتے میں دو بار استعمال کریں۔ اور سبز ترکاریوں کا استعمال ضروری ہے۔ حفظان صحت کے قواعد کی پابندی کریں۔ (حکیم محمد علی چھپروی)
(ہ) سنگ جراحت، ستاور اور ثعلب مصری پانچ پانچ تولے اور مصری دو چند لے کر سفوف بنائیں اور ایک تولہ یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ صبح کے وقت کھایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوسانجھ)
(و) آپ شربت فولاد ۲۰-۲۰ ماشے کھانے کے بعد دونوں وقت استعمال کریں اس کے بعد کشتہ مثلث ۱ رتی صبح کو مکھن میں اور شام کو بالائی میں ملا کر استعمال کرتے رہیں۔ پھر اگر ضرورت ہو تو لبوب اعظم ہمدرد دواخانے سے منگوا کر استعمال میں لائیں۔ اگر آپ کی اہلیہ میں کوئی نقص ہے تو ان کا بھی علاج کیجیے۔ (حکیم جوہر بنگلہ خولی)

(۱۴۴) مقوی بصر سرمہ :- (ا) نسخہ مقوی بصر بھی ہو، آنکھوں کی تھکن کو بھی دور کرے معمولی عوارض چشم کا ازالہ بھی کر سکتا ہو، بینائی کو بھی قوت دینے والا ہو اور سیاہ رنگ کا بھی نہ ہو تو کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ نسخہ آپ کو کس لیے درکار ہے۔ اگر آپ کی آنکھ میں کوئی تکلیف ہوتی تو آپ اس کو بیان کرتے اور کالے گورے کی کوئی شرط نہ لگاتے۔ ظاہر ہے کہ آپ ہمدرد صحت کی اس رعایت سے جو اس نے مریضوں کی امداد کے لیے روا رکھی ہے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) زنک سلفیٹ ۱ حصہ اور بورک ایسڈ دس حصے لے کر خوب کھرل کریں اور ایک ایک سلائی رات کو سوتے وقت لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین)
(ج) آپ کی خواہش کے مطابق ایک مقوی بصر سرمے کا نسخہ لکھتا ہوں۔ یہ سرمہ تقویت بصر کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ یہ آنکھ کی کمزوری، سرخی، خارش اور دھند کو دور کرتا ہے۔ اس کے اجزا زیادہ قیمتی بھی نہیں ہیں اور نہ اس کا رنگ گہرا سیاہ ہے۔
نسخہ سرمہ مقوی بصر: جست شگفتہ ۲ تولے، پھٹکڑی سفید کھیل کی ہوئی دو تولے، مرجان سوختہ، صدف کلاں سوختہ ہر ایک ایک تولہ، سرمہ سیاہ دو تولے، چاندی کے ورق ۱۰۰ عدد۔ پہلے دواؤں کو کھرل میں ڈال کر باریک کریں۔ اس کے بعد چاندی کے ورق ایک ایک ڈالتے اور کھرل کرتے جائیں جب ورق اچھی طرح کھرل ہو چکیں تو تھوڑا تھوڑا عرق گلاب ڈال کر تین روز تک کھرل کریں۔ اس کے بعد اس وقت تک کھرل کرتے رہیں کہ سرمہ خشک ہو کر باریک ہو جائے۔ پھر اس کو ریشم کے باریک کپڑے میں چھان کر شیشی میں محفوظ رکھیں اور روزانہ صبح و شام یا صرف رات کو سلائی سے آنکھوں میں لگائیے۔ (حکیم عبد الواحد)
(د) طبیب آپ کے حکم کا پابند نہیں ہو سکتا۔ آپ کو اس کے حکم کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ جیسا وہ مناسب سمجھے گا لکھے گا۔ خواہ وہ سفید ہو یا سیاہ۔ حکیم سید محمد اسد علی صاحب جودھ پوری کو لکھیے۔ (حکیم محمد علی چھپروی)
(ہ) سرمہ سفیدہ ۲ تولے، مغز تخم سرس سیاہ ایک تولہ، بھیم سینی کافور ۲ رتی کو روح گلاب میں کئی روز تک کھرل کر کے رکھیں۔ یہ سرمہ بینائی کو قوت دیتا ہے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(۱۴۵) پاؤں کی انگلی کا درد :- (ا) غالباً نقرس نہیں ہے۔ عام جسمانی کمزوری اور بالخصوص عصبی کمزوری میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔ آپ انہیں "بینٹاوین" کی گولیاں استعمال کرائیں اور ساتھ ہی ساتھ "بی سیکس" غذا کے طور پر دیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) شورہ قلمی ایک تولہ، سفوف پوست بیخ مدار دو تولے، اسپرین ۶ ماشے، پوٹاشیم برومائیڈ ۶ ماشے، آرد پوست بندق (ریٹھا) ۶ ماشے، افیون ۳ ماشے۔ تمام دواؤں کو باریک کر کے سفوف بنالیں اور ضرورت کے وقت ایک ماشہ یہ دوا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)
(ج) اس قسم کی شکایتوں کا علاج بتلانے کے لیے دوسرے حالات کا معلوم ہونا بھی ضروری ہے۔ میرے خیال میں آپ کو ضعف ہضم اور قبض کی شکایت بھی ہوگی۔ اگر میرا خیال صحیح ہے تو آپ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت معجون اذاراقی ایک ماشہ، جوارش جالینوس ۶ ماشے میں ملا کر کھائیے اور دوسرے تیسرے روز حب عصارہ چار پانچ عدد رات کو سوتے وقت پانی کے گھونٹ کے ساتھ نگل لیا کیجیے۔ ان کے استعمال سے اجابت صاف

جاری رہے گی۔

نسخہ حب عصارہ ریوند (صبر ایلوا) عصارہ ریوند ہر ایک ایک تولہ، مصطگی ۶ ماشے۔ تینوں کو باریک پیس کر تھوڑا پانی ملا کر دانہ ماش کے برابر گولیاں بنائیں (حکیم عبد الواحد)

(د) بہرحال مقامی معالج کی تشخیص ہماری ان دیکھی تشخیص سے مزید بہتر ہے۔ آپ پھر ان ہی کی طرف یا کسی اچھے مقامی معالج کی طرف رجوع کریں۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(ہ) پیشاب کے معائنے کے بغیر کوئی رائے قائم کرنا مشکل ہے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) دو سیر گودہ گھی کوار کو گھی ایک سیر پختہ میں بریاں کریں۔ پھر اس میں مصری ایک سیر پختہ ملا کر صبح کو ۵ تولے کھا لیا کریں۔ موم روغن کی مالش انگلی پر کیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۴۶) **کمر کا درد:-** (ا) کمر کا درد صد ہا مختلف اسباب سے پیدا ہو سکتا ہے۔ آپ کی تحریر بہت ہی مجمل اور مبہم ہے۔ صرف اتنا معلوم کر کے کہ آپ کی کمر میں درد رہتا ہے اور چند روز سے ہلکا بخار بھی لاحق ہو گیا ہے کوئی صحیح رائے قائم کرنا دشوار ہے۔ بہرحال آپ "سوڈا ایسل سلاس" دس دس گرین کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ تین چار روز تک استعمال کر کے دیکھ لیجئے ورنہ بہتر تو یہی ہے کہ مقامی طور پر کسی حکیم یا ڈاکٹر سے رجوع کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) صبح ہی صبح خمیرہ گاؤزباں ۷ ماشے، خمیرہ بنفشہ ایک تولہ، لعوق سپستاں خشخاشی ۲ تولے عرق بادیان میں ملا کر پی لیا کریں۔ اسی طرح رات کو سوتے وقت یہ دوا پئیں۔ دو تین روز کے استعمال سے بھی اگر بخار دور نہ ہو تو صبح و شام معجون سورنجان ۶-۶ ماشے استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین)

(ج) یہ کمر کا درد بخار کے ساتھ اچھا نہیں ہے۔ آپ کسی اچھے مقامی معالج کی طرف جلد سے جلد رجوع کیجئے۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(د) سلاجیت ایک رتی جوارش زرعونی عنبری ۷ ماشے میں ملا کر استعمال کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) مغز کرنجوہ، افسنتین رومی، سوڈا ایسل سلاس ہر ایک تولہ کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور ایک رتی سے چار رتی تک یہ دوا تازہ پانی کے ساتھ دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم جوند سنگھ)

(۱۴۷) **منہ آنا:-** (ا) مریضہ کو چند روز "ملک آف میگنیشیا" استعمال کرائیے اور غذا دودھ، دہی اور پھلوں کے علاوہ کچھ نہ دیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) کسی قابل و لائق جرّاح سے وریدِ تحت اللسان کی فصد کھلوا دیجئے۔ انشاء اللہ صحت ہو گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) یہ ایک خاص مرض ہے جو زیادہ تر عورتوں کو لاحق ہوتا ہے۔ معجون سنگ دانۂ مرغ ۷ ماشے صبح کے وقت مریضہ کو کھلائیے اور مندرجہ ذیل دوا بنا کر کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت دیجئے۔ امید ہے کہ ان کے استعمال سے مریضہ کو آرام ہو جائے گا۔ غذا میں ملائم کھچڑی، ساگو دانہ جیسی ہلکی چیزیں دی جائیں۔ نسخہ:- سنگ دانۂ مرغ اور اس کی آنتوں کو صاف کر کے ایک چینی کے چھوٹے سے مرتبان میں قیمہ کر کے ڈالیں اور ان پر قدرے نمک (بقدر ذائقہ) چھڑک کر سرپوش سے بند کر کے ایک دیگچی میں رکھیں اور دیگچی میں اتنا پانی بھر دیں کہ مرتبان کی گردن تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد دیگچی کو چولہے پر چڑھائیں اور اس کے نیچے ہلکی آگ جلائیں، یہاں تک کہ پانی جوش کھانے لگے۔ لیکن اس بات کی احتیاط رکھیں کہ پانی جوش کھا کر مرتبان میں نہ پہنچ جائے۔ پندرہ بیس منٹ کے بعد مرتبان کو دیگچی سے نکال کر سنگ دانہ اور آنتوں سے نکلا ہوا پانی الگ کریں۔ اب اگر یہ پانی دو تولے ہو تو اسپرٹ کلوروفارم ۲ ماشے اور شربت انار چار تولے اس میں ملا کر ایک شیشی میں رکھیں۔ کھانا کھانے کے بعد ایک چمچہ (تقریباً ۴ ماشے) یہ دوا پئیں۔ امید ہے کہ چند روز کے استعمال سے مریضہ کے مرض میں کمی شروع ہو جائے گی۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) غالباً معدہ خراب ہے۔ دودھ میں چونے کا پانی ملا کر کھلائیے۔ سبز ترکاریاں اور ساگ زیادہ کھلائیے۔ چٹپٹی چیزوں سے قطعی پرہیز کرائیے۔ میٹھا بھی برائے نام ہی ہونا چاہیئے۔ شاید یہی اس کا علاج ہے۔ سہاگہ بریاں ۳ ماشے شہد دو تولے میں حل کر کے منہ میں اور زبان پر لگائیے۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(ہ) تخم بابری، بیخ حنظل، کیکر پھلی، پوست نیم، عشبہ مغربی، گلو، سبز چیتا، چرائتہ، مجیٹھ، وچ کنگی، برادہ صندل سفید، دار ہلد، کشنیز، گل سرخ ہر ایک ۱۰ تولے، کشمش سبز چالیس تولے، شہد ایک سیر، پانی ۵ سیر۔ چینی کے برتن میں سب دواؤں کو ایک ہفتے تک دھوپ میں رکھیں پھر عرق چھان لیں۔ خوراک ۲ تولے سے ۴ تولے تک صبح کے وقت۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مریضہ کے خون میں کیلسیم (چونے) کی کمی ہے اس لیے مناسب ہے کہ آپ مریضہ کو (چونے) کے مرکبات استعمال کرائیں۔ (کوی راج بھائی جیون داس)

(۱۴۸) **کتھے کا نسخہ:-** (ا) آپ نے کپڑا دھونے کے صابون بنانے کا یا خود نویس قلموں کے لیے سیاہی تیار کرنے کا نسخہ کیوں نہ پوچھا؟ مہربان! ہمدرد صحت میں بیماروں کے لیے نسخے لکھے جاتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جس رسالے میں آپ نے یہ سوال بھیجا ہے اس کا نام "ہمدرد صحت" ہے "صنعت و تجارت" نہیں۔ ناظرین ہمدرد صحت اس قسم کے سوالات سے اس مفید رسالے کو معاف رکھا کریں تو شاید مریضوں کے لیے اس میں زیادہ گنجائش نکل سکے۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(۱۴۹) **کثرت احتلام:-** (ا) آپ انہیں مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیے:- پوٹاسیم برومائڈ ۱۰ گرین، سوڈا بائی کارب ۱۰ گرین، ٹنکچر جنجر

دس بوند، ٹنکچر کارڈیم کمپاؤنڈ دس بوند، سیرپ ادرینیشیائی ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کی جائیں۔ اگر کرم امعا حقیقت میں ہیں تو ان کے اخراج کے لیے مقامی طور پر کوئی دوا استعمال کرا دیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پہلے پیٹ کے کیڑوں کا علاج کیجئے۔ اس کے جواب نمبر ۱۴۳ کا نسخہ تیار کر کے استعمال کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) اگر مریض کے پیٹ میں کیڑے موجود ہیں تو پہلے ان کا علاج کرائیے۔ اس کے بعد معدے اور آنتوں کو تقویت دی جائے اور ہضم کی اصلاح کی جائے۔ اس کے بغیر ترتیب انتظام کے علاج ناممکن ہے۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) پیٹ کے کیڑے کئی طرح کے ہوتے ہیں اور ہر قسم کے لیے مخصوص دوائیں ہوتی ہیں۔ سب سے پہلے ان کرموں سے نجات پانا ضروری ہے۔ بہت ممکن ہے کہ صرف کرموں کے ہلاک ہو جانے سے ہی تمام شکایتیں دور ہو جائیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ مقامی معالج سے مشورہ کر کے ان کرموں کو ہلاک کیجئے۔ (حکیم قمر علی)

(ہ) کمیلہ ۳ رتی کی مقدار میں لے کر دی گئی ہے۔ چٹانک میں ملا کر نہار منہ صبح کے وقت تین روز تک کھائیں۔ اس کے بعد روغن ارنڈی ۲ تولے کا جلاب لے لیں۔ پھر ایک ہفتے بعد گزشتہ التزام کے لیے سفوف اپنی دانست نیم گرم دودھ یا تازے پانی کے ساتھ چند دن تک متواتر استعمال کریں۔ (حکیم چندن لال)

(۱۵۰) **پھولا** :- (ا) کسی ہوشیار ماہر امراض چشم سے آپریشن کرا لیجئے۔ مصنوعی پتلی بنا دی جائے گی اور مریض اس آنکھ سے دیکھنے کے قابل ہو جائے گا۔ آپریشن ہر قسم کے خطرے سے خالی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حب سبز جس کا نسخہ ہمدرد صحت میں کئی بار شائع ہو چکا ہے، بنا کر استعمال کیجئے۔ (حب سبز ہمدرد دواخانے سے مل سکتی ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱۲ روپے)
(حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) اب اس پھولے کا علاج ناممکن ہے اپنا وقت اور پیسہ فضول ضائع نہ کیجئے۔ البتہ ماؤف آنکھ کی سوزش اور درد کے ازالے کے لیے کسی خصوصی معالج امراض چشم کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) معاملہ نازک ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ آپ کسی ماہر امراض چشم سے مشورہ لیجئے اور اسی کا علاج کیجئے۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(ہ) بہتر یہ ہے کہ آپ کسی ماہر امراض چشم سے رجوع کریں۔ اور کسی مجرب نسخے کی تلاش میں رہ کر بھی بصارت نہ کھوئیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) ماہیران چینی، کافور بھیمسینی، دھل ہر ایک ایک ماشہ کو آب پیاز سفید میں گھس کر اور شہد ایک تولہ ملا کر قطرہ قطرہ آنکھوں میں ٹپکائیں۔ ہزارہا مریض اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ (حکیم لالہ ہری رام دوساجھ)

(۱۵۱) **اسقاط** :- (ا) مریضہ کی تندرستی ممکن ہے کہ بظاہر اچھی ہو لیکن بہ باطن اچھی نہیں ہے۔ بار بار اسقاط حمل اس بات کا ثبوت ہے کہ رحم اور رحم سے متعلق عضلات کمزور ہیں۔ ان کے لیے باقاعدہ ایک طویل مدت تک علاج کی ضرورت ہے۔ بہترین صورت تو یہ ہوگی کہ کسی اچھے زنانہ ہسپتال میں چند روز کے لیے انہیں داخل کر دیا جائے۔ اگر یہ ممکن نہیں ہے تو ایک مدت تک ان کو "ایسنس سیرپ" چالیس چالیس بوند روزانہ تین مرتبہ ذرا سا پانی ملا کر استعمال کرانا چاہیے۔ لیکن یہ صرف ایک ایسا ہی نسخہ ہے کہ جو اسباب مرض معلوم کیے بغیر لکھ دیا گیا ہے۔ اس سے نقصان کچھ نہ ہوگا فائدہ ممکن ہے ہو جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) اس نسخے کو ضرور بنا کر استعمال کرائیے۔ تودری۔ بھنگ، افیون، جائفل، جاوتری، مشک خالص، برادہ دندان فیل، لونگ، چھالیا ہر ایک تین تین ماشے، قند سیاہ کہنہ دو تولے۔ سب چیزوں کو کوٹ کر حسب معمول چنے برابر گولیاں بنا لیں۔ بعد فراغت حیض ایک گولی صبح اور ایک شام کو گائے کے دودھ کے ساتھ ایک ہفتے تک استعمال کرائیں۔ اس دوا کے استعمال کے دوران میں جو حمل قرار پائے گا وہ انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) اگر آپ کو اولاد کی تمنا ہے اور ضرور ہے تو پہلے ادھر رجوع کیجئے۔ ایک سال تک اہلیہ صاحبہ سے دوری اختیار رکھیے۔ مباشرت سے بالکل پرہیز کیجئے۔ ایک سال کے بعد جب حمل قرار پائے تو "معجون حمل عنبری علوی خاں" ہمدرد دواخانے سے طلب کر کے کھلائیے۔ قوی امید ہے کہ وقت مقررہ پر بچہ صحیح اور تندرست پیدا ہوگا۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) آپ نے یہ نہیں لکھا کہ مریضہ کو کبھی امراض خبیثہ میں سے کوئی مرض ہوا یا نہیں؟ لیڈی ڈاکٹر سے معائنہ کرائیے اور خون کا امتحان کرا کے یہ معلوم کیجئے کہ آتشک تو ان امراض کا سبب نہیں ہے۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(ہ) اصل السوس مقشر، آملہ اور لودھ ہم وزن لے کر خوب باریک پیس لیں۔ اور مہینہ بھر میں سات روز تک تین تین ماشے یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم جوند سنگھ)

(و) آپ مریضہ کو آیورویدک مرکب "سپل کلیان گرت" کا استعمال حمل کے تیسرے مہینے سے کرائیں۔ یہ نسخہ آیورویدک قرابادینوں میں سے مل سکتا ہے۔
(کوی راج بھائی جیون داس)

(۱۵۲) **اکوتہ اور بال خورہ** :- اس قدر افزائی کے لیے ممنون ہوں کہ مجھے مخصوص طور پر مشاورت کے قابل سمجھا گیا لیکن مجرمانہ کہ ایک ایسے بزرگ کو میں کیا مشورہ دوں جو خود ہی مجھ سے بہت زیادہ واقف و باخبر ہیں۔ میرے مشاہدے میں آیا ہے کہ اکثر یا جسے عرف عام میں چھاجن یا چھجنا کہا جاتا ہے کبھی کبھی قلت دم (انیمیا) کے باعث بھی لاحق ہو جاتا ہے اور کبھی اس سبب سے بھی کہ خون میں کیلسیم (چونا) کی مقدار ناکافی ہو۔ اگر یہ اسباب ہوں تو خارجی علاج اکثر ناکام رہتے ہیں۔ آپ کے مریض اگر ان دونوں اسباب میں سے کسی میں مبتلا ہوں تو قلت دم کی صورت فولاد کا استعمال کرائیے۔ یا "آئرن آرسینائٹ" کے انجکشن لگا دیجئے اور اگر کیلسیم کی مقدار خون میں کم ہو تو "کولائڈل کیلسیم" کے انجکشن بہت مفید ثابت ہوں گے۔ بعض اوقات کیلسیم کے انجکشنوں کا اثر بالکل جادو کی طرح ہوتا ہے۔ خارجی علاج کے طور پر اگر دانوں میں سے پانی رستا ہو تو لیڈ ایسی ٹیٹ کا لوشن بہت اچھا ہے۔ پانی نہ نکلتا ہو تو سادہ زنک آئنٹمنٹ۔ جن میں ڈاکٹر کا ریفرنس

ویزلین سفید ملا کر اس مرہم کو استعمال کرائیے۔ بال خورے کے لیے کوئی ایسی قابل اعتبار دوا کہ جس سے دوبارہ بال پیدا ہو جائیں ہیں نہیں بتا سکتا۔ اشتہارات بہت سی دواؤں کے نظر سے گزرا کرتے ہیں؟ وہ غالباً آپ کے ملاحظے سے بھی گزرے ہوں گے۔ یہ ایک مسلمہ چیز ہے کہ اگر بالوں کی گلٹیاں ضائع ہو چکی ہیں تو پھر اس مقام پر بال نہیں پیدا ہو سکتے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایرس اور اکوسیا الگ الگ بیماریاں ہیں۔ لیکن میں ایسی دوا سمجھتا ہوں جو تینوں مرضوں کے لیے مفید ہوگی۔ کالے سانپ کو ایک ہانڈی میں بند کر کے گل حکمت کریں۔ پھر اسے دو من اپلوں میں پھونک دیں۔ جب آگ ٹھنڈی ہو جائے تو ہانڈی کے اندر کی خاکستر نکال کر پیس لیں۔ ضرورت کے مطابق اس خاک کو پانی میں حل کر کے ماؤف جگہ پر لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جواب نمبر ۱۴۲ کا نسخہ تیار کر کے استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۵۳) **سر کی خشکی**:- (ا) آپ مندرجہ ذیل مرہم بنائیے۔ تیل کی بجائے سر پر اسی مرہم کی مالش کرایا کیجیے۔ سفید ویسلین ۳ ڈرام، لینولین ایک ڈرام، سپرلین نصف ڈرام، ایسنس گلاب ۱۰ بوند۔ سب چیزوں کو اچھی طرح ملا لیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آب آملہ سبز، آب برہمی سبز، آب بھنگرہ سبز ایک ایک پاؤ۔ روغن کنجد تین پاؤ میں ملا لیں۔ پھر سب کو ملا کر آگ پر پکائیں۔ جب پانی سب جل جائے تو تیل صاف کر کے بوتلوں میں بھر لیں۔ جی چاہے تو کوئی خوشبو بھی اس میں ملا لیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) سر کی بھوسی کی شکایت عموماً عام جسمانی کمزوری، ہضم کی خرابی اور خون کی کمی کے باعث ہوا کرتی ہے۔ آپ روزانہ کشتہ فولاد ایک رتی جوارش جالینوس ۲ ماشے میں ملا کر کھائیے اور سر پر روغن آملہ لگائیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) بیری کے پتوں کے پانی سے بالوں کو دھویا کریں۔ اس کے بعد ناریل کا تیل لگائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) بھنگرہ سبز اور آملہ سبز کا پانی پانچ پانچ تولے لے کر دس تولے روغن سرسوں میں جلا لیں۔ پھر تیل کو صاف کر کے ایک تولہ روغن بادام، ایک تولہ روغن کدو شامل کریں اور صبح و شام دونوں وقت سر پر مالش کریں۔ (حکیم جوند سنگھ)

(۱۵۴) **تھوہڑ کا دودھ**:- (ا) تولہ دو تولے تک ہمارا تھوہڑ کا دودھ میں روانہ کر دوں گا۔ زیادہ روانہ کرنے سے مجبور ہوں کیوں کہ درخت خراب ہو جائیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) آپ کو کتنا ہماری تھوہڑ کا دودھ درکار ہے؟ (حکیم محمد علی چھپروی)

(۱۵۵) **اسقاط اور سیلان**:- (ا) مریضہ کے رحم میں خرابی ہے۔ اور آپ کے صرف اتنا فرما دینے سے کہ ایک مرتبہ مرا ہوا بچہ پیدا ہوا تھا اور اب ماہواری ایام میں کمی نمایاں ہے صحیح تشخیص مرض نہیں ہو سکتی۔ کسی لیڈی ڈاکٹر سے رجوع کیجیے۔ وہ اچھی طرح امتحان کر کے مرض کی نوعیت معلوم کر سکے گی اور پھر اسی کے مشورے پر کاربند ہو جیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) شورہ قلمی، ریوند چینی، جوا کھار تولہ تولہ بھر، زیرہ سفید آٹھ ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں۔ اور ۲ رتی کی مقدار میں یہ دوا عرق بادیان کے ساتھ دیں۔ قلت حیض، درد کمر، درد پیڑو اور درد حیض میں مفید ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اس قسم کی مریضہ کا علاج بذریعہ رسائل ناممکن ہے۔ بہتر ہے کہ آپ کسی زنانہ شفاخانہ میں مریضہ کا معائنہ کرائیں یا کسی ہوشیار دائی سے معائنہ کرا کے مریضہ کے حالات دفتر ہمدرد دواخانہ میں روانہ کریں، تاکہ دواخانے کی طرف سے آپ کو مناسب مشورہ دیا جائے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) مریضہ کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم محمد علی چھپروی) و (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۵۶) **ضعف مردانہ**:- (ا) ڈاکٹروں کا خیال غالباً صحیح ہی ہے۔ سوزاک کا مادہ تولیدی پر یہ خاص اثر ہوتا ہے کہ اسے خراب کر کے افزائش نسل سے محروم کر دے۔ آپ "یولیسرون" کی گولیاں انھیں کھلائیے اور کچھ عرصے کے بعد جب جسم سوزاک کے جراثیم سے پاک ہو جائے تو میگنیشی کیولرا ایکسٹرکٹ کا استعمال کرائیے۔ شاید خدا فائدہ کر دے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) مریض کو ضرور اپنے مادہ منویہ کا امتحان کرانا چاہیے۔ اگر مادہ منویہ میں حیوانات منویہ ناپید ہیں تو علاج مشکل ہے لیکن اگر وہ موجود ہیں اور میاں بیوی میں کوئی خرابی نہیں ہے تو علاج آسان ہے۔ (حکیم عبدالواحد)۔ (ج) مادہ منویہ کا امتحان کرائیں۔ اگر اس کے کیڑے سوزاک کے زہر سے مردہ ہو چکے ہوں تو لاعلاج مرض ہے۔ اور اگر کیڑے اچھی حالت میں موجود ہوں تو سلاجیت اور چوب چینی کے مرکبات استعمال کیجیے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) شنگرف رومی ا تولہ، ہڑتال ورقی ا تولہ، کیسر کشمیری ا تولہ کو آب مدار ۲۰ تولے میں کھرل کر کے دو سیر چنے کی دال میں شامل کریں۔ پھر اس دال کو مرغی کو کھلانا شروع کر دیں۔ پھر اس مرغی کے انڈے کھاتے رہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۵۷) **خصیے کا ورم**:- (ا) اس قسم کے امراض میں مریض کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر سوزاک کی وجہ سے ایسا ہوا ہے تو اندرونی طور پر "یولیسرون" کی گولیاں کھلائیے اگر آتشک کا اثر ہے تو آپریشن کرا دیجیے یا کمانی لگائیے اور اگر اس میں پانی بھر جاتا ہے تب بھی آپریشن بہترین علاج ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مندرجہ ذیل مرہم بنا کر استعمال کیا جائے آرام ہو جائے گا۔ نسخہ:- موم، بکرے کے گردے کی چربی ہر ایک دو تولے، روغن گل پانچ تولے تینوں کو آگ پر پگھلائیں۔ اس کے بعد گل داشق، میعہ سائلہ، مرمکی ہر ایک ۳ ماشے شامل کر کے حل کریں۔ اس کے بعد گل خطمی، ریشہ خطمی، سیاہ تل، السی، ہیتھی، اکلیل الملک، باقلے کا آٹا، گل بابونہ ہر ایک چار ماشے، بال چھڑ تین ماشے باریک پیس چھان کر ملائیں۔ صبح و شام خصیے پر لگا کر ارنڈ کا پتہ اوپر رکھ کر باندھ دیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) غالباً فتق کیسی کی شکایت ہے۔ مقامی معالج کو دکھا کر کمانی کا استعمال کیجیے۔ (حکیم محمد علی چھپروی)۔ (د) جواب نمبر ۱۲۹ پر عمل کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) جواب نمبر ۱۵۳ کی دوائیں استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۵۸) **فربہی کا نسخہ**:- سوزاک کا بگڑا برا اچھا ہو جانا اس بات کا ثبوت نہیں ہوتا کہ جسم میں اس کے جراثیم باقی نہیں ہیں۔ بہتر ہو کہ کچھ عرصے تک "یولیسرون" کی گولیاں

استعمال کرایئے۔ اس کے بعد موٹا ہونے کے لیے عمدہ غذا، کافی ورزش، کھلی آب و ہوا اور تھوڑا سا مچھلی کا تیل کافی ہوں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) ستاور ۳ ماشے، بہمن سفید ۳ ماشے، زیرہ سفید ۲ ماشے، ثعلب مصری ۲ ماشے، تخم ہیماں ۱ ماشہ، موصلی سیاہ ۲ ماشے، ایک چاول مشک خالص نصف چاول۔ تخم ہیماں کے علاوہ باقی سب [illegible] کو بار یک کر کے ہم وزن شکر سفید ملا کر گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ تخم ہیماں سفوف میں ویسے ہی شامل کریں۔ دوا کی مقدار ایک خوراک کے لیے [illegible] وقت [illegible] استعمال کرنی چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی) — (ج) اگر مریض کا ہضم اچھا ہے اور کسی قسم کی شکایت نہیں ہے تو روزانہ صبح کے وقت [illegible] کے چند ماہ [illegible] استعمال کریں۔ [illegible] کے بعد نمایاں فرق محسوس کریں گے۔ نسخہ حریرہ: مغز بادام شیریں مقشر ۱۰ عدد، مغز کدو، مغز فندق، مغز چلغوزہ، مغز [illegible] ہر ایک ۲ ماشے، نشاستہ گندم ایک تولہ۔ سب کو آدھ سیر دودھ میں پیس کر چھان لیں۔ اس کے بعد دیگچی میں آدھی چھٹانک گھی ڈال کر چولہے پر چڑھائیں اور اس میں ۵-۷ لونگیں ڈال دیں۔ جب لونگیں سرخ ہو جائیں تو دیگچی میں یہ دودھ ڈال کر بگھار دیں۔ [illegible] جوش آنے پر نیچے اتار لیں اور شکر بقدر ذائقہ ملا کر نیم گرم پیئیں۔ غذا میں گوشت، نیم برشت انڈا، دودھ، مکھن [illegible] مطابق کھائیں۔ (حکیم عبد الواحد) — (د) بدن کو فربہ کرنے کے لیے موسمی پھلوں کا استعمال کریں۔ اور مغز بادام ۱۰ عدد رات کے وقت پانی میں بھگو کر چھلکا اتار کر ۲ تولے مصری اور تین دانے الائچی خورد کے ساتھ پیس کر [illegible] چاہیں تو ایک تولہ مکھن ملا کر کھایا کریں۔ شربت فولاد کا ایک چمچہ بعد غذا چاٹیں۔ (حکیم جیون لال ابگل)
(ہ) گاؤ زبان [illegible] کو خود [illegible] ساتھ لیجیئے۔ دودھ بھینس کے تھنوں کو منہ لگا کر پیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۵۹) **دائمی قبض** :- (۱) آپ نے یہ تو فرمایا کہ مریض غیر شادی شدہ ہے لیکن یہ نہ فرمایا کہ نوجوانی کی غلط کاریوں سے وہ کس حد تک محفوظ رہے ہیں۔ بہرحال ان کے دائمی قبض کے دفعیہ کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ بہت مفید ہے۔ [illegible] میگنیشیا [illegible] میگنیشیا کاربونیٹ [illegible] گلیسرین [illegible] سوڈیم کلورائڈ [illegible] پیپرمنٹ کا پانی [illegible] ایک خوراک دن میں تین خوراکیں روزانہ استعمال کریں۔ اس کے علاوہ روزانہ صبح کو کھلی ہوا میں ٹہلا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)
(ب) معائنہ کے بغیر علاج مناسب نہیں ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی) — (ج) آپ سادہ اور ہلکی غذائیں مثلاً کدو، توری، شلجم، چقندر، ساگ پالک اور ساگ بتھوا اور روٹی کھایئے۔ مرچیں اور روغنی چیزوں سے پرہیز کیجیے۔ [illegible] اگر آپ کے حالات اجازت دیں اور سہ پہر کے وقت بھوک سی محسوس ہو تو کوئی پھل مثلاً پپیتا، خربوزہ، امرود اور سیب وغیرہ استعمال کیجیے۔ صبح و شام سیر و تفریح کیجیے۔ [illegible] اسپغول [illegible] ماشے دوسرے تیسرے روز کھا لیا کیجیے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش کمونی ۱ تولہ کھایئے۔ اگر آپ نے چند ہفتے تک ان ہدایات پر عمل کیا تو امید ہے کہ آپ کی شکایت رفع ہو جائے گی۔ (د) ترپھلہ ۵ تولے، برنج کشنیزہ ۵ تولے، نمک سیاہ ۲ تولے، روغن بادام ۱ تولے، مصری ۸ تولے، سب معمول سفوف بنا کر ایک تولہ یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)
(ہ) صبح کے وقت جوارش جالینوس ۶ ماشے کھایا کریں اور رات کو بوقت خواب روغن ۹ ماشے گائے کے دودھ میں ڈال کر پئیں۔ (حکیم جوند سنگھ)

(۱۶۰) **حافظے کی کمزوری** :- (۱) آپ ایک عرصہ دراز تک "نیوروفاسفیٹس" کا استعمال کریں۔ غذا اچھی مقوی کھائیں۔ روزانہ موسم کے پھلوں کا استعمال کیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی) — (ب) گل منڈی (سائے میں خشک کر کے) کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں اور اس سفوف کو روغن بادام میں چرب کر کے رکھیں۔ اور ۹ ماشے کی مقدار میں ہر رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)۔
(ج) آپ رات کو سوتے وقت اطریفل اسطوخودوس ایک تولہ کھایئے اور روغن آملہ سر پر ملیے۔ (حکیم عبد الواحد)
(د) آپ بطور دوا یہ حریرہ استعمال کریں۔ نسخہ: مغز بادام شیریں ۵ عدد، مغز تخم تربوز ۳ ماشے، مغز کدو شیریں ۳ ماشے، مصری ۲ تولے۔ سب کو پانی میں پیس کر آگ پر پکائیں اور ذرا سے گھی سے بگھار لیں اور ٹھنڈا ہونے کے بعد پئیں۔ (حکیم محمد علی چھپروی)
(ہ) نمک ترپھلا ۲ رتی، کشتہ چاندی ایک رتی، خمیرہ بادام ایک تولہ میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت کھائیں۔ دس ہی روز کے استعمال سے کافی فائدہ ہوگا۔
(حکیم جوند سنگھ)

(۱۶۱) **بالوں کی سفیدی** :- (۱) سفید بالوں کا سیاہ ہو جانا تو اب شاید ممکن نہ ہو لیکن اس قسم کے تیل ضرور بازار میں موجود ہیں جن سے بالوں کا گرنا بند ہو جائے گا اور مزید سفیدی بھی جلدی سے نہ آئے گی۔ "بیوٹیکس" ایک اسی قسم کی دوا ہے اور کافی مفید۔ اس کا استعمال کیجیے۔ رنج و غم اور غصہ و فکر سے دماغ کو آزاد رکھیے اور غذا میں کافی طاقت بخش کھایئے۔ دوا کے طور پر "ہارمون" یا اسی قسم کی غدودوں سے تیار کی ہوئی کوئی اور چیز استعمال میں رکھیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)
(ب) سر پر اس روغن کی مالش کیجیے جس کا نسخہ جواب نمبر ۱۵۳ میں لکھا گیا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)
(ج) سفید بالوں کو سیاہ کرنے والا کوئی روغن نہیں ہے۔ اس غرض کے لیے بہت سے خضابات بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ البتہ اگر آپ روزانہ رات کو اطریفل اسطوخودوس ایک تولہ اور صبح کو کشتہ فولاد ایک رتی جوارش جالینوس ۹ ماشے میں ملا کر کھائیں اور روغن آملہ خاص ہمدرد دواخانہ سے طلب کر کے سر میں برابر لگاتے رہیں تو ممکن ہے کہ بالوں کا تیزی کے ساتھ سفید ہونا رک جائے۔ (حکیم عبد الواحد)
(د) آج تک کسی نے بھی ایسا تیل تیار نہیں کیا۔ آپ اس فکر میں نہ پڑیں۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(۱۶۲) **دست وغیرہ** :- (۱) مریضہ کو بہت باقاعدہ علاج کی ضرورت ہے۔ اگر کسی اچھے زنانہ ہسپتال میں داخل کرا دینا ممکن ہو تو ضرور داخل کرا دیا جائے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہر قسم کی غذا بند کر کے مریضہ کو صرف پھل اور ان کے ہمراہ دودھ کی کریم یعنی کچے دودھ کی بالائی کھانے کو دی جائے۔ ذائقہ بدلنے کے لیے نمکین یا میٹھا کر کے دہی بھی دے سکتے ہیں۔ اسی طرح کبھی کبھی دودھ کا استعمال بھی جائز ہے۔ لیکن مریضہ کی اصلی غذا ہر حالت میں کریم اور پھل ہوں۔ سیب خصوصیت کے ساتھ مفید ہوں گے اور کیلے بھی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) مریضہ کو صبح کے وقت قرص مالتی بسنت ایک عدد معجون سنگدانہ مرغ ۶ ماشے میں ملا کر کھلایئے اور بعد غذا دونوں وقت سوال نمبر ۱۴۳ کے جواب میں لکھی ہوئی دوا بنا کر استعمال کرایئے۔ (حکیم عبد الواحد)

(بقیہ صفحہ ۴۹ پر)

سوالات

ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اُجرت بھیجنی چاہیے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو دو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہییں
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پوسٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہیں۔ مینیجر "ہمدرد صحت"

(۱۶۳) مجھ کو دندان سازی کا بہت شوق ہے لیکن گھریلو کاموں اور ملازمت کی وجہ سے عرصۂ دراز تک باہر رہ کر تعلیم حاصل کرنے سے مجبور ہوں۔ مجھے دندان سازی کی ایسی کتابوں کی ضرورت ہے جن سے میں اس علم کی پوری واقفیت حاصل کروں۔ جہاں تک ممکن ہو کتابیں اُردو میں ہوں۔ ورنہ انگریزی میں ہوں۔ کتابیں ملنے کا پتہ بھی لکھیئے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۰۵۰)

(۱۶۴) میری عمر ۲۴ سال ہے۔ ایک سال سے چشمہ استعمال کر رہا ہوں۔ چشمے کا نمبر ۳ قریب کا اور ۲ دور کا ہے۔ ایک مہینے سے آنکھوں سے پانی زیادہ آتا ہے اور رات کو لیمپ کی روشنی کی لَو سے تکلیف ہوتی ہے۔ کھجلی بھی ہوتی ہے۔ (خریدار نمبر ۵۱۴۶)

(۱۶۵) ۳۱ سال کا ایک مریض دو سال سے نزلہ اور بلغم کی زیادتی میں مبتلا ہے۔ معدہ، جگر و دماغ کمزور ہیں۔ عام جسمانی کمزوری کے علاوہ خاص کمزوری بھی ہے۔ دو سال سے بالکل ناقابل ہو گیا ہے۔ مریض شادی شدہ اور دبلا پتلا ہے۔ (خریدار نمبر ۹۷۶۰)

(۱۶۶) تین سال ہوئے کہ میری اہلیہ کی دائیں نچلی ڈاڑھ نکالی گئی تھی اس کے ڈیڑھ مہینے کے بعد ان کے شانے اور گردن میں تناؤ اور درد معلوم ہونے لگا۔ جبڑا کھلنے میں تکلیف ہونے لگی۔ منہ میں چھالے بھی ہو گئے۔ مقامی طور پر یونانی اور ڈاکٹری علاج کرائے گئے۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ہاں، شدید تکلیف آہستہ آہستہ کچھ کم ہو گئی۔ اب خاص تکلیف یہ ہے کہ منہ کھولتے وقت کھچاؤ ہوتا ہے۔ عمر ۲۷ سال ہے۔ پانچ بچوں کی ماں ہے۔ (خریدار نمبر ۸۹۹۲)

(۱۶۷) لڑکی کی عمر چار سال ہے۔ بائیں کان سے دو سال سے پیپ آتی ہے۔ علاج جاری رہتا ہے تو کچھ فائدہ رہتا ہے۔ لیکن مستقل طور پر شکایت نہیں جاتی (خریدار نمبر ۶۹۹۰)

(۱۶۸) مجھے چاندی کے ایسے کشتے کی مجرب ترکیب بتائیے جو جریان، سرعت انزال اور ضعف باہ کے لیے اکسیر ہو اور اعصاب کی کمزوری کے لیے نافع ہو۔ ترکیب ضروری نہیں کہ ہتھیلی پر سرسوں جمانے والی ہو۔ لیکن نسخہ ایسا بھی نہیں ہونا چاہیے۔ جسے پڑھ کر بنانے کا حوصلہ پست ہو جائے۔ صرف وہ حضرات نسخہ بھیج کریں جو خود اسے بنا کر آزما چکے ہوں۔ (خریدار نمبر ۸۲۷۱)

(۱۶۹) مجھے بلغمی دمے کی شکایت تین برس پہلے ہوئی تھی۔ کسی دیسی علاج سے فائدہ نہیں ہوا لیکن اس وقت صرف پانچ انجکشنوں سے فائدہ ہو گیا تھا۔ اب پھر چھ مہینے سے دمے کی شکایت ہے تقریباً تیس انجکشن لگوا چکا ہوں ان سے ذرا آرام رہتا ہے لیکن پورا فائدہ نہیں ہوتا۔ دن کو ذرا کم اور رات کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ (اللہ رکھا، خریدار نمبر ۹۹۱۳)

(۱۷۰) بوٹی بنڈاری کا رس کیمیائی اصول سے کس طرح نکالا جا سکتا ہے اور اس رس کے کیا کیا فائدے ہیں؟ (حفیظ حیدرآبادی)

(۱۷۱) اطبا نیچے کے نسخے کے متعلق اپنی رائے ظاہر کریں۔ یہ نسخہ ریحی بواسیر کے لیے اکسیر بتایا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے استعمال سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ نسخہ یہ ہے: "۳ سیر دہی میں ۱/۲ ۱ سیر پانی ملا کر خوب ہلا لیں۔ پھر اس میں ہاؤبیر، کلونجی، دھنیا، دونوں زیرے، سونف، نرکچور، پیپل، پیپلامول، گجپیپل، چترا، اجوائن دیسی، اجمود ہر ایک ڈھائی تولے کا سفوف ملا کر دو ہفتے تک بھوسے میں دبا رکھیں اور عرق کو چھان کر ۲ تولے کھانے کے بعد پئیں۔" (خریدار نمبر ۹۲۷۹)

(۱۷۲) مریضہ کی عمر ۴۵ سال ہے۔ ۵ سال سے بیوہ ہے اور تقریباً ۶ سال سے حیض بند ہے۔ تقریباً ۴ سال سے ڈیڑھ دو ماہ کے وقفے سے یہ شکایت ہو جاتی ہے کہ بدن میں کھجلی ہو کر دانے نکل آتے ہیں۔ تمام بدن ورما جاتا ہے۔ پیاس کی شدت ہو جاتی ہے۔ مسہل اور فصد وغیرہ سے بھی مستقل فائدہ نہیں ہوا۔ گرم موسم و گرم

چیزوں سے نقصان پہنچتا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۵۶)

(۱۷۳) مریض کی عمر ۴۰ سال ہے۔ عرصہ ۸ سال سے ہاتھ اور پاؤں سردی میں سخت ٹھنڈے ہو کر تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ بچپن میں آتشک اور سوزاک میں بھی مبتلا کثرت جماع میں مبتلا رہا ہے۔ کوئی صاحب صحیح اور مجرب نسخہ مع طریق استعمال درج فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۸۴)

(۱۷۴) آک سفید سے کون کون سے مفید کیمیاوی اور دوائی تجربات کیے جاسکتے ہیں۔ مذاق اور ماہرین توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۴)

(۱۷۵) میرے ایک دوست کو سفید موتیا بند کی ابتدا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اسے کوئی کھانے یا آنکھ میں لگانے کی ایسی دوا مل جائے جس سے وہ آپریشن کی تکلیف سے محفوظ رہے۔ (خریدار نمبر ۴۶۳)

(۱۷۶) مریضہ (عمر ۲۲ سال) کو دو ڈھائی سال سے سیلان رحم کی شکایت ہے کسی علاج سے فائدہ نہیں ہوا۔ کمر کے درد اور سر چکرانے کی شکایت ہے حیض بھی بے قاعدہ ہے۔ (خریدار نمبر ۹۰۶۰ و ۳۰۲۳)

(۱۷۷) پانچ سال ہوئے میرے دوست کی ناک (آنکھوں کے درمیان والے حصے پر) ایک پھوڑا ہو گیا تھا جسے پنجابی زبان میں مونگری کہتے ہیں۔ علاج کرانے سے وہ اچھا ہو گیا تھا۔ لیکن اس کا داغ ابھی تک نہیں گیا۔ لہٰذا استدعا ہے کہ کوئی ایسا نسخہ لکھیں کہ سیاہ داغ دور ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۹۵۶۰)

(۱۷۸) ایک ایسے نسخے کی ضرورت ہے جس کے استعمال سے قوت مردمی قطعی طور پر ہمیشہ کے لیے زائل ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۹۵۰۱)

(۱۷۹) مجھ کو گنوار آسوا اور لوبا آسو کے نسخے معہ ان کی ترکیب تیاری درکار ہیں۔ (خریدار نمبر ۳۳۸۷)

(۱۸۰) میری بیوی (عمر ۲۰ سال ہے) چار سال سے دائمی قبض کی شکایت میں مبتلا ہے ہر سال برسات کے موسم میں گلے آجاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی پیا نہیں جاتا۔ ایک ہفتے تک یہ شکایت رہنے کے بعد گلے اپنے آپ پھوٹ جاتے ہیں۔ کوئی نسخہ ایسا درکار ہے کہ ہر سال کی اس تکلیف سے نجات ہو۔ مریضہ پان تمباکو کثرت سے استعمال کرتی ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۵۸۶)

(۱۸۱) ۴۴ سال کی ایک مریضہ ۵ سال سے ریڑھ کی ہڈی کے درد میں مبتلا ہے۔ سوا برس ہسپتال میں پلاسٹر لگواتی رہی۔ دو سال سے آہنی جاکٹ پہن رکھی ہے لیکن ابھی تک درد جڑ سے نہیں گیا۔ کھانسنے اور چھینکنے سے کمر میں درد ہوتا ہے۔ بخار نہیں آتا۔ ظاہر میں وہ تن درست معلوم ہوتی ہے چل سکتی ہے مہربانی فرما کر کوئی صاحب اس کے لیے نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۵۰۵)

(۱۸۲) کوئی صاحب تخم گوبچ کے حلوے کا بہترین نسخہ تحریر فرمائیں۔ حلوا مقوی اور خون بڑھانے والا ہو۔ (خریدار نمبر ۹۰۷۰)

(۱۸۳) میرے ایک عزیز کے عضو تناسل میں تین مہینے سے انتشار کے وقت درد ہوتا ہے۔ دو ماہ ہوئے کہ ہمبستری کے وقت بے احتیاطی سے وہ ٹیڑھا ہو گیا ہے۔ رگوں میں گانٹھیں پڑ گئی ہیں۔ خصوصاً حشفہ بالکل ٹیڑھا ہو چکا ہے۔ متعدد علاج کیے لیکن فائدہ نہیں ہوتا۔ مریض اگرچہ قادر ہے لیکن درد اور ٹیڑھے پن سے زندہ درگور ہے۔ اطبا سے پر درد التجا ہے کہ اندرونی اور بیرونی استعمال کے واسطے سہل الحصول مجرب نسخے عنایت فرمائیں، جو ہر حکم میں مفید ہو سکیں۔ مریض کی عمر قریباً ۴۰ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۹۷۴۶)

(۱۸۴) میں بچپن ہی سے کچھ دبلا پتلا ہوں۔ خدا کے فضل سے ہر قسم کی لطیف اور مقوی غذائیں میسر ہیں۔ مگر وہ جزو بدن نہیں ہوتیں اور تازہ خون نہیں بنتا۔ میں ہر قسم کی نشی چیزوں سے بچا ہوا ہوں۔ سگریٹ اور حقہ وغیرہ بھی نہیں پیتا۔ البتہ کثرت مطالعہ سے کمزوری دماغ، نزلہ اور زکام کی شکایت رہتی ہے۔ معدہ بھی اپنا کام صحیح طور پر انجام نہیں دیتا۔ ممکن ہے کہ جگر میں بھی کچھ خرابی ہو۔ اطبائے کرام مناسب تشخیص کے ساتھ کوئی آسان علاج تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۱۱۱)

(۱۸۵) ارنڈی کے تیل کے متعلق کوئی صاحب ایسی ترکیب تحریر فرمائیں کہ جس سے وہ سفید ہو جائے اس کی بدبو دور ہو جائے اور اس کی قوت فاعلہ میں کمی نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۳۷۷۶)

(۱۸۶) کیا کباب چینی کی جڑ مل سکتی ہے؟ اگر مل سکتی ہے تو اس کی قیمت کیا ہو گی؟ (خریدار نمبر ۴۶۳۲)

(بقیہ صفحہ ۴۲ سے) - (ج) آپ مریضہ کو قرص ناتی بست ایک عدد معجون سنگ دانہ مرغ ۶ ماشے میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت استعمال کرائیں اور حب پپیتہ ۲-۲ عدد بعد غذا دیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔ (حکیم محمد عیسیٰ چھپرودی)

(د) مریضہ کو معجون سنگ دانہ مرغ ۶ ماشے کی مقدار میں روزانہ عرق بادیان کے ساتھ کھلائیں۔ منہ آنے کی صورت میں فوراً کتھہ منہ میں چھڑکیں۔ (حکیم ضیاء اللہ)

(ہ) غالباً مریضہ کو سنگ بنی ہے آپ اس کو آیورویدک دوا "سوہاگہ شدھی ہوک" بکری کے دودھ کے ساتھ استعمال کرایا کریں۔ یقیناً فائدہ ہو گا۔ نسخہ آیورویدک ستراپادین میں سے نکال لیں۔ (ڈاکٹر راج بھائی جیون داس)





روغن شب بے نظیر (رجسٹرڈ)

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلئے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر و نزلہ و زکام کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے

ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



کیسری عورتوں کی عام صحت...

... قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے ہے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت

دہلی



بیادگار

شہیدِ خدمتِ خلق ہمدردِ ملت حکیم حافظ عبدالمجید بانی ہمدرد دواخانہ

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی





مقام اشاعت ہمدرد منزل دہلی



شربت اکسیر خاص (رجسٹرڈ)

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے
خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے
غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے جسم کو توانائی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے
بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو
دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



معجون شباب آور (رجسٹرڈ)

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے
زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے
تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے!
قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جلد ۸ | اپریل سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر

فہرست مضامین

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر (برما وغیرہ سے) تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبداللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور ایچ ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

یومِ اجملؒ کی تقریب میں!

آج تو جی کھول کر اے صبر رونے دے مجھے   اشک خونیں سے ذرا دامن بھگونے دے مجھے

آنکھ جس کو ڈھونڈتی ہے وہ نظر آتا نہیں   سازگار اب چارۂ زخمِ جگر آتا نہیں

چارہ گر مجبور ہے اس وقت درماں کے لیے   مُضطرب ہوں میں علاجِ دردِ پنہاں کے لیے

کیوں نہ روؤں جب کہ بے روئے علاجِ غم نہیں   مجھ میں تابِ ضبطِ غم اے دیدۂ پُر نم نہیں

آج اپنی قسمتِ محروم کو روتا ہوں میں   شہرِ دہلی! اجملؒ مرحوم کو روتا ہوں میں

وہ جو واحد دافعِ دردِ کہن تھا چل بسا!   ہند میں جو اک مسیحائے زمن تھا چل بسا!

فصلِ گل آنے کو تھی وہ باغباں جاتا رہا   پاسبانِ گلشنِ ہندوستاں جاتا رہا

مٹ چکا باغِ تمنا، اب بہار آئی تو کیا؟
گل ہیں پژمردہ نسیم مشکبار آئی تو کیا؟

تو بھی رو اے ملتِ اسلام غم سے خوب رو   ماتمی اجملؒ کے ہیں تو مل کے ہم سے خوب رو

رو نہ رو غارت گرِ باطل جو تھا جاتا رہا!   طالبِ آزادی کامل جو تھا جاتا رہا

ہند میں جو قابلِ اکرام تھا جاتا رہا!   وہ جو فخرِ نازشِ اسلام تھا جاتا رہا

آہ، کیسا ماہرِ صد علم و فن تھا کھو گیا!   زیست کا دُرِ عدن لعلِ یمن تھا کھو گیا!

ہے ازل ہی سے بلاؤں کا مکاں، دار المحن   یہ غلام آباد یعنی اپنا بے قسمت وطن

وہ مجاہد، مردِ مومن، وہ طبیبِ نکتہ داں   پرورش پا کر ہوا آغوشِ دہلی میں جواں

جس کے دم سے پھر جہاں میں علم طب زندہ ہوا
یعنے جو مٹنے کو تھا وہ اور پائندہ ہوا

اس کا ماتم کیوں نہ پیوستہ کرے ہندوستان!
کوئی کہہ دے کس کا آخر دم بھرے ہندوستان!

چل بسے سب کے سب جو مایۂ صد ناز تھے
دردمندِ ملک تھے اور قوم کے ہمراز تھے

صفحۂ ہستی پہ شکل گوہر یکتا تھے وہ!
آہ! لیکن بحر ہستی میں حباب آسا تھے وہ

وہ ہوئے رخصت جو شیدائے عمل تھے ہر زماں
رہ گئے ہیں اب زمین پر بن کے ہم بار گراں

چھوڑ کر زندہ نہ کرنا موردِ الزام تو!
ہم کو بھی برباد کر اے چرخ نیلی فام تو!

مردِ مومن کے لیے ہے موت کا انجام نیک
میں نے مانا، موت کا پیغام ہے پیغام نیک

میں نے مانا. موت ہے روحِ روانِ زندگی!
موت ہے جانِ جہانِ جاودانِ زندگی!

موت سے اے روح آزادی گلہ کوئی نہیں
غم تو اب یہ ہے کہ تیرا ہم نوا کوئی نہیں

یوں تو بے شک نازش و فخر زماں ہونگے بہت
آج عالم میں طبیب نکتہ داں ہونگے بہت

ہوں گے عالم میں بہت سے حاذقانِ باکمال
جن کے ہوں اعلےٰ مقاصد، جن کے ہوں اونچے خیال

قوم بیکس کا مگر افسوس غم کھائے گا کون؟
نوحہ کر کے قوم کا اب دل کو تڑپائے گا کون؟

کون عالم پر کرے گا فاش اسرارِ حیات؟
کس سے حل اب ملک اور ملت کی ہونگی مشکلات؟

کس سے میں تشبیہہ دوں اب قوم میں ایسا کہاں؟
قطرۂ شبنم کہاں وہ تجھ سا در یکتا کہاں؟

درفشاں ہر وقت کوئی ابر تر ہوتا نہیں!
ابر باران کا ہر اک قطرہ گہر ہوتا نہیں!

(حکیم شیخ محمد امام امامی، ایل-یو-ایم-ایس ریاست میسور)



انتقاد



الاکسیر (جلد اول) سائز ۲۲×۱۸، ضخامت ۴۰۰ صفحے، قیمت چار روپے۔

پتہ:- ناظم دفتر المسیح قرول باغ، دہلی۔

ناظم جہاں حکیم محمد اعظم خاں اور ان کی عظیم الشان تالیفات سے بہت کم طبیب ناواقف ہوں گے۔ ان کی تالیفات میں اکسیر اعظم کا درجہ بہت بلند ہے۔ یہ کتاب چار جلدوں میں شائع ہو چکی ہے اور فارسی زبان میں معالجات کا بہا ذخیرہ پیش کرتی ہے، جس کے بعد اس عہد تک کی علاجاتی معلومات کے لیے کسی دوسری کتاب کی ورق گردانی کی ضرورت بہت کم رہتی ہے۔ بہت خوشی کی بات ہے کہ ادارہ المسیح، قرول باغ، دہلی نے اکسیر اعظم کا اردو ترجمہ شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے اور اس وقت ہمارے سامنے اس ترجمے کی پہلی جلد موجود ہے۔

اکسیر اعظم کے فاضل مؤلف کی زبانی کتاب کی ترتیب اس طرح ہے کہ "ہر عضو کے امراض کا بیان اس طرح ہو کہ پہلے اس عضو کے امراض کے کلی اور عام اسباب، طریقہ ہائے تشخیص اور ہر مرض کے عام اور کلی علاج پر روشنی ڈالی جائے۔ پھر ان کی مختلف قسموں کا کلی علاج بیان کیا جائے۔ اس کے بعد اس عضو کے ہر مرض کے اسباب تفصیل کے ساتھ لکھے جائیں اور ان کی علامتوں کی بجائے طریق تشخیص بتایا جائے جس کے ضمن میں علامات کا بیان بھی اچھی طرح آجائے اور مرض کے ہر سبب کے استخراج میں سہولت ہو۔ پھر اس مرض کے تمام انواع کا علاج کلی اور اس کے بعد اسباب و عوارض کے مطابق ہر نوع کا مفصل علاج لکھا جائے۔ اور اس کے لیے جو یونانی اور ہندوستانی مفرد و مرکب دوائیں معمول و مجرب ہیں وہ قلم بند کی جائیں۔ اور ہر باب کے آخر میں اساتذہ کے معمولات، نکاتِ مطب اور اکثر حذاق کے اقوال پیش کیے جائیں۔"

قابل مترجم جناب مولوی صدیق طبیب صاحب نے جو کچھ ترجمے اور تنقیح کے سلسلے میں لکھا ہے وہ ان ہی کے الفاظ میں یہ ہے:

"ترجمے میں اس امر کا خیال رکھا گیا ہے کہ زبان زیادہ سے زیادہ عام فہم اور سلیس ہو، لیکن طبی اصطلاحات، اسمائے امراض اور ادویہ کے عربی اور فارسی نام جو مشہور ہیں، انہیں ہر جگہ بدلنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ البتہ مبتدیوں کی سہولت کے لیے خاص خاص مواقع پر قوسین میں ان کا ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

"تنقیح میں اس امر کو مد نظر رکھا گیا ہے کہ کتاب کی ضخامت کچھ کم ہو جائے، لیکن اس کے تحقیقی مطالب میں اور اس کی افادی حیثیت میں کوئی کمی نہ آنے پائے۔ چنانچہ جن بیانات میں غیر ضروری طوالت محسوس ہوئی ان میں مؤلف کے الفاظ کا اتباع کرنے کی بجائے ان کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ بعض مسائل جنہیں آج کل صحیح ثابت کرنا سخت دشوار ہے، جزوی ترمیم کے ساتھ منتقل کیے گئے ہیں۔ اقوالِ حذاق کو نقل کرنے میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ مکرر اقوال حذف ہو جائیں، جن کی تکرار کی وجہ سے اکسیر اعظم کی ضخامت بہت ناک حد تک زیادہ ہو گئی ہے۔ مثلاً شیخ الرئیس، جرجانی و ایلاقی کے اقوال کا مفہوم ایک ہی ہے، تو ان میں سے الاکسیر میں صرف وہی قول نقل کرنا کافی سمجھا گیا ہے جو زیادہ واضح ہو۔ اس طرح الاکسیر کے ہر باب میں اکسیر اعظم سے حذاق کے صرف ایسے اقوال منتخب کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن میں کوئی اختلاف یا کمی و زیادتی موجود تھی۔ یا کسی خاص جہت سے ایک قول کی تائید کے لیے دوسرے قول کی ضرورت تھی۔

"ترتیب کے لحاظ سے بھی اکسیر اعظم سے الاکسیر کسی حد تک مختلف ہے۔ مثلاً ناک، کان، آنکھ اور دانت وغیرہ کے امراض جو زیادہ تر جراحیات سے تعلق رکھتے ہیں، اکسیر اعظم کی ترتیب کے مطابق امراض سر کے بعد بیان کرنے کی بجائے الاکسیر میں امراض جراحیہ کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ علیٰ ہذا البعض دوسرے امراض بھی اپنے مناسب ابواب میں منتقل کر دیے گئے ہیں۔

"اکسیر اعظم کو مؤلف نے چار جلدوں میں مرتب کیا تھا۔ الاکسیر بھی چار جلدوں میں مرتب کی گئی ہے، لیکن اکسیر اعظم چوتھی جلد کے برخلاف

الاکسیر کی چوتھی جلد کی نوعیت قرابادین کی ہے یعنی اکسیر اعظم کی پوری چار جلد کے تمام ابواب الاکسیر کی تین جلدوں میں ختم کر دیے گئے ہیں اور معالج حضرات اور نسخوں کے متلاشی اصحاب کی سہولت کے لیے اس کی چوتھی جلد میں اکسیر اعظم کے تمام مرکبات کے نسخے قرابادین کے طرز پر جمع کر دیئے گئے ہیں اور معالجات کے بیان میں صرف ان مرکبات کے نام لکھے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سے مشہور مرکبات جن کے نسخے حکیم اعظم خاں نے اکسیر اعظم میں نہیں لکھے ہیں، بلکہ عام قرابادینوں پر اعتماد کرنے یا قرابادین اعظم کا حوالہ دینے پر اکتفا کیا ہے ان میں سے اکثر مرکبات کے نسخے بھی معتمد قرابادینوں سے لے کر الاکسیر کی چوتھی جلد میں دیدیے گئے ہیں۔"

"اکسیر اعظم" اور "الاکسیر" کے متعلق ان تصریحوں کے بعد کچھ اور بتلانے کی کم گنجائش ہے۔ البتہ یہ بات کسی پس و پیش کے بغیر کہی جا سکتی ہے کہ مترجم نے ترجمہ بڑی محنت اور جانفشانی سے کیا ہے۔ اور جو اصول انہوں نے اس کتاب کا ترجمہ کرنے میں وضع کیے ہیں وہ معقول و مناسب ہیں۔

ناظم دفتر المسیح نے بھی کتابت و طباعت اہتمام سے کرائی ہے اور قیمت بھی کاغذ کی گرانی کے باوجود، مناسب ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب مقبول ہو گی۔

اکسیر نورانی

سائز ۲۲×۱۸ ضخامت ۹۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

پتہ: حکیم حافظ مولوی نور محمد صاحب۔ رانی پورہ۔ اندور (مالوہ)

اکسیر نورانی، جناب حکیم حافظ مولوی نور محمد صاحب کی تالیف ہے جس میں موصوف نے امراض مخصوصۂ مردان کا بیان ۶۰ صفحوں میں کیا ہے اور باقی کے سو صفحوں میں تقریباً دو سو مرکبات کے اجزا، ترکیبیں اور ان کے فوائد لکھے ہیں۔ مرکبات اکثر قرابادینی ہیں۔ لیکن بعض مرکبات ایسے بھی ہیں جو مؤلف صاحب کے خاص طور سے حاصل کیے ہوئے یا ان کے تجربہ شدہ ہیں۔ امراض مخصوصہ کے متعلق جو کچھ حکیم صاحب نے تحریر فرمایا ہے اس میں کوئی خاص بات ہمیں نہیں معلوم ہوئی۔ البتہ اس لحاظ سے اس مضمون کی اشاعت مناسب ہے کہ یہ امراض آجکل کثرت سے پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ان کے متعلق معلومات کی جس قدر بھی اشاعت کی جائے اچھا ہے۔

رسالے کی کتابت اور طباعت خاصی ہے۔ شائقین اوپر کے پتے سے منگا لیں۔

صحت و دولت کا سل و دق نمبر

سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ۲۳۲ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ: مینجر رسالہ صحت و دولت، راولپنڈی۔

رسالہ "صحت و دولت" کچھ مدت سے طب کی اچھی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس کے ایڈیٹر جناب حکیم ترلوک سنگھ صاحب کامل طبیب جراحت ہیں۔ اس کا سالنامہ "سل و دق" کے نام سے حال میں شائع ہوا ہے جس میں اس مرض کے متعلق مفید اور دلچسپ معلومات جمع کی گئی ہیں۔ نو بابوں میں اس اشاعت کو تقسیم کیا گیا ہے۔ بابوں اور مضمونوں کے عنوانوں سے پتہ چلتا ہے کہ رسالے کے ایڈیٹر صاحب نے اپنے فرائض کو تن دہی سے انجام دیا ہے۔ "سل و دق کی تاریخ" کے عنوان کا مضمون اگرچہ دلچسپ ہے لیکن ضرورت اس بات کی تھی کہ ماخذوں کا اچھی طرح مطالعہ کیا جاتا۔ دوسرے باب "اسباب و علل" کے دو تین مضامین بعض ماہرین کے لکھے ہوئے ہیں جو یقیناً مطالعے کے قابل ہیں مجربات سل و دق کا باب بھی اپنے اندر مفید مواد رکھتا ہے۔ نویں باب کا نام "نگارستان" ہے اس میں چند افسانے اور نظمیں ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ اشاعت خاص مقبول ہو گی اور مرتبین کی محنت ٹھکانے لگے گی۔

خریداروں کو ضروری اطلاع

بعض خریداروں کو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت ہوتی ہے اس لیے ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے پتے کی چٹ کو بغور دیکھیں اگر پتے میں کوئی غلطی ہو یا کچھ ترمیم کرانا ہو تو فوراً دفتر کو لکھ دیں، تاکہ ان کا پتہ صحیح کر دیا جائے اور آئندہ ان کو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت نہ رہے۔ اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں، اور اس میں نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ "مینجر"





پینے کی چیزیں اور صحت و زندگی امریکہ کی ایک یونی ورسٹی میں حال ہی میں ایک تجربہ اس بات کا کیا گیا کہ انسان صرف پینے کی چیزوں پر گزارہ کرے تو زندہ رہ سکتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ چند طالب علموں کو صرف پینے کی چیزوں پر رکھا گیا اور سوائے پانی، کافی، کچے دودھ اور پھلوں کے رسوں کے کوئی چیز انہیں نہیں دی گئی۔ ہفتوں تک یہی عمل جاری رہا اور اس طبی تحقیقات کا نتیجہ نکلا کہ طالب علم چار مہینے تک صرف اسی خوراک پر زندہ رہے۔ تجربہ ختم ہونے کے بعد اُن کا وزن کیا گیا تو وہ بالکل درست حالت میں پائے گئے۔ ان کی صحت بھی حسبِ معمول تھی بلکہ بعض طالب علموں کا تو وزن بھی بڑھ گیا تھا۔

نمک کا زیادہ استعمال بالکل تازہ تحقیقات سے جو دنیا کی چند بیمہ کمپنیوں نے کی ہے، اس بات کا علم ہوا ہے کہ متمدن اور مہذب ملکوں میں لوگوں نے نمک کا استعمال بہت تیزی کے ساتھ بڑھا رکھا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک بالغ مرد یا عورت کو اپنے جسم کے لئے روزانہ زیادہ سے زیادہ ۲ گرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس ضروری ضرورت کے علاوہ بھی لوگ خواہ مخواہ نمک زیادہ استعمال کر رہے ہیں اور اوسطاً ۲۰ سے ۳۰ گرام روزانہ تک استعمال کر رہے ہیں۔ بہت سی مشہور بیماریاں اور اکثر نامعلوم بیماریاں بھی زیادہ نمک خوری کے باعث پیدا ہوتی ہیں۔ اگر عادتاً زیادہ نمک کھایا جائے تو بہت سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے جو لوگ نمک زیادہ کھانے کے عادی ہیں وہ اپنی اس عادت میں اعتدال پیدا کریں۔

رنگوں کی نفسیاتی تحقیق یورپ اور امریکہ کی اکثر یونی ورسٹیوں نے مل کر حال ہی میں اپنے اپنے طریقے پر رنگوں کی نفسیاتی تحقیق شروع کی تھی۔ سائیکالوجی یا علم النفس کے اعتبار سے رومان یا عشق کو سفید رنگ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے سفید رنگ کو چاند کی روشنی سے منسوب و متعلق کیا گیا ہے اور ماہتاب کی روشنی کو عشق سے جو تعلق ہے اس سے شعراء اور سب لوگ بخوبی واقف ہیں۔ عشق کو بالآخر شادی سے متعلق گردانا گیا۔ چنانچہ تحقیق کرنے کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ جن لڑکیوں کے لباس زیادہ تر سفید ہوتے ہیں وہ عشق میں ضرور کامیاب ہوتی ہیں اور انہیں شادی کرنے کی پیشکش کرنے والے مردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

پیاز اور ادرک کا استعمال معاشرتی اور مجلسی نقطۂ نظر سے پیاز اور ادرک کا استعمال ناگوار محسوس کیا جاتا تھا لیکن طبی تحقیقات سے معلوم ہو رہا ہے کہ ان کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ اور اب یورپ کے ممالک میں دوبارہ ان کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ چیزیں جراثیم کش اثر رکھتی ہیں۔ وہ جوہر جو ان چیزوں میں ہوتا ہے اور جو آنکھوں میں پہنچ کر ہمارے آنسو نکال دیتا ہے، بیماری کے کیڑے مارنے میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس لیے ان کا استعمال اب یورپ کے اکثر ہوٹلوں اور آرام گاہوں میں کثرت سے کیا جا رہا ہے۔

"ہیپارین" فن جراحی میں یہ بات بہت عرصے سے محسوس کی جا رہی تھی کہ زخم کے اندر خون کے لوتھڑے جم کر اُس کو خراب کر دیا کرتے ہیں۔ جانوروں کے جگر سے ایک قسم کا جوہر تیار کیا گیا ہے جس کا نام ہیپارین رکھا گیا ہے اور سترہ قسموں کے زہریلے سانپوں کے زہروں کو بھی اکٹھا کر کے جراحی کے مختلف کاموں میں استعمال کرنے کا سلسلہ یورپ نے اہل مشرق سے سیکھ کر اب شروع کیا ہے۔ ان جوہروں کو زخموں کے صاف کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کو جسم میں پہنچا کر زخم کے بھرنے میں مدد دی جائے اور خون کے لوتھڑوں کو وہ فوراً صاف کر دیں:

بھاری پانی بھاری پانی، جس میں ہائیڈروجین کی مقدار دگنی ہو اب سے پہلے زندگی بڑھانے کے لیے مفید سمجھا جاتا تھا بلکہ بعض اطبائے مغرب کا خیال تھا کہ ایسے پانی کا استعمال زندگی کے پندرہ سال بڑھا دیتا ہے لیکن جدید ڈاکٹری تحقیقات کے مطابق یہ خیال درست نہیں ثابت ہوا۔ ایک چوہیا کو ایسا پانی مسلسل استعمال کرایا گیا اور ایسا معلوم ہوا کہ اس نے جلد از جلد اپنی زندگی کا دور ختم کرنا شروع کر دیا۔ ہائیڈروجین کی زیادتی کے باعث جسم کی طاقت جلدی صرف ہونے لگی۔ وہ بلد بوڑھی ہو کر ختم ہو گئی۔ یہی حال انسان کا بھی ہو سکتا ہے۔

پھلوں کی حفاظت سورج میں پکے ہوئے پھل اور سبزیاں محفوظ کرنے کے لیئے اب یہ بات تجویز کی گئی ہے کہ اُن پر موم کی ایک ہلکی تہ جما دی جائے۔ اس کے ذریعے سے پھلوں کو سردخانہ میں رکھنے کی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔ یہ موم پھلوں میں داغ نہیں لگنے دیتا اور داغ ہی سے پھل خراب ہوتے ہیں یا سڑتے ہیں۔ نارنگیاں اور انا۔ چھ ہفتے کی بجائے چھ چھ مہینے تک اس طرح محفوظ رکھے جا سکتے ہیں۔ لیموں آٹھ مہینے سے ایک سال کی مدت تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ ٹماٹروں کو سبز توڑنے کی بجائے اس وقت تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے جب تک کہ وہ سرخ نہ ہو جائیں اور دوگنی مدت تک انہیں محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

بحر منجمد شمالی میں پودے بحر منجمد شمالی میں سبزیاں نہ اگ سکنے کی وجہ سے سیاحوں کو بڑی تکلیف تھی۔ مگر اب راک فیلر انسٹی ٹیوٹ (نیویارک) میں ایسے کیمیاوی مادے بنائے گئے ہیں جو کسی مرتبان میں رکھے جا سکتے ہیں۔ اُن میں پودے بخوبی پھل پھول سکتے ہیں۔ ان کے لیے کسی زمین کی ضرورت نہیں ہے۔ کیمیاوی مادے، نمک اور دوسری نباتاتی غذائیں ان میں موجود رہتی ہیں۔

ناکٹوویژن یا تاریک نما ٹیلی وژن یا دور تک دیکھنے کی ایجاد تو ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ ایک دوسری ایجاد کی اطلاع آئی ہے جس طرح ٹیلیفون کے ذریعے سے ہزاروں میل کی آواز ہم سن سکتے ہیں اسی طرح ٹیلی وژن سے انسان ہزاروں میل کے فاصلے کی چیزیں اپنی آنکھ سے دیکھ سکتا ہے۔ اسی ٹیلی وژن کے نامور موجد مسٹر جے۔ ایل۔ بائیرڈ نے ایک اور اسی قسم کی حیرت انگیز ایجاد سے دنیا کو متحیر کر دیا ہے۔ اس نئی ایجاد کا نام ناکٹوویژن ہے اور اس کی بدولت انسان کو یہ طاقت اور قدرت حاصل ہو جاتی ہے کہ رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا بھی دیکھنے میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ مسٹر بائیرڈ نے اپنی اس اختراع کا مشاہدہ پچھلے دنوں کالیڈس میں کرایا تھا۔

ایک اندھیرے کمرے کے اندر یہ آلہ، جس کا نام ناکٹووائیزر ہے، رکھا گیا۔ اور اس آلے کی طرف منہ کر کے ایک شخص کو بٹھا دیا گیا۔ پھر اس شخص کے چہرے کے خدوخال اُس پردے پر صاف طریقے پر ظاہر ہو گئے جو کمرے کے دوسرے سرے پر پڑا ہوا تھا۔ اس ایجاد کو منظر عام پر لانے اور لوگوں کو مشاہدہ کرنے کا یہ صرف دوسرا ہی موقع تھا۔ اس کے نامور موجد نے کہا ہے کہ اگرچہ اب تک یہ ایجاد ابھی بالکل ابتدائی حالت میں ہے لیکن اس بات کا پورا یقین ہے کہ بہت تھوڑی مدت میں یہ ایجاد مکمل ہو جائیگی اور اس وقت انسان اندھیرے اور تاریکی پر بھی غالب آ جائے گا۔

جانوروں کے لیے دعائے مغفرت جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں بودھ مذہب کے ایک فرقہ "جوڈو" کے سب سے بڑے پجاری نے "سسے شنگھی" کے مندر میں جا کر ایک سو اور پجاریوں کے ساتھ مرے ہوئے جانوروں کی روح کے لئے دعا کی۔ یہ قبرستان صرف جانوروں کا ہے۔ جاپانیوں کے عقیدے کے مطابق ان جانوروں کی روح کی سلامتی اور اس کے درجے میں ترقی کے لئے انسانوں کو دعا کرنا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ اس "دعائے مغفرت" کے موقع پر ۵ ہزار پالتو جانوروں مثلاً بلیوں، کتوں، بندروں، خرگوشوں، مچھلیوں، کیڑوں اور جھینگروں وغیرہ کی روحوں کے لئے دعا کی گئی۔ اور یہ عبادت کئی گھنٹے تک جاری رہی!

جسم میں خون داخل کرنا جن مریضوں کے جسم میں خون بہت کم ہو جاتا ہے ان کے بدن میں خالص خون داخل کرنے کا رواج اب

عام ہوگیا ہے۔ اس طریقۂ علاج کی ابتدا اب سے پہلے فرانس کے ایک ڈاکٹر مزان باپتست دانی نے بادشاہ لوئی چہاردہم کے عہدِ حکومت میں کی تھی۔ ان دنوں فصد کھولنے کا رواج عالمگیر تھا۔ ایک پندرہ سالہ فرانسیسی لڑکے کی فصدیں بخار اتارنے کے لئے کئی مرتبہ کھولی گئیں اور اس وجہ سے اس کے بدن میں خون باقی نہ رہا اور وہ قریب المرگ ہوگیا۔ ڈاکٹر مذکور نے ایک بھیڑ کے بچے کا خون اس کی وریدوں میں داخل کیا اور اس سے فوری فائدہ نظر آیا۔ حتیٰ کہ وہ لڑکا بالکل اچھا بھی ہوگیا۔ اس جدید تحقیقات کے سب قائل ہوگئے اور ڈاکٹروں کی ایک بہت بڑی جماعت اس کے متعلق تجربے کرنے میں مصروف ہوگئی اور آج یہ طریقۂ علاج بالکل عام ہوگیا ہے کہ جانوروں کا خون انسانی جسم میں داخل کیا جائے۔

لاولدی کے اسباب ڈاکٹر کیز نے حال ہی میں اپنی تحقیقات کے نتائج فلاڈلفیا کی امریکن فلاژوفیکل سوسائٹی کے سامنے بیان کیے۔ انہوں نے کہا کہ جن عورتوں پر تجربے کئے گئے ان میں سے تین چوتھائی کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے کہا کہ جس قدر عورتوں پر تجربے کیے گئے ان میں سے تین چوتھائی کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے شادی کے بعد کسی قسم کی کوئی مانع حمل تدابیر اختیار نہیں کی تھی۔ اور ستاون فی صدی نے اپنے بانجھ ہونے کے متعلق طبی مشورے کے ذریعے سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی تھی کہ ان کے اولاد کیوں نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر کیز کا خیال ہے کہ اسی قسم کی تحقیقات دوسرے مقامات پر بھی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بالکل صحیح رائے قائم ہوسکے لیکن پھر بھی انہوں نے وثوق کے ساتھ یہ کہا کہ بڑے بڑے شہروں میں بھی اولاد نہ ہونے کا باعث زیادہ تر یہی ہے کہ مانع حمل تدابیر پر آج کل عمل کیا جارہا ہے۔

مردہ قلب میں حرکت حال میں ایک ایسی مشین ایجاد ہوئی ہے کہ جس کے ذریعے سے مردہ انسانی قلب کو از سرِ نو حرکت میں لایا جاسکتا ہے۔ اور اس طرح دوبارہ متحرک ہوکر وہ پھر اپنا معمولی کام کرنے لگتا ہے۔ اس ایجاد کا سہرا ڈاکٹر ولیم بی۔ کاونٹز کے سر ہے جن کا تعلق واشنگٹن یونیورسٹی سے ہے۔ ان ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ اب تک انہوں نے ایک سو سے زیادہ مُردہ اور ساکن دلوں کو پھر متحرک کرکے ان میں زندگی اور اپنا معمولی کام کرنے کی اہلیت پیدا کی ہے۔ یہ دل مردہ اجسام کے اندر تھے اور ان میں سے بعض کی حرکت بند ہوئے چھ گھنٹے تک کی طویل مدت گزر گئی تھی۔

بھیڑ کا دودھ بچوں کے لیے جرمن محققین نے تجربے کرکے معلوم کیا ہے کہ بچوں کو پلانے کے لئے بھیڑوں کا دودھ بہت مفید ہوتا ہے۔ بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگی کہ غیر ممالک میں یہ دودھ بہ کثرت استعمال میں آتا ہے۔ تمام دنیا کی بھیڑوں سے ہر سال جس قدر دودھ حاصل کیا جاتا ہے اس کی مجموعی مقدار بھی تقریباً پچاس ارب پونڈ ہوتی ہے۔ بکری کا دودھ ہر سال ایک کھرب اور ستر ارب پونڈ کی مقدار میں حاصل کیا جاتا ہے اور گائے کا دودھ ستائیس کھرب پونڈ کی مقدار میں۔ امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کے اخبار کا ایک نامہ نگار جس نے یہ اعداد وشمار فراہم کئے ہیں، لکھتا ہے کہ گائے اور بکری دونوں کے دودھ کے مقابلے میں بھیڑ کا دودھ بچوں کے لئے زیادہ زود ہضم اور زیادہ طاقت بخش ثابت ہوا ہے۔ بھیڑ کے دودھ میں گائے اور بکری دونوں کے دودھ کے مقابلے میں چربیلے اور لحمی اجزاء اور نمکیات زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اور بچوں کو پلایا جائے تو گائے کے دودھ کے مقابلے اس کے اثرات بہتر رونما ہوتے ہیں۔ ایسا بھی کیا گیا کہ گائے کا دودھ پیتے ہوئے بچوں کا دودھ چھڑا کر ایک دم سے انہیں بھیڑ کا دودھ دیا گیا۔ تب بھی کوئی ناخوش گوار کیفیت نہ پیدا ہوئی۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ گائے کا دودھ پینے کے دوران میں جن بچوں میں معدہ اور آنتوں کے التہاب کی علامتیں پائی جاتی تھیں اور اکثر دست آتے رہتے تھے بھیڑ کا دودھ پلانے سے وہ کیفیت رفع ہوگئی اور وہ اچھے ہوگئے۔

مچھلی کے تیل کی جانچ کے نتیجے کلکتے کی بایو کیمیکل اسٹینڈرڈائیزیشن لیبورٹری نے حال ہی میں ان تمام مختلف قسموں کے مچھلی کے تیلوں کا امتحان کرکے کہ جو ہندوستان کے بازاروں میں بکتے ہیں، جو رپورٹ شائع کی ہے اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسے قانون کی اس ملک میں اشد ضرورت ہے جس کے رو سے یہ ضروری ہوجائے کہ دوکانداروں کو ہر اس تیل کی جانچ کرانی پڑے جو مچھلی

کے تیل کے نام سے طبی ضرورتوں کے لیے فروخت کرتے ہیں۔

کلکتے کے بازار میں سے نیز ہندوستان کے طبی محکمے کے افسروں کی معرفت ملک کے مختلف صوبوں سے جو مچھلی کے تیل کے نمونے حاصل کیے گئے تھے اُن کی تعداد پچانوے تھی۔ تجزیہ کرنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسی تھی جو بہت ہی ادنیٰ قسم کے تیل تھے، اور ان میں سے بعض میں تو وہ خاص اجزا ہی موجود نہ تھے جن کی وجہ سے مچھلی کا تیل بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔

پچانوے نمونوں میں سے کہ جن کا کیمیاوی تجزیہ کیا گیا تھا اٹھاون ایسے تھے کہ جو اس معیار کے مطابق نہ تھے کہ جو سنہ ۱۹۳۲ء کی برٹش فارماکوپیا میں دیا ہوا ہے۔ انچاس نمونوں میں چربیلے تیزاب کی مقدار اس سے بھی زیادہ تھی کہ جو برٹش فارماکوپیا میں زیادہ سے زیادہ مقرر کی گئی ہے۔ اور یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ یا تو وہ تیل مدتوں کے رکھے ہوئے اور سڑ چلے تھے۔ یا یہ کہ وہ سڑے ہوئے مچھلی کے جگروں سے حاصل کئے گئے تھے۔ تیئیس نمونے ایسے تھے کہ جن میں ویٹامن کی مقدار بہت کم تھی۔ تین نمونے ایسے بھی تھے کہ جن میں سرے سے ویٹامن الف کا نام بھی نہ تھا۔ سولہ نمونے ٹھنڈے امتحان پر پورے نہ اترے جس سے مچھلی کے تیل میں میں "اسٹیرین" کی موجودگی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

طبِّ اسلامی اور طبِّ ہندی کی قدیم تصانیف

جناب ڈاکٹر تارا چند صاحب الہ آبادیونی ورسٹی

علم طب میں بھی ہندو مسلمان ایک دوسرے سے مستفید ہوئے۔ سنسکرت سے فارسی میں کتابیں ترجمہ ہوئیں۔ مثلاً بوڈلین کے مخطوطات نمبر ۱۹۱۵ ملاحظہ ہوں۔ حکیم احسان اللہ نے طب ہندی لکھی۔ بھوہ بن خواص خاں نے معدن الشفا تالیف کی، جو ہندوستانی طب سے ماخوذ ہے۔ محمد قاسم فرشتہ کی دستور الاطبا بھی ہندی علم طب پر ہے۔ محمد مومن الحسینی کی کتاب تحفۃ المومنین میں ہندوؤں کے مندرجہ ذیل رسالوں کا حوالہ ہے، واگ بھٹا مؤلفہ بھرپ، چرک مؤلفہ چرک، مت چک۔ بھوجیو، سوسترا۔

ہندی دواؤں کا ذکر اختیارات بدیعی مؤلفہ علی بن حسین الانصاری، انیس الاطبا، مؤلفہ نافع الصدیقی الجائسی اور بوستان افروز مؤلفہ ولبدنع تمکین میں ہے۔ انسانی اعضا، اور دواؤں کی تفصیل عربی اور ہندی دونوں میں ایتھپاد (؟) نے اپنی تالیف طب بحری اور بری میں بتائی ہے۔ جانوروں کے علاج پر ابن سید ابو الحسین ہاشمی اور عبد اللہ خاں نے فرس نامے لکھے۔ عبد اللہ ابن صفی نے سلی ہوتر الکھی، اسی طرح گجرا نامہ اور فیل نامہ تالیف ہوئے۔

فارسی اور عربی کی جو کتابیں سنسکرت میں منتقل ہوئیں ان کے چند نام یہ ہیں: حکمت پرکاش مؤلفہ مہادیو بھٹ لکشمن تو ساور (؟) از لکشمن داس امر سنگھ، لوڈر انندرس رتناکر، از بھرسید، ویدیا کا از لقمان، قرابادین شفائی، طب، علاج، پارسی پرکاش، اور طب سکندری، مترجمہ کارام

اس زمانے میں بہت سی ایسی کتابیں بھی لکھی گئیں جن میں ہندوؤں کے مختلف علوم و فنون کی تفصیلات تھیں۔ مثلاً بھوپال شاستر جس کا ایک نسخہ اڈنبرا میں ہے۔ یہ کتاب فارسی میں ہے، گنگا بشن کول نے مجموعہ کے نام سے ہندوؤں کے خرافات اور رسم و رواج پر ایک کتاب فارسی اور ہندوستانی میں لکھی۔ مرزا خاں بن فخر الدین محمد نے تحفۃ الہند میں ہندوؤں کے مختلف مسائل پر بحث کی ہے۔ دوسری تصانیف مثلاً شاہد صادق (مؤلفہ محمد صادق آزادانی) فرہنگ اورنگ شاہی (مؤلفہ ہدایت اللہ) میں ہندوستان کے معدنیات، نباتات اور حیوانات کا ذکر ہے۔

مختلف علوم و فنون پر جو کتابیں ہندوؤں اور مسلمانوں میں عام طور سے رائج تھیں، ان کے نام حسب ذیل ہیں:- جواہر العلوم ہمایونی از محمد فاضل سمرقندی، عقول عشرہ از محمد بارہ ماتی (شاہجہانی عہد) مجمل الحکمت از امام محمد بن علی المغربی، دانش نامہ علائی از ابن سینا، جامع العلوم از فخر الدین رازی، درۃ التاج از قطب الدین محمود شیرازی، نفائس الفنون فی عرائس العیون، از محمد آملی۔ (معارف)

کوئلے کے عجائب

جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

دو ہزار سال ہوئے ایک فیلسوف نے کہا تھا کہ "بہت خوش قسمت ہے وہ شخص جو اس عالم اسباب کے سلسلۂ علت و معلول اور اجزاء کائنات کے باہمی تعلق پر غور و فکر کرتا ہے۔" اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمتوں میں سے، جو اس نے انسان کو عطا فرمائیں، غور و فکر کی قوت بھی ایک گراں قدر نعمت ہے۔ یہی قوت اپنے گرد و پیش کی چیزوں کی ماہیت اور واقعات کی حقیقت اور ان کے تعلقات و اسباب کا علم کرنے کے لئے ہر وقت بے قرار رہتی ہے۔ اور اسباب کے اسی تجسس نے ان مختلف علوم کی بنیادیں قائم کی ہیں۔

موجودہ زمانے کی کیمسٹری نے ہمیں بتایا ہے کہ بسیط اجسام کے ملنے سے مرکبات کس طرح بنتے ہیں اور مرکب اجسام کا تجزیہ اجزاء اولی میں کیوں کر ہو جاتا ہے اور اس علم نے موجودہ زمانے میں اس قدر وسعت اور ہمہ گیری اختیار کر لی ہے کہ ہماری زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نظر نہیں آتا جس میں اس کا دخل نہ ہو۔

کیمسٹری کا علم دنیا کی ہر چیز کی بناوٹ معلوم کرنے اور اس کے اجزاء کو مختلف صورتوں سے اپنے تصرف میں لانے کے لئے بے حد مفید ثابت ہو رہا ہے۔ اس علم کی وجہ سے بے بہا گوہر آئے دن پیدا ہو رہے ہیں۔ آج میں نہایت اختصار کے ساتھ معدنی کوئلے کے عجائب، جو علم کیمسٹری نے ظاہر کئے ہیں، ہدیۂ ناظرین کروں گا۔

معدنی کوئلہ: معدنی کوئلے سے اس وقت تک آٹھ ہزار سے زیادہ قیمتی چیزیں تیار کی جا چکی ہیں۔ اس کوئلے کو پہلے بڑے بڑے برتنوں میں بند کر کے ۱۴۰۰ درجہ فارن ہائیٹ کی حرارت دی گئی جس سے ایک گیس پیدا ہوئی جس میں خود جلنے کی طاقت موجود تھی۔ اس گیس سے کوچے اور بازاروں میں روشنی کی گئی اور رات کے اندھیرے کو روز روشن میں بدل دیا گیا۔ اس گیس کو نکالنے کے بعد جو کوئلہ اور اس کے فضلات باقی رہے اس سے کوک، تارکول اور ایک سیال چیز (بنزین) حاصل ہوئی جس میں امونیا بھی موجود تھا۔

تارکول کا جب اور تجزیہ کیا گیا تو اس میں بنزین بہ کثرت پائی گئی جو ایسی مفید چیز ثابت ہوئی کہ اب اس کو عطروں اور خوشبوؤں کی بنیاد سمجھنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ کول تار سے ٹولوین (Toluene) فینول، کری زول (Cresol) نفتھےلین، انتھراسین (Anthracene) زائیلین (Xylene) وغیرہ چیزیں حاصل کی گئیں جن سے کاربالک ایسڈ، بیٹا نفتھول، فینائل سیلین، آئی زال اور لائی سول وغیرہ چیزیں بنائی گئیں۔

تارکول اور بنزین کے حاصلات میں نائٹرک ایسڈ (تیزاب شورہ) سلفیورک ایسڈ (تیزاب گندھک) سوڈا کاسٹک اور کلورین گیس وغیرہ کو خاص تناسب اور خاص قاعدوں سے ملانے سے ڈیڑھ ہزار مختلف عجیب و غریب رنگ ایجاد ہوئے جو سوتی، ریشمی اور اونی کپڑے رنگنے میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

سر ولیم پرکن (Sir William Perkin) نے بنزین اور نائٹرک ایسڈ کے مرکب سے کئی قسم کی خوشبوئیں اور عطر تیار کئے مثلاً مربین (Mirbane) میڈو سویٹ (Meadowsweat) ہاتھورن بلوسم (Hawthorn Blossam) اور مصنوعی کستوری وغیرہ وغیرہ

پھر بنزین میں ایسڈ ایسیٹک (تیزاب سرکہ) اور لوہے کا برادہ ملا کر اس نے اینلین (Aniline) کا رنگ تیار کیا۔

پروفیسر میڈلاک (Medlock) اور نکلسن (Nicholson) نے بنزین کو مختلف تیزابوں میں ملا کر نیلا رنگ بنایا۔ ہوفمین نے اودا رنگ تیار کیا۔ پھر اینلین میں ایسڈ نائٹرک ملانے سے پختہ رنگ پیدا کیے گئے مثلاً کانگو ریڈ (Congo Red) مارگرین (Margrine) وغیرہ۔ اسی طرح کوئلے سے ڈیڑھ ہزار مختلف رنگ تیار کیے گئے

ماہر لیبگ (Leibig) نے بنزین سے کلوروفارم اور اینٹی پائرین جیسی مفید دوائیں ایجاد کیں۔ سٹووین (Stovain) اور ایلی پین (Alypin) جیسی مخدر (حس کرنے والی) دوائیں نکالیں جن سے اعمال جراحی میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہوا۔

جاپان کے ماہر ٹاکامینو (Takamino) نے کوئلے سے ایڈرینےلین (Adrenelin) تیار کی۔

سلفونل (Sulphonal) ویرونال (Veronal) اور میڈی نال (Medinol) جیسی منوم (نیند لانے والی) دوائیں اسی کوئلے سے حاصل کی گئیں۔

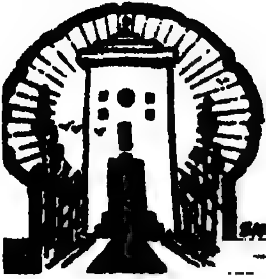
سیکرین اور سکسین (Saxin) بھی جو شیرینی اور مٹھاس کے لیے مختلف شربتوں اور لیمونیڈ وغیرہ میں بہ کثرت مستعمل ہیں، اسی کوئلے کو حاصل ہوئیں۔

فوٹو گرافی کی اکثر دوائیں مثلاً پیروگیلک ایسڈ (Pyrogallic acid) میٹول (Metel) اور ایمی ڈول (Amidol) وغیرہ بھی اسی کوئلے سے حاصل ہوتی ہیں۔

پھر جب معدنی کوئلے کو بند برتنوں میں ۶۰۰ ڈگری فارن ہائیٹ تک گرم کرکے بخارات کو حاصل کیا گیا تو ان بخارات میں ہائیڈروجن اور کاربن کے اجزا معلوم ہوئے اس سے بہت سے چکناہٹ والے مرکبات تیار کئے گئے مثلاً کئی قسم کے موثر سپرٹ، روغن، ویزلین، چربیاں، موم بتیوں کا موم اور مصنوعی مکھن وغیرہ۔

کوئلے سے حاصل کی ہوئی چیزیں یکایک اور اتفاقی طور پر معلوم نہیں ہوئیں بلکہ سالہا سال کی سخت محنت اور تلاش سے ایجاد ہوئیں مثلاً کوئلے سے مصنوعی نیل (Indigo) تیار کرنے پر پانچ لاکھ پونڈ خرچ ہوئے۔ اسی طرح کوئلے سے بنزین، نفتول اور کاربالک ایسڈ کی تیاری پر ابتدا میں لاکھوں روپے صرف ہوئے اور ہزاروں تجربوں کے بعد ان سے مفید دوائی رنگ اور قوی جراثیم کش دوائیں اور کیف آور خوشبوئیں بنائی گئیں۔

گزشتہ دس سال میں کوئلے سے مرضوں کو دور کرنے کے لئے ایسی مفید اور بے نظیر دوائیں تیار کی گئی ہیں جنہوں نے علم العلاج میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔ اور پرانے نظریات میں ایک عظیم انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ ان دواؤں میں سے اکری فلےوین، پروفلےوین، پیرافینے لین ڈایامین، سلفینے لے مائیڈ، پرونٹوسل (Prontosil) پروپسٹے سین ایم بی ۶۹۳ وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان دواؤں کی ماہیت اور فوائد کو میں انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں ہدیۂ ناظرین کروں گا۔ (باقی)



باب الصحت — قومی صحت کی تعمیر

اٹلی کے ڈکٹیٹر بینیٹو مسولینی کے قلم سے

صحت نام ہے ایک مسلسل عمل و حرکت کا۔ اردگرد کے پریشان کن اور تکلیف دہ عناصر سے ہر وقت نبرد آزما رہنے کو بھی صحت سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ افراد کی طرح قومیں بھی بیمار پڑتی ہیں اور پھر ان کا علاج معالجہ اسی طرح ہوتا ہے جس طرح کسی شخص کے جسمانی مرض کا کیا جاتا ہے۔

جنگ عظیم کے بعد سے لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوگیا ہے کہ جہد اور کوشش کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ "اس سے فائدہ کیا؟" ایک چلتا ہوا فقرہ ہے جو ہر شخص کی زبان پر ہے اور بہت سی کارآمد چیزوں کو پس پشت ڈالنے کے لیے اسے بے تکلف کہہ دیا جاتا ہے۔ جنگ عظیم کے بعد بالشویزم کو عروج ہوا اور اٹلی کو بھی اس سے اخلاقی صدمہ و ہزیمت پہنچی۔ لوگ بزدل اور نڈھال ہوکر بیٹھ گئے۔ فیشزم کا مقصد اعلیٰ یہ ہے کہ اٹلی اپنا سر اونچا کرے اور اپنے میں فاتحانہ خود اعتمادی پیدا کرے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے قوم کی صحت کی تشکیل و تعمیر ایک لازمی چیز سمجھی گئی۔

قوم کی طبیعت میں اگر اضمحلال پیدا ہوجائے اور لوگ ہر چیز میں پستی اور گراوٹ محسوس کرنے لگیں تو کام نہیں چلتا۔ جرمنی مشہور فلسفی شاعر شوپنہار بھی اسی قسم کی گراوٹ کا شکار ہوگیا تھا جو نپولین کی تباہ کاریوں کے عہد آخر میں پیدا ہوئی تھی وہ بھی باوجود عالی دماغ ہونے کے، ہر چیز کے بارے میں کہا کرتا تھا "اس کا آخر فائدہ کیا ہے؟"

روم کیوں تباہ ہوا جو ملک یا قوم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جاتی ہے اور یہ کہا کرتی ہے "اس کا فائدہ کیا ہے" وہ مرنے کے قریب ہوجاتی ہے۔ روم کی اتنی بڑی سلطنت کیوں تباہ ہوئی؟ محض اس وجہ سے کہ لوگ، جو سلطنت کے عظیم الشان کاموں کے اہل بنائے گئے تھے، طبیعت کے اداس اور نڈھال ہوچکے تھے۔ ہر چیز کو دیکھ کر یہی کہا کرتے تھے کہ اس بات کے کرنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ وہ ذمہ داریوں کو چھوڑ بیٹھے اور نقصانات نے انہیں آگھیرا۔ جب وقت آپہنچا تو روم کے اکابر آرام و عیش کی زندگی میں پڑے ہوئے مزے سے زندگی کے دن گزار رہے تھے۔ جب گرتی ہوئی سلطنت کے ٹکڑوں کو سنبھالنے کی ضرورت پیش آئی تو اکابر اور سلطنت کے ارکان میں اتنی جسمانی اور اخلاقی سکت نہ تھی کہ مدافعت کرسکتے۔ انہوں نے رہی سہی سلطنت کو بچانے کے لیے کرائے کے نوکر رکھ کر انہیں لڑنے کے لیے بھیج دیا اور خود آرام میں مصروف رہے۔

جو قومیں جسمانی اور اخلاقی سکت سے کوری ہوجاتی ہیں وہ کسی تہذیب کی شمع کو سربلند کرکے دوسروں کو راستہ نہیں دکھا سکتیں۔ نہ خوش حالی اور سربلندی ان کا مقسوم ہوسکتی ہیں۔ جو قوم زندہ، بیدار اور حقیقت آگاہ ہوتی ہے۔ وہ نہ جسمانی طاقت سے کبھی غافل رہتی ہے اور نہ اخلاقی تاروں کو کبھی منتشر ہونے دیتی ہے۔ وہ ملک کے باشندوں کے اخلاقی و جسمانی جواہر ضائع نہیں ہونے دیتی بلکہ اس کی ترقی و حفاظت کا بندوبست کرتی ہے۔

جو لوگ خوش حالی، خوش وقتی اور فلاحِ ملک و قوم کے طلب گار ہیں ان کے لیے یہ شرائط ہمیشہ واجب الاحترام رہیں گی۔

جن قوموں کو قدرت نے دوسروں کی رہنمائی کی اور فاتحانہ افتخار کی روح عطا کی تھی ان میں یہ جسمانی و اخلاقی سکت ضرور پائی جاتی تھی۔ اس بارے میں قدرت کبھی متلون مزاج ثابت نہیں ہوتی۔ جب تک ان لوگوں میں رہنمائی اور سرداری کی روح موجود ہے اس وقت تک ان کی خواجگی اور برتری دنیا مانتی رہے گی۔ ضرورت ہے اس امر کی کہ آنے والی نسلوں کو یہ ورثہ برابر ملتا رہے۔ جب قوم میں تن آسانی آجائے، جب قوم مشقت اور ورزش و محنت سے جی چرانے لگے جب ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنے میں لوگوں کو مزا آنے لگے جب قوت خیال و عمل مفقود ہو جب پست ذہنی اور کاہلی ہم رکاب ہوں تو سمجھ لیجئے کہ ایسی قوم کو گرنے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ اس قوم کی صحت اور طاقت کو آخر زوال ہوگا۔

سیاسی مدبّر کی ذمّہ داریاں ایک سیاسی مدبّر پر جو ذمّہ داریاں ہیں وہ ان سے کسی طرح غافل نہیں رہ سکتا۔ مردانہ وقار و توانائی اور قوم کی صحت اور تن درستی کے مسئلے اس کو مصروف رکھیں گے۔

صحت میں طاقت اور زندگی ہے۔ بیماری موت اور ناطاقتی ہے۔ اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ ہمارے بچے بالکل تن درست اور تنومند پیدا ہوں۔ نوجوان تن درستی کا نمونہ ہوں۔ باپ اور ماں صحت میں بالکل درست ہوں۔ بس یہی چیزیں قوم کا خزانہ اور جواہر ہیں۔ اور یہ خزانہ زندگی اور صحت کے عام اصولوں کو برتے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔

ہمیں ایسے قوانین بنانے چاہئیں کہ سب کی صحت درست رہے اور تن درستی برقرار رہے اور ایسی حالتیں پیدا کی جائیں کہ قوم تباہی کی طرف جا ہی نہ سکے۔

ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو نہایت سست ہونے کے عادی ہیں اور سخت گیر حالات زندگی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ملک میں ایسی حالت طاری کر دی جائے تو وہ مصنوعی ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہم ان سب چیزوں کو نامناسب سمجھتا ہوں جس پر عمل ہی نہ ہو سکے۔ صحت کے کچھ اصول ہیں اور کچھ ضروریات ہیں۔ انہیں اگر ہم نے سامنے نہ رکھا تو کچھ نہیں حاصل ہو سکتا۔ اگر صحت درست رکھنی ہے تو صحت کے قواعد اور ضابطوں کی پابندی کرنی ہی ہوگی۔ شہروں کی زندگی اور جدید تمدن کی برکتیں ہماری صحت کی سلطنت تاراج کرنے پر تلی ہوئی ہیں اور لوگوں کو اپنی تن درستی برقرار رکھنے کی بہت سخت ضرورت ہے۔ اگر ہمیں اپنی قوم کی صحت عزیز ہے تو اس کے افراد کے لیے ہمیں گھروں کو صحت بخش بنانا اور رکھنا نیز ہوا اور پانی کے مناسب انتظام کی سخت ضرورت ہوگی۔ آج کل کا مزدور جس گندے اور صحت کو برباد کرنے والے ماحول میں رہتا ہے اس سے یہ اُمید تو نہیں رکھی جا سکتی کہ وہ روزانہ تازہ ہوا کھانے کے لیے باہر نکل سکے گا۔ یہ کام تو حکومت کا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو لوگوں کی ضروریات کو ان کی جگہ پر مہیا کرے اور ان کے گھر اور کام کرنے کی جگہیں بنانے کی کوشش کرے تاکہ وہ پُرسکون زندگی کا بدل بن سکیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو انہیں تازہ ہوا میسر آ سکے۔

عقلیت اور فلسفے کی دلیلیں دیہاتیوں اور کاشت کاروں کے سامنے بگھارنا بے کار ہے۔ ان کی سمجھ میں یہ باتیں کبھی نہیں آئیں گی ضرورت تو اس بات کی ہے کہ جدید تہذیب کی ضروریات کو سامنے رکھ کر ایسی باتیں صحت و تن درستی کی بتائی جائیں کہ قوم کو آخر میں نقصان نہ ہو۔ اس معاملے میں اگر ہم نے ذرا بھی غفلت یا سہل انگاری سے کام لیا تو ہمارا پس جانا یقینی ہے۔ حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر فرد کی اس معاملے میں مدد کرے ہم اگر صرف یہ کہے جائیں کہ صحت کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے تو اس سے کیا فائدہ ہے؟ کوشش اس بات کی کرنی چاہیئے کہ ایسا ماحول اور ایسے حالات پیدا کر دئیے جائیں کہ صحت مند زندگی بسر کرنا ہر شخص کے لیے ممکن ہو جائے۔

حکومت اٹلی کی کوششیں میں نے اپنی حکومت کے سنگِ بنیاد میں صحت عامہ کو داخل کر لیا ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری ذریعوں اور وسیلوں سے کھیلوں اور ورزشوں کے شوق پیدا کئے جاتے ہیں۔ کام کرنے والوں کی ہمت افزائی کی جاتی ہے۔ تمام اٹلی میں جمناسٹک ورزشوں اور صحت گاہوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے۔ صحتِ جسمانی اور تعمیر قوم کی آواز پر لڑکے، لڑکیاں، عورتیں اور تمام لوگ تیار بیٹھے رہتے ہیں جس طرح ماہرین ہدایات دیتے ہیں اسی طرح ان پر عمل کیا جاتا ہے۔

کوئی گاؤں ایسا نہیں ہے جہاں کھیلنے کے میدان اور ورزش کا سامان موجود نہ ہو۔ اور جہاں جسمانی اصلاح اور تربیت کے مراکز قائم نہ ہوں صرف بچوں اور نوجوان مرد و عورت کے لیے پورے سامانوں سے مکمل ۱۳۰۹ عمارتیں ہیں جن میں سے آدھی فیسسٹ حکومت نے تعمیر کرائی ہیں ۱۳۱۵ کھیل کے نئے میدان بنائے گئے ہیں جو سال میں روزانہ تمام سکولوں کے بچوں کے لیے، خواہ وہ ابتدائی درجوں کے ہوں یا ثانوی درجوں کے، کھلے رہتے ہیں۔

اس کے علاوہ "ڈوپو نورو" نامی ایک تنظیم ہے۔ اسے اگر تنظیم اوقات فرصت" کہا جائے تو مناسب ہے۔ اس تنظیم کا مقصد یہ ہے کہ مزدور جب کارخانے میں کام نہ کر رہے ہوں اور صرف آرام کے وقت گزار رہے ہوں اس وقت ان کو جسمانی اور ذہنی تفریح کا سامان بہم پہنچایا جائے اس کام کے لیے ۱۶۰،۰۰۰ آدمی لوگوں کی ضروریات کی دیکھ بھال کرنے کے لیے مصروف ہیں۔ ان لوگوں کے پاس سینکڑوں کھیل کے میدان ہیں اور ہمارے بہت سے قصبوں اور شہروں نے اپنے صرف سے صحت گھر قائم کر رکھے ہیں۔ یہ تمام چیزیں صرف مزدوروں کے لئے ہیں

ان کی صحت برقرار رکھنے اور ان میں ورزشی کاموں سے دل دلچسپی پیدا کرنے کے لیے مہیا کی گئی ہیں۔ عام لوگوں کے لیے جو زبردست اور وسیع انتظامات ہیں وہ علیحدہ ہیں۔ شہروں کے درمیان کھیلوں کا مقابلہ کیا جاتا ہے، اور انعامات تقسیم کیے جاتے ہیں۔ اور ان کے لیے علیحدہ ورزش گاہیں بنی ہوئی ہیں۔ اوّل الذکر چیزیں خاص طور پر تن درستی برقرار رکھنے اور توانائی بڑھانے کے مقصد کے لیے ہیں۔ دوسری چیزیں آپس میں دوستانہ مسابقت ومقابلے کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے ہیں۔

اٹلی اس طرح اپنی قوم بنا رہا ہے۔ صحت سے غافل رہنا کسی ملک کی سب سے بڑی مجرمانہ غفلت ہے۔

آنکھوں پر شراب نوشی کا اثر

از ڈاکٹر ایس ہیرون جانسٹن، ایم۔ ڈی۔

پُرانے زمانے میں، جب کہ سائنس کا حلقۂ عمل واثرات اتنا وسیع نہیں ہوا تھا جتنا کہ آج ہے، بعض لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ شراب میں غذائیت موجود ہے۔ اپنے اس خیال پر وہ یہاں تک ایمان رکھتے تھے کہ شراب کو غذاوں کی صف میں ہی شمار کرتے تھے۔ لیکن کچھ زیادہ مدت نہیں گزری کہ ان لوگوں کو اپنے خیال کے چہرے سے وہ نقاب اٹھا دینا پڑا جو انھوں نے قائم کر رکھا تھا اور عام طور پر یہ پتہ چل گیا کہ شراب میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ اُسے غذا قرار دیا جائے۔ چناں چہ شراب سے جتنی چیزیں بھی تیار کی جاتی ہیں ان کی خاصیت اور ماہیت بھی شراب جیسی ہوتی ہے اور کوئی عقل مند انسان انہیں غذا سمجھ کر تیار نہیں ہو سکتا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب شراب غذا نہیں، اس سے تیار کی ہوئی کوئی چیز غذائیت نہیں رکھتی تو آخر یہ کس طرح بھی انسان کے لیے مفید ہے۔ اس موقع پر مجھے زمانۂ قدیم کے فلاسفروں اور عقلنوں کا مقولہ یاد آتا ہے کہ "اصل شراب تو فریب دینے والی شے ہے۔ زیادہ مقدار میں شراب اپنی تیزی اور تندی کے ساتھ ہی اثرات طاری کرتی ہے۔ اور جو شخص بھی شراب جیسی بہروپ بھرنے والی چیز سے دھوکا کھاتا ہے عقل مند قرار نہیں دیا جا سکتا۔"

بزرگوں کے اس قول کی صداقت میں ذرہ بھر شبہ نہیں۔ واقعی شراب نہایت ہی فریب دینے والی چیز ہے۔ پہلے زمانے میں بعض لوگ یہ یقین رکھتے تھے کہ جب کسی شخص کو زیادہ سردی معلوم ہو یا اسے نزلہ وزکام وغیرہ ہو گیا ہو تو شراب سے اس کی علامات دور کی جا سکتی ہے۔ اور وہسکی وغیرہ ایسے افراد کے لیے نہایت مفید ہو سکتی ہے۔ لیکن نئے تجربوں نے اس بات کو بالکل بے حقیقت ثابت کر دیا ہے۔ اس کے برعکس دورانِ خون کے نظام پر شراب کا جو مضر اثر پڑتا ہے اب لوگ اس سے خوب واقف ہو گئے ہیں۔ شراب کتنی ہی معمولی مقدار میں کیوں نہ پی جائے، اس سے شریانوں میں تشنج کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ چناں چہ شراب پیتے ہی آنکھوں میں جو سُرخی دوڑ جاتی ہے اور چہرہ تمتما اُٹھتا ہے وہ اس بات کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔ دماغ کی رگوں پر شراب نوشی کا بہت ہی زیادہ خراب اثر پڑتا ہے، جس کی وجہ سے رگوں میں تنگی اور کھنچاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شراب نہ پینے والے افراد کے مقابلے میں شراب پینے والے اشخاص باوجود عارضی گرمی کے جلد زکام ونزلہ کا شکار ہو سکتے ہیں۔

اس موقع پر شاید بعض صاحبان یہ اعتراض کریں کہ وہسکی یا اسی قسم کی کوئی اور شراب عارضی طور پر تو سردی سے نجات دلا دیتی ہے اور زمانۂ قدیم کے بہت سے افراد اس پر عمل کرتے رہے ہیں۔ چناں چہ سردی لگ جانے اور نمونیا وغیرہ ہو جانے کی حالتوں میں بعض ڈاکٹر اپنے مریضوں کو شراب استعمال کراتے ہیں۔ لیکن ایسے اصحاب کو شاید یہ نہیں معلوم کہ شراب کی خفیف سے خفیف مقدار بھی اگر استعمال کی جائے تو خون کی گردش قائم رکھنے والی شریانوں کے کام میں بڑی حد تک رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ بھلا کسی سپہ سالار کے لیے یہ فعل کیوں کر دانشمندانہ قرار دیا جا سکتا ہے کہ جنگ سے پہلے ہی وہ اپنی سپاہ کو ایک ایسے طاقت ور زہر کا مزہ چکھا دے جو اس کی فوج کی اکثر تعداد کو ہلاک کر ڈالے اور باقی کو مفلوج اور بے کار کر دے۔ اگر اس سپہ سالار کا اقدام مجنونانہ قرار دیا جا سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ شراب پینے والے

کے اقدام کو بھی اس زمرے میں نہ شامل کیا جائے جسم کے نظام دفاعی کے ساتھ شراب بھی بالکل وہی سلوک کرتی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔

اس میں شک نہیں شقیقہ اور بعض ایک عصبی بیماری ایسی ضرور ہے جس کے علاج کے لیے شراب کے انجکشن سب سے زیادہ مفید ثابت ہوئے ہیں، لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ ... تکلیف ... پہنچانے والے پٹھوں کو شراب کے اثر سے معطل اور سن کر دیا جاتا ہے اور اس مرض ... تکلیف ہوتی ہے ... محسوس نہیں کر پاتا۔ یہی صورت افاقے کی سمجھ لی جاتی ہے۔ لیکن اس ایک فائدے ... عارضی خوش گوار ... مستقل ... کیوں نظرانداز کر دی جائیں۔ اور کیوں شراب کا استعمال جائز و مفید قرار دے دیا جائے۔

... نقصانات ... بحث کی ہے ... میں داخل ہونے کے بعد جو نقصان شراب پہنچاتی ہے وہ تو اتنا شدید ... نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے ساتھ ہی ... جو نقصان اس سے پہنچتا ہے وہ بھی ناقابلِ تلافی ہوتا ہے۔ حال ہی میں مجھے ایک ایسے نوجوان مریض کو دیکھنے کا اتفاق ہوا جس پر شراب نے نہایت ہی ہولناک اثر کیا تھا۔

یہ شخص کوئی تیس پینتیس سال کا ہو گا۔ بچپن میں اس کے اطوار نہایت مہذب اور شریفانہ رہے تھے۔ ایک شریف خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ ... عزت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ مالی حالت بھی نہایت اچھی تھی۔ اس نے اپنی زندگی میں کبھی شراب بھی نہیں پی تھی۔ لیکن حال ہی میں وہ اپنے چند دوستوں کے ساتھ پہاڑ پر تفریح کرنے گیا تھا۔ اور وہاں ان کے اصرار پر اس نے اس موذی شے کو منہ لگا لیا تھا۔ شرابی دوستوں کی معیت ... ناتجربہ کاری کی بنا پر وہ زیادہ مقدار میں شراب پی گیا۔ نشہ بازی کے دوران میں تو اسے کچھ ہوش نہیں آیا لیکن بعد میں اس نے محسوس کیا کہ اس کی قوت بینائی اس سے چھین لی گئی ہے۔ اور وہ اندھا ہو چکا ہے۔

کچھ دن تک تو اس کے گھر والے ادھر ادھر بھاگ دوڑ کرتے رہے اور عطائی طور پر اس کے علاج معالجے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو وہ اسے میرے پاس لائے۔ میں نے غور کے ساتھ اس کی آنکھوں کا معائنہ کیا تو یہ ظاہر ہوا کہ شراب کی تیزی نے ان نازک رگوں کو بے جان کر کے رکھ دیا ہے جو بصارت کی محافظ تھیں اور جن کی وجہ سے وہ دیکھا کرتا تھا۔ مجھے یہ دیکھ کر جو افسوس ہوا اس کا اظہار کس طرح کیا جائے۔ میں اس بظاہر معمولی سے واقعے کو اس موقع پر اس وجہ سے بھی نقل کیے دیتا ہوں کہ شاید اس ایک مثال سے ہی شراب پینے والوں کی آنکھیں کھل جائیں اور وہ شراب جیسی چیز سے توبہ کر لیں۔

جان ہاپکن یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ڈاکٹر ہوارڈ اے کیلی نے شراب کے بارے میں حال ہی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا "دنیا میں کوئی ایسا مرض اور بیماری نہیں جس کی دوا شراب کہی جا سکے۔ چونکہ شراب کسی مرض کو بھی دور نہیں کر سکتی، نہ کسی بیماری کا ازالہ کر سکتی ہے، لہٰذا اسے دوا تو نہیں کہا جا سکتا۔ طبی تجربات اور معمولات میں اس کا کوئی درجہ ہی نہیں۔ اصل میں شراب تو ایسی طاقت کا واہمہ اور دھوکا پیدا کر دیتی ہے جو حقیقت میں کسی وقت بھی شرابی کے قبضے میں نہیں آتی۔ بلکہ جس کا وجود ہی نہیں ہوتا۔"

ان آنکھیں کھول دینے والی حقیقتوں کے بعد بھی کیا کوئی شخص ایسی حماقت اور بے وقوفی کرنے کو تیار ہے کہ وہ شراب پیے؟ ہمارا خیال ہے کہ اگر خود شرابی شراب کے نشے سے الگ ہو کر اس مضمون پر ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ غور کریں تو آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ شراب نہ صرف ان کی صحت برباد کر رہی ہے۔ بلکہ وہ انہیں وقت سے پہلے موت کا شکار بنا دینا چاہتی ہے۔

شوربے دار سالن اور ترکاریاں

شاید دنیا کے کسی اور ملک کی عورتیں کھانا پکانے کے معاملے میں اس قدر طبی ذہانت نہیں رکھتیں جس قدر کہ ہندوستان کی عورتیں رکھتی ہیں۔ یہاں تقریباً ہر فرقے اور ہر جماعت کی عورتیں ترکاریوں کے خواص اور ان کے اثرات سے بڑی حد تک واقف ہوتی ہیں۔ اب اگرچہ رسماً ہی یہ دستور دیکھا جا رہا ہے، لیکن اس کی تہ میں ضرور طبی معلومات اور میڈیکل ذہانت کام کر رہی ہے۔ جب کوئی ہندوستانی عورت ماش کی دال پکاتی ہے تو وہ اس کی اصلاح کے لیے ہینگ، سونٹھ وغیرہ قسم کی کوئی چیز بھی شامل کر دیتی ہے۔ گوشت وغیرہ تیار کرتی ہے تو اس میں گرم مسالہ داخل کر دیتی ہے جو اس کے مضر اثرات کو کم دیتا ہے۔ مختلف غذاؤں کو دسترخوان پر لانے میں بھی ہندوستانی عورت جس تناسب اور اصلاح کو مدنظر رکھتی ہے اس کا شائبہ بھی کسی دوسرے ملک کی عورتوں میں نہیں پایا جاتا۔ اوّل تو دسترخوان پر غیر متناسب غذائیں آنے ہی نہیں پاتیں۔ اور اگر دسترخوان والوں کی فیاض مزاجی مختلف غذائیں تیار کرانے کی محرک بھی ہو جائے تو بھی ان کی نہ بھی اصلاح کے لیے لیموں، سونٹھ، چٹنی اور اچار وغیرہ قسم کی کوئی نہ کوئی چیز بھی دسترخوان پر ضرور پہنچا دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کھانے کی ہانڈی میں ہندوستانی مستورات بالعموم محض اندازے سے ہی نمک، مرچ، دھنیا اور دوسرے مسالے شامل کرتی ہیں اور ان کے اندازے اور حساب کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اکثر و بیشتر ہانڈی میں نمک یا مرچ زیادہ یا کم نہیں ہونے پاتا۔ مسلمان گھرانوں میں عموماً رمضان شریف کے دنوں میں اس کا مشاہدہ بسا اوقات حیرت کا باعث ہوتا ہے۔ کیوں کہ بہت سے گھرانوں میں شریف بہو بیٹیاں کھانا تیار کرتے وقت روزہ دار ہونے کی وجہ سے نمک چکھ بھی نہیں سکتیں۔ اور مختلف ہانڈیاں محض اپنے اندازے سے ہی تیار کر لیتی ہیں۔ اور کھانے والے ان کی تیار کردہ ترکاریوں میں شاید ہی کبھی نمک مرچ کی ناموزوں کمی یا زیادتی پاتے ہیں۔ ان کے ہاتھ کا پکا ہوا سالن شاید ہی کبھی بدمزا ہوا ہو۔ ان بظاہر معمولی لیکن تاریخ کے اعتبار سے اہم واقعات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ہندوستان میں کسی زمانے میں کس حد تک طبی معلومات کا دور دورہ تھا اور یہاں کی عورتیں گھر کے معاملات میں کس قدر سگھڑ بنا دی جاتی تھیں۔

آج بھی ان معلومات کے کچھ مدہم سے نقوش باقی ہیں اور اگر ہم چاہیں تو اپنے گھر اور کنبوں کی لڑکیوں اور بہو بیٹیوں کو حکمتِ خانہ داری کے وہ تمام گر اور راز بتا سکتے ہیں جو زمانۂ قدیم کی ہندوستانی عورت کو مکمل عورت بنائے ہوئے تھے۔

اگرچہ مغرب کے اثرات نے بڑی حد تک مشرق کی پرانی خصوصیتوں پر پردہ ڈال دیا ہے اور مشرقی رسم و رواج ناموزوں تغیر و انقلاب کے ہاتھوں مجروح و پامال ہو کر رہ گئے ہیں، لیکن مشرق کے قالب میں ابھی پورے طور پر مغرب کی روح داخل نہیں ہوئی۔ اور اس کے جسم کی موجودہ حالت کچھ نہ کچھ اس کی اُمید ضرور دلاتی ہے کہ اگر کوشش کی جائے تو مشرق کی ان تمام خصوصیتوں کو از سر نو زندہ کیا جا سکتا ہے جنہیں ہم اپنی نادانی اور کم فہمی سے مردہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اس سلسلے میں اس میں شک نہیں، تعلیم نسواں کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم دور دراز گوشوں میں رہنے اور بسنے والی ہندوستانی لڑکیوں اور عورتوں کو بھی ان کی حقیقت اور ان کے فرائض سے پوری پوری طرح آگاہ کر سکیں، اور گزشتہ زمانے میں جو ہندوستانی عورتیں ملک و قوم کے وقار اور آبرو میں چار چاند لگاتی رہی ہیں اُن کی تاریخ دُہرا کر موجودہ زمانے کی ہندوستانی خواتین کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی مؤثر انداز میں دعوت دی جا سکے۔

ہمیں اس اقدام کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے مغرب کے جذبۂ تحقیق و تلاش سے بھی کام لینا پڑے گا۔ کیونکہ جب تک ہم ایسا نہیں کریں گے موجودہ زمانے کی آزادی پسند ہندوستانی عورت کے دل میں بھی مشرقی سگھڑپن اور اصولِ خانہ داری سیکھنے کی کوئی خاص رغبت نہیں دلائی جا سکتی۔

ہم اس مضمون میں خانہ داری کے ایک ضروری شعبے یعنی کھانے پکانے کے متعلق بحث کریں گے۔ اور یہاں صرف شوربے دار ترکاریوں کو ہی اپنی بحث کا موضوع بنائیں گے تاکہ شوربے دار سالن کھانے والے ہندوستانی ان کے خواص سے بھی واقف ہو سکیں۔

اصل میں شوربوں کی دو قسمیں کی جا سکتی ہیں (ا) صاف اور پتلے شوربے (ب) غلیظ یا گاڑھے شوربے۔ گاڑھے شوربے انڈے

یا غلے کا کوئی عنصر شامل کر دینے سے غلیظ صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان دونوں قسم کے شوربوں کو ہلکا یا تیز تیار کیا جا سکتا ہے۔ جو شوربے ترکاریوں اور سبزیوں سے تیار کیے جاتے ہیں وہ ان شوربوں کی نسبت جو گوشت سے تیار کیے جاتے ہیں زیادہ ہلکے لطیف اور زود ہضم ہوتے ہیں۔ کیوں کہ سبزیوں میں عموماً وہ کثیف اور غلیظ اجزا نہیں ہوتے جو اکثر گوشت میں پائے جاتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے ہم جب کبھی گوشت استعمال کرتے ہیں تو گویا اپنے جسم کے اندرونی نظام میں ایسی چیزیں داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جنہیں ہمارا نظام جسمانی بدن سے خارج کرنے کے درپے رہتا ہے البتہ جب ہم ترکاریاں اور سبزیاں استعمال کرتے ہیں تو صورت بالکل اس کے برعکس ہوتی ہے۔ اس وقت ہمارے جسم اور اعصاب کو جس قسم کی چیزوں کی ضرورت رہتی ہے وہی ہم انہیں مہیا کرتے ہوتے ہیں۔ سبزیوں میں معدنی نمکوں کی کافی مقدار محفوظ ہوتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جسم کا انتظام قائم اور بحال رکھنے کے لیے ہمیں ان نمکوں کی کافی مقدار کی ضرورت رہتی ہے۔

اس قسم کے سبزیوں کے شوربے دو ایک نہیں بہت سے تیار کیے جا سکتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ ان میں سے بہت سی ترکاریاں اور سبزیاں روزمرہ ہمارے استعمال میں بھی رہتی ہیں۔ لیکن بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ ہم ان کے پورے پورے خواص اور فائدوں سے واقف ہو کر انہیں استعمال نہیں کرتے۔ بعض اوقات انہیں غیر مفید طور پر تیار کر کے ہی استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم جس ترکاری کو استعمال میں لائیں اس کے متعلق تھوڑی بہت ایسی واقفیت بھی ضرور حاصل کر لیا کریں جو اس کے استعمال کو زیادہ سے زیادہ مفید و مؤثر بنا سکے اور جس سے ہمارا نظام جسمانی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔ اگر ان بظاہر معمولی باتوں کا خیال رکھا جائے تو آئندہ نسلیں زیادہ تن درست اور ذکی دماغ والی ہو سکتی ہیں۔ اور ملک کی اقتصادی حالت بہت جلد درست ہو سکتی ہے۔

صاف اور پتلے شوربوں سے بھوک دور کرنا اور پیٹ بھرنا اتنا مقصود نہیں ہوتا جتنا کہ یہ پیش نظر ہوتا ہے کہ ہضم کی قوت کو تازہ رکھا جائے اور جو کچھ کھایا جائے وہ آسانی سے ہضم ہو جائے۔ دراصل یہ لطیف شوربے ہوتے بھی ایک قسم کی چٹنی ہی ہیں جن سے بھوک اور کھل جاتی ہے۔ ذائقہ درست ہو جاتا ہے معدہ دسترخوان پر کی چیزوں کو شوق سے قبول کرنے لگتا ہے اور ان باتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تن درستی اور صحت قائم رہتی ہے اور بیماری پاس نہیں آتی۔ اس قسم کے شوربے کی ایک پلیٹ وہ کام کر جاتی ہے جو بہت سے اچار اور چٹنیاں بھی مجموعی طور پر نہیں کر سکتیں۔ جس میز پر اس قسم کا شوربہ پہنچ جاتا ہے اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ وہاں دوسری ترکاریوں اور سالنوں کی خوشبو پر غالب آ کر آس پاس بیٹھنے والوں کی بھوک اور شوق کو تیز کر دیتا ہے اور شکم سیر ہو کر کھانا کھایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس قسم کے صاف اور پتلے شوربوں میں سبزیوں اور پھلوں کے وہ تمام نمک محفوظ ہوتے ہیں جو اپنی خصوصیات اور تاثیروں کے لحاظ سے قبض کشا قرار دیے گئے ہیں اور جن کی معمولی سی مقدار بھی پیٹ بھرے انسان کو بھوکا بنا دینے میں حیرت انگیز کارنامے انجام دے لیا کرتی ہے۔ لطیف شوربے سے یہی نہیں کہ بھوک میں زیادتی پیدا ہوتی ہے بلکہ یہ دوسری غذاؤں کے ہضم کرنے میں بھی حیرت انگیز طور پر مدد پہنچاتا ہے۔ جو لوگ دماغی کام اور محنت کے عادی ہیں ان کے قوائے ذہن پر اس شوربے کی پلیٹ اور بھی زیادہ اثر کرتی ہے۔ اس قسم کے تمام کام کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ دن میں کم سے کم ایک مرتبہ تو ضرور ہی لطیف و شفاف شوربے کی پلیٹ پی لیا کریں تاکہ ان کی دماغی تھکن دور ہو جائے اور وہ کھانے سے فارغ ہوتے ہی اپنے اندر وہ چستی اور تازگی محسوس کرنے لگیں جو انہیں پہلے کی طرح حاضر دماغ اور تازہ دم بنائے اور جس کی بدولت وہ اپنے روزمرہ فرائض بڑی خوشی اور اطمینان کے ساتھ انجام دے کر بھی کوئی نقاہت محسوس نہیں کریں۔ بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ لطیف و شفاف شوربے تو امیروں کا کھانا ہیں۔ ایسے لوگوں کے خیال کی ہم تردید کرتے ہوئے انہیں مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اگر اس غلط فہمی میں مبتلا رہے تو اپنی غریبی پر ایک اور ظلم کریں گے کہ انہیں ان حالات میں بھی اپنی دماغی اور جسمانی صحت برقرار رکھنے کے لیے جس قسم کی غذاؤں کی ضرورت ہے اور جو انہیں آسانی کے ساتھ میسر بھی آ سکتی ہیں ان سے وہ اپنے ہی ہاتھوں محروم رہے۔ ان لوگوں کو اگر معلوم ہو جائے کہ لطیف شوربے انہیں تن درست رکھنے کے لیے کیسے ضروری ہیں تو یقین ہے وہ اپنے اس خیال پر خود ہی افسوس کریں گے اور آئندہ اس کا معمول بنا لیں گے کہ ان کے دسترخوان پر کسی نہ کسی ترکاری کا لطیف اور پتلا شوربا بھی ضرور موجود ہوا کرے۔ اس قسم کے شوربے تیار کرنے میں کچھ زیادہ خرچ بھی نہیں ہوتا۔ محض ان کی لطافت و نفاست سے یہ سمجھ لینا کہ وہ امرا کے لیے مخصوص ہیں کتنی بڑی غلطی اور کم نصیبی ہے۔ سبزیوں اور ترکاریوں کو ابالتے اور پکاتے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے کہ سبزیوں کا پانی نکال کر نہ پھینک دیا جائے۔

بعض گھرانوں میں معمولاً سبزیوں کو نچوڑ کر پکایا جاتا ہے۔ حالاں کہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو ان سبزیوں کے شوربوں کی لذت اور حلاوت میں بڑا اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس کی بھی احتیاط ضروری ہے کہ شوربا تیار کرنے کی صورت میں مختلف سبزیوں اور ترکاریوں کو باہم نہ ملایا جائے۔ ورنہ شوربے کے ذائقے کی نفاست پر خراب اثر پڑے گا اور اس کی حلاوت فنا ہو جائے گی۔ ترکاریوں یا سبزیوں کو آہستہ آہستہ نرم آنچ پر اُبالا جائے اور مختلف ترکاریاں شامل کرنے کی صورت میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کون سی ترکاری کتنی دیر میں گل جاتی ہے اُسے اسی قدر وقفے سے ہانڈی میں ڈالا جائے۔ سبزیوں میں روغن کا خاص جزو شامل ہوتا ہے اور جب کسی سبزی یا ترکاری کو زیادہ دیر تک آگ پر رہنے دیا جاتا ہے تو اس روغن کی تاثیر اور حلاوت میں بڑی حد تک فرق آجاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ شوربا بھی اتنا لذیذ اور مزے دار نہیں رہنے پاتا جتنی توقع کی جا سکتی تھی۔

شوربا تیار کرنے کے بعد اس کا بھی اہتمام رکھنے کی ضرورت ہے کہ دسترخوان پر جب اس قسم کا لطیف شوربا اتارا جائے تو وہ پلیٹ میں خوب گرم گرم ہو۔ شوربا ٹھنڈا کر کے کھانے کے یہ معنی ہیں کہ شوربے سے جو فائدے حاصل ہو سکتے ہیں ان سے محروم رہا جائے۔ بظاہر یہ بات کچھ اہم نہیں معلوم ہوتی کہ شوربا تیار کر لینے کے بعد اس کے گرم گرم پیے جانے کا بھی بندوبست کیا جائے۔ لیکن ہلکے شوربے کی یہ خاصیت ہے کہ اگر اسے گرم گرم ہی نہیں پی لیا جائے تو صرف یہی نہیں کہ وہ تمام خواص کھو بیٹھتا ہے جو اس میں موجود ہوتے بلکہ ایک حد تک مضر بھی ہو جاتا ہے بعض کھانے کی چیزیں ایسی بھی ہیں جنہیں پکانے کے بعد ٹھنڈا کر کے کھانے میں کچھ حرج نہیں واقع ہوتا لیکن ہلکے شوربے ان غذاؤں میں سے نہیں۔ انہیں کچھ دیر کے بعد اگر سرد ہونے کو کھلی ہوا میں یا پانی میں رکھ دیا جائے تو نظام جسم پر ان کے جو بہتر اثرات پڑنے والے ہوتے ہیں وہ سب غارت ہو جاتے ہیں۔ اور شوربے کے ذائقے اور حلاوت میں بھی بے حد فرق آجاتا ہے۔ اس لیے شوربا تیار کرتے وقت خاص طور پر اس کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ اسے گرم گرم ہی معدے تک پہنچا دیا جائے بعض گھرانوں میں دیکھا گیا ہے کہ ایک ایک وقت کی ترکاری اور سالن کئی کئی وقت رکھ کر کھاتے ہیں۔ بعض حالتوں میں تو خیر مجبوری ہے لیکن اس کے ساتھ ہی بعض لوگوں کا یہ بھی معمول دیکھا گیا ہے کہ وہ دوسرے یا تیسرے وقت کھانے وقت ترکاری یا سالن کو دوبارہ گرم کرتے اور چولھے پر چڑھاتے ہیں۔ یہ عمل ضرور صحت کے اصولوں کے خلاف اور نقصان دہ ہے۔ ایک مرتبہ کے تیار کیے ہوئے سالن یا ترکاری کو ٹھنڈا ہو جانے کے بعد دوبارہ آگ پر رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ ہم اس کے غذائی جوہروں کو اپنے ہاتھوں برباد کر رہے ہیں۔ اپنے اس طریقۂ کار سے یہی نہیں کہ ہم غذا کا اصل ذائقہ بدل لیتے اور خراب کر ڈالتے ہیں بلکہ اس ترکاری یا سالن کے ان اچھے خواص کو بھی اُلٹ دیتے ہیں جو نظامِ جسمانی کی بحالی اور اصلاح کے لیے ضروری ہیں ہر گھر میں سختی کے ساتھ اس پابندی کی ضرورت ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ایک وقت کا سالن دوسرے وقت استعمال نہ کیا جائے اور اگر استعمال بھی کیا جائے تو اسے دوبارہ گرم نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ دونوں طریقے صحت کے لیے مضر ہیں۔

یہ خیال بھی صداقت سے دور کا واسطہ نہیں رکھتا کہ لطیف شوربے کی غذائیں تیار کرنے میں لاگت زیادہ آتی ہے اگر ایک سالن اور ترکاری کے خرچ کا حساب لگایا جائے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ لطیف شوربے کی ترکاریاں اور سالن تیار کرنے میں بہت سے دوسرے سالنوں اور ترکاریوں کے مقابلے میں کم خرچ ہوتا ہے۔ پھر تعجب ہے کہ بچت کے باوجود بھی لوگ اس مفیدِ صحت غذا کے استعمال کرنے سے محروم رہیں۔ مغرب پرست لوگوں میں ترکاریوں کو شوربے دار بنانے اور انہیں استعمال کرنے کا خاص طور پر شوق پیدا ہوتا نظر آتا ہے۔ لیکن ان کے طریق عمل میں جو سب سے بڑی خرابی نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستانی ترکاریوں اور سبزیوں کو پکانے میں یہ لوگ وہی طریقے اختیار کرتے ہیں جو یورپ میں رائج ہیں۔ اور چوں کہ ہندوستانی باورچی پوری طرح مغربی طرز کے کھانے پکانے سے واقف نہیں ہوتے اس وجہ سے اس طرح تیار کی ہوئی ترکاریاں نہ لذیذ طور پر پکائی جا سکتی ہیں۔ نہ ہندوستانی آب و ہوا میں پرورش پائے ہوئے انسانوں کے لیے اتنی مفید ہو سکتی ہیں جتنی کہ ہندوستانی سبزیاں اور ترکاریاں ہندوستانی طریقے سے پکانے کے بعد نفع بخش ہو سکتی ہیں۔ اس قسم کے شوقین ہندوستانیوں کو کم سے کم اتنا تو سوچنا چاہیے کہ ان کا ملک یورپ کے اکثر ملکوں کے مقابلے میں بالکل مختلف اور جداگانہ آب و ہوا اور تمدن رکھتا ہے یورپ کے طور طریقے اور رسم و رواج ہندوستان میں رہنے والوں پر کسی طرح پورے نہیں اُتر سکتے۔ جن لوگوں نے شوق میں آکر مغربی فیشن اختیار کر لیا ہے اور ہر معاملے میں مغرب کو اپنا رہبر بنایا ہے وہ ان مشکلات اور دشواریوں کا اچھی طرح احساس اور اندازہ کر چکے ہیں

جو انہیں قدم قدم پر پیش آ رہی ہیں۔ ایسے لوگ چاہے ذلت کے احساس کی وجہ سے کسی دوسرے سے اپنی مشکلات بیان نہ کریں لیکن ان کے روزمرہ کے حالات اور طریق زندگی کا مطالعہ کرنے والا تھوڑے سے غور و فکر کے بعد ان کی شکایات سمجھ سکتا ہے۔

قدرت نے ہر ملک اور ہر قوم کے لیے وہاں کی آب و ہوا اور عادات کو ملحوظ رکھتے ہوئے نباتات پیدا کی ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانے والوں کا فرض ہے کہ وہ دوسرے ملکوں اور قوموں کی اندھی تقلید کر کے بجائے فائدے کے نقصان کے اسباب جمع نہ کریں۔

فرضی اور قیاسی بیماریاں

ایک عورت نے جس کے اعصاب تو ضعیف تھے لیکن عقل بالکل سالم تھی بہت ہی خوب کہا تھا کہ "سب سے زیادہ جن مصیبتوں اور بیماریوں سے مجھے تکلیف پہنچی ہے وہ وہ تھیں جن کا حقیقت میں کوئی وجود نہ تھا" اس کے اس فقرے کے معنی بالکل صاف واضح ہیں۔ وہ ان بدنصیب لوگوں میں سے ایک تھی جو مصیبتوں کے استقبال کے لیے آدھے راستے تک دوڑ کر جاتے ہیں۔ ان مصیبتوں کے استقبال کے لیے جن کا رُخ بھی ان کی طرف نہیں ہوتا۔

اس قسم کے لوگ اپنی جان کو ہمیشہ اس خیال کی بنا پر عذاب میں مبتلا رکھتے ہیں کہ خدا جانے کیا ہو جائے گا اگر ...... ؟

ان پر سکرات موت کی سی تکلیف گزر جاتی ہے جب وہ اس پر غور کرتے ہیں کہ اگر ایسا ہو گیا تو وہ کیا کریں گے۔ وہ پریشان رہتے ہیں اور اپنے دماغ کو تاریک بادلوں سے ڈھک دیتے ہیں تب وہ اپنے دل سے سوال کرتے ہیں کہ ہائے۔ ہائے! یہ کس طرح ... ... ؟

تقریباً ہر مرتبہ اسی قسم کی پریشانیاں اور دماغی اور روحانی تکلیفیں اٹھانے کے بعد وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے تمام اندیشے اور خوف لایعنی اور لغو تھے۔

وہ مصیبتیں کہ جن سے وہ کانپا کرتے ہیں کبھی حقیقتوں میں تبدیل نہیں ہوتیں۔ اور جن بجلیوں کے خوف سے وہ کونوں میں چھپتے پھرتے تھے وہ کبھی نہیں گرتیں۔

اور اگر بفرض محال ایسا ہو بھی جائے کہ ان کے اندیشے سچ مچ مادی صورت اختیار کر لیں اور مصیبت سر پر ہی آ پڑے تو وہ یہ دیکھتے ہیں کہ وہ مصیبت دور سے جس قدر ہولناک معلوم ہو رہی تھی اس کے پاسنگ کے برابر بھی ہولناک نہیں ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ مصیبتوں کا تصور اس سے کہیں زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے جتنا کہ خود وہ مصیبتیں۔ خارجی اثرات سے ہمیں جو تکلیفیں پہنچتی ہیں یا پہنچ سکتی ہیں، ان سے جس قدر بھی ایذا ہماری روح کو ہو اس سے بدرجہا زیادہ ایذا اور تکلیف اس خوف کی وجہ سے پہنچ جاتی ہے جو دل میں پیدا ہوتا ہے۔

تن درست اور خوش رہنے کا اصول یہ ہے کہ اگر حقیقتاً کوئی مصیبت آ ہی جائے اور اس کا برداشت کرنا ناگزیر ہو تو ہم اسے ہمت کے ساتھ مردانہ وار برداشت کریں اور کبھی نہ ہو کہ جن مصیبتوں یا جن خطروں کا کہیں وجود ہی نہ ہو ان کے تصور اور ان کے خوف سے اپنی جان سکھا کر آدھی کر لیں۔

تقریر کرنے والا:۔ میں ایجوکیشنل ری فارم (تعلیمی اصلاح) چاہتا ہوں، میں ایکونومک ری فارم (اقتصادی اصلاح) چاہتا ہوں، میں ہوم ری فارم (گھر کی اصلاح) چاہتا ہوں۔ میں سوشل ری فارم (معاشرتی اصلاح) چاہتا ہوں، اب میں بتاؤں کہ اور کون سے ری فارم کی ضرورت رہ گئی ہے ...... ؟

ایک آواز:۔ کلوروفارم کی۔

ہندوستان میں بھنگ نوشی

ہندوستان میں بھنگ کی کاشت اور اس کے پودے کے اجزا سے تیار کردہ نشہ پیدا کرنے والی چیزوں گانجا، چرس اور بھنگ کے استعمال کے موضوع پر حال ہی میں میسرز چوپڑا اینڈ چوپڑا نے جو کتاب شائع کی ہے وہ ایک فاضلانہ، مکمل و مدوّن تالیف ہے۔ اس میں موضوع کتاب کی ایسی حیثیتوں کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے جن پر اب تک قلم اٹھایا ہی نہیں گیا تھا۔

اس موضوع سے جس قدر اقتصادی اور طبی دلچسپیاں اور مفاد وابستہ ہیں ان کا خیال کرتے ہوئے ہمیں قوی امید ہے کہ اس کتاب کو ملک کے مدبروں، سیاست دانوں اور مفکروں میں خاصی مقبولیت حاصل ہوگی۔ اور مجالس قانون ساز میں اس قسم کے قوانین وضع کیے جائیں گے جو پورے طور پر اگر نشہ آور چیزوں کے استعمال کی عادت کا قلع قمع نہ کرسکیں تو کم سے کم ان میں کمی ضرور پیدا کر دینگے۔ اور گانجا، چرس اور بھنگ پینے والوں کی تعداد میں حیرت خیز تخفیف ہوجائے گی۔ ہم اسے تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوستان میں شراب پینے والوں کی تعداد جتنی زیادہ ہے اتنی گانجا، چرس اور بھنگ پینے والوں کی نہیں۔ پھر بھی ان چیزوں کا استعمال ملک بھر میں اتنے لوگوں کی عادت بن چکا ہے کہ ہر لحظہ یہ اندیشہ کیا جا سکتا ہے کہ ہماری قوم کے اخلاق اور تمدن پر یہ ایک بدنما داغ بن کر رہ جائے گا اور قوم کو طرح طرح کے خطرات میں جکڑ دے گا۔ خصوصیت کے ساتھ مدراس اور بمبئی میں شراب پر پابندیاں عائد کرنے میں جو کامیابی حاصل ہوچکی ہے اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ شراب نوشی کے خلاف قانون کے اثرات وسیع کرکے تمام مضر صحت اور عادت ڈال دینے والی نشہ آور چیزوں کے استعمال کی بندش و ممانعت کردی جائے۔ مذکورہ بالا کتاب کے مصنفوں کا بیان ہے کہ اس میں شک نہیں گزشتہ چند سالوں میں بھنگ کی کاشت پر حکومت کی طرف سے پابندیاں لگادئے جانے کی وجہ سے چرس، گانجا اور بھنگ پینے والوں کی تعداد میں خاصی کمی واقع ہوگئی ہے۔ اور سنہ ۱۳-۱۹۱۲ء میں ۱۵ پونڈ فی ہزار آبادی کا اوسط سنہ ۳-۱۹۳۴ء میں ۴،۲۴ پونڈ فی ہزار افراد ہوگیا ہے۔ یعنی پہلے ہندوستان کے ہزار افراد میں پندرہ پونڈ بھنگ، چرس یا گانجے کی کھپت ہوجایا کرتی تھی تو صرف بائیس سال کے عرصے میں یہ اوسط گر کر تقریباً ۴¼ پونڈ فی ہزار افراد رہ گیا۔ لیکن یہ استدلال کرنے کے اسباب موجود ہیں کہ کیوں نہ شراب کی طرح ان چیزوں کے استعمال پر بھی پوری پوری پابندی لگادی جائے اور اس مقصد کو پیش نظر رکھ کیوں نہ قوانین بنائے جائیں اور حکومت کے اختیارات کے وسیلے سے لوگوں کی یہ مذموم عادتیں چھڑانے کی کوشش کی جائے۔

اصل میں شراب اور افیون کا استعمال ترک کرانے کی کوشش اور ان پر بندشیں لگانے کے قوانین وضع کرنے اور انہیں کامیاب بنانے کی کوششیں ہمارے خیال میں جتنی مشکل اور محنت طلب تھیں، اتنی دشواریاں بھنگ وغیرہ پر پابندی لگانے اور ان کی لعنت کو ہندوستان سے بیدخل اور خارج کرانے میں نہیں پیش آسکتیں۔ ہندوستان میں جہاں جہاں بھی ان پودوں کی کاشت ہوتی ہے جن سے بھنگ گانجا اور چرس حاصل کیے جاتے ہیں، وہ تمام علاقے اور اضلاعِ گورنمنٹ کی نگرانی میں ہیں اور حکومت کو ان پر پورا اختیار و اقتدار حاصل ہے۔ اسی طرح گانجے کی تقسیم پر بھی حکومت کا اختیار اور نگرانی موجود ہے۔ اسی طرح ان نشہ آور چیزوں کے استعمال کرنے والوں اور فروخت کرنے والوں کی تعداد بھی کچھ زیادہ نہیں ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ گانجا، چرس اور بھنگ کی عادت چھوڑنے اور چھڑانے میں اتنی دقت بھی نہیں پیش آتی جتنی شراب کی عادت چھڑانے میں پیش آتی ہے۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں جو اس کی توقع اور یقین دلاتی ہیں کہ اس سلسلے میں سوچ سمجھ کر جو قدم بھی اٹھایا جائے گا۔ اس کا نتیجہ جلد ہی مفید اور کامیاب نکلے گا

بھنگ کے پودوں سے تین قسم کی نشہ آور چیزیں حاصل کی جاتی ہیں گانجا، چرس اور بھنگ۔ پہلی دونوں چیزیں (گانجا اور چرس حقہ اور سگرٹ وغیرہ کی طرح استعمال کیا جاتا ہے اور بھنگ کا پانی میں شیرہ نکال کر پیا جاتا ہے۔ ان سب سے انسانی صحت و جسمانی حالت پر جو اثرات ظاہر ہوتے ہیں وہ اگرچہ درجوں کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں لیکن حیثیت کے لحاظ سے یکساں ہوتے ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کے استعمال سے تن درستی اور قوائے جسمانی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور انسان کے دل و دماغ متاثر نہیں ہوتے۔

اس کتاب کے مؤلفین کا بیان ہے کہ گانجا بھنگ کے مقابلے میں چوگنا یا پانچ گنا زیادہ قوی اور تیز ہوتا ہے اور چرس گانجے کے مقابلے میں دوگنی تیز ہوتی ہے۔ گانجا عموماً بنگال، بمبئی، مدراس، بہار اور اڑیسہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ بھنگ کا استعمال سندھ، مغربی راجپوتانہ اور مغربی اضلاع پنجاب اور یوپی میں عام ہے۔ چرس ہندوستان کے شمال مغربی علاقوں کے باشندے استعمال کرتے ہیں۔

اس کتاب کے پڑھنے سے یہ معلوم ہو کر ضرور کسی قدر اطمینان ہوا کہ بھنگ، چرس اور گانجے کے اثرات سالہا سال تک ہی رہتے ہیں اور اگر ان کے ذخیرے دو سال بھی رکھے رہیں تو ان کی قوت اور تاثیر کم ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی جو گانجا، چرس یا بھنگ استعمال کی جاتی ہو تو ان سے بہت کم نقصان ہوتا ہے اور ان کی مدہوشی اور ارتکاب جرم میں حقیقی معنی میں کوئی باہمی تعلق ہی نہیں۔

لیکن تحقیقات کے ان نتیجوں سے ہرگز یہ امید نہیں قائم کر لینی چاہیئے کہ گانجا، چرس اور بھنگ کے استعمال پر پابندیاں لگانے اور سوسائٹی کو ان کے مضر اثرات سے بچانے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہمیں دلیری اور آزادی کے ساتھ اس میدان میں قدم بڑھا کر ان تمام خرابیوں کا خاتمہ کر دینا چاہیئے، جو انفرادی طور پر ہمارے ملک کے نوجوانوں کی عادتیں بگاڑ رہی ہیں اور ہماری ترقی کے راستے میں حائل ہیں۔ ہمارے خیال میں ملک کے اطباء اور ڈاکٹروں کا بھی فرض ہے اور وہ اس سلسلے میں منظم طور پر کوشش کریں۔ حکومت کو ضروری اور مفید مشورے دیں اور ملک کو ان نشہ آور چیزوں کے استعمال کی خرابیوں سے جلد سے جلد نجات دلانے کی صورت پیدا کریں۔ اس وقت ملک میں سیاسی اور مجلسی بیداری کے آثار نمایاں ہیں۔ اگر ایسے زریں موقع کو بھی ہاتھ سے دے دیا گیا اور ملک کے جوشیلے اور قوم پرست نوجوانوں اور تجربے کار بڑے بوڑھوں سے اصلاح قوم کا یہ اہم کام نہ لیا گیا تو کون کہہ سکتا ہے کہ ہماری اس وقت کی بظاہر معمولی سی غفلت مستقبل قریب و بعید میں ہمارے لیے سخت امتحان کے موقع نہ پیش کر دے گی اور ہمیں اپنی قوم کو دوسری قوموں کے دوش بدوش میدان عمل میں جما دینا بھی دشوار ہو جائے گا۔

تن درستی ہزار نعمت ہے

جس کو بخشی خدا نے صحت ہے — اس میں طاقت ہو اس میں ہمت ہے
تن درستی کی ساری برکت ہے — اس سے بڑھ کر بھی کوئی دولت ہو؟
تن درستی ہزار نعمت ہے

نہیں مفلس کو گر کوئی آزار — اس کو حاصل ہے زندگی کی بہار
اور اگر بادشاہ ہے بیمار — مال و دولت ہیں اس کے سب بیکار
تن درستی ہزار نعمت ہے

معدہ جس کا کہ ہو گیا ہے خراب — ہضم نے جس کو دے دیا ہے جواب
اس کی نظروں میں ایک ہی ہے جناب — دال دلیا ہو یا پلاؤ کباب
تن درستی ہزار نعمت ہے

جو بھی کچھ کھاؤ جس قدر کھاؤ — بھوک میں کھاؤ وقت پر کھاؤ
بُرے اچھے کو دیکھ کر کھاؤ — جو نہ صحت کو دے ضرر کھاؤ
تن درستی ہزار نعمت ہے

تن درستی کو جو ہیں رو بیٹھے — زندگی سے وہ ہاتھ دھو بیٹھے
تم جو خوشیاں مناتے ہو بیٹھے — ان سے پوچھو جو اس کو کھو بیٹھے
تن درستی ہزار نعمت ہے

(خالد حسن قادری، آگرہ)

الامراض والعلاج — مرگی اور درون افرازی اجزاء

علم طب کی موجودہ تمام ترقیوں کے باوجود مرض صرع کو اب بھی ایک اہم مسئلے کی حیثیت حاصل ہے۔ نہ اس کی ماہیت کے متعلق ماہرین طب اب تک کسی قطعی نتیجے تک پہنچ سکے ہیں اور نہ ابھی اس کا شافی علاج دریافت ہو سکا ہے۔

تازہ ترین تحقیقات کے مطابق مرگی کو درون افرازی اجزاء (انڈوکرین ایلیمنٹس) کی بدنظمی کا نتیجہ قرار دیا جا رہا ہے۔ اگرچہ اب بھی بعض ماہرین طب غدۂ نخامیہ (پچوئٹری گلینڈ) اور غدۂ درقیہ (تھائرائڈ گلینڈ) کے جوہروں کے ذریعے سے مرگی کے علاج میں کچھ تامل کرتے ہیں۔ مگر موجودہ طبی دنیا کا بیشتر حصہ برومائیڈ کے ذریعے سے علاج پر غددوں کے طریقہ علاج (گلینڈولر تھراپی) کو ترجیح دیتا ہے۔ برومائیڈ کے ذریعے سے علاج موثر یا نہ ہو مگر یہ سائنٹفک ہرگز نہیں ہے۔

برطانیہ کی مشہور ہاروڈ لیبوریٹری کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ہنری ایچ۔ ہارورڈ کے خیال میں مرض صرع خاص کر خصیوں کے درون افرازی اجزاء کی بدنظمی کا نتیجہ ہے۔ اس کے ثبوت میں وہ ذاتی تجربات کی بنا پر یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ جن عورتوں کی مرگی کا تعلق ماہواری ایام کی خرابی سے تھا ان کا مرض اسی فی صدی حالات میں علاج عضوی (اور گنوتھراپی) کے ذریعے سے خصیوں کا فعل درست کرنے سے رفع ہو گیا۔

غدہ درقیہ اپنی درون افرازی فعلیت کے لیے خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ یورپ اور امریکہ کی بعض بہترین معملوں (لیبوریٹریوں) کے تجربات سے ثابت ہے کہ غدہ درقیہ کی خرابی (ہائی پوتھائرائڈازم) بسا اوقات صرع کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے اور اس قسم کی مثالیں بھی بہ کثرت پائی جاتی ہیں کہ اس غدے کی خرابی دور ہوتے ہی مرض صرع بھی خود بخود رفع ہو گیا۔ ڈاکٹر ہارورڈ غدہ درقیہ اور امراض صرع کے باہمی تعلق کی حسب ذیل وجوہ بیان کرتے ہیں:-

(۱) غدۂ درقیہ سے خلیاتی نفخ اور اوذیما پیدا ہوتا ہے جس کا اثر دماغ پر اسی طرح پڑ سکتا ہے جس طرح ہرٹوسنغ، ریڈ اور دوسرے ماہرین طب نے بیان کیا ہے۔

(۲) مرض صرع میں بعض علامتیں بالکل وہی ہوتی ہیں جو غدۂ درقیہ کی خرابی میں پائی جاتی ہیں۔

(۳) تسمم دم (ٹاکسیمیا) غدۂ درقیہ کی خرابی کا نتیجہ ہے۔

(۴) صرع کے مریضوں کو غدۂ درقیہ کا جوہر استعمال کرانے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔

لیکن امریکہ کی مشہور ہارورڈ لیبوریٹری کے انچارج ڈاکٹر ہاروے کوشنگ کے خیال میں مرض صرع کا کوئی خاص تعلق غدہ درقیہ سے نہیں بلکہ یہ غدۂ نخامیہ (پچوئٹری گلینڈ) کے نقائص کا نتیجہ ہے۔ اس نظریے کی تائید میں کوشنگ نے جو دلائل پیش کیے ہیں ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں:-

(۱) کتوں پر سروکٹر ہارسلے (لندن) کے طویل تجربات۔

(۲) غدہ نخامیہ نکالے جانے کے بعد جو جانور زیادہ عرصے تک زندہ رہیں وہ اکثر مرگی کی قسم کے دوروں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(۳) صرع میں اکثر فراشی (کلینکل) حالات پیدا ہوتے ہیں جن میں غدہ نخامیہ کے نقائص نمایاں ہوتے ہیں۔

(۴) کاسۂ سر پر چوٹ لگنے سے غدۂ نخامیہ میں نقص پیدا ہو سکتا ہے۔

(۵) تجربات سے ثابت ہے کہ بن گوشت سے ایک خاص قسم کا مواد جو عروق نخاع میں شامل ہو کر قشرے تک پہنچتا ہے وہ قشری خلیات کے لیے مضر ہے۔

(۶) مرگی کے بعض مریضوں میں وہی علامتیں ہوتی ہیں جو غدۂ نخامیہ کی خرابی میں پائی جاتی ہیں اور غدۂ نخامیہ کے جوہر استعمال کرنے سے یہ خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔

ان مثالوں سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اگرچہ مغرب کے بہت سے مشہور ماہرین طب مرگی کو درون افرازی اجزا کے نقائص کا نتیجہ سمجھتے ہیں لیکن [illegible] قدر اختلاف ہے۔

کم عمری میں مرگی کے دورے مرگی کے حملوں سے جو عموماً کم عمری میں ہوتے ہیں ظاہر ہوتا ہے کہ نشوونما کے قدرتی فعلوں میں کوئی خرابی لاحق ہو گئی ہے۔ لہٰذا ماہرین طب کے لیے اس مسئلے پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے کہ درون افرازی اجزا سے صرع کے دوروں کا کس حد تک تعلق ہے۔ بچوں میں قوت نمو زیادہ ہوتی ہے اور ان کے نظام جسمانی میں درون افرازی غدودوں کو مقابلتاً زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ یہی وہ زمانہ ہے جب [illegible] کے نقائص زیادہ نمایاں ہوتے ہیں۔

ماہرین طب کو معلوم ہے کہ وہ بچے جن کی صحت کمزور ہو، یا جن کی نشوونما میں خلل پڑ گیا ہو یا جو نسلی اعتبار سے درون افرازی طبقے (اینڈو کرین کلاس۔ مثلاً منگول وغیرہ) سے تعلق رکھتے ہیں مرگی کے حملوں میں مقابلتاً زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ جاپان میں پچھلے سال مدرسوں کے مرگی والے بچوں پر جو تجربات کیے گئے تھے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ستر فی صدی بچوں کو غدۂ درقیہ کے علاج سے بہت فائدہ ہوا اور چالیس فی صدی بچے بالکل صحت یاب ہو گئے۔ اسی طرح امریکہ میں پیشین غدۂ نخامیہ (اینٹیریر پچوئیٹری گلینڈ) غدۂ درقیہ اور غدۂ تیموسیہ (تھائمس گلینڈ) کے مشترکہ علاج سے بچوں کے نشوونما کا نقص دور کرنے کے لیے حیرت انگیز مفید نتائج حاصل کیے گئے۔ کیلیفورنیا میں جن ایک سو بچوں پر اس طریقۂ علاج کی آزمائش کی گئی تھی ان میں سترہ بچوں کو مرگی کے عارضے سے کامل صحت ہو گئی۔ تیس بچوں کے مرض میں تخفیف ہوئی۔ اکیس بچوں کے نشوونما میں جو خرابی تھی وہ دور ہو گئی اور بیالیس بچوں کے لیے یہ طریقۂ علاج کافی حد تک نتیجہ خیز ثابت ہوا۔ لیکن اس سلسلے میں یہ امر قابل غور ہے کہ جن بیالیس بچوں کو کچھ فائدہ نہیں ہوا ان میں تقریباً آدھے بچے ایسے تھے جن کا علاج پوری مدت ختم ہونے سے پہلے ہی ان کے والدین کی خواہش پر بند کرنا پڑا۔

بالغ مرگی کے مریضوں پر غدودی تجربات صرع کے کم عمر مریضوں پر کامیاب غدودی تجربات کے بعد مغربی ماہرین طب نے بالغوں پر اس طریقۂ علاج کی آزمائش کی۔ کیلیفورنیا، نیو یارک، زیورک اور برن کی معملوں (لیبوریٹریوں) کے تجربوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ غدۂ درقیہ یا غدۂ نخامیہ کے علاج سے بڑی عمر کے مرگی کے مریضوں کو اچھا کرنے میں اتنی زیادہ کامیابی تو نہیں ہوئی جتنی کہ کم عمر بچوں کے سلسلے میں ہوئی۔ لیکن کئی مریضوں کو خاصا افاقہ ہوا۔ اس طرح ماہرین طب کے لیے علاج کی ایک نئی راہ کھلتی ہے جس میں مزید تجربوں کے بعد ترقیوں کی کافی گنجائش ہے۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ کامیابی زیورک کے ماہرین طب کو ہوئی۔ جہاں بالغ مرگی کے مریضوں کے صحت یاب ہونے کی شرح ۴ ، ۷ فی صدی تھی۔ نیو یارک میں یہ شرح ۲ ، ۵ سے آگے نہ بڑھ سکی کیلیفورنیا میں اعداد و شمار ظاہر نہیں کیے گئے۔

صرع خصیتی مرگی کی ایک اور قسم بھی ہے جس کا خصیوں کے فعل کے ساتھ اس قدر گہرا تعلق ہے کہ اسے قطعی طور پر ہر چیز سے زیادہ خصیوں کا مسئلہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اسے "صرع خصیتی" کہا جاتا ہے۔ اس مرگی کے دورے ہلکے بھی ہوتے ہیں اور شدید بھی۔ تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خصیوں کا فعل جتنا زیادہ خراب ہوگا اتنے ہی زیادہ شدید اس مرگی کے دورے پڑیں گے۔ دوسرے الفاظ میں بعض عورتیں ایک ایسی قسم کی مرگی میں مبتلا ہو جاتی ہیں جس کا تعلق بغور تحقیقات کرنے پر خرابی رحم کے ساتھ نکلتا ہے اور یہ خرابی رحم عموماً ایام کی بے قاعدگی، عسر ولادت اور نفاس وغیرہ کے سلسلے میں پیدا ہوتی ہے۔ اس قسم کی مریض عورتوں کا روزنامچہ اور نقشہ مرتب کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مرگی کے حملے اور ان کی شدت ایسی لہروں کی شکل میں ہوتی ہے جن کا اتار چڑھاؤ ماہواری ایام کے چارٹ کی لہروں کے مطابق ہوتا ہے۔

صرع خصیتی کے اسباب مرگی کی جس قسم کو "خصیوں کی مرگی" کہا جاتا ہے اس کا سبب خاص کیا ہے؟ اس کے متعلق ماہرین طب کی رائیں مختلف ہیں۔ ڈاکٹر ہارور کے خیال میں اگرچہ فراشی (کلینیکل) تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرگی کا گہرا تعلق خصیوں کی درون افرازی فعلیت کے نقائص سے ہے۔ مگر پھر بھی خصیوں کی خرابی کو تمام و کمال اس کا سبب خاص قرار نہیں دیا جا سکتا۔ سان فرانسسکو (امریکہ) کے ڈاکٹر لسٹر اور ڈاکٹر نکس کی رائے میں خصیتی مرگی کا خاص سبب غدۂ نخامیہ کے نقائص ہیں۔ یہ مسلمات سے ہے کہ خصیوں کے فعل کی بے قاعدگی میں غدۂ نخامیہ کا بڑا حصہ ہے۔ جب

خصیوں میں کوئی نقص واقع ہوتا ہے تو غدہ نخامیہ کے فعل اور اس کے حجم میں فرق پڑ جاتا ہے

ییل یونیورسٹی کے ڈاکٹر آیور۔ ٹی۔ آسبورن کے خیال میں عورتوں کے خصتی مرگی میں مبتلا ہونے کا ایک سبب غدۂ درقیہ کی خرابی بھی ہے۔ کیوں کہ خصیوں کے فعل سے جن درون افرازی غدودوں کا تعلق ہے ان میں غدہ درقیہ کی اہمیت کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ "غدہ درقیہ خاص طور پر زنانہ غدہ ہے۔ وہ عورتوں کی صنفی زندگی پر مسلسل اثر ڈالتا رہتا ہے۔ جب تک غدہ درقیہ کا فعل بالکل صحیح نہ رہے ماہواری ایام میں باقاعدگی پیدا نہیں ہوسکتی"۔

مرگی کی مریض عورتوں پر تجربات سان فرانسسکو کے ڈاکٹر لستر اور ڈاکٹر نکسن نے اپنی کتاب "غدہ نخامیہ کے نقائص اور مرگی" میں خصتی مرگی، اور غدۂ نخامیہ کی خرابی کے باہمی تعلق پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے اپنے چھ ذاتی تجربات قلمبند کیے ہیں جن چھ عورتوں پر تجربات کیے گئے تھے ان میں پانچ عورتیں جوانی کی منزل میں قدم رکھ چکی تھیں یا اس منزل سے گزر چکی تھیں اور ان کی شمع جوانی خاموش ہونے کے لیے جھلملا رہی تھی۔ ان پانچوں عورتوں کی ماہواری ایام باقاعدہ نہ تھے۔ خون بہت کم مقدار میں غیر معمولی لمبے وقفے سے آتا تھا۔ ان کا حافظہ بہت کمزور ہو چکا تھا اور ایک عورت تو مرض نسیان میں بھی مبتلا تھی۔ سب کا مزاج چڑچڑا تھا اور انہیں ذرا ذرا سی بات پر غصہ آجاتا تھا۔ ان عورتوں کا علاج غدودوں کے ذریعے سے کیا گیا۔ جہاں تک ایام کی خرابی، حافظے کی کمزوری اور چڑچڑے پن کا تعلق تھا انہیں ڈیڑھ دو مہینے میں حیرت انگیز فائدہ ہوا اور مندرجہ بالا شکایتیں کم ہونے لگیں۔ چھ مریضوں میں جو لڑکی نابالغ تھی اسے جلد صحت ہوگئی۔ لیکن بقیہ پانچ عورتوں کا علاج لمبی مدت تک کرنا پڑا۔ ان میں سے دو عورتوں کو مرگی کے عارضے سے مستقل طور پر نجات مل گئی اور تین عورتوں کے مرض میں غیر معمولی تخفیف ہوگئی۔ مرگی کے دورے بہت لمبے وقفے سے پڑنے لگے اور ان میں وہ پہلی سی شدت نہ رہی۔ ڈاکٹر لستر اور ڈاکٹر نکسن لکھتے ہیں کہ:۔

"تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بالغ عورتوں کے مقابلے میں نابالغ لڑکیوں کو علاج سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے اور چوں کہ ماہواری ایام کی خرابیاں اور رحم کی شکایتیں ان کے علاج کی راہ میں حائل نہیں ہوتیں، اس لیے ان کا مرض آسانی سے قابو میں لایا جاسکتا ہے۔
ہمارے خیال میں نابالغ مرگی کی لڑکیوں پر علاج عضوی کی ضرور آزمائش کرنی چاہیئے۔ اس میں کامیابی کا امکان زیادہ رہتا ہے"۔

ہرسہ درون افرازیات کی آزمائش ڈاکٹر بارکر، ڈاکٹر ہاپکنس اور ڈاکٹر مونٹسل نے درون افرازیت اور تحول (اینڈوکرینولوجی اینڈ میٹابولزم) کے سلسلے میں جو تجربات قلمبند کیے ہیں ان سے بھی لستر اور نکسن کے خیالات کی تائید ہوتی ہے۔ ڈاکٹر باڈورنے اپنے تجربات میں بعض مرگی کی عورتوں کو صرف پیشین غدۂ نخامیہ کا جوہر بعض کو صرف غدۂ درقیہ کا جوہر بعض کو صرف خصیوں کا جوہر اور بعض عورتوں کو ہرسہ درون افرازی جوہروں کا مرکب استعمال کرایا۔ نتائج کے اعتبار سے ڈاکٹر موصوف کو ڈاکٹر لستر یا ڈاکٹر نکسن کے برابر کامیابی تو حاصل نہیں ہوئی لیکن پھر بھی ان نتائج کو ناقابل اطمینان نہیں کہا جاسکتا۔ جن پچاس عورتوں پر تجربات کیے گئے تھے۔ ان میں کچھ عورتیں ایسی بھی تھیں جنہیں مرگی کے دورے دس دس دن تک روزانہ پڑتے تھے۔ ان عورتوں کی نصف تعداد کو خاصا فائدہ ہوا۔ تیرہ عورتوں کو ظاہری طور پر مرگی کے مرض سے مکمل صحت ہوگئی اور بارہ عورتوں کو اس حد تک فائدہ پہنچا کہ ان کے مرض کی شدت مہینے میں ایک یا دو دن تک محدود ہوگئی۔

مرگی میں برومائیڈوں کا استعمال اب تک مرگی کے علاج میں برومائیڈوں اور مسکن دواؤں کا استعمال عام ہے۔ حال میں یورپ اور امریکہ کے ماہرین طب نے ان کے متعلق تجربات بھی کیے ہیں۔ میڈرڈ میں ڈاکٹر جی۔ ماراہوں نے سات نوجوان مرگی کی عورتوں پر تجربات کیے تھے۔ ان میں سے دو عورتوں کا علاج وہ صرف برومائیڈوں کی مدد سے کرتے رہے اور دوران تجربات میں انہوں نے ان کی خاص مقدار معین کر کے ان میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کی۔ تین عورتوں کے علاج میں وہ برومائیڈوں کی مقدار گھٹاتے بڑھاتے رہے۔ اور دو عورتوں کو انہوں نے ابتدا میں صرف برومائڈس چند روز تک استعمال کرائے اور درون افرازی غدودوں پر برومائیڈوں کا رد عمل ظاہر ہوتے ہی ان کا استعمال بند کر کے علاج عضوی کے اصول پر عمل درآمد شروع کردیا۔ نتائج یہ برآمد ہوئے کہ جن عورتوں کو کئی ماہ تک صرف مسکنات کی ایک ہی معینہ مقدار استعمال کرائی گئی تھی۔ انہیں شروع میں تو فائدہ محسوس ہوا۔ مرگی کے دوروں کی شدت بھی کم ہوگئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انہیں دوسری عورتوں کے مقابلے میں جلد صحت ہوجائے گی۔ لیکن کچھ عرصے بعد رد عمل شروع ہوا۔ ظاہری طور پر جو کچھ افاقہ محسوس ہوا تھا وہ ختم ہوگیا اور مرض نے پہلے سے بھی زیادہ شدت اختیار کرلی۔ جن تین عورتوں پر برومائیڈوں

مختلف مقداروں میں استعمال کرائے گئے تھے۔ ابتدائی صحت کے بعد مرض کا دوبارہ حملہ ان پر بھی ہوا۔ لیکن یہ نیا حملہ پہلے حملوں سے ہلکا تھا۔ جن دو عورتوں کو ابتدا میں صرف چند روز برومائیڈس استعمال کرائے گئے علاج عضوی کے طریقے پر عمل درآمد کیا گیا تھا انہیں چھ مہینے کے مسلسل علاج کے بعد مکمل صحت ہو گئی۔ اور صحت کے تین سال بعد بھی جب ان کا بغور معائنہ کیا گیا تو اعادۂ مرض کے کوئی آثار نہ تھے۔ پیرس کے ڈاکٹر لیوپولڈ لیوی نے قاعدی تحول رابسک میٹابولزم پر بحث کرتے ہوئے دروں افرازیات اور برومائیڈوں کے سلسلے میں حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے:۔

"مرگی کو غدۂ نخامیہ کی خرابی کا نتیجہ قرار دیا جائے یا غدۂ درقیہ اور خصیوں کی خرابی کا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ابتدائی مرض کی حالت میں لیومنل اور برومائیڈوں کے استعمال سے خاص کر کم سن لڑکوں اور لڑکیوں کو بہت فائدہ ہوتا ہے لیکن میرے خیال میں لیومنل اور برومائیڈوں کو مدار علاج قرار دینا غلطی ہے۔ انہیں صرف اس وقت تک استعمال کرانا مفید ثابت ہوتا ہے جب تک دروں افرازی اجزا پر ان کا رد عمل ظاہر نہ ہو۔ اس رد عمل کے ظاہر ہوتے ہی دروں افرازی جوہروں زائنڈوکرین اکسٹریکٹس کا استعمال شروع کرا دینا چاہیئے۔"

سب سے عجیب و غریب مرض ڈاکٹر لیوی آگے چل کر مرگی اور دروں افرازی اجزا پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اب تک ہمارے ذہنوں میں مرگی کا جو تصور تھا اس میں علاج عضوی کے نئے انکشافات نے انقلاب برپا کر دیا ہے۔ ڈاکٹر سپرینگ نے ایک مرتبہ مرگی کو "سب سے زیادہ عجیب و غریب مرض" کا خطاب دیا تھا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ علم دروں افرازیات کی مزید ترقیوں کے بعد یہ مرض اس قدر عجیب و غریب نہ رہے گا اور ہم نوع انسان کو ہم ایک بڑی مصیبت سے نجات دلا سکیں گے۔ میں اس سلسلے میں ایک اور بات کا اظہار بھی ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ کہ جب تک غدۂ نخامیہ یا غدۂ درقیہ کی خرابی کے نتائج صاف طور پر نمودار نہ ہوں مرگی کی ہر قسم کو دروں افرازی قرار دے دینا مناسب نہیں۔ میرے مشاہدے میں ایسی بھی کئی مثالیں آئی ہیں جہاں علاج عضوی سے مریض کو ذرا بھی فائدہ نہیں ہوا۔ اور محض وہی لیومنل اور برومائیڈس وغیرہ مفید ثابت ہوتے رہے جنہیں ہم مرگی کے علاج میں قطعاً غیر موثر ثابت کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔"

پیشین غدۂ نخامیہ کے جوہر کا استعمال "آرکنو تھراپٹیک ریویو" میں ایک مشہور ڈاکٹر نے مرگی کے سلسلے میں پیشین غدۂ نخامیہ کے جوہر کا جو تجربہ لکھا ہے اس کا اظہار بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ ڈاکٹر موصوف لکھتا ہے کہ "ایک انگریز نوجوان اٹھارہ سال کی عمر میں مرگی میں مبتلا ہوا اور متعدد قابل ماہرین طب کی شدید جد و جہد کے باوجود دس سال تک اس کا مرض برابر بڑھتا رہا۔ اس کا علاج برابر برومائیڈوں کی مدد سے ہوتا رہا تھا۔ ایک سال کا عرصہ ہوا جب وہ میرے پاس بغرض علاج آیا تو اسے پانچ سے آٹھ تک مرگی کے شدید دورے روزانہ پڑتے تھے۔ میں نے اسے پیشین غدۂ نخامیہ کمپاؤنڈ کا استعمال شروع کرایا اور پانچ مہینے کے بعد اس کی حالت میں غیر معمولی افاقہ محسوس ہونے لگا۔ جنوں کی شدت میں بہت کمی ہو گئی۔ اسے دن میں دو تین دوروں سے زیادہ نہیں پڑتے تھے اور وہ بھی بہت ہلکے ہوتے تھے۔ چھ مہینے بعد دن میں صرف ایک ہلکا دورہ پڑنے لگا۔ اب اس کے علاج کو گیارہ مہینے کے قریب گزر چکے ہیں وہ بالکل صحت یاب تو نہیں ہوا۔ لیکن دو مہینے سے اسے مرگی کا دورہ نہیں پڑا۔ میں مریض کو صرف پیشین غدۂ نخامیہ کا کمپاؤنڈ استعمال کرا رہا ہوں۔"

جگر میں اجتماعِ خون

ڈاکٹر آر۔ اے۔ ولس کے دل چسپ تجربات

بعض ماہرین طب اعضائے رئیسہ میں جگر کو وہ اہمیت نہیں دیتے جس کا وہ دراصل مستحق ہے اور جگر کی شکایات کو اکثر اوقات معمولی سمجھتے ہیں۔ لیکن جہاں تک میرے تجربات کا تعلق ہے میں جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے جگر کے فعل کی درستی بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ خرابی جگر محض یرقان کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ جگر کی خرابی' ورمِ جگر، جگر کے پھوڑے اور جگر کے سکڑاؤ وغیرہ تکلیف دہ امراض کا پیش خیمہ بھی ثابت ہو سکتی ہے۔

جگر کی اہمیت کا اندازہ اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ معدہ اور آنتوں سے گزرنے والے تمام خون کے دورے کا مرکز جگر ہے اور ہمارے جسم میں خون کی جس قدر مقدار ہے اس میں تقریباً ۳۰ فی صدی مقدار جگر سے گزرتی رہتی ہے۔ یہ محض خون ہی کو بعض اہم ترین اعضا تک نہیں پہنچاتا، بلکہ یوریا، شکر اور نشاستے کے وہ اجزا بھی پیدا کرتا رہتا ہے جو عام صحت اور ہاضمے کو درست رکھنے کے لیے ضروری ہیں۔ جگر کا فعل اگر درست نہ ہو تو یورک ایسڈ کافی مقدار میں خارج نہیں ہو سکتا اور خون میں سمیت پیدا ہو جاتی ہے۔

میں نے اُوپر بیان کیا ہے کہ انسان کے خون کا ایک خاصا حصہ جگر سے گزرتا ہے لیکن یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ جگر خون کی اس قابلِ ذکر مقدار کو خود جذب نہیں کرتا بلکہ دوسرے اعضا تک پہنچا دیتا ہے۔ اگر جگر کا فعل درست نہ ہو تو خون کی غیر ضروری مقدار وہ خود جذب کرنے لگتا ہے اور جگر کے اجتماعِ خون کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض ڈاکٹروں کے خیال میں اجتماعِ خون کے مرض سے جگر کا فعل خراب ہو جاتا ہے اور حال میں نیٹلے نے بھی یہی خیال ظاہر کیا ہے۔ لیکن بہت سے تجربات کی بنا پر میری ذاتی رائے یہ ہے کہ جگر میں اجتماعِ خون خود کوئی مستقل مرض نہیں بلکہ یہ شکایت خرابئ جگر کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور اگر ہم ان وجوہ کا سدِ باب کر سکیں جن کی بنا پر جگر خون کو دوسرے اعضا تک پہنچانے کی بجائے خود زیادہ مقدار میں جذب کرنے لگتا ہے تو اجتماع الدم کی شکایت پیدا نہیں ہو سکتی۔

چند سال ہوئے میرے مطب میں اجتماع الدم فی الکبد کا ایک مریض بغرض علاج آیا۔ اس کا ہاضمہ بالکل خراب ہو چکا تھا۔ سردی کے موسم میں بھی پیاس غالب رہتی تھی۔ جگر کافی بڑھا ہوا تھا اور قبض کی شکایت ایک سال سے تھی۔ جب میں نے مریض کا جگر دبا کر دیکھا تو اسے بہت تکلیف ہوئی اور اس کا بیان تھا کہ مقامِ جگر پر اکثر درد ہوتا رہتا ہے۔

اس شخص کا مرض ایک سال کے اندر بہت بڑھ چکا تھا۔ اس نے جگر میں خون کا غیر ضروری اجتماع روکنے کے لیے کئی ڈاکٹروں سے رجوع کیا تھا اور بہت سی دوائیں استعمال کی تھیں۔ لیکن اب تک اسے ذرا بھی فائدہ نہ ہوا تھا بلکہ تکلیفیں بڑھتی ہی جاتی تھیں۔

مریض ایک متموّل خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ شراب نوشی کا بہت عادی ہے اور ورزش تو درکنار کبھی چہل قدمی کی تکلیف بھی گوارا نہیں کرتا۔ میں فوراً سمجھ گیا کہ مریض نے شراب نوشی کی کثرت اور ورزش نہ کرنے سے اپنے جگر کا فعل خراب کر لیا ہے اور اجتماعِ خون کی شکایت محض خرابئ جگر کی وجہ سے ہے۔ اگر خود وارد مریض کو مجھ پر پورا اعتماد ہوتا تو میں اسے کسی قسم کی دوائی استعمال نہ کراتا اور محض عام اصولِ حفظانِ صحت کی پابندی کرا کے اسے اچھا کر لیتا۔ مگر دشواری یہ تھی کہ دوا کا شیدائی مریض میرے پاس اپنے "مرض کی دوا" لینے آیا تھا اور مجھے اُمید ہے کہ ہندستانی اصحاب میری اس صاف بیانی کو معاف کریں گے کہ انہیں علاجِ قدرت سے کہیں زیادہ پیٹنٹ دواؤں پر اعتماد ہے۔

میں نے قبض کی شکایت رفع کرنے کے لیے مریض کو مشورہ دیا کہ وہ روزانہ صبح اُٹھ کر گنگنے پانی کا ایک گلاس پی لیا کرے۔ اسی کے ساتھ میں نے اسے ایک معمولی دست آور دوا بھی دے دی۔ مریض کی تشفی محض گرم پانی یا معمولی دست آور دوا سے نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ کوئی عمدہ پیٹنٹ دوا بھی چاہتا تھا۔ میں نے اسے ایک دوا دے دی۔ لیکن اپنے دوستوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اس دوا کا کوئی تعلق جگر میں اجتماعِ خون کے مرض

زمانے میں مستقل مرض ہی تسلیم نہیں کرتا ہوں۔ سے نہیں تھا۔ ہاں میں نے مریض کو اس بات کی سخت تاکید ضرور کی تھی کہ وہ شراب نوشی کو کم کر دے اور روزانہ تھوڑی بہت ورزش کر لیا کرے۔ مجھے اس مریض اور ساتھ ہی اپنے طریقہ علاج سے کافی دلچسپی ہو گئی تھی۔ اس لیے میں اکثر مریض کے مکان پر جا کر اس بات کی کوشش کرتا تھا کہ وہ شراب کم پینے پائے اور بعض اوقات اپنے سامنے اسے ورزش کرتا تھا۔ میں اپنی کوششوں میں کامیاب ہوا۔ مریض کی شراب نوشی بہت کم ہو گئی اور وہ موٹر پر ہوا خوری کے بجائے روزانہ علی الصباح چہل قدمی بھی کرنے لگا۔ کبھی کبھی میں بھی اس چہل قدمی میں اس کے ساتھ شریک ہو جاتا تھا۔ چند روز کے اندر مریض حیرت انگیز فائدہ محسوس کرنے لگا اور ایک مہینے کے اندر وہ بالکل تندرست تھا۔ وہ مرض جو ایک سال تک علاج کرنے کے بعد بھی رفع نہ ہوا تھا ایک مہینے کے اندر دور ہو جائے۔ مریض کے لیے اس سے بڑھ کر میری "مسیحائی" کا ثبوت اور کیا ہو سکتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ میں بڑی اکسیری دواؤں کی قیمت میرے سامنے کچھ نہیں۔ تم کا بل پیش کروں گا۔ چنانچہ تندرست ہونے کے بعد اس نے بہت کچھ شکرگزاری کا اظہار کرتے ہوئے نہایت حساب کا پرچہ طلب کیا۔ اس دوران میں مریض سے میری کافی بے تکلفی ہو گئی تھی۔ جب میں نے اس سے کہا کہ میں نے تقریباً ایک مہینے تک جو دوائیں اسے استعمال کرائی ہیں۔ ان کی مجموعی قیمت چند آنوں سے زیادہ نہیں ہے تو مریض کو بہت حیرت ہوئی۔ میں نے اس کی حیرانی دور کرنے کے لیے بتایا کہ میں اسے محض تسکین کے لیے "شوگر آف ملک" وغیرہ دیتا رہتا تھا۔ ورنہ درحقیقت میں نے اسے کوئی بھی دوا استعمال نہیں کرائی۔ اس کا سبب مرض یہ تھا کہ زیادہ شراب پینے اور ورزش نہ کرنے سے اس کے جگر کا فعل خراب ہو گیا تھا۔ میں نے اسے شراب کم کرنے کا مشورہ دیکر اور ورزش کا عادی بنا کر جگر کی خرابی بغیر کسی دوا کے دور کر دی اور وہ تندرست ہو گیا۔

اس سلسلے میں ایک اور تجربے کا اظہار بھی دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔ ایک معزز ہندو خاندان کی تعلیم یافتہ نوجوان عورت اجتماع الدم فی الکبد کی شکایت میں مبتلا تھی۔ وہ تقریباً ڈیڑھ سال کے عرصے میں کئی بڑے شہروں کے مشہور ماہرین طب سے علاج کرا چکی تھی۔ اس نوجوان تعلیم یافتہ خاتون کے بھائی سے میری ملاقات اتفاقیہ طور پر ہو گئی اور اس نے اپنی بہن کے مرض کا ذکر مجھ سے کیا۔ میں نے علاج پر آمادگی ظاہر کی اور ایک دن وہ خوب صورت خاتون میرے مطب میں آئی۔ اس کی حالت یقیناً باعث تشویش تھی۔ پیاس کی شدت سے اندیشہ تھا کہ اسے کہیں استسقاء نہ ہو جائے۔ میں نے اس کے حالات دریافت کیے تو معلوم ہوا کہ وہ اصول حفظان صحت کی پابندی کرتی ہے۔ کبھی ایسی غذائیں نہیں کھاتی جو زود ہضم نہ ہوں اور کھلی ہوا میں زیادہ وقت گزارنے کے علاوہ ورزش بھی کرتی رہتی ہے۔ میں اوپر نہایت صفائی کے ساتھ بیان کر چکا ہوں کہ میں اجتماع الدم فی الکبد کو محض جگر کی خرابی کا نتیجہ سمجھتا ہوں۔ مریضہ کا جگر یقیناً خراب تھا۔ لیکن جگر کیوں خراب ہوا اس کی کوئی معقول وجہ میری سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ میں نے کئی دن تک طبی کتابوں کی ورق گردانی کی اور بعض ہم پیشہ دوستوں سے بھی مشورہ لیا۔ مگر مجھے اپنی کوتاہی فہم کا اعتراف کرنا چاہیے کہ میں سبب مرض دریافت نہیں کر سکا۔ میں آخر مایوس ہو کر مریضہ کو جواب صاف دینے والا تھا کہ قدرت نے میری مدد کی اور مجھے سبب مرض بالکل اتفاقیہ طور پر معلوم ہو گیا۔

اس دوران میں میری بیوی سے مریضہ کا بہت دوستانہ ہو گیا تھا۔ کبھی وہ خود میرے بنگلے پر آ کر کئی کئی گھنٹے مسز ولیس کے ساتھ گزارتی تھی اور کبھی اپنی موٹر بھیج کر میری بیوی کو اپنی کوٹھی پر بلوا لیتی تھی۔ میری بیوی کو ضبط تولید کے مسئلے سے بہت دلچسپی تھی۔ ایک دن جب تعلیم یافتہ مریضہ سے اس موضوع پر اس کی گفتگو ہوئی تو مریضہ اس سے فوراً بے تکلف ہو گئی اور بالآخر اس کی زبانی میری بیوی کو معلوم ہوا کہ اس نے برتھ کنٹرول کی درجنوں اشتہاری دوائیں استعمال کی ہیں اور غالباً ان ہی اشتہاری دواؤں کے اثر سے اس کے ماہواری ایام میں خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ کئی کئی مہینے تک ایام نہیں ہوتے اور شرم و خاندانی عزت کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ اپنے کسی عزیز کو یہ راز بتانا نہیں چاہتی۔

میری بیوی نے جب مجھے مریضہ کی یہ سرگزشت سنائی تو میں فوراً سمجھ گیا کہ اس کے جگر کا فعل احتباس ایام کی وجہ سے خراب ہوا ہے۔ میں نے پوری رازداری کے ساتھ اس کے ایام کا علاج کیا۔ ایام باقاعدہ جاری ہو گئے اور پھر مریضہ کی عام صحت بھی درست ہو گئی۔

کیمیا اور کیمیا گری

جناب سید محمد سلطان صاحب بخاری، ایم۔ ایس سی، ایل۔ ایل۔ بی، (علیگ) دھلی

دل و دماغ میں تصادم کوئی عجیب بات نہیں۔ اکثر جس بات کو دل قبول کرنا چاہتا ہے دماغ اس کو ٹھکرا دیتا ہے۔ اور بسا اوقات دل جس بات کے ماننے میں پس و پیش کرتا ہے۔ دماغ اس کی صداقت میں ثبوت اور دلائل پیش کر کے منوا لیتا ہے۔ مگر پھر بھی بہت سے امور میں کم کبھی یا کم علمیت کی بنا پر دماغ کوئی ٹھوس ثبوت بہم نہیں پہنچا سکتا اور انسان ضعیف البیان دل کے اشارے پر جذبات کی رو میں بہ جاتا ہے اور وہ بات باور کر لیتا ہے جو سراسر عقل و دانش کے خلاف ہو۔

کیمیا گری بھی اسی قسم کا ایک افسانہ ہے۔ ایسا کون شخص ہے جو یہ چاہے کہ اس کے پاس اس قدر روپیہ نہ ہو جائے کہ وہ اس کو پانی کی طرح بہا سکے۔ لوہے کو ہاتھ لگائے تو سونا ہو جائے۔ جمع کرنے پر آئے تو قارون کے خزانے کو شرمائے۔ کس قدر سنہرا خواب ہے! بے شک انسان چاہے تو کیا کچھ نہیں کر سکتا۔ ہمت و محنت میں بڑی قدرت ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ہم میں سے بہت سے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اس دل آویز خواہش کی تکمیل بھی بغیر مشقت کے ہو جائے۔ جیسا خواب ہو ویسی ہی اس کی تعبیر ہو۔ بس پارس کا پتھر ہاتھ آ جائے کہ جس چیز پر اس کو لگائیں وہ سونا بن جائے اور جس طرف نظر اٹھائیں سونا ہی سونا ہو۔

شعرائے اس خیال کو جنم دیا اور عوام اس خیالی پتھر کو حقیقت سمجھ بیٹھے۔ بعض جستجو میں نکل گئے۔ بنوں میں جنگلوں، کوہوں، ریگستان میں غرض سب جگہ تلاش کیا۔ در بدر کی ٹھوکریں کھائیں۔ ذلیل و خوار ہوئے۔ جو کچھ پلے تھا، کھو بیٹھے۔ اور بمصداق اپنی ناک تو کٹی ہی تھی دوسرے کو کیوں نہ نکٹا کریں۔ جھوٹ بولنے میں گھٹتا ہی کیا ہے۔ غرض یہ کہ داعی بن گئے کہ سونا بنا سکتے ہیں، مگر بے نیاز ہیں۔ خدا سے لو لگائے ہوئے ہیں۔ اپنے لیے سونا بنا کر کیا کریں! دس آدمی عزت کرنے لگے۔ پانچ سات حاجتمند آنے لگے وہ ایک فخر شاگردی عطا ہوا۔ کسی کو ادھر دوڑایا کسی کو ادھر۔ کسی سے پاؤں دبوائے کسی سے چلم بھروائی۔ غرض یہ کہ اپنا الو خوب سیدھا کیا۔ اور آخر میں سبز جھنڈی دکھا دی۔ کسی شاگرد کی اطاعت اور فرمانبرداری پسند آئی تو ایک آنچ کی کسر والا داؤں سکھا دیا اور خلعت خلافت سے مشرف کر دیا۔

کہا جاتا ہے کہ کاٹ کی ہنڈیا صرف ایک بار چڑھتی ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو صدہا برس سے یہ سلسلہ کیوں قائم ہے اگر ڈھکوسلا اور ہاتھ کی صفائی ہے تو آج تک یہ بھانڈا کیوں نہ پھوٹا۔ راز فاش کیوں نہ ہوا اور صدیوں میں بھی کیمیا گری کی بے بنیاد حقیقت بے نقاب کیوں نہ ہوئی؟ واقعہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے خوش اعتقادی اور حرص و طمع میں انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ اور سالہا سال "استاد" کی جوتیاں سیدھی کرنے کے بعد حاصل کی ہوئی عیاریاں اور مکاریاں زیادہ سے زیادہ سمجھ دار انسان کو ہوس کا شکار بنا دیتی ہیں۔

ایسے عقل مند لوگ بہت کم ہیں جو اپنے آپ کو اس معاملے میں کم عقل سمجھ کر پورے طور سے اصلیت معلوم کرنے کی پوری کوشش کریں۔ برعکس اس کے ہوتا یہ ہے کہ کسی کو سونا بناتے دیکھا اور سمجھ لیا کہ وہ معاملے کی تہ تک پہنچ گئے اور واقعی سونا بن گیا۔ بات یہ ہے کہ لالچ ان کی عقل کو کند اور آنکھوں کو اندھا کر دیتا ہے۔ وہ اتنا بھی نہیں خیال کرتے کہ ہزار ہا شعبدے باز دن رات حیرت انگیز کمال دکھاتے رہتے ہیں اور مجمع عام میں اقبال کرتے ہیں کہ تل کی اوجھل پہاڑ ہے۔ یہ سب ہاتھ کی صفائی ہے، نہ نظر بندی ہے نہ جادو پھر اگر کسی نے سونا بنا دیا تو وہ بھی ہاتھ کی صفائی ہی کا کرشمہ ہوگا۔

واقعہ یہ ہے کہ اگر وہ اس پر غور بھی کریں تو اسی نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ سونا بنانا دشوار ہو سکتا ہے ناممکن نہیں۔ اصلیت ضرور ہے۔ اسی لیے کہ رائی کا پہاڑ تو لوگ بنا سکتے ہیں مگر جب رائی ہی نہ ہو تو پہاڑ کس طرح بن سکتا ہے؟

آیئے، ہم کیمیا کی اصلیت پر تھوڑی سی روشنی ڈالیں۔ اس سے پہلے کہ ہم سونا بنانے کی کوشش کریں یہ بتانا ضروری ہے کہ سونا بذات خود کیا چیز ہے؟ اس کی ساخت میں کیا ہے، خواص کیا ہیں اور وہ کن اجزا کا مرکب ہے؟ سائنس جدید نے یہ باتیں پوری طرح معلوم کر لی ہیں اور موجودہ سائنٹفک ایجادات ان معلومات کی صداقت کی بہترین اسناد ہیں۔

مٹی، لوہا، لکڑی، ہوا یا پانی کے کسی چھوٹے سے ذرے کو اصطلاح میں مولی کیول کہتے ہیں۔ سائنس کہتی ہے کہ اب کسی ذریعے سے اس چھوٹے سے چھوٹے ذرے کے اور ٹکڑے کیے جائیں تو اکثر اوقات ذاتی ہیئت بدل دے گا اور اس حالت میں ہوا ہوا نہ رہے گی اور نہ پانی پانی رہے گا۔

دراصل مولی کیول بہت سے چھوٹے چھوٹے ذروں کا مجموعہ ہوتا ہے جن کو اے ٹمز کہتے ہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ یہ سب اے ٹمز یکساں ہوں۔ ایک مولی کیول میں ایک اے ٹم سے لے کر ہزاروں اے ٹمز تک ہو سکتے ہیں۔ اور مولی کیول کے خواص ان اے ٹمز کے شمار اور اختلاف پر ہی نہیں بلکہ طرز اجتماع پر بھی منحصر ہوتے ہیں۔ جس چیز کے مولی کیول میں ایک ہی قسم کے اے ٹمز ہوں اسے مفرد کہتے ہیں ورنہ مرکب۔ یہ مفردات تقریباً سو ہیں۔ مثلاً لوہا، کوئلہ، چاندی، سونا اور آکسیجن وغیرہ مفرد ہیں اور پانی، ہوا، لکڑی وغیرہ مرکب۔

مولی کیول کے قد و قامت کا کچھ اندازہ اس طرح لگایا جا سکتا ہے کہ فرض کیجئے کہ تمام سطح زمین پر گیندیں بچھا دی جائیں پھر جتنی گیندیں سطح زمین پر سمائیں گی اتنی ہی تعداد مولی کیول کی پانی کے ایک قطرے میں ہوتی ہے۔ اے ٹمز اور بھی چھوٹے ہوتے ہیں اور وزن میں بھی کم ہوتے ہیں۔

اب فرض کیجئے کہ ہمیں سونا بنانا ہے۔ یعنی ایسے مولی کیول اکٹھے کرنے ہیں جو صرف سونے کے اے ٹمز کے بنے ہوئے ہوں۔ چنانچہ اگر ہم دو نوں چیزوں کو ملا کر سونا بنانا چاہتے ہیں تو کم سے کم ان میں سے ایک مولی کیول میں سونے کے اے ٹمز ضرور ہونے چاہئیں۔ کیونکہ جب ہی تو سونے کے اے ٹمز کے وجود اور ان کے اجتماع کا امکان ہو سکتا ہے۔ مگر کیمیا گری کے معنوں میں یہ سونا بنانا نہیں ہوا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں نہ سونے کے اے ٹمز ہی تیار کیے جائیں۔ بات معقول ہے۔ مگر پہلے کی طرح پھر ہمیں اے ٹمز بنانے سے پہلے ان کی ساخت وغیرہ معلوم کرنی ہوگی۔ کچھ عرصہ ہوا خیال کیا جاتا تھا کہ اے ٹمز ناقابل تقسیم ہیں اور ان سے زیادہ چھوٹے ذروں کا وجود غیر ممکن ہے۔ مگر یہ گزشتہ زمانے کے سائنس دانوں کی ناقص تحقیقات تھی۔ گزشتہ پچاس سال میں اے ٹمز کی ساخت کے سلسلے میں جو معلومات حاصل کی گئی ہیں انہوں نے سائنس کی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ ریڈیو وغیرہ کی ایجاد ان ہی معلومات کے صدقے میں ہوئی ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ اے ٹم بجائے ایک ذرۂ ناچیز ہونے کے ایک کائنات ہے۔ ایک دنیا ہے جس کے افراد خواہ کتنے ہی چھوٹے کیوں نہ ہوں۔ مگر ان کا نظم و نسق آسمانی ستاروں اور سیاروں کے نظام کے مثل ہے۔ فی الحقیقت دونوں میں حیرت انگیز مشابہت ہے اور اگر ہم اے ٹمز کو ایک نہایت چھوٹے پیمانے پر نظام شمسی سے تعبیر کریں تو کچھ نامناسب نہ ہوگا۔

اے ٹم کوئی ٹھوس چیز نہیں بلکہ بہت سے بجلی کے ذروں پر مشتمل ہے جو ہمیشہ رقص کرتے رہتے ہیں۔ نظام شمسی میں سورج کے گرد بہت سے سیارے گھومتے ہیں جو سورج کے مقابلے میں بہت چھوٹے اور حقیر ہیں اور سورج ان سب کے مجموعی حجم و وزن سے ہزاروں گنا زیادہ بڑا ہے۔

بالکل اسی طرح اے ٹم بھی ایک نظام ہے جس میں ننھے ننھے بجلی کے ذرے (الیکٹرونز) ایک بھاری مرکز (نیوکلی اس) کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ یہ نیوکلی اس بجلی کا مسکن ہوتا ہے اور اس کی برقی طاقت اپنے حواریوں کی مجموعی برقی طاقت کے بالکل برابر مگر متضاد قسم کی ہوتی ہے یعنی اگر الیکٹرونز میں گرم تو نیوکلی اس میں ٹھنڈی۔

بجلی کی خاصیت کچھ کتے کی سی ہے۔ کتا اپنے ہم جنس کو دیکھ کر بھونکتا ہے۔ بجلی اپنے ہم جنس کو دیکھ کر بھونکتی تو نہیں مگر اس سے پہلوتہی ضرور کر لیتی ہے۔ برخلاف اس کے متضاد قسموں کی بجلیاں ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ الیکٹرونز کو مرکزی نیوکلی اس کے حلقہ بگوش رکھنے میں یہی کشش کارفرما ہوتی ہے اور اجرام فلکی کی کشش ثقل کے مد مقابل ہے۔

الیکٹرون کا وزن ہلکے سے ہلکے اے ٹم کے وزن کا تقریباً دو ہزارواں حصہ ہوتا ہے اور اس کا حجم معمولی اے ٹم کے حجم کا دس ہزارواں حصہ۔ (سب سے زیادہ ہلکا اے ٹم ہائڈروجن کا ہوتا ہے اور اس کے نیوکلی اس کو پروٹن کہتے ہیں)۔ نیوکلی اس کا وزن تقریباً وہی ہوتا ہے جو اے ٹم کا۔ یہ معلوم کر کے تعجب ہوگا کہ پروٹن کا حجم غالباً الیکٹرون کے حجم سے بھی کم ہوتا ہے۔

اے ٹم کے خواص کا انحصار رقصاں یا بیرونی الیکٹرونوں کی تعداد پر ہوتا ہے، یعنی اگر ایک ہی بیرونی الیکٹرون ہے تو خواہ نیوکلی اس کا کچھ ہی وزن ہو، اے ٹم کے خواص ہائیڈروجن کے ہونگے۔ اسی طرح دو بیرونی الیکٹرون سے ہیلیم کے خواص ہوں گے۔ پس ثابت ہوا

کہ اگر کسی اے ٹم کو سونے کے اے ٹم میں تبدیل کرنا ہے تو اس کے بیرونی الیکٹرون کو کم و بیش کرکے پورا کر لینا چاہیئے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ الیکٹرون کی تعداد میں اضافہ کرنا اگر ناممکن نہیں، تو بہت مشکل ضرور ہے۔ ہاں تعداد میں کمی کی جا سکتی ہے۔ مگر مشکل یہ آپڑتی ہے کہ نیوکلی اس کی برقی طاقت اور بیرونی الیکٹرون کی مجموعی طاقت کا توازن برقرار نہیں رہتا جس طرح پانی اپنی سطح ہموار رکھنے کے لیے نشیب و فراز کی طرف رجوع کرتا ہے اسی طرح یہ نئی پیدا کی ہوئی چیز بھی اپنا توازن قائم رکھنے میں کوشاں رہتی ہے۔ قدرت ساتھ دیتی ہے اور فضائی برقیہ جو ہر جگہ ہوتی ہے خارج شدہ برقیوں کی جگہ لے لیتا ہے۔ اس بات کی تلافی کے لیے بھی کوشش کی گئی کہ نیوکلی اس کی برقی طاقت کو بھی کم کر دیا جائے لیکن یہ فعل ناممکن نہیں تو بہت مشکل ثابت ہوا۔ اس لیے کہ نیوکلی اس کی برقی بندشوں کے کاٹنے کے لیے انتہائی برقی طاقت درکار ہوتی ہے۔

اس موقع پر ریڈیم کا ذکر بھی غالباً بے موقع نہ ہوگا۔ اس کے اے ٹم میں بیرونی برقیے ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کثرت اجتماع میں بدنظمی کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ اکیلا نیوکلی اس ان سب رقاص برقیوں کو اپنے زیر اثر نہیں رکھ سکتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غریب خود بھی لاغر ہو جاتا ہے اور اس کے اندرونی قذات بھاگ نکلتے ہیں۔ بیرونی برقیوں کو موقع غنیمت معلوم ہوتا ہے اور وہ بھی ہوا ہو جاتے ہیں۔ نیوکلی اس طبعاً حس واقع ہوا ہے۔ اپنی کمزوری کا احساس اس کو جلد ہو جاتا ہے۔ مگر سنبھلنے کے لیے وقت کی ضرورت ہوتی ہے اور بیرونی برقیوں پر تسلط جمانے تک ان کی تعداد صرف چند رہ جاتی ہے اور اس طرح ریڈیم جیسی قیمتی اور کمیاب چیز کا اے ٹم معمولی سیسے کا ایک اے ٹم بن جاتا ہے۔ کیا ریڈیم کے اے ٹم کا یہ افسوس ناک انجام سونا بنانے والے خبطیوں کے لیے قابل عبرت نہیں؟

ریڈیم کا ذکر کرنے سے ہمارا یہ منشا بھی تھا کہ نیوکلی اس زیادہ بھاری ہو جانے کے بعد مائل بہ تنزل ہو جاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے انسان ٹھوکر کھانے کے بعد سنبھلے یا نہ سنبھلے، نیوکلی اس ضرور سنبھل جاتا ہے اور ایک حد پر پہنچ جانے کے بعد اس کی برقی طاقت کو گھٹانا کوئی آسان کام نہیں۔

اب آپ نے غالباً اندازہ لگا لیا ہوگا کہ سونا بنانا قرینِ قیاس بے شک ہے۔ مگر اس کے لیے زبردست برقی طاقت کا مہیا ہونا لازم ہے۔ ظاہر ہے کہ جڑی بوٹیاں یہ کام سرانجام نہیں دے سکتیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آنکھوں دیکھے کا اعتبار نہ کریں۔ خاک کی چٹکی سے سونے کا ڈلا بنتے ہوئے دیکھ کر بھی ایمان نہ لائیں۔ تو پھر آخر وہ کیا منتر ہے؟

حقیقتاً منتر جنتر کچھ نہیں۔ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ اگر کسی چیز میں سونا مرکب کی صورت میں موجود ہے تو اس کو ایک کیمسٹ نکال سکتا ہے اور کیمیاگر اسی سونے کے نکالنے کو سونا بنانا کہے گا۔ ظاہرا وہ معمولی شے استعمال کرتا ہے اور کسی نہ کسی ترکیب سے اسکو کشتے میں ملا دیتا ہے گرم کرنے پر فضلہ اُڑ جاتا ہے اور چمکتی ہوئی سونے کی ڈلی رہ جاتی ہے اور دیکھنے والا کیمیاگر صاحب کا مرید بن جاتا ہے۔

مزاحیہ

ذیابیطس

از جناب کوثر صاحب چاند پوری

جن امراض کو لوگوں کی فہرست زمانۂ قدیم سے سینہ بہ سینہ نہیں بلکہ علی الاعلان شائع اور بیان ہوتی آئی ہے ممکن ہے ذیابیطس اس فہرست میں شامل نہ ہو مگر وضو شکن امراض کی فہرست میں اس کا نام سب سے پہلے نمبر پر لکھا ہوا نظر آئے گا۔ اس لحاظ سے یہ بیماری، جو آج کل ہندوستان میں شکر سازی کے کارخانوں سے بھی زیادہ ترقی پذیر ہے صحت جسمانی کو تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ روحانی خسارے کا باعث بھی ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص پیشاب کی زیادتی کے سبب اچھا خاصا پکا روزہ دار ہو گا وہ کوئی عبادت سکون کے ساتھ نہ کر سکے گا اور نمازیں عبادت نہ کرنے کا نتیجہ کھلا ہوا نہیں بلکہ ڈھکا ہوا جہنم ہی ہو سکتا ہے۔ اس مرض کی سب سے بڑی ستم ظریفی تو یہ ہے کہ زیادہ تر موٹے تازے آدمیوں کو ہوتا ہے جو غریب چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے سے ویسے ہی جی چراتے ہیں۔ خصوصاً سفر کی حالت میں جب یہ اہرام مصری کی قسم کی مخلوق اناج بھرنے کی کوٹھی کی طرح رکھی جاتی ہے اور وہاں سے اٹھنا نہیں چاہتی لیکن ذیابیطس انہیں وہاں بھی چین سے نہیں بیٹھنے دیتا۔ سفر اگر ریل ہی کا ہو تو یہ مصیبت برداشت کر لی جائے۔ مگر موٹر یا تانگے کے سفر میں اس قسم کے موٹے آدمی کو معمولی اجرت پر بٹھا لینا ہی ایک زبردست احسان یا ایثار ہے۔ جب کہ اس سے کم وزن کے دو آدمی دوگنی اجرت پر مل سکتے ہیں۔ یہ مرض خود مریض اور تمام ہمراہیوں کے لیے ایک عذاب بن جاتا ہے۔ ایک بہت ہی موٹے بزرگ جن کے جسم کا طول و عرض رقبہ یقیناً بہت سے آدمیوں کی حق تلفی کے بعد تیار ہوا ہو گا کہیں جانے کی نیت سے تانگے کی تلاش میں بازار پہنچے اور تانگے والے سے کرایہ پوچھا۔ اس نے کہا "دو روپے"۔

یہ متعجب ہو کر بولے "دو روپے؟ —— بھائی، عام طور پر تو وہاں تک جانے کا کرایہ ایک روپیہ دیا جاتا ہے"۔

"بالکل ٹھیک ہے سرکار، میں نے بھی تو اس حساب سے زیادہ نہیں کہا ہے"۔

"تم تو دو روپے مانگ رہے ہو!"

"بات ایک ہی ہے حضور، ایک روپیہ کرائے کا اور ایک کمانی کو درست کرانے کی اجرت کا!"

"کمانی ٹھیک کرانے کی اجرت سے ہمیں کیا واسطہ؟ اگر اس کی مرمت کی ضرورت ہو تو تم خود کراؤ"۔

"سرکار ابھی تو ضرورت نہیں مگر آپ جیسا ماشاء اللہ تنومند شحیم آدمی بیس میل تک سوار ہو کر جائے گا تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تانگے کی کمانی بالکل سیدھی ہو جائے گی۔ پھر سرکار میں غریب آدمی ہوں۔ اس کا بار آپ ہی پر پڑنا چاہیئے!"

"لاحول ولا قوۃ، بدمعاش کہیں کے"۔ یہ کہتے ہوئے آپ وہاں سے چل کر موٹر پر پہنچے۔ اتفاق سے ہر جگہ اسی قسم کے حادثات سے دوچار ہونا پڑا۔ موٹر کا ٹکٹ تو خیر مل گیا مگر ڈرائیور نے آپ کو بہت غور سے دیکھ کر سوال کیا، "آپ کہاں تشریف رکھیں گے؟"

"جہاں جگہ ہو گی بیٹھ جائیں گے!"

"آپ کی جگہ تو موٹر کی چھت پر ہی ہو سکتی ہے"۔

"کیسی فضول باتیں کرتے ہو جی" بھائی، نعوذ بہ بگڑ گر بولے۔

"صاحب یہ سامان ڈھونے کی گاڑی نہیں ہے کہ میں آپ جیسے "دابۃ الارض" کو اس میں لاد سکوں"۔

آپ ڈرائیور سے خفا ہو کر مسافروں کی طرف متوجہ ہوئے اور للکار کر کہا "ذرا سی جگہ دو بھائیو!"

کسی نے کہا "سامان کے لیے تو کافی جگہ ہے لیکن آپ کے لیے گنجائش شاید ہی نکل سکے"۔

موٹر روانہ ہوئے بمشکل پانچ منٹ ہوئے ہوں گے کہ آپ نے چیخ کر نہیں بلکہ ڈکرا کر فرمایا، "موٹر روکنا میاں ذرا پیشاب کریں گے"۔

موٹر رکی اور سب مسافر جلدی سے اتر کر سڑک کے کنارے بیٹھ گئے۔ یہاں تک تو کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔ مگر پاؤ گھنٹے کے بعد ہی پھر یہی صد لگنے پہ ہنگام بلند ہوئی اور موقع ملتے ہی آپ نے بڑی بے تکلفی سے "عمل" فرمائی۔ اب کی مرتبہ مسافروں میں چپکے چپکے چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں لیکن یہ دوسرا حادثہ بھی بہ خیر و خوبی گزر گیا۔ تیسری مرتبہ جب کچھ دور چلنے پر یہی چیخ بلند ہوئی تو ڈرائیور نے کوئی توجہ نہیں کی۔ ادھر سے جب بار بار اس طرف توجہ دلائی گئی تو مجبوراً موٹر کو روکنا ہی پڑا۔ مسافروں میں سے ایک نے کہا "آپ کو تو اپنے ذاتی موٹر میں سفر کرنا چاہیے تھا"۔

"ذاتی نہیں ہے موٹر میرے پاس اور جب کرایہ دیا ہے تو یہ بھی ذاتی ہی کی برابر ہے"۔

"بجا ارشاد ہوا" ڈرائیور بولا "اگر یہ سارے مسافر دس منٹ کے بعد باری باری یہی حرکت کرنے لگیں تو ہم تو آپ حضرات کو 'چھی چی' کرانے کے ہو گئے"۔

ایک اور صاحب بولے "موٹر تو آج کل بڑی مہنگی ہو گئی ہے آپ تو ایک تانگہ لگوا لیجئے"۔

"بھائی اسی وجہ سے تو میں تانگہ کر رہا تھا مگر یہ شیطان تانگے والے بھی شریفوں سے مذاق کرنے لگے ہیں"۔

بہر حال تین حملوں کے بعد ہی اسٹیشن آ گیا۔ جلدی جلدی سب اتر کر ٹکٹ لینے کی فکر کرنے لگے۔ آپ بھی اترے مگر آپ کو کھڑکی تک پہنچنے میں اتنا ہی وقت صرف ہو گیا جتنا روس کے بڑے بڑے ٹینکوں کو فن لینڈ کی سرحدی لائن تک پہنچنے میں صرف ہوا۔ آخر کسی نہ کسی طرح آپ کھڑکی تک پہنچ ہی گئے اور ہانپتے ہوئے بڑی بیتابی سے بولے: "بابو جی ٹکٹ!"

"کہاں کا؟"

"بجنور کا۔"

"اچھا پیسے نکالو"۔

"کتنے پیسے دوں بابو جی؟"

"بارہ آنے!"

"ہیں بارہ آنے، کیا محصول بڑھ گیا ہے کچھ؟"

"محصول تو نہیں بڑھا" بابو نے ہنس کر کہا "شاید آپ ہی کچھ حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں"۔

"جی ہاں پھر کیا ہوا بابو جی، جلدی بتائیے کیا دوں؟"

"وہی بارہ آنے! آپ دیکھتے نہیں اپنے تن و توش کو۔ ماشاء اللہ چار آدمیوں کے برابر ہے۔ میں تو رعایت کر رہا ہوں کہ دوگنا محصول مانگ رہا ہوں اگر کہیں انسپکٹر نے پکڑ لیا تو آپ سے چوگنا محصول رکھوائے گا"۔

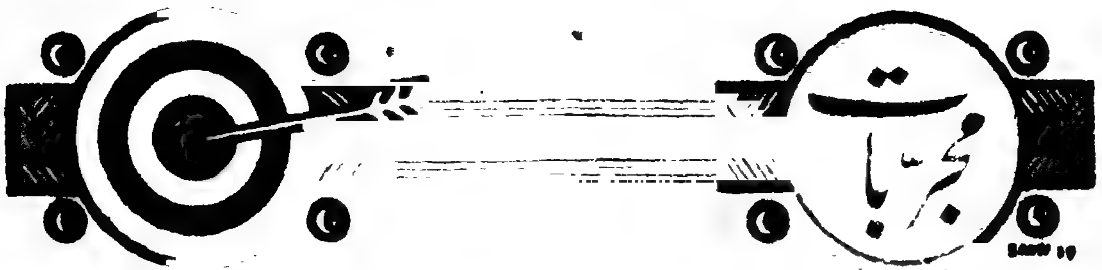
"لاحول ولا قوۃ، بھائی کیا مصیبت ہے۔ یہ کانگریسی حکومت کے دور میں کیا سارے ہندوستانی مذاق کے عادی ہو گئے"۔

مذاق کا چوتھا نمبر "میزبان" کا تھا۔ خیریت سے آپ کا میزبان آپ کا وکیل تھا جو معقول محنتانہ لینے کے بعد دیوانی کے ایک مقدمے کی پیروی کر رہا تھا۔ وکیل صاحب نے اپنے دفتر وکالت میں جو دوسری منزل پر واقع تھا قیام کا انتظام کر دیا۔ سردی بڑی کڑاکے کی تھی۔ رات کو جو آپ کی آنکھ کھلی تو لحاف میں لرزہ سا چڑھا آ رہا تھا۔ مگر مجبوراً اٹھے کواڑ کھولنے کی کوشش کی۔ کواڑ وکیل صاحب کے محتاط ملازم نے آگے سے بند کر دیئے تھے۔ آوازیں دیں۔ کسی نے جواب نہ دیا۔ حسن اتفاق سے مسہری کی پٹی کے قریب ہی ایک بڑا سا اگال دان رکھا تھا۔ آپ نے صبح تک اسی سے کام لیا۔ دوپہر کو ملازم اگال دان صاف کرنے آیا تو اس نے منہ بنا کر کہا "وکیل صاحب اس میں تو پیشاب بھرا ہے!"

وکیل صاحب سر نیچا کیے بڑی مشغولیت سے میز پر بیٹھے مثل دیکھ رہے تھے۔ پیشاب کے لفظ کو ان کے دفتر سے جو ایک مقدس لائبریری کی حیثیت رکھتا تھا کوئی مناسبت نہ تھی۔ انہوں نے تعجب سے ملازم کی طرف دیکھا جو بائیں ہاتھ میں بھرا ہوا اگال دان لیے کھڑا تھا اور سخت نفرت و حقارت سے دوسری طرف منہ کو پھیرے ہوئے تھا۔ وکیل صاحب جلد ہی واقعے کی تہ تک پہنچ گئے اور اپنے مہمان کی طرف خطاب کر کے بولے، ——

"بندہ نواز، اگال دان تھا یہ!"

(بقیہ صفحہ ۳۶ پر دیکھئے)



جناب حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آبادی

اکسیر جریان سوا تولہ اسبغول مسلم کی پوٹلی بنا کر سوا سیر پانی میں ہلکی آگ پر چار گھنٹے تک پکائیں۔ جب پانی تین چھٹانک رہ جائے تو چھان کر سوا تولہ روغن زرد میں جھگاریں اور شربت انار ۲ تولہ ملا کر پئیں۔ اسی طرح روزانہ کیس یوم استعمال کریں۔

فوائد: اکیس دن کے استعمال سے جریان کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ احتلام بند ہو جاتا ہے۔

اکسیر وجع مفاصل سیاہ مرچ کے ۲۲ دانے لے کر باریک کریں اور صبح ہی صبح تین چار گھونٹ پانی کے ساتھ پھانک لیں۔

فوائد: بیس پچیس دن کے استعمال سے سخت سے سخت گٹھیا کی شکایت اس سے دور ہو جاتی ہے۔

اکسیر بخار کہنہ مکڑی کا جالا (خانۂ عنکبوت) ۲ رتی، گل قند آفتابی چھ ماشے میں رکھ کر صبح ہی صبح نگلوا دیں۔ اور اوپر سے عرق بادیان اور عرق گاؤزبان ملا کر پلائیں۔

فوائد: چار پانچ دن میں پرانے سے پرانا بخار اس سے دور ہو جاتا ہے۔ اگر سینے میں درد وغیرہ ہو تو روغن گل کہنہ کی سینے پر مالش کریں۔

اکسیر اعظم روغن تخم ستیاناسی مناسب بدرقے کے ساتھ۔

فوائد: جریان، سستی، کمزوری، وجع مفاصل، سوزاک، بواسیر، آتشک، پرانے بخار، استسقاء، فالج، لقوہ، درد شکم، درد اعصاب اور کمزوری باہ وغیرہ وغیرہ کے لیے درحقیقت یہ تیل اکسیر اعظم ہے۔ بتلانے والے نے یہ بھی بتایا ہے کہ اگر ایک سال تک اسے استعمال کیا جائے تو بال از سرِ نو سیاہ ہو جائیں گے۔

جناب ڈاکٹر ایس ایم فضل الدین صاحب اجمیر

اکسیر ذیابطیس سفوف تخم جامن اور ملک شوگر ہم وزن ملا کر رکھ چھوڑیں۔ اور چھ ماشے یہ سفوف تازہ پانی کے ساتھ چند روز استعمال کریں۔ **فوائد:** ذیابطیس شکری کے لیے یہ سفوف بہت مفید ہے۔

حب ممسک شنگرف، موچرس، افیم آٹھ آٹھ ماشے، سہاگہ ۲ ماشے۔ سب دواؤں کو کھرل کر کے کالی مرچ برابر گولیاں بنائیں اور وقت خاص سے ایک گھنٹے پہلے ایک گولی دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ بارہا کی آزمودہ ہے۔

جناب مرزا لیاقت علی خاں صاحب دہلوی

دوائے مسان خاکسی ایک چھٹانک کو تین پاؤ بکری کے دودھ میں جوش دیں۔ جب تین اُبال آ جائیں تو ایک کپڑے میں خاکسی کو چھان کر پلیٹ میں رکھ کر سائے میں رکھ دیں اور دودھ پھینک دیں۔ اسی طرح تین روز تین پاؤ دودھ میں اسی خاکسی کو جوش دینا چاہیئے۔ چوتھے دن خاکسی کو پلیٹ میں رکھ کر سائے ہی میں خشک کریں۔ اور ایک ماشہ کی مقدار میں یہ خاکسی ماں اپنے دودھ میں گھس کر بچے کو پلائے۔

فوائد: مسان کے لیے یہ دوا عجیب و غریب ہے۔ میری کئی بار کی آزمائی ہوئی ہے۔ سبز رنگ کے دستوں کو روکتی ہے۔ چالیس دن کے استعمال سے بچہ موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ ماں بچے کو یہ دوا پلا کر اپنا دودھ پلا دیا کرے۔

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب وارثی دہلوی

حب بواسیر نمک لاہوری ایک تولہ کو، ۲۰ دن تک روزانہ بکری کے ایک ایک پتے میں کھرل کیا جائے۔ پھر جب دوا گولیاں بنانے کے قابل ہو جائے تو ماش برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی روزانہ رات کو عرق بادیان کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد: ۱۰ دن مسلسل استعمال کرنے سے ہر قسم کی بواسیر ان گولیوں سے دور ہو جاتی ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر گوبند رام صاحب شرما کامل طب و جراحت، فاضلکا

حب سوزاک ست بروزہ ۲ تولے، خون سیاؤشاں ۱ تولہ، دانہ الائچی خورد ۱ تولہ، نشاستہ گندم ایک تولہ، کافور بھیم سینی ۴ ماشے، کتھہ سفید ۱ تولہ، روغن صندل ۶ ماشے۔ روغن صندل کے سوا باقی دواؤں کو علیحدہ علیحدہ باریک کریں۔ پھر روغن صندل میں انہیں چرب کرکے لعاب اسپغول سے چار چار رتی کی گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام تازہ پانی یا شربت بزوری ۲ تولے (پانی میں حل کرکے) کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد: یہ گولیاں سوزاک کے لیے مفید ہیں۔ جلن کو دور کرتی ہیں۔ قرحے کو بھرتی ہیں۔

دوائے پچکاری سوزاک برگ حنا ایک تولہ، پھٹکری خام ۶ ماشے، رسوت ایک تولہ، افیون ۲ ماشے، کافور دیسی ۱ ماشے، سنگ جراحت ۶ ماشے، مردار سنگ ۶ ماشے۔ تمام چیزوں کو خوب کھرل کرکے چوبیس گھنٹے متواتر دہی کے تین پاؤ پانی میں بھگو رکھیں۔ پھر اس میں سے ۱ تولے پانی لے کر دن میں تین بار پچکاری کریں۔ **فوائد:** یہ دوا قرحے کو جلد بھرتی ہے۔ جلن کو دور کرتی ہے۔

جناب کوی راج دیوکی نندن صاحب سرگودھا

کماری آسو آب گھی کوار ۱۶ سیر، خالص شہد سوا سیر، کشتہ لوہا سوا سیر، گڑ ۵ سیر، سونٹھ، کالی مرچ، پیپل، لونگ، دارچینی، الائچی کلاں، تیج پتر، ناگ کیسر، چیتا، پیپلا مول، باؤبڑنگ، گج پیپل، چویہ، ھاؤبیر، کشنیز خشک، سپاری، کوٹ، ناگرموتھا، ہڑ، بلیلہ، آنولہ، رائی سنا، دیودار، ہلدی، دارہلد، مروڑ پھلی، ملیٹھی، جڑ جال گوٹہ، پوکھر مول، کھرنٹی، کنگھی بوٹی، کوینج کے بیج، گوکھرو، میٹھی سونف، ہنگو پتری (یہ بوٹی کابل کے علاقے میں ہوتی ہے۔ اس کے پتوں میں ہینگ کی بو ہوتی ہے اس لیے اسکو "ہنگو پتری" کہتے ہیں) عقر قرحا، اٹنگن کے بیج، سفید ات ست کی جڑ، لال ات ست کی جڑ، لودھ پٹھانی، کشتہ سونا مکھی ہر ایک ۲ ½ تولے۔

ترکیب تیاری: آسوارسٹ کا خراب یا ٹھیک تیار ہونا مٹکے کی اچھائی یا بُرائی پر موقوف ہے اس لیے ہم یہاں مٹکے کو قابلِ استعمال بنانے کا طریقہ لکھتے ہیں۔

نئے مٹکے کو پانی سے بھر کر ایک دو ہفتے کے لیے رکھ چھوڑیں۔ جب وہ پانی اچھی طرح پی لے تو اسے خالی کرکے اندر اور باہر میتھی لیٹڈ اور لاکھ کی پالش کریں۔ جب اسپرٹ کی بُو اڑ جائے تو مٹکے میں گھی چپڑ دیں۔ پھر اس کو صندل، سگندبالا اور بال چھڑ وغیرہ خوشبودار چیزوں کے جوشاندے سے دھوئیں۔ اگر پرانا مٹکا استعمال کرنا ہو تو اس کو لائم واٹر سے اچھی طرح دھو کر اوپر لکھے ہوئے طریقے پر شدھ کریں۔ اب اس پوتر مٹکے کو زمین میں دبا دیں اور اس میں آب گھی کوار ڈال دیں۔ پھر اس میں شہد اور گڑ کو اچھی طرح گھول دیں۔ اس کے بعد باقی تمام چیزیں ادھ کٹی کرکے مٹکے میں ڈال دیں۔ آخر میں کشتہ لوہا اور کشتہ سونا مکھی ڈال کر مٹکے کا منہ ڈھک دیں۔ گرمی کے موسم میں تین دن کے بعد اور سردی میں دو دن کے بعد مٹکے کے منہ کو گل حکمت کر دیں اور اوپر سے مٹی ڈال دیں۔ گرمی کے موسم میں تیس دن تک اور جاڑے میں پینتالیس دن تک مٹکا زمین میں دبا رہنے دیں۔ پھر مٹکے کا منہ کھول کر اس میں جلتی ہوئی دیا سلائی لے جا کر دیکھیں اگر دیا سلائی اس میں جلتی رہے تو سمجھنا چاہیے کہ ارشٹ ٹھیک تیار ہو گیا ہے۔ دوسری صورت میں مٹکے کو پھر اسی طرح بند کرکے کچھ دن اور دبا رہنے دیں۔

جب ارشٹ تیار ہو جائے تو اسے مٹکے میں سے چوڑے منہ کی بوتلوں میں بھر کر رکھ دیں۔ چار پانچ دن میں صاف آسو بوتلوں کے اوپر

ہوگا۔ اور نیچے تہ میں غلیظ چیزیں ہوں گی۔ صاف آسو کو نتھار کر دوسری بوتلوں میں بھر لیں۔ کماری آسو میں ۱۲ سے ۱۴ فی صدی تک الکحل ہوتا ہے۔ اسے عام طور پر کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنا چاہیئے۔ خوراک ۲ تولے ہے۔ بدرقہ سونف کا عرق مناسب ہے۔

لوہ آسو صاف پانی دیگ میں گرم کرکے ٹھنڈا کیا ہوا ۳۲ سیر گڑ دیسی، خالص شہد دو سیر کشتہ لوہا ۱۶ تولے سونٹھ، کالی مرچ، فل فل دراز، ہلیلہ، بلیلہ آونلہ، اجوائن، وابہ، رنگ، ناگرموتھا، بیخ چیتا ہر ایک ۱۶ تولے، گل دھاوا ۲۰ تولے۔ یہ لوہ آسو کا نسخہ ہے۔ ترکیب وہی ہے جو اوپر کماری آسو کے نسخے میں لکھی گئی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۳۳ سے)

"بجا ارشاد۔ وکیل صاحب، پھر کیا کتابوں سے یہ کام لیا جاتا؟ ——— بھائی لے جاؤ اسے صاف کرا دو۔ ہم نے جہاں اتنا معقول معاوضہ دیا ہے وہاں اس کی صفائی کے بھی دو آنے دے دیں گے۔"

بار بار پیشاب آنے کی وجہ سے وضو کرنے میں بڑی دقت پیش آتی تھی۔ اس لیے آپ نے موسم سرما میں وضو کی زحمت سے بچنے کے لیے نماز ہی ترک کر دی۔ ویسے تو خیر کسی نے اعتراض نہیں کیا البتہ رمضان میں بیوی نے کہا "اس مہینے میں تو نماز پڑھ لیا کرو۔"

آپ ہنس کر بولے "نماز تو پڑھ لیا کروں، مگر وضو میری جگہ تم کر لیا کرو۔"

روزہ تو طبی اصول سے ذیابیطس میں مفید ہی تھا۔ اس لیے آخر تک آپ کا کوئی روزہ قضا نہیں ہوا۔ مگر نماز سے اس قسم کی کوئی طبی مصلحت وابستہ نہ تھی۔ آخر پورے تیس روزوں کے بعد عید آگئی اور حسب معمول کپڑے بدلے گئے۔ آج پورے ایک سال کے بعد آپ کو میٹھا کھانے کی اجازت ہوئی تھی۔ لہذا آپ نے سب سے زیادہ کھایا۔ کھانے سے فارغ ہوتے ہی نماز کا تقاضا ہوا۔ بیوی نے ہٹلر اور اسٹالن کے لہجے کی سختیوں کو اپنی آواز میں جمع کر کے حکم دیا "نماز پڑھنی ہوگی۔ آج عید ہے سویاں کھائی ہیں تو نماز بھی پڑھو۔ آج کی نماز کسی طرح معاف نہیں ہو سکتی۔"

"عیدگاہ تک جاتے جاتے معلوم نہیں کتنی مرتبہ پیشاب آئے؟"

"کچھ بھی ہو نماز ضرور پڑھ واؤں گی میں تمہیں۔ عیدگاہ میں نہ سہی جامع مسجد ہی میں سہی۔"

اس سخت حکم سے ڈر کر غریب وضو کر کے جلدی جلدی مسجد کو چلے۔ راستے میں دو ایک جگہ بیٹھ کر مسجد کے قریب پہنچے تو بڑے زور سے پیشاب کی حاجت ہوئی۔ برداشت نہ کر سکے اور ایک نالی کے قریب دفعہ ۳۴ اور تمام اخلاقی پابندیوں سے آزاد ہو کر بیٹھ گئے۔ ادھر نماز شروع ہو گئی۔ اگرچہ پہلی ہی رکعت تھی۔ مگر تکبیروں کے تعلگرم کی وجہ سے ایک دوکان پر بیٹھ گئے۔ جب نمازی مسجد سے نکلے تو سب سے آگے آپ روانہ ہوئے۔ گھر پہنچتے ہی سوال ہوا "نماز پڑھی؟"

"ہاں پڑھ لی، خدا کی قسم!"

"جھوٹ کہتے ہو!"

"نہیں جی، اللہ اللہ کرو۔ نماز کے معاملے میں اور جھوٹ!"

"نہیں۔ تمہاری صورت سے معلوم نہیں ہوتا نماز پڑھی ہے!"

"تو کیا یہ چاہتی ہو کہ دو رکعت ہی پڑھنے کے بعد فرشتے میری پیشانی پر کچھ لکھ دیتے۔ میں نے ہزار دو ہزار نمازیں تو پڑھی نہیں۔ دو رکعت میں صورت سے کیسے معلوم ہوگا؟"

"اچھا قسم کھاؤ!"

"خدا کی قسم پڑھ لی۔ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ!" چلیے قصہ ختم ہوا ——— ممکن ہے ذیابیطس کے مریض "دولائی" استعمال کرنے سے پہلے ہی ہم پر بگڑنے لگیں اور ان تلخ حقائق کو ذاتیات پر محمول کریں۔ لیکن یہ ان کی صریح زیادتی ہے۔

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے

(گزشتہ سے پیوستہ)

ازجناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی "فاضل الطب والجراحت" کھاتولی

بخار

سفوف بخار

کالادانہ ۱ تولہ
انیس ۱ تولہ
فلفل سیاہ ۱ تولہ

خوراک ۱ رتی دن میں تین بار پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد :- موسمی بخار (ملیریا) میں یہ سفوف فائدہ مند ہے۔

عرق بخار

شورہ قلمی ۹ ماشے
آش جو ۲۰ اوقیہ (اونس)

خوراک ۲ تولے دن بھر میں تین بار

نوٹ :- بخار کی حالت میں غذا ہمیشہ سیال ہونی چاہیئے۔ پھلوں کے رس بھی بہترین ہیں۔ پیاس بجھانے کے لیے سادہ پانی یا سوڈا لیمونیڈ مزدور دیں۔ تیز قسم کی پسینہ لانے والی دوائیں مثلاً اینٹی پائیرین، الیسپرین، فناسٹین، اینٹی فیبرین وغیرہ دیکر بخار اتارنا اور اپنی حذاقت اور مسیحائی کا جادو دکھانا خطرناک ہے۔

ٹھنڈا شربت

آب لیموں ۲ درم (ڈرام)
قند سفید ایک اوقیہ

شربت بناکر پلائیں۔ موسمی بخاروں میں جب کہ بخار کے ساتھ متلی اور قے کی شکایت ہو، یہ ٹھنڈا شربت نہایت مفید ثابت ہوتا ہے اور سکنجبین لیمونی سے بہتر ہے۔

عرق بخار

شورہ قلمی ۵ تولے
سکنجبین سرکہ ۱ تولہ
پانی ۳ تولے

موسمی بخاروں میں بہ حالت بخار یہ نسخہ مفید ہے پسینہ لاکر بخار دور کردیتا ہے۔

آنتوں کے امراض

حب نفخ

ریوا ۱۰ رتی
ہینگ ۱۰ رتی
شہد بقدر ضرورت

بارہ گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی دن میں تین بار ذرا سے پانی کے ساتھ دیں۔

خیساندہ نفخ

تخم سویا ۲ درم
گرم پانی ۲۰ اوقیہ

خیساندہ بنائیں اور ٹھنڈا کرکے ذرا ذرا سا بچے کو پلائیں بچے کے نفخ شکم کے لیے یہ خیساندہ مفید ہے۔

سفوف نفخ

دارچینی ۱ تولہ
زنجبیل ۱ تولہ
دانہ الائچی کلاں ۱ تولہ

ڈیڑھ ماشے کی مقدار میں یہ سفوف ذرا سے پانی کے ساتھ دینا چاہیئے۔

جوشاندہ قولنج نفخی

زنجبیل کوفتہ ۱ اوقیہ
پانی ۲۰ "

آدھ گھنٹے تک جوش دے کر چھان لیں اور تین تین تولے دن میں تین بار پلائیں۔

پاشویہ (فٹ باتھ)

رائی ۲ درم
آب گرم ۵ مار

حسب معمول پاشویہ کرائیں، بہت سے امراض کے لیے مفید ہے۔

سوزاک

دوائے سوزاک

کباب چینی سائیدہ ۲ ماشے
پھٹکری سائیدہ ۲ ½ رتی

ایسی ایک خوراک دن میں تین بار پانی کے ساتھ دیں۔ یہ دوا جلن کو دور کرتی ہے۔

سفوف سوزاک

کباب چینی سائیدہ ۵ رتی
شورہ قلمی سائیدہ ۳ رتی
پھٹکری سائیدہ ۲ رتی
صمغ عربی سائیدہ ۵ رتی

ایسی ایک خوراک دن میں تین بار پانی یا لسی کے ساتھ دیں۔ اس کے استعمال سے پیشاب کھل کر آتا ہے جلن دور ہوجاتی ہے۔

دوائے سوزاک

کباب چینی سائیدہ ۱۰ رتی
شورہ قلمی سائیدہ ۵ رتی
سوڈا بائی کارب ۵ رتی

ایسی ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔ یہ ایک بہترین سفوف ہے۔

نوٹ :- سوزاک کی ابتدا میں ہمیشہ کھاری دوائیں تجویز کریں۔ ٹھنڈے اور مدر شربتوں کی طرف زیادہ توجہ نہ کریں۔ جب مرض کی تیزی کی علامتیں دور ہوجائیں تو روغن صندل وغیرہ دیں۔ ابتدا میں مریض کے لیے پچکاریوں کی دوا بھی تجویز نہ کریں۔

دوائے سوزاک

روغن صندل ۱۰ بوند
روغن طباں ۱۰ بوند
لعاب اسپغول (پتلا) ۵ تولے

تینوں چیزوں کو ملاکر پئیں۔ سوزاک کی جلن کو کم کرتی ہے۔

پچکاری برائے سوزاک

پھٹکری ۱۲ رتی
پانی ۳ چھٹانک

دن میں ایک مرتبہ پچکاری کریں

پچکاری برائے سوزاک

سہاگہ ۱۰ رتی
پانی ۳ چھٹانک

نوٹ :- سوزاک مرد اور عورت دونوں کو یکساں طور پر ہوجاتا ہے۔ یہ متعدی مرض ہے جو بذریعہ مجامعت ایک سے دوسرے میں منتقل ہوجاتا ہے اعضائے تناسل، مفاصل اور آنکھ کی بیماریوں میں تشخیص مکمل کرنے کے لیے مریض سے ایک سوال سوزاک کے متعلق بھی کرنا چاہیئے۔ پرانے سوزاک میں جب پیشاب کی نالی تنگ ہوجاتی ہے تو مختلف قسم کی دھات کی سلائیاں استعمال کرکے تنگی دور کرنی چاہیئے

دردسر

دوائے دردسر

کافور ۲ درم
سرکہ ۸ اوقیہ
پانی ۸ "

اس دوا میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھتے ہیں۔ بہت جلد درد دور ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ نزلہ کی ترکیب میں اس کا استعمال غیر مناسب ہے۔

دوائے دردِ سر

نوشادر　۵ رتی

آب کافور　۳ تولے

دن میں تین بار یہ دوا دیں۔ جلد تخفیف درد ہو جاتی ہے۔

اختناق الرحم (ہسٹیریا)

حب اختناق الرحم

کافور　۲ رتی

ہینگ　۲ "

گولی بنا کر دن میں تین بار پانی کے ساتھ دیں۔

نوٹ:۔ یہ ایک عصبی مرض ہے جو زیادہ تر عورتوں کو ہوا کرتا ہے۔ رحم کی بعض شکایتیں اس کا سبب ہوتی ہیں۔ بہت کم اس کے ساتھ یہ مرض مردوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس مرض میں نظام اعصاب متاثر ہوتا ہے لہٰذا مریض کو مسکن دوائیں دی جاتی ہیں۔ بیدار اور صلیب کی اس بارے میں کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ یہ دونوں چیزیں رفع تشنج کے لیے کثیر الاستعمال ضرور ہیں مگر کامیاب نہیں ہیں۔

دوائے اختناق الرحم

ہینگ　½ رتی

مشک　۱ رتی

صمغ عربی　۲ ماشے

عرق دارچینی　۲ تولے

سب چیزوں کو ملا کر دورے کے وقت تھوڑا تھوڑا دیں۔

نوٹ:۔ مشک بھی دافع تشنج اثر رکھتا ہے۔ اس مرض میں مریضہ عموماً درد کا مرکز کسی مقام پر بتایا کرتی ہے اور اس سے طبیب مغالطے میں پڑ سکتا ہے۔ اس مرض میں مسکن اور مفرح دواؤں سے بجا ہر فائدہ

انجکشن بھی مستعمل ہیں۔ مثلاً مارفین، ہائیوسین، ویلیرین وغیرہ لیکن نتیجہ خاطر خواہ برآمد نہیں ہوتا۔ بلکہ اس عصبی ہیجان اور اشتعال میں یہ چیزیں آگ پر تیل کا کام کرتی ہیں کیونکہ انجکشن کے عمل سے جو مقامی تخفیف ہوتی ہے اس کا رد عمل سخت ہوتا ہے۔

حب اختناق الرحم

ایلوا　۱۰ رتی

ہینگ　۱۰ "

شہد　بقدر حاجت

بارہ گولیاں بنائیں اور دن میں تین بار پانی کے ساتھ دیں۔

نوٹ:۔ یہ گولیاں ملین بھی ہیں۔ مگر حاملہ کے لیے جو ہسٹیریا کی شکایت میں ان کا استعمال درست نہیں ہے۔

انفلوئنزا

دوائے انف العنزہ

زنجبیل　۱½ ماشے

دارچینی　۳ "

قرنفل　۵ عدد

پانی　۱ سیر

پندرہ منٹ تک جوش دے کر صاف کریں اور تین تین تولے دن میں تین مرتبہ دیں۔ نہایت عمدہ نسخہ ہے۔

نوٹ:۔ یہ مرض آج کل عام ہے اس کی تشخیص اور عوارض پر مکمل عبور ہونا چاہیئے۔ ہر جگہ نزلہ حار، کا نکبہ کلام صحیح نہیں ہے۔ یہ مرض دفعتاً پیدا ہوتا ہے جس کے ساتھ درد سر، قدرے زکام اور اعضا شکنی ہوتی ہے اور خاص بات یہ ہے نبض خفیف ہوتی ہے حالاں کہ بخار شدید ہوتا ہے یعنی نبض درجۂ حرارت کے مطابق نہیں ہوتی۔

سفوف انف العنزہ

زنجبیل　۲ رتی

دارفلفل　۲ رتی

کاکڑا سینگی　۱ ماشہ

دن میں تین بار ایسی ایک خوراک دیں۔ کھانسی کی حالت میں مفید ہے۔ اس مرض کے عوارض میں نمونیا اہم شکایت ہے۔

لعوق انف العنزہ

ایس سائیدہ　۲ رتی

دارفلفل سائیدہ　۲ رتی

کاکڑا سینگی سائیدہ　۵ رتی

شہد　۲ ماشے

خوراک:۔ ایک درم۔

حسب ضرورت چٹائیں۔

متفرقات

دوائے ورم جگر

نوشادر　ماشہ

نیسانہ ذہ چراستہ　۳ تولے

دن میں تین بار دینا۔

نوٹ:۔ جگر کے نسخوں میں تخم کشوث ولی معلوم ہوتا ہے اور مکوہ روح۔ لیکن نوشادر کے مقابلے میں دونوں چیزیں بے حقیقت ہیں۔

دوائے نکسیر

پھٹکری　۲ ماشے

پانی　۳ چھٹانک

ناک میں پچکاری کریں۔

دوائے قے الدم

پھٹکری　۵ رتی

ٹنکچر اوپیائی　۵ بوند

پانی　۳ تولے

تینوں کو ملا کر پلائیں۔

خونی قے اور خونی تھوک کے لیے یہ دوا مفید ہے۔

نوٹ:۔ افیون حابس خون بھی ہے۔

(باقی)

نوٹ:۔ خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کریں۔　"مینجر"

لندن کی ہسپتالوں کی معمولات

(گذشتہ سے پیوستہ)

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی لاہور

۱ لنگٹس ٹرپن ہیروئن کمپونڈ

ٹرپن ہائیڈریٹ ۱۴۰ گرین
ہیئوسارمین ہائیڈروکلور ۸ "
منتھول ۶ "
الکحل ۹۰ فیصدی ۳ اونس
گلیسرین ۲۰ "

سب چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں اور ضرورت کے وقت ایک ڈرام بطور لعوق چٹائیں۔

فوائد:- کھانسی کے لیے مفید ہے۔

۲ لینی منٹ منتھل سیلی سلیٹ

منتھول ایک اونس
اولیم یوکلپٹس ۲ "
اولیم کیمفر ۵ "
میتھل سیلی سلیٹ ۲۰ "

سب چیزوں کو ملا کر قیروطی بنالیں۔ اور مقام درد پر اس کی مالش کریں۔

فوائد:- مسکن درد ہے لیکن زخمی مقام پر اس کو ہرگز نہ لگائیں۔

۳ لائیکوار فاس فورس

فاس فورس ۵ گرین
الکحل ۵ اونس
سپرٹ پیپرمنٹ ۴۰ منم

تینوں چیزوں کو ملا کر خوب ہلائیں۔ جب فاس فورس حل ہو جائے تو گلیسرین ۲۰ اونس شامل کر کے محفوظ رکھیں۔

خوراک ۵ سے ۲۰ بوند تک ایک گھونٹ پانی کے ساتھ بعد غذا۔

فوائد:- محرک باہ ہے۔

۴ لوشن امونیا کلورائڈ

امونیا کلورائیڈ ۳۰۰ گرین
اسیڈ اسی ٹک ڈائیلیوٹ ۴۰۰ "
سپرٹ میتھی لیٹڈ ۴۰۰ منم
ایکوا ۲۰ اونس

سب چیزوں کو ملا کر لوشن بنالیں۔ اور درد چوٹ کے مقام پر بار بار لگائیں۔

فوائد:- مسکن درد ہے۔ مقامی ورم کو دور کرتا ہے۔

۵ لوشن کیلے مین

کیلے مین پری پیرڈ ۱ اونس
زنک اوکسائیڈ ۱ "
گلیسرین ۱ "
روز واٹر ۲۰ "

سب چیزوں کو ملا کر لوشن بنالیں اور مقام اگزیما پر بار بار لگائیں۔

فوائد:- اگزیما کے لیے مفید ہے زود اثر ہے۔

۶ ٹوتھ پاؤڈر (منجن)

مگنیشیم پراوکسائڈ ۱ اونس
ہارڈ سوپ ۱۷۵ گرین
منتھول ۶ "
اولیم روز ۲۰ منم
اولیم ونٹر گرین ۴۰ "
چاک پری سی پیٹیٹ ۱۹ اونس

سب چیزوں کو ملا کر خوب کھرل کرلیں۔

فوائد:- دانتوں کے اکثر امراض کے لئے مفید چیز ہے۔

مکسچرز

۱ امپیریل ڈرنک

اسیڈ پوٹاسیم ٹارٹریٹ ۴۰ گرین
اسیڈ سائٹرک ۶ "
شوگر ایک اونس
اولیم لیمن ۳ منم
ٹنکچر لیمن ۵۰ "
ایکوا ۲۰ اونس

سب چیزوں کو ملا کر مکسچر بنالیں۔

فوائد:- یہ مکسچر پیاس بجھاتا ہے۔ بخار کی حالت میں جب پیاس زیادہ ہو تو اسے ایک ایک اونس کی مقدار میں پلائیں۔

۲ اسپائیرین ۴۰۰ گرین
اکیشیا ۱۶۰ "
سیرپ اورنج ۲½ اونس
ایکوا ۲۰ "

سب چیزوں کو ملا کر مکسچر بنالیں۔ خوراک آدھا اونس (سوا تولے)

فوائد:- یہ مکسچر دردوں کو تسکین دیتا ہے۔ سر کے درد کے لیے مفید ہے۔

۳ اسیڈ کاربالک ۳۰ منم
ٹنکچر آیوڈین ۴۰ "
ٹنکچر اورنشیائی ۲۲۵ "
سیرپ ۴۵۰ "
ایکوا ۲۰ اونس

سب کو ملا کر مکسچر بنالیں اور آدھا آدھا اونس ہر چار گھنٹے بعد دیں۔

فوائد:- تپ محرقہ اسہال اور طاعون کے لیے بہت مفید ہے۔

۴ اسیڈ نائٹرو ہائیڈروکلورک ڈائیلیوٹ ۲۰۰ منم
سیرپ ۲½ اونس
ایکوا ۲۰ "

سب کو ملالیں اور آدھا آدھا اونس غذا کے بعد دیں۔

فوائد:- یہ مکسچر ہاضم اور بھوک لگانے والا ہے۔

۵ اسیڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ ۳۰۰ منم
ٹنکچر کیپسیکم ۴۰ "
ٹنکچر اوپیم ۱۲۰ "
سپرٹ کلوروفارم ۱۲۰ "
ایکوا کمفر ۲۰ اونس

سب چیزوں کو ملالیں اور آدھا آدھا اونس ہر چار گھنٹے بعد دیں۔

فوائد:- اسہال کے لیے مفید ہے اور قابض ہے۔

۶ سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۴۰۰ منم
سپرٹ ایتھر ۶۰۰ "
ٹنکچر اورنج ۲۰۰ "
ایکوا کمفر ۲۰ اونس

سب کو ملا کر مکسچر بنائیں اور آدھا آدھا اونس ہر دوسرے گھنٹے بعد دیں۔

فوائد:- ضعف قلب غشی اور بہت کمزوری کی حالت میں اسے پلاتے رہیں۔ محرک قلب ہے۔

(باقی)

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کا راز

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

۱ سوڈامنٹ ٹیبلائیڈ

سوڈا بائی کارب ۴ گرین
ایمونیا بائی کارب حسب ضرورت
آئل مینتھا پپ "

سب کو ملا کر ایک گولی بنالیں۔

فوائد، نفخ کو دور کرتی ہے ور ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔

۲ سولائیڈ انٹی مونی ٹارٹریٹ کمپونڈ

انٹی مونی اینڈ سوڈا ٹارٹریٹ ۱/۳ گرین
سوڈیم کلورائیڈ ۱/۲ "

ایک گولی بنالیں اور ضرورت کے وقت ۲ سی سی آب مقطر میں حل کر کے وریدی پچکاری کریں۔

فوائد، کالا آزار بخار کے لیے مفید ہے شدت کو کم کرتی ہے۔

۳ ٹیبلائیڈ سوڈیم نائٹرائٹ کمپونڈ

سوڈیم نائٹرائٹ ۱/۲ گرین
ایریتھرائل ٹیٹرا نائٹریٹ ۱/۲ "
مینوٹول نائٹریٹ ۱/۴ "
ایمونیم ہائی پوریٹ ۱ "

ان سب کی ایک گولی بنالیں اور ہر چار گھنٹے بعد ایسی ایک ایک گولی دیں۔

فوائد:۔ فشار الدم قوی (ہائی بلڈ پریشر) کے لیے بہت مفید چیز ہے۔

۴ ٹیبلائیڈ ٹرائم ویلیرین

کونین ویلیرین ۱ گرین
فیرائی ویلیرین ۱ "
زنک ویلیرین ۱ "

ایسی ایک ایک گولی بعد غذا دیں۔

فوائد:۔ ہسٹیریا (اختناق الرحم) کے لیے مفید ہے، زود اثر ہے۔

۵ ٹیبلائیڈ زنک ویلیرین کمپونڈ

زنک ویلیرین ۱ گرین
پپ بیانی "
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا ویریڈی ۱/۴ "
پوڈوفلم ۱ "

ایسی ایک ایک گولی دن میں دو تین بار کھلائیں۔

فوائد:۔ ہسٹیریا کے لیے مفید ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔

۶ ٹیبلائیڈ زنک ویلیرین اینڈ ایسے فوٹیڈا کمپونڈ

زنک ویلیرین ۱ گرین
ایسے فوٹیڈا ۱ "
" ۱/۲ "

ایسی ایک ایک گولی دن میں دو بار کھلائیں۔

فوائد:۔ ہسٹیریا کے لیے مفید ہے۔ نفخ شکم کو بھی دور کرتی ہے۔

۷ ٹیبلائیڈ زنک ویلیرین اینڈ فیرائی اینڈ آرسینک

زنک ویلیرین ۲ گرین
فیرائی ریڈکٹم ۱ "
آرسینک ٹرائی اوکسائڈ ۱/۶۰ "
ایکسٹریکٹ جنشن ۱ "

ایسی ایک گولی بعد غذا صبح و شام پانی کے ساتھ دیں۔ فوائد، ہسٹیریا اور کمی خون کے لئے مفید ہے۔

۸ ٹیبلائیڈ زنک سلفیٹ کمپونڈ

زنک سلفیٹ ۱/۱۰۰ گرین
ایسڈ بورک ۱/۲ "
ٹنکچر اوپیم ۱/۵ منم
ایپی نین ہائیڈروکلور ۱/۱۰ گرین

ان سب کی ایک گولی یا شیاف بنالیں اور ضرورت کے وقت ۲۰ قطرے آب مقطر میں حل کر کے آنکھ میں ڈالیں۔

فوائد:۔ رمد اور آشوب چشم کے لیے اکسیر ہے۔

۹ پے بیول زائی مین کمپونڈ

زائی مین ۲ گرین
بسمتھ سب نائٹریٹ ۳ "
پلوا ایپیکاک ۱ "

ایسی ایک گولی بعد غذا دو تین بار کھلائیں۔

فوائد:۔ بدہضمی ہے آنتوں کے درد کے لیے مفید ہے۔

۱۰ ویپورول ایمائل نائٹریٹ

ایمائل نائٹریٹ ۳ منم

یہ دوا بلوری ٹیوب میں بند ہوتی ہے ضرورت کے وقت ٹیوب کو رومال میں توڑ کر دوا سونگھیں

فوائد:۔ وجع القلب اور فشار الدم قوی میں مفید ہے۔

۱۱ ویپورول کلوروفارم اینڈ ایتھل آیوڈائیڈ

کلوروفارم ۱۰ منم
ایتھل آیوڈائیڈ ۵ "
منتھول ۱/۲ "

ٹیوب کو توڑ کر بخارات سونگھیں۔

فوائد:۔ پیاس کی زیادتی اور زکام کے لئے مفید ہے

۱۲ الیفڈرین سپرے کمپونڈ

الیفڈرین ۱ فی صدی
منتھول ۲ فی "
کیمفر ۲ فی "
آئل آف تھائیم ۲ فی "
لکوڈ پیرافین ۱ اونس

سب چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں اور چند قطرے ناک میں ٹپکائیں۔

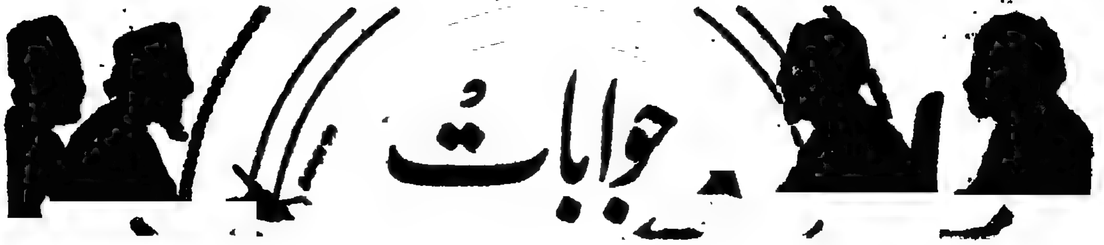
فوائد:۔ پرانے زکام اور ناک کے بہت مرضوں کے لیے مفید چیز ہے۔

(باقی آئندہ)

ضروری تصحیح

ہمدرد صحت بابت ماہ مارچ ۱۹۳۹ء صفحہ ۳۹ کالم ۲ نسخہ نمبر ۲ کوئین ہائیڈروکلور ۵۰۰ گرین غلط ہے ۱/۲ گرین کر لیں۔
ایمونیا کلورائیڈ ۵۰۰ گرین ہے جو لکھنے میں حذف ہوگیا ہے۔
[illegible] غلط ہے ۲ گرین کر لیں۔

(عبد الحمید چغتائی)



(۱۶۳) **دندان سازی کی تعلیم**:۔ (ا) چوں کہ میں نے دندان سازی کی مخصوص تعلیم حاصل نہیں کی ہے، اس لیے مجھے ایسی کتابوں کے نام معلوم نہیں ہیں۔ البتہ اتنا بتا سکتا ہوں کہ آپ میسرز "بٹر ورتھ اینڈ کمپنی" کو ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر بمبئی کے پتے پر ڈال دیں اور اس میں اپنی ضرورت ظاہر کر دیں تو وہ آپ کو ایسی کتابوں کی فہرست بھیج دیں گے اور پھر آپ ان میں سے چھانٹ کر جو کتاب چاہیں منگالیں۔ اُردو میں اس موضوع پر کوئی کتاب میری نظر سے نہیں گزری ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دفتر پیسہ اخبار لاہور سے فن دندان سازی کی کتاب منگوا کر مطالعہ کیجیے۔ لیکن جب تک عملی طور پر آپ اس فن کو نہ حاصل کریں گے کامیابی مشکل ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جناب ڈاکٹر موہن لال صاحب وتس ڈینٹسٹ (لاہور) کو جو امریکہ کے سند یافتہ ہیں تحریر کیجیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۶۴) **نظر کی کمزوری**:۔ (ا) آپ اپنی آنکھ کا امتحان کرائیے۔ ممکن ہے کہ اب آپ کی نظر اور زیادہ کمزور ہو گئی ہو اور آپ کے چشمے اتر چکے ہوں۔ پرانے چشمے جب نگاہ سے اتر جائیں تو ان کے لگانے سے بالعموم یہی کیفیتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر چشمے نظر کے مناسب ہیں اور اترے نہیں ہیں تو پھر مندرجہ ذیل لوشن بنائیے اور روزانہ صبح و شام چند قطرے آنکھوں میں ڈالا کیجیے:۔ ایلم ۲ گرین، زنک سلفیٹ ۲ گرین، بورک ایسڈ ۸ گرین، عرق گلاب ۱ اونس۔ دواؤں کو عرق گلاب میں حل کرلیں۔ اس کے علاوہ رات کو سوتے وقت بہت ذرا سا "یلو آئنٹ منٹ" (آنکھ کا زرد مرہم) کسی انگریزی دوا فروش سے خرید کر آنکھ کے اندر لگایا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) یہ نسخہ بنا کر استعمال کیجیے۔ انشاء اللہ تمام شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ نسخہ:۔ پوست ہلیلہ کابلی، پوست ہلیلہ زرد، پوست بلیلہ، آملہ منقے، ہڑ سیاہ، کشنیز مقشر، گل سرخ، برگ گاؤزبان ہر ایک ایک تولہ، مغز تخم کدو شیریں، تخم خشخاش ہر ایک تین تولے، مغز بادام ۹ تولے، عسل خالص مصفّٰی سہ چند۔ حسب معمول اطریفل بنائیں اور روزانہ رات کو سوتے وقت ایک تولہ یہ اطریفل عرق بادیان آدھ پاؤ کے ساتھ کم سے کم دو مہینے تک استعمال کریں۔
(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اگر آپ کی عام صحت اچھی نہ ہو تو اس کو درست کیجیے۔ ہضم اور قبض کا خاص طور پر خیال رکھیے۔ اطریفل اسطوخودوس ایک تولہ رات کو سوتے وقت کھائیے اور صبح و شام قرص مرجان جواہر والا ایک عدد خمیرہ گاؤزبان عنبری ۹ ماشے میں ملا کر صبح و شام استعمال کیجیے۔ یہ سرمہ بنا کر صبح و شام سلائی سے آنکھوں میں لگائیے۔ نسخہ سرمہ:۔ پوست ہلیلہ زرد بھنا ہوا، مونگے کی جڑ (ربہ) ایلوا ہر ایک ۶ ماشے، پیپل ۳ ماشے، زعفران دو ماشے۔ ان سب دواؤں کو نہایت باریک کھرل کر کے ریشمی کپڑے یا ململ میں چھان کر استعمال کریں۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) ہر قسم کے امراضِ چشم کے لیے آپ یہ نسخہ تیار کر کے استعمال کیجیے اور نتیجے سے مطلع کیجیے۔ نسخہ:۔ ممیران چینی، کافور بھیم سینی، کاجل ہر ایک ایک ماشہ لے کر آب پیاز سفید میں گھس لیں۔ پھر شہد ایک تولہ ملا کر قطرہ قطرہ رات کے وقت سیدھے لیٹ کر آنکھوں میں ٹپکائیں۔ روغن بادام شیریں ۹ ماشے میٹھے اور گرم دودھ میں ملا کر رات کو پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) آپ تیز روشنی سے حتی الامکان بچیے۔ رات کے وقت پڑھنے لکھنے کا کام نہ کیجیے اور کحل الجواہر سوتے وقت اور صبح آنکھوں میں لگائیے۔
(حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) آپ رات کو کسی مٹی یا چینی کے برتن میں ترپھلا ایک تولہ چھٹانک بھر گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح پانی چھان کر آنکھوں کو دھوئیں۔ اس کے ساتھ ہی ترپھلے کا چورن ۴ ماشے رات کو گرم دودھ کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ (کوی راج دیو کی نندن)

(۱۶۵) **پرانا نزلہ**:۔ (ا) آپ کے مریض کو ضعف اعصاب تو لاحق ہی ہے۔ اس کے علاوہ ہوا کی نالیوں میں یا خود پھیپھڑوں میں بھی کسی قدر خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ بہتر ہو کہ وہ مچھلی کا تیل دو دو چار چار چمچے روزانہ دو یا تین مرتبہ استعمال کیا کریں اور اس کے علاوہ تقویت اعصاب کے لیے کوئی دوا استعمال کرتے رہیں۔ اس مقصد کے لیے "نیورو فاسفیٹس" ایک اچھی دوا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جو نسخہ میری جانب سے رسالہ ہمدرد صحت ماہ نومبر ۱۹۳۹ء میں بنام معجون خاص شائع ہوا ہے اس کو بنا کر استعمال کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ کی تن درستی کا دارومدار عام جسمانی کمزوری کے ازالے پر موقوف ہے اور عام جسمانی کمزوری کو دور کرنے کے لیے سب سے پہلے معدہ، جگر اور آنتوں کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اس لیے آپ روزانہ صبح کے وقت قرص مرجان جواہر والا ایک عدد، قرص خبث الحدید ایک عدد جوارش جالینوس ۹ ماشے میں ملا کر کھائیے۔ اطریفل زمانی ۶ ماشے رات کو سوتے وقت (ایک ایک دن کے وقفے سے) استعمال کیجیے۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش عود شیریں ۶-۶ ماشے کھائیے۔ غذائیں جلد ہضم ہونے والی استعمال کیجیے۔ زیادہ مرغن غذاؤں اور قابض چیزوں سے پرہیز کیجیے۔

آپ کم از کم تین ہفتے ان تدابیر پر عمل کیجئے۔ امید ہے کہ آپ اپنے حالات میں خوش گوار تبدیلی پائیں گے، اور خاص کم زوری میں بھی نمایاں فرق دیکھیں گے۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) "جوہن پراش اولیہ" دائمی نزلہ اور زکام کے لیے مفید ہے۔ لیکن اگر ضعف جگر اور معدہ کی وجہ سے ضعف دماغ اور ضعف باہ عارضہ لاحق ہو تو آپ فولاد محلول، شربت تیار کرکے استعمال کیجئے جس کا نسخہ پہلے کئی بار ہمدرد صحت کے جوابات کے کالم میں شائع ہو چکا ہے (حکیم لالہ سری رام)

(ہ) معجون اذراقی ۲ ماشہ رات کو سوتے وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) معجون فلاسفہ ۹ ماشے میں کشتہ مرجان ایک رتی، کشتہ پوست بیضہ مرغ ایک رتی، کشتہ خبث الحدید ایک رتی ملا کر ہمراہ عرق بادیان ۶ تولے عرق گاؤزبان ۶ تولے روزانہ استعمال کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ز) آپ صبح و شام جوہن پراش اولیہ ایک تولہ بکری کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (گوری راج دیو کی نندن)

(۱۶۶) منہ کا کھلنا:- (ا) آپ اپنی بیوی کے منہ کا معائنہ کسی بہت ہوشیار حکیم یا ڈاکٹر سے کرائیے۔ بسا اوقات یہی چھوٹی سی تکلیف آگے جیسے موذی مرض کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ اس میں غفلت نہ کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کالی مرچ ۲ تولے، کوہ خشک ۸ تولے، نمک، جوہری ۸ ماشے آب گوبھی میں ان چیزوں کو پیس کر سہتا سہتا لیپ کریں۔ (حکیم اکبر حسین)

(ج) اگر مریضہ کو قبض رہتا ہو تو ہفتے میں دو بار قرص ملین تین عدد رات کو کھلائیں۔ اور یہ قیروطی بنا کر جبڑے پر مالش کرائیں۔ نسخہ: گل بابونہ، گل خطمی، السی، کوہ خشک، اکلیل الملک ہر ایک ۶ ماشے کو پاؤ بھر پانی میں جوش دیں۔ جب پانی آدھا رہ جائے تو چھان لیں اور اس میں روغن زیتون ۵ تولے ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب صرف روغن رہ جائے تو اس میں موم دو تولے پگھلا کر رکھیں اور استعمال میں لائیں۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) ڈاڑھ کے نکال دینے سے اعصاب کو صدمہ پہنچ گیا ہے۔ مریضہ کا معائنہ کرنے سے تشخیص مرض صحیح طور پر کیا سکتی ہے۔ روغن کافور اور روغن سوما ہم وزن ملا کر مالش کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) معائنے کے ساتھ مریضہ کو معالج کے پاس رہ کر علاج کرانے کی ضرورت ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۶۷) کان بہنا:- (ا) لڑکی کو ایک مدت دراز تک مچھلی کا تیل اور گریاٹ سیرپ استعمال کرائیے۔ بہتر ہو کہ کولائڈل کیلسیم کے انجکشن لگوا دیئے جائیں خارج ہو رہا ہے۔ ہائیڈروجن پرآکسائڈ سے دھو کر گلیسرین آیوڈوفام ڈالتے رہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) انزروت ایک حصہ، شہد خالص و حصے لے کر خوب کھرل کریں۔ پھر کان کو خوب صاف کرکے اس دوا کے دو دو قطرے کان میں ڈالیں۔ اور اوپر سے روئی لگا دیں۔ اسی طرح دن میں دو بار دوا ڈالنی چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اگر بچی کی سکے تو مریض شا بترہ ۲ ماشہ رات کو کھلائیے۔ صبح کو قرص مرجان ۱/۲ عدد، قرص خبث الحدید ۱/۲ عدد، جوارش جالی نوس ۲ ماشے میں ملا کر کھلائیے۔ اور مازو ۲ ماشے کو باریک پیس چھان کر شراب خالص ۲ تولے میں ملا کر کان کو صاف کرنے کے بعد دو دو قطرے کان میں ٹپکا دیا کیجئے۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) نیم کے پتے پکا کر بھپارہ دیتے رہیں۔ زردی بیضہ مرغ دو تولے میں آیوڈوفارم ۱۲ ماشے حل کرکے کانوں میں ڈالتے رہیں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(ہ) کان میں تین چار قطرے ہائیڈروجن پرآکسائیڈ کے ڈال کر تھوڑی دیر کے بعد پچکاری سے کان کو صاف کریں۔ پھر یہ دوا کان میں پھونکیں۔ انڈے کا چھلکا اور کوڑی زرد ہم وزن لے کر جلائیں اور باریک پیس کر رکھیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(و) آب برگ نیم سبز اور شہد ہم وزن لے کر آگ پر رکھیے۔ جب پانی جل جائے تو اتار کر محفوظ رکھیئے۔ یہی دوا گرم کرکے صبح و شام کان میں ٹپکائیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۶۸) چاندی کا کشتہ:- (ا) برادہ خالص چاندی ۲ تولے لے کر ۲ پاؤ آب ڈنڈا تھوہر میں کھرل کریں۔ پھر اس کے چھوٹے چھوٹے قرص بنا کر گل سرخ کے نغدے میں رکھیں۔ اس کے بعد سکورے کو گل حکمت کرکے بیس سیر اُپلوں کی محفوظ آگ دیں۔ آگ سرد ہونے پر دوا نکال لیں۔ خوراک ایک رتی سے ۳ رتی تک۔ یہ کشتہ مقوی قلب و جگر ہے۔ جریان، سیلان اور اعصاب کی کم زوری کو رفع کرتا ہے اور مغلظ بھی ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) ۵ تولے چاندی کو شیر مدار ایک سیر پختہ میں کھرل کرکے دو پیالوں میں بند کریں اور گج پٹ کی آگ دیں۔ پہلی آگ میں کشتہ ہو جاتا ہے۔ گیارہ مرتبہ آنچ دینے سے اکسیری فوائد ظاہر کرتا ہے۔ ہر بار شیر مدار ایک سیر پختہ میں کھرل کرکے آگ دینی چاہیئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) خالص چاندی کا دو تولے کا ٹکڑا لے کر اس کو اکیس مرتبہ آگ کے دودھ میں بجھاؤ دیں۔ اس کے بعد ایک ماشہ پارہ اس پر لگا کر لونیا بوٹی کے نغدے میں رکھیں اور مضبوط گل حکمت کرکے ایک گڑھے میں ۱۵ سیر اُپلوں کی محفوظ آگ دیں۔ آٹھ آنچوں میں کشتہ ہو جائے گا۔ ہر بار ماشہ پارہ اضافہ کرتے رہیں۔ اس کے بعد چاندی کو کھرل میں ڈال کر پیسیں اور تازہ گلاب کی پتی کے پانی میں چار پہر تک کھرل کرکے ٹکیاں بنا لیں۔ اور پانچ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ گلابی رنگ کا کشتہ بن جائے گا۔ خوراک ۱ رتی مکھن یا ملائی میں ملا کر۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۶۹) دمہ:- عارضی طور پر تکلیف کم کرنے کے لیے "ایفیڈرین کی گولیاں یا "فیلسول" کی پڑیاں بہت ہی کار آمد چیزیں ہیں۔ مرض کے مستقل ازالے کے لیے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس کے اسباب کیا ہیں۔ دمہ معدی کی خرابی سے بھی ہوتا ہے، دل کی خرابی سے بھی ہوتا ہے اور پھیپھڑوں کی خرابی کے باعث بھی ہوتا ہے۔ تاوقتیکہ یہ نہ معلوم ہو کہ بنیادی خرابی کیا ہے کوئی مفید مشورہ دینا ناممکن ہے۔ اگر قلب کی خرابی کے سبب سے ہے، تو

"کارڈیازول" ایک بہت ہی معتبر دوا ہے۔

پھیپھڑوں کی کمزوری اگر اس کا باعث ہو تو مچھلی کا تیل اور گریالش سیرپ بہت مفید ہوں گے۔ معدہ کی خرابی اگر وقت تنفس پیدا کرتی ہے تو بہت زود ہضم غذائیں کھانا اور شام کا کھانا دن سے کچھ کر فراغت کر لینا، نیز کچھ ہاضم ادویہ کا استعمال مفید ثابت ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) آک کے پھول، نمک سیاہ ہم وزن لے کر خوب کھرل کریں۔ پھر تین تین رتی کی گولیاں بنا کر دو تین گولیاں پانی کے ساتھ کھا لیا کریں۔ اگر عرصے تک دوا کا استعمال جاری رہے گا تو ہمیشہ کے لیے مرض سے نجات ہو جائے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ دمے کی تکلیف سے بچنے کے لیے دواؤں کے علاوہ تدابیر سے زیادہ کام لیجئے۔ مثلاً قبض اور بدہضمی سے بچئے۔ کھانا پیٹ بھر کر کبھی نہ کھائیے جن چیزوں کے کھانے پینے سے مرض میں شدت ہو ان سے قطعی پرہیز کیجیے۔ قابض، بادی اور نفاخ غذائیں بالکل نہ کھائیے۔ اور کشتہ ابرک (آکھ کے دودھ والا) ایک رتی رات کو سوتے وقت پان میں رکھ کر کھائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) جواب نمبر ۱۶۸ کا کشتہ چاندی دمے کا مجرب علاج ہے۔ تیار کر کے استعمال کیجئے۔ خوراک ایک رتی مکھن میں ملا کر۔ (حکیم لالہ سری رام)

(۱۷۰) بوٹی بنداری :- (کوئی جواب نہیں آیا۔ ہمدرد صحت)

(۱۷۱) نسخے کے خواص :- (ا) بواسیر کے نسخے سے بینائی کا طاقت پکڑ جانا غالباً ایسا ہی ہے جیسے کہ مثل مشہور ہے "کہ ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ"۔ اس قسم کے سُنے سنائے نسخوں کے متعلق اطبا کو رائے زنی کی زحمت دینے کی بجائے یہ بہت ہی آسان ہے کہ اُسے تیار کرا کے استعمال کر لیا جائے۔ بالکل صحیح تجربہ ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معدے کی تو ضرور اصلاح ہوگی۔ بہت ممکن ہے کہ بواسیر کے لیے بھی مفید ہو۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) یہ نسخہ ریحی بواسیر کے لیے بظاہر مفید معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس میں عینک توڑ ہونے کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ اس کے استعمال سے ہضم اچھا ہو جائے اور ریاح خارج ہوتے رہیں تو آنکھوں کو بالواسطہ فائدہ پہنچ جائے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) نسخے کے اجزا اچھے معلوم ہوتے ہیں، ریحی بواسیر کو یقیناً مفید ہوگا، بشرطیکہ مریض کے مزاج کی رعایت کا لحاظ کر کے استعمال کرایا جائے۔ رہ گیا عینک کی ضرورت و عدم ضرورت کا معاملہ تو یہ مبالغے سے خالی نہیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۷۲) کھجلی وغیرہ :- (ا) مریضہ کو چند روز "کیل بسما" استعمال کرا کے دیکھیے۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو دوبارہ اپنا سوال ہمدرد صحت میں شائع کرا دیجئے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رسوت، چاکسو، منڈی، برم ڈنڈی، نیل کنٹھی، گل نیلوفر، سرپھوکہ، صندل سفید، برگ نیم، صندل سرخ، شاہترہ، برگ حنا، جوانسہ، برگ بکائن، گل کچنال۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر خوب باریک کریں اور چنے برابر گولیاں بنا لیں اور تین تین گولیاں صبح و شام شربت عناب ۲ تولے، عرق بادیان ۱۰ تولے کے ساتھ کھائیں۔ مہینے سوا مہینے کے استعمال سے انشاءاللہ شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ مریضہ کو معجون مصفی خاص ۶ ماشے صبح کے وقت کھلایئے۔ اور حب لیموں ایک عدد سہ پہر کو دیجئے۔ اور روزانہ روغن چنبیلی خالص اور لیموں کا رس ہم وزن ملا کر بدن پر مالش کر کے نیم گرم پانی سے نہانے کی ہدایت کیجیے۔ گوشت، تیل، ترشی، زیادہ نمک مرچ اور ہر قسم کی مٹھائی سے پرہیز کرایئے۔ اُمید ہے کہ چالیس روز کے استعمال سے مریضہ کی یہ شکایت دور ہو جائے گی۔ (معجون مصفی خاص اور حب لیموں ہمدرد دواخانہ دہلی سے مل سکتی ہیں)۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) نگند بابری، بیخ حنظل، کیکر پھلی، پوست اندرون نیم، عشبہ مغربی، گلو سبز، چیتا، چرائتہ، مجیٹھ، وج ترکی، برادہ صندل سفید، کشنیز، دار ہلد، گل سرخ ہر ایک ۱ تولے، کشمش سبز ۲۰ تولے، شہد ایک سیر پختہ۔ پانی ۵ سیر۔ چینی کے برتن میں سب چیزوں کو ڈال کر ایک ہفتے تک دھوپ میں رکھیں۔ پھر اُسے چھان کر ۲ تولے سے ۱ تولے تک پلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) اطریفل شاہترہ ایک تولہ کھا کر اُوپر سے عرق مصفی خون مرکب ۱۰ تولے، شربت بزوری بارد ۲ تولے ملا کر صبح کے وقت پئیں۔ (حکیم عبدالاحد)

(و) شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، منڈی بوٹی ہر ایک ۱ ماشے، عناب ۵ دانے، ہلیلہ سیاہ ۱ ماشے، صندل سرخ ۱ ماشے۔ رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر شربت عناب ۲ تولے ملا کر ۱ یوم تک صبح کے وقت پلائیں۔ اور شام کو نگند بابری ۹ ماشے اور فلفل سیاہ ۷ دانے پانی میں پیس کر پلائیں۔ پندرہ دن کے بعد مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل دیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۷۳) ہاتھ پاؤں کی ٹھنڈک :- (ا) جو لوگ غلط کاری یا کثرت کار کی وجہ سے اپنے اعصاب کو کمزور کر لیا کرتے ہیں ان میں ایک یہ خرابی بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ اپنی چھوٹی سے چھوٹی تکلیفوں کو بھی — ایسی تکلیفوں کو جنہیں دوسرے لوگ قطعاً تکلیف خیال ہی نہ کریں — بہت ہی اہم اور شاید بہت ہی خطرناک مرض تصور کرنے لگتے ہیں۔ جن صاحب کی طرف سے یہ سوال ہے اُنہوں نے اپنی تمام تکلیف یا اپنی تمام بیماری صرف اس قدر ظاہر کی ہے کہ سردی کے موسم میں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ یہ اسی نوعیت کی بیماری ہے کہ جیسے کوئی کہے کہ مجھے گرمیوں میں یا دوسرے موسموں میں بھی ورزش کرنے سے پسینہ آ جاتا ہے اور نبض کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ جاڑوں میں کون ایسا ہے جس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے نہ رہتے ہوں۔ اور اس ٹھنڈے رہنے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ جو مقامات جسم کے اندر دل سے ذرا دور واقع ہیں، اُن میں اتنا زیادہ خون نہیں پہنچتا کہ فضا کی سردی پر اس کی گرمی غالب آ سکے۔ ایسی حالت میں اگر قلب کی حرکت کو کسی قدر تیز کر دیا جائے تو ایسے اعضا میں خون

زیادہ مقدار میں پہنچنے لگے گا ۔ حرکتِ قلب تیز کرنے کا سب سے آسان اور سب سے زیادہ بےضرر طریقہ یہ ہے کہ کسی قسم کی ورزش شروع کر دی جائے۔ عصبی کمزوری جو لاحق ہو گئی ہے اس کا علاج مقویات سے کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سوال نامکمل اور مبہم سا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریض کو کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۶ ماشے میں معجون اذاراقی ایک ماشہ ملا کر کھلایئے اور مندرجہ ذیل معجون بنا کر روزانہ صبح کو دو تولے کی مقدار میں دودھ کے ساتھ استعمال کرایئے۔ **نسخہ معجون** :- ثعلب مصری، شقاقل مصری، زرادند مدحرج، دارچینی، پیپل مرچ سیاہ، پوست بیضہ تاجہ، بیخ بابونہ، خرنجان، بسفائج، سنبل الطیب ہر ایک ایک تولہ، مغز چلغوزہ، مغز پستہ، مغز فندق ہر ایک دو تولے، مغز بادام شیریں مقشر، مغز اخروٹ، موصلی سفید ہر ایک تین تولے، ابلے ہوئے انڈوں کی زردی چالیس عدد، دودھ کا کھویا پاؤ سیر، مصری سب چیزوں سے دگنی۔ انڈوں کی زردی کو چور کر کے تھوڑے گھی میں علیحدہ بھونیں تاکہ بساندھ نہ رہے اور کھوئے کو الگ گھی میں بھونیں۔ پھر خشک دواؤں کو الگ کوٹ چھان کر باریک کریں۔ اور مغزیات کو الگ پیس لیں۔ اس کے بعد مصری کا قوام کر کے یکے بعد دیگرے تمام چیزیں ملا کر معجون تیار کریں، مقدار خوراک ۲ تولے سے دو تولے تک۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) فولاد مخلوں اکسیری جس کا نسخہ ہمدرد صحت کی پچھلی اشاعتوں میں شائع ہو چکا ہے تیار کر کے استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) معجون فلاسفہ ۹ ماشے صبح کھائیں اور کھانے کے بعد جوارش جالینوس ۶-۶ ماشے استعمال میں رکھیں۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) جماع سے پرہیز رکھیں۔ معجون مروح الارواح صبح کو بعقدار ۱ ماشے دودھ کے ساتھ اور شام کو حب عنبر مومیائی ۲ عدد دودھ کے ہمراہ کھائیں تیل اور سرخ مرچ سے پرہیز کریں۔ صبح کو مناسب ورزش کیا کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۷۴) آک سفید :- (ا) خوش قسمتی سے نہیں حذاق کی فہرست میں شامل ہوں نہ مہوسین کی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سفید آک کیمیاوی بوٹی ہے۔ اہل صنعت کی خاص چیز ہے۔ اس کی مدد سے چیزیں تیار ہو سکتی ہیں۔ لیکن میں ایسی شے نذر کرتا ہوں جو اہل صنعت کی جان ہے۔ اگر آپ کو اس قدر سفید آک کا دودھ مل جائے کہ جسکو ملا کر آپ سوا پاؤ پانی (آب شیر آک) نکال لیں تو پھر اس پانی میں دو تولے توتیا کو کھرل کریں۔ جب پانی خشک ہو جائے تو دوا کی دو ٹکیاں بنالیں۔ پھر انہیں آک کے پھول کے نغدے میں رکھ کر اور ایک سیر کپڑ البیٹ کر محفوظ مقام پر آگ دیں جب آگ ٹھنڈی ہو جائے تو آہستہ سے کشتہ توتیا کو حاصل کریں۔ یہ کشتہ ہم وزن ہو گا یا شاید ایک ماشہ کم ہو۔ یہ کشتہ گندک کا چور ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۷۵) موتیا بند :- (ا) میں سفید موتیا بند کا مطلب نہ سمجھ سکا۔ موتیا بند کی سفید یا سیاہ قسمیں نہیں ہوتیں۔ جب آنکھ کے اندر کا لینس یعنی محدب شیشہ شفاف کی بجائے دھندلا اور غیر شفاف ہونے لگتا ہے تو اسے موتیا بند کی ابتدا کہتے ہیں اور جب وہ بالکل غیر شفاف ہو جاتا ہے تو مریض بالکل نابینا ہو جاتا ہے اگر آپ کی مراد اسی موتیا بند سے ہے تو اگرچہ سنا تو ہو جاتا ہے کہ جلدی سے مکمل ہو جانے کی بجائے وہ بہت دنوں میں مکمل ہو لیکن دواؤں سے اسے کم صاف کر دینا تقریباً ناممکن ہے۔ حال میں کچھ ایسی ایجادات ہوئی ہیں جن کے متعلق یہ دعویٰ ہے کہ وہ بغیر آپریشن کے موتیا بند کو اچھا کر سکتی ہیں لیکن ابھی تک تجربے ہی ہو رہے ہیں اور یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ آپریشن سے آپ کیوں ڈرتے ہیں؟ اس آپریشن میں تو کلوروفارم سونگھنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی اور اگر آنکھ بنانے والا اپنے کام میں ماہر ہے تو قریب قریب سو فی صدی کامیابی ہوتی ہے۔ آپریشن میں کسی قسم کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف بھی نہیں ہوتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تخم نیل ۳ ماشے، جوہر نوشادر ۳ ماشے، توتیا سبز، صعتر فارسی ہر ایک ڈیڑھ ماشے، ورق طلا ۶ رتی، سرمہ اصفہانی، مغز تخم سرس سیاہ، ہر ایک ڈیڑھ پارہ مصفیٰ ایک ماشہ، ناخن فیل سوا ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک کر کے آب برگ سرس ۵ تولے میں کھرل کریں۔ پھر اسے آب برگ نیم ۵ تولے میں کھرل شیشی میں رکھیں۔ اور ایک سلائی صبح اور ایک رات کو سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔ یہ سرمہ موتیا بند کی ہر حالت میں مفید ہے۔ اور اطریفل مندرجہ جواب نمبر ۱۶۴ سوا تولے روزانہ عرق بادیان کے ساتھ استعمال کیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) موتیا بند کا شافی علاج آپریشن کے سوا کوئی نہیں ہے۔ البتہ مریض اپنی عام صحت کا خیال رکھے خصوصاً قبض اور بدہضمی سے بچتا رہے اور تجویز ہوئی دوائیں پابندی کے ساتھ استعمال کرے تو ممکن ہے کہ موتیا بند زیادہ بڑھنے نہ پائے اور بینائی جس حالت کو پہنچ چکی ہے۔ اسی حالت پر قائم رہے رات کو سوتے وقت ہفتے میں دو بار اطریفل زمانی ۶ ماشے کھائیں۔ صبح کو قرص مرجان جواہر والا ایک عدد، قرص خبث الحدید ایک عدد خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشے میں ملا کر اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۶-۶ ماشے استعمال کریں۔ اور کحل چکنی دوا دانہ سرسوں ایک قطرہ پانی میں گھول کر سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) جواب نمبر ۱۶۴ والا نسخہ تیار کر کے ضرور استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) کحل چکنی دوا آپ کے دوست کے لیے مفید ہو گی اسے استعمال کرایئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۷۶) سیلان الرحم :- (ا) مریضہ کو ایک عرصے تک "ایسٹنس سیرپ" ایک ایک چائے کا چمچہ بھر روزانہ صبح و شام دونوں وقت پلایئے اور "...." کے انجکشن لگوا دیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پہلے حیض کی بے قاعدگی کا باقاعدہ علاج کرایئے۔ اس کے بعد سیلان الرحم کا نسخہ دریافت کیجئے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ مریضہ کو صبح کے وقت قرص قلعی ایک عدد، قرص خبث الحدید ایک عدد، معجون سپاری پاک ایک تولہ میں ملا کر دودھ کے سا

کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۶-۶ ماشے دیجئے۔ تیل ترشی اور ہضم کو خراب کرنے والی چیزوں سے پرہیز کرائیے۔ یہ دوائیں کم از کم تین ہفتے تک استعمال کرانی چاہئیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) اجوائن دیسی، سونف، مرچ سیاہ، سونٹھ، دارچینی، زیرہ سیاہ، کلونجی، میتھی، الائچی کلاں، مومیائی کانی، پوست بیخ اڑوسہ سفید گل، جواکھار، نمک سیاہ ہر ایک دو دو تولے کوٹ چھان لیں اور کھانڈ دو چند ملا کر رکھ لیں۔ خوراک ایک تولہ سے دو تولے تک گائے کے دودھ کے ساتھ۔ (حکیم لالہ سری رام)

(ہ) مریضہ ورم رحم کی شکایت میں مبتلا معلوم ہوتی ہے قابل طبیبہ سے معائنہ کرا کے علاج کرلیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) معجون سپاری پاک ایک تولہ میں کشتہ پوست بیضہ مرغ اور کشتہ مرجان ۲-۲ چاول ملا کر صبح کے وقت دیں اور شام کو خمیرہ گاؤزبان جواہر والا میں کشتہ صدف ایک رتی ملا کر کھلائیں۔ غذا ہلکی اور زود ہضم دیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ز) چندر پرھا وتی کی دو گولیاں صبح نہار منہ سونف کے عرق کے ساتھ کھائیں اور سپاری پاک ۶ ماشے بکری کے دودھ کے ساتھ تیسرے پہر کو کھلائیں۔ (کوی راج دیوکی نندن)

(۱۷۷) **سیاہ داغ** (ا) غالباً یہ داغ دور نہیں ہو سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) لیموں کاغذی کی ایک قاش پر دو تین رتی سمندر جھاگ سائیدہ چھڑک کر تاک پر جہاں داغ سیاہ ہیں خوب رگڑیں۔ امید ہے کہ دن میں دو بار دو ہفتے تک یہ عمل کرنے سے داغ دور ہو جائے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اب اس داغ کا جانا ناممکن ہے۔ دواؤں کے ذریعے اس کو زائل کرنے کی کوشش کرنا فضول ہے۔ البتہ داغ پر بدن کی جلد کے مشابہ پیوند لگانا ممکن ہے اور یہ کام یورپ میں ہو سکتا ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) سہاگہ ۳ ماشے آب لیموں ایک تولہ میں ملا کر مالش کریں۔ سیاہ داغ دور ہو جائے گا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) سرسوں اور ہلدی پانی میں سل پر پیس کر روزانہ داغ پر رگڑیئے۔ اس کے بعد سرسوں کے تیل کی مالش کر دیا کیجئے۔ اس عمل سے کچھ دنوں میں داغ مٹ جائے گا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) موم سفید ایک تولہ، ویزلین ۲ تولے، کیلومل ۸ گرین، زنک اوکسائیڈ ۸ گرین، بنزوئک ایسڈ ۵ گرین، سیلسلک ایسڈ ۵ گرین۔ پہلے موم و ویزلین کو پگھلالیں۔ پھر اس میں بنزوئک ایسڈ و سیلسلک ایسڈ ڈالیں۔ جب یہ دونوں حل ہو جائیں تو پھر برتن کو آگ پر سے اتار کر کیلومل اور زنک اوکسائیڈ ڈال کر خوب حل کریں۔ اور داغ کو خوب صاف کر کے یہ دوائی لگایا کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۷۸) **قوت مردمی کا خاتمہ** :۔ (ا) آپ کو ایسے نسخے بتا کر یہ گناہ کون اپنے سر لے کہ ایک بندۂ خدا کو قدرت کی خدمت گزاری کے ناقابل کر دیا۔ اور اس کی افزائش نسل کی استعداد زائل کر دی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) قوت مردمی سے آپ کیوں نالاں ہیں۔ جو کام کیجئے بہت سوچ سمجھ کر کیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ بعد میں پچھتانا پڑے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حیرت ہے کہ بے شمار انسان قوت مردمی کی دواؤں کے کھوج میں سرگرداں ہیں اور آپ اس نعمت کو زائل کرنے کے لیے کوشاں۔ افسوس ہے کہ ایسا کوئی نسخہ نہیں بتایا جا سکتا، ایسا کرنا مذہبی، قانونی اور اخلاقی جرم ہے۔ بہتر ہے کہ آپ اس قسم کے نسخوں کو معلوم کرنے کے بجائے اپنے اخلاق و عادات کو بلند معیار تک پہنچائیں۔ طبیعت کو نیک کاموں میں لگائیں اور خیالات کو پاکیزہ رکھنے کی کوشش کریں۔ اس صورت میں آپ کا وجود اپنی ذات کے علاوہ اپنے متعلقین اور اپنے ملک و قوم کے لیے نہایت قیمتی اور کارآمد ثابت ہوگا۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) آپ اپنے نفس کو قابو میں رکھیں۔ کپالی آسن کی مشق کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) دنیا قوت مردمی کے لیے مر رہی ہے اور آپ کو اس کے ختم کرنے کی فکر ہے۔ آپ کو اس قسم کے نسخے کی کیوں ضرورت ہے؟ جب تک آپ اس بات کو واضح نہ کریں۔ میں آپ کے سوال کا جواب دینا ہرگز مناسب نہیں سمجھتا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) تخم سداب ۱۲ ماشے، اصل السوس ۹ ماشے، گل انار ۲۲ ماشے، تخم کاہو ۹ ماشے، گل نیلوفر ۲ ماشے سب چیزوں کو پانی میں پیس چھان کر سکنجبین سادہ ۲ تولے ملا کر روزانہ پیا کریں۔ یہ ایک خوراک دوا ہے۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ز) آپ کو اس کی ضرورت ہی کیوں پڑ گئی ہے۔ (کوی راج دیوکی نندن)

(۱۷۹) **کنوارا آسو اور لوہا آسو** :۔ (ا) کنوارا آسو اور لوہا آسو کے نسخے اس رسالے کے مجربات کے صفحوں میں دیکھیے۔ (ہمدرد صحت)

(۱۸۰) **گلے کا ورم** :۔ (ا) دائمی قبض میں طرز معاشرت اور غذاؤں کے اندر تبدیلی سے جتنا فائدہ ہوتا ہے اتنا دواؤں سے عموماً نہیں ہوتا۔ آپ اپنی اہلیہ کو عموماً ہدایت کر دیں کہ روزانہ علی الصباح نہار منہ ایک گلاس ٹھنڈا پانی پی لیا کریں۔ غذا میں سبز ترکاریاں خاص کر ساگ پات اور پھل بہت زیادہ کر دیں اور گوشت بہت کم۔ ممکن ہو تو روزانہ علی الصباح ایک یا دو میل تک کھلی سڑکوں پر ٹہل آیا کریں۔ اگر دوا ہی کی ضرورت ہے تو "پیٹرولاگر" ایک قابل اعتبار دوا ہے۔ "کروشن سالٹ" بھی اس مقصد کے لیے اچھی چیز ہے لیکن میں یہی مشورہ دوں گا کہ دوا کے بغیر اگر علاج کیا جائے تو بہتر ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پان کا استعمال بہت کم کر دیجئے اور یہ فقیری چیز استعمال کرائیے۔ انشاء اللہ دوبارہ شکایت نہ ہوگی۔ مغز خیار شنبر (املتاس کا مغز) سوا ماشہ منہ میں رکھ کر آہستہ آہستہ لعاب اندر لے جائیں۔ دن میں ۶-۷ بار اسے چوسنا چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جواب نمبر ۱، کا نسخہ تیار کر کے استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) سب سے پہلے اپنی بیوی صاحبہ کا تمباکو بند کیجئے۔ اس کے بعد شربت توت چٹائیے۔ اسی کا غرغرہ کرائیے۔ ہفتے میں دو بار قرص ملین کھلائیے۔ برسات سے پہلے مصفیات کا استعمال کرا دیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۸۱) **ریڑھ کی ہڈی کا درد**:۔ مریضہ ہڈیوں کی دق میں مبتلا ہے، جو علاج کیے گئے وہ بہترین تھے۔ اب بھی اگر لوہے کی جاکٹ کا استعمال جاری رہے تو مفید ہوگا۔ اندرونی طور پر مچھلی کا تیل آزادانہ استعمال کرائیے۔ ریڑھ پر مالش کی کوشش نہ کیجئے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریضہ سل عظمی میں مبتلا معلوم ہوتی ہے کسی مقامی ماہر فن سے مشورہ لیجئے۔ فی الحال ایسڈ فاسفورک مدر ٹنکچر (ہومیوپیتھک دوا) دو سے چار قطروں تک صبح و شام دو تولے پانی میں ملا کر پلائیے۔ اول دو قطروں سے شروع کریں۔ رفتہ رفتہ چار قطروں تک پہنچائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) دردِ کمر کے لیے یہ نسخہ مجرب ہے گوند کی کو دو سیر چھتے ایک سیر گھی میں بھونیں۔ پھر اس میں مصری دو سیر ملا کر موصلی کالی، طلفل دراز، مرچ سیاہ، سونٹھ ہر ایک دو تولے کو چھان کر ملائیں اور دو تولے صبح کے وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشتہ فولاد ایک رتی، کشتہ گئودنتی ۲ رتی مکھن میں ملا کر صبح کھلائیے۔ اور اوپر سے شربت بزوری معتدل چار تولے پانی میں گھول کر پلائیے۔ دو تین ہفتے کے استعمال سے فائدے کی امید ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۸۲) **تخم کونچ کا حلوا**:۔ (۱) تخم کونچ کو نرم کر کے مغز نکالیں۔ سفید سفید مغز کو رکھیں اور بوسیدہ کو پھینک دیں۔ اس طرح ۱۰ تولے مغز تخم کونچ لے کر باریک کوٹ چھان لیں۔ اور ڈھائی سیر دودھ میں پکائیں یہاں تک کہ کھویا بن جائے۔ اس کے بعد اس کھوئے کو پاؤ سیر گھی میں بھون کر رکھیں۔ پھر مغز تخم املی، تالمکھانہ، موصلی سفید، موصلی سیاہ، اسگندھ، ستاور، ثعلب مصری ہر ایک دو تولے کا سفوف بنائیں۔ اور مغز بادام شیریں مقشر، مغز پستہ، مغز نارجیل، کشمش، مغز اخروٹ، مغز چلغوزہ ہر ایک ۵ تولے کو الگ کوٹ لیں۔ اس کے بعد چار سیر مصری یا کھانڈ کے قوام میں ملا کر ویسے ہی رکھیں یا ۵۔ ۵ تولے کے لڈو بنا لیں اور روزانہ صبح کو ایک لڈو دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ب) قرابادین کو ملاحظہ کیجئے۔ تخم کونچ کے حلوے کے نسخے ایک دو نہیں آپ کی ضرورت سے زیادہ مل جائیں گے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۸۳) **عضو تناسل کا درد**:۔ (۱) مریض ضعف باہ اور ضعف اعصاب میں مبتلا ہے۔ اس قسم کے ضعف میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آلۂ تناسل کے عضلات میں درد ہونے لگتا ہے اور تشنج کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے مقوی باہ اور مقوی اعصاب دواؤں سے فائدہ پہنچے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن قسط بنا ماسی کی دونوں وقت نصف نصف گھنٹہ عضو پر مالش کریں۔ رات کو سوتے وقت ایک پٹی کپڑے کی روغن میں تر کر کے عضو پر لپیٹ کر سو رہا کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) روغن بیضۂ مرغ ۳ قطرے، روغن کدو ایک تولہ، موم خالص ایک تولہ، بطخ کی چربی ایک تولہ، سب چیزوں کو ملا کر نہایت ہلکی آنچ پر پگھلا لیں اس کے بعد افیون دو ماشے اس میں حل کر کے رکھیں۔ روزانہ پندرہ بیس منٹ تک آہستہ آہستہ اس روغن کی مالش کریں اور اسی میں ایک پھاہا بھگو کر حشفہ پر رکھ دیں۔ اوپر سے پان یا اور کوئی پتہ رکھ کر باندھ دیں۔ امید ہے کہ کچھ دنوں کے استعمال سے درد وغیرہ دور ہو جائے گا۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) مریض کو معالج کے پاس رہ کر علاج کرانا چاہیئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۸۴) **ضعفِ عامہ**:۔ (۱) آپ دماغی محنت یعنی مطالعے کے ساتھ ساتھ جسمانی محنت بھی کیا کریں۔ دوڑنا، بھاگنا، تیرنا، گھوڑے کی سواری، چلنا پھرنا یا کوئی اور اسی قسم کا کام بہت باقاعدگی کے ساتھ روزمرہ کیا کیجئے۔ دوا کے طور پر چند شیشیاں "سیرو فاسفیٹس" کی استعمال کر ڈالیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) موصلی سفید اور شکر سفید ہم وزن کا سفوف بنا کر رکھیئے اور ایک ایک تولہ صبح و شام دونوں وقت دودھ کے ساتھ پھانکیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ روزانہ صبح کو قرص مرجان جواہر والا ایک عدد، قرص خبث الحدید ایک عدد، خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشے میں ملا کر کھائیے۔ سہ پہر کو معجون برہمی ۹ ماشے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالی ۶۔ ۶ ماشے استعمال کیجئے۔ مرغن غذائیں کم کھائیے۔ بدہضمی سے بچیے۔ صبح و شام میل دو میل تک سیر کیجئے۔ اگر سرسبز کھیتوں یا سبزہ زاروں میں تفریح کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ طبیعت کو خوش و خرم رکھنے کی کوشش کیجئے۔ مطالعے کو کم کر دیجئے۔ ان تدابیر سے اگر موٹے نہ ہوئے تو کم از کم آپ کی عام صحت ضرور درست ہو جائے گی۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) آپ نے اپنی عمر نہیں لکھی ہے مناسب یہ ہے کہ باقاعدہ طبی معائنہ کرا کے نسخہ لکھوائیں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(ہ) شربت فولاد ایک چمچہ (چائے) دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد چاٹیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) دراکشا سو یا دراکشا رشٹ کے باقاعدہ استعمال سے آپ کی صحت درست ہو سکتی ہے۔ (کوی راج دیو کی نندن وید)

(۱۸۵) **ارنڈی کے تیل کی صفائی**:۔ (۱) ہر ایک تیل کو گوند کے پانی کے ہمراہ ملا کر گھوٹنے سے وہ سفید لئی کی طرح ہو جایا کرتا ہے۔ بدبو دور تو کیا ہوگی ہاں خوشبو ملا دینے سے دب ضرور جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایک بڑی بوتل میں پاؤ بھر روغن ارنڈی لے کر تین قطرے تیزاب گندک کے ڈالیں پھر بوتل کو پندرہ منٹ تک خوب ہلا کر دس گھنٹے تک رکھا رہنے دیں۔ پھر شفاف تیل کو علیحدہ نکال کر کام میں لائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۸۶) **کباب چینی کی جڑ**:۔ (۱) ہمدرد دواخانہ دہلی سے اس کا جواب ملے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مل سکتی ہے۔ اجمل حسین محمد حسین کھاری باؤلی دہلی سے طلب کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

سوالات

ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اجرت بھیجنی چاہیئے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کیجیے
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۱۵ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہونگے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔

"مینیجر ہمدرد صحت"

---

(۱۸۷) میری اہلیہ کو سیلان الرحم کی شکایت ایک سال سے زیادہ سے ہے۔ اب دو مہینے سے ماہواری ایام کے بعد رحم ورم کر آتا ہے اور منہ کھل جاتا ہے۔ جب گرم گھی کے پھائے یا کوہ سبز دمنقے پیس کر اس کے پھائے رکھوائے جاتے ہیں تو ورم جاتا رہتا ہے لیکن سیلان بند نہیں ہوتا اس کی بہت سی دوائیں استعمال کرائی جا چکی ہیں۔ لیکن کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ازراہ کرم کوئی ایسی مجرب دوا تجویز فرمائیں جس سے یہ شکایت ہمیشہ کے لیے جاتی رہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۸۱)

(۱۸۸) ۲۴ سال کے ایک مریض کو دستوں کی شکایت ہے۔ پاخانہ بڑی مقدار میں بغیر مروڑ کے ہو جاتا ہے۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ ریاح بہت خارج ہوتے ہیں۔ شہوت کی بھی زیادتی ہے۔ (خریدار نمبر ۵۰۲۵)

(۱۸۹) میرے ایک دوست کی اہلیہ کو ایک سال سے پیشاب جلن کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی پیشاب سے پہلے یا بعد میں خون آ جاتا ہے۔ اس عارضے کے بعد لڑکا بھی پیدا ہوا۔ اس کے شوہر کو کبھی سوزاک وغیرہ نہیں ہوا۔ مدر چیزوں سے کچھ آرام معلوم ہوتا ہے میرا خیال ہے کہ مریضہ کو مرض سوزاک ہے۔ (خریدار نمبر ۶۲۳)

(۱۹۰) مریضہ کی عمر ۱۶ سال ہے۔ اسے چھ سال کی عمر سے دورہ پڑنا شروع ہوا۔ دس سال کی عمر میں جب دورہ پڑتا تھا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین و آسمان چکر میں ہیں۔ یہ دورہ دن میں دو بار اور رات کو تین بار پڑتا تھا۔ تیرہ سال کی عمر میں جب ایک بار دورہ پڑا تو بایاں ہاتھ بائیں طرف اور گردن دائیں طرف کو مڑ گئی۔ اس کے بعد دورہ دن میں تین چار بار پڑتا رہا۔ آج کل جب دورہ پڑتا ہے تو منہ سے رال بہتی ہے۔ اس میں پیٹ کی سی بدبو آتی ہے۔ ہر طرح کے علاج کر لیے حکیم اور ڈاکٹر مرگی و اختناق بتاتے ہیں۔ مریضہ کو ماہواری مہینے میں آٹھ دن تک آتے رہتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۵۴۹۸)

(۱۹۱) میرے والد بزرگوار (عمر ۵۰ سال) ۵ سال سے دمے میں مبتلا ہیں۔ وقت سے کچھ بلغم بھی خارج ہوتا ہے۔ زیادہ کھانسی ہونے سے کوکھ میں درد ہونے لگتا ہے۔ سردی و گرمی دونوں کی زیادتی سے شکایت بڑھ جاتی ہے۔ (خریدار نمبر ۶۳۷۳)

(۱۹۲) بارہ سال کے بچے کو بچپن ہی سے قطرہ قطرہ پیشاب خود بخود بغیر کسی قسم کے درد کے نکلتے رہنے کی شکایت ہے۔ چنانچہ پاجامہ ہر وقت گیلا رہتا ہے۔ بچے کا رنگ کچھ زرد ہے اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے ہیں۔ ویسے عام جسمانی حالت اتنی خراب نہیں۔ بچہ بوجہ شرم اسکول میں دوسرے بچوں میں بیٹھنے سے گھبراتا ہے جس سے علاوہ صحت کے تعلیم پر بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ عکس ریز اور پیشاب کے معائنے سے پتھری کی موجودگی کا خاص علم نہیں ہو سکا۔ اطبائے کرام توجہ فرما کر کوئی ایسی تیار شدہ دوا تجویز فرمائیں کہ جس سے شکایت رفع ہو جائے۔ اگر پتھری کا شبہ بھی ہو تو بھی بغیر آپریشن کے کھانے کی دوا سے نکل جائے۔ (خریدار نمبر ۹۴۸۰)

(۱۹۳) ۲۲ سال کے ایک مریض کو پانچ سال سے مرگی کی قسم کے دورے پڑتے ہیں۔ دورہ کبھی ہفتوں نہیں پڑتا اور کبھی دن میں کئی بار پڑنے لگتا ہے۔ دورے کی حالت میں مریض بُری طرح اچھلتا ہے اور چیخیں نکلتی ہیں۔ اس کے بعد گھنٹوں بے ہوشی کی سی کیفیت رہتی ہے بائیں پاؤں میں چیونٹیاں سی رینگتی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغ اور حافظہ کمزور ہے۔ مریض پانچ مہینے خراب عادتوں میں بھی مبتلا رہا ہے۔ (خریدار نمبر ۶۲۷۷)

(۱۹۴) میری عمر ۶۴ سال ہے۔ اب تک تین شادیاں کر چکا ہوں۔ دو بیویاں اب بھی موجود ہیں۔ اب میں محسوس کرنے لگا ہوں کہ کچھ تو عمر کی وجہ سے اور کچھ کثرت جماع کی وجہ سے کمزوری آ گئی ہے۔ اس کمزوری کو رفع کرنے کے لیے میں کشتے استعمال کرنا نہیں چاہتا۔ جڑی بوٹی کی کچھ دوائیں بتائیے۔ (خریدار نمبر ۹۲۷۵)

(۱۹۵) ٹنکچر آئیوڈین بنانے کی صحیح ترکیب جناب ڈاکٹر سید احمد صاحب تحریر فرمائیں۔ اور دیگر معزز اطبا ٹنکچر آئیوڈین کا بہترین یونانی بدل بتائیں جو فوائد میں پورے طور پر ٹنکچر آئیوڈین کا کام دے سکے۔ (خریدار نمبر ۸۰۹۴)

(۱۹۶) میری عمر ۲۴ سال ہے۔ عام صحت اچھی ہے۔ بندے کو عرصہ پانچ سال سے افیم کھانے کی عادت پڑ گئی ہے۔ دن میں تین مرتبہ چار چار آنے بھر یعنی ۹ ماشے روزانہ کھاتا ہوں غربت کی حالت ہے افیم چھڑانے کا کوئی آسان نسخہ بتلایئے۔ اگر مجھے اپنے مقصد میں کامیابی [illegible] تو دس روپے پیش کروں گا۔ (خریدار نمبر ۹۱۰۴)

(۱۹۷) ایک صاحب مبتلائے ... الملاج مخلوق کو ۳ سال سے سخت قسم کا جریان ہے۔ کثرتِ جماع اور فرط مباشرت سے قبض رہتا ہے، عضو خاص میں گرمی اور [illegible] مقوی ... قبض کرتی ہے۔ اطباء کرام جریان، قبض اور نامردی کا ایسا مجرب نسخہ تجویز فرمائیں جس سے کامل شفا ہو۔ (ایک ناظر)

(۱۹۸) میں بچپن سے انگوٹھے کے دباننے سے داہنے گردے میں درد محسوس کرتا تھا اس کے بعد ... میں چھت سے گر پڑا جس سے اسی طرف سخت چوٹ آئی اس کے بعد شدت سے سخت تک درد گردہ کے شدید دورے پڑے۔ اب ہمیشہ گردے کے مقام پر ہلکا ہلکا درد موجود رہتا ہے۔ کبھی کچھ زیادہ ہوتا ہے۔ مگر سخت تکلیف نہیں ہوتی پیشاب وغیرہ صاف ہے۔ پتھری کا قطعی شبہ نہیں۔ سائیکل کی سواری سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۹۱۹۹)

(۱۹۹) اس بیماری کا جس کو انگریزی میں نفرائیٹس کہتے ہیں اور جس میں پیشاب کے ساتھ البیومن آتا ہے آیورویدک اور یونانی طب میں کیا علاج ہے؟ (خریدار نمبر ۹۰۹۲)

(۲۰۰) میں عرصہ دس سال سے احتلام میں مبتلا ہوں عمر اکیس سال ہے مرض کی ابھی شکایت بہت ہے۔ مقامی حکما عضو مخصوص میں جس کا ضعف اور رقت بھی تشخیص کرتے ہیں احتلام ہفتے میں دو تین بار ہوتا ہے صحبت یا احتلام کے بعد مقعد اور فوطوں کی درمیانی رگ میں ناقابل برداشت درد کئی گھنٹے تک رہتا ہے [illegible] ہے۔ (خریدار نمبر ۹۹۱۷۶ و ۹۶۷۵)

(۲۰۱) مریضہ کی عمر ۲۰ سال ہے۔ دو سال سے ٹخنے، پہنچے اور کہنی میں پھوڑے ہیں۔ جو ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ یہ پھوڑے ہڈی سے تعلق رکھتے ہیں آپریشن کے قابل نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ مریضہ کے مرکز پیٹ اور گھٹنوں میں درد کی شکایت رہتی ہے جو سال کی بچی گود میں ہے ہلکے ہلکے بخار اور کھانسی کی بھی شکایت ہے۔

(خریدار نمبر ۹۸۴۹)

(۲۰۲) زکام کی شکایت ہمیشہ رہتی ہے۔ دماغ میں درد بھی رہتا ہے۔ سر کے بال سفید ہو گئے جناب ڈاکٹر سید احمد صاحب بریلوی خاص توجہ فرمائیں۔ (ایک خریدار)

(۲۰۳) ۲۵ سال کے ایک مریض کے بالائی ہونٹ کے وسط میں ایک خفیف سا داغ جلد سے ہلکی رنگت کا موجود ہے اور اس کے دونوں جانب آدھ انچ تک چھوٹے چھوٹے دانے نکلے ہوئے ہیں۔ بظاہر ان سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی لیکن بوسے کی وجہ سے اہلیہ کی زبان وغیرہ پر اس سے چھالے پڑ جاتے ہیں۔ عام جسمانی صحت بہت عمدہ ہے۔ کبھی کوئی خراب مرض پیدا نہیں ہوا (خریدار نمبر ۹۰۰۳)

(۲۰۴) میری عمر ۴۳ سال ہے۔ ۲۰ سال سے دائمی قبض کی شکایت ہے۔ ۱۰ سال سے چار چاول افیون صبح کے وقت کھاتا ہوں۔ تمام اعضائے رئیسہ کمزور ہیں۔ ۲۰ سال سے ہر قسم کا علاج کر رہا ہوں۔ ہاضمہ بہت کمزور ہو گیا ہے۔ شام کو نفخ ہو جاتا ہے۔ چار سال سے زبلا دماغ کے نتنی آتی ہے اور کھانا ہضم ہوتا ہے۔ مزاج گرم ہے۔ سردی میں پیشاب زیادہ آتا ہے معدہ سے کوئی نقص معلوم نہیں ہوتا۔ ایک چھٹانک اناج پاؤ بھر دودھ اور کچھ رس سیب سنترہ کا۔ بس یہ غذا ہے۔ قبض کے لیے سنا اور ہڑ وغیرہ کا سفوف روزانہ کھاتا ہوں۔ اگر کوئی طبیب صاحب کوئی مجرب نسخہ ان شکایتوں کو رفع کرنے کے لیے عنایت کریں تو پچیس روپے بطور انعام کچھ افاقہ ہونے پر پیش کروں گا۔

(خریدار نمبر ۹۵۲۲)

(۲۰۵) دواؤں کے داخلی یا خارجی استعمال سے بے شک اعضائے اکثر نقائص دور کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن کیا کسی عضو کے چھوٹے پن کو بھی دور کیا جا سکتا ہے؟ اگر ایسا ممکن ہو تو لازم آئے گا کہ ہم کسی مجرم کی ناک یا اس کا کان بڑھا کر اس کا حلیہ بدل دیں۔ (خریدار نمبر ۶۴۹)

(۲۰۶) ایک قلمی بیاض کے نسخے کے آخری فقرے یہ ہیں "شاہی فلوس بہ ترکیب خاص کرنے سے کشتہ ہوتا ہے۔ اے صاحب نصیب، خود سوچ سمجھ کر کسی کو دے۔ بے کرامت سمجھ اے مسلمان بس

جبس	ششیش	نقرہ

" مذکورہ بالا لفظوں سے کیا مراد ہے اور اس کی کیا چال ہے؟ (خریدار نمبر ۳۱۴۶)

(۲۰۷) تمام ایک مدت سے بلاناغہ برش سے دانتوں کو کسی اچھی کریم سے صاف کیا کرتا ہوں لیکن پھر بھی اکثر اوقات دانتوں سے متعفن خون نکل آتا ہے اور دانتوں کی جڑیں اور مذہ بھی اچھی طرح سفید نہیں ہوتیں اس لیے کسی بہت ہی اچھے منجن کے نسخے کا متلاشی ہوں، جو صفائی کے علاوہ دانتوں کے دوسرے امراض کے لیے بھی مفید ہو۔ (خریدار نمبر ۹۹۵۳)

(۲۰۸) میری ڈاڑھی کے بال کئی برس سے بال خورے کی وجہ سے کئی جگہ سے گر گئے ہیں۔ روغن بیضہ مرغ بہت استعمال کیا مگر فائدہ نہیں ہوا۔ سہل الحصول اور آسان مجرب نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۹۰۱۲)

۲۰۹ میرے شہر (ضلع چمپارن (بہار)) میں فیل پا کی شکایت عام ہے اچھے خاصے تن درست آدمی اس میں مبتلا نظر آتے ہیں اس کے لیے اطبائے کرام عام فہم اور بے ضرر نسخہ بتلائیں۔ (خریدار نمبر ۹۰۲۹)

(۲۱۰) میری عمر ۲۰ سال ہے۔ دو سال سے سر پکڑتا ہے۔ دل کی جگہ سینے میں درد رہتا ہے۔ کم ہمتی خوف اور وسواس کا شکار ہوں۔ بلا وجہ گھبراہٹ رہتی ہے۔ صبح سے ۱۰ بجے تک اور دوپہر کے بعد ۵ سے ۶ بجے تک چکر رہتے ہیں۔ پائیوریا کی شکایت بھی ہے قبض نہیں ہے۔ پنڈلیوں میں درد رہتا ہے۔ نیند کم آتی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۰۵۷)

(۲۱۱) ناظرین ہمدرد صحت میں سے کوئی صاحب نظام عصبی اس کے امراض و اسباب و علاج بالخصوص دماغ سے تعلق رکھنے والے اعصاب کے امراض و علاج پر روشنی ڈالنے کی جانب توجہ فرمائیں تو عین کرم ہوگا۔ خاص طور پر ڈاکٹر سید احمد صاحب استدعا ہے۔ (خریدار نمبر ۱۴۹)

(۲۱۲) میری عمر ۲۵ سال ہے۔ چھ سال پہلے شدید ٹائی فائڈ میں مبتلا ہوا۔ ٹائی فائڈ کے بعد سے ہاتھ اور پاؤں کپکپاتے ہیں۔ پنجوں کے بل کھڑے ہونے سے ٹانگیں کانپتی ہیں۔ مگر عام جسمانی صحت بہت اچھی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۰۹۹)

(۲۱۳) مریض کی عمر ۲۴ سال ہے۔ غلط کاریوں کی وجہ سے ہضم خراب ہے۔ پیشاب میں غیر منہضم غذا نکلتی ہے قبض بہت شدید رہتا ہے۔ بھوک بہت کم لگتی ہے ریاح کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ مزاج گرم و خشک ہے۔ حافظہ خراب ہے۔ مزاج چڑچڑا ہو گیا ہے۔ وہم بھی طبیعت میں بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ کثرت احتلام اور جریان کی شکایت ہے۔ (خریدار نمبر ۳۰۵۶)



معجون مقوی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتیں رفع کرتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا) سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضائے تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز طریقے سے دور کرتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہوجاتی ہیں اگر خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدے سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی



روغن بے نظیر (رجسٹرڈ)

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے



قیمت فی شیشی بارہ آنے — ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

حفظ صحت اور طب

ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت دہلی

یادگار

شہید خدمت خلق ہمدردِ قوم حکیم حافظ عبدالمجید بانی ہمدرد دواخانہ

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی



فی پرچہ چھ پیسے

مقام اشاعت ہمدرد منزل دہلی

سالانہ ایک روپیہ



جلد مئی و جون سنہ ۱۹۴۰ء

فہرست مضامین

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر (برما وغیرہ سے) تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبد اللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور حکیم محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

ہمدردِ صحت کی آئندہ اشاعتِ خاص

"روحانی علاج"

سہ گونہ اضطراب اپریل کے مہینے میں ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت خاص کا اعلان جب معمول کے مطابق نہ ہوا تو قدرتی طور پر بہی خواہوں میں بے چینی سی پیدا ہو گئی۔ عام ناظرین کا اضطراب تو شاید اس بنا پر تھا کہ ان کو اس قیمت کے بدلے میں، جو انہوں نے رسالے کی خریداری کے لیے دی ہے، نہ معلوم کیا چیز ملتی ہے اور کیسی ملتی ہے اور ملتی بھی ہے یا نہیں۔ اس کے مقابلے میں ہمارے معاون اور کرم فرما اس لیے منتظر تھے کہ آخر تو اشاعت خاص کا کام انہیں ہی کرنا ہے، اگر جلدی موضوع معلوم ہو جائے گا تو جلدی ہی وہ کام سے نمٹ جائیں گے۔ اس کے بعد سلسلے کے مدیر جانیں یا اس کے مبصر۔ ان دو اضطرابوں سے شاید کچھ زیادہ وہ اضطراب تھا جو اس سال مدیر کے حصے میں آیا۔ جولائی [illegible] سے مارچ [illegible] تک بدقسمتی سے کوئی ایسا موضوع ذہن میں نہیں آیا جس پر دماغ بھی متفق ہو جاتا اور دل بھی صاد کر دیتا۔ آخر جب مارچ میں اس حالتِ کش مکش کو دور کرنے کا وقت ہی آ گیا تو کئی موضوعات کی فہرست کو سامنے رکھ کر آخر ایک موضوع کو منتخب کر لینا پڑا اور اس کے مطابق ضروری کارروائی شروع کر دی گئی۔

تلاش کا ہنگامہ لیکن یہ انتخاب کچھ ایسی گھڑی عمل میں آیا تھا کہ اس کے بعد جس در پر بھی نظر پڑی تو اسے بند پایا۔ خیال ہوا کہ شاید اتفاقاً پٹ بھڑ گئے ہیں۔ دستک دی گئی کہ شاید کم از کم آہٹ سے کوئی باہر نکل آئے، لیکن بے نتیجہ۔ زور زور سے کواڑ پیٹے گئے مگر صدائے برنخاست۔ سب سے بڑا اور سچا اضطراب یہ تھا کہ مجوزہ موضوع کی مطلوبہ کتابیں جلد سے جلد کسی جگہ سے مل جائیں۔ اس کے لیے ہندوستان کے بڑے سے بڑے اور مشہور سے مشہور کتب فروشوں کو لکھا گیا۔ مقامی کتب خانوں کا جائزہ لیا گیا، لیکن بدقسمتی آخر دم تک ساتھ رہی۔ کسی کتب فروش کے ہاں مطلوبہ کتابیں نہیں ملیں۔ "آوٹ آف اسٹاک، آوٹ آف اسٹاک" کے الفاظ سنتے سنتے اور دیکھتے دیکھتے طبیعت اکتا گئی۔ کسی کتب فروش نے تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ صرف ایک فرم نے ازراہِ کرم کتابیں انگلستان سے منگوانے کا وعدہ فرمایا، لیکن تاریخ تعمیل ایسی قریب کی ڈالی کہ اس وقت تک ہمدرد صحت کے ناظرین اشاعت خاص کو پڑھ پڑھا کر فارغ بھی ہو چکے ہوں گے۔

اس کش مکش میں مارچ کا سارا مہینہ ختم ہو گیا۔ یہاں تک کہ اپریل کی پانچ تاریخ آئی اور اپنے ساتھ اس مہینے کی اشاعت کو لے کر گزر بھی گئی، جس میں نہ آئندہ اشاعت خاص کا کوئی اشارہ تھا اور نہ ان اسباب کی تفصیل جو ہمیں تردد میں ڈالے ہوئے تھے۔

حالات کا اعتدال تردد اور پریشانی کے بادل آخر چھٹے۔ منزلِ مقصود تک پہنچنے کا ایک راستہ اگر بند ملا تو خدا نے اس کی بجائے کئی راستے کھول دیے۔ تلاش و جستجو کا نتیجہ آخر نکل کر رہا۔ مجوزہ موضوع پر مواد کا سراغ آہستہ آہستہ لگتا رہا اور یہ امید بندھ گئی کہ اشاعت خاص کی ضرور کوئی نہ کوئی معقول صورت پیدا ہو جائے گی۔ اس موقع پر ہم اگر مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی اور مولوی عبدالحی جمیل علوی معلم فضیلت مدرسہ تربیتِ معلّماں، کابل کو شکر گزاری کے ساتھ یاد نہ کریں تو بیجا ہوگا۔ مولانا کو جب ہم نے اپنی مشکلات کی کیفیت لکھ کر بھیجی تو انہوں نے حسبِ توقع ہماری بعض مشکلوں کو حل کر دیا، بعض کار آمد معلومات سے اطلاع بخشی، اور بعض مفید کتابوں کو بھیج دینے کی خوشی سے آمادگی ظاہر فرمائی۔ مولوی صاحب نے ہمیں ہر ممکن مدد دینے کا وعدہ فرمایا۔ اور ہمارے مجوزہ موضوع کو اس وجہ سے بھی سراہا کہ ان کے مطالعے کا خاص موضوع ہی نفسیاتی علاج ہے۔

اشاعتِ خاص کا موضوع

ناظرین کو مجوزہ موضوع کا نام اس جگہ بتانے کی ضرورت نہیں، کیوں کہ نام عنوان میں لکھا ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ بعض قارئین

"روحانی علاج" کے موضوع سے یہی سمجھیں گے کہ اس میں عملیات کی تفصیلات ہوں گی یا نقوش و اعداد کا بیان ہوگا۔ بعض ممکن ہے یہ خیال فرمائیں کہ کتبِ مقدسہ کی دعائیں اس اشاعت میں درج کی جائیں گی۔ تعجب کیا ہے اگر ہمارے بعض مہربان "روحانی علاج" کا مطلب یہی سمجھ لیں کہ اشاعت خاص میں تعویذ لکھنے اور ان میں چالیس بھرنے کے قاعدے درج ہوں گے یا جھاڑ پھونک کے طریقے بتائے جائیں گے بہرحال یہ عنوان ہی ایسا ہے کہ ہر شخص اپنی سمجھ کے مطابق روح کی گتھی کو سمجھنے کی طرح روحانی کا مطلب بھی سمجھے گا اور شاید وہ مطلب بہت کم لوگ سمجھیں گے جو اس اشاعت خاص کا اصل موضوع اور مُدعا ہے۔

روحانی علم العلاج یہ تو ایک مانی ہوئی بات ہے کہ علاج اور شفا بخشی کا ایک طریقہ اور بھی ہے جو ان طریقوں سے بالکل مختلف ہے جو طب کے طلباء کو طبی کالجوں اور طبیہ مدرسوں میں بتائے اور سکھائے جاتے ہیں۔ اس طریقۂ علاج کے عامل یا معالج کو اکثر نہ دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ آلاتِ جراحی کی۔ اس معالج کو اپنے ساتھ نہ دواخانہ رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ عطّار و کمپونڈر کی۔ بے ہوشی اور بے حسی پیدا کرنے کے لیے وہ نہ کلوروفارم سنگھانا ضروری سمجھتا ہے اور نہ مارفیا کے انجکشن کی اس کے دل میں کوئی وقعت ہے۔ اس کا موضوع بس انسان کا دماغ یا اس کا خیال ہوتا ہے۔ اپنے ہی نفس یا خیال کو تربیت دے کر وہ اپنے میں بہت مرتعوب میں ڈالنے والی قوتیں پیدا کرتا ہے اور ان کو موثر بناتا ہے اور مریض کے نفس یا خیال کو موضوع بنا کر وہ اُن کو متاثر کرتا ہے۔ معمولی درد سر یا درد شقیقہ کا کوئی مریض ممکن ہے کہ کسی طبیب یا ڈاکٹر کے پاس مہینوں چکر کاٹتا رہے اور ہر قسم کی دوائیں کھا کھا کر اپنے پیٹ کو دواخانہ بنا لے اور پھر بھی اس کو فائدہ نہ ہو لیکن ہمارا یہ معالج منٹوں میں اس درد کو دور کر سکتا ہے، اُس کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ کر سکتا ہے یا کسی خاص مدت تک محدود کر سکتا ہے۔ اس کو جسم کے مقام یا جس چیز سے وہ چاہے قید کر سکتا ہے۔ بے خوابی کا ایک مریض، جسے ہم مرطب غذائیں اور دوائیں کھلاتے، پلاتے اور دیتے تھک جاتے ہیں اور پھر بھی بعض اوقات رات کو اس کی پلک جھپکانے میں کامیاب نہیں ہوتے، اس معالج کے پاس جاتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس موذی مرض سے چھٹکارا پا کر چلا آتا ہے۔ نسیان اور حافظے کی کمزوری کا مریض جو اپنا سبق یاد کرتے کرتے اُکتا جاتا ہے یا جو اپنی بیوی کے بتائے ہوئے سودوں میں سے تین چار سودے بازار میں جا کر بھلا دیتا ہے، اور پھر اس کے غم اور غصے کا شکار ہوتا ہے، اس معالج کی ذرا سی توجہ سے اچھا خاصا "حافظ" ہو جاتا ہے۔ ایک مریض جس کا کوئی بڑا آپریشن کیا جانے والا ہے ہماری ڈاکٹری کی مہربانیوں سے بعض اوقات اتنی تکلیف اٹھاتا ہے کہ خود ڈاکٹر صاحب بھی پریشان ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ وہ مریض کو بے ہوش کرنے کے لیے ماسک کے ماسک کلوروفارم چھڑک چھڑک اس کی ناک پر رکھتے ہیں۔ پھر کہیں اسے بے ہوش کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اس کے بعد مریض کے دماغ اور معدے میں جو طوفان اُٹھتا ہے اس سے مریض، تیمار دار اور ڈاکٹر صاحب تینوں "علیٰ قدر مراتب" واقف ہیں۔ لیکن ہمارا یہ معالج آپریشن تھیٹر میں موجود ہو یا اس سے پہلے ہی کسی وقت بھی اپنا کام کر دے تو ڈاکٹر صاحب خود کو اور مریض کو کلوروفارم کی تکلیفوں سے بچا کر جس وقت چاہیں اطمینان سے جراحی عمل کر سکتے ہیں اور جس وقت تک آپ چاہیں جاری رکھ سکتے ہیں۔ یہ باتیں ممکن ہے سب سے لوگوں کو تعجب انگیز معلوم ہوں اور وہ اُن پر یقین کرنے کے لیے بھی تیار نہ ہوں، لیکن نفسیاتی علاج کا ایک ماہر اور تنویم (ہپناٹزم) کا عامل اپنے عمل سے اس بے یقینی کو بھی منٹوں میں دور کر سکتا ہے۔ اور ایک طبیب کو یہ دیکھ کر واقعی حیرت ہو گی کہ علاج کا ایک ایسا ذریعہ بھی موجود ہے جو اس کے اعلیٰ مقاصد میں اس کا بڑا معاون ہو سکتا ہے۔

روحانی طریقۂ علاج اور مشرق ہم مشرقیوں کے لیے یہ طریقۂ علاج کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ ہمارے صوفیوں اور جوگیوں کی وہ باتیں جن کو ہم کرامت سمجھتے رہے ہیں، درحقیقت ان ہی تربیت یافتہ قوتوں کا مظہر تھیں جو کسی نہ کسی درجے میں ہر انسان میں موجود ہوتی ہیں۔ بس فرق صرف اس قدر ہوتا ہے کہ ایک کو اپنی پوشیدہ قوتوں کو سمجھنے اور ان کو تربیت دینے کا موقع مل جاتا ہے اور دوسرا اُن سے لاعلم رہتا ہے۔ آپ نے سینکڑوں واقعات اس قسم کے سُنے ہوں گے کہ فلاں صوفی صاحب نے کسی مریض پر اپنا ہاتھ پھروا کر اسے تن درست کر دیا یا فلاں شاہ صاحب نے ایک مریض کا مرض سلب کر لیا یا فلاں عامل صاحب نے مریض پر کچھ ایسی توجہ "ڈالی" کہ مرض بالکل کافور ہو گیا۔ اسی طرح جوگیوں کے بعض عجیب و غریب قصے ایسے سننے میں آتے ہیں جنہیں یقین کرتے ہوئے بھی ہمیں بہت تامل ہوتا ہے، لیکن موجودہ زمانے میں ہم ان "کرامتوں" میں سے اکثر کی علمی توجیہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ تنویم کے کیا کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ہمیں اس کا بھی علم ہے کہ انسانی دماغ اپنے اندر کیا کیا عجائب رکھتا ہے اور

خیال اور توجہ" کے نتائج طبی دنیا میں کس حد تک دور رس ہیں۔ نفسیات کی موجودہ ترقیوں نے بہت سی ایسی باتوں کو واضح کر دیا ہے جو اب تک "اسرار" سمجھی جاتی تھیں۔ بہت ممکن ہے کہ سحر و ساحری کے بعض واقعات کی توجیہہ ہمارا موجودہ علم نہ کر سکے لیکن جہاں تک طبی اغراض کا تعلق ہے ہم کو "باطنیات" سے بہت کچھ مل چکا ہے۔

مغربیوں کا امتیاز جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ ہم مشرقیوں کے لیے یہ طریقۂ علاج کسی طرح نیا نہیں ہے۔ ہمارے صوفی اور اہلِ باطن صدیوں سے ان قوتوں سے کام لیتے رہے ہیں لیکن جو چیز نئی ہے وہ یہ کہ علوم و فنون کی موجودہ ترقیوں کی وجہ سے ہمیں خالص علمی نقطۂ نظر سے باطنیات کو سمجھنے کا موقع مل گیا ہے۔ مسمر، بریڈ، جینٹ، افرنڈیمار، کوئس، ڈی پوسیگر، ہیری جینٹ، میکڈوگل، کانن ڈائل، سر آلیور لاج سے صدیوں پہلے سے ہمارے ہاں ان چیزوں کا چرچا ہے۔ لہٰذا یہ بات بلا تامل کہی جا سکتی ہے کہ اس حیرت ہی نے اہلِ مغرب کو اس طرف متوجہ ہونے کا موقع دیا۔ اب ہمارے لیے جو چیز نئی اور قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے علمی بنیادوں پر باطنیات کو ملاحظہ کیا اور آج یہ عمارت اتنی وسیع اور شاندار ہو گئی ہے کہ ہم کسی طرح بھی اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

باطنی علم العلاج کی وسعت اور مستقبل کے امکانات موجودہ متمدن دنیا میں باطنی علاج سے نو انداز میں کام لیا جا رہا ہے اور وہ چیز جس کو ہم اوپر "باطنیات" کے مختصر نام سے یاد کر رہے ہیں، اپنے اندر اس قدر وسعت اور نئے نئے پہلو رکھتی ہے کہ ہم آسانی سے ان کا احاطہ بھی نہیں کر سکتے۔ تنویم، مقناطیسیت، "علاج بالتوجہ" وغیرہ مباحث آج کل کچھ پرانے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اس صدی میں باطنی علم العلاج پر نفسیات کی ترقیوں نے جو حیران کن اثر ڈالا ہے اس سے ہمارے عوام کیا خواص کو بھی بہت کم اطلاع ہے۔ یہ موقع تفصیل میں پڑنے کا نہیں ہے ورنہ نفسیاتی علاج (سائیکو تھراپی) اور طبی نفسیات (میڈیکل سائیکالوجی) پر اور ان کے حدود پر کچھ اظہارِ خیال کر دیا جاتا۔ مختصر طور پر بس یہی سمجھ لیجیے کہ وہ وقت دور نہیں ہے جب کہ طب کے کسی کالج کی تعلیم اس وقت تک قابلِ اطمینان نہیں سمجھی جائے گی جب تک کہ اس میں طبی نفسیات کا ایک پورا کورس داخل نہ ہو۔ ہمارا تو اندازہ یہ ہے کہ مستقبل میں طب کے طلبہ طبیہ کالجوں کی بجائے نفسیات کے کالجوں میں جایا کریں گے اور ان ہی کالجوں میں طلبہ کو علم الادویہ اور علم الجراحت وغیرہ کی بھی بقدر مناسب تعلیم دی جایا کرے گی۔

ہمارے اطبا کی غفلت حیرت کا مقام ہے کہ جبکہ دنیا ایسے انقلاب آفریں دور سے گزر رہی ہے اور ہمارے اطبا ہیں کہ اب تک لکیر کے فقیر بنے اسی راہ پر چلے جا رہے ہیں جو آج سے صدیوں پہلے ان کے لیے متعین کی گئی تھی۔ وہ ابھی مستقبل کے حالات کا جائزہ لینے اور اپنے آپ کو حالات کے مطابق بنانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اس بحث میں پڑنے سے ہمیں فی الحال کوئی فائدہ نہیں معلوم ہوتا کہ اگر ہمارے اطبا نے جدید حالات سے اپنے آپ کو مطابق نہ کیا تو ان کا کیا حشر ہو گا۔ فی الحال ہمیں صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ ہم نے بہت سوچ سمجھ کر ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت خاص کا موضوع باطنی علم العلاج قرار دیا ہے اور اختصار کے خیال سے اس کا نام **روحانی علاج** تجویز کیا ہے۔

اشاعت خاص کا دائرہ بحث باطنی علم العلاج کا دائرہ جیسا کہ اشارتاً اوپر بتایا جا چکا ہے، بہت وسیع ہے۔ اگر ہم نے اپنی اشاعت خاص میں اس دائرے کے تمام موضوعات کو چھیڑنے کی کوشش بھی کی تو اندیشہ ہے کہ ہمیں کامیابی نہیں ہو گی۔ بس موضوعات کو چھیڑ کر ہی رہ جائیں گے اور علمی و عملی کوئی نتیجہ ان تشنہ بحثوں سے حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اس لیے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس اشاعت خاص میں تنویم (ہپناٹزم) اور علاج بالتوجہ پر ہی اپنی توجہ مرکوز رکھیں اور جہاں تک ممکن ہو ان موضوعات کے طبی، تاریخی، اخلاقی اور تمدنی وغیرہ پہلوؤں کو روشنی میں لائیں۔ ہاں، یہ ضرور ہے کہ ان موضوعات کی سرحدیں نفسیاتی علاج وغیرہ کی سرحدوں سے بعض اوقات بالکل جا کر مل جاتی ہیں، اس لیے ممکن ہے کہ ہم کو ضرورتاً کبھی قدم باہر بھی رکھنا پڑے لیکن بحث کے مرکزی نقطے بہرحال وہی رہیں گے جو متعین کیے گئے ہیں۔ اگر ہمارے ناظرین نے ہماری کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا تو ممکن ہے کہ آئندہ کسی موقع پر باطنی علم العلاج پر وسعت کے ساتھ بحث کریں اور اس وقت ہمارے دائرہ بحث میں نفسیاتی علاج اور طبی نفسیات وغیرہ داخل ہوں۔

"روحانی علاج" کے مقاصد

ہم نے ہمدرد صحت کی اس اشاعت خاص کے مقاصد پر بھی اچھی طرح غور کیا ہے۔ اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اختصار کے ساتھ ان مقاصد کو بیان کر دیں جو روحانی علاج کی اشاعتِ خاص سے ہمارے پیشِ نظر ہیں۔ ہم آسانی کے خیال سے انہیں تین عنوانوں میں بیان کرتے ہیں:

(1) ہمارا پہلا مقصد اس اشاعت خاص سے یہ ہے کہ ہم اطبا کو اس مفید طریقۂ علاج کی طرف متوجہ کریں جس کی طرف سے وہ اب تک غافل رہے ہیں۔ اس مضمون کی ابتدا میں ہم نے بعض مثالوں سے اس طریقۂ علاج کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ ان مثالوں کے علاوہ اور بھی بیسیوں مثالیں

سے یہ سمجھ لیا جاسکتا ہے کہ باطنی طریقۂ علاج اپنے اندر کس قدر اہمیت رکھتا ہے اور کس طرح اکثر اوقات اس سے سالہا سال کے طول طویل راستے اتنے مختصر ہو جاتے ہیں کہ ان کے سننے ہی سے حیرت ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ بعض دور اندیش بزرگ یہ اعتراض فرمائیں کہ اس طریقۂ علاج میں خطرات بھی موجود ہیں اور وہ ایسے خطرات ہیں جنھیں کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اعتراض کے جواب میں ہم عرض کریں گے کہ بے شک یہ طریقۂ علاج اپنے اندر بعض اخلاقی اور تمدنی خطرات رکھتا ہے لیکن ہمارے خیال میں یہ اسی قسم کے خطرے ہیں جیسے کہ ریل، موٹر اور ہوائی جہاز وغیرہ کی سواریوں میں انسانی جانوں کو رہتے ہیں۔ اگر انسان ریل کی مفید سواری کو محض اس وجہ سے نہیں چھوڑتا کہ ریلوں کے نت نئے دن حادثے ہوتے رہتے ہیں اور ان سے انسانی جانیں تباہ ہوتی ہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ باطنی طریقۂ علاج کے بعض خطرات کی وجہ سے ہم اس کے بیش بہا فوائد سے محروم ہو جائیں۔ اس قسم کی تمام صورتوں میں بہترین مسلک یہ رہا ہے کہ خطرات کو جہاں تک ممکن ہو کم کیا جائے اور منافع سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔

ہمیں اس موقع پر اپنی اس ہچکچاہٹ کا اعتراف کرنا چاہیے جو تنویم وغیرہ کو اشاعت خاص کا موضوع قرار دینے کے بعد ہم میں پیدا ہوئی۔ ہمیں یہ تصور خاصا بھیانک معلوم ہوا کہ ہمارے اطبا اور علما سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے اندر "مقناطیسیت" پیدا کرنے کی دھن میں لگ جائیں اور اپنے فرائض منصبی کو بھلا دیں اور رنگین شعبدے دکھانے لگیں۔ اس قسم کا تصور یقیناً بعید از قیاس نہیں ہے لیکن جب ہم نے اس معاملے میں نقطۂ اعتدال کو پالیا تو یہ تصورات کم ہو گئے اور ہم نے سمجھ لیا کہ بعض خطرات کی وجہ سے ایک مفید طریقۂ علاج کو زیر بحث نہ لانا کسی طرح موزوں نہیں ہو سکتا۔

ہم اپنی اس اشاعت خاص میں مسئلے کے سب پہلوؤں پر بحث کر رہے ہیں۔ اس لیے خطرات کا کم سے کم ہو جانا یقینی ہے۔ اس کے علاوہ ہم علاج پیشہ اصحاب میں یہ احساس بھی پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ تنویم اور تنویم کے ذریعے سے علاج ان ہی کا منصب ہے کیوں کہ علم تشریح، افعال الاعضا اور علم الادویہ وغیرہ علوم کی واقفیت کی وجہ سے ہی اس کام کے پورے طور پر اہل ثابت ہو سکتے ہیں۔

(۲) دوسرا مقصد عوام سے متعلق ہے۔ عوام کو ہم اس اشاعت خاص کے ذریعے سے صاف صاف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نظرت نظر ملا کر کسی پر تنویم کی کیفیت طاری کر دینا اور پھر توجہ دے کر بعض امراض کو دور کر دینا یا مریض کو چھو کر تن درست کر دینا کوئی کرامت یا معجزہ نہیں ہے۔ یہ باتیں انسان اپنے اندر اصول کے ماتحت ظرف کے مطابق مشق سے پیدا کر سکتا ہے اور ان سے مناسب اور غیر مناسب جائز اور ناجائز دونوں قسم کے کام لے سکتا ہے۔ اس لیے ان کے پیشہ ور شعبدے باز اور بااصول و نیک طینت عامل تنویم میں امتیاز کر لینا ضروری ہے۔

(۳) تیسرا مقصد اس اشاعتِ خاص سے یہ ہے کہ ہم اپنی زبان کو ان مباحث سے مالا مال کریں جن سے اس کا دامن خالی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ طبی اور اصلاحی نقطۂ نظر سے تنویم اور توجہی علاج کے متعلق اب تک ہماری زبان میں کچھ نہیں لکھا گیا اور یہ پہلا موقع ہو گا کہ ہمدرد صحت کے ذریعے سے یہ مباحث صحت کے ساتھ ہماری زبان کے ذخیرے میں شامل ہوں گے۔

عنوانات اور ترتیب کا خاکہ

اب ہم چاہتے ہیں کہ اشاعتِ خاص کی ترتیب کا خاکہ جو اس وقت ہمارے ذہن میں ہے ناظرین کے سامنے پیش کر دیں۔ یہ خاکہ ہمارے اس وقت تک کے مطالعے کا نتیجہ ہے۔ بہت ممکن ہے کہ قلمی معاونوں کے مشورے اور مزید غور و فکر سے اس میں رد و بدل یا ترمیم و اضافے کی ضرورت پڑے۔ اس خاکے سے ناظرین کو اس بات کا اندازہ ہو جائے گا کہ اشاعتِ خاص کے جو مقاصد اوپر بیان کیے گئے ہیں انھیں کس حد تک پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ فی الحال ہم نے نو بابوں میں اپنے عنوانوں کو تقسیم کیا ہے، جو یہ ہیں:

پہلا باب : **تنویم اور روحانی علاج کی تاریخ** ۔ مسمر کے زمانے سے اب تک کی تاریخی کیفیت تو مل ہی جائے گی لیکن اس سے پہلے کی تنویم کی نوعیت کی کڑیاں اگر کسی طرح مل سکیں تو انھیں بھی اس باب میں جوڑنے کی کوشش کی جائے گی۔

دوسرا باب : **"توجہ" اور خود توجہی** (Suggestion and Auto-Suggestion) اس باب میں توجہ اور خود توجہی پر بحث کی جائے گی اور بتایا جائے گا کہ عامل کی توجہ کیا نوعیت رکھتی ہے اور خود توجہی کے اصول و قواعد کیا ہیں۔ اوپر کے انگریزی الفاظ کا ترجمہ ہم نے "توجہ" اور "خود توجہی" کیا ہے کیوں کہ ان سے بہتر ان کا ترجمہ ہمارے خیال میں نہیں آیا۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ ہماری مجوزہ اصطلاحوں سے بعض مقامات پر مطالب میں کچھ جھول سا محسوس ہو گا لیکن اکثر مواقع پر یہ بالکل صحیح اور بعض جگہ انگریزی اصطلاحوں

سے بھی بہتر صورت نما ہیں۔ اگر "توجہ" اور "خود توجہی" کو اصطلاحوں کے طور پر تسلیم کر لیا جائے تو پھر کوئی بات ہی باقی نہیں رہ جاتی۔ میں ہماری زبان کا کوئی قصور نہیں۔ ترقی سے ترقی یافتہ زبان کو بھی اصطلاحوں کی پیچیدگیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ علم و ادب میں کسی لفظ کا ہر معنی اور ہر مفہوم بنانا بھی ضروری نہیں۔ ہم ان اصطلاحوں پر اشاعت خاص کے کسی مضمون میں بحث کریں گے۔

تیسرا باب : **تنویم کے پیدا کرنے کے طریقے**۔ اس باب میں یہ بتایا جائے گا کہ انسان اپنے آپ میں مقناطیسیت کس طرح پیدا کر سکتا ہے اور یہ بھی کہ معمول پر تنویمی کیفیت پیدا کرنے کے کیا کیا طریقے ہیں۔ اس باب میں موجودہ طریقوں کے علاوہ ہم کوشش کریں گے کہ اپنے ہاں کے صوفیوں اور جوگیوں کے طریقے بھی لکھیں۔

چوتھا باب : **تنویم کی معالجاتی حیثیت**۔ باب کی نوعیت نام ہی سے ظاہر ہے۔ ہم انتہائی کوشش کریں گے کہ اس باب کو طب اور معالجاتی پیشہ اصحاب کے لیے کارآمد بنائیں۔

پانچواں باب : **علاج بذریعہ تنویم**۔ اس باب میں وہ امراض اور ان کا طریقۂ علاج لکھا جائے گا جو تنویم کے ذریعے سے دور کیے جا سکتے ہیں۔

چھٹا باب : **تنویم کے فائدے اور اس کے اخلاقی اور تمدنی خطرات**۔ یہ وہی باب ہے جس کے متعلق اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ اس میں ہم باطنی علم العلاج کی اچھائی اور برائی پر بحث کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ اگر ان طریقہ ہائے علاج کی مناسب طور پر حد بندی نہیں کی گئی تو انفرادی اور اجتماعی طور پر کیا کیا خطرات پیش آ سکتے ہیں۔

ساتواں باب : **ماہرین تنویم کے سوانح**۔ اس باب میں ہم کوشش کریں گے کہ تنویم کے بعض مشہور عاملوں اور ماہرین باطنی علم العلاج کے مختصر سوانح حیات جمع کریں۔ اسی سلسلے میں ہم ان کے طریقہ ہائے کار پر روشنی ڈالیں گے۔

آٹھواں باب : **واقعات اور مشاہدات**۔ اس باب میں ہم اپنے ان ناظرین کی تحریرات شائع کریں گے جو وہ معتبر ذریعوں سے سنے ہوئے واقعات یا ذاتی مشاہدات کی بنا پر لکھ کر ہمیں بھیجیں گے۔ اہم واقعات اور قابل غور مشاہدات کو بہرحال ترجیح حاصل ہوگی۔

نواں باب : **ادبیات**۔ اس باب میں ہمارے ادبی کرم فرما اس اشاعت خاص کے موضوع پر اپنے افسانوں، مزاحیہ مضمونوں اور نظموں وغیرہ کے ذریعے سے روشنی ڈالیں گے۔ ہمارے ان کرم فرماؤں کے لیے یہ موضوع بے حد دلچسپ ثابت ہوگا، اس لیے یقین ہے کہ ناظرین ہمدرد صحت کی دماغی تفریح کا اس باب میں بہت کچھ سامان فراہم ہو سکے گا۔

ہمدرد صحت کی اشاعتِ خاص کے متعلق جو کچھ اس وقت کہنا تھا وہ کہا جا چکا ہے۔ موضوع پر بھی بحث ہو چکی، اغراض و مقاصد کا اعلان بھی ہو گیا اور ترتیب و تبویب کا خاکہ بھی پیش کر دیا گیا۔ اب صرف اپنے قلمی معاونین اور اپنے ناظرین سے یہ استدعا باقی ہے کہ وہ معمول کے مطابق اس کام میں ہماری مدد فرمائیں اور اس اشاعت خاص کو اسی طرح کامیاب بنائیں جس طرح وہ ہمیں پہلی خاص اشاعتوں کو کامیاب بنانے میں مدد دے چکے ہیں۔

ہم اپنا کام شروع کر چکے ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے کرم فرما بھی اس طرف توجہ کریں گے اور اپنے مضمون کے عنوان سے ہمیں مطلع فرمائیں گے۔

عبدالحمید

۳ رمئی ۱۹۴۰ء



انتقاد



خواصِ شہد

سائز ۲۲×۱۸/۱۶، ضخامت ۱۴۰ صفحے، قیمت تیرہ آنے۔

پتہ:- مینیجر کتب خانہ سلیمانی، روڑی ضلع حصار (پنجاب)

مولوی حکیم محمد عبد اللہ صاحب نے مختلف دواؤں کے خواص کو چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں شائع کرکے اطبا اور عوام کے لیے بڑی سہولت مہیا کردی ہے۔ حال میں انہوں نے خواصِ شہد کے نام سے یہ رسالہ تالیف فرمایا ہے۔ جس میں شہد کی فضیلت اور افادیت پر مختلف نقطہ ہائے نظر سے روشنی ڈالنے کے بعد شہد کی کیمیاوی ترکیب، افعال و خواص، اس کے مضر اثرات اور مصنوعی شہد بنانے کے طریقوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس رسالے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مؤلف نے افعال و خواص کو ترتیب اور تفصیل سے جمع کیا ہے۔ سلسلے وار امراض کی بقدر مناسب تفصیل لکھ کر شہد کے مرکبات لکھے گئے ہیں۔ سرسری طور پر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے نسخوں کو فراہم کرنے میں احتیاط سے کام لیا ہے اور صرف ان ہی مرکبات کو اس رسالے میں لکھا گیا ہے جو اُن کے نزدیک مفید اور کارآمد تھے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ رسالہ مقبول ہوگا۔ شائقین اوپر کے پتے پر تیرہ آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ منگا سکتے ہیں۔

معالجات امراض مخصوصۂ ذکور و اناث

سائز ۲۲×۲۹/۱۶، ضخامت ۱۹۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ:- مینیجر صاحب دفتر رسالہ "حکیم دکن" حیدرآباد دکن۔

دکن کے مشہور طبی رسالے "حکیم دکن" نے اس سال اپنا سالنامہ "معالجات امراض مخصوصۂ ذکور و اناث" کے نام سے شائع کیا ہے۔ رسالے کے ۱۱۶ صفحے مردوں کے امراض کے لیے اور ۴۴ صفحے عورتوں کے امراض کیلئے وقف کیے گئے ہیں۔ ابتدا میں فاضل گرامی حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب کا ایک مضمون "مقوی دواؤں کا اثر اعضائے مخصوصہ پر" کے نام سے نقل کیا گیا ہے جس میں موصوف نے مفرد دواؤں کا استقصا ان کے اثر کی نوعیت سے کیا ہے۔ اس کے بعد مدیر رسالہ کے مضامین مختلف عنوانوں سے درج ہیں۔ ان مضامین میں سب سے پہلے توجہ بعض مقوی باہ نسخوں پر کی گئی ہے۔ اور ان چیزوں کے استعمال کے مختلف طریقے لکھے ہیں۔ اس ضمن میں بعض مشہور مرکبات کے نسخے بھی درج ہیں۔ اس کے بعد امراض مخصوصۂ مرداں و زناں کے اسباب، علامات اور علاج کا بیان ہے۔ رسالے کے کام میں مدیر کے علاوہ بعض مقامی و غیر مقامی اطبا نے بھی حصہ لیا ہے۔ مدیر رسالے نے امکان بھر اس اشاعت کو مفید بنانے کی کوشش کی ہے اور ترتیب کی خامیوں سے قطع نظر اس میں شک نہیں کہ یہ سالنامہ اطبا کے لیے خاصا مفید ہے۔

العلاج

سائز ۲۰×۳۰/۸، ضخامت ۴۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے سالانہ۔

پتہ:- مینیجر صاحب رسالہ العلاج، روڑی ضلع حصار (پنجاب)

"العلاج" ایک نیا طبی رسالہ ہے، جو تین چار مہینے سے جناب حکیم مولوی حاجی محمد عبد اللہ صاحب کی نگرانی اور حکیم مولوی محمد ابراہیم صاحب کسرہی کی ادارت میں پابندی سے شائع ہو رہا ہے۔ حکیم عبد اللہ صاحب طبی مضامین لکھنے لکھانے کے شوقین ہیں اس لیے امید ہے کہ رسالے کا معیار آہستہ آہستہ بلند ہوتا جائے گا اور آخر میں اسے کامیابی حاصل ہوگی۔ رسالے کا موجودہ معیار بھی بہت سے طبی رسالوں سے کچھ کم نہیں ہے۔ امراض و علاج اور تذکار طبیہ کے علاوہ "العلاج" میں جن چیزوں پر زیادہ مواد فراہم کیا جاتا ہے وہ تجربات، صنعت و حرفت اور کشتوں کی تیاری وغیرہ ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرتبین ان عنوانوں کو خاصی کوشش سے مرتب کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ رسالہ اطبا کے لیے مفید و کارآمد ثابت ہوگا۔ رسالے کا نمونہ مہر دستخط کے حوالے سے مفت حاصل کیا جا سکتا ہے۔

خادم الحکمت سائز ۲۰×۲۶ ضخامت ۴۴ صفحے، قیمت فی پرچہ سالانہ۔
پتہ: منیجر صاحب رسالہ خادم الحکمت، فیض باغ، لاہور۔

رسالہ خادم الحکمت ملا ہو ہے حال ہی میں حکیم احمد الدین صاحب کی یاد میں جناب دوست محمد صاحب صابر ملتانی نے شائع کیا ہے۔ یہ رسالہ طب جدید ہندوستانی کا نقیب ہے جس کا موجد حکیم احمد الدین صاحب مرحوم کو بتایا گیا ہے۔ ہمیں اس طب جدید سے واقفیت کا شرف حاصل نہیں۔ البتہ اس رسالے کے بعض مضامین سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ طب جدید ہندوستانی کے طریق علاج اور ان کے اصول میں شدید پیداکوئی پڑتی ہے۔ بہرحال یہ رسالہ دل چسپی سے کسی طرح خالی نہیں ہے۔ اس رسالے کے اغراض و مقاصد میں "فنی نقطۂ نظر سے دیسی معالجین کی سیاسی اور غیر سیاسی امور میں رہنمائی کرنا" بھی داخل ہے۔ اسی لیے اس میں سیاسی اور اجتماعی مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ شائقین نمونہ اوپر کے پتے سے منگا کر دیکھ سکتے ہیں۔

مکاتیب نذیریہ سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ۲۲۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔
پتہ:۔ ناظم کتب خانہ نذیریہ، پھاٹک حبش خاں، دہلی۔

جناب مولانا سید محمد عبدالرؤف صاحب ناظم کتب خانہ نذیریہ نے شمس العلماء حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے مکتوبات کا مجموعہ "مکاتیب نذیریہ" کے نام سے مرتب کر کے شائع کیا ہے۔ اس مجموعے میں ۲۰۹ مکتوبات شامل ہیں۔ خطوط زیادہ تر فارسی زبان میں ہیں جن کا اردو ترجمہ مرتب نے مقابل کے کالم میں کر دیا ہے کہیں کہیں اردو کے خط بھی اس میں نظر آجاتے ہیں۔ اکثر خطوط ذاتی نوعیت کے ہیں لیکن بعض بعض ان میں ایسے بھی ہیں جو کسی خاص مذہبی یا علمی مسئلے کی وضاحت کی خاطر لکھے گئے ہیں۔ بہرحال ان خطوط کا مطالعہ نہ صرف ان اصحاب کے لیے دل چسپی کا باعث ہوگا جو علماء اور محدثین کی ذات سے عقیدت رکھتے ہیں بلکہ ان لوگوں کے لیے بھی کسی حد تک یہ مجموعہ مفید ہوگا جو آج سے چالیس پچاس سال پہلے کے مخصوص حالات سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں۔ مکتوبات کا ترجمہ تو صحیح ہے لیکن اس کو سلیس کہنا مشکل ہے۔ حضرت مولانا نذیر حسین صاحب کے مکتوبات کے علاوہ اس مجموعے میں ان کے صاحب زادگان کے حالات زندگی اور ان کے خطوط بھی درج کیے گئے ہیں۔ کتاب کے شروع میں حضرت مولانا کے مختصر حالات زندگی ہیں۔

مکتوبات کی ترتیب فاضل مرتب نے کس انداز میں کی ہے اس کا علم ہمیں اس مجموعے سے نہیں ہو سکا۔ حضرت مولانا غالباً اپنے مکتوبات میں تاریخیں لکھنے کے عادی نہیں تھے اس لیے ہمیں چند کے علاوہ باقی خطوط میں کہیں بھی تاریخیں لکھی نظر نہیں آئیں۔ بہرحال اگر سب خطوط میں تاریخیں موجود بھی ہوتیں تو شاید ان کو تاریخ وار جمع کرنا پھر بھی مناسب نہیں ہوتا۔ ہمارے خیال میں بہتر طریقہ یہ تھا کہ سب مکتوبات کا جائزہ لے کر ان کو علیحدہ علیحدہ عنوانوں میں تقسیم کر دیا جاتا تاکہ کسی خاص عنوان پر اگر کسی مکتوب کے مضمون سے آگاہی حاصل کرنی ہوتی تو اس میں آسانی سے کامیابی ہوتی۔ موجودہ ترتیب یہی ہے کہ ہمیں کسی موضوع پر حضرت مولانا کے خیالات معلوم کرنے کے لیے پورے ۲۰۹ عنوانات پر نظر ڈالنی پڑتی ہے اور یہ کام کسی طرح بھی آسان نہیں ہے۔ یہ غنیمت ہے کہ فاضل مرتب نے ہر مکتوب پر ایک ایک فقرے میں اس کا عنوان لکھ دیا ہے اور ان ہی عنوانوں سے فہرست مضامین مرتب کی ہے۔ اس مجموعے کی ترتیب میں ایک خوبی اور پیدا ہو جاتی اگر ان اصحاب کے ناموں کی فہرست بنا کر شامل کر دی جاتی جن کو حضرت مولانا نے یہ خطوط لکھے۔ بہرحال اس مجموعے کی اشاعت ایک مفید مذہبی خدمت ہے جو مولانا سید محمد عبدالرؤف صاحب نے انجام دی ہے۔ انہوں نے مکتوبات کو حاصل کرنے اور جمع کرنے میں بڑی محنت اور کوشش کی ہے۔ اور اس کے لیے وہ مذہبی حلقوں کی طرف سے شکریے اور مبارک باد کے مستحق ہیں۔ کتابت اور طباعت اوسط درجے کی ہے۔ شائقین اوپر کے پتے سے یہ مجموعہ طلب فرمائیں۔

علمی گل دستہ سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ۴۰ صفحے، قیمت تین آنے۔ پتہ:۔ تعلیمی بک ڈپو، ملتانی ڈھانڈا، نئی دہلی۔

مولوی نصیر الدین صاحب نصیر رضوی نے اپنی بعض چھوٹی چھوٹی نظموں کا مجموعہ "علمی گل دستہ" کے نام سے شائع کیا ہے۔

نظمیں درحقیقت مولوی صاحب نے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لیے لکھی ہیں۔ بچوں کے لیے نظمیں لکھنا یقیناً مشکل کام ہے۔ اس کے لیے مشق سخن کے ساتھ بچوں کے نفسیات سے واقفیت بھی ضروری ہے۔ نصیر رضوی صاحب بچوں کو پڑھانے کا کافی تجربہ رکھتے ہیں۔ اس لیے اُن کی عقل کے مطابق بات کہنے اور ان کی استعداد کے مطابق موضوع تلاش کرنے میں انہیں کامیابی ہوئی ہے۔ لیکن جہاں تک ان کی نظم نگاری کا تعلق ہے ہمیں اس میں بہت سی خامیاں نظر آتی ہیں۔ اس کے باوجود مولوی صاحب نے اپنے تعلیمی تجربے کے مطابق جو کچھ لکھا ہے اس کی افادیت سے کسی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ چھوٹا سا رسالہ بچوں کے لیے بہرحال مفید ہے۔

پیامِ تعلیم

سائز ۲۲×۲۹/۳۲، ضخامت ۹۶ صفحے، قیمت تین آنے۔

پتہ :- منیجر صاحب تعلیمی بک ڈپو، ملتانی ڈھانڈا، نئی دہلی۔

یہ رسالہ بھی جناب مولوی نصیر الدین صاحب نصیر رضوی کی تالیف ہے۔ اس میں موصوف نے اپنے قطعات جمع کیے ہیں۔ ان کا مقصد بھی یہی ہے کہ طلبا میں علم کا شوق اور اخلاقی فضائل پیدا ہوں۔ اس مقصد میں مولوی صاحب خاصے کامیاب ہوئے ہیں۔ بعض قطعات واقعی رواں اور پُرمعنی ہیں۔ اور مولوی صاحب کے تعلیمی تجربے پر دال ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ اس مجموعے سے فائدہ اُٹھایا جائیگا۔

البیان

سائز ۲۰×۲۶، ضخامت ۶۴ صفحے، قیمت تین روپے سالانہ۔

پتہ :- منیجر صاحب رسالہ البیان، دفترِ اُمتِ مسلمہ، امرتسر۔

البیان ایک مذہبی اور اصلاحی ماہوار رسالہ ہے جو ادارہ اُمتِ مسلمہ کا ترجمان یا اس کے مقاصد کا نقیب ہے۔ افسوس ہے کہ "اُمتِ مسلمہ" کے اغراض و مقاصد سے ہمیں براہِ راست کوئی اطلاع نہیں ہے، لیکن "البیان" کے عام انداز، اس کے مضامین کی نوعیت اور دفترِ اُمتِ مسلمہ کی مطبوعات کے عنوانوں سے جن باتوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے وہ یہ ہیں کہ یہ رسالہ اور ادارہ مذہب میں تجدد کے داعی ہیں۔ اور مسلمانوں کی معاشرت، اور غالباً معیشت کی بھی، اصلاح قرآن اور تعلیماتِ قرآن سے کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس موقع پر اُمتِ مسلمہ کے داعیات کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتے، البتہ "البیان" کے مشتملات کا اندازہ کرنے کے لیے اس کے بعض مضامین کے عنوانات لکھنا کافی سمجھتے ہیں۔ اس وقت ہمارے پیشِ نظر مارچ ۱۹۴۰ء کی اشاعت ہے۔ اس اشاعت میں شذرات کے علاوہ حسبِ ذیل مضامین ہیں :

(۱) بیان (۲) خطبۂ جمعہ (۳) قرآن اور حیاتیات (۴) قرآن مجید اور احادیث (۵) اقتصادی گناہ اور ثواب۔ یہ تمام مضامین ایک خاص نقطۂ نظر کے حامل ہیں۔ قرآن مجید اور حیاتیات کے عنوان سے جو مضمون مسلسل شائع ہو رہا ہے وہ ہر لحاظ سے مطالعے کے قابل ہے۔ جناب پروفیسر شیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی۔ نے آیاتِ قرآنی کی تطبیق موجودہ علم الحیات کے نظریات سے کی ہے اور ہمارے خیال میں وہ اپنا مقصد حاصل کرنے میں خاصے کامیاب ہوئے ہیں۔ شذرات میں مدیر رسالہ نے مسلمانوں کی معاشرت کے بعض قابلِ اصلاح پہلوؤں کو اچھے انداز سے چھیڑا ہے۔ اقتصادی گناہ اور ثواب کے عنوان سے مولوی طفیل احمد صاحب (علیگ) کا ایک مختصر سا موازنہ بھی درج ہے۔ بہرحال یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہمارے نئے پرانے تعلیم یافتہ اس کا مطالعہ کریں۔ کتابت اور طباعت عمدہ ہے۔



علم نباتات

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

بیج اور جنینِ نباتات

صحبتِ گِل دانہ را سازد درخت　　آدمی از صحبتِ گِل تیرہ بخت

دانہ از گِل می پذیرد پیچ و تاب　　تا کند صیدِ شعاعِ آفتاب　　(اقبال)

بیج پودے کا اہم ترین حصہ ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو پودے کی بقاءِ نوع کا کام دیتی ہے۔ بیج ہی میں پودے کا جنین اور اس کی خوراک کا ذخیرہ ہوتا ہے جن کی حفاظت قشرِ تخم کرتا ہے۔

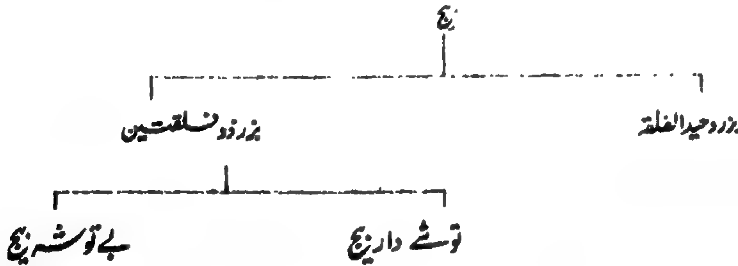
بیج دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) بزر وحید الفلقہ یا ایک پھاڑ والے بیج (Monocotyledons) مثلاً جوار، تخم پیاز، کھجور وغیرہ۔

(۲) بزر ذو فلقتین یا دو پھاڑ والے بیج (Dicotyledons) مثلاً مٹر، چنا، ارنڈ، سورج مکھی وغیرہ کے بیج۔

ذو فلقتین بیجوں کی پھر دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ توشے دار تخم یا روغنی بیج (Endospermic or Albuminous) مثلاً تخم کدو، تخم خیارین، تخم تربوز، بنولہ وغیرہ۔

۲۔ بے توشہ تخم یا غیر روغنی بیج (Non-endospermic or Ex-albuminous) مثلاً مٹر، نخود، مونگ، ماش، اڑد وغیرہ



اب ہم اس اجمال کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

بے توشہ دو پھاڑ والے بیج

بزر ذو فلقتین۔ ایسے بیج کی ساخت کو ملاحظہ کرنے کے لیے چند مٹر یا چنے کے دانے لے لیں اور انہیں رات بھر پانی میں بھگو رکھیں۔ پھر صبح کو نکال کر انھیں دیکھیں تو ان میں مندرجہ ذیل ساختیں ظاہر آنکھ سے دکھائی دیں گی:۔

۱۔ قشرِ تخم (Testa) یا بیج کا بیرونی طبق (Seed coat) یہ طبق ایک رقیق غشائی جھلی ہے جو آسانی سے علیحدہ ہو سکتی ہے۔

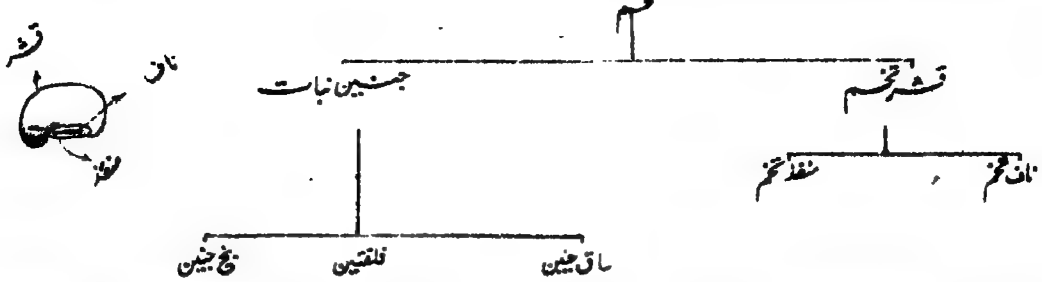
۲۔ اس قشر کے ایک طرف ایک سفید سا نکتہ ہوتا ہے جسے نافِ تخم (Hilum) کہتے ہیں۔ یہ وہ مقام ہے جو مٹر کی پھلی سے جڑا رہتا ہے۔

۳۔ نافِ تخم کے ایک طرف ایک باریک سوراخ ہوتا ہے جسے منفذِ تخم (Micropyle) کہتے ہیں۔ یہ دانہ بیج کی اندرونی ساخت تک پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر ہم بھیگے ہوئے چنے یا مٹر کے دانے کو دو انگلیوں کے درمیان آہستگی سے دبائیں تو اس منفذ سے پانی نکلنے لگے گا۔

اب اگر ہم قشرِ تخم کو احتیاط سے علیحدہ کر دیں تو ہمیں جنینِ نبات (Embryo) نظر آئے گا جو مٹر کی دو پھاڑوں یا دالوں کے درمیان

پھلنے کی طرح گڑھا ہوا ہو گا اسے اصطلاح میں ساقِ جنین (plumule) اور جو حصہ کہ بیج کی ان دالوں کے درمیان سے باہر نکلا ہوا ہے اسے بیخ جنین (Radicle) کہتے ہیں۔ جنین نبات کی خوراک کا ذخیرہ تخم کی انھیں پھاڑوں میں موجود ہوتا ہے۔

غرض مٹر یا چنے کے دانے میں مندرجہ ذیل ساختیں ملیں گی :-



دوسری مثال - چنے کا بیج بھی مٹر کے دانے جیسی ایک ذو فلقتین ساخت ہے اور جیسا کہ مٹر کا دانہ ابتدا میں پھلی کے اندر ملفوف پایا جاتا ہے اسی طرح یہ بھی اپنے ڈوڈے میں ملفوف رہتا ہے۔



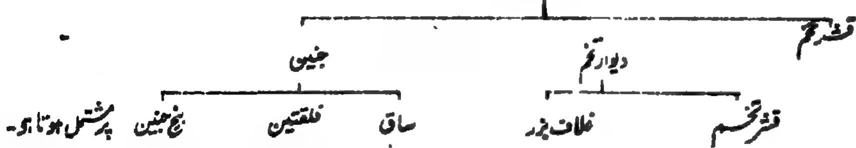
مخروطی دانے میں ایک طرف ایک چونچ سی بنی ہوتی ہے جس کے نیچے اس کا بیخ جنین (Radicle) ہوتا ہے، اسی ساخت کے کچھ اوپر ایک نشیب سا پایا جاتا ہے جس میں ناف تخم (Hilum) اور منفذ تخم (Micropyle) واقع ہے۔

اس کا قشر رنگت میں زرد یا سیاہ ہوتا ہے اور اس قشر کے نیچے اور دالوں کی پھاڑوں کے اوپر ایک اور باریک سفید پرت پایا جاتا ہے جسے غلاف بزر (Tegmen) کہتے ہیں۔

۲ - توشے دار ذو فلقتین بیج - ان بیجوں میں بھی دو پھاڑیں ہوتی ہیں۔ مثلاً ارنڈ کا بیج، بنولہ اور سورج مکھی کا بیج وغیرہ۔

سورج مکھی کا بیج اصل میں ایک ثمر صغیرہ ہے جس میں دو پھاڑیں ہوتی ہیں۔ اس ثمر کے بیرونی طبق کو قشر ثمر (pericarp) کہتے ہیں جو رنگت میں سیاہ ہے۔ اس کے نیچے زرد رنگ کا ایک اور قشر ہوتا ہے جسے قشر تخم (Testa) کہتے ہیں۔

سورج مکھی کا بیج شکل میں سہ گوشہ ہے جس کے کنارے گول ہوتے ہیں۔ اس کے جنین نبات میں ساق، بیخ اور فلقتین پائے جاتے ہیں۔ گویا



پر مشتمل ہوتا ہے۔

تیسری مثال :- ارنڈ کے بیج (کسٹر آئل سیڈ) ایک گول اور بال دار پھل میں لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ بیج بیضوی شکل کا ہوتا ہے جس کا قشر بہت سخت دبیز، ہموار، چمکیلا اور داغ دار ہوتا ہے۔ گویا تخم ایک مضبوط خول میں لپٹا رہتا ہے۔ اس کے بیضوی سرے پر ایک گول سا سفید ابھار پایا جاتا ہے جو قشر تخم کا ایک زائدہ ہوتا ہے اسے قشر نمائد (Aril) کہتے ہیں۔ جب اس بیج کو کاشت کیا جاتا ہے تو یہی حصہ زمین سے غذا کو اخذ کر کے تخم کے سخت پرت کو توڑ دیتا ہے۔ قشر تخم کے نیچے ایک باریک سفید غشائی جھلی ہوتی ہے جسے غلاف بزر (Tegmen) یا زیر قشر (Endopleura) کہتے ہیں اس غشاء کے نیچے بیج کی خوراک کا ذخیرہ یا توشہ تخم (Endosperm) ہوتا ہے جس میں جنین نبات (Embryo) رہتا ہے۔



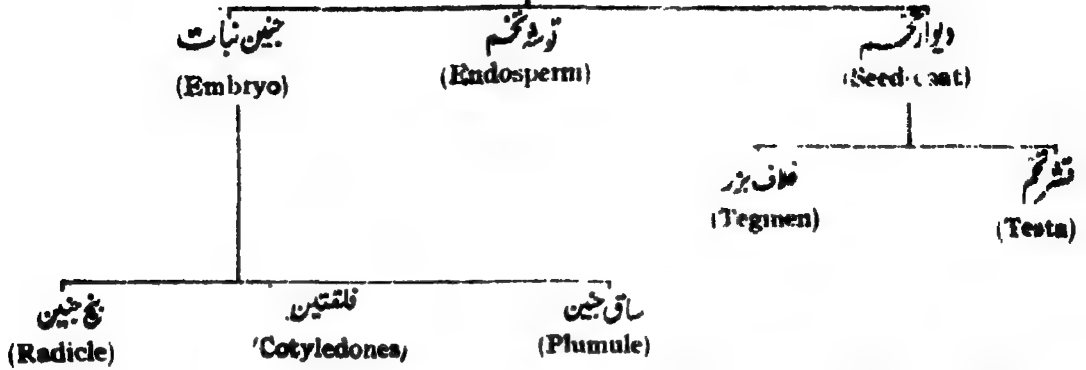
بیج کی پھاڑوں میں دو ورقی سفید رنگ کی نرم لچکدار اور پتلی دالیں ہوتی ہیں جو توشہ تخم کے ساتھ مضبوطی سے لگی رہتی ہیں۔



اب اگر بیج کے قشر کو جدا کر کے پھاڑوں کو نہایت احتیاط سے علیحدہ علیحدہ کریں تو اس میں بیخ جنین

تو اس کا اس کی نوک زائد تخم کی طرف ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک چھوٹی سی سفید ساق دو پھاڑوں کے درمیان دکھائی دیتی ہے لیکن بیج کی پھاڑیں جنین نبات کی خوراک کا ذخیرہ نہیں رکھتیں بلکہ خوراک کا ذخیرہ اس کے توشہ تخم میں موجود ہوتا ہے۔

غرض ایسے بیجوں کو توشے دار کہتے ہیں اور یہ بیج اپنی ساخت میں بے توشہ بیجوں سے بہت مختلف ہوتے ہیں۔



وحید الفلقہ:۔ وحید الفلقہ بیج کی ساخت کو سمجھنے کے لیے ہم جوار کا ایک دانہ لیتے ہیں۔

جوار کا بیج، جوار کے پھل (دبسٹہ) کا ایک دانہ ہے۔ جو شکل میں مخروطی اور اطراف میں چپٹا ہوتا ہے۔ اس کی چپٹی اطراف کے ایک طرف ایک سفید سا بیضوی داغ ہوتا ہے جو مخروط کی نوک کے پاس پایا جاتا ہے جنین نبات اسی بیضوی سفید داغ کے نیچے رہتا ہے اور باقی حصے میں نشاستہ پایا جاتا ہے۔

سودار البزر (Endosperm) کا سب سے بیرونی طبق جو قشر (Testa) کے نیچے واقع ہوتا ہے۔ دانے دار نشاستے کا طبق (Aleurone layer) ہے۔

اس بیج کا جنین نبات اچھا موٹا تازہ ہوتا ہے اور بیخ جنین (Radicle) نوک کی طرف رہتی ہے۔ خلاف ساق جنین (plumule) کے جو بیج کے گول حصے کی طرف ہوتی ہے۔ اس کا جنین نبات بیج کے کئی طبقوں کے اندر محفوظ رہتا ہے۔

جوار کے دانے میں چونکہ کوئی پھاڑ نہیں ہوتی اور صرف ایک بڑا سا دانہ ہوتا ہے اس سے اگر اسے سیدھا کاٹ ڈالیں تو ہمیں اس کی مندرجہ ذیل ساختیں نظر آئیں گی۔

۱۔ قشر (Pericarp) ۲۔ قشر تخم (Testa)

۳۔ دانہ دار نشاستہ کا طبق (Aleurone layer)

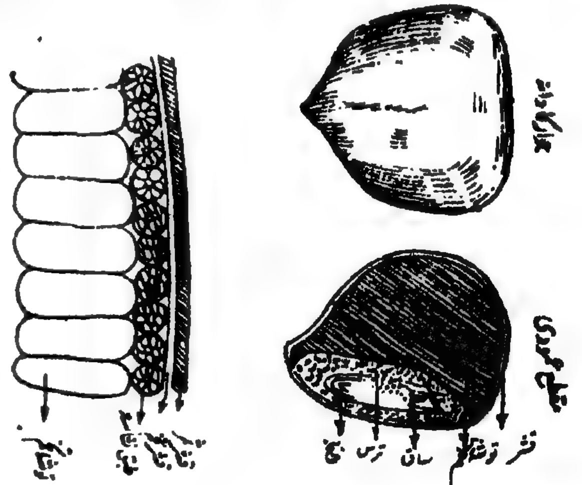
۴۔ توشہ تخم (Endosperm)

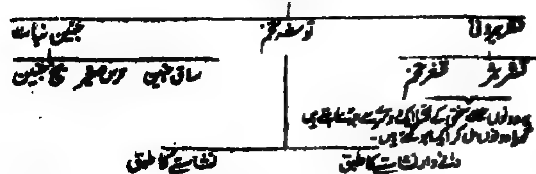
۵۔ غمد ساق (Plumule sheath)

۶۔ ترس صغیرہ (Scutellum)

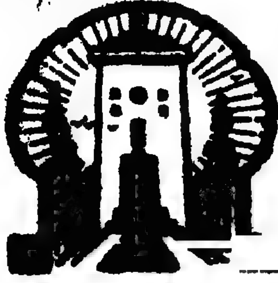
۷۔ غمد بیخ (Radicle sheath)

اس بیج کی خوراک کا ذخیرہ ترس صغیرہ میں موجود ہوتا ہے۔





یہ طبق ایک دوسرے کے اوپر نیچے واقع ہیں



پیراکی

از ڈاکٹر لیوس ، ایچ سلورس۔

گرمیوں کے جھلسا دینے والے دنوں میں کسی بلند مقام پر سے تالاب یا دریا میں کودنا کتنا دل خوش کن اور فرحت انگیز معلوم ہوا کرتا ہے۔ کھیل تماشوں میں شاید ہی کسی دوسرے کام میں اتنا لطف اور قلبی مسرت حاصل ہوتی ہو جتنی کہ پیراکی میں حاصل ہوتی ہے۔ اس سے تمام جسم اور دل دماغ میں تازگی اور زندگی کی سی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔ اور بیمار سے بیمار آدمی بھی ایک مرتبہ تو یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ تمام دنیاوی پریشانیاں اس سے کوسوں دور رہ گئی ہیں اور لہریں مارتے ہوئے شفاف پانی میں کسی بلند مقام سے چھلانگ لگا کر کسی ایسے پر فضا مقام میں پہنچ گیا ہے جس کے جان افزا ماحول کا تصور بھی دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔

بیرونی کھیلوں میں کوئی کھیل بھی ایسا ورزشی نہیں جیسی کہ پیراکی ہوتی ہے۔ اس میں جسم کے تقریباً تمام عضلات اور رگ پٹھوں کو حرکت میں آنا پڑتا ہے اور پھر لطف یہ کہ خود انسان کو یہ ورزش ورزش نہیں معلوم ہوتی بلکہ سراسر تفریح محسوس ہوا کرتی ہے۔ وہ اپنے ایک ایک عضو اور حصہ جسم کی حرکت اور جنبش سے خود کوئی بار یا مشقت نہیں محسوس کیا کرتا بلکہ جوں جوں وہ زیادہ ہاتھ پاؤں مارتا اور جسم کو پانی میں حرکت دیا کرتا ہے، اس کی قلبی مسرت اور لطف میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کافی دیر تک پانی میں اچھل کود اور بھاگ دوڑ کرنے کے بعد بھی جب کوئی شخص جھیل، تالاب، دریا یا سمندر سے ہانپتا کانپتا کنارے پر آتا ہے تو واقعی تھک جانے کے باوجود اس کی زندہ دلی اور قلبی تازگی میں کوئی فرق نہیں آتا بلکہ وہ خود کو پہلے سے زیادہ جوان اور پرجوش محسوس کیا کرتا ہے۔

یوں تو پیراکی ہر طرح اور ہر لحاظ سے انسان کی صحت میں اضافہ کرنے کا سبب ہو سکتی ہے، لیکن اس سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اگر بعض باتوں کا بھی خیال رکھا جائے اور بعض ضروری احتیاطیں بھی عمل میں لائی جائیں تو پیراکی جسمانی اور دماغی عوارض کو دور کرنے، اور انسان کو صحت مند بنا دینے کے لیے بہت زیادہ مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہے۔ جن احتیاطوں کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنے کی ضرورت ہے وہ کچھ ایسی مشکل بھی نہیں ہر پیراک جسے اپنی صحت اور زندگی عزیز ہے خوشی کے ساتھ ان معمولی سی پابندیوں کو گوارا اور برداشت کر سکتا ہے۔

جب کبھی ہمارا جی چاہے کہ قریب کے تالاب، دریا، جھیل یا سمندر میں جا کر کودیں اور گھنٹہ آدھ گھنٹے پیرا کر پانی میں رہ کر اپنا دل خوش کریں تو سب سے پہلے ہمیں وقت اور گرمی سردی کا خیال کرنا چاہیئے۔ اپنی عادات، موسم اور وقت کی کیفیتوں کو دیکھتے ہوئے ہوشیاری اور دانائی کے ساتھ یہ اندازہ کر لینا چاہیئے کہ ان حالات میں پیرنا اور پانی میں بھاگنا دوڑنا ہمارے اور ہماری صحت کے لیے مفید بھی ہوگا یا نہیں۔ اس کے بعد جب کوئی شخص پانی میں کود جائے تو اسے پیراکی کی لمبائی اس سے زیادہ نہیں بڑھانی چاہیئے جو اس کی قوت برداشت اور صلاحیت کے موافق ہو۔ یعنی اگر کوئی شخص دو فرلانگ تک پانی میں ہاتھ پاؤں مار کر جا سکتا ہے تو اس کے لیے کچھ مفید نہ ہوگا کہ وہ خواہ مخواہ دو کے بجائے چار چھ فرلانگ تک پہنچنے کی کوشش کرے۔ اور اس طرح عین دریا اور جھیل وغیرہ کے درمیان ہی اپنے میں تھکن اور کمزوری پیدا کرے۔

ان باتوں کے علاوہ جس بات کا سب سے زیادہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ پانی میں کودنے سے پہلے اپنی ناک اور کانوں کی اچھی طرح حفاظت کر لی جائے۔ اس بات کا اطمینان حاصل ہو جانا چاہیئے کہ غوطہ خوری، غواصی اور پانی میں پیراکی ان اعضاء میں پانی بھر دینے اور اس کے ذریعے سے بعض بیماریوں کے جراثیم جسم میں داخل کر دینے کا سبب تو نہیں ہو جائے گی۔

ابتدائی عمر میں بچے عموماً بہت زیادہ چست اور پھرتیلے ہوا کرتے ہیں۔ اس لیے بغیر کسی ابتدائی ٹریننگ اور تربیت کے وہ گرمیوں کے موسم میں اس خوش گوار ورزش سے دل بہلانے لگتے ہیں۔ البتہ معمر اور بالغ انسان جنہیں دنیا کے بہت سے فکر گھیرے ہوئے ہوتے ہیں، گرمیوں میں بھی اس قابل مشکل ہی سے ہو سکتے ہیں کہ بغیر پہلے تربیت حاصل کیے یا اپنے آپ کو تیار کیے جھیل ہو دریا یا سمندر میں جا کودیں اور پانی میں ہاتھ پاؤں مار کر خوب لطف بھی اٹھائیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بڑے بڑے کھلاڑی بھی جو کسی خاص کھیل میں مہارت کامل اور شہرت رکھتے ہیں جب کبھی فائنل میچ یا مقابلے کے لیے جاتے ہیں تو ہفتوں پہلے سے اپنے آپ کو تیار کرنا اور اس قابل بنانا شروع کر دیتے ہیں کہ وہ کامیابی اور برتری کے ساتھ اس کھیل میں حصہ لے سکیں۔ اس لیے ہمارے لیے ضروری ہے کہ اگر واقعی ہم گرمیوں کے دو ایک ہفتوں میں اس ورزش سے اتنا لطف اور فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں جتنا کہ پورے سال بھر ورزش کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے اور ہم اتنی ورزش کر لینا چاہتے ہیں جتنی کہ ہفتوں اور مہینوں لگاتار کرتے رہنے سے عمل میں لائی جا سکتی ہے تو ہمیں کچھ نہ کچھ وقت پہلے اس کی تیاری میں صرف کرنا چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پیراکی جتنی صحت کے لیے مفید اور قلب و دماغ کو چست کرنے والی ہے اتنی ہی وہ محنت اور مشقت کا کام بھی ہے۔ اس کے لیے باقاعدہ مشق اور تیاری کی ضرورت ہے۔

پانی کے کھیلوں میں بڑی بڑی دشواریاں بھی پیش آتی ہیں۔ یہ ہدایت تو ہر پیراک کو دی ہی جایا کرتی ہے کہ وہ کھانا کھانے کے فوراً بعد پانی میں نہ داخل ہو نہ بند پانی میں پیرنے کی کوشش کرے اور جب پانی میں ہو تو زیادہ محنت اور مشقت سے کام نہ لے خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ پانی زیادہ گہرا بھی ہو لیکن ان ہدایات پر عمل کرتے رہنے کے علاوہ ہم میں سے کتنے ایسے لوگ ہیں جو ناک اور کان کی حفاظت کی جانب بھی خاص توجہ کرتے ہیں؟ تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ پیرنے والوں کو جب کبھی جو کچھ بیماریاں لاحق ہوتی ہیں ان میں سے اکثر انہی دو اعضا کے بارے میں بد احتیاطی اور بے پروائی برتنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ناک اور کان کو بیماریوں کے جراثیم وغیرہ سے پانی میں محفوظ رکھنے کا سادہ اور آسان طریقہ یہ ہے کہ پیرتے ہوئے انسان منہ سے سانس لیتا رہے۔ ناک سے سانس لیتے رہنا اور منہ کو بند رکھنا زیادہ ماہر پیراک ہی کے بس کی بات ہے۔ اصل میں ناک اسی وقت بند کر لینی چاہیے جس وقت کہ انسان پانی میں داخل ہونے والا ہو۔ اگر بلند مقام سے پانی میں کودا جائے یا غوطہ لگایا جائے تب تو ناک کا فوراً بند کر لینا اپنی حفاظت کے لیے نہایت ہی ضروری ہو جاتا ہے۔ اس وقت تک پانی میں کودنا ہی نہیں چاہیے جب تک ناک کے دونوں نتھنے انگلیوں سے یا از خود بالکل بند نہ کر لیے جائیں، یہ بات ہمیں کسی حال میں بھی نہیں بھلانی چاہیے کہ حلق اور ناک کے راستوں سے جراثیم جسم میں داخل ہو کر اچھے سے اچھے تن درست انسانوں کو بیمار ڈال دیتے اور مرضوں کا شکار بنا دیتے ہیں۔ اگر ناک بند کر لی جائے تو پھر اس قسم کے جراثیم کو حملہ کرنے کا کوئی موقع ہی نہیں ملتا۔ البتہ زیادہ دیر تک کوئی شخص اگر پانی میں رہے تو ظاہر ہے اس دوران میں دو ایک بار ایسی بد احتیاطی ہو ہی جائے گی کہ جراثیم اُس کی ناک میں داخل ہو کر جسم کے اندرونی حصوں تک پہنچ جائیں۔

کان کے بیرونی سوراخ سے جراثیم اندر داخل ہونے کا بہت کم موقع پا سکتے ہیں۔ کان کے درمیانی حصے سے حلق تک ایک نالی ہوتی ہے جو ناک کی جڑ میں جا کر مل جاتی ہے۔ اصل میں اس مقام اتصال پر جو رطوبت جمع رہتی ہے یا پیدا ہو جاتی ہے وہ بیماریوں کی جڑ بن سکتی ہے اور یہاں سے حلق، ناک اور کان اور پھر تمام جسم کی صحت خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ بہت سے غوطہ خوروں اور پیراکوں کے کان یا ناک میں جو بیماریاں پیدا ہو جاتی ہے اس کا سبب یہی رطوبت ہوتی ہے۔ اس لیے اس بات کا بھی خاص طور پر خیال رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ جب ہمارے کانوں کے درمیانی گوشے تر اور نم ہو جائیں تو ہمیں ان میں رطوبت نہ رہنے دینی چاہیے بلکہ فوراً اسے خارج کر دینے کی کوشش عمل میں لانی چاہیے۔

سمجھنے میں جو گڑبڑ پیدا ہوتی ہے اس کا سبب بھی بڑی حد تک یہی ہوتا ہے کہ وسطی کان کے حصے سے اس نالی تک جراثیم پہنچ جاتے ہیں۔ سمندر کے پانی میں عموماً کھار اور نمک زیادہ ہوتا ہے اور خالص پانی کے مقابلے میں یہ نمکین پانی کانوں کے پردوں پر زیادہ مضر اثر ڈالتا ہے۔ اس لیے جب سمندر میں یا کسی ایسے دریا میں پیرنا ہو جہاں کا پانی کھاری ہے تو مناسب یہ ہے کہ پہلے کانوں میں اون (اور ...

بہر طور کیسی بچے کی اگر ہو تو زیادہ مفید ہوتی ہے، رکھ لی جائے۔ جو لوگ اون تیل میں بھگو کر کانوں میں رکھ لیتے ہیں وہ تو گھنٹوں تک پانی میں رہنے کے باوجود اپنے کانوں کے ذریعے سے جراثیم نہیں داخل ہونے دیتے۔ جن لوگوں کو کبھی کان کی کسی نہ کسی بیماری سے واسطہ پڑ چکا ہو ان کے لیے تو کانوں کی احتیاط اور بھی ضروری ہو جاتی ہے۔

ناک میں قدرت نے کچھ اس قسم کا نظام رکھا ہے کہ اس کی اندرونی رگوں اور گوشوں میں ہوا کو گرم کرنے چھاننے اور صاف کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ ہم سانس کے ذریعے سے جب ہوا اپنے پھیپھڑوں میں پہنچاتے ہیں تو اس کے ساتھ ہی ہماری ناک کی مشنری یہ تمام عمل کرتی ہے۔ معمولاً ناک اتنی صاف رہنی چاہیئے کہ ہوا کے نکلنے اور اندر جانے میں کوئی دقت نہ پیش آئے۔ جب کبھی نزلہ اور زکام وغیرہ کی وجہ سے ناک کی اندرونی جھلی میں کچھ جلن یا سوجن ہو تو اس حالت میں بیماریوں کے جراثیم کو ناک پر حملہ کرنے کا اکثر موقع مل جاتا ہے اگر زیادہ عرصے تک ناک کو اس حالت میں رہنے دیا جائے تو اور بھی خطرناک بیماریاں پیدا ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ کھاری پانی اور بھی جلدی جراثیم کو حلق اور دماغ تک پہنچا دیتا ہے۔ اس لیے زیادہ بہتر اور مفید صورت تو یہی ہے کہ ناک بند کر کے سانس لیا جائے اور منہ کو سانس لینے کے لیے پانی کی سطح سے کافی بلند رکھا جائے۔

پانی میں تیرنے والوں کا خیال ہے کہ پیراکی کی سب سے آسان اور مفید صورت یہ ہے کہ انسان پانی پر اوندھا لیٹ کر ہاتھوں کے بل آگے بڑھے اور پیرنے کی کوشش کرے۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ فاصلہ جلد طے ہو جاتا ہے اور منہ کو سانس لیتے رہنے کی آزادی حاصل رہتی ہے۔ جن لوگوں کو کان کے درد وغیرہ یا پیپ بہنے کی یا اسی قسم کی کوئی اور شکایت ہو ان کے لیے تو پیراکی میں یہی صورت زیادہ محفوظ ہوتی ہے اور بیماریاں قریب بھی نہیں پھٹکنے پاتیں۔

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ بچے پانی میں داخل ہوتے ہی ایک دوسرے پر چھینٹے دینے لگتے ہیں اور پانی اور کیچڑ اچھالنے لگتے ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی عمل بھی صحت کے لیے خطرناک نہیں ہو سکتا اور اس سے ناک، کان، آنکھ اور حلق وغیرہ بیماری کا شکار ہو سکتے ہیں۔ پانی کے ساتھ اکثر ریت اور کیچڑ وغیرہ بھی آنکھ، ناک اور کان میں جا پڑتی ہے۔ اور جو بچے یا بڑے پانی میں اترنے کے بعد اس قسم کے کھیلوں میں مصروف ہو جاتے ہیں ان کا کچھ عرصے تک بھی بیماریوں سے محفوظ رہ جانا واقعی تعجب خیز ہے۔

اچھلے اور پایاب پانی میں کودنا، غوطے لگانا یا ایک دوسرے پر پانی اور کیچڑ اچھالنا ایسے کام ہیں جنہیں جلد سے جلد ترک کر دینا چاہیئے۔ جس پانی میں پہلے آپ نے قدم نہیں رکھا ہو اور جس کی گہرائی وغیرہ کے متعلق آپ کو کچھ علم نہ ہو، اس میں کبھی بلند مقام پر سے غوطہ لگانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ کنارے پر کھڑے ہو کر کسی دریا، جھیل یا سمندر کے پانی کی گہرائی وغیرہ کے متعلق رائے قائم کر لینا بعض اوقات سخت خطرناک ہوتا ہے۔ جوار بھاٹے کی وجہ سے اکثر پانی کی گہرائی بدلتی رہتی ہے۔ جو لوگ ایسے پانی میں بیباکی کے ساتھ کودتے اور غوطے لگانے کی کوشش کرتے ہیں تو کبھی وہ اپنا سر بھی پھوڑ بیٹھتے ہیں اور ذرا سی بداحتیاطی اور بے پروائی کی بدولت اپنی صحت خطرے میں ڈال لیتے ہیں۔ اگر بدقسمتی سے پیرنے وغیرہ کی بدولت کسی شخص کو آنکھ، ناک یا کان کا کوئی مرض لاحق ہو جائے تو فوراً اس کا باقاعدہ علاج کرنا چاہیئے۔

یہ بات ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ بہت سی بیماریاں جن پر آج قابو پایا جا سکتا ہے کل ان کا علاج اور شفایابی قابو سے باہر کی بات ہو جاتی ہے۔ خصوصاً اپنے کانوں کے متعلق ہمیں کبھی غفلت نہیں برتنی چاہیئے۔ کانوں کے پردوں کو آج جو معمولی سا نقصان پہنچ سکتا ہے اگر ہم اس کی طرف فوراً متوجہ نہ ہو جائیں تو کل وہی خرابی ناقابل علاج صورت اختیار کر کے ہمیں سماعت جیسی دولت اور نعمت سے ہمیشہ کے لیے محروم کر سکتی ہے۔

جب کبھی کان میں کوئی تکلیف پیدا ہوتی ہے تو اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کان کے درمیانی حصے میں، اس مقام پر جہاں درد ہوتا ہے سوجن سی ہو جاتی ہے اور جلن اور درد محسوس ہوتا ہے۔ جب کبھی ناک بند ہو جاتی ہے تو اور بھی بیماریوں کا اندیشہ کیا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بار بار پانی میں بلندی پر سے کودنے، غوطہ لگانے اور آنکھ، ناک کی کافی احتیاط نہ رکھنے کی بدولت آنکھوں کے پپوٹے درما

جاتے ہیں۔ اور آنکھیں بھی اچھے خاصے دکھ اور تکلیف میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔

آخر میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ پانی میں پیرتے وقت سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ صحیح طور پر سانس لیا جائے عام طور پر یہی بہتر ہے کہ منہ سے سانس لیا جاتا رہے۔ صرف وہی لوگ جو پیراکی میں ماہر ہوتے ہیں پانی میں رہتے اور اچھل کود کے وقت بھی سانس لینے کا طریقہ نکال سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو ناک یا کان کی بیماریاں کبھی رہ چکی ہوں یا اب بھی وہ اسی قسم کے عوارض میں مبتلا ہوں، انہیں تو اس وقت تک پانی میں قدم بھی نہیں رکھنا چاہیئے جب تک کہ وہ پوری طرح ان ہدایتوں پر عمل پیرا نہ ہولیں جو اس مضمون میں پیش کی گئی ہیں۔ اگر ایسے لوگ پانی میں جانے سے پہلے اپنی ناک اور کانوں کی کافی طور پر حفاظت نہیں کرسکتے تو اس کا اندیشہ کیا جاسکتا ہے کہ اس فرحت بخش ورزش سے انہیں فائدے کے بجائے کچھ نقصان ہی پہنچ جائے گا اور وہ پیراکی کے ذریعے اپنی صحت کو بہتر بنانا تو ایک طرف اور طرح طرح کے عوارض اور بیماریوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ایسے اشخاص اگر گرمیوں میں پانی تک پہنچنے اور تیرنے کا شوق پورا کرنے سے باز رہ ہی نہیں سکتے تب بھی ان کے لیے کم سے کم یہ بات نہایت ضروری ہے کہ بلند مقامات پر سے کودنے اور پانی میں غوطے لگانے سے بچیں۔ ناک اور کان میں تو تن درست سے تن درست آدمی کو بھی کسی طرح پانی نہیں بھرنے دینا چاہیئے۔ جب کوئی شخص جھیل، تالاب یا دریا میں نہاکر باہر آئے تو اس کو سب سے پہلے یہ اطمینان کر لینا چاہیئے کہ اس کے کانوں یا ناک میں پانی تو نہیں گیا ہے۔ اگر خدانخواستہ ان دونوں اعضا میں سے کسی ایک میں تالاب یا دریا کے پانی کی خفیف سی مقدار بھی موجود ہے تو اسے فوراً خارج کر دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اگر تمام تدابیر عمل میں لانے کے باوجود بھی یہ اطمینان نہ حاصل ہوسکے تو فوراً معالج سے رجوع کرنا چاہیئے۔

جو لوگ ان احتیاطی اور حفاظتی تدابیر کا خیال رکھتے ہیں وہی اصل معنی میں پیراکی جیسے فرحت بخش کام اور صحت افزا ورزش سے پورا پورا فائدہ حاصل کرنے کا دعوٰے کرسکتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۲ سے)

چاول اور تخم پیاز کی ساخت بھی جوار کے بیج کے مشابہ ہے۔

دوسری مثال۔ کھجور کا تخم ایک سخت اور سنگین گٹھلی ہے جو اپنے پھل کے اندر مستور رہتی ہے۔ یہ گٹھلی لمبوتری ہوتی ہے جس کے ایک طرف درمیان میں ایک میزاب (Groove) پائی جاتی ہے۔ اسی میزاب کے مقابل پشت کی طرف منفذ تخم کا نشیب پایا جاتا ہے۔ اس کا توشہ تخم ساق اور بیخ بہت سخت قسم کے ہوتے ہیں اور اپنے نشو ونما کے لیے شدید گرمی کے مقتضی ہیں۔

بیج کے افعال — خاک میں تجھ کو ملایا ہے مقدر نے اگر ۔۔۔ تو عصا افتادے سے اپنی مثال دانہ کر (علامہ اقبال)

جب ہم بیج کو بوتے ہیں تو یہ موافق ماحول میں زمین کی رطوبات، سورج کی گرمی اور موسم کی فضا سے اثر پذیر ہو کر مختلف تغیرات قبول کر کے پھوٹ نکلتا ہے۔ چنانچہ زمین کی آبی رطوبات منفذ تخم کی راہ سے بیج کے اندر داخل ہو کر اسے پھلا دیتی ہیں اور جنین نبات بیج کی دالوں کی پھانکوں سے اپنی خوراک اخذ کر کے ہر دو اطراف میں پھوٹ پڑتا ہے۔ ساق جنین زمین سے باہر نکل آتی ہے۔ اور بیخ جنین زمین کے اندر چلی جاتی ہے۔ جب دال کی پھانکوں میں غذا کا ذخیرہ ختم ہو جاتا ہے تو یہ پھانکیں مرجھا کر سکڑ جاتی ہیں اور علیحدہ علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ ساق جنین کا وہ حصہ جو زمین کے اندر رہتا ہے زیر زمین (Hypogeal) کہلاتا ہے اور وہ حصہ جو جنین کے ساتھ ملحق رہتا ہے اُسے تحت الفلقہ (Hypocotyl) کہتے ہیں۔

اب یہ ساق ہوا سے اور بیخ زمین کے محلول مواد سے اپنی غذا اخذ کرنے لگتے ہیں۔ اور اس تمام تغیرات کو اصطلاح میں نمو نباتات (Germination) کہتے ہیں۔

جب بیج سے پودا تیار ہو جاتا ہے تو اپنی بقاء نوع کے لیے پھر سینکڑوں بیج پیدا کرتا ہے۔ غرض بیج کے پھوٹنے اور اس کی نمو کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے جس سے زمین کا مواد غذائی حل ہو کر پودے کی غذا کے کام آتا ہے۔ اس کے علاوہ سورج کی گرمی اور موسم کی رفاقت بھی ضروری ہے۔ قرآن کریم نے بھی اس فلسفہ کو نہایت پیارے الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

(باقی آئندہ)

علم اور حکمت کے خزانے

اُردو کی طبّی صحافت میں "ہمدرد صحت" ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری و معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفریں حیثیت رکھتا ہے اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہ پورا کر دیا ہے۔ اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سال گرہ کی تقریب میں جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں۔ قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرائے جائیں لیکن اس کے لئے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرائی گئی ہیں جو جولائی سنہ [illegible] سے جون سنہ [illegible] تک اور جولائی سنہ [illegible] سے جون سنہ [illegible] تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ ان میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں یعنی تجدد و اعادہ شباب اور درازی عمر پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔

اِن جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ سنہ [illegible] کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادہ شباب اور درازی عمر تھا اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں سے ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ سنہ [illegible] کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے الاطفال کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل، ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ سنہ [illegible] کی جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں۔ دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ بر اعظموں کے ہیں۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صد ہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۷۰۰ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں نہ صرف اطباء ہی کے لئے ضروری ہیں بلکہ عوام اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

افسانہ
یوسفِ گم گشتہ

(ایک یورپین لیڈی ڈاکٹر کے قلم سے)

ڈاکٹری کا امتحان پاس کرتے ہی مجھے ہندوستان کے صوبۂ سرحد میں اچھی ملازمت مل گئی۔ اور میں اپنے طویل سفر کی تیاری میں مصروف ہو گئی۔

ہندوستان روانہ ہونے سے دو دن پہلے ایک سہیلی کے ہاں میری دعوت تھی اور اس میں متعدد خواتین شریک تھیں۔ میری میز پر ایک معمر خاتون تشریف فرما تھیں، جن سے میں واقف نہ تھی۔ انہیں جب میرے ہندوستان جانے کا حال معلوم ہوا تو انہوں نے میری طرف معنی خیز نگاہوں سے دیکھا۔ پھر گرم جوشی سے میرا ہاتھ پکڑ کر بولیں "تم ہندوستان جا رہی ہو ---- صوبۂ سرحد جا رہی ہو ---؟ مجھے تمہاری قسمت پر رشک ہے۔"

میں نے بڑی بی کی طرف پلٹ کر غور سے دیکھا۔ ان کی عمر تو غالباً پینتالیس سال کے لگ بھگ ہوگی، لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمانے کی مصیبتوں یا رنج و غم کے ہجوم نے انہیں وقت سے پہلے بوڑھی بنا دیا ہے۔ میں بولی۔ "جی ہاں، مجھے صوبۂ سرحد میں ملازمت مل گئی ہے اور میں پرسوں روانہ ہو جاؤں گی۔" بوڑھی خاتون نے ایک عجیب محویت کے عالم میں میرے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "تم خوش نصیب ہو۔ کاش مجھے بھی سرحد جانے کا موقع مل جاتا۔ میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا یہی ہے کہ ایک مرتبہ ہندوستان کا سرحدی علاقہ دیکھ لوں۔"

میں حیران ہو کر بولی "آخر صوبۂ سرحد میں آپ کے لئے ایسی کیا کشش ہے؟ وہ تو ایک دشوار گزار، ویران پہاڑی علاقہ ہے جہاں زندگی کی کوئی آسایش دستیاب ہونا تو درکنار زندگی ہی ہر وقت خطرے میں رہتی ہے۔ ملازمت اور فرض کی ادائے گی دوسری چیز ہے۔ ورنہ وہاں بخوشی جانے کی تمنا کون کر سکتا ہے؟"

وہ بولیں "مجھے وہاں جانے کی تمنا ہے۔ میں وہاں جانے کے لیے دعائیں کرتی ہوں۔ میں سرحدی علاقہ دیکھ لینے کے لیے اپنی زندگی کے آخری سانس بھی قربان کر دینے کے لیے تیار ہوں۔"

میری حیرت بڑھ گئی۔ پوچھا "آپ کو وہ خوفناک سرزمین دیکھنے کا اس قدر شوق کیوں ہے؟"

بوڑھی خاتون (جن کا نام مجھے بعد میں معلوم ہوا۔ مسز ڈائمنڈ تھا) کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امنڈ پڑا۔ بولیں "سرحد کی سرزمین پر میرا اکلوتا نوجوان بیٹا ابدی خواب کے مزے لوٹ رہا ہے ---- میرا فیلکس بہت خوب صورت اور بہادر نوجوان تھا۔ پٹھانوں کی جنگ میں مردانہ وار ہلاک ہوا۔ مجھے اس کے قتل ہونے کا زیادہ رنج نہیں ہے بلکہ میں اس کی موت پر فخر کرتی ہوں کہ اس نے سرحد میں انگلستان کے پرچم عظمت کو برقرار رکھنے کے لیے جان دی۔ رنج اس بات کا ہے کہ کئی ماہ کا عرصہ گزر گیا۔ ایک سال ہونے کو آیا میں اب تک اپنے اکلوتے لال کی آخری خواب گاہ دیکھنے نہ جا سکی۔ فیلکس مجھ سے بہت محبت کرتا تھا۔ اس کی روح سرحد کے پہاڑوں پر مجھے پکارتی ہوگی ---!"

"آپ کے بیٹے کی قبر کہاں ہے؟"

"قبر کہاں؟ فیلکس کی لاش دستیاب نہیں ہوئی۔ جس جگہ وہ زخمی ہو کر گرا تھا وہاں اس کے ساتھیوں نے اس کی یادگار قائم کر دی ہے ----"

مسز ڈائمنڈ سے مجھے کافی دلچسپی پیدا ہو گئی اور جس دن میں ہندوستان روانہ ہونے والی تھی، خاص طور پر اُن سے

گئی۔ مسز ڈائمنڈ بہت اخلاق سے پیش آئیں اور مجھے اپنے اکلوتے مقتول بیٹے فیلکس کی تصویر بھی دکھائی۔ تیئس چوبیس سال کا بہت خوبصورت نوجوان تھا۔ جس کی آنکھوں میں غیر معمولی کشش تھی۔ میں یہ تصویر دیر تک دیکھتی رہی اور مسز ڈائمنڈ اپنے بیٹے کی بہت تعریف کرتی رہیں۔

رخصت کے وقت مسز ڈائمنڈ نے بہت محبت کے ساتھ مجھے اپنے سینے سے لگا کر کہا: "میں تمہیں اپنی بیٹی سمجھ کر تم سے ایک درخواست کرتی ہوں — بولو، اپنی بوڑھی ماں کی پہلی اور آخری درخواست پوری کرو گی؟"

میں نے جواب ہاں میں دیا۔

مسز ڈائمنڈ بولیں: "تم میرے فیلکس کی یادگار کا فوٹو لے کر مجھے بھیج دینا۔"

میں انگلستان سے ہندوستان تک طویل مسافت طے کرنے کے بعد پشاور پہنچ گئی، جہاں سے مجھے ایک سرحدی چوکی پر متعین کر کے بھیج دیا گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا، جہاں مٹھی بھر انگریز افسر اور تھوڑے سے ہندوستانی سپاہی جنگجو سرحدی قبائل سے مقابلے کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ شمشیر زنی کے علاوہ پٹھانوں کی تالیفِ قلوب بھی اسی مختصر فوج کے ذمے تھی اور مجھے کمانڈنگ آفیسر نے خاص طور پر ہدایت کی تھی کہ جو بیمار پٹھان عورتیں دوا لینے آئیں اُن کا علاج بہت اخلاق اور احتیاط کے ساتھ کیا جائے۔

مجھے پہلے روز تو اس علاقے میں بہت وحشت ہوئی، آئے دن پٹھانوں کے حملے اور رائفلوں کی گونج۔ لیکن چند روز بعد میں اس نئے ماحول سے مانوس ہو گئی اور اُن پٹھان عورتوں اور بچوں سے جو میرے پاس علاج کے لیے آتے تھے میرا دل بہلنے لگا۔ میں نے ہندوستان روانہ ہونے سے پہلے کتابوں کی مدد سے پشتو زبان سیکھنی شروع کر دی تھی۔ شروع میں تو مترجم کی ضرورت ہوئی لیکن جب پٹھان عورتیں مجھ سے برابر ملنے جلنے لگیں تو مترجم کی ضرورت باقی نہ رہی اور چند روز کے اندر ہی میں ضرورت کے مطابق پشتو سمجھنے اور بولنے لگی۔

مسز ڈائمنڈ کی یاد میرے دل سے محو نہ ہوئی تھی۔ ایک دن میں نے کمانڈنگ آفیسر سے وہ مقام دیکھنے کی خواہش ظاہر کی جہاں مسز ڈائمنڈ کا اکلوتا بیٹا زخمی ہو کر گرا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ وہ نوجوان اپنے ساتھیوں میں بہت ہر دل عزیز تھا اور لوگ اُسے اب بھی یاد کرتے تھے۔

دوسرے دن کمانڈنگ آفیسر مجھے وہ مقام دکھانے لے گیا۔ ناتراشیدہ پتھروں کا ایک ڈھیر تھا جس پر لکڑی کی چھوٹی سی صلیب نصب تھی اور اس پر لکھا ہوا تھا "فیلکس ڈائمنڈ"۔ یہ تھی اس خوبصورت نوجوان کی آخری یادگار جس کی تصویر مجھے مسز ڈائمنڈ نے دکھائی تھی! میں نے اس جگہ کا فوٹو لیا۔

شام کا وقت تھا۔ میں اپنے چھوٹے سے کمرے میں بیٹھی ایک کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی کہ کسی نے مجھے آہستہ سے آواز دی۔ میں نے بڑھتی ہوئی تاریکی میں دیکھا، چادر میں لپٹی ہوئی ایک پٹھان عورت کھڑی تھی۔ میں نے اسے اپنے مطب کے کمرے میں جانے کا اشارہ کیا اور خود اس کے پاس جا کر کہا "شام کو دواخانہ بند ہو جاتا ہے۔ تمہیں کیا میجر صاحب کا حکم نہیں معلوم؟ تم اس وقت کیوں آئیں؟"

یہ ایک تنومند اور لمبی تڑنگی عورت تھی۔ خوشامد کے انداز میں دونوں ہاتھ میری طرف اٹھا کر بولی: "میں اپنے لیے دوا لینے نہیں آئی ہوں ایک دوسرے آدمی کے لیے آئی ہوں۔ وہ بہت بیمار ہے۔ مر رہا ہے۔ اس پر رحم کیجیے۔" میں بولی "تو کیا میں رات کو کسی بیمار کو دیکھنے جاؤں؟" وہ عورت بولی: "میں جانتی ہوں کہ رات ہو رہی ہے اور راستہ بھی خراب ہے۔ لیکن میں تمہیں حفاظت سے اپنے ساتھ لے چلوں گی میم صاحب بیمار کی جان بچا لو۔ میں تمہاری لونڈی ہوں۔"

میں نے حیرت سے کہا: "راستہ بھی خراب ہے؟ قلعہ کے آس پاس جو گاؤں ہیں کیا ان میں مریض ہے؟"

وہ شمال کی طرف اشارہ کر کے بولی: "نہیں مریض بہت دور ہے۔ پہاڑ کے اُس طرف۔"

میری حیرت اور بھی بڑھ گئی۔ میں سرحدی علاقے میں رات کے وقت چھاؤنی سے دور کسی مریض کو دیکھنے جاؤں!

میں نے کہا: "میجر صاحب مجھے رات کو کس طرح جانے دیں گے؟" وہ عورت بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ پھر بولی "آپ

کچھ تکلیف تو ضرور ہوگی، لیکن مریض کی جان بچ جائے گی۔ میجر صاحب سے نہ پوچھئے چپکے سے میرے ساتھ چلی چلئے۔ ہم پٹھان جھوٹ نہیں بولتے کسی بات سے ڈرئیے نہیں۔ آپ کا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔ آپ اگر نہ گئیں تو مریض مر جائے گا اور ——" اس کے بعد پٹھان عورت میرے قریب جھک کر چپکے سے بولی۔ "مریض ہمارے دیس کا آدمی بھی نہیں ہے۔"

"مریض ہمارے دیس کا آدمی نہیں ہے ——!" یہ الفاظ سن کر میری حیرت اور بھی بڑھ گئی۔

ایک نوجوان یورپین عورت کا رات کے وقت تنہا آزاد سرحدی علاقے میں داخل ہونا، جہاں انگریزوں کے بدترین دشمن بیٹھے ہوں کچھ کم خطرناک نہ تھا۔ مگر میں تو اس پٹھان عورت کے زار و قطار رونے سے متاثر ہوئی اور کچھ اوپر کے الفاظ سن کر کہ مریض کسی دوسرے ملک کا رہنے والا ہے، میرا اشتیاق بڑھ گیا اور میں تمام نتائج و عواقب سے بے فکر ہو کر اس عورت کے ساتھ پوشیدہ طور پر جانے کے لئے تیار ہو گئی۔ کمانڈنگ آفیسر سے اجازت طلب کرنا بے سود تھا۔ جانتی تھی کہ وہ مجھے اس خطرناک اقدام کی کبھی اجازت نہ دیں گے۔

میں نے اس عورت سے کہا: "اگر تم مجھے آثار صبح ظاہر ہونے سے پہلے یہاں پہنچا دینے کا وعدہ کرو تو میں تمہارے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہوں۔"

عورت نے قرآن کی قسم کھا کر وعدہ کیا اور میں پٹھان عورتوں کے طرز پر برقع اوڑھ کر رات کی تاریکی میں اس کے ساتھ روانہ ہو گئی۔

میری یہ حرکت اگر خطرناک تھی تو راستہ بھی کچھ کم خطرناک نہ تھا۔ آسمان سے باتیں کرتے پہاڑوں کی چڑھائی، تنگ پگڈنڈی، جس پر ایک وقت میں ایک ہی آدمی گزر سکتا تھا، دونوں طرف سینکڑوں فیٹ گہرے مہیب غار۔ مگر ہمراہی عورت درحقیقت بہت ہی مضبوط اور دلیر تھی۔ کئی مرتبہ جب راستہ خراب ہوا یا میں بہت تھک گئی تو اس نے مجھے اپنی پیٹھ پر لاد لیا۔

کئی گھنٹے تک ہم سرحد کے خوفناک پہاڑوں پر چلتے یا رینگتے رہے۔ چاند اب نکل آیا تھا۔ آخر کار وہ پٹھان عورت ایک ایسے مقام پر جا کر رکی جو بہت بڑی چٹان میں ایک گہرے سوراخ کی طرح نظر آ رہا تھا۔ عورت نے منہ سے ایک خاص قسم کی آواز نکالی اور سوراخ کے اندر سے، جو درحقیقت ایک بڑی گپھا کا دہانہ تھا، پتھر سرکا۔ وہ عورت مجھے لے کر اندر داخل ہوئی۔

یہ ایک کافی بلند، وسیع اور آرام دہ غار تھا۔ مجھے دیکھ کر حیرت ہوئی کہ جنگجو پٹھان پہاڑوں کے اندر کس قدر آرام دہ غار تراشتے ہیں۔ غار کے دہانے پر ایک نوعمر گوری ہیکل لڑکی بیٹھی تھی اس نے چراغ کی دھندلی روشنی میں مجھے حیرت کی نگاہوں سے دیکھا۔ ایک گوشے میں مریض دنبوں کی کھالوں پر لیٹا کراہ رہا تھا۔

روشنی اس قدر کم تھی کہ مجھے مریض کا چہرہ اچھی طرح نظر نہ آ سکتا تھا۔ میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر نبض پر ہاتھ رکھا۔ بخار تیز تھا نبض پر ہاتھ رکھتے ہی مریض چونک پڑا اور اس نے صاف انگریزی میں کہا "میری ماں، پیاری ماں، تم کہاں ہو؟"

میں نے حیرت سے اس پٹھان عورت کی طرف دیکھ کر کہا: "یہ تو انگریز ہے۔ یہاں یہ کیسے آیا؟"

عورت نے کسی قدر سہم کر جواب دیا "آپ خفا نہ ہوں بے شک یہ آپ ہی کے ملک کا آدمی ہے۔ لیکن میں اس کی دشمن نہیں ہوں میں نے اس کی جان بچائی ہے اور اپنے بیٹوں کی مدد سے اسے یہاں چھپا رکھا ہے ——"

مریض نے کراہ کر کروٹ بدلی اور پھر انگریزی میں بڑبڑایا "اماں تم میرے پاس سے پھر چلی گئیں۔"

اب میں نے چراغ قریب کر کے اس کی صورت دیکھی۔ درحقیقت وہ انگریز تھا۔ مگر رنگ جھلسا ہوا، سر اور ڈاڑھی کے بال پٹھانوں کی طرح بڑھے۔ مریض نے آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا۔ میں چونک پڑی۔ یہ پرکشش اور خوب صورت آنکھیں تو میں نے کہیں دیکھی ہیں ——!

مریض نے پھر آنکھیں بند کرتے ہوئے لرزتی آواز سے کہا "ہائے کتنا پیارا خواب تھا —— میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ اماں تم پھر میرے خواب میں آ جاؤ۔ اور مجھے پھر ایک مرتبہ کہو "پیارے فیلکس"۔

میرا دل دھڑکنے لگا۔ فیلکس ـــــ! کہیں یہ مسز ڈائمنڈ کا وہی نوجوان بیٹا تو نہیں جسے وہ مردہ سمجھ کر صبر کر چکی ہیں۔

مریض کی بے چینی میں اضافہ ہو گیا۔ وہ ادھر ادھر کروٹیں بدل کر چلایا "اماں، ایک دفعہ اپنی زبان سے کہہ دو، میرے پیارے فیلکس" میں اب ضبط نہ کر سکی۔ اُس کی پیٹھ پر محبت سے ہاتھ رکھ کر میں نے بھرائی ہوئی آواز سے کہا "میرے پیارے فیلکس"۔ مریض ایک لمحہ اس نے وحشت کی نظر سے مجھے دیکھا۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیل رہی، ننھے بچوں کی طرح میری طرف ہاتھ پھیلا کر بولا "اماں! میری اماں! مجھے پیار کر لو"

میں غریب الوطن مریض کے کرب و اضطراب میں اضافہ کرنا نہیں چاہتی تھی۔ میں نے آہستہ سے اُس کی پیشانی چوم لی۔ مریض نے میری گردن میں ہاتھ ڈال دیئے اور میرا دل دھڑکنے لگا۔

مریض کے چہرے پر اب تدریجاً سکون کے آثار طاری تھے۔ میں نے اسے دوا پلائی اور تھوڑی دیر بعد ایسا معلوم ہوا کہ مریض سو رہا ہے۔ رات زیادہ گزر چکی تھی۔ غار کے دہانے پر پٹھان عورت اور اُس کی لڑکی کے خراٹوں کی آواز آ رہی تھی۔ میری آنکھ بھی جھپک گئی۔ نہ جانے کتنی دیر تک میں غنودگی کے عالم میں رہی۔ دفعتاً کسی نے میرا ہاتھ چھوا اور میں چونک پڑی۔ مریض مجھے بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔

مریض نے مجھ سے کہا "میں سمجھ رہا تھا کہ میری ماں آگئی۔ لیکن تم کون ہو ـــــ؟ ہائیں، ایک انگریز عورت!"

میں نے جواب دیا "تمہاری ماں یہاں نہیں ہیں۔ میں فوجی چھاؤنی کی لیڈی ڈاکٹر ہوں اور تمہارے علاج کے لیے آئی ہوں۔"

"پھر وہ کون عورت تھی جس نے ـــ میرا مطلب یہ ہے۔ کیا میری ماں یہاں نہ تھی؟"

"وہ کون عورت تھی جس نے ـــ" یہ ادھورا جملہ مریض کی زبان سے سُن کر میں شرما گئی۔ بولی "جی ہاں۔ آپ کی والدہ صاحبہ یہاں نہیں ہیں۔ مگر خدا کے لیے آپ زیادہ باتیں نہ کیجئے۔ آرام سے لیٹے رہیئے۔"

"آپ فکر نہ کیجئے۔ اب میں اچھا ہوں۔ آپ کی دوا بہت اچھی ہے۔"

رات کا اب آخری حصہ تھا۔ میں خوب جانتی تھی کہ آثارِ صبح ظاہر ہونے سے پہلے اگر میں چھاؤنی واپس نہ پہنچ گئی تو معاملہ طول کھینچ جائے گا۔ میں نے پٹھان عورت کو جگایا اور مریض سے رخصت طلب کر کے عورت کے ساتھ چھاؤنی روانہ ہو گئی۔ صبح سے پہلے ہی میں اپنے کیمپ میں واپس آگئی اور کسی شخص کو میرے پُراسرار سفر کا حال معلوم نہ ہو سکا۔

سورج غروب ہونے کے بعد وہی پٹھان عورت پھر مجھے لینے کے لئے آئی اور میں اس کے ساتھ چلی گئی۔

مریض غار کے دہانے پر میرے انتظار میں بیٹھا تھا۔ اُس کی حالت پچھلی رات سے کہیں بہتر تھی۔ اُس نے گرم جوشی سے مصافحہ کر کے کہا "آج مجھے تم پر اپنی ماں کا دھوکا نہیں ہو سکتا۔"

مریض کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ تھی۔ اس کی آنکھیں مجھے غیر معمولی طور پر دلکش معلوم ہو رہی تھیں۔

میں نے جواب دیا۔ "مجھے خوشی ہے کہ میں نے تمہاری ماں کے لئے تمہیں ڈھونڈ نکالا۔"

اس کے بعد میں نے اسے مسز ڈائمنڈ کا پورا حال سنایا۔ فیلکس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ بولا "ہاں، میں اسی غم نصیب ماں کا بیٹا ہوں۔ میں جنگ میں زخمی ہو کر گرا تھا۔ پٹھان مجھے مردہ سمجھ کر پہاڑ پر گھسیٹ لائے۔ لیکن جب انہیں معلوم ہوا کہ میں زندہ ہوں تو ان میں جھگڑا شروع ہوا۔ کچھ پٹھان کہتے تھے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ کچھ لوگ کہتے تھے کہ اس سے زرِ فدیہ وصول کرنا چاہیئے۔ یہ پٹھان عورت جو تم کو یہاں لائی ہے اس کی مالی امداد کسی انگریز افسر نے بہت مصیبت کے وقت کی تھی۔ اس احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے شریف پٹھان عورت نے مجھ انگریز کی جان بچانے کا فیصلہ کر لیا۔ اور اپنے دو جوان بیٹوں کی مدد سے مجھے اٹھا کر یہاں لے آئی۔ عورت نے میرے زخموں کا علاج کیا اور میں اچھا ہو گیا۔ عورت نے وعدہ کیا تھا کہ میں تم کو کسی دن موقع پا کر انگریزی علاقے میں پہنچا دوں گی۔ مگر مجھے پھر بخار آنے لگا اور کئی مہینے سے بیمار تھا۔"

(بقیہ صفحہ ۳۱ پر دیکھئے)

الامراض والعلاج — ذیابیطس

(ڈاکٹر این۔ سی۔ گرانٹ ایم۔ ڈی)

معدے کے غدودوں سے ایک خاص قسم کی رطوبت خارج ہوتی ہے جسے طبی اصطلاح میں "انسولین" کہتے ہیں۔ یہ رطوبت شکر اور چربی کے ان اجزاء کو جو غذا کے ساتھ جسم میں داخل ہوتے ہیں ایک خاص شکل میں منتقل کر کے جگر اور دیگر اعصاب جسمانی میں آئندہ استعمال کے لیے محفوظ کر دیتی ہے۔ جب اس رطوبت خاص کی پیدائش میں کمی ہو جائے تو شکر جزو بدن بننے کے بجائے پیشاب کے ساتھ خارج ہونے لگتی ہے اور انسان مرض ذیابیطس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جتنی انسولین کی پیدائش میں کمی ہوگی اتنا ہی ذیابیطس کا حملہ زیادہ شدید ہوگا۔

ذیابیطس کی علامت خاص پیشاب میں شکر آنا ہے لیکن عوام کو اپنی اس حالت کا علم اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ ڈاکٹر ان کے پیشاب کا معائنہ نہ کرے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ ذیابیطس میں مبتلا ہو جانے کے باوجود مرض کے حملے سے بے خبر رہتے ہیں اور ان کا مرض آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے۔

ذیابیطس کے ابتدائی حملے کی یہ تین خاص علامتیں ہیں :-

(۱) پیشاب بار بار اور زیادہ مقدار میں ہونا۔

(۲) بھوک اور پیاس کا بڑھ جانا۔

(۳) زیادتی خوراک کے باوجود جسمانی طاقت اور وزن کا کم ہونا۔

ذیابیطس کے علاج کے سلسلے میں سب سے زیادہ مریض کی غذا کا خیال رکھنا پڑتا ہے اور چوں کہ مریضوں کی طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں اس لیے تمام مریضوں کے لیے کوئی ایک خاص قسم کی غذا تجویز نہیں کی جا سکتی۔

ذیابیطس کے مرض میں سب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ کسی طریق پر معدہ کے غدودوں کی رطوبت یعنی انسولین کی کمی پوری کی جاسکے۔ یہ کمی پوری ہوتے ہی پیشاب میں شکر کا اخراج رک جاتا ہے اور شکر جزو بدن ہونے لگتی ہے۔ چنانچہ مختلف ممالک کے ماہرین طب سال ہا سال سے انسولین کا بدل تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یورپ و امریکہ کی کئی لیبوریٹریوں میں اس کے متعلق وسیع تجربات بھی کیے گئے۔ مگر کوئی خاص کامیابی نہ ہوئی۔ آخر سنہ ۱۹۲۰ء میں ڈاکٹر بینٹنگ اور پروفیسر لسبٹ مدت کی کوششوں کے بعد "انسولین" تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے اور دنیائے طب نے بہت جلد اس کامیاب ایجاد کے فائدوں کا اعتراف کر لیا۔ میں بھی اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر ذیابیطس میں مناسب غذا کے ساتھ "انسولین" کے انجکشن بہت مفید سمجھتا ہوں۔

انجکشن بہت قلیل مقدار میں کرنے چاہئیں اور مریض کی حالت کو دیکھتے ہوئے تجربہ کار ڈاکٹر انسولین کی مقدار میں کمی بیشی کر سکتا ہے۔ بہت سے مریض ایسے بھی ہیں جو انجکشنوں سے گھبراتے ہیں۔ اُن کے لیے انسولین کو طریقوں پر تیار کرنے کی کوشش ضرور ہو رہی ہے کہ وہ اسے کھا سکیں۔ مگر ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ اس وقت سوائے انجکشن کے کوئی کامیاب طریقہ انسولین کو جسم میں داخل کرنے کا اب تک دریافت نہیں ہو سکا ہے۔

ذیابیطس سے بچنے کے لیے چند باتوں کی احتیاط ضروری ہے جو میں اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر نیچے لکھتا ہوں :-

(۱) زیادہ کھانے کی عادت ترک کر دی جائے۔

(۲) جسم کا وزن زیادہ بڑھنے نہ دیا جائے۔

(۳) پابندی کے ساتھ روزانہ ورزش کی جائے۔

(۴) پیروں کی حفاظت۔ تنگ جوتے پہننے سے احتیاط۔

(۵) معدے کی صفائی کا خیال۔ قبض نہ ہونے دیا جائے۔ ساتھ ہی دستوں سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔

(۶) زیادہ غصہ، فکر اور جذباتی ہیجانات سے بچنے کی ضرورت۔

(۷) دانت اور حلق کی صفائی۔

میں اپنے وسیع تجربات کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ ذیابیطس کا حملہ ہمیشہ موٹے لوگوں پر ہوتا ہے اور کسی دبلے پتلے آدمی کا ذیابیطس میں مبتلا ہونا مستثنیات میں سے ہے۔ اس لیے میں اس بات پر بہت زور دیتا ہوں کہ غیر ضروری فربہی کو روکا جائے اور جسم کا وزن بڑھنے نہ دیا جائے۔ زیادہ کھانے سے صرف یہی نہیں کہ وزن بڑھتا ہے بلکہ بھوک کا بڑھ جانا ذیابیطس کے حملے کی ابتدائی علامت بھی ہے۔

میں ذیابیطس کے مریضوں کے لیے پیروں کی حفاظت پر بھی بہت زور دیتا ہوں۔ اور وہ لوگ جو تیز چاقو یا استرے سے پیروں کے گٹے وغیرہ کاٹتے رہتے ہیں، اس کے میں بہت خلاف ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ذیابیطس کی وجہ سے جسم میں خون کی گردش صحیح طریقہ پر قائم نہیں رہتی اور شرائین موٹی اور سخت ہو جاتی ہیں۔ گٹے وغیرہ کی جگہ پر خون کے کافی مقدار میں نہ پہنچنے سے مدافعت کی قوت کم ہو جاتی ہے اس لیے بسا اوقات معمولی خراش بھی غانغرایا (گینگرین) کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ذیابیطس کے تمام مریضوں کو چاہیے کہ اپنے پیروں کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

ایسی غذا جس میں چربی کے اجزاء زیادہ ہوں مریضانِ ذیابیطس کے لیے سخت مضر ہے۔ کیوں کہ بعض بار موٹوں اور بالخصوص اہل کی سے ان کے جسم میں چربی کے اجزاء اچھی طرح حل نہیں ہو سکتے اور وہ معز ایسڈ (ن) کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

ذیابیطس کا ایک خوف ناک نتیجہ بعض اوقات موتیا بند کی صورت میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ لہٰذا اس مرض میں آنکھوں کی بھی حفاظت کرنی چاہیے۔

سرطان کے متعلق جدید تحقیقات

سرطان جیسے موذی مرض کی تباہ کاریوں سے تو ہر شخص خوف زدہ رہتا ہے اور اس کے نام سے ہی کانوں پر ہاتھ رکھتا ہے لیکن ایسے لوگ چند ہی ہوں گے جنہیں سرطان سے حفاظت اور اس کے ازالے کی تدابیر پوری پوری طرح معلوم ہوں۔ حالاں کہ واقعہ یہ ہے کہ اس مرض کو نہایت آسانی کے ساتھ معمولی طریقوں سے ہی روکا جا سکتا ہے۔ امریکہ میں ہر سال ڈیڑھ لاکھ انسان اس موذی مرض کا شکار ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ گزشتہ چند سال سے وہاں کی حکومت نے اور ڈاکٹروں نے اس مرض کی تباہ کاریوں میں کمی پیدا کرنے کی، اور ممکن ہو تو اس سے بالکل نجات حاصل کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ چناں چہ سرطان (کینسر) کی روک تھام کی تدابیر عمل میں لانے کے لیے جو انجمن قائم ہوئی ہے اس کے صدر کلارنس کک لٹل نے جو ایک مشہور محقق بھی ہیں حال ہی میں ایک کتاب اپنی تحقیقات و تجربات کے نتائج پر شائع بھی کی ہے۔ اس کتاب میں کینسر کے متعلق جدید ترین معلومات جمع کی گئی ہیں۔ اور ازالے پر مفصل بحث کی گئی ہے چوں کہ اس کتاب میں قیمتی معلومات فراہم ہیں اور سرطان کے متعلق سیر حاصل انداز میں بحث کی گئی۔ اس لیے ہم قارئینِ ہمدرد صحت کی خدمت میں اس کتاب کے بعض اجزا کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے اس مضمون کو اسی توجہ اور غور کے ساتھ مطالعہ کیا جائے گا جس کا یہ مستحق ہے۔

ہندوستان میں بھی مردوں کے علاوہ ہزاروں عورتیں اس موذی مرض کا شکار ہیں اور تدابیر سے ناواقفیت کی بدولت اپنی زندگی برباد کر رہی ہیں۔ امریکہ اور انگلستان وغیرہ ممالک میں ہر مرض کی روک تھام اور تحقیقات کے لیے سرکاری اور غیر سرکاری طور پر بڑا کام ہو رہا ہے

اور سائنس دانوں کی انجمنیں قائم ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے اس ملک میں اس قسم کی کوئی تنظیم نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی مفید اور تجربہ خیز کوششیں اجتماعی حیثیت سے منظر عام پر نہیں لائی جاتیں۔ اگر انفرادی طور پر کوئی ڈاکٹر یا طبیب کوئی کامیاب علاج دریافت بھی کر لیتا ہے تو نشر و اشاعت کا معقول انتظام نہ ہونے کی وجہ سے اسے خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوتی۔

اب سے پہلے اخبارات اور طبی رسالوں میں بھی عام طور پر یہ شائع ہوتا رہتا تھا کہ سرطان ایک جراثیمی مرض ہے، اور جب کسی شخص کے جسم میں خارجی یا اندرونی ذریعوں سے کچھ جراثیم کسی مخصوص عضو یا جسم کے کسی حصے میں جمع ہو جاتے ہیں وہاں پیپ پڑ جاتی ہے اور سرطان کی جڑیں قائم ہو جاتی ہیں۔ مختلف حکومتوں نے اور متعدد ممالک کے ڈاکٹروں نے اپنا عزیز وقت صرف کر کے اس مشکل مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی۔ امریکہ نے ان تمام حکومتوں کی ایک حد تک رہنمائی کی۔ اور اس سلسلے میں مدت تک مستقل طور پر کام کیا۔ مختلف مقامات پر سائنس دانوں اور ڈاکٹروں کی بڑی بڑی انجمنیں اور سوسائٹیاں قائم کی گئیں اور باضابطہ منظم طریقے پر یہ کوشش کی گئی کہ امریکہ میں جو ہر سال تقریباً ڈیڑھ لاکھ انسان سرطان کی نذر ہو کر اپنی جانیں تلف کر بیٹھتے ہیں ان کی زندگیاں بچائی جائیں اور دوسرے ملکوں میں بھی جو لوگ سرطان (کینسر) کا شکار ہو کر ایڑیاں رگڑتے اور بالآخر دم توڑ دیتے ہیں ان کی نجات کی بھی کوئی معقول صورت تجویز کی جائے۔ اسی خیال سے نیویارک، فلاڈلفیا وغیرہ مختلف مقامات کے ڈاکٹروں نے اجتماعی اور انفرادی دونوں حیثیتوں سے اس مرض کی تحقیقات شروع کر دی وہ ہر مہینے اپنی تحقیقات کے نتائج ملک کے متعدد طبی جرائد اور اخباروں میں شائع کرانے لگے۔ اس قسم کی تحقیقات عمل میں لانے والی ہر انجمن سے حکومت نے پوری پوری ہمدردی ظاہر کی۔ آخر ان تحقیقات کے جو اہم اور دلچسپ نتائج برآمد ہوئے ہیں اُن سے ان تمام خیالات کی مکمل طور پر تردید ہو جاتی ہے۔ جو اب سے پہلے سرطان کے بارے نہ صرف عوام بلکہ اکثر ڈاکٹروں نے بھی قائم کر رکھے تھے اور جن کا اظہار اخبارات میں اس طرح ہوتا رہتا تھا کہ سرطان ایک ایسا مرض ہے جو جسم میں داخل ہو کر خرابی پیدا کرنے والے جراثیم کی بدولت ظاہر ہوتا ہے۔ موجودہ تجربات و مشاہدات نے تو یہ بات اچھی طرح واضح کر دی ہے کہ سرطان جراثیم سے نہیں بلکہ ان باغی خلیات کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے جو جسم کے مختلف گوشوں اور حصوں میں اجزائے جسم کی حیثیت میں ہی موجود ہوتے ہیں

تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اس قسم کے باغی خلیات چوہوں، بندروں، کتوں، مچھلیوں، پرندوں، کیڑے مکوڑوں اور درختوں غرض نباتات و حیوانات سب ہی میں موجود ہوتے ہیں اور ہر عمر کی مخلوق میں سرطان کسی نہ کسی شکل میں ضرور چھپا ہوا موجود ہوتا ہے شیر خوار بچوں میں بھی گردوں یا دماغ کا سرطان پایا جا سکتا ہے۔ بالغ اور نوجوان مردوں میں یہ مرض زیادہ تر ہڈیوں یا ان کے جوڑوں خصوصاً بازوؤں اور ٹانگوں میں اکثر پیدا ہو جاتا ہے۔ عورتوں کو اٹھتی جوانی ہی میں سینے کے سرطان کا مرض لاحق ہو سکتا ہے لیکن نوجوان عورتوں کو معدے وغیرہ کا سرطان بہت کم ہوتا ہے۔ البتہ جن عورتوں کی عمریں پچاس سال سے زیادہ ہو جاتی ہیں انہیں یہ سرطان ہو سکتا ہے۔ عضو تناسل کا سرطان بہت کم ہوتا ہے لیکن جب کبھی ہوتا ہے تو عموماً بوڑھے مردوں کو ہوتا ہے۔ جلد کے بعض حصوں میں بعض اوقات جو سرطان ہو جاتا ہے اس کے لیے کسی خاص عمر کی قید نہیں۔ وہ جوانوں کو بھی ہو سکتا ہے، بوڑھوں کو بھی، یہاں تک کہ بچوں کو بھی لاحق ہو سکتا ہے۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ جلد کا سرطان عموماً معمر مردوں میں ہی اپنا قدم جماتا ہے۔

اوپر کے بیان سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ سرطان خطرناک مرض ہونے کے ساتھ ہی اس قدر جلد اپنی جڑیں مضبوط کر لینے والا اور ہر عمر کے انسان پر حملہ کر دینے والا بھی ہوتا ہے۔ یہ اندازہ لگانا بہت دشوار ہو جاتا ہے کہ کس عمر میں سرطان کا حملہ ہو سکتا ہے اور کس عمر میں نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس قسم کے خیال میں رہنا ایک حد تک اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے۔ کیوں کہ سرطان کی کوئی ایک قسم تو ہے نہیں۔ یہ تو مختلف شکلوں میں مختلف اثرات اور نوعیت کے اعتبار سے حملہ آور ہوتا ہے۔ کوئی سرطان صرف بچوں کو ہی ستا سکتا ہے اور کوئی بوڑھوں کے لیے مخصوص ہے۔ بعض سرطان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ نوجوانوں کو اپنا نشانہ بناتے ہیں۔ بعض سرطان بوڑھوں تک پہنچ کر صاف کر جاتے ہیں۔ ان کی بھی، جیسا کہ بیان کیا گیا، مختلف قسمیں ہیں۔ بعض خاص قسم کے سرطان صرف بوڑھی عورتوں اور بعض سیدھی عورتوں کو ہی ہو سکتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض ایسے ہوتے ہیں جو صرف جوان عورتوں کو اپنا نشانہ بناتے ہیں

ہر انسان کے جسم میں ایسے مشتبہ اور پوشیدہ حصے ہوتے ہیں جنھیں کسی نہ کسی حد تک سرطان کی زرخیز زمین کہا جا سکتا ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں کہ اکثر و بیشتر تو سرطان کی مشتبہ علامات ہی ہر انسان کے جسم میں چھپی ہوتی ہیں۔ جسم کے کسی شگاف یا کھلے حصے سے اگر باقاعدہ طور پر پیپ یا خون بہنے لگے۔ کوئی زخم اگر دو ہفتوں تک نہ بھر سکے اور سگرٹ پینے والوں کے ہونٹوں اور زبانوں پر بعض حصے نرم و گداز ہو جاتے ہیں۔ نیز ہاضمے کی خرابی۔ بھوک کا نہ لگنا۔ زخم وغیرہ یہ سب ایسی علامات اور وہ مقامات ہیں جو سرطان کا گولہ بارود اپنے اندر پنہاں رکھ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر لٹل موصوف نے اپنی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہر شخص کے جسم میں تقریباً ۲۰ مقامات ایسے فربہ ہوتے ہیں جو نرم اور بعض جگہ سے سخت ہوتے ہیں لیکن ان کے متعلق ہر لحظہ یہ اندیشہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ کم ہو جانے یہ کاٹ دیئے جانے کے بعد پھر رونما ہو جائیں گے اور رفتہ رفتہ نرمی اختیار کر کے سرطان کو اپنی آغوش میں چھپا لیں گے۔ اور اس طرح اچھا خاصا تندرست انسان بغیر جانے پہچانے اس مرض کا شکار ہو کر رہ جائے گا۔ ڈاکٹر موصوف کا خیال ہے کہ ان تمام تفصیلات سے یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہیئے کہ سرطان ایسا مرض ہے جس کے روک تھام یا ازالے میں کامیابی دشوار ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں۔ اگر معمولی سی توجہ اور غور و فکر سے کام لیا جائے تو علامات نمایاں ہو جانے کے بعد ہی سرطان کو روکا جا سکتا ہے اور اس کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جو مرد و عورت پہلے ہی سے اپنی صحت کی حفاظت کا خیال رکھتے ہیں وہ تو اس مرض کے پیدا ہونے یا رونما ہونے سے پہلے ان کمزوریوں کو رفع کرنے میں کامیاب ہو جایا کرتے ہیں جن کی وجہ سے یہ مرض جڑ پکڑ سکتا ہے۔

علاج کے طریقے اب تک سائنس نے سرطان کے علاج کے صرف تین طریقے معلوم کئے ہیں اور وہ یہ ہیں:-

۱۔ بذریعہ اکس رے۔ ۲۔ بذریعہ عملِ جراحی۔ ۳۔ بذریعہ ریڈیم۔

اکس ریز کے ذریعے سے ڈاکٹر یا طبیب یہ معلوم کر لیتا ہے کہ جسم کے کس حصے میں کس قسم کا سرطان پیدا ہوا ہے۔ اسی کے مطابق پھر علاج اور اس کے دفعیے کی تدابیر شروع کر دی جاتی ہیں۔ عمل جراحی میں جسم کے اس عضو یا حصے میں شگاف دے کر یا اسے بالکل علیحدہ کر کے یہ کوشش کی جاتی ہے کہ کینسر کے بڑھتے ہوئے اثرات کو روک دیا جائے اور ممکن ہو تو ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ ریڈیم کے ذریعے سے سرطان اور اس کے زیر اثر حصوں کو جلا کر مرض کا خاتمہ کیا جاتا ہے۔ تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۵ء تک کی مدت میں امریکہ ہی میں ڈاکٹروں نے ان تینوں طریقہ ہائے علاج سے سرطان کے تیس ہزار مریضوں کی جانیں بچائی تھیں۔

یہ سن کر شاید بعض لوگوں کو تعجب ہو کہ بعض اوقات تو اکس ریز کے ذریعے سے بھی یہ پتہ چلنا دشوار ہو جاتا ہے کہ کسی عضو میں سرطان کے اثرات پیدا ہو گئے ہیں یا نہیں، علاج تو بعد کی چیز ہے۔ اس سلسلے میں سائنس جو کچھ ترقی کر سکی ہے وہ صرف یہ کہ زیادہ تیقن اور اعتقاد کے ساتھ سرطان کا پتہ لگانے کے لیے آلۂ خوردبین (مائکروسکوپ) کام دیتا ہے۔ اس آلے کا استعمال کرنے والا اس سے اس طرح مدد لیتا ہے کہ پہلے وہ ایک تیز کھوکھلی سوئی کو جسم کے اس حصے میں ڈال کر، جہاں سرطانی اثرات کا شبہ ہوتا ہے، زندہ کھال یا عضو کا کوئی حصہ اس سوئی کی نوک سے باہر کھینچ لاتا ہے۔ اس کے بعد ایک دباؤ ڈالنے والے ٹنک سے کاربن ڈائی اوکسائڈ ڈال کر اُسے منجمد کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس حصے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے انہیں خوردبین کی سلائڈ پر چڑھا دیا جاتا ہے۔ اس تمام عمل میں مشکل سے چند منٹ لگتے ہیں۔ اس عرصے میں مریض کو آپریشن کی میز پر لیٹا رہنے دیا جاتا ہے۔ اگر اس معائنے اور مشاہدے سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ جسم کے اس حصے میں سرطان موجود ہے۔ تو فوراً عمل جراحی کی تیاری شروع کر دی جاتی ہے۔ یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ مشتبہ حصۂ جسم پر واقعی سرطان کا اثر ہونا شروع ہو گیا ہے، پھر کسی قسم کا توقف کرنا اور آپریشن کے ذریعے سے اثر کو دور نہ کر دینا ایسی غلطی ہے جس کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ مریض کی صحت اور بالآخر زندگی کو اور زیادہ خطرات میں مبتلا کر دیا جائے۔

سرطان کے آپریشن کے لیے بھی خاصی ہوشیاری اور چابکدستی کی ضرورت ہے۔ بعض ایسے سرجن جنہیں کافی تجربہ نہیں ہوتا جب آپریشن کرتے ہیں تو اس میں کچھ نہ کچھ خامی رہ جاتی ہے اور پورے طور پر سرطان کا مادہ یا وہ حصہ، جو مکمل طور پر سرطان کے اثر میں آ چکا ہے خارج نہیں ہوتا۔ پھر جو خفیف اور بظاہر حقیر ذرات جسم میں باقی رہ جاتے ہیں وہی دوبارہ مریض کو اس بیماری میں مبتلا کر دینے کا سبب ہو جاتے ہیں

اس لئے سرطان کے آپریشن کے وقت نہایت گہری نظر سے یہ بھی دیکھ کر اطمینان کر لینا چاہیئے کہ سرطان کے اثرات کا کوئی معمولی سے معمولی حصہ اور جزو بھی مریض کے جسم اور اس کے مشتبہ عضو میں باقی تو نہیں رہ گیا۔ اگر خدانخواستہ اس موقع پر غفلت اور بے پروائی سے کام لیا گیا اور مرض کا پوری طرح پر ازالہ کرنے کی کوشش نہیں کی گئی تو ممکن بلکہ اغلب ہے کہ جلد یا بدیر مرض پھر عود کر آئے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس مرتبہ اس کا حملہ اتنا شدید ہو یا پہلے آپریشن کی وجہ سے مریض کے جسم کا وہ حصہ اتنا نازک ہو گیا ہو کہ دوسری مرتبہ آپریشن کی کامیابی خطرے میں پڑ جائے۔

ڈاکٹر کلارنس کک لٹل نے اپنے معمل (لیبوریٹری) میں پچاس ہزار ایسے چوہے پال رکھے ہیں جن میں سرطان کے اثرات کے موجود ہیں اور یہ اثرات ان چوہوں میں نسلاً بعد نسلاً چلے آرہے ہیں۔ ڈاکٹر موصوف نے اپنے ان تجربات پر بحث کرتے ہوئے خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ان چوہوں پر قیاس کرتے ہوئے یہ ہرگز نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ انسانوں میں بھی سرطان نسلاً بعد نسلاً منتقل ہو سکتا ہے۔ ان چوہوں کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے بتایا ہے کہ ان میں سے ہر چوہے کے متعلق یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ اس میں سرطان کے اثرات پوری طرح نمایاں ہونے سے بہت پہلے یہ بھی ممکن ہے کہ خوردہ چوہا پندرہ بیس پشتوں تک اپنی نسلیں اس سے محفوظ حالت میں چلا سکے اور اس کے بعد سرطان کے اثرات جو اس چوہے سے اس کی اولاد میں منتقل ہو رہے ہیں کہیں اس لائق ہو سکیں کہ اس نسل کی بیسویں کڑی پر جا کر سرطان کا حملہ کر سکیں۔ ڈاکٹر صاحب زور سے اس خیال کی تردید کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی ماں یا باپ یا دونوں سرطان کا شکار ہو چکے ہیں، اور دونوں میں سرطانی اثرات رہے ہیں تو کوئی ضروری نہیں ہے کہ اولاد میں بھی وہ تمام اثرات یا ان کا کوئی حصہ پایا جائے۔ وجہ یہ ہے کہ نسل متعین کرنے والے اور بہت سے ایسے اثرات ہوتے ہیں جو کسی حالت اور صورت میں بھی سرطان کے اثرات کو منتقل نہیں ہونے دیتے۔

آج کل جو لوگ سرطان میں مبتلا دیکھے جا رہے ہیں اُن میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن کے پھیپھڑے سرطان کا شکار ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر لٹل کی رائے میں اس کی وجہ بڑی حد تک یہ ہے کہ اب لوگوں میں سگرٹ نوشی وبا کی صورت میں پھیل چکی ہے۔ اور پہلے کے مقابلے میں اب تمباکو کے دھوئیں اور اس کے اثرات کی بہت زیادہ مقدار لوگ اپنی سگرٹ نوشی کی بدولت پھیپھڑوں میں داخل کرتے رہتے ہیں۔

حال ہی میں نیویارک میں سرطانی تحقیقات کے سلسلے میں ماہر ڈاکٹروں اور سائنس دانوں کا ایک زبردست اجتماع ہوا۔ اس میں آئرلینس کی یونی ورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر آلٹن آشنز اور ڈاکٹر میکائیل ڈی بیکے نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا تھا۔

ان دونوں صاحبان نے اپنی تقریر میں بتایا کہ جب بار بار سگرٹ کا دھواں پھیپھڑوں میں داخل ہوتا رہے گا تو اس کا قوی امکان ہے کہ خون کی رگوں میں سوزش اور جلن کی سی کیفیت پیدا ہو جائے اور اس سے سرطان کے لیے راستہ صاف ہو جائے۔

ان دونوں ڈاکٹروں نے اپنے تجربات کی روشنی میں جو اعداد و شمار پیش کیے اُن سے معلوم ہوا کہ ۷۵ فی صدی تعداد سرطان کے مریضوں کی ایسی ہے جو پھیپھڑوں کے سرطان میں مبتلا پائی جاتی ہے۔ یہ تعداد اُن مریضان سرطان میں سے حاصل کی گئی ہے جنہیں سرطان اس صورت میں پیدا نہیں ہوا کہ جسم کے کسی ایک حصے سے جو پہلے سرطان کے زیر اثر تھا یہ مرض دوسرے حصے تک پہنچ گیا جن لوگوں کی سرطان کے زیر اثر موت واقع ہوئی اُن میں سے اکثر کا جب طبی معائنہ کیا گیا تو ان میں سے بھی دو ایک فی صدی ایسے افراد ضرور نکلے جن کے پھیپھڑے سرطان سے متاثر ہو چکے تھے اور جن کی زندگی کو خطرے میں ڈالنے کا سبب ایک حد تک پھیپھڑوں کا سرطانی مرض ہو گیا تھا۔

آج کل چونکہ سگرٹ نوشی اتنی عام ہو چکی ہے کہ ایسے لوگ مشکل سے گنے چنے ہی مل سکتے ہیں جن کے متعلق یہ یقین کیا جا سکے کہ انہوں نے پینے کے لیے کبھی سگرٹ ہاتھ میں بھی نہیں لیا ہے۔ اس لیے یہ قیاس بڑی حد تک درست کہا جا سکتا ہے کہ چالیس سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد تقریباً ہر شخص اپنے پھیپھڑوں میں کچھ نہ کچھ سرطان کے اثرات ضرور چھپائے رہتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ چالیس سال کی عمر کے لوگ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ اُن میں سرطان کا اثر تو نہیں اپنا طبی معائنہ کرا لیا کریں اور اگر بدقسمتی سے ان پر سرطان اپنا قدم جماتا ہوا پایا جائے تو ان کا فرض ہے کہ فوراً اس کے ازالے کی تدبیروں میں مصروف ہو جائیں۔

پھیپھڑوں پر جب سرطان کا اثر ہونے لگے تو عموماً اس کی علامتیں یہ ظاہر ہوتی ہیں کہ سینے میں بے چینی کے بعد سوزش سی ہونے لگتی ہے۔ بار بار کھانسی بھی اٹھتی ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کھانسی کے ساتھ بلغم میں خون آنے لگتا ہے اور لوگ اس [illegible]

اور بعض [illegible] ہی ہو [illegible]

اورنگ زیبی

از جناب حکیم مولوی عبدالواحد صاحب رکن مجلس تشخیص و تجویز ہمدرد دواخانہ دہلی

اورنگ زیبی یا قرحہ اورنگ زیبی کے نام سے بہ ظاہر ہماری قدیم کتابوں میں کسی مرض کا بیان نہیں، اس لیے اورنگ زیبی کو عام طور پر ایک نیا مرض خیال کیا جاتا ہے لیکن درحقیقت اورنگ زیبی ایک قدیم مرض ہے۔ **قانون شیخ** اور **شرح الاسباب والعلامات** وغیرہ درسی کتابوں میں "بلخیہ" کے نام سے اس کا بیان موجود ہے۔ اگرچہ وہ بیان نہایت مختصر ہے لیکن ان کتابوں میں بیان کردہ اسباب، علامات اور علاج تقریباً وہی ہیں جو جدید تحقیقات کی رو سے آج بیان کیے جاتے ہیں اور ان کی مطابقت کے بعد مطلق شک و شبہ نہیں رہتا کہ "بلخیہ" اور "اورنگ زیبی" ایک ہی مرض کے دو نام ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ عہد عالمگیری میں شہر دہلی میں یہ مرض نہایت شدت سے پھیلا تھا۔ اس کے علاوہ غدر کے چند سال بعد انگریزوں کے عہد سلطنت میں بھی کثرت سے دہلی میں پھیل چکا ہے اور آج کل دہلی کے مضافات میں سے قرول باغ میں اس قدر زیادہ پھیلا ہے کہ ہزارہا مرد و عورت، بچے، جوان اور بوڑھے اس میں مبتلا ہیں۔ کسی کی پیشانی، کسی کے رخسار، کسی کی ناک اور کسی کے کان پر نمودار ہو کر اس خبیث مرض نے چہرے کو بدزیب کر دیا ہے تو کسی کے ہاتھوں اور کسی کے پاؤں پر پیدا ہو کر اسے پریشان کیے ہوئے ہے۔ ہر قسم کے مختلف علاج کیے جاتے ہیں۔ چھ چھ اور دس دس مہینے گزر چکے ہیں لیکن جانے کا نام نہیں لیتا۔

جب اس مرض کی شدت بڑھتی ہی گئی اور عوام کی پریشانی انتہا کو پہنچ گئی تو دہلی میونسپلٹی اس طرف متوجہ ہوئی اور اس نے ایک خاص ہسپتال اس مرض کے علاج کے لیے قرول باغ میں جاری کیا۔

مجھے اس مرض کے متعلق جو قدیم و جدید معلومات حاصل ہوئی ہیں، ان کو اس مضمون کی صورت میں ترتیب دے کر ناظرین ہمدرد صحت کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ہمدرد صحت کے ہزارہا ناظرین میں سے جن صاحبان کو اس مرض کا مفید علاج یا مجرب نسخہ معلوم ہو وہ رفاہ عام کی خاطر درج کرانے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے۔

نام اور وجہ تسمیہ ملا نفیس فرماتے ہیں کہ "**سمیت بھا لکثرۃ حدوثھا فی بلد بلخ**" یعنی اس کا نام بلخیہ رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ شہر بلخ میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور چوں کہ یہ مرض شہنشاہ عالمگیر کے عہد سلطنت میں شہر دہلی میں غالباً پہلے پہل ہوا تھا یا کثرت سے پھیلا تھا۔ لہٰذا ان کے نام سے موسوم کر کے اس کو **اورنگ زیبی**، **قرحہ اورنگ زیبی** اور **عالمگیری پھوڑا** کہتے ہیں، اور اسی مناسبت کے باعث اس کو **مغلئی پھوڑا** بھی کہا جاتا ہے اور مغلئی لفظ کو بگاڑ کر بعض مقامات پر **مونگلی** یا **مونگری پھوڑا** بھی کہتے ہیں۔

یہ مرض مقامی ہوتا ہے اس لیے انگریزی میں اس کا نام لوکل سور مشہور ہے۔ عموماً مقامی طور پر یہ زیادہ تر دہلی اور لاہور میں دیکھا جاتا ہے، اس لیے ان شہروں سے منسوب کر کے اس کو **دہلی سور** (دہلوی پھوڑا)، اور **لاہور سور** (لاہوری پھوڑا) بھی کہتے ہیں اور غالباً سرحد میں پھیلنے کی وجہ سے اس کو **سرحدی پھوڑا** بھی کہا جاتا ہے۔

یہ مرض زیادہ تر گرم ممالک میں پایا جاتا ہے، اس لیے ڈاکٹر صاحبان اس کو **ٹراپیکل بائل** یعنی منطقہ حارہ کا پھوڑا کہتے ہیں، اور اس لیے کہ منطقہ حارہ میں گرم ممالک آباد ہیں، جو دنیا کے مشرق میں واقع ہیں، لہٰذا اس کو **مشرقی پھوڑا** بھی کہتے ہیں۔ بعض صاحبان نے اس کا نام **ایلیپو بائل** یعنے **دُمّل حلب** یا **دُمّل شرقی** بھی لکھا ہے۔

ماہیت **شرح الاسباب والعلامات** میں اس کی ماہیت اس طرح بیان کی گئی ہے۔ **ھی قروح مع بثور و خشکریشات و سیلان صدید** یعنے "قروح بلخیہ ایک قسم کے زخم ہیں جن پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں اور کھرنڈ ہوتے ہیں، اور ان سے

پیپ پیدا کرتی ہے "

شیخ بو علی سینا ؒ کا قول ہے " اما البلخیۃ فھی من جنس السعفۃ الردیۃ " یعنی " بلخیہ خراب اور خبیث قسم کے گنج کی قسم سے ہیں " الغرض بلخیہ کہیئے یا اورنگ زیبی یہ ایک خبیث قسم کا زخم ہے جس کا سبب خاص قسم کی سمیت یا جراثیم ہوتی ہے ۔ یہ زخم عموماً ایک مریض میں ایک دو ہی ہوتے ہیں ۔ لیکن بعض مریضوں میں ان کی تعداد پچیس تیس تک بھی پہنچ جاتی ہے ۔

یہ زخم زیادہ تر جسم انسان کے ان اعضاء پر پیدا ہوتے ہیں جو عموماً کھلے رہتے ہیں ۔ مثلاً چہرہ ، ناک ، کان ، ہاتھ ، پاؤں ۔ لیکن شاذ و نادر جسم کے پوشیدہ مقامات (مثلاً سینہ ، بازو) پر بھی ہو جاتے ہیں ۔ اگرچہ یہ زخم عموماً ہتھیلی اور پاؤں کے تلوے پر نہیں ہوتے ۔ لیکن بعض مریضوں میں ان مقامات پر بھی ہو جاتے ہیں ۔ چنانچہ میں نے ایک مریضہ دیکھی ہے جس کے بازو اور کلائیوں پر چند زخم موجود تھے ۔ اس کی ہتھیلی پر چند ابھار پیدا ہوئے جیسے کہ اورنگ زیبی کی ابتدا میں ہوتے ہیں ۔ لیکن چونکہ باقاعدہ علاج جاری تھا اس لیے وہ زیادہ بڑھنے نہیں پائے اور جلد اچھے ہو گئے ۔

یہ مرض ہندوستان کے علاوہ تقریباً تمام گرم ممالک مثلاً مصر ، ٹرکی ، ایشیائے کوچک ، عرب ، شام ، ترکستان اور عراق وغیرہ میں پایا جاتا ہے ۔

اگرچہ یہ زیادہ تر غریبوں اور خصوصاً ان کے بچوں میں دیکھا جاتا ہے ۔ لیکن پاک و صاف رہنے والے امیر لوگ اور ان کے بچے بھی اس سے محفوظ نہیں رہتے ۔

عموماً یہ مرض موسم برسات کے آخر میں پھیلتا ہے ۔ سردیوں میں اس کا زور رہتا ہے لیکن اس کے بعد جب گرمیاں شروع ہوتی ہیں تو اس کا زور گھٹنے لگتا ہے ۔

اسباب شرح الاسباب والعلامات میں اس کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے " ربما کان سببھا لسع دویبۃ مثل البعوض الخبیث والرتیلا " یعنی بسا اوقات یہ مرض کسی زہریلے کیڑے کوڑے مثلاً خبیث قسم کے مچھر اور رتیلا کے کاٹنے سے لاحق ہوتا ہے "

جدید تحقیقات سے بھی اس کا سبب تقریباً یہی بیان کیا جاتا ہے ۔ یعنی اس کا سبب خاص قسم کے جراثیم (یا سمیت) ہیں جو ایک قسم کے مچھر کے کاٹنے سے جسم انسان میں پہنچ کر یہ مرض پیدا کرتے ہیں ۔ یہ جراثیم زخم کی پیپ میں پائے جاتے ہیں ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ جراثیم ایک شخص کے جسم سے دوسرے شخص کے جسم میں پہنچ کر اس قسم کے زخم پیدا کر دیتے ہیں ، اور پھر ایک سے دوسرے زخم پیدا ہو جاتے ہیں ۔

لیکن اس کے علاوہ آبادی کی عدم صفائی اور مکان کے میلے کچیلے رکھنے ، کپڑوں کے گندہ اور میلے رکھنے ، اور نہانے میں سستی اور کاہلی رکھنے کو بھی اس مرض کے پیدا کرنے میں بڑا دخل ہے ۔ اگر صاف ستھرے کپڑے پہنیں اور بدن کی صفائی کا خیال رکھیں تو اس مرض میں مبتلا ہونے کی استعداد بہت کم ہو جاتی ہے ۔

زمانہ حضانت جب کسی طرح اس مرض کے جراثیم یا سمیت جسم انسان میں پہنچتی ہے ، خواہ وہ مچھر کے کاٹنے سے پہنچے یا براہ راست خود اثر کر جائے تو عموماً پندرہ روز کے بعد اصل مرض کی علامتیں شروع ہو جاتی ہیں ۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعض اوقات ان جراثیم یا سمیت کو جسم میں داخل ہوئے اس سے زیادہ عرصہ بھی گزر جاتا ہے ، یہاں تک کہ ایک سال کے بعد مرض کی علامتیں پیدا ہوتی ہیں ۔

علامات اگرچہ اس مرض کی علامتیں مجمل طور پر ماہیت ہی میں بیان ہو چکی ہیں ۔ لیکن اب مفصل علامتیں بھی سن لیجیے ۔

پہلے ایک چھوٹا سا داغ سطح جلد پر نمودار ہوتا ہے ۔ اس کے بعد وہ ابھرنے لگتا ہے ، اور مچھر کے کاٹے جیسا ہو جاتا ہے ۔ اور چونکہ اس میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ، لہذا اس کی طرف چنداں توجہ نہیں کی جاتی ۔ البتہ کسی قدر خارش ضرور ہوتی ہے ، جو مچھر کے کاٹنے کی نسبت بہت کم ہوا کرتی ہے ۔ لیکن اس کو مچھر کا کاٹا ہی سمجھ لیا جاتا ہے ۔ اس کے بعد جب اس پر باریک باریک خاکی رنگ کے پرت بار بار اترنے اور پیدا ہونے

کا سلسلہ جاری رہتا ہے، اور پھر آہستہ آہستہ یہ اُبھار پھیلنے لگتا اور اس پر موٹے موٹے بھورے خاکی رنگ کے پرت پیدا ہونے لگتے ہیں اور دو چار ہفتے گزر جاتے ہیں تو اس وقت خیال ہوتا ہے کہ یہ کوئی خاص مرض ہے۔

بہرحال اس اُبھار کو یہ خاکی رنگ کے پرت جن کو کھرنڈ کہنا چاہیئے چھپا لیتے ہیں، جس سے اس کی سطح سخت اور کھردری ہو جاتی ہے۔ اب اگر اس کھرنڈ کو اتار دیا جائے یا وہ خود اتر جائے تو اس کے نیچے سے ایک تازہ زخم نمودار ہوتا ہے جس پر پھنسیوں کے چھوٹے چھوٹے اُبھار رہتے ہیں اور ان سے پیپ نکلتی ہے۔ اب اگر اس زخم کو اسی طرح چھوڑ دیا جائے تو اس پر پھر اسی طرح کھرنڈ بن جاتے ہیں اور ان کے نیچے اسی قسم کے زخم موجود ہوتے ہیں، جن سے پیپ جاری رہتی ہے۔ غرضیکہ اس زخم کا یہی سلسلہ جاری رہتا ہے اور یہ آہستہ آہستہ بڑھتا رہتا ہے۔ چناں چہ اس کا سلسلہ کم از کم چھ مہینے تک جاری رہتا ہے۔ بعض مریضوں میں معمولی علاج کے باوجود بارہ مہینے بلکہ اس سے زیادہ مدت تک بھی اس کو دیکھا گیا ہے۔

شروع میں زخم گہرا نہیں ہوتا، لیکن جوں جوں پرانا ہوتا جاتا ہے، ادھر اُدھر پھیلنے کے علاوہ گہرائی میں بھی بڑھتا جاتا ہے۔ زخم کی سطح یکساں نہیں ہوتی اور اس کے کنارے بھی اونچے نیچے ہوتے ہیں، اور اس کے گرداگرد حلقہ ہوتا ہے۔

انجامِ مرض یہ مرض خطرناک اور جان لیوا بالکل نہیں، لیکن دکھ دیوا بہت ہے۔ اگرچہ اس میں درد وغیرہ کی تکلیف نہیں ہوتی، لیکن چونکہ اچھا ہونے میں نہیں آتا، اس لیے جان کو ایک عذاب ہوتا ہے۔ چھ مہینے تک دکھ پہنچانا تو ایک عام بات ہے، اگرچہ بعض اوقات ایک سال بلکہ اس سے زیادہ مدت تک بھی یہ موہانِ روح بنا رہتا ہے۔

الغرض جب یہ اچھا ہونے لگتا ہے تو پیپ کی آمد بند ہو جاتی ہے اور زخم میں سُرخی سی پیدا ہونی شروع ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ اس کی گہرائی کم ہونے لگتی ہے، یہاں تک کہ زخم بالکل بھر جاتا ہے۔ لیکن سطح جلد کی نسبت زخم کا داغ کسی قدر نیچا ہی رہتا ہے۔ یہ داغ اٹل ہوتا ہے، جس کی وجہ سے اس مرض کی یاد زندگی بھر تازہ رہتی ہے۔

علاج ہمارے قدیم اطبا نے اس مرض کو خبیث قسم کے گنج کی جنس میں شمار کیا ہے۔ لہٰذا گنج کے مانند ہی اس کا علاج بھی بتایا جاتا ہے۔ چناں چہ گنج اور بلخیہ کا علاج مشترک طور پر بیان فرماتے ہوئے شیخ رح نے بذریعۂ فصد اور مسہل تنقیے کی ہدایت کرنے کے بعد مقامی علاج کی ہدایت اس طرح فرمائی ہے "حکّکت السعفة حکاً قویاً حتی تدمی وتجتهد فی ان یسیل منها دم کثیر ثم تعالج بالادویة الموضعیة خصوصاً اذا دلک بعد الادماء بالملح والخل" یعنی گنج کو اس قدر رگڑا جائے کہ اس سے خون بہنے لگے اور اس بات کی کوشش کی جائے کہ اس سے بہت سا خون بہ جائے۔ اس کے بعد مقامی دواؤں سے زخم کا علاج کیا جائے خصوصاً جب کہ خون بہانے کے بعد زخم پر نمک اور سرکہ ملا کر ملا جا چکا ہو۔

شرح الاسباب والعلامات میں اس کا علاج اس طرح بیان کیا گیا ہے:-

"ینفعها خاصة بان یطلی بالطین والخل دائماً حتی یجففها قشراً ینتهی الی اللحم الصحیح ویزیل عنها العفونة والفساد ویطلی بمرهم متخذ من الزراوند المدحرج والزنجار والاشق والخردل والملح والمقل والزاج والدهن الحنطة والخل وقلیل عسل" یعنی بلخیہ (اورنگ زیبی) کے لیے خصوصیت کے ساتھ یہ دوا مفید ہے کہ گل ارمنی اور سرکہ ملا کر برابر لگاتے رہیں۔ یہاں تک کہ یہ زخم کو خشک کر دے اور اس کے چھلکے اتار کر تن درست گوشت تک پہنچ جائے۔ یہ دوا زخم کی گندگی اور فساد کو زائل کر دے گی، یا زراوند مدحرج، زنگار، اشق، رائی، نمک، گوگل، کسیس، روغن گندم، سرکہ اور تھوڑے شہد سے مرہم بنا کر لگائیں۔

مقامی طور پر آج کل ڈاکٹر صاحبان بھی اسی اصول کے مطابق علاج کرتے ہیں۔ چناں چہ یا تو وہ زخم کو نشتر سے چھیل ڈالتے ہیں یا تیزاب وغیرہ سے زخم کو جلا دیتے ہیں۔ اس کے بعد زخم کو اچھا کرنے والے مرہم لگاتے ہیں +

اوپر جو کچھ بیان ہوا وہ قدیم اطبا کے طریقِ علاج کی طرف اشارہ تھا۔ اب اس زمانے میں اس مرض کے دفیعے کے لیے جو داخلی

اور خارجی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں، درج ذیل ہیں :-

شروع شروع میں جب کہ اورنگ زیبی کا اُبھار ظاہر ہوتا ہے، علاج کی طرف چنداں توجہ نہیں کی جاتی، بلکہ علاج کا خیال اس وقت ہوتا ہے، جب مرض کافی بڑھ چکا ہوتا ہے۔ بہرحال اگر مریض کے جسم پر ایک دو زخم ہوں تو ان کو روزانہ نیم کے پتوں کے جوشاندے اور صابون سے دھو ڈالیے اور کھرنڈ کو نرم کرکے اتار ڈالیے۔ اس کے بعد اس پر یہ دوا لگائیے۔ اس دوا کے استعمال سے اگرچہ سب مریضوں کو یکساں فائدہ نہیں ہوا، لیکن متعدد مرتبہ اس کا تجربہ ہو چکا ہے اور بہت سے مریض اس سے فائدہ اُٹھا چکے ہیں۔

دوائے اورنگ زیبی:- کمیلہ، مہندی، گندک آملہ سار، بے بجھا چونا۔ سب چیزیں برابر وزن لے کر پیسیں اور ان سے دو چند روغن چمیلی میں ملا کر زخموں پر لگایا کریں۔

لیکن اگر اورنگ زیبی کے نکلنے کا سلسلہ جاری رہے اور مذکورہ بالا دوا کے استعمال سے فائدے کی صورت نظر نہ آئے تو کم از کم چودہ پندرہ روز تک **نقوع[1] شاہترہ** پلایا جائے اور اس کے بعد **مطبوخ ہفت[2] روزہ** کا مسہل دیا جائے۔ مسہل سے فارغ ہونے کے بعد **حب لیمول**، **جوہر منقّی** اور **معجون عشبہ** وغیرہ مصفیٔ خون دوائیں استعمال کرائیں اور مقامی طور پر وہی دوائے اورنگ زیبی لگائیں، جو ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک صاحب نے مقامی طور پر لگانے کے لیے مندرجہ ذیل دوائیں مفید و مجرب بیان کی ہیں۔ ان کے اجزا سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضرور اس مرض میں مفید ثابت ہوں گی :-

(۱) رائی کا تیل دو تولے، خالص انگوری سرکہ دو تولے لے کر باہم ملائیں۔ پھر اس میں تیلنی مکھی ایک تولہ اور رائی ایک تولہ کا سفوف ملائیں اور ایک گھنٹے کے بعد کسی کپڑے پر لگا کر زخم پر چسپاں کر دیں اور اوپر سے پٹی باندھ دیں۔ اگلے روز صبح کے وقت کھول کر تازہ دوا اسی طرح لگائیں۔ چند روز کے استعمال سے زخم اچھا ہو جائے گا۔ اجزا میں مذکورہ بالا تناسب کے مطابق کمی بیشی کر کے حسب ضرورت دوا تیار کر سکتے ہیں۔

(۲) تیزاب سرکہ (ایسی ٹک ایسڈ) پھریری سے زخم پر لگائیں اور تین چار روز تک برابر لگاتے رہیں۔ زخم کا تمام ناقص گوشت جل جائے گا اور چند روز کے بعد خشک ہو کر کھرنڈ بن جائے گا۔ اور اس کے اُترنے کے بعد نیچے سے تن درست گوشت نکلے گا، اور زخم بالکل اچھا ہو جائے گا۔

ڈاکٹر بٹ صاحب پرنسپل طبی کالج مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ، پچھلے دنوں طبیہ کالج دہلی میں تشریف لائے تھے۔ اُنھوں نے ایک لیکچر کے دوران میں فرمایا کہ بے بجھا چونا اور صابون قرحہ اورنگ زیبی کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔ دونوں چیزیں برابر وزن لے کر باہم ملائیں اور تھوڑا پانی شامل کر کے لگائیں۔ چند روز کے استعمال سے زخم بالکل صاف ہو جائے گا۔ اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو کوئی معمولی مرہم لگا کر زخم کو اچھا کریں۔

حکیم مولوی عبدالحفیظ صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی فرماتے ہیں کہ پتھر کا کوئلہ بھی اس کے لیے اکثر مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کو پانی میں گھس کر مصری برابر وزن ملا کر زخم پر عرصے تک لگاتے رہیں۔

---

[1] **نقوع شاہترہ**:- شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، ہلیلہ سیاہ نیم کوفتہ، گل منڈی، عشبہ مغربی ہر ایک ۶ ماشے، عناب ۵ دانے۔ سب دواؤں کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کے وقت مل چھان کر شربت عناب ۲ تولے ملا کر پلائیں۔

[2] **مطبوخ ہفت روزہ**:- پوست درخت کچنال، پوست درخت نیم، بیخ اندرائن، چھلی ببول، کتائی خورد (جڑ، پھل، پھول، اور پتوں سمیت)، پرانا گڑ ہر ایک دس تولے۔ سب دواؤں کو ۳ سیر پانی میں جوش دیں، یہاں تک کہ چوتھائی حصہ پانی رہ جائے۔ اس کے بعد اسے چھان کر بوتل میں رکھیں۔ یہ تمام سات خوراکیں ہیں۔ روزانہ صبح کے وقت ایک خوراک پئیں۔ تیسرے پہر مونگ کی دال کی ملائم کھچڑی کھائیں۔ اگر اس کے دوران استعمال میں پیچش ہو جائے تو ایک دو روز کے لیے اس کو موقوف کر دیں اور پیچش کے دفعیے کے لیے مناسب نسخہ پئیں۔

[illegible] اور [illegible] کے لیے مفید بیان کیا جاتا ہے :۔ نسخہ :۔ طوطیا دو ماشے ، سیندور تین ماشے ، رال تین تولے [illegible] تیل آٹھ تولے [illegible] پر رکھیں جب زہ پکنے لگے تو اس میں سیندور تین ماشے ڈال کر چلاتے رہیں۔ جب رنگت تبدیل ہونے [illegible] رال شامل کریں اور [illegible] سے نیچے اتار لیں اور توتیا باریک پیس کر ملائیں۔ روزانہ زخم کو نیم کے پتوں کے جوشاندے سے دھوکر مرہم لگائیے [illegible] دوائیں [illegible] ڈاکٹر صاحبان عموماً سلفیٹ آف کاپر یا کاسٹک کی بتی سے سطح کو جلا کر پٹی باندھتے ہیں اور جب زخم صاف ہو جائے تو کاربالک آئنٹ منٹ یا یہ مرہم لگاتے ہیں :۔

نسخہ مرہم :۔ سب ایسی ٹیٹ آف کاپر سات گرین ، آیوڈین تین گرین ، کریازوٹ ۵ اقطرے ، مرہم سادہ ایک اونس۔ مرہم بنا کر زخموں پر لگائیں ۔

اس کے علاوہ ان زخموں پر کاربن ڈائی آکسائیڈ بھی لگاتے ہیں جس کے لگانے سے زخم اچھا ہو جاتا ہے اور عموماً داغ نہیں رہتا۔

ایک انگریز ڈاکٹر نے ایک مریض کا علاج اس طرح کیا کہ ہفتے میں دو بار اورسیول کے انجکشن کیے اور زخموں پر پروپیڈکس ویکسین آئنٹ منٹ لگایا۔ یہ دونوں دوائیں مے اینڈ بیکر لمٹیڈ کمپنی کی ساختہ تھیں۔ ان کے تقریباً ایک ڈیڑھ مہینے کے استعمال سے مرض بالکل دفع ہو گیا۔

(بقیہ صفحہ ۲۱ سے آگے)

میرے علاج سے مسٹر فیلکس ڈائمنڈ کو ایک ہفتے کے اندر صحت حاصل ہو گئی۔ شریف پٹھان عورت اور اس کے بہادر بیٹوں نے ہماری پوری مدد کی اور مسٹر فیلکس جنہیں لوگ مردہ سمجھتے تھے، دوبارہ زندہ ہو کر انگریزی چھاؤنی میں پہنچ گئے۔ ایک دن عین اس مقام پر جہاں مسٹر فیلکس کے قتل ہونے کی یادگار میں صلیب نصب تھی، انہوں نے مجھ سے شادی کی درخواست کی جو میں نے منظور کر لی اور ہم دونوں کی شادی ہو گئی۔

جب میں مسٹر فیلکس کے ساتھ انگلستان واپس گئی تو میری گود میں چند مہینے کا بچہ تھا۔ مسز ڈائمنڈ نے مسرت کے آنسو بہاتے ہوئے اپنے بڑے فیلکس کو بھی دیکھا اور چھوٹے فیلکس کو بھی۔

(بقیہ صفحہ ۲۶ سے آگے)

سے سل وغیرہ کا دھوکا کھا بیٹھتے ہیں اور باقاعدہ اپنا طبی معائنہ تو کراتے نہیں بلکہ ایک دوسرے ہی مرض کا خیال اس کے ازالے کی تدابیر میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اپنی اس قسم کی غلط کوششوں سے وہ یہی نہیں کہ اپنا وقت اور روپیہ ضائع کرتے ہیں بلکہ اکثر اوقات صحت کو بھی نقصان پہنچا لیتے ہیں ۔

پس ہر شخص کے لیے بہترین اور مفید مشورہ یہی ہے کہ وہ پہلے اپنے جسم کا مکمل طور پر طبی معائنہ کرائے اور اگر تجربہ کار معالج یہ بتا دے کہ فلاں مرض ظاہر ہوا ہے تو وہ اس کے علاج میں تن دہی سے لگ جائیں ۔



کتاب العمدة فی الجراحت



"کتاب العمدة فی الجراحت" پر یہ مقالہ جناب حکیم مولوی سید احمد اللہ صاحب ندوی نے دائرة المعارف حیدرآباد دکن کے نمائندے کی حیثیت سے آل انڈیا اورینٹل کانفرنس کے دسویں سالانہ اجلاس میں پڑھا تھا جو ۲۱-۲۲-۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو ترپتی (علاقہ مدراس) میں منعقد ہوا تھا۔ ہم یہ عالمانہ مقالہ سکریٹری کانفرنس کی اجازت اور جناب حکیم صاحب موصوف کی عنایت سے ہمدرد صحت میں پیش کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ ناظرین اسے دلچسپی سے مطالعہ فرمائیں گے۔ "ہمدرد صحت"

ابن القف کے حالات

"کتاب العمدة فی الجراحت" عربی زبان میں سرجری کے عنوان پر ساتویں صدی ہجری کی ایک تالیف ہے۔ اس کے مؤلف ابوالفرج ابن القف بلاد شام کے مشہور گاؤں کوک کے رہنے والے ایک مسیحی ہیں جن کی وفات ۶۸۵ھ میں واقع ہوئی۔

ابن القف نے علوم حکمیہ اور طب کی تعلیم علامہ ابن ابی اصیبعہ، شیخ شمس الدین عبدالحمید خسروشاہی اور عزالدین حسن غنوی وغیرہ افاضلِ وقت مسلمانوں سے حاصل کی اور مدت تک اسلامی حکومت کے زیر سایہ قلعہ عجلون اور قلعہ دمشق میں طب کی خدمات پر مامور رہے۔

"العمدة" کی خصوصیات

ابن القف نے کتاب العمدة کو بیس مقالوں میں ترتیب دیا ہے۔ اور ہر مقالے میں کئی فصلیں قائم کی ہیں جن میں جراحت کے نظری اور عملی مباحث لکھے ہیں۔

تشریح اعضا، منافع اعضاء، جراحت کے اقسام، قوانین معالجۂ جراحت، ترکیب ادویۂ جراحت، ادویۂ جراحت کے انواع، نشتر زنی کے آئین، پٹی باندھنے کے اصول، آلات استعمال کرنے کے قواعد، ٹوٹے ہوئے اعضاء کے جوڑنے کی ترکیب، اعضاء کی قطع و برید اور ہڈیوں کی شکست و ریخت کے احکام پر بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے۔ جابجا یونانی اور اسلامی اطباء کے اقوال، افکار اور نظریوں کو مدلل بیان کیا ہے۔

ہڈیوں کا تورم

ہڈیوں کے تورم کے متعلق اسلامی عہد کے دو مشہور اساطین طب کے دو نظریے بیان کیے ہیں۔ امام فن محمد بن ذکریا رازی کا نظریہ یہ ہے کہ ہڈیوں میں ورم کے پیدا ہونے کی صلاحیت نہیں ہے اور شیخ الرئیس ابن سینا، جن کا قول اسلامی طب میں سنداً تسلیم کیا جاتا ہے، اس کے خلاف نظریہ رکھتے ہیں اور یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ورم اس تمدد یعنی پھیلاؤ کا نام ہے جو مضر افعال ہو اور جب ہڈیوں میں بحالت نمو صالح غذائی مادے سے تمدد کا ہونا مسلم ہے تو فاسد مادے سے بھی یہ پھیلاؤ واقع ہو سکتا ہے اور اسی کا نام ورم ہے۔

ابن القف نے ان دونوں نظریوں پر محاکمہ کیا ہے اور شیخ الرئیس کے نظریے کی مخالفت کرتے ہوئے اپنی رائے رازی کے حق میں دی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ نمو کی حالت میں جو تمدد واقع ہوتا ہے وہ عضو کی ورمی تمدد سے بالکل مغائر ہے۔ یہ مغائرت تین جہت سے فاعل، مادہ اور نفس تمدد سے واضح ہوتی ہے۔

پہلی جہت فاعل کی ہے۔ بحالت نمو فاعل قوت نامیہ ہے جو اعضا کی تدبیر پر متصرف ہے اور ورم کی حالت میں فاعل ورم پیدا کرنے والا مادہ ہے جو اعضا کی تدبیر پر متصرف نہیں ہے۔ دوسری جہت مادے کی ہے۔ نمو میں مادہ صالح اور مالوف ہوتا ہے لیکن ورم میں مادہ فاسد، ردی اور ایذا رساں ہوتا ہے۔ تیسری جہت نفس تمدد کی ہے۔ نمو کی حالت میں تمدد طبعی تناسب پر تینوں قطروں میں واقع ہوتا ہے۔ لیکن ورم میں یہ کیفیت نہیں رہتی ہے۔ جب یہ تمدد نمو اور ورم میں مشابہ نہیں ہے تو ایک کو دوسرے پر نہ قیاس کیا جا سکتا ہے اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہڈی

[illegible] کی صلاحیت ہے۔

نظریوں کا بننا اور بگڑنا درحقیقت نظریوں کا بننا اور بدلنا روح عصری کے تابع ہے۔ کسی عصر میں ایک نظریہ بنتا ہے دوسرے عہد میں وہ بدل جاتا ہے۔ مثلاً اطبائے قدیم کا نظریہ تھا کہ طاعون اور ہیضہ جیسے حاد اور مہلک امراض میں سمیت کار فرما ہوتی ہے۔ جدید اطبا نے اس نظریے کو توڑ ڈالا اور جراثیم کا نظریہ قائم کیا اور اب اس کی بنیاد بھی غدودی نظریے کے سامنے ہلتی ہوئی نظر آرہی ہے۔

ابن القف کی یہ تحریر اس بات کی بھی آئینہ دار ہے کہ اطبائے اسلام طبی مسائل میں اطبائے یونان کی کورانہ تقلید میں مبتلا نہ تھے بلکہ وہ مجتہدانہ ذاتی رائے رکھتے تھے۔ دوسری بات یہ واضح ہوتی ہے کہ ساتویں صدی ہجری میں حریت فکر اس حد تک موجود تھی کہ شیخ الرئیس جیسی عالمگیر شہرت رکھنے والی شخصیت کے نظریے کی مخالفت کرنے میں ابن القف کو کوئی باک نظر نہ آیا۔

کتاب میں جراحت کے متعلق مسائل کو جس وضاحت اور صراحت سے بیان کیا گیا ہے۔ ان کے مطالعے سے اسلامی سرجری کی تحقیقات کرنے والوں کو نہایت قیمتی معلومات حاصل ہوں گی۔ میں کتاب کے بعض مباحث سے جستہ جستہ چند مسائل بیان کروں گا جن سے کتاب کی قدر و قیمت معلوم ہو سکے گی۔

ورم کی تین حالتیں ابن القف لکھتے ہیں کہ ہر ورم تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت کی طرف انجام پذیر ہوتا ہے۔ وہ یا تو تحلیل ہو جاتا ہے یا پھر اس میں پیپ پڑ جاتی ہے اور یا وہ سخت ہو کر رہ جاتا ہے۔ ہر حالت کی علامتیں جداگانہ ہیں۔

جس وقت ورم میں پیپ پیدا ہونی شروع ہوتی ہے اس وقت درد بہت بڑھ جاتا اور مریض کو شدید بخار آجاتا ہے۔ پیپ کے پیدا ہو جانے کے بعد درد اور بخار میں کمی آجاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ پیپ کی پیدائش کے وقت مادّے میں جوش اور غلیان کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور یہ غلیان جسم کی وسعت کو چاہتا ہے۔ حجم کے بڑھنے سے عضو کے اجزا میں جو اتصال تھا وہ برقرار نہیں رہتا۔ بلکہ ان میں تفرق اور پھیلاؤ پیدا ہو کر شدید درد کا باعث ہو جاتا ہے اور مادّے کے جوش اور درد کے سبب حرارت کے ہیجان سے بخار میں بھی شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب پیپ بن جاتی ہے تو جوش اور ہیجان باقی نہیں رہتا، اس لیے درد اور بخار میں کمی آجاتی ہے۔

قرحے کی پیدائش اور اس کا اصولی علاج اعضا میں بحالت صحت دو قسم کے فضلے پیدا ہوتے ہیں ایک لطیف جو پسینہ اور بھاپ بن کر تحلیل ہو جاتا ہے اور دوسرا غلیظ جو شکل میل اعضا سے خارج ہوتا رہتا ہے جس وقت جسم کے کسی عضو میں ضعف آجاتا ہے تو اس میں تحلیل اور اخراج کی یہ دو قوتیں بھی ضعیف ہو جاتی ہیں اور اس وقت اس عضو میں یہ دونوں قسم کے فضلے اکھٹے ہو جاتے ہیں اور قریب کے اعضا سے دونوں قسم کے فضلے اس کمزور عضو میں آتے رہتے ہیں جس سے روز بروز ان کی مقدار زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ ان دو فضلوں سے دو قسم کی رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں، لطیف فضلے سے آبی خون پیدا ہوتا ہے اور غلیظ فضلے سے پیپ بنتی ہے۔

قرحے کا اصولِ علاج یہ ہے کہ مریض کی طبیعت عام اور طبیعت خاص کی اعانت کی جائے۔ طبیعت عام کی اعانت یہ ہے کہ غذا کم دی جائے تاکہ ماؤف عضو میں مادہ زیادہ نہ پیدا ہو۔ غذا بھی صالح دی جائے تاکہ اس کی کیفیت بھی ماؤف عضو تک صالح پہنچے اور بدن کا تنقیہ کیا جائے تاکہ سارا بدن فاسد رطوبت سے پاک اور صاف ہو جائے۔

طبیعت خاص کی اعانت یہ ہے کہ رطوبتوں کا دواؤں سے ازالہ کیا جائے۔ پیپ کو نکالا جائے اور آبی خون کو خشک کر دیا جائے اور ایسی دواؤں کو جن سے زخم میں خشکی اور جلا کا کام لیا جاتا ہے اصطلاح طب میں ادویہ منبتہ لحم، گوشت پیدا کرنے والی دوائیں، کہا جاتا ہے۔

ظاہری اور باطنی اعضا کے قروح قرحہ کبھی ظاہری اور کبھی باطنی اعضا میں پیدا ہوتا ہے۔ ان دونوں میں جلد صحت پانے والے قرحے کے متعلق کتاب العمدہ میں جو بحث ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:-

- ظاہری اعضا کے قرحے نسبتاً دو وجہوں سے جلد صحت یاب ہوتے ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ وہ کھلے ہوئے ہوتے ہیں جس سے قرحے کی مقدار اور نوعیت معلوم ہوتی ہے اور معالجے میں سہولت ہوتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ معالجے میں قوی دواؤں کے استعمال سے اس کا اندیشہ نہیں [illegible] کہ دوائیں دوسرے اعضا کی راہ سے گزر کر ان کو ضرر پہنچائیں گی۔ اس کے علاوہ ظاہری اعضا باطنی اعضا کے مقابلے میں زیادہ

حساس ہوتے ہیں اور وہ دواؤں کے اثر کو جلد قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن باطنی اعضا کے قرحے بھی نسبتاً کبھی جلد اچھے ہو جاتے ہیں۔ اس کے تین اسباب ہیں:۔

۱ باطن میں حرارت غریزی اور طبعی قوتوں کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔

۲ باطنی اعضا کے قوام میں لینت ہوتی ہے اور یہ لینت سرعت اندمال میں مددگار ہوتی ہے۔

۳ باطنی اعضا سے فضلات بہ تقاضائے طبیعت ظاہر کی طرف دفع ہوتے رہتے ہیں۔ ان اسباب کی بنا پر باطنی اعضا کے قرحے نسبتاً جلد اچھے ہو جاتے ہیں بشرطیکہ معالجے کی شرطوں کا لحاظ کیا جائے۔

بچوں کے زخم یہ بات کہ بچوں کے زخم بڑے آدمیوں کے زخم کے مقابلے میں جلد اچھے ہو جاتے ہیں، روزانہ کا مشاہدہ ہے۔ "العمدہ" میں اس مسئلے پر اطبا کی مختلف رائیں لکھی گئی ہیں۔ پھر ان پر محاکمہ کیا گیا ہے۔ محاکمے کا خلاصہ یہ ہے: حسب ذیل پانچ وجوہ ہیں جن کی بنا پر بچوں کے زخم بوڑھے آدمیوں کے زخموں کے مقابلے میں جلد اچھے ہوتے ہیں:۔

۱ بچوں کے جسم میں طبعی قوتوں کی مقدار بوڑھوں کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

۲ بچوں میں حرارت غریزی بھی زیادہ ہوتی ہے۔

۳ بچپن میں اعضا نمو کی حالت میں ہوتے ہیں۔

۴ مادۂ صالح جس سے اعضا کی تولید ہوتی ہے، مقدار کے لحاظ سے بچوں میں زیادہ ہوتا ہے۔

۵ بچوں کے مزاج کی صلاحیت زخموں کو جلد اور بآسانی اچھا کرنے میں معین اور مددگار ہوتی ہے، بخلاف بوڑھوں کے مزاج کے کہ وہ اس امر میں معین نہیں ہوتا۔

نشتر زنی کے لیے شرائط کتاب مذکور میں نشتر زن (جراح، سرجن) پر حسب ذیل دس شرطیں عائد کی گئی ہیں۔

۱ جراح (سرجن) علم تشریح سے اچھی طرح واقف ہو تاکہ اعصاب، شرائین اور وریدوں کے مسالک کو جان سکے اور نشتر زنی کے وقت ان کی رعایت کو ملحوظ رکھے۔

۲ تیز نظر ہو اور تقویت بصر کے لیے مقوی بصر سرموں کے استعمال کا عادی ہو تاکہ نشتر زنی کے مقامات کو آسانی سے معلوم کر سکے۔

۳ نشتر ایسی جگہ لگائے جو رقیق ہو کیوں کہ ایسی جگہ میں نضج واقع ہوتا ہے۔

۴ حتی الامکان نشتر پھوڑے کے نچلے حصے میں لگائے تاکہ مواد بآسانی نکل سکے اور غار پیدا ہو جانے کا اندیشہ نہ رہے۔

۵ جراحی کا عمل دن کے معتدل وقت میں انجام دیا جائے۔

۶ عمل جراحی سے پہلے مریض کو تھوڑا شوربا یا کوئی شربت، جو قم معدہ اور قلب کا مقوی ہو پلا دیا جائے۔

۷ عمل جراحی سے پہلے بعض ملین شربت یا احتقان (انیما) کے ذریعے سے طبیعت کی تلیین کر لی جائے۔

۸ مریض کی قوت کا لحاظ کر کے مواد کا اخراج کیا جائے۔

۹ جراح (سرجن) کے پاس خون روکنے والی دوائیں بھی ساتھ ہوں تاکہ اگر نشتر شریان یا ورید میں لگ کر جریان خون کا باعث ہو تو وہ ان سے کام لے سکے۔

۱۰ جراح کے پاس داغنے کے آلے بھی جو مکاوی کہے جاتے ہیں ہونے چاہئیں تاکہ اگر خون روکنے والی دوائیں کارگر نہ ہوں تو وہ داغ کر خون کو بند کر سکے۔

سرطان سرطان (کینسر) کے متعلق بعض مغربی محققین نے غلط فہمی سے یہ خیال قائم کر لیا ہے کہ عربوں کے فن جراحی میں لوہے کا استعمال اس مرض میں بالکل ممنوع ہے، جیسا کہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے اسلامی سرجری کے مقالہ نگار نے تحریر کیا ہے۔ لیکن

کتاب العمدہ کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ یہ ممانعت سرطان کی ابتدائی حالت یا اس حالت کے لیے ہے جب کہ سرطان باطنی عضو میں ہو لیکن جب یہ مرض اپنے ابتدائی دور سے گزر جائے نیز ظاہری اعضا میں واقع ہو تو عمل جراحی کی ہدایت کی گئی ہے۔ کتاب کی عبارت یہ ہے:

"ووجہ ضرب العمل بالحدید بالخفی اذا فہم منہ المبتدی فی الظہور وہو انہ اذا استعمل فیہ العلاج المذکور مالم یستقص فی قطع اصولہ وہی العروق المتصلۃ والا امکن عودہ لانہا تکون مملوۃ دما سوداویا واذا استقص فی ذالک جلبنا علی العلیل آلاما قویۃ لم یحتملہا قوتہ بخلاف السرطان المتمکن فانہ متی استعمل فیہ ذالک لم یحصل فی قطعہ من الالم ما یحصل من ذلک وذلک شمول الآفۃ الی حولہ وقلۃ حستہا وشعورہا بالم القطع" (ج ۲۔ ص ۴۴)

اس عبارت کا ترجمہ یہ ہے:-

سرطان کے ابتدائے ظہور کی حالت میں عمل بالید اس لیے مناسب نہیں ہے کہ اگر یہ عمل کیا گیا اور اس کی ان جڑوں کا استیصال نہ کیا گیا جو ماحول کی رگوں میں ہوتی ہیں جن میں سوداوی خون بھرا رہتا ہے تو اس کے دوبارہ عود کرنے کا امکان باقی رہتا ہے اور اگر اس کی جڑوں کا استیصال کر دیا جائے تو مریض کو ہم ایسی تکلیفوں میں مبتلا کر دینگے کہ اس کی قوت ان تکلیفوں کے برداشت کی متحمل نہیں ہو سکتی ہے بر خلاف اس سرطان کے جو پائیدار ہو چکا ہو اس عمل جراحی سے اتنی تکلیفیں نہیں ہوتی ہیں جو مریض کی قوت برداشت سے باہر ہو کیوں کہ ایسی حالت میں مقام سرطان اور اس کے ماحول میں حساسی قوت کمزور ہو جاتی ہے اور قطع و برید کی تکلیف کم محسوس ہوتی ہے۔

ہوا کی نالی کا شق کرنا منجملہ دیگر عملیات کے ایک خاص عمل جراحی جو کتاب عمدہ میں مذکور ہے وہ ہوا کی نالی (قصبۃ الریہ) کا شق کرنا اور اسے بغیر ٹانکے لگائے اس لیے چھوڑ دینا ہے کہ کچھ مدت کے بعد نالی کے دونوں سرے خود ہی باہم مل کر جڑ جاتے ہیں اس عمل کی خصوصیت یہ ہے کہ اس عہد کے ماہر سرجن بھی مرض سل میں جب مریض کے ماؤف پھیپھڑے کو آرام پہنچانے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو ایک طرف کی ہوا کی نالی کو کاٹ دیتے ہیں اور ضرورت رفع ہونے کے بعد اس میں ٹانکے نہیں لگاتے بلکہ نالی کے دونوں سرے خود ہی مل کر جڑ جاتے ہیں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ آج یہ عمل مرض سل میں کیا جاتا ہے اور سات سو برس پہلے یہ عمل خناق میں کیا جاتا تھا۔ کتاب کی عبارت یہ ہے:-

"اذا احسس ورم فی الحلق او فی المری وتعذر ادخال الہواء البارد الی جہت القلب وخفت علی العلیل الہلاک ومع ذلک لم تکن فی الرقیۃ آفۃ فشق حینئذ قصبۃ الرئۃ وکیفیۃ عملہ ......

ثم اترک ذلک الی حین تصلح العلۃ ثم تجمع شفتی الجلد وتخیط بخیط وتداوی بما یلحم ذلک ولا تتعرض لخیاطۃ الغضروف اصلا"

ترجمہ: جب حلق یا مری میں ورم ہو اور ٹھنڈی ہوا قلب تک نہ پہنچ سکے جس سے مریض کی ہلاکت کا اندیشہ ہو، ساتھ ہی گردن میں کوئی دوسری آفت نہ ہو تو اس وقت ہوا کی نالی کاٹ دی جائے۔ پھر عمل کی کیفیت بتلانے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس کٹی ہوئی نالی کو اسی حالت پر رہنے دیا جائے تا آنکہ اصلی مرض اصلاح قبول کرے اس کے بعد جلد کے دونوں کناروں کو ملا کر سی دیا جائے اور بھرنے والی دواؤں سے جلد کا علاج کیا جائے لیکن ہوا کی نالی کو جو غضروفی مادے کی ہے سی کر جوڑنے کے لیے ہرگز نہ چھیڑا جائے۔

تسکین الم جس طرح آج دارو‌ئے بیہوشی سنگھا کر یا کوکین وغیرہ دواؤں کے استعمال سے مریض کو یا اس کے کسی عضو کو بے حس کر دیا جاتا ہے تاکہ بوقت عمل جراحی درد و الم کا احساس نہ ہو۔ اسی طرح عہد ماضی میں بعض سن کرنے والی دواؤں کے ذریعے سے مریض کو یا اس کے کسی عضو کو بے حس کر دیا جاتا تھا۔ "العمدہ" میں "تسکین الم" کے عنوان کے تحت اس مفہوم کو بیان کیا گیا ہے۔ مؤلف کتاب لکھتے ہیں کہ تسکین الم کی دو قسمیں ہیں، حقیقی اور غیر حقیقی۔ غیر حقیقی وہ سن کرنے والی دوائیں ہیں جن کی ضرورت ہر ایک جراح (سرجن) کو عمل جراحی کے وقت پیش آتی ہے۔ سن کرنے والی دواؤں سے مریض کو جو تسکین ہوتی ہے اس کے چند وجوہ ہیں۔

۱ سُن کرنے والی دوائیں اپنی برودت کے سبب روح کے رستوں کو بند کردیتی اور قوت حساسہ کے نفوذ کو روک دیتی ہیں جس کی وجہ سے درد اور الم کا احساس و شعور مریض کو نہیں ہوتا۔

۲ سُن کرنے والی دواؤں سے روح کے جوہر میں غلظت آجاتی ہے جس کی وجہ سے خود روح بھی اپنے مسالک میں نفوذ اور سرایت نہیں کرتی۔ اعصاب کے منافذ اگرچہ غیر محسوس ہیں مگر ان کے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

۳ احساس کا فعل حرارت اور رطوبت سے انجام پاتا ہے اور سُن کرنے والی دواؤں کا مزاج اس کے برعکس بارد و یابس ہے اس تضاد کی وجہ سے بھی احساس کا فعل کمزور ہو جاتا ہے۔

۴ سُن کرنے والی دوائیں اپنی سمیت کی وجہ سے نہ صرف قوت حساسہ بلکہ تمام قوتوں کو کمزور کردیتی ہیں۔ جب قوت حساسہ کمزور ہو جاتی ہے تو درد و الم کے شعور کا کمزور ہو جانا بھی یقینی ہے۔

ان مسکن یا سُن کردینے والی دواؤں سے درد میں تسکین ضرور ہوتی ہے اور معالج کو بھی آسانی سے علاج کا موقع مل جاتا ہے۔ مگر جس مقدار میں درد میں خفت ہوتی ہے اسی مقدار میں مریض کی قوت بھی گھٹ جاتی ہے اور مادہ منجمد ہو کر عضو میں ٹھپ جاتا ہے۔ اس لیے بغیر شدید ضرورت کے جراح حضرات کو سُن کردینے والی دوائیں استعمال نہ کرنی چاہئیں۔

اختلافِ ملک سے طریقِ علاج میں اختلاف جس طرح ایک شخص یا ایک قوم کا مزاج دوسرے شخص اور قوم سے جُدا ہوتا ہے اسی طرح ایک ملک کا مزاج بھی دوسرے ملک سے جداگانہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام ممالک کے رسم و رواج، عادات و اطوار، خصائل و طبائع میں یک رنگی نہیں ہے۔ یہی حال علاج کے طریقوں کا ہے۔ ایک ملک کے لیے جو طریقِ علاج مناسب ہوتا ہے وہ دوسرے ملک کے لیے سزاوار نہیں ہوتا۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس مفہوم کو "العمدہ" کے ایک مبحث کے خاتمے میں بیان کیا گیا ہے۔ ابن القف جوڑ کی ہڈی کے اکھڑنے کی بحث میں لکھتے ہیں کہ ہڈی جب اپنے جوڑ کے مقام سے بالکل اکھڑ جائے تو اسے خلع کہتے ہیں۔ البقراط نے اپنی کتاب "جبر" میں لکھا ہے کہ خلع کی حالت میں اس روز ہڈی کو اس کے جوڑ کے مقام میں نہیں بٹھایا جائے۔ بلکہ تین روز تک انتظار کیا جائے تاکہ اتنے دنوں میں درد و الم میں سکون پیدا ہو جائے۔ اور مادّے کا استفراغ کیا جاسکے۔ ابن القف کہتے ہیں "یہ تو البقراط کے زمانے اور ملک کی بات ہے۔ ہمارے زمانے اور ملک کے تجربات شاہد ہیں کہ اگر خلع کی صورت میں اسی وقت ہڈی اپنی جگہ پر بٹھا نہ دی جائے تو معالج کو آئندہ سخت دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ البقراط کا ملک سرد ہے۔ سرد ممالک میں مادّہ ساکن ہوتا ہے اور اس کا ڈر نہیں رہتا ہے کہ تین دنوں میں مادّے کا انصباب خالی جگہ میں ہوگا، بخلاف ہمارے ملک کے جو گرم تر ہے اور یہاں کے باشندوں کے جسم میں مواد برابر سیلانی حالت میں رہتا ہے اگر تین دن تک انتظار کیا جائے تو خالی جگہ میں مواد بھر جائے گا جس کی وجہ سے اکھڑی ہوئی ہڈی اپنی جگہ پر کماحقہٗ نہ بیٹھ سکے گی"۔

"کتاب العمدہ" میں بعض ایسی باتیں ضمناً بیان کی گئی ہیں جن سے فن جراحت کے مورخ کے لیے طبِ قدیم کے چند نادر حقائق سامنے آگئے ہیں۔

مصنوعی دانت مثلاً یہ کہ مؤلف العمدہ کے عہد میں بھی مصنوعی دانت ہڈی اور ہاتھی دانت کے بنائے جاتے اور اکھڑے ہوئے قدرتی دانتوں کی جگہ استعمال کیے جاتے تھے۔ کتاب کی عبارت یہ ہے:

"وقد نتخذ سن من عظم او من عاج و تركز عوض سن قد سقطت وتشد بالشريط" یعنی ہڈی اور ہاتھی دانت کے مصنوعی دانت بنائے جاتے اور اکھڑے ہوئے دانت کی جگہ رکھ کر تار سے جوڑ دئے جاتے ہیں۔

سونے اور چاندی کے آلات یا مثلاً سرجری کے بعض آلات لوہے اور فولاد کی بجائے چاندی اور سونے کے بنائے جاتے تھے۔ جیسے قاثاطیر جو اخراج بول کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق لکھتے ہیں۔ "هي آلة مجوفة ...... تتخذ من فضة و ذهب" یعنی وہ ایک جوف دار آلہ ہے جو چاندی اور سونے سے بنایا جاتا ہے۔

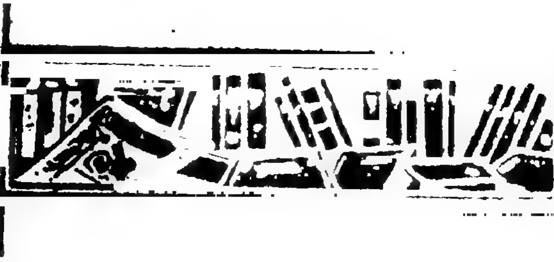
عورتیں مردہ جنین آلات سے نکالتی تھیں یا مثلاً یہ کہ مردہ جنین کو ماں کے رحم سے آلات سے نکالنے کے لیے

پہلے دایہ کا کام کرتی تھیں یا علاوہ دیگر مؤلف العمدہ کے عہد میں عورتیں ہی مردہ بچے کے نکالنے میں سرجری کے آلات استعمال کرتی اور اس کا علم رکھتی تھیں، چنانچہ اخراج جنین میت کی فصل میں لکھتے ہیں "وتختار قابلة بالصفة السابقة لذلك" یعنی اس خدمت کے لیے مذکورہ بالا صفت کی دایہ کو انتخاب کیا جائے۔

اطبا کی جد وجہد یا مثلاً یہ کہ گزشتہ زمانے میں باوجود آمد ورفت کے ذرائع کی کمی کے اطبائے قدیم نئی نئی بیماریوں کے متعلق یہ جاننے کی کوشش کرتے تھے کہ وہ کب اور کس ملک میں پیدا ہوئیں اور ان کی حقیقت کیا ہے۔ چنانچہ عاق مدنی بزبان ہندوستانی نارو کے متعلق لکھا ہے "وجالی نوس لم یحصل من امرہ شیئاً لانہ لم یرہ واکثر حدوث ھذا فی البلاد الحارۃ الیابسۃ کالھند ومصر والحجاز" یعنی جالی نوس اس مرض کا عینی مشاہدہ نہ کرسکنے کے باعث اس کے متعلق کچھ معلومات حاصل نہ کرسکے۔ یہ مرض ہندوستان مصر اور حجاز جیسے گرم و خشک ممالک میں زیادہ ہوتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ مرض نارو جالی نوس کے عہد تک جن کا زمانہ حضرت مسیح علیہ السلام سے کچھ ہی بعد تھا یونان میں پیدا نہ ہوا تھا۔

حکیم سید احمد اللہ ندوی


حلق کے غدود حلق کے غدودوں کے کام کے متعلق برٹش میڈیکل جرنل میں ڈاکٹر پی۔ ڈبلیو لیتھارٹ کا بیان شائع ہوا ہے:

(۱) جسم میں ہر غدہ جاذبہ کا یہ کام ہوتا ہے کہ غذا پانی اور ہوا میں سے جراثیم کو اکٹھا کر کے ان کی افزائش کرے تاکہ جسم میں ان کے خلاف مناعت پیدا ہو جائے۔

(۲) حلق کے بڑھے ہوئے غدود اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ وہ اپنا فرض ادا کر رہے ہیں اور انہیں نکالنا نہ چاہیئے۔

(۳) ناک کے راستے کے ختم پر جو غدود ہوتے ہیں وہ پرانے زکام کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

(۴) پرانے زکام کا علاج ان غدودوں کو نکالنے کی بجائے اس طرح بہت زیادہ کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے کہ دواؤں کے فوارے ناک میں لگائے جائیں۔

(۵) آج کل ڈاکٹروں کا کچھ یہ دستور سا ہو گیا ہے کہ حلق کے اور ناک کے سرے کے غدودوں کو خواہ مخواہ بھی کاٹ کر پھینک دیتے ہیں اور ذرا بھی اس بات کا لحاظ نہیں کرتے کہ وہ کس قدر کارآمد چیزیں ہیں۔

گلاکوما جب آنکھ کے ڈھیلے کا تناؤ اور آنکھ کے اندر دباؤ بڑھ جاتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ گلاکوما موجود ہے۔ اس مرض میں بھی کبھی کبھی مریض کی بصارت آنکھوں کی دواؤں اور پلانے کی دواؤں سے بچائی جا سکتی ہے۔ گلاکوما کا علاج ان تدابیر سے کیا جا سکتا ہے کہ مریض کو مناسب غذا دیں۔ کافی نیند کا بندوبست کریں، ورزش کرائیں اور جسم کے فضلات کے باقاعدہ اخراج کا انتظام کریں۔ اس مقصد کے لئے گرم حمام سے پسینہ لانا مفید ہوگا۔ آنکھوں میں مناسب دوا ڈالتے رہیں۔ عمل جراحی ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتا۔ بہت کچھ اس بات پر منحصر ہے کہ عمل جراحی ابتدائے مرض میں کیا گیا ہے یا نہیں۔ اگر مریض کے جسم میں کوئی بیماری ہو تو اس کا تدارک بھی ضروری ہے۔ بیشتر اوقات گلاکوما کے مریضوں کے اندھا ہو جانے کا باعث یہ ہوتا ہے کہ اُن کے دل پر رنج و غم کے اثرات ہوتے ہیں۔

مخصوص غذا شراب کی عادت چھڑا دیتی ہے سال با سال سے یہ بات مشاہدے میں آ رہی ہے کہ اگر شرابیوں کو ایسی غذا دی جائے جو کسی درجے میں بھی محرک نہ ہو تو ان میں شراب کی طلب کم ہو جاتی ہے۔ کنٹی فوج کے جو اسپتال شرابیوں کے لیے ہیں ان میں گزشتہ تیس سال سے اس کے متعلق جو تجربات ہو رہے تھے کہ شراب چھڑانے کا بہترین طریقہ کیا ہے، ان تجربوں سے ثابت ہو گیا ہے کہ شراب چھڑانے کا سب سے کامیاب ذریعہ یہی ہے کہ شرابیوں کو غذا کے طور پر گوشت اور اسی قسم کی دیگر محرک غذائیں نہ دی جائیں۔

اس بیان کی حمایت میں ایک معاصر نے مسز ہرامویل بوتھ کی کتاب سے ان کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ "اکثر ایسے شرابی آتے ہیں کہ اگر ان کا علاج پرانے طرز پہ کیا جاتا تو ان کی حالت متقاضی تھی کہ انہیں بستر پہ لیٹا رکھا جاتا اور بہت کچھ دوائیں پلائی جاتیں تب ہفتوں میں جا کر وہ ذرا سنبھلتے۔ لیکن اب غیر محرک غذاؤں کی مدد سے وہ پندرہ دن میں چلنے پھرنے اور اپنا سب کام کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں"۔

جو لوگ شرابیوں کی اصلاح کے متعلق کام کرتے ہیں انہیں اپنے کام میں ان معلومات سے بہت مدد ملے گی۔ غیر لحمی غذا ترکِ شراب میں بہت کارآمد ہے۔

امریکہ میں پاگلوں کی کثرت جدید تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ امریکہ میں جس قدر افراد بھی بیمار اور علیل ہو کر شفاخانوں میں پہنچے ہیں اُن کی آدھے سے زیادہ تعداد ایسے شفاخانوں اور صحت گاہوں میں رکھی جاتی ہے جہاں مجنونوں اور پاگلوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ گویا تازہ تحقیقات نے اس نتیجے تک پہنچا دیا ہے کہ امریکہ کے مہذب اور متمدن باشندوں کا دماغی توازن بڑی تیزی سے بگڑتا جا رہا ہے۔ اور ماہرین نفسیات کو یہ اندیشہ پیدا ہو چلا ہے کہ چند ہی سال میں امریکہ کی آبادی میں سے ہر بیسواں شخص مجنوں یا دیوانہ ہوا کرے گا اور اس کی دماغی خرابی کی وجہ سے خود اس کو اور اُس کے متعلقین کو محفوظ رکھنے کے لیے دماغی شفاخانے میں داخل کرانے کی ضرورت ہوگی۔ ڈاکٹر جان کلاری وائٹ ہورن کا خیال ہے کہ ان مجنونوں میں گناہ کی زندگی بسر کرنے والوں کی تعداد بڑی حد تک کم ہوتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر جیمز ہارن وال نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بہت سے لوگوں کی عادتیں اس وجہ سے خراب ہوتی اور ان کے دماغ مختل ہوتے ہیں کہ وہ بچپن ہی سے شراب خواری کرنے لگتے ہیں۔ اور ان کے اس خراب شوق کی ذمے داری بڑی حد تک ان کی ماؤں کے سر عائد کی جا سکتی ہے۔

ان دوسرے ڈاکٹر صاحب کے تجربے میں شرابی مریضوں کی کافی تعداد ہوتی ہے۔ تحقیقات کے بعد وہ تو اسی نتیجہ پر پہنچے کہ ان میں سے اکثر ایسے تھے جنہیں بچپن ہی میں شراب نوشی کی بری عادت پڑ گئی تھی۔ بلکہ بعض حالتوں میں تو ان کی ماؤں نے اپنے بچوں کے اس برے شوق کو خود پروان چڑھایا تھا۔ بچپن کے بعد جوانی میں قدم رکھتے ہی اس قسم کے افراد زیادہ باتونی اور گانے بجانے کے شوقین ہوا کرتے تھے۔ اکثر تمباکو کھانے یا سگرٹ پینے لگتے اور اوسطاً ۱۰ سال کی عمر سے شراب خواری شروع کر دیا کرتے تھے اور اپنا زیادہ وقت مدہوشی میں ہی گزارا کرتے تھے۔

نباتات زمین کی بجائے فیکٹریوں سے تیار ہوں گے! کیمیاوی طریقوں سے زرعی پیداوار تیار کرنے کا کام اب تجربے کی حد سے آگے بڑھ چکا ہے۔ اس بات کی اطلاع ملی ہے کہ بہت سے تجارتی اداروں نے زمین سے مدد کے بغیر محض کیمیاوی طریقوں سے بہت سی پھلیاں، گوندنیاں، رس بھریاں اور ٹماٹر وغیرہ پیدا کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ تمام چیزیں ایسے پانی میں پیدا کی جاتی ہیں جس میں بجلی دوڑی ہوتی ہے اور کیمیاوی مادّے محلول ہوتے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ اس طرح سے پیدا کیے ہوئے پھل اور ترکاریاں زمین میں اگائی ہوئی ترکاریوں کے مقابلے میں بہت زیادہ لذیذ، شیریں اور عمدہ ہوتی ہیں۔ اور بہت جلد تیار ہو جاتی ہیں۔ آج سے ۵۰ سال پہلے مصنوعی رنگ بنائے گئے تھے۔ اس کے بعد سے برابر اس بات کی کوشش ہو رہی ہے کہ مصنوعی طور پر نباتات بھی پیدا کیے جائیں۔ چنانچہ زمین کی بجائے سائنس کے کمرے میں اور لیباٹری سے فیکٹری تک سلسلۂ ترقی وسیع ہو چکا ہے اور بہت ممکن ہے کہ جلد تمام نباتات فیکٹریوں میں تیار ہونے لگیں۔ اس چیز سے دنیا میں کس قدر انقلابات ظاہر ہوں گے، ان کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اگر تمام وہ چیزیں جو اس وقت کھیت سے حاصل کی جاتی ہیں فیکٹریوں میں پیدا ہونے لگیں تو بس سمجھئے کہ کسان اور انفرادی زراعت کا خاتمہ ہے۔ زراعت پھر ایک صنعت اور ایک بڑی وسیع تجارت بن جائے گی۔

جاپان اور جرمنی مدت سے مصنوعی طور پر کارخانوں میں کھانے اور پہننے کی چیزیں تیار کرنے کا تجربہ کر رہے ہیں۔ بہرحال نتیجہ اس صورت حال کا یہ ہوگا کہ گاؤں اور قریے تو ختم ہو جائیں گے۔ دیہات اور شہر مل کر ایک سے ہو جائیں گے۔ کھیت اور کھیتی باڑی ختم ہو جائے گی۔ اس کی بجائے فیکٹریاں کام کرتی نظر آئیں گی۔

سرسام سے بچنے کے لیے "نائیجیا" میں ڈاکٹر ایڈورڈ ایف، ہارٹونگ لکھتے ہیں کہ سرسام سے بچنے کے لئے سب سے پہلی ترکیب تو یہ ہے کہ سورج کی براہ راست پڑنے والی کرنوں سے بچا جائے۔ سرسام ماورائے بنفشی شعاعوں سے نہیں بلکہ تحتی سرخ (انفرا ریڈ) کرنوں سے پیدا ہوتا ہے۔ سخت گرمی کے موسم میں سر کو ہمیشہ ڈھک کر رکھنا چاہیئے۔

دوسری بات سرسام کو دور رکھنے کے لئے یہ ہے کہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ پانی کی معقول مقدار آپ کے جسم میں

ہوتا کہ خوب پسینہ آتا رہے۔ گرمیوں میں جسم کا پانی حیرت انگیز طور پر ختم ہوتا رہتا ہے۔ اگر کوئی شخص گرمیوں کے دنوں میں دھوپ میں کام کر رہا ہو تو اسے ۱۵ سیر پانی جسم میں داخل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ جسم پر تیل کی چکنائی یا میل کچیل نہیں ہونا چاہیئے کیوں کہ ایسا ہونے سے جلد کے مسام بند ہو جاتے ہیں اور پسینہ آنا بند ہو جاتا ہے اور اکثر سرسام اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ اندر سے اٹھنے والے بخارات کو پسینے کی راہ سے خارج ہونے کا موقع نہیں ملتا۔ الکحل (شراب وغیرہ) کا استعمال سرسام کے ساتھ خاص طور پر تعلق رکھتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جسم کی حرارت کو یکساں اور اعتدال کے ساتھ رکھنے والے نظام پر شراب یا نشے والی چیزوں کا اثر بہت خراب پڑتا ہے۔ اس لیے ان چیزوں سے ضرور بچنا چاہیئے۔

غذا کے معاملے میں بھی احتیاط کی بہت ضرورت ہے۔ اندھادھند کھانا، طرح طرح کی غذائیں ایک ساتھ کھانا اور چکنائیوں کا استعمال خطرے سے خالی نہیں ہے۔

لباس ہلکا، سفید اور ڈھیلا ہونا چاہیئے جہاں تک ممکن ہو دھوپ میں سخت جسمانی مشقت سے بچا جائے۔ دریا یا پانی کے کنارے دھوپ میں دوڑ لگانا سرسام کو دعوت دینا ہے۔

سرسام کا اثر عام طور پر فوراً ہوتا ہے۔

گرم سرطانی علاقوں میں محنت اچھی چیز ہے۔ آسٹریلیا کی طبی کانفرنس میں ایک ریزولیوشن منظور کیا گیا ہے کہ خطِ سرطان کے علاقوں میں عمدہ صحت برقرار رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آدمی ہر وقت محنت و مشقت کرتا رہے۔ ایچ۔ وارنر برلن کے ایک ڈاکٹر "میڈیکل ریکارڈ" میں لکھتے ہیں کہ برازیل، آسٹریلیا اور کوئینزلینڈ میں سفید فام لوگوں کی عمدہ صحت کا راز ان کی جسمانی مشقت میں مضمر ہے۔

غذا کا اثر دماغ پر ڈاکٹر والٹر کلیمنٹ الوا ریز، جو میو کلینک امریکہ میں طبیب ہیں، اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر ماہرانِ طب خصوصاً امراضِ نظامِ ہضم کے ماہرین کو آگاہ کرتے ہیں کہ وہ ایسی غذاؤں سے اپنے مریضوں کو واقف رکھیں جو خاص طور پر ان کے معدوں پر اثر کرتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ "میں ذاتی طور پر اپنی مثال دیتا ہوں کہ جب سے میں نے چوزہ مرغ کھانا چھوڑا ہے زندگی بہت آرام سے گذرتی ہے" آگے چل کر انہوں نے لکھا ہے کہ "ایک دفعہ میرے زیر علاج ایک امیر آدمی تھا اُسے شکایت یہ تھی کہ دوپہر کو گیارہ بجے اس پر نیند کا غلبہ ہونے لگتا تھا اور وہ سونے پر مجبور ہو جایا کرتا۔ اونگھنا تو معمولی بات تھی۔ گیارہ بجے وہ خواہ کسی کانفرنس میں شریک ہو یا موٹر چلا رہا ہو اس پر نیند کا غلبہ ہو جاتا تھا میں نے اس کی غذا کی تحقیق شروع کی۔ معلوم ہوا کہ وہ صبح کے ناشتے میں کافی کے ساتھ بالائی بہت زیادہ ملا کر کھاتا ہے۔ اس چیز کو میں نے تاڑ لیا۔ اور رفتہ رفتہ یہ چیز ناشتے میں سے نکلوا دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بےوقت سونے کا مرض جاتا رہا اور وہ حسب معمول چاق و چوبند ہو گیا" اس قسم کی مثالوں سے سمجھا جا سکتا ہے کہ غذائیں انسان کے دماغ پر کیسا اثر کرتی ہیں۔

"ایک مریض آٹھ دس سال تک عطائیوں کے قبضے میں رہا۔ اس کے بعد اس نے مجھ سے رجوع کیا۔ میں نے اس کی غذا کو ٹھیک کرنا شروع کیا۔ اور بہت سی چیزیں اس کی غذا سے علیحدہ کر کے تازہ پھلوں کی غذا پر اسے ڈال دیا۔ چند ہفتوں کے علاج کے بعد اس کا دماغ ٹھیک ہو گیا جو پہلے خراب ہونا شروع ہو گیا تھا"

دلوں کی حرکتیں مختلف جانوروں کی نبضوں کی رفتار ان کے قد و قامت اور ڈیل ڈول کے اعتبار اور لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔ عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جن جانوروں کے قد چھوٹے ہیں ان کی نبض زیادہ تیزی سے حرکت کرتی ہے۔ بلکہ سب سے زیادہ تیز رفتار ان ہی کی نبض ہوتی ہے۔ ایک چھپکلی کا قلب ایک منٹ میں ایک ہزار مرتبہ دھڑکتا ہے۔ حالانکہ ایک ہاتھی کے دل کی حرکت ایک منٹ میں صرف ۲۵ مرتبہ ہی ہوتی ہے۔

مزاحیہ

جلاّب

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب چاندپوری

جلاب کا لفظ عام طور پر مسہل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اگرچہ اس اصطلاح کو مسہل سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر جناب یہ ہندوستان ہے جہاں رواج بھی قانون میں داخل ہے، لہٰذا کسی طبیب کو، چاہے وہ حرف الف میں رجسٹرڈ ہو یا حرف ب میں، ہرگز یہ اختیار حاصل نہیں کہ جلاّب کو اپنی علمی اصطلاح کے مطابق گل آب کا معرب بتائے یا اسی سلسلے میں کوئی اور منطقی موشگافی کرے۔ گاندھی جی کا ارشاد ہے کہ اصل ہندوستان دیہات میں آباد ہے۔ شہروں میں نہیں۔ ایک اور بزرگ فرماتے ہیں کسان جو دیہات میں بستا ہے حکومت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اسی اصول پر ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ زبان دیہاتیوں کی معتبر ہے شہریوں کی نہیں، اور مریضوں کے محاورے مستند ہیں طبیبوں کے نہیں۔ بس فیصلہ ہو گیا کہ جلاّب مسہل کو کہتے ہیں۔ قند اور گلاب کے شربت کو نہیں۔

علاج کے متعلق یہ اصول ہر جاہل اور دیہاتی کو معلوم ہے کہ جس طرح ہندوستان کے تین حصے دیہات میں آباد ہیں، اسی طرح بیماریوں کے تین بلکہ ساڑھے تین حصے پیٹ کی گہرائی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس علم کا نتیجہ ہے کہ انسان بیمار ہونے سے پہلے نہیں تو بیمار ہوتے ہی یہ چاہتا ہے کہ اس کا پیٹ صاف ہو جائے۔ بیماری چاہے آنکھوں کی ہو یا سر کی مگر پہلے ہاتھ صاف کیا جاتا ہے غریب معدے پر، جو آدمی کے سارے بدن کو پرورش کرنے کے اعتبار سے جسم میں وہی حیثیت رکھتا ہے جو ہندوستان کو اپنے حکمرانوں کی نشوونما کرنے کے سلسلے میں حاصل ہے۔ آپ جانتے ہیں معدے کی صفائی کسی صابون، یا سڑک جھاڑنے والے مہتر سے جسے بیسویں صدی کی نئی اصطلاح "ہریجن" کہتے ہیں، ممکن نہیں۔ بلکہ یہ فرض طبیب کا ہے کہ وہ اس قسم کے "پیشوں" کو جن میں بیماری کے جراثیم موجود ہوں صاف کرے اور ہندوستان کی مروجہ ہڑتالوں کے اثر سے بے نیاز ہو کر صاف کرے۔

ہماری رائے بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ ہندوستان غریب اور فاقہ کش ملک ہے۔ یہاں کے باشندوں کی خصوصیت ہے کہ وہ موقع ملنے پر معمول سے کچھ زیادہ ہی کھا جاتے ہیں اور یوں کہ چندہ وصول کرنے والے مولویوں کی عنایت سے یہاں محرم سے لے کر چہلم تک اور ربیع سے لیکر رجب کے کونڈوں تک اس قسم کے مواقع اکثر ملتے رہتے ہیں، اس لیے استاد شیراز کا یہ اصول کہ "زندگی کھانے کے لیے نہیں ہے، کھانا زندگی کے لیے ہے" اُلٹ کر یوں ہو گیا ہے کہ "زندگی صرف کھانے کے لیے ہے"۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اساتذہ "پیٹ" کو اس بحث سے خارج کر کے ایک گلاس پانی کی جگہ بھی کھانے ہی سے پُر کر لیتے ہیں اور بعض اہل فن تو سانس کی گنجائش بھی نہیں چھوڑتے۔ ان حقائق کی موجودگی میں پیٹ بیماریوں کا مرکز اگر پیٹ کو مان لیا جائے تو کچھ بے جا نہیں ہے۔ اور یہ مانی ہوئی بات ہے کہ سخت قسم کی بیماریاں جو آدمی کے لیے جرمن کی بنائی ہوئی زہریلی گیس سے بھی زیادہ مؤثر ہیں وہ معدے ہی کی پیداوار ہیں، مثلاً ہیضہ جو عام طور پر بیماریوں کا "شیخ الجامعہ" تسلیم کر لیا گیا ہے پیٹ ہی سے جنم لیتا ہے اور خاکسار تحریک کے سلسلے میں جس طرح علامہ مشرقی پر پروپیگنڈے کا الزام عائد ہو سکتا ہے اسی طرح نزلے اور زکام کی پیدائش میں معدے کی خرابی کو ذمے دار قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور آنکھ و گھٹنے کے قرب و بعد کی کوئی بحث اس سے پیدا نہیں ہو سکتی۔ ان حالات میں اگر آدمی بیمار ہوتے ہی پیٹ کی مزاج پرسی شروع کر دیتا ہے تو اس میں مضائقہ ہی کیا ہے۔ چنانچہ پچاس فی صدی مریض تو اسی قسم کے ہوتے ہیں کہ ایک جلاّب لینے کو طبیب کے پاس آتے ہیں۔ چند فی صدی ایسے ہوتے ہیں جو طبیب کو مجبور کرتے ہیں کہ انہیں جلاّب ضرور دیا جائے۔ ان میں سے دس فی صدی وہ ہوتے ہیں جن کو واقعی جلاب دینے کی ضرورت ہوتی ہے مگر یہ جلاّب دوا سے نہیں دیا جاتا بلکہ موت کی ضرب لگا کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً معمولی بخار کا کوئی بیمار آ جائے اور کہے کہ "مجھے جلاب کی ضرورت ہے بغیر جلاّب کے میں اچھا نہیں ہو سکتا"

تو پیشانی پر ذرا بل ڈال کر اس سے کہہ دیا جائے "تمہیں میعادی بخار ہے۔ تم ٹائی فائڈ میں مبتلا ہو، تمہاری آنتوں میں [illegible] ہو گئے ہیں [illegible] زیادہ اُمید نظر نہیں آتی" بس اس سے مریض کو بہت اچھا جلاب ہو جائے گا نہ صرف مریض کو بلکہ خاندان میں اتحاد قلبی ہو جو [illegible] تو پورے خاندان کو جلاب ہو جائے گا۔

اس نوع کا جلاب بڑے درجے کے ڈاکٹر اکثر دیا کرتے ہیں۔ ملیریا کے بعد کی حرارت یا کھانسی میں خون آلود بلغم کو دیکھ کر وہ [illegible] تجویز کر کے مریض کے خاندان بھر کو بڑھیا قسم کا جلاب دے ڈالتے ہیں۔ مریض کا تو خوب ہی تنقیہ ہو جاتا ہے وہ اپنی موت کے غم میں [illegible] سے آنسوؤں کی شکل میں مواد خارج ہوتا ہے۔ اس صدمے میں غذا چھوڑ دیتا ہے تو بھوک کی گرمی سے بہت سے مواد جل کر خاکستر ہو جاتے ہیں علاوہ بریں روپیہ خرچ کرتا ہے تو وہ بھی ایک طرح کا جلاب ہی ہے۔ پھر عزیز و اقارب خط سے یا تار سے یہ خبر سن کر ادھر سے اُدھر دوڑتے ہیں تو وہ بھی سب اس جلاب میں شریک ہو جاتے ہیں۔ ان احباب کو بھی ہلکی قسم کا جلاب ہو جاتا ہے جو نا۔ سے اپنے بیماروں کی خیریت معلوم کرتے ہیں اور بیماں سے "اللہ کا فضل ہے" ولا رسمی جواب پا کر مایوس ہو جاتے ہیں۔

بعض واقعات ایسے بھی ہو جاتے ہیں کہ خود مریض ڈاکٹر کو جلاب دے ڈالتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ڈاکٹر نازک حالت میں مریض کو دیکھ کر کہتا ہے، "افسوس بہت دیر میں خبر لی آپ نے! اب کوئی اُمید نظر نہیں آتی!" تو بیمار خفا ہو کر یا سخت مایوسی کے عالم میں مشتعل ہو کر ڈاکٹر کو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے،

"کم بخت، سنگ دل، تو کیا جانے علاج کرنا! بے شعور بے دین کہیں کے تجھے خدائی احکام کا علم کیوں کر ہو گیا؟ تو اپنے متعلق بھی نہیں جانتا کب مرے گا۔ تو میرے بیے موت کی پیشین گوئی کیا کر سکتا ہے؟ منہ کالا کر دے اس کا فیس دے کر"

اگر بیماری کمزوری کے باعث یہ جلاب نہیں پلا سکتا تو پھر تیماردار اس فرض کو ادا کرتے ہیں۔ کوئی ڈاکٹر کا کوٹ کھینچ کر کہتا ہے "بڑے بے تمیز ہو جی تم، مریض کے سامنے ایسی باتیں کہتے ہو!" کوئی زور سے کہنی مار کر اس انداز سے گھورتا ہے گویا چھرا گھونپ کر اسے ڈاکٹر سے مسجد شہید گنج میں تبدیل کر دے گا۔ کوئی قانونی لب و لہجہ میں ڈانٹ کر کہتا ہے "ڈاکٹر صاحب آپ کو علاج کے لیے بلایا گیا تھا موت کی پیشین گوئی کرنے کے لیے تکلیف نہیں دی گئی تھی آپ کا کام علاج کرنا ہے موت سے ڈرانا نہیں ہے۔ آپ نے اس وقت ایک سخت قسم کا اخلاقی اور قانونی جرم کیا ہے آپ پر مقدمہ چلایا جائے گا۔"

ڈاکٹر کو اپنی اس حرکت پر جتنی پشیمانی ہوتی ہے اس سے زیادہ قانونی دھمکی سے اس کا خون خشک ہو جاتا ہے اور یہی جلاب ہے۔

جلاب کی ایک قسم اور بھی ہے جو تھوڑے سے اختیارات رکھنے والے ہندوستانی افسروں کے یہاں مستعمل ہے اور روپیہ قرض نہ دینے یا اسی حیثیت کی کوئی اقتصادی گستاخی کرنے کی حالت میں اُسے کام میں لایا جاتا ہے۔ جب کوئی مہاجن ہزار پانسو کی رقم قرض دینے سے انکار کر دیتا ہے یا اپنی پہلی رقم کا تقاضا کرتا ہے تو پھر ہندوستانی افسر کے فرماں بردار ماتحت بطور تعزیت اس سے کہتے ہیں، "حضور آج تو اسے اچھی طرح جلاب دے دینا چاہیئے"

ایک جلاب اور بھی ہوتا ہے جو مضمون نگار صاحبان ایڈیٹروں کو اپنا معاوضہ طلب کر کے اس وقت دیتے ہیں جب وہ ان کے مضامین کو مفت کی چیز سمجھ کر شائع کر چکتا ہے کسی اخبار یا رسالے کے تنگ دست خریدار اس کا وی۔ پی واپس کر کے جو حماقت کرتے ہیں وہ بھی جلاب کی فہرست میں داخل ہے۔ مدیران اخبار مضمون نگاروں کو دو دو مہینے تک منی آرڈر کا منتظر رکھ کر جس سنگ دلی یا ستم ظریفی کا ثبوت دیتے ہیں وہ بھی ایک نوع کا جلاب ہے۔ جرمن اور ناروے کے محاذ جنگ پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھی ایک "سیاسی جلاب" ہے۔ مجرموں کو قانونی سزا دینا بھی جلاب ہے۔ مگر حبس دوام کے متعلق سمجھ میں نہیں آسکا کہ یہ کس قسم کا جلاب ہے۔ یہ دائمی قبض تو ہو سکتا ہے دائمی جلاب نہیں کہلا سکتا۔

گزشتہ ہفتے ایک دوست آئے اور فرمانے لگے "بمبئی جا رہا ہوں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے؟"

ہندوستانی آدمی ہر وقت کسی نہ کسی چیز کا ضرورت مند ہوتا ہے۔ میری رائے میں ضرورت کا نام ہندوستان اور ضرورت مندی کا نام ہندوستانیت ہے، بات صرف اتنی ہے کہ ہندوستانیوں کی ضرورت، ایجاد کی ماں نہیں ہوتی، اگرچہ تو بالکل [illegible]

رپورٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ طبیہ کالج

ڈائرکٹر صاحب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی سالانہ رپورٹ اس کام کا تفصیلی تذکرہ ہے جو ۱۹۳۸-۳۹ء میں اس ادارے میں کیا گیا۔ ڈائرکٹر صاحب نے انسٹی ٹیوٹ کے ابتدائی زمانہ سے لے کر اب تک کے حالات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ ہم اختصار کے ساتھ ڈائرکٹر کے مطالب یہاں درج کرتے ہیں:- بھلاواں، چاکسو، بوستی، پتھر پھوڑی اور آم کے چیپ کے اجزاء موثرہ کی تحقیقات کے علاوہ چھوٹا چاند اور کوڑا چھال سے نکالے ہوئے القلائد کی بہت تفصیل کے ساتھ سائنٹفک تحقیقات کی گئی ہے۔ ان دواؤں کی تحقیقات کے نتائج وقتاً فوقتاً علمی رسالوں میں شائع ہوتے رہے ہیں اور ہندوستان اور بیرون ہندوستان کے سائنسدانوں نے ان نتائج سے بے حد دلچسپی لی ہے۔ اجملین اور اس کے ضمن کے دوسرے القلائد شدید جنون اور اعصابی خرابیوں میں مسکن کی حیثیت سے ایسے سریع التاثیر ثابت ہوئے ہیں کہ ہندوستان کے طبیبوں اور ڈاکٹروں نے ان سے خصوصیت کے ساتھ دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ پیرس فارماکولاجیکل انسٹی ٹیوٹ کے پروفیسر ریمون ہامے نے اجملین کا جانوروں پر بہت تفصیلی تجربہ کیا ہے اور وہ اس کو مستقبل کی بہت بڑی دواؤں میں سے سمجھتے ہیں۔ کوڑا چھال پر جس کے القلائد خونی پیچش میں بہت مفید ثابت ہوئے ہیں جو کام ہوا ہے وہ بارہ مقالوں کی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔ ان مقالوں میں اس کے القلائدوں کے حاصل کرنے کا طریقہ درج ہے اور ان کی کیمیاوی ساخت کی تحقیقات کے ضمن میں وہ طریقے بھی لکھے ہوئے ہیں جن سے ان کی کیمیاوی تحلیل کی جا سکتی ہے۔ تجارتی نقطہ نظر سے یہ امر قابل ذکر ہے کہ کوڑا چھال کے سب سے موثر القلائد کو زیادہ کر دیا گیا ہے۔ اور پھر اس کی قلب ماہیت کر کے ایک نئی چیز حاصل کی ہے جو پیچش اور اسی قسم مرضوں کے جراثیم کے لیے بہت زیادہ مہلک ہے۔

تجارتی پہلو دواؤں کی بہت گہری کیمیاوی تحقیقات کی مصلحت پر زور دیتے ہوئے ڈائرکٹر صاحب کہتے ہیں کہ جب تک جڑی بوٹیوں کا کیمیاوی نقطہ نظر سے تفصیلی امتحان نہیں کر لیا جائے اس وقت تک اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا اور نہ ان کی طبی اہمیت کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے۔

ہندوستان میں جڑی بوٹیوں کی جو کچھ بھی تحقیقات حال میں ہوئی ہے اس میں زیادہ تر زور اس پر رہا ہے کہ بوٹیوں کی ایک کثیر تعداد پر کچھ سرسری تحقیقات مرتب ہو جائے لیکن انسٹی ٹیوٹ نے اس قسم کی سطحی تحقیقات کو اپنا مسلک نہیں قرار دیا ہے۔

انسٹی ٹیوٹ کی تحقیقاتوں میں جن طلبہ نے حصہ لیا ہے وہ مختلف یونیورسٹیوں کے ایم۔ایس سی اور بی۔ایس سی آنرز ہیں۔ ان میں سے دو طالب علموں کو یہاں کے کام کی بناء پر مسلم یونیورسٹی اور مدراس یونیورسٹی سے پی۔ایچ ڈی اور ڈی۔ایس سی کی ڈگری مل چکی ہے۔ اب ایک تیسرے طالب علم نے بنارس ہندو یونیورسٹی میں ڈی۔ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے اپنا مقالہ پیش کیا ہے اور ایک نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری کا معیاری کام ختم کر لیا ہے۔

وفاقی تجویز اس پہلو کو پیش نظر رکھتے ہوئے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں معیاری کام ہو رہا ہے۔ ڈائرکٹر صاحب نے دہلی یونیورسٹی کے وائس چانسلر سے اپیل کی ہے کہ وہ دہلی یونیورسٹی کی مجوزہ وفاقی تجویز کے سلسلے میں ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو بھی شامل کرنے کے معاملے پر پوری طرح غور کریں، کیونکہ یہاں پر ڈی۔ایس سی۔ پی۔ایچ ڈی اور ایم۔ایس سی کی ڈگری کے لیے کام ہو سکتا ہے۔ ڈائرکٹر صاحب کا خیال ہے کہ اگر ایسا ہو جائے تو ان کے ساتھ کام کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انسٹی ٹیوٹ کا میدان عمل بہت وسیع ہو جائے گا۔ اور ان کو اس بات کا موقع مل جائے گا کہ وہ طلباء کی ایک کثیر تعداد کو جڑی بوٹیوں کی تحقیقات کے کام میں تعلیم دے سکے۔

ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی ضروریات رپورٹ میں جانوروں پر تجربہ کرنے کا شعبہ اور تجارتی صیغہ قائم کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا ہے۔ ڈائرکٹر صاحب کا خیال ہے اگر اس تجارتی صیغے میں ریسرچ کی حاصل کردہ دواؤں کو تیار کیا جائے تو ان کی فروخت سے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے اخراجات کا ایک حصہ نکل سکے گا۔ اس کے علاوہ اس صیغے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ جڑی بوٹیوں سے موثر اجزاء کو تجارتی پیمانے پر حاصل کرنے کی جو تجاویز تحقیقات کے ذریعے سے پیش کی جاتی ہیں ان کی جانچ کی جا سکے گی۔ اس سلسلے میں انڈسٹریل اور سائنٹفک ریسرچ بورڈ

سے مالی امداد کی درخواست کی ہے۔ اگر یہ مالی امداد حاصل ہوگئی تو انسٹی ٹیوٹ میں القلائہ بنانے کا مناسب انتظام بھی کیا جا سکے گا۔ نا تقدِ غیر تجارتی پیمانے اور صحیح معیار پر تیار کرنا ایک دشوار کام ہے۔ انسٹی ٹیوٹ اس کام میں گزشتہ دس سال سے لگا ہوا ہے اور اس سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اس کام کو خوبی کے ساتھ انجام دے سکے گا۔

مالی پہلو انسٹی ٹیوٹ کو اس وقت تک پنجاب گورنمنٹ سے مبلغ ۲۰۰۰۰ روپے سالانہ امداد کی شکل میں۔ ۵۰۰۰ روپے بمبئی گورنمنٹ سے اور ۵۰۰۰ روپیہ یو۔پی گورنمنٹ سے مل چکا ہے۔ اور ڈاکٹر ڈی۔ آر۔ مسٹیز نے شروع سے اب تک انسٹی ٹیوٹ کو ۱۴۰۰۰ روپے کی رقم عطا کی ہے۔ موجودہ صورت یہ ہے کہ اگر حکومت نے انسٹی ٹیوٹ کی مناسب امداد نہ کی تو اس کا برقرار رہنا ممکن نہ ہوگا۔

ڈائرکٹر صاحب نے رپورٹ میں قوی امید کا اظہار کیا ہے کہ صوبجاتی اور مرکزی حکومتیں و نیز ریاستیں انسٹی ٹیوٹ کو مالی امداد دینے سے دریغ نہ کریں گی۔ ان گورنمنٹوں سے امداد کی اپیل کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ "ہم نے گزشتہ دس سال کے عرصہ میں باوجود شدید مالی مشکلات کے خاموشی اور تن دہی کے ساتھ کام کرنے کی جو نظیر قائم کر لی ہے وہ آسانی کے ساتھ فراموش نہیں کی جا سکتی۔ ایڈنبرا یونیورسٹی کے پروفیسر بارجر نے یہاں سے بھیجے ہوئے تحقیقاتی مقالوں کی رسید کے ساتھ جو خط لکھا ہے اس میں وہ فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ آپ کو اپنی گراں قدر سائنٹفک تحقیقات کو پرکھنے کے لیے مالی ذرائع کے معیار کی ضرورت نہ پڑے گی۔ آپ اس سے کہیں بڑی چیز کر رہے ہیں۔ اپنے ملک کی جڑی بوٹیوں کی صحیح و مکمل تحقیقات سے آپ ایک ایسی کمی کو پورا کر رہے ہیں جو بہت عرصہ سے چلی آ رہی تھی اور یہ ایک ایسی کوشش ہے جس کا اعتراف ایک نہ ایک دن ہو کر رہے گا۔ ان الفاظ سے مجھے امید ہوتی ہے کہ انسٹی ٹیوٹ کے مستقبل کے متعلق جن توقعات کا میں نے اظہار کیا ہے وہ دور از کار نہیں ہیں۔"

(بقیہ صفحہ ۴۲ سے)

ضرورتوں کی موجودگی میں کوئی ایجاد تو ہوئی ہوتی۔ بہر حال ہم نے بہت سوچ کر کہا، "ایک برساتی لیتے آئیے گا"۔ وہ بولے "کچھ دیدیجئے" ہم نے دس روپے کا نوٹ پیش کر دیا۔ دس دن کے بعد خط آیا "دس اور بھیج دیجئے۔ عمدہ قسم کی برساتی آ جائے گی"۔ چنانچہ ۱۶ ستمبر کو جب بارش ختم ہونے والی ہوتی ہے اور ہم کئی بار بھیگ چکنے کے بعد زکام میں مبتلا ہو چکے ہیں تو ان بزرگ نے خط سے ہمیں مطلع کیا ہے کہ "برساتی نہیں لی گئی۔ روپیہ خرچ ہو گیا معاف فرمائیے!"

اس وقت تو ہم نے کچھ بھی نہ سمجھا مگر آج یہ مضمون لکھتے وقت معلوم ہوا کہ یہ بھی ایک "ملاپ" ہی تھا۔ مگر بغیر ٹھنڈائی کا!

خریداروں کو ضروری اطلاع

جن اصحاب کا سالانہ چندہ اس پرچے کے ساتھ ختم ہو رہا ہے وہ آئندہ سال کے لیے سالانہ چندہ جلد منی آرڈر کے ذریعے سے بھیج دیجئے۔ اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے آپ کو آئندہ خریداری منظور نہیں ہے تو زیادہ سے زیادہ ۲۰ جون ۱۹۴۰ء تک اطلاع دے دیجئے۔

مینیجر رسالہ ہمدرد صحت، دہلی

مئی اور جون کی مشترکہ اشاعت

یہ اشاعت جو آپ کے ہاتھ میں ہے مئی اور جون کی مشترکہ اشاعت ہے جس کی ضخامت ڈیوڑھی ہے۔ اس کے بعد جون کا پرچہ علیحدہ شائع نہیں ہوگا۔ بلکہ ۵ جولائی ۱۹۴۰ء کو انشاء اللہ "روحانی علاج نمبر" شائع ہوگا جس کی نظیر ہندوستانی رسالوں میں نہیں مل سکے گی۔



مُراسلات

آیورویدک اینڈ یونانی طبّی کالج دہلی

جلسہ تقسیم اسناد آیورویدک اینڈ یونانی طبّی کالج دہلی کا جلسہ تقسیم انعامات و اسناد بابت سال ۴۰-۱۹۳۹ء و ۳۹-۱۹۳۸ء زیر صدارت جناب رائے بہادر لالہ رام کشور صاحب سابق وائس چانسلر دہلی یونی ورسٹی مورخہ ۱۰- اپریل سنہ ۱۹۴۰ء بوقت سہ پہر کالج کے میدان میں ہوا۔ جلسے میں سکرٹری صاحب کے علاوہ بہت سے عائدِ شہر شریک تھے۔

سب سے پہلے جوائنٹ سیکرٹری صاحب نے سیکرٹری صاحب کی رپورٹ بابت ۳۹-۱۹۳۸ء و ۴۰-۱۹۳۹ء پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد جناب ڈاکٹر سلیم الزماں صاحب نے کالج کے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی رپورٹ سنائی۔ اس کے بعد جناب صدر نے سندیں اور انعام تقسیم کیے۔ کامیاب طالبات کو سندیں اور انعام مسز رائے بہادر لالہ رام کشور صاحبہ نے تقسیم کیے۔ اس کے بعد جناب صدر نے اپنا خطبۂ صدارت پڑھا۔ خطبۂ صدارت کو تمام مجمع نے پوری دلچسپی سے سنا۔ خطبۂ صدارت ختم ہونے کے بعد سیکرٹری صاحب بورڈ کے ایماء سے جناب لالہ رام پرشاد صاحب فائننشیل سیکرٹری نے پریذیڈنٹ صاحب بورڈ کی بجائے، جو اس وقت جلسہ میں تشریف نہ رکھتے تھے، جناب صدر کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ پوری کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ اس کے بعد ایک نہایت شاندار پارٹی ہوئی۔ (نامہ نگار)

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس

ملک کے اطبّاء اور وید صاحبان انہی صفحات سے معلوم کر چکے ہیں کہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس کی جدید تنظیم کا کام از سرِ نو شروع ہو گیا ہے اور ملک کے ہر حصے سے اس آواز پر خوش آمدید کہا جا چکا ہے۔ چنانچہ اطبّاء اور وید صاحبان کی طرف سے قواعد و فارم ممبری طلب کیے جا رہے ہیں۔

دفتر طبّی کانفرنس کی تنظیم اور کاموں میں روانی و سہولت پیدا کرنے کی غرض سے میری درخواست پر از راہ ہمدردئ فن حکیم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب قاسمی صدر مجلس مذاکرہ، انچارج ہاؤس فزیشن شفاخانہ و پروفیسر جامعہ طبیہ نے بطور اسسٹنٹ سیکرٹری خدمات انجام دینا منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ کانفرنس کے متعلق تمام خط و کتابت ان کے ذریعے سے ہوتی ہے اور جامعہ طبیہ کا دفتر بھی پورے طور پر اس کام میں مصروف ہے۔ لہٰذا تمام اطبّا اور وید صاحبان سے التماس ہے کہ وہ جلد سے جلد دفتر کانفرنس سے قواعد و فارم ممبری منگا لیں اور طبّی برادری کے رشتے میں منسلک ہو جائیں۔ جن حضرات کے پاس دفتر کی طرف سے یہ کاغذات بھیجے جا چکے ہیں، ان کی خدمت میں یاد دہانی کی جاتی ہے کہ وہ اپنی فنی جماعت کی تشکیل کے لیے جلد سے جلد مرسلہ فارموں کی خانہ پری کر کے معہ فیس ممبری دفتر آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس دہلی میں بھیج دیں تاکہ جلد ہی کانفرنس کے انتخابات عمل میں آ سکیں۔ ممبران کی ایک خاص تعداد درج رجسٹر ہونے کے بعد ممبران کا عام جلسہ طلب کیا جائے گا جس میں عہدے داروں اور اسٹینڈنگ کمیٹی کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ مکرر گزارش ہے کہ اولین فرصت میں اس طرف توجہ فرما کر ان انتخابات کو قریب بنانے کی کوشش کی جائے۔

خاکسار (حکیم محمد الیاس خاں) آنریری سیکرٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس دہلی

انجمن طبیہ صوبجات متحدہ لکھنو

تجاویز جلسہ انتظامیہ انجمن طبیہ یوپی کی مجلس انتظامیہ نے اپنے جلسے منعقدہ ۲۴ مارچ سنہ [illegible]ء میں حسب ذیل تجاویز بالاتفاق منظور کیں:-

(۱) یہ جلسہ پیر محمد کے مشہور و معروف طبیب جناب حکیم میاں محمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے اور خدا سے دعا کرتا ہے کہ مرحوم کی روح کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (منجانب صدارت)

(۲) یہ جلسہ طب یونانی کی ترقی و اشاعت اور عام باشندگان ملک کی بہبودی کے مد نظر یہ ضروری سمجھتا ہے کہ حفظان صحت اور دیگر طبی مسائل پر عام فہم زبان میں مشہور اور قابل اطبا کی تقریریں ملک میں نشر کی جائیں۔ اور اس سلسلے میں طے کرتا ہے کہ انجمن آل انڈیا ریڈیو سے اس کے متعلق خط و کتابت کرے اور اس کو آمادہ کرے کہ وہ کم سے کم ہفتے میں ایک بار ممبران انجمن طبیہ میں سے کسی یونانی طبیب کی تقریر کو ضرور براڈکاسٹ کیا کرے۔ محرک: حکیم وجیہہ الحسنین صاحب۔ موید: حکیم محمد عبدالمعید صاحب۔

(۳) ہر گاہ کہ یہ امر انصاف اور معقولیت کے اصول پر مبنی ہے کہ یونانی طبی مدارس کا پرنسپل بھی یونانی طبیب ہونا چاہیے تاکہ وہ نہ صرف اس فن کی اعلیٰ تعلیم دینے پر قدرت رکھے بلکہ فنی نظر سے بہتر نگرانی اور ضروریات تعلیم کا مکمل و قابل اعتماد انتظام انجام دے سکے۔ لہٰذا انجمن طبیہ یوپی کی یہ مجلس در تجویز ہے کہ تمام طبی درسگاہوں میں خواہ وہ کالج ہوں یا اسکول، صرف عربی داں اطبائے یونانی پرنسپل مقرر کئے جائیں۔

یہ جلسہ جناب چیرمین صاحب بورڈ آف انڈین میڈیسن یوپی سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بورڈ کے قریبی جلسے میں انجمن کی اس تجویز کو بغرض منظوری پیش فرمائیں۔ اور یہ بھی طے پایا کہ اس ریزولیوشن کی ایک ایک نقل موصوف کے علاوہ تمام یونانی طبی درسگاہوں کی ذمہ دار ہستیوں کی خدمت میں عمل درآمد کی درخواست کے ساتھ روانہ کی جائے۔

محرک: حکیم خواجہ کمال الدین صاحب۔ موید: شفاء الملک حکیم عبدالحمید صاحب و حکیم چودھری بشیر احمد صاحب۔

(۴) انجمن کی موجودہ مالی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے، خصوصاً اس صورت میں کہ اس کی کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے، یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ جناب صدر انفرادی طور پر اطبا یا ماتحت طبی انجمنوں سے استدعا کریں کہ وہ انجمن کو مستقل و غیر مستقل امداد دیں۔

محرک: حکیم محمد امین صاحب، موید: حکیم وجیہہ الحسنین صاحب۔

(۵) یہ جلسہ لکھنؤ میونسپل بورڈ سے پر زور درخواست کرتا ہے کہ وہ دیسی طبوں کو ترقی دینے کے لحاظ سے اور نیز اس بنا پر کہ لکھنؤ کی پبلک دیسی علاجوں کو زیادہ پسند کرتی ہے ان ایلوپیتھک شفاخانوں کی تعداد جن کو وہ اپنے خرچ سے چلا رہی ہے، کم کر کے ان کے بجائے دیسی شفاخانے کھولے، جن سے علاوہ اخراجات کی تخفیف کے پبلک زیادہ نفع حاصل کر سکے گی۔ قرار پایا کہ اس تجویز کی ایک نقل چیرمین صاحب میونسپل بورڈ کو اس غرض سے بھیجی جائے کہ موصوف اس کو بورڈ میں بغرض منظوری پیش فرمائیں۔

محرک: حکیم عماد الدین صاحب انصاری۔ موید: حکیم سید نذیر حسن صاحب۔

(حکیم محمد رفیق ابراہیم جنرل سکریٹری انجمن طبیہ صوبجات متحدہ۔ جھوائی ٹولہ، لکھنؤ)

آیورویدک و یونانی طبی شفاخانہ، دوسوہہ

۱۳ مارچ سنہ [illegible]ء کو بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح حکیم عبداللطیف خاں صاحب شادانی پریسیڈنٹ انجمن امداد باہمی دیہات سہارن دوسو بہ نینڈی کی کوٹھی پر ایک عظیم الشان جلسہ بہ تقریب افتتاح آیورویدک و یونانی طبی شفاخانہ منعقد ہوا۔ چودھری علی اکبر خاں بی اے ایل ایل بی پلیڈر نے رپورٹ انجمن دیہات سدھار پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد عالی جناب معلی القاب آنریبل میاں عبدالحی صاحب وزیر تعلیم

[illegible] صاحب نے دست مبارک سے شفا خانے کا افتتاح فرمایا۔ اور ایک جامع اور نہایت ہی پُر مغز و بلند پایہ [illegible] حکیم
[illegible] خاں صاحب [illegible] بانی انجمن کی خدمات پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے افتتاح کا اعلان اپنی زبان [illegible]
[illegible] حکیم صاحب [illegible] کا موزوں الفاظ میں شکریہ ادا فرمایا [illegible] لینے کے بعد یہ اجتماع [illegible]
سعید الحق خاں [illegible]

نتیجۂ انتخاب کابینۂ انجمن اطبائے یونانی حیدرآباد دکن

صدر انجمن :- مولوی حکیم مقصود علی خاں صاحب ناظم طبابت یونانی سرکار عالی۔

نائب صدر :- مولوی حکیم کبیر الدین صاحب پرنسپل نظامیہ طبی کالج۔

معتمد :- مولوی حکیم محمد حبیب اللہ صاحب پروفیسر نظامیہ طبی کالج

ارکان انتظامی :-

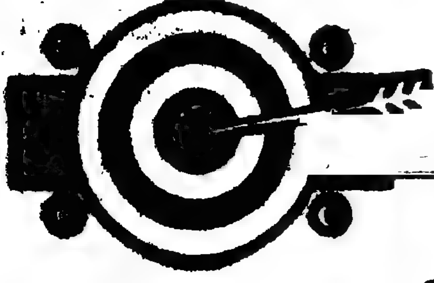
اطبائے سرکاری	اطبائے غیر سرکاری
(۱) مولوی حکیم محبوب علی خاں صاحب	(۱) مولوی حکیم شفا صاحب مجددی
(۲) مولوی حکیم نظام الدین صاحب	(۲) مولوی حکیم محمد اعظم صاحب صدیقی
(۳) مولوی حکیم ظفر الدین صاحب۔	(۳) مولوی حکیم سید احمد اللہ صاحب ندوی
(۴) مولوی حکیم محمد مولانا صاحب	(۴) مولوی حکیم لئیق احمد صاحب نعمانی
(۵) نواب حکیم فخر الدین خاں صاحب	(۵) مولوی حکیم معین الدین صاحب (علیگ)

ضروری اطلاع

حکیم قاضی علیم اللہ صاحب کامل طب و جراحت سابق پروفیسر و انچارج جراحی شفاخانہ طبیہ کالج لاہور کے بعض ناگزیر مجبوریوں کی بنا پر اپنے وطن مالوف گوجرانوالا میں تشریف لے جانے کی وجہ سے ہائیجیا ہیلتھ ہوم بھی گوجرانوالا منتقل ہوگیا ہے۔ اس لیے ناظرین کرام حکیم صاحب موصوف اور ہائیجیا ہیلتھ ہوم کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت پتہ ذیل پر کیا کریں:۔

ہائیجیا ہیلتھ ہوم بیرون دروازہ قلعہ میہاں سنگھ۔ گوجرانوالا

(ناظم ہائیجیا ہیلتھ ہوم گوجرانوالا)





از جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

جوارش محمد شاہی تخم اوٹنگن. تخم بیلو فر. کباب چینی. بہمن سفید. بہمن سرخ. اترج. برگ گلاب. دار بلد. تخم کتان. سبوس سپغول. تودری سرخ. تودری سفید. مغز پنبہ دانہ. موصلی سفید. شاد ینج مغسول. تخم کنول گٹہ. سنگ دانہ خشک. ستاور. ثعلب مصری. شقاقل مصری. کہربائے شمعی. برادہ صندل سفید. ابریشم مقرض باریک. گل گاؤزبان. دانہ الائچی خورد. دانہ الائچی کلاں. طباشیر ہر یک ۵ - ۵ تولے. ورق طلاء ۲ ماشے. ورق نقرہ ۶ ماشے. مشک اعلیٰ قسم ۲ ماشے. زہر مہرہ خطائی ایک تولہ. سنگ یشب ایک تولہ. شاخ مرجان ایک تولہ. جند بید ستر ایک تولہ. ورق طلاء سے کر جند بید ستر تک کی دواؤں کو عرق گلاب سے آتشہ میں دو دن تک کھرل کریں اور باقی دواؤں کو کوٹ چھان لیں. پھر آب انار شیریں. شیرۂ بادام. شیرہ مویز منقےٰ ہر ایک دو دو تولے. آب بہی. آب انگور. عرق بید مشک. عرق کیوڑہ ہر ایک ۱۵ تولے کو قند سیاہ ایک سو پندرہ تولے میں ملا کر قوام تیار کریں اور اس میں مربہ سیب کلاں سائیدہ ۳ عدد. مربہ آملہ بنارسی ۸ عدد. کشتہ قلعی ۵ ماشے. کشتہ نقرہ ۴ ماشے. کشتہ مروارید ۳ ماشے ملائیں. بعد میں سب دوائیں شامل کر کے حسب معمول جوارش تیار کر لیں ۶ ماشے یہ جوارش صبح کو کسی مناسب بدرقے کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد: مفرح دل اور مقوی دماغ ہے. حرارت غریزی کو اس سے طاقت حاصل ہوتی ہے. دافع سرعت. رقت اور جریان وغیرہ ہے. مادہ منویہ کو بڑھاتی ہے. ہر موسم اور ہر فصل میں استعمال ہو سکتی ہے. بے مثال چیز ہے۔

طلاء محمد شاہی سم الفار سفید. سم الفار زرد. سم الفار سیاہ ایک ایک تولہ. سم اسپ سیاہ دو تولے. بیخ کنیر سفید ۱ تولہ. مسل ۱۶ ماشے. زرنیخ طبقی ۱ تولہ. تیلیا شیریں ایک تولہ. بچھو سوختہ کردہ ۲ تولے. گھونگچی سفید ۲ تولے. بالچھڑ ۲ تولے. زرنب ۳ تولے. خراطین خشک مصفےٰ ۲ تولے. مومیائی ۲ تولے. شہد کی مکھیاں ۲ تولے. جونک خشک ۲ تولے. سانڈے ۵ قیمہ ۱ تولے. چربی ریچھ دو تولے. چربی شیر ۳ تولے. چربی مگر مچھ ۳ تولے. موم خالص ۵ تولے. مغز خر نوجوان ایک عدد. بیر بہوٹی ۳ تولے. زردی بیضہ مرغ ۵ عدد. سب دواؤں کو باریک کر کے چربی و موم میں ملائیں پھر ان کی لمبی لمبی گولیاں بنا کر آتشی شیشی کے ذریعے سے روغن کشید کریں. اس طلاء میں فی تولہ روغن کے حساب سے مشک اصلی ۶ رتی عنبر اشہب ۲ رتی ملا کر محفوظ رکھیں۔

فوائد: عضو خاص کے تمام عوارض کی اکسیر دوا ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم آر ایس، لندن، آنریری مجسٹریٹ جودھپور

اکسیر ذیابطیس گلوئے خشک ۲ تولے. برگ جامن ۲ تولے. خستہ جامن ۲ تولے. کشتہ طلاء ۳ ماشے. کشتہ زمرد ۳ ماشے. کشتہ مرجان ۳ ماشے. کشتہ نقرہ ۳ ماشے. صدف سائیدہ ۳ ماشے. اصل السوس مقشر ۲ تولے. مروارید ناسفتہ ۳ ماشے. گل سرخ دو تولے. گلنار فارسی دو تولے. گل ارمنی ۲ تولے. افیون خالص ۲ ماشے. کشنیز خشک ۲ تولے. اندر جو تلخ ۲ تولے. پوست سماق دو تولے. صندل سفید ۲ تولے. سیکرین ۳ ماشے. ان سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور سب کی ۲۰ پڑیاں بنا کر رکھ لیں. ایک پڑیہ صبح اور ایک شام کو بکری کے پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد: ذیابطیس خواہ شکری ہو یا غیر شکری دونوں کے لیے اکسیر دوا ہے. بہت سے مریضوں کو اس سے نئی زندگی حاصل ہوئی ہے. شیرینی اور نشاستے دار غذاؤں سے پرہیز رکھنا چاہیئے۔

جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب صدیقی، مدیر حبیب الاطبا، ملتان

تریاق نقرس برگ سنا مکی ۲ تولے، تربد سفید خراشیدہ ۲ تولے، پوست بلیلہ زرد، بلیلہ سیاہ، غاریقون مغزل، زیرہ سیاہ، زنجبیل بے ریشہ، فربق سفید، نمک لاہوری ہر ایک ایک تولہ، سورنجان شیریں ۲ تولے، سب کا سفوف بنالیں۔ یہ سفوف صبح نہار منہ صبح ٹھنڈے پانی کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ **فوائد**:۔ نقرس اور گنٹھیا کے درد کے لیے یہ سفوف بہت مفید ہے قبض کو دور کرتا ہے۔

حب ربیح البواسیر گندھنے کا پانی حسب ضرورت لے کر آگ پر پکائیں جب وہ گاڑھا ہو جائے تو کھرل میں ڈال لیں۔ اب اگر یہ پانی دس تولے ہے تو فلفل دراز ایک تولہ اور بھنگ خالص ۶ ماشہ اس میں ڈال کر کھرل کریں پھر اس میں گندھنے کا تازہ رس اور ڈال کر آٹھ پہر تک کھرل کریں اور جنگلی بیر برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک ایک گولی صبح و شام تازہ پانی سے کھلائیں اور اوپر سے مالیدہ گندم جو روغن زرد سے چرب کیا ہو کھلایا کریں

فوائد:۔ ریحی بواسیر کے لیے یہ گولیاں بہت مفید ہیں تبخیر کو دور کرتی ہیں۔

جناب حکیم سید صغر علی شاہ صاحب۔ راولپنڈی

حب ذیابطیس گڑمار بوٹی ایک تولہ، زنجبیل ۶ ماشے، کشتہ جامن ۱ تولہ، کشتہ زمرد ۲ ماشے، افیون ۱ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر ایک ایک رتی کی گولیاں تیار کریں۔ اور ایک گولی صبح ایک شام کو دہی کے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ ذیابطیس کی ہر قسم کے لیے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں۔ دو چار دن ہی کے استعمال سے فائدہ محسوس ہونے لگتا ہے۔

اکسیر سیلان الرحم کشتہ پوست بیضۂ مرغ، کشتہ عقیق، کشتہ مرجان، گل دھاوا، موچرس، ماجین، صمغ پلاس ہر ایک ایک تولہ، گل ارمنی ۶ ماشے، گیرو ۶ ماشے، دم الاخوین ۶ ماشے، سنگ جراحت ۲ تولے، مصری ۵ تولے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور روزانہ صبح و شام دونوں وقت ۶-۶ ماشہ یہ سفوف دودھ کے ساتھ پھنکائیں۔

فوائد:۔ سیلان الرحم کے لیے یہ دوا اکسیر ہے۔ دل اور دماغ کو قوت پہنچاتی ہے۔

جناب حکیم ھدایت اللہ صاحب مستند طبیہ کالج پنجاب یونیورسٹی

اکسیر سیلان الرحم گل پتہ، گل سپاری، صمغ پلاس، لعاب مصری ہر ایک دو تولے، موصلی سنبھل، گل مولسری، پوست مولسری، موچرس، مازو سبز، مصطگی رومی، گل ارمنی، دانہ الائچی خورد، کہربا شمعی، یشب سبز، کشتہ سنگ جراحت ہر ایک ایک تولہ، کشتہ پوست بیضۂ مرغ ۲ تولے، کشتہ مرجان ۶ ماشے، کشتہ قلعی ۹ ماشے۔ سب دواؤں کو کوٹ کر سفوف بنائیں اور صبح و شام دونوں وقت تین تین ماشے یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔

فوائد:۔ پرانے سے پرانے سیلان الرحم کو تھوڑے ہی عرصے کے استعمال سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔ استحاضے کے خون کو بہت جلد بند کر دیتا ہے۔ عورتوں کے لیے یہ ایک لاجواب نسخہ ہے۔

جناب حکیم امیر چند صاحب ویش میرٹھ

عرق مصفی عشبہ مغربی ۱۰ تولے، چوب چینی ۱۰ تولے، بادرنجبویہ ۳ تولے، پترج ۲ تولے، چرائتہ ۳ تولے، عناب ولایتی ۱۰ تولے، افتیمون ولایتی ۵ تولے، بسفائج ۵ تولے، تخم کاسنی ۵ تولے، گل سرخ اصلی ۵ تولے، صندل سرخ ۴ تولے، صندل سفید ۴ تولے، مجیٹھ ۵ تولے، برگ شاہترہ ۵ تولے، پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ ہر ایک دو تولے، گل گاؤزبان ۳ تولے، برادہ شیشم ۴ تولے، برگ فرنج مشک ۳ تولے، مغز کدو شیریں ۴ تولے، مغز خیارین ۴ تولے، مغز تربوز ۴ تولے۔ سب دواؤں کو آٹھ سیر پانی میں رات کو بھگو کر صبح کو چار بوتل عرق کشید کریں اور دس تولے عرق میں ۲ تولے شربت عناب ملا کر صبح کے وقت استعمال کریں۔ بچوں کو یہ عرق آدھی مقدار میں دینا چاہیئے۔

فوائد:- خون کو صاف کرتا ہے، پھوڑے پھنسی کی شکایت کو دور کرتا ہے۔ سرخ بادہ کے لیے مفید ہے۔

جناب حکیم محمد اسماعیل صاحب۔ بلاری

جوارش مفرح :- مشک ... ماشہ، تخم خرفہ ۱ ماشہ، بنسلوچن سفید، بہمن سفید، گل سرخ، گل گاؤزبان ہر ایک ۴ ماشہ، یاقوت رمانی سائیدہ، مروارید سائیدہ، کہربا شمعی سائیدہ، مونگے کی جڑ سائیدہ، صندل سفید، دھنیا خشک ہر ایک پونے دو ماشہ، گل ارمنی مغسول ... بہمن سرخ، سونے کے ورق، چاندی کے ورق، پوست بیرون پستہ، ابریشم باریک ہر ایک ۱ ماشہ، عنبر اشہب ۱ ماشہ۔ ورقوں، سائیدہ چیزوں اور عنبر اشہب کے علاوہ باقی تمام چیزوں کو کوٹ چھان لیں اور ... سیر قند کے قوام میں ان دواؤں کو ملا کر سائیدہ چیزوں کو بھی شامل کر دیں۔ عنبر اشہب قوام میں ملا دینا چاہیے ورق بعد میں شامل کریں۔ ... ماشہ یہ جوارش صبح شام دونوں وقت مناسب بدرقے کے ساتھ استعمال کرنی چاہیے۔ **فوائد**:- نہایت مفرح جوارش ہے۔ دل، دماغ اور معدے کو خاص طور سے قوت پہنچاتی ہے۔

جناب حامد علی صاحب مقام ٹیڑھی (ریاست خیرپور)

اکسیر دمہ تازہ ناریل میں ایک چھوٹا سا سوراخ کر کے پانی نکال دیں۔ پھر اس سوراخ کی راہ آک کا دودھ ناریل میں بھر کر سائے میں خشک ہونے کے لیے رکھ دیں۔ جب دودھ خشک ہو جائے تو اور دودھ اس میں بھر دیں۔ جب تین بار دودھ خشک ہو جائے تو ناریل کو گل حکمت کر کے ایک من اپلوں کی محفوظ آگ دیں۔ پھر ناریل کو نکال کر کھرل کر لیں۔ دو رتی یہ دوا بتاشے میں رکھ کر عرق گاؤزبان کے ساتھ مریض کو دینی چاہیے۔

فوائد:- پرانی کھانسی اور دمہ کے لیے بے نظیر دوا ہے۔ بہت جلد اس دوا سے فائدہ محسوس ہوتا ہے۔

تصحیح ہمدرد صحت کے عورت نمبر ۱۹۴۲ء کے صفحہ ۱۶۴ پر فولاد کے عنوان سے سنکھیا کا وزن ۱/۲ کی بجائے ۱/۴ شائع ہوا ہے۔ صحیح وزن ۱/۴ ہے۔ ناظرین تصحیح فرمالیں۔ صحیح وزن نہ ہونے کی وجہ سے نسخے کے خواص میں فرق پڑنا یقینی ہے۔

(لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق، گولکنڈہ، دکن)

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی فاضل الطب والجراحت، کمالوی

امراض معدہ وامعاء

سفوف ہاضم:-

کوئلہ ۰۲ رتی
زنجبیل ۰۲ "
ریوند چینی ۱ "

ایسی ایک خوراک بعد غذا دیں۔

فوائد:- کوئلہ جاذب اور دافع تعفن اثر رکھتا ہے سوء ہضم کثرت ریاح اور نفخ میں بالخصوص یہ دوا مفید ہے۔

خیساندہ ہاضم:-

زنجبیل سائیدہ ۳ رتی
سوڈا بائی کارب ۱ ماشہ
خیساندہ قرنفل ۵ تولے

خیساندے میں دونوں چیزیں ملا کر پلائیں۔ یہ ایک خوراک ہو۔ خیساندہ قرنفل، ۶ رتی لونگیں ۵ تولے پانی میں دو گھنٹے بھگو کر حاصل کریں۔

فوائد:- یہ دوا معدے کی ترشی کو دور کرتی ہے اور ریاح کو توڑتی ہے۔

سیال ہاضم

زنجبیل نیم کوفتہ ۲ درم
برانڈی ۴ اوقیہ

دونوں چیزوں کو ملا کر چار گھنٹے تک رکھ چھوڑیں۔ اور سیال کو ۲ اوقیہ سادہ شربت میں شامل کرلیں اور دو یا تین چائے کے چمچے بھر پلائیں۔

فوائد:- یہ سیال ہاضم ہے، محرک ہو بھوک چمکاتا ہے۔

سفوف ملین

پوست ہلیلہ زرد سائیدہ ۱ درم
بادیان سائیدہ ½ "
شکر سفید ½ "

تینوں چیزوں کو ملا کر ذرا سے پانی کے ساتھ پھانکیں

فوائد:- خفیف ملین اور ہاضم ہے۔

سفوف ملین

برگ سنا سائیدہ ۵ رتی
میٹھی سائیدہ ۵ "
گندک سائیدہ ۰۲ رتی
زیرہ سفید سائیدہ ۰۲ "

یہ ایک خوراک کا وزن ہے۔ رات کو سوتے وقت اس کا استعمال موزوں ہے۔

فوائد:- مزمن قبض کے لیے مفید ہے۔ ہاضم۔

سفوف ملین

کالا دانہ ۰۲ تولے
نمک سیندھا ۰۲ "
سونٹھ ۰۳ ماشے

سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔
خوراک ۴ ماشے۔

(نوٹ: یہ نسخہ ایسی حالت میں تجویز کرنا مناسب ہے جبکہ جسم سے مائیت کا اخراج مدنظر ہو۔ مثلاً استسقاء، اجتماع الماء فی الصدر (ہائیڈرو تھوریکس) وغیرہ میں۔

سفوف ملین

کالا دانہ سائیدہ ۰۳ ماشے
عصارہ ریوند سائیدہ ۱ رتی
سونٹھ سائیدہ ۵ رتی

نوٹ:- یہ خوراک ایک ہی مرتبہ دے دیں۔

فوائد:- اس سے بھی آبی دست آتے ہیں استسقاء اور التہاب الکلیہ کی شکایت میں نفع بخش ہے

سفوف ملین

ہلیلہ زرد ۱ تولہ
برگ سنا ۱ "
نمک سیاہ ۱ "
سونٹھ ۱ "

سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۶ ماشے یہ سفوف پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:- ملین، ہاضم، کاسر ریاح اور نہایت عمدہ سفوف ہے۔

سفوف ملین

گل سرخ ۱ تولہ
ریوند چینی ۱ "

دونوں چیزوں کا سفوف بنالیں۔ ذائقے کے لیے نمک بھی شامل کرسکتے ہیں۔ بچوں کے لیے خاص طور پر یہ بہت اچھا سفوف ہے۔
خوراک ۳ ماشے۔ بچوں کو ۱، ۱ ماشے۔

شربت ملین

ایلوا سائیدہ ۲ ماشے
شربت سادہ ۰۲ تولے

ایک چمچہ چائے بھر یہ شربت پلائیں۔

فوائد:- قبض کشا ہے۔ جگر کے ورم کو دور کرتا ہے

حب ملین

عصارہ ریوند ۶ ماشے
ایلوا ۶ "
مصطگی ۳ "
زنجبیل ۳ "
سقمونیا مدبر ۱ ماشہ

عرق گلاب میں کھرل کرکے چنے برابر گولیاں بنالیں اور ایک سے دو گولیوں تک پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:- تیز ملین دوا ہے آنتوں کو کمزور نہیں ہونے دیتی۔

سفوف کاسر

اجوائن دیسی ۱ تولہ
زیرہ سیاہ ۱ "
انیسون ۱ "
سونف ۱ "

سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۶ ماشے یہ سفوف پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:- جوارش کمونی کا اچھا خاصا بدل ہے تحریک نزلہ کا بھی اس سے کوئی اندیشہ نہیں ہے۔

سحر (بے خوابی)

کافور ۰۱ رتی
بھنگ ۰۱ "

یہ ایک گولی کا وزن ہے۔ ایک گولی پانی کے ساتھ دیں۔ فوائد:- بے خوابی کی شکایت اس سے وقتی طور پر دور ہو جاتی ہے۔

متفرقات

جوہر آتشک

رس کپور ۶ ماشے

دار چکنہ	۶ ماشے
تخم الغا[illegible]	۹ "
برانڈی قسم اول	۲۰ تولے

بطریق معروف عرق کھینچیں اور ایک چاول کیپ[illegible] میں بند کر کے [illegible]

عرق آتشک

دار [illegible]	۰ تولہ
عرق عشبہ	[illegible] تولے

[illegible] ایک ایک تولہ [illegible] دیں۔

نوٹ: اس مرض کا سوداویت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور سوداوی منضج و مسہل [illegible] اور عرق مصبوغ [illegible] آتشک کے لیے بہترین اور [illegible] پارہ اور سنکھیا ہیں۔ ان چیزوں کے استعمال سے پہلے محض تلیین مناسب ہے۔

یہ مرض متعدی ہے اور [illegible] مجامعت بالواسطہ ایک سے دوسرے کو لاحق ہوتا ہے۔ بعض والدین کے [illegible] یہ مرض بطریق وراثت منتقل ہوتا ہے۔

آتشک کے زخم (قرحہ سببہ) کی مخصوص نوعیت اور شکل و صورت ذہن میں رکھنی چاہیے تاکہ دوسری قسموں کے زخموں سے امتیاز کیا جا سکے۔ [illegible] کے زخموں میں تشخیص قائم کرنے کے لیے آتشک کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے ورنہ اس مرض میں بے سود ہے۔

اکسیر درد سر

اسطوخودوس	۵ ماشے
کشنیز خشک	۳ "
فلفل سیاہ	۵ دانے
نوشادر	۵ رتی

درد سر شقیقہ اور عصابہ کا مشہور نسخہ ہے اس میں نوشادر کا اضافہ کیا گیا ہے حسب معمول استعمال فرمائیں۔

نوٹ: درد سر کا خاص سبب معدہ اور آنتوں کا نقص عمل اور مواد لحمیہ کا فساد ہضم ہوتا ہے جس کی وجہ سے فاسد مواد بذریعہ اعصاب اثر انداز ہوتے ہیں اس کیفیت کو اصطلاح میں قسم ذاتی (آٹو ٹوکسی کیشن) کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا نسخہ میں اس چیز کا مکمل لحاظ ہے۔ درد سر کے مریضوں کے لیے حریروں کی تجویز اکثر غلط ہوتی ہے کیونکہ ہضم کی حالت ان سے اور بھی خراب ہو جاتی ہے۔ دوسرا اگر کسی خاص مرض کا عرض ہے یا کسی اور عضو کے متعلق ہے تو اصل کی طرف توجہ کریں۔

دوائے زکام استعدادی (الرجک کوریزا)

دار چینی	۱ تولہ
زنجبیل	۱ "
دانہ الائچی خورد	۱ "
نوشادر	۱ "

سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں۔

مقدار خوراک: [illegible] یہ سفوف پانی کے ساتھ پھنکائیں۔

نوٹ: زکام استعدادی بھی تسمم ذاتی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس قسم کے مریض [illegible] دن زکام کے شاکی رہتے ہیں۔

حب نزلہ دائمی

پوست خشخاش	۱ تولہ
مرچ سیاہ	۱ "
قند سیاہ	بقدر حاجت

حسب معمول چنے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک دو گولیاں دن میں دو بار دیں۔

نوٹ: یہ مختصر نسخہ "تریاق نزلہ" کا بدل ہے دائمی نزلہ میں ہمیشہ اعضائے ہضم کی اصلاح کرنی چاہیے اور ساتھ ہی استعداد حس کی بھی رعایت کر دینی چاہیے جیسا کہ اس نسخے میں موجود ہے۔ اس قسم کے اکثر مریض قبض میں مبتلا رہتے ہیں۔

حب دمہ

زنجبیل	۳ ماشے
ریوند چینی	۳ "
تخم دھتورہ	۳ "
جدوار	۳ "
شہد خالص	بقدر ضرورت

حسب معمول رتی رتی برابر گولیاں بنائیں۔

نوٹ: دمے کے مرض کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مواد لحمیہ کے اثر سے ہوائی نالیوں میں تشنج واقع ہو جاتا ہے۔ وہ سکڑ جاتی ہیں اور نظام تنفس خراب ہو جاتا ہے۔ اکثر حضرات اس مرض کے علاج میں اپنا زور قلم تخریج بلغم اور مثلاً زوفائے خشک، پرسیاوشاں، ابریشم خام مقرض، گل گاؤزبان، سپستاں وغیرہ پر صرف کرتے ہیں۔ اس قسم کی دواؤں سے کوئی فائدہ مشاہدے میں نہیں آتا۔ دمے کا دورہ رفع کرنے کے لیے ایسی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے جو دافع تشنج ہوں۔ سانس کی نالیوں کو کشادہ کر دیں۔ مثلاً دھتورہ، اجوائن خراسانی، [illegible] بھنگ، افیون وغیرہ۔

طب جدید میں دمے کا دورہ رفع کرنے کے لیے بعض سریع العمل دواؤں کے انجکشن کیے جاتے ہیں لیکن ان کا نفع بالکل عارضی ہوتا ہے۔

آج کل اس مرض کے لیے بھی "علاج بغیر مخصوص مواد لحمیہ" زنان پنہ سے فک پروٹین تھراپی کا چرچا ہو رہا ہے اور مواد لحمیہ (پروٹینز) کے انجکشن بکثرت کیے جا رہے ہیں لیکن یہ علاج اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ مخصوص مریضوں میں مخصوص مادہ لحمیہ کی ناموافقت کا امتحان نہ کر لیا جائے اور استعداد حس کا صحیح پتہ نہ مل جائے۔ بہر صورت اس مرض میں مستقل فوائد حاصل کرنے کے لیے معدہ اور امعاء کی اصلاح لازمی ہے۔

سفوف دھتورہ مرکب

برگ دھتورہ	۲۰ تولے
سونف	۱ "
شورہ قلمی	۱ "
برگ تمباکو	۲ ماشے

مقدار استعمال: ۵ سے ۱۵ رتی۔

ترکیب استعمال: ایک طشتری میں رکھ کر آگ پر سلگائیں اور بخارات سونگھیں۔ دمے کا دورہ رفع کرنے کے لیے نہایت مفید ہے۔

(باقی)

تصحیح

اپریل کے پرچے میں صفحہ ۳۰ کے پہلے کالم میں شورہ قلمی بجائے ۵ رتی کے ۵ تولے لکھا گیا ہے۔ ناظرین وزن درست کر لیں۔

(قسیم الدین)

لندن کے ہسپتالوں کے معمولات

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی۔ لاہور

۷ گنیشیا سب لاٹ ۲۰۰ گرین
گنیشیا سلفیٹ ۹۰۰ "
ایکوا منتھا پپ ۲۰ اونس
ایک ایک اونس کی مقدار میں ہر تیسرے گھنٹے بعد دیں۔
فوائد: مسہل ہے اور قولنج کے لیے مفید ہے۔

۸ پوٹاسیم سائٹریٹ ۲۰۰ گرین
لائیکوار ایمونیا ایسی ٹاس ۱۰ اونس
سپرٹ ایتھر نائٹروسائی ۴۰۰ منم
ایکوا کمفر ۲۰ اونس
پھر آدھے اونس کی مقدار میں ہر چار گھنٹے بعد دیں۔ فوائد: ہر قسم کے بخار میں یہ دوا مفید اور تسکین دیتی ہے۔

۹ ڈونووان سلیوشن ۴۰۰ منم
ایکوا کمفر ۲۰ اونس
آدھے اونس کی مقدار میں دو دفعہ روزانہ دیں۔
فوائد: آتشک کے دوسرے اور تیسرے درجے میں مفید ہے۔

۱۰ بسمتھ کاربونیٹ ۰۰۰ گرین
ایسڈ کاسبالک ۴۰ منم
لائیکوار مارفیا ہائیڈروکلور ۳۰۰ "
انفیوژن جنشن کمپونڈ ۲۰ اونس
آدھا آدھا اونس ہر چھ گھنٹے بعد دیں۔
فوائد: درد امعا اور ورم بار یطون کے لیے مفید ہے۔

۱۱ ایسڈ بورک ۲۰۰ گرین
ایمونیا بنزوایٹ ۲۰۰ "
ٹنکچر ہائیوسائمس ۶۰۰ منم
انفیوژن بوکو ۲۰ اونس
آدھا آدھا اونس ہر چوتھے گھنٹے پلائیں۔
فوائد: ورم مثانہ کے لیے مفید ہے مسکن ریاح ہے۔

۱۲ برومو فارم ۹۶ گرین
بادام روغن ۱ اونس
پلو گم اکیشیا ۹۶۰ گرین
سیرپ ۴ اونس
ایکوا ۲۰ "
آدھے اونس کی مقدار میں ہر چوتھے گھنٹے دیں۔
فوائد: کالی کھانسی، تشنجی کھانسی اور شہیقہ کے لیے مفید ہے۔

۱۳ گنیشیا کارب ایک اونس
پوٹاسیم کاربونیٹ ۲۲ گرین
ٹنکچر اوپیم ۱۸۰ منم
اولیم کیراوے ۴ "
اولیم فینل ۴ "
اولیم پیپرمنٹ ۴ "
سیرپ ۲ ½ اونس
ایکوا ۲۰ "
آدھے آدھے اونس کی مقدار میں ہر تین یا چار گھنٹے بعد دیں۔
فوائد: نفخ اور ریاح شکم کے لیے یہ دوا مفید ہے۔

۱۴ کریازوٹ ۴۰ منم
روغن بادام ۶۰۰ "
سیرپ اورنج ۲ ½ اونس
پلویرا کا کنتھ ۳۰ گرین
پلو اکیشیا ۲۲۵ "
ایکوا ۲۰ اونس
ایملشن بنائیں اور آدھے آدھے اونس کی مقدار میں دن میں دو تین دفعہ پلائیں۔
فوائد: سل و دق کے لیے یہ دوا مفید ہے تسکین دیتی ہے۔

۱۵ ایکسٹریکٹ ڈامیانہ لکوڈ ۵ اونس
ایکسٹریکٹ نکس وامی کا لکوڈ ۶۰ منم
کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ۲۰۰ گرین
سوڈیم ہائپوفاسفیٹ ۲۰۰ "
ایکوا کلوروفارم ۲۰ اونس
آدھے آدھے اونس کی مقدار میں ہر چار گھنٹے بعد پلائیں۔
فوائد: مقوی باہ ہے۔ نامردی کو دور کرتی ہے۔

۱۶ ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوڈ ۶۰۰ منم
ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ ۲۰۰ "
ایکوا کلوروم ۲۰ اونس
آدھے آدھے اونس کی مقدار میں دن میں تین بار دیں۔ وضع حمل کے بعد یہ دوا رحم کو سکیڑنے کے لیے دیاتی ہے۔ استحاضے کے لیے بھی مفید ہے۔

۱۷ ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوڈ ۹۰۰ منم
گلیسرین ۴۰۰ "
ایکوا کلوروفارم ۲۰ اونس
آدھے آدھے اونس کی مقدار میں دن میں تین بار دیں۔
فوائد: نزیف رحمی کے لیے مفید ہے
(حاملہ کو یہ دوا ہرگز نہ دیں)

۱۸ ایمونیا کارب ۸۰ گرین
بورکس ۸۰ "
ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوڈ ۹۰۰ منم
ٹنکچر کیپسیکم ۹۰ "
ایکوا کلوروفارم ۲۰ اونس
آدھے آدھے اونس کی مقدار میں دن میں تین بار پلائیں۔
فوائد: بندش حیض کے لیے یہ دوا مفید ہے۔ حیض کھول کرلاتی ہے۔

۱۹ ایسڈ سائٹرک ۱۰۰ گرین
ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوڈ ۶۰۰ منم
لائیکوار فیرائی پرکلورائیڈ ۳۰۰ "
ایکوا کلوروفارم ۲۰ اونس
آدھے آدھے اونس کی مقدار میں یہ دوا دن میں تین بار دیں۔ فوائد: استحاضہ اور نزیف رحمی کے لیے یہ دوا مفید ہے۔ (حاملہ کو یہ دوا نہ دیں)۔

۲۰ فیرائی ایٹ ایمونیا سائٹریٹ ۱۰۰ گرین
سوڈیم سلی سلیٹ ۳۰۰ "
گلیسرین ۹۰۰ "
ایکوا ۲۰ اونس
آدھا آدھا اونس یہ دوا دن میں تین بار دیں۔
فوائد: امراض جگر کے لیے مفید ہے۔ قبض کشا ہے۔

۲۱ گایاکول ۹۰ منم
اولیم سنے من ۲۰ "
الکحل ۹۰ فی صدی ۸۰۰ "
گلیسرین ۶۰۰ "
ایکوا ۲۰ اونس
آدھے آدھے اونس کی مقدار میں یہ دوا دن میں تین بار دیں۔ فوائد: سل و دق کے لیے مفید ہے مسکن ہے۔

(باقی)

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

ایلگمنڈ اینڈ (اکسیرا)

۱ ایلگمنڈ اینڈ ایفیڈرین کمپونڈ:

ایفیڈرین ہائیڈروکلورائیڈ	$\frac{1}{4}$ گرین
سیرپ ٹولو	۱۵ منم
ٹنکچر وریٹینیا پرونس	۲ ″
کلوروفارم	$\frac{1}{4}$ ″
پانی حسب مناسب	ایک ڈرام

ملا کر بنالیں اور ایک ڈرام کی مقدار میں استعمال کریں۔

فوائد: سعال مزمن اور دمہ کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔

۲ ایلگمنڈ اینڈ گلیسرو فاسفیٹ:

کیلسیم گلیسرو فاسفیٹ	۲ گرین
سوڈیم گلیسرو فاسفیٹ	۲ ″
پوٹاشیم گلیسرو فاسفیٹ	۲ ″
میگنیشیم گلیسرو فاسفیٹ	۱ ″
سیرپ	۱ اونس

اکسیر بنالیں اور ایک چائے کا چمچہ بھر بعد غذا پلائیں۔

فوائد: ضعف عامہ اور اعصابی کمزوری کے لیے مفید ہے۔

اینیول (شیاف)

۱ اینیول گال اینڈ اوپیم:

ایکسٹریکٹ اوپیم	$\frac{1}{2}$ گرین
ایسڈ ٹینک	۳ ″
اولیم تھیوبروما	حسب ضرورت

سب چیزوں کو ملا کر ایک شافہ بنالیں۔ اور مقعد میں رکھوائیں۔

فوائد: بواسیری مسوں کے درد کو کم کرتا ہے اور ان کو دور کرتا ہے۔

۲ اینیول ہیزےلین کمپونڈ:

ہیزےلین	۵ منم
ایکسٹریکٹ ہماملیس	۲ گرین
زنک اوکسائیڈ	۲ ″
اولیم تھیوبروما	حسب ضرورت

ایک شافہ بنالیں اور مقعد میں رکھیں۔

فوائد: خونی بواسیر کے لیے مفید ہے اور جریان خون کو بند کرتی ہے۔

۳ اینیول بیلاڈونا اینڈ اوپیم

پلمبائی ایسی ٹیٹ	۳ گرین
پلو اوپیم	۱ ″
اولیم تھیوبروما	حسب ضرورت

ایک شافہ بنالیں۔

فوائد: قابض ہے اور اسہال و پیچش کے مرض کے لیے مفید ہے۔

۴ اینیول مارفین اینڈ بیلاڈونا:

مارفین ہائیڈروکلورائیڈ	$\frac{1}{4}$ گرین
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا (الکوحلک)	$\frac{1}{2}$ ″
اولیم تھیوبروما	حسب ضرورت

سب چیزوں کو ملا کر ایک شافہ بنالیں۔

فوائد: ورم، قعد اور بواسیر کے لیے مفید ہے۔ مسکن درد ہے۔

۵ اینیول سوپ کمپونڈ

سیپونس ہارڈ یلیس	۰ گرین
سوڈا سلفیٹ اکسی کیٹا	۰ ″
اولیم تھیوبروما	حسب ضرورت

سب چیزوں کا ایک شافہ بنالیں۔

فوائد: ملین ہے اور ازالہ قبض کے لیے مستعمل ہے۔

منتھولکس:

میتھل سیلی سیٹ	۵ فی صدی
منتھول	۱۰ ″
یوکلپٹول	۲.۵ ″
اولیم کجو پٹ	۲.۵ ″
وائیٹ پیرافین	۱۰.۵ ″
لینولین	۱۰.۵ ″

مرہم بنالیں اور مقام درد و سوزش پر تھوڑا سا مرہم لگائیں۔

فوائد: مسکن درد ہے۔ ورم کو دور کرتا ہے۔

سولائیڈ

۱ سولائیڈ زنک سلفیٹ کمپونڈ

زنک سلفیٹ	$\frac{1}{20}$ گرین
ایسڈ بورک	$\frac{1}{20}$ ″
ٹنکچر اوپیم	$\frac{1}{15}$ منم
ایپی نین ہائیڈروکلورائیڈ	$\frac{1}{4}$ گرین

سب چیزوں کو ملا کر ایک قرص بنالیں اور ضرورت کے وقت ۱ قطرے پانی میں حل کر کے آنکھ میں ڈالیں۔

فوائد: رمد چشم کے لیے نہایت مفید ہے۔ سوزش کو کم کرتا ہے۔

۲ سولائیڈ انٹی سپٹک اینڈ الکلائن کمپونڈ

سوڈا بائی کارب	۵ گرین
کاربالک ایسڈ	$\frac{1}{2}$ ″
بورکس	۵ ″

سب چیزوں کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور ضرورت کے وقت ایک اونس پانی میں ایک گولی حل کر کے ناک صاف کریں۔

فوائد: زکام نزلہ اور ناک کے دوسرے مرضوں کے لیے مفید ہے۔

۳ سولائیڈ یوکلپٹیا کمپونڈ:

سوڈا بائی کارب	۸ گرین
بورکس	۸ ″
سوڈا بنزوایٹ	$\frac{1}{4}$ ″
سوڈا سیلی سلیٹ	$\frac{1}{4}$ ″
اولیم یوکلپٹس	$\frac{1}{6}$ منم
تھائی مول	$\frac{1}{6}$ گرین
منتھول	$\frac{1}{12}$ ″
اولیم گالتھیریا	$\frac{1}{12}$ منم

سب چیزوں کو ملا کر ایک قرص بنالیں اور ضرورت کے وقت ایک قرص دو اونس پانی میں حل کر کے ناک کو صاف کریں۔

فوائد: زکام مزمن، نجر الانف اور ناک کے دوسرے مرضوں کے لیے مفید ہے۔

(باقی)

نوٹ: خریداران رسالہ ہمدرد صحت سے التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مینیجر

جوابات

(۱۸۷) سیلان الرحم :- (ا) غالباً آپ کی اہلیہ رحم کی سوزش میں مبتلا ہیں۔ سب سے بہتر بات تو یہ ہے کہ آپ انہیں چند روز کے لیے زنانہ ہسپتال میں داخل کر دیں۔ اگر یہ ممکن نہیں ہے تو پھر کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر سے ان کا علاج کرائیں۔ وہ مریضہ کے رحم کی حالت دیکھ سکتی ہے۔ اور مناسب دوا دے سکتی ہے۔ اس قسم کے امراض میں جب تک مرض کا سبب معلوم نہ ہو کوئی صحیح مشورہ دینا مشکل ہو اور مرض کا سبب آپ نے اتنا لکھ دینے سے کہ مریضہ سیلان الرحم میں مبتلا ہے، معلوم نہیں ہو سکتا۔ گلیکسو کمپنی کی بنائی ہوئی "کیل ڈی فیرم" کے نام سے ایک گولیاں آتی ہیں جو بالعموم اس شکایت کے لیے مفید ثابت ہوئی ہیں۔ آپ چاہیں تو انہیں استعمال کر کے تجربہ کر سکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مازو، سنگ جراحت، دال نخود بریاں، اور کہربا شمعی سب ہم وزن لے کر سفوف بنائیں، اور ایک ماشہ یہ سفوف صبح کو اور ایک ماشہ شام کو پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اور مرہم داخلیون دائی کے ذریعے سے اندر رکھوائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ مریضہ کو یہ سفوف بنا کر استعمال کرائیے :- **نسخہ سفوف** :- سنگ جراحت ۲ تولے۔ چینیا گوند دو تولے۔ مائیں خورد ایک تولہ۔ دار چینی ایک تولہ۔ الائچی کلاں ۶ ماشے۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ بیضہ مرغ ہر ایک تین ماشے۔ شکر سفید نو تولے۔ کوٹنے کے قابل دواؤں کو کوٹ چھان کر کھرل میں ڈالیں۔ اور دونوں کشتے ملا کر کھرل کریں۔ جب اچھی طرح مل جائیں تو شکر سفید ملا کر رکھیں۔ روزانہ صبح کو ۶ ماشے یہ سفوف کھا کر پاؤ سیر دودھ پئیں۔ اگر قبض رہتا ہو تو رات کو سوتے وقت ایک یا دو عدد مربّہ ہلیلہ کھائیں (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) سیلان الرحم کے لیے کشتہ مرجان ایک ایک ماشہ صبح و شام نیم گرم دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ ورم رحم کے لیے آب کوہ تازہ ۵ تولے، روغن کنجد ایک تولہ میں پکائیں۔ جب صرف روغن رہ جائے تو صاف کر کے رکھیں۔ پھر روئی روغن میں تر کر کے اندر رکھوایا کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) مریضہ کے ورم رحم کا علاج بہت ضروری ہے۔ اس کے لیے یا تو دائی کے ذریعے سے مرہم داخلیون وغیرہ استعمال کرائیے یا کسی مقامی لیڈی ڈاکٹر سے علاج کرائیے۔ سیلان کے لیے، ثعلب مصری، ستاور اور سنگ جراحت ہم وزن کا سفوف بنا کر اور برابر کی شکر ملا کر رکھیں۔ اور ۶ ماشے یہ سفوف صبح سویرے دودھ کے ساتھ دیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) سپاری دکنی، کباب چینی، ماجو پھل، ثعلب مصری، لونگ، اجوائن دیسی، مصطگی رومی سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ اور تگنے شہد کے قوام میں معجون بنائیں اور ۹ ماشے یہ معجون دودھ کے ساتھ دیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۸۸) دست :- (ا) دست آنا کسی دوسرے مرض کی ایک علامت ہے، خود کوئی مرض نہیں ہے۔ آپ کے مریض کو کس سبب سے دست آتے ہیں یہ کس طرح معلوم ہو؟ یہ بھی آپ نے نہ لکھا کہ کتنی مدت سے یہ شکایت ہے۔ میرے خیال میں اگر غذا کے متعلق کافی پرہیز کیا جائے اور دودھ یا دہی کے سوا کچھ نہ کھایا جائے تو دست بآسانی بند ہو جائیں گے۔ دوا کے طور پر پانچ پانچ بوند کلوروڈائن، ذرا ذرا سے پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ دیجئے۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ پہنچے تو پھر یہ ضروری ہے کہ کسی ہوشیار معالج کو مقامی طور پر دکھائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریض کی ناف اپنے مقام سے ٹل گئی ہے۔ ناف کے درست ہونے پر گرا چھال (پوست درخت اندر جو تلخ) کا سفوف ۶ ماشے صبح سویرے دہی میں ملا کر دیجئے۔ امید ہے کہ ایک ہفتے میں فائدہ ہو جائے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مالتی بسنت ایک رتی، معجون سنگ دانہ مرغ ۶ ماشے میں ملا کر صبح کے وقت کھلائیے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش عود شیریں ۶-۶ ماشے استعمال کرائیے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) "سٹوورسل" ایک ایک گولی صبح و شام کھانا کھانے سے پندرہ منٹ پہلے پانی سے نگل لیا کریں۔ پہلے ہی دن آرام معلوم ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) اکسیر فولاد تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ پچھلے مہینوں کی کسی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) انار ترش مع پوست اور دانے کے پانی میں پکائیں حتیٰ کہ گل جائیں۔ پھر اس میں سے ۳ ماشے دانہ انار لیں اور ۵ تولے ۱۰ ماشے وہ پانی لیں جس میں انار پکائے گئے ہیں۔ اور جوار یا باجرہ کے آٹے میں پکائیں تاکہ حلوے کی طرح ہو جائے۔ اس میں روغن زیتون خام یا روغن گل ڈال کر کھائیں انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۸۹) پیشاب کی جلن :- (ا) آپ نے یہ تو لکھ دیا کہ آپ کے خیال میں آپ کے دوست کی اہلیہ کو سوزاک ہے لیکن یہ تحریر نہ فرمایا کہ ایک سال کے دوران میں جب سے انہیں پیشاب میں سوزش کی شکایت ہے کبھی پیپ بھی آئی ہے یا نہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ سوزاک نہیں بلکہ پیشاب کی نالی کی معمولی سوزش ہوگی۔ اگر ممکن ہو تو پیشاب کا خوردبینی امتحان کرائیے۔ سوزاک کے جراثیم اگر پائے جائیں تو سوزاک کا علاج کیجئے جس کے لیے "یولیرون" کی گولیاں بہترین دوا ہیں۔ بصورت دیگر یہ نسخہ مریضہ کو چند روز پلائیے :- روغن صندل ۵ بوند، گوند کا سفوف ۵ گرین، ٹنکچر ہائیوسائمس ۵ بوند، سوڈیم سائٹریٹ

[illegible] پتاشی پانی کا ب اگرین پانی اتنا کہ سب حل کر کے ایک اونس ہو جائے یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی تین خوراکیں روزانہ [illegible]

(ڈاکٹر سعید [illegible])

[illegible] تخم خرفہ، تخم خشخاش، مغز تخم خیارین، مغز تخم خربوزہ، مغز تخم تربوز ہر ایک ۵ تولے، گوکھرو خورد، گوند ببول، [illegible] ہر ایک دو تولے [illegible] کو باریک کر کے سفوف کے حسب میں گولیاں بنائیں اور تین تین ماشے کی گولیاں صبح و شام دونوں وقت [illegible] تولے سونف کے عرق کے [illegible]

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ پت [illegible] کی اہلیہ صاحبہ کو یہ سفوف استعمال کرائیے۔ **نسخہ سفوف**:۔ گیرو، سنگ جراحت، مازو، سبز، [illegible] سفید، [illegible] نو [illegible] سلوچن، الائچی خورد [illegible] ہر ایک ۶ ماشے کشتہ مرجان ۳ ماشے، روغن صندل ایک تولہ۔ دواؤں کو باریک پیس چھان کر [illegible] پھر کشتہ مرجان اور روغن صندل ملا کر کسی شیشی یا ڈبیہ میں بند کر کے رکھیں۔ دو ماشے صبح اور دو ماشے شام کو بکری کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔ ترشی، [illegible] مرچوں اور دوسری گرم چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) آپ کے لیے حق [illegible] دو نسخہ مفید ہو گا جو [illegible] جواب نمبر ۲ میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) [illegible] کہرباشمعی [illegible] ۵ بوند ایک بتاشے میں ڈال کر دن میں چار پانچ مرتبہ کھائیں اور اوپر سے شربت بزوری بہا پانچ تولہ [illegible] ملا کر پی لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(و) مغز تخم خربوزہ، مغز تخم خیار، مغز تخم کدو شیریں، خرفہ، تخم خشخاش، صمغ عربی، کتیرا، نشاستہ، گل ارمنی ہر ایک ۴ ماشے، ریوند خطائی ۱۱ ماشے سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۶ ماشے صبح و شام شربت [illegible] ۲ تولے کے ساتھ دیں۔ (حکیم ڈاکٹر کشن داس)

(۱۹۰) **اشتناق الرحم**:۔ (ا) [illegible] ڈاکٹروں نے ٹھیک ہی بتایا ہے۔ مریضہ کو غالباً مرگی ہی کے دورے پڑا کرتے ہیں۔ آپ مریضہ کو "ڑپل برومائڈ" کچھ دنوں تک استعمال کرائیں۔ مریضہ کی صحت کا خاص خیال رکھا جائے۔ وہ روزانہ ٹھنڈے پانی سے غسل کریں۔ صاف اور تازہ [illegible] ہلکی اور زود ہضم غذا کھائیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہر وقت خوش و خرم رہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کافور، بھنگ، بید ستر، ہیرا ہینگ، افیون ہم وزن لے کر باریک کریں اور کالی مرچ برابر گولیاں بنالیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ دیں۔ (حکیم [illegible] حسین الہ آبادی)

(ج) مریضہ ایک نہایت اہم اور مشکل سے اچھے ہونے والے مرض میں مبتلا ہے اور ۶ سال کی مدت بھی اس پر گزر چکی ہے۔ ایسی حالت میں مرض کا ازالہ ممکن نہیں تو بہت دشوار ضرور ہے۔ بہرحال مریضہ کو رات کو سوتے وقت معجون زبیب ایک تولہ کھلائیے۔ اور صبح کے وقت عود صلیب، بیجوار ہر ایک ایک ماشہ خمیرہ گاؤزبان عنبری ۵ ماشے میں ملا کر دیجئے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت معجون اذاراقی ایک ماشہ، جوارش جالینوس ۵ ماشے میں ملا کر کھلائیے۔ کم از کم چالیس روز تک ان دواؤں کا استعمال جاری رکھیے۔ بہت ممکن ہے کہ ان کے استعمال سے مرض میں تخفیف ہو جائے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) سگند بالا کا سفوف بنا کر رکھیں اور ۳ ماشے اسے گائے کے دودھ کے ساتھ صبح سویرے کھلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) لیموں، سونٹھ، چاول، قند سفید ہر ایک [illegible] ملا کر روزانہ ایک ایک خوراک صبح و شام ۵ دن تک دیں۔ پھر [illegible] دن تک ناغہ کر کے ۵ دن تک دیں۔ اسی طرح دو دو دن کے وقفے سے ایک مہینے تک استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۱۹۱) **دمہ**:۔ (ا) آپ اپنے والد صاحب کو "فیلسول" استعمال کرائیے۔ دورے کی حالت میں شدت کو چند منٹ میں کم کر دیتا ہے اور اگر دورہ ختم ہو جانے کے بعد بھی کچھ مدت تک اس کا استعمال جاری رکھا جائے تو اس سے مستقل آرام بھی ہو جاتا ہے۔ اسی کے ہمراہ اگر مچھلی کا تیل اور گریالنس سیرپ کا استعمال کیا جائے تو بہت مفید ہو گا۔ معدے کی درستی کا خاص خیال رکھا جائے اور اس بات کی عادت ڈال لی جائے کہ شام کا کھانا مغرب سے پہلے کھا لیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید بریلوی)

(ب) جو دوا میں تحریر کرتا ہوں انہیں معمولی سمجھ کر نظر انداز نہ کیجیے گا۔ اللہ کا نام لے کر اپنے والد کو استعمال کرائیے۔ انشاء اللہ صحت کامل ہو گی۔ سوم کلپا لتا کا باریک سفوف بنالیں اور چار رتی صبح ہی صبح پھانک کر اوپر سے دو گھونٹ نیم گرم پانی پی لیں۔ دوا چار چار گھنٹے کے وقفے سے دن میں چار بار استعمال کرنی چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پچاس سال کی عمر میں یا پانچ سال بعد اس کا دور ہو جانا بہت مشکل ہے۔ تاہم آپ اپنے والد کو ہمدرد دواخانے کی اکسیر سعال ایک قرص شہد ایک تولہ میں ملا کر رات کو چٹائیے اور کشتہ ابرک کلاں ایک قرص شہد ایک تولہ میں ملا کر صبح کے وقت دیجئے۔ اگر ان دواؤں کے استعمال سے مرض قطعی طور پر دور نہیں ہوا تو اس میں تخفیف تو ضرور ہو جائے گی۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) اکسیر فولاد تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ پچھلے مہینوں کی کسی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) تنقیہ بلغم کے بعد پلو سوم کلپا لتا ۱۰۔۱ گرین کی مقدار میں صبح و شام گرم پانی سے کھائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۱۹۲) **پیشاب کے قطرے**:۔ (ا) آپ کے بچے کی عام صحت ہرگز اچھی نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے بچہ بہت کم زندہ ہے، اگرچہ ظاہر میں ایسا نہ معلوم ہوتا ہو۔ اس کے اعصاب بہت ہی ضعیف ہیں اور اس اعصابی ضعف نے ان عضلات کو کمزور کر دیا ہے جو مثانے کے [illegible]

پیدا ہوتے ہیں اور پیشاب کی نالی کو ہماری مرضی اور ارادے کے مطابق کھولتے یا بند کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بچہ پیشاب روکنے پر قادر نہیں ہے اور پیشاب کی نالی کو ارادے سے بند نہیں کر سکتا۔ مجھے شک ہے۔ خدا کرے غلط ہو کہ آپ نے بچے کو بہت ہی دبا کر رکھا ہے۔ ہر وقت اور ہر بات پر ڈانٹتے ڈپٹتے بلکہ شاید مارتے پیٹتے رہتے ہیں۔ گھر سے باہر نکلنے، آزادانہ دوڑنے بھاگنے یا ہم عمروں کے ساتھ کھیلنے کی اسے اجازت نہیں ہے۔ غرضیکہ اس پر وہ تمام غیر ضروری اور مضر صحت پابندیاں عائد ہیں جو بدقسمتی سے اکثر گھروں میں "لازمۂ شرافت" خیال کی جاتی ہیں اور عام طور پر ہمارے بچوں کو کم زور، بزدل اور قوت ارادی سے محروم بنا دیا کرتی ہیں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہے تو برائے خدا اپنے نورِ نظر پر رحم کیجیے اور اسے قدرتی طریقوں پر زندگی بسر کرنے کا موقع دیجیے۔ اسے کھلے میدانوں میں اور باغوں میں بھیجنے کا انتظام کیجیے جہاں وہ اپنی مرضی کا مختار ہو اور جی بھر کے کھیل کود سکے۔ غذا میں دودھ، انڈے اور پھل زیادہ کر دیجیے اور اپنے برتاؤ سے اس خوف کو اس کے دل سے دور کیجیے جو اس پر چھا گیا ہے۔ دوا کے طور پر "کیل ڈی نیزم" کا استعمال بہت مفید ہوگا اگرچہ عرصے تک کیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سنگھاڑا خشک اور شکر سفید ہم وزن کا سفوف بنا کر ایک تولہ صبح سویرے دو تین گھونٹ پانی کے ساتھ پھانک لیں۔ شام کو خونجان سائیدہ ایک ماشہ پھانک کر اوپر سے دو تین گھونٹ پانی پئیں۔ ہفتہ دو ہفتے مسلسل استعمال کریں۔ شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اگرچہ آپ نے اس بچے کے ہضم و قبض کے متعلق کچھ تحریر نہیں فرمایا لیکن ہمارا خیال ہے کہ بچے کا ہضم ضرور خراب ہوگا۔ آپ اس کو صبح و شام قرص کشتہ بیضۂ مرغ ایک ایک عدد معجون ناگوری ۶-۶ ماشے میں ملا کر کھلایئے۔ اور آپ ترش اشیاء کھانے اور ثقیل چیزوں کے استعمال سے قطعی پرہیز رکھیے اور اگر قبض بھی رہتا ہو تو دوسرے تیسرے روز قرص ملین ایک دو عدد کھلا دیا کیجیے۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) اکسیر فولاد تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ پچھلے مہینوں کی کسی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) بچے کا معائنہ ضروری ہے۔ فی الحال آپ حب بلدر ایک عدد صبح و شام کھلا دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(و) گل سرخ ۵ ماشے، گلنارہ ماشے، تخم خرفہ ۴ ماشہ، تخم کرفس، تخم کاہو، تخم سداب، بلوط، کندر، ناگر موتھا ہر ایک ۱۰ ماشے، انیسون ۸ ماشے، اجوائن خراسانی ۸ ماشے، کسیلا ۸ ماشے، زیرہ ۵ ماشہ، جند بید ستر ۳ ماشے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر ہم وزن شکر سفید ملائیں اور رات کو سوتے وقت یہ سفوف ۹ ماشے کی مقدار میں پانی یا دودھ کے ساتھ دیں۔ (حکیم ڈاکٹر کشن داس)

(۱۹۳) مرگی کے دورے: (ا) مریض کو "برومائیڈ" استعمال کرائیے اور جواب نمبر ۱۹۰ کی ہدایتوں پر عمل کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) مریض کو جب دورہ پڑے تو پہلے نمک طعام سائیدہ تھوڑا سا لے کر ناک میں پھونکیں۔ نفوخ دونوں نتھنوں میں کرنا چاہیے۔ بطور دوا کے جواب نمبر ۱۹۰ کی گولیاں بنا کر صبح و شام استعمال کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حب صرع دو عدد رات کو سوتے وقت کھلایئے صبح کے وقت قرص خبث الحدید قرص مرجان جواہر والا ایک عدد، دواء المسک معتدل ۶ ماشے میں ملا کر دیجیے۔ سہ پہر کو خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۶ ماشے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۶-۶ ماشے کھلایئے۔ کھانے پینے میں اعتدال سے کام لینے کی ہدایت کیجیے۔ امید ہے کہ کچھ عرصے کے متواتر استعمال سے مرض میں افاقہ ہو جائے گا۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) جواب نمبر ۱۹۰ پر عمل کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) کپالی آسن کی مشق کرنے سے دماغی امراض رفع ہو جاتے ہیں۔ تجربہ کیجیے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۱۹۴) ضعفِ باہ: (ا) آپ نے یہ مصیبت خود مول لی ہے۔ بہتر ہو کہ ایک کافی طویل مدت کے لیے دونوں بیویوں کو اپنے اپنے میکے بھیج دیجیے۔ ان سے الگ رہنے کے زمانے میں مسلسل کئی شیشیاں "نیوروفاسفیٹس" یا اور کوئی مقوی اعصاب دوا استعمال کر ڈالیے۔ بہت ہی مخصوص صورت حالات کے علاوہ قدرت نے ایک مرد کے لیے ایک ہی عورت کا قاعدہ مقرر کیا ہے اور جو لوگ اس قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں تھوڑی بہت سزا ضرور ملتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) چوں کہ جناب نے قوت باہ کا علاج جڑی بوٹی سے دریافت کیا ہے۔ اس بارے میں ایک بوٹی لکھتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ بوٹی اصلی ہو چالیس دن اسے استعمال کر لینے سے بہت سے فائدے آپ کو حاصل ہوں گے۔ موسلی (دھاکنی) اور شکر ہم وزن کوٹ چھان لیں۔ اور ۹-۹ ماشے یہ سفوف صبح سویرے اور شام کو گائے کے خالص دودھ کے ساتھ استعمال کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ روزانہ صبح کے وقت دو انڈوں کی زردی، گھی، پیاز کا پانی اور مصری ہر ایک دو تولے لیجیے۔ سب کو ایک جگہ ملا کر نرم آنچ پر رکھیے اور چمچے سے برابر چلاتے رہیے۔ جب یہ دوا گاڑھی ہو جائے تو آگ سے اتار لیجیے اور ٹھنڈا ہونے پر کھایئے۔ اگر طبیعت چاہے تو اوپر سے تھوڑا سا دودھ پی لیجیے۔ صبح کا نہایت مقوی باہ ناشتہ ہو جائے گا۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) بیخ کونچ تازہ کا سفوف ۳ ماشے (تازہ کونچ کی جڑ سے مراد ایسے پودے کی جڑ ہے جسے کاشت کیے ہوئے چار پانچ ماہ گزرے ہوں) سفوف نوجیون بوٹی ۳ ماشے، کھانڈ ۳ ماشے۔ یہ ایک خوراک ہو۔ ایسی ایک ایک خوراک صبح و شام دو ہفتے تک کھانے سے نمایاں فائدہ ہوگا۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) اکسیر فولاد تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ پچھلے مہینوں کی کسی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۹۵) ٹنکچر آئیوڈین: (ا) آپ کی خواہش ہے اس لیے ٹنکچر آیوڈین بنانے کی ترکیب لکھے دیتا ہوں لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ اس میں

آپ نے کیا فائدہ سوچا ہے۔ عجب کہ ظاہر ہے کہ شاید ایک سال کی مدت میں آپ زیادہ سے زیادہ چوتھائی پونڈ ٹنکچر آیوڈین استعمال کرتے ہوں گے اور یہ چوتھائی پونڈ آپ کو دس بارہ آنے میں بہتر سے بہتر کمپنی کا بنایا ہوا دستیاب ہو سکتا ہے۔ آیوڈم (مصفیٰ آیوڈین) ۲ گرین۔ پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۴ گرین۔ میتھی لیٹڈ یا رکٹی فائیڈ اسپرٹ ایک اونس۔ دونوں دواؤں کو ذرا سے پانی میں حل کر لیجئے۔ اور پھر اسپرٹ ملا دیجئے۔ یا ۱۰ دس بارہ قطرے کافی ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شراب دیسی خالص ایک پاؤ۔ سہاگہ سائیدہ ڈھائی تولے۔ ہلدی سائیدہ ڈھائی تولے۔ سب چیزوں کو ایک بوتل میں ڈال کر مضبوط کارک لگا دیں۔ دو دن کے بعد ایلوا خالص (صبر زرد) ڈھائی تولے، پھٹکری سائیدہ ڈھائی تولے۔ تو تیا دو ماشے شامل کر کے چار یوم اندر رکھیں۔ چار دن کے بعد صاف کر کے بوتل میں رکھیں ولایتی آیوڈین سے زیادہ زود اثر ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) علی فارمولا ملاحظہ کریں۔ (حکیم جہانگیر بائل پوری)

(۱۹۶) **افیون کی عادت**:- (۱) کسی نشے کی بھی عادت ہو اسے چھوڑنے کے لیے جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ایک مضبوط قوت ارادی ہے۔ بہت سے لوگ جو ارادے کے مضبوط ہوتے ہیں۔ بلا کسی دقت کے شراب یا افیون چھوڑ دیتے ہیں اور بعض دواؤں کی مدد سے بھی چھوڑنے پر قادر نہیں ہوتے۔ افیون ترک کرنے پر اس کی تکلیف محسوس کرنے کے لیے سب سے اچھی دوا "ٹنکچر بیلاڈونا" ہے افیون چھوڑ کر اس کی بجائے یہ دوا چند روز تک استعمال کرتے رہیے۔ غالباً کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ یہ کام کسی دوسرے شخص کے سپرد کر دیجئے کہ وہ آپ کے وقت پر آپ کو افیون کھلایا یا پلا دیا کرے۔ اسے ہدایت کر دیجئے کہ پہلے روز صرف آدھی رتی کے بعد، آپ کے معمول سے کم افیون آپ کو دے اور ایک ہفتہ تک یہی مقدار دیتا رہے ایک ہفتے کے بعد نصف رتی اور گھٹا دے اور پھر ایک ہفتے کے بعد اور نصف رتی گھٹا دے۔ غرض اسی طرح گھٹاتا چلا جائے۔ تا آنکہ بالکل چھوٹ جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جائفل ۳ ماشے، صبر زرد خالص ۳ ماشے، کونپل ارنڈ (سائے میں خشک کی ہوئی) ۳ ماشے، سونٹھ ۳ ماشے، تخم دھتورہ ۲ ماشے، گوند کیکر ۴ ماشے۔ سب چیزوں کو خوب باریک کر کے جس مقدار میں افیون کھائی جاتی ہے اسی مقدار کی گولیاں بنا لیں۔ اب افیون کی بجائے یہ ایک گولی کھانی شروع کریں۔ جب افیون کی طرح طبیعت اس کی عادی ہو جائے تو پھر گولی کی مقدار کم کرتے جائیں۔ یہاں تک یہ بھی بالکل چھوٹ جائے۔
(حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ جس قدر افیون کھاتے ہیں، اس میں حب جدوار چوتھائی گولی ملایئے اور اتنی ہی افیون کم کر کے کھایئے۔ تین چار روز تک اس طرح استعمال کرنے کے بعد حب جدوار چوتھائی کے بجائے آدھی کر دیجئے، اور اتنی ہی افیون گھٹا دیجئے۔ غرض کہ اسی طرح حب جدوار کو بڑھاتے اور افیون کو گھٹاتے جایئے، یہاں تک کہ صرف حب جدوار رہ جائے۔ اس کے بعد حب جدوار کو تھوڑا تھوڑا کم کر کے چھوڑ دیجئے۔ امید ہے کہ اس طرح افیون کی عادت ترک ہو جائے گی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی آپ کو کچھ کام اپنی قوت ارادی سے بھی لینا پڑے گا۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) حب شفا افیون کی مقدار سے زیادہ کھایئے۔ پھر ایک ایک گولی کم کرتے جایئے۔ تھوڑے ہی ہفتوں میں عادت چھوٹ جائے گی (حکیم ہمایوں)

(ہ) حب شفا تیار کر کے استعمال کیجئے۔ (حکیم لالہ ہری رام دوساجھ)

(۱۹۷) **جریان**:- (۱) آپ انہیں شروع میں پوٹاسیم برومائیڈ دس دس گرین دن میں تین مرتبہ دیا کیجئے اور تقریباً پندرہ روز تک اسی طرح دیتے رہیے۔ اس کے بعد کوئی ایسی مقوی دوا جس میں فولاد کی مقدار زیادہ ہو اور محرک باہ دوائیں کم ہوں یا بالکل نہ ہوں کچھ عرصے تک استعمال کرایئے۔ اس مقصد کے لیے "ہیمو کردین" یا "ایسٹنس سیرپ" بہت اچھی چیزیں ہیں۔ اس بات کی احتیاط رہے کہ قبض نہ ہونے پائے۔ غذا زود ہضم اور طاقت بخش استعمال کریں۔ اور ملینات کے ذریعے سے قبض دور کرتے رہیں۔ جب جریان میں بہت کافی کمی آ جائے تو ایسی مقوی دوائیں استعمال کر سکتے ہیں۔ جو محرک باہ بھی ہوں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریض کے حالات نامکمل تحریر کیے گئے ہیں جب تک مریض کی حالت سے پوری آگاہی نہ ہو نسخہ لکھ کر مریض کا وقت اور پیسہ برباد کرنا ہے۔
(حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) صبح کے وقت قرص قلعی ۲ عدد، قرص خبث الحدید ایک عدد، معجون ثعلب ۶ ماشے میں ملا کر دودھ کے ساتھ ملا کر کھائیں اور سہ پہر کو سفوف گوند کتیرا ۶ ماشے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس شیریں تو نو ماشے کھائیں۔ مقامی طور پر ہمدرد دواخانے کا طلائے اعظم استعمال کریں۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) ثعلب مصری سائیدہ اور تخم ریحان ۳-۳ ماشے کو رات کو آدھ سیر دودھ میں بھگو دیں۔ صبح اس میں شکر ملا کر پی لیں۔ (حکیم لالہ ہری رام)

(۱۹۸) **دردِ گردہ**:- (۱) بہتر ہو کہ عکس ریز کے ذریعے سے گردوں کی تصویریں لیں۔ آپ کو اور آپ کے گردوں کی تصویر دیکھے بغیر کوئی معقول مشورہ نہیں دیا جا سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کو درد گردہ نہیں ہے۔ بلکہ عصبی شکایت ہے۔ گردے، مثانہ اور جگر کا فعل خراب ہے۔ معدہ و امعاء بھی اپنا کام پورے طور سے انجام نہیں دیتے۔ بہر حال مفصل حالات کے بغیر کوئی دوا تجویز نہیں کی جا سکتی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ روزانہ رات کو معجون فلاسفہ ۹ ماشے اور صبح کو جوارش زرعونی عنبری ۹ ماشے کھایئے۔ کھانا کھانے کے بعد [illegible]

[illegible] کیجیے۔ قابض، ثقیل اور بادی چیزوں کے کھانے سے پرہیز رکھیے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) شیالین یا مسکنون کا استعمال کریں ان شاء اللہ صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۱۹۹) **"نفرائٹس"** (ا) علاج تو بے حد آسان ہے اگر درست تشخیص مرض ہو جائے۔ آنجناب خود مرض کا نام تجویز کر کے اس کا علاج دریافت کرتے ہیں لیکن طبیب کو بھی تو اطمینان ہو جانا چاہیے کہ جو مرض آپ نے تجویز کیا ہے وہ درست ہے یا غلط۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) "نفرائٹس" میں ورم گردہ کا علاج کیا جاتا ہے۔ اگر آپ طبیب ہیں تو آپ کے لیے صرف یہی اشارہ کافی ہے۔ پوری تفصیل سے بیان کرنے کی جوابات کے صفحوں میں گنجائش نہیں ہے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(ج) اس مرض میں کشتہ فولاد شنگرفی یا سم الفاری نہایت اکسیر چیز ہے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) آپ اکسیر فولاد تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ پچھلے مہینوں کی کسی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۰) **احتلام وغیرہ** (ا) آپ سوء ہضم اور کمزوری اعصاب میں مبتلا ہیں۔ آپ کے لیے بھی ان ہی تدابیر پر عمل کرنا مفید ہوگا جو جواب نمبر ۱۹۷ میں بیان ہوئی ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جو نسخہ میں لکھتا ہوں اس کے استعمال سے احتلام کی شکایت میں بہت کمی ہو جائے گی، ہاضمہ بھی ٹھیک ہو جائے گا۔ نسخہ حسب ذیل ہے: سپستاں ۳ تولے، خشخاش ۳ تولے، پوست خشخاش ۳ تولے، کشنیز خشک ۳ تولے، برادہ صندل سفید ۳ تولے۔ سب دواؤں کو باریک کر کے ہم وزن شکر سفید ملا کر ۷ ماشے کی پڑیاں بنالیں اور رات کو ایک تولہ زیرہ سفید ۳ چھٹانک پانی میں بھگو دیں۔ اور صبح سویرے پانی نتھار لیں۔ ایک پڑیہ دوا اس پانی کے ساتھ پھانک لیں۔ دوا صبح و شام دونوں وقت استعمال کرنی چاہیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ قرص اسرب ۲ عدد، قرص طبی ۲ عدد معجون موچرس ۶ ماشے میں ملا کر صبح کو استعمال کیجیے۔ غذا میں سادہ اور زود ہضم بھوک رکھ کر کھائیے۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش عود شیریں ۶-۶ ماشے استعمال کیجیے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) سیال مسکن استعمال کریں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔ نسخہ اگست ۱۹۶۹ء کے رسالے میں ملاحظہ فرمائیے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) پوست ہڑ زرد، پوست بہیڑہ، پوست آملہ، چوب صندل سفید سوختہ کردہ، بیخ بادیان، دانہ الائچی خورد، برگ کشنیز ہر ایک ۵ تولے، مومیائی کانی ایک تولہ، روغن بادام ۲۰ تولے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر روغن بادام میں چرب کریں۔ پھر سب دواؤں کے برابر کھانڈ ڈیلہ میں ملا کر رکھیں اور ۲ تولے یہ سفوف دودھ کے ساتھ صبح سویرے کھالیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۱) **پھوڑے** (ا) مرض نے بہت کافی پیچیدگیاں اختیار کر لی ہیں۔ شک ہوتا ہے کہ مریضہ دق میں مبتلا نہ ہو۔ بہتر یہی ہے کہ مقامی طور پر کسی ہوشیار حکیم یا ڈاکٹر سے علاج کرائیے تاکہ وہ مریضہ کو دیکھ کر حسب ضرورت نسخہ تجویز کر سکے۔ اگر زخم ہڈی تک ہیں اور ہڈیاں ماؤف ہو چکی ہیں تو آپریشن کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ مچھلی کا تیل اور شربت چونا (گریانکس سیرپ) پلائیے۔ کیلسیم کے انجکشن لگوا دیجیے۔ ان تدابیر سے مریضہ میں اتنی طاقت آجائے گی کہ آپریشن کو برداشت کرے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مرض نے خطرناک شکل اختیار کر لی ہو۔ میرا خیال ہے کہ مریضہ کو سل عظمی ہے۔ جواب سوال میں وقت ضائع نہ کیجیے۔ کسی مقامی طبیب سے رجوع کیجیے یا کسی ہوشیار ڈاکٹر سے مشورہ کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اس میں شک نہیں کہ مریضہ نہایت اہم اور سخت مرض میں مبتلا ہے، تاہم آپ اس کو یہ دوائیں استعمال کرائیے۔ ممکن ہے کہ خدا ان کو شفا بخشے۔ صبح کے وقت، گوند ببول، کتیرا، سرطان جلایا ہوا، رب السوس ہر ایک چار رتی باریک پیس کر عرق نرلی آپ تربوز ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں اور اوپر سے عرق برابر دس تولے میں شربت اعجاز ۲ تولے ملا کر پلائیں۔ تیسرے پہر قرص سرطان ۲ ماشے کھلا کر عرق بارانجین ۱۰ تولے میں شربت عناب دو تولے ملا کر استعمال کرائیں۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) ناصور بوٹی کے پندرہ بیس عدد پتے، مرچ سیاہ، عدد کے ساتھ آدھ پاؤ پانی میں پیس چھان کر مریضہ کو پلایا کریں۔ اور ناصور بوٹی کے پتوں کو رگڑ کر پھوڑوں پر لگایا کریں۔ سفوف بھنگرہ سفید ۳-۲ ماشے صبح و شام پانی سے کھائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) مرض سل یا خنازیری مادے کی وجہ سے بخار اور کھانسی ہے۔ باقاعدہ کسی مقامی معالج سے علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۲) **پرانا زکام** (ا) جناب والا آپ خدا جانے کہاں بیٹھے ہیں اور میں یہاں۔ خاص توجہ دینے کا کیا موقع ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ مریض کو اچھی طرح دیکھے بغیر صحیح تشخیص بہت ہی مشکل ہوتی ہے۔ تاہم جو کچھ بھی غلط سلط سمجھ میں آسکا ہے اس کے مطابق آپ کے لیے چند ہدایات لکھے دیتا ہوں۔ آپ ہوا سے اور بالخصوص سرد ہوا سے بچنے کی کوشش نہ کیا کریں۔ آج کل گرمی کا موسم ہے۔ ابھی سے بالکل کھلی ہوا میں رہنے کی عادت ڈال لیں۔ روزانہ صبح سویرے کھلی سڑکوں پر یا کھلے میدان میں ٹہلنے کے لیے نکل جایا کریں۔ رات کو بھی باہر سوئیں۔ اسی طرح آپ کے نتھنوں کی جھلیاں ہوا کی عادی ہو جائیں گی۔ اور سرد موسم میں بھی ان پر ہوا کے جھونکوں کا وہ اثر نہ ہوا کرے گا جو اب ہوتا ہے۔ کم سے کم چار سنترے اور تین پاؤ دودھ روزانہ استعمال کیا کیجیے۔ غذا زود ہضم کھایا کیجیے اور قبض نہ ہونے دیجیے۔ ناک کے اندر "مسٹول" ڈالتے رہیے۔ اگر کھانسی رہتی ہو اور گلے بھی آجاتے ہوں تو حلق میں "مینڈلس پینٹ" صبح و شام لگائیے۔ اور "ہیلبول" کی تین چار ٹکیاں پی ڈالیے۔ "اینٹی کٹارل" کے انجکشن لگوائیے۔ اگر ممکن ہو تو اپنی ناک کی رطوبت سے سیرم بنوا کر اس کے انجکشن لگوائیے۔ بغیر آپ کو دیکھے میں جتنی باتیں لکھ سکتا تھا لکھ دی ہیں۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دائمی نزلہ اور زکام میں یہ گولیاں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں بنا کر استعمال کیجئے۔ نسخہ: کچلہ مدبر، تخم دھتورہ، پوست خشخاش کے پانی میں ایک رات دن بھگو کر خشک کیے ہوئے) مغز بودہ، سفید زیرہ، دھنیا چھلا ہوا، موبیائی ہر ایک ۶ ماشے، مغز بادام شیریں ایک تولہ، مصطگی، کشتہ فولاد، کشتہ مرجان ہر ایک ۳ ماشے۔ سب دواؤں کو باریک پیس چھان کر چنے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام کھانا کھانے کے بعد کھائیں۔ تیل، ترشی اور قابض بادی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(ج) حب بلادر ۱-۲ عدد صبح و شام کھانا کھانے کے بعد دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) ہیلن برش اونیہ ان امراض کے لیے بہترین دوا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۳) **ہونٹ کا داغ**:- (ا) کیا آپ ڈاڑھی مونچھ صاف کرنے کے عادی ہیں۔ اگر مونچھیں بھی صاف کرتے ہیں تو غالباً یہ داغ اسی وجہ سے ہیں۔ بوسہ لینے کی وجہ سے البتہ لبوں پر تو داغ فوراً ہو سکتے تھے، لیکن زبان پر چھالے بوسے لینے کی وجہ سے نہیں پڑ سکتے۔ انہیں غالباً بدہضمی رہتی ہے۔ اس کا علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عرق منڈی، عرق چرائتہ، عرق شاہترہ ہر ایک ڈھائی تولے۔ عرق عشبہ سوا تولے، شربت عناب ڈیڑھ تولے۔ سب کو ملا کر مہینہ سوا مہینے تک استعمال کریں۔ دوائی یہ ایک خوراک ہے۔ اور مرہم توبا ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ ایسی حالت میں دوسروں کو تکلیف دینے سے باز رہیئے اور یہ دوا بنا کر استعمال کیجئے:- ابچی بقدر ضرورت لے کر تین روز تک ترپھلے کے پانی میں بھگو رکھیے۔ اس کے بعد خشک کر کے دو تولے لیجئے۔ گندھک آملہ سار دو تولے ملا کر باریک پیسئے اور چھان کر رکھ لیجئے۔ روزانہ صبح و شام ایک ایک ماشہ یہ دوا شہد خالص ایک تولہ میں ملا کر چاٹیے اور اسی دوا کو ترپھلے کے پانی میں حل کر کے داغ پر لگائیے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) آپ جواب نمبر ۱۰۹ پر عمل کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۴) **دائمی قبض وغیرہ**:- (ا) آپ یک لخت افیون چھوڑ دیں اور اس کی جائے "ایکسٹرکٹ وائی برنم لیکوئڈ" چند روز تک استعمال کریں۔ افیون بھی چھٹ جائے گی۔ اور اس کے چھوڑنے سے جو تکلیفیں ہوتی ہیں ان سے بھی آپ محفوظ رہیں گے۔ افیون ترک کرنے پر قبض اور بدہضمی از خود رفع ہو جائے گی۔ لیکن اگر ضرورت ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کر سکتے ہیں:- میگ سلف ایک ڈرام، میگ کارب لیوس ۱۰ گرین، سوڈیم ۲۰ گرین، ٹنکچر نکس وامیکا ۵ منم، پیپسین ۱۰ گرین، پیپرمنٹ کا پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ دن بھر میں ایسی ایسی تین خوراکیں استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی طور پر کسی لائق طبیب سے علاج کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ۴۳ سال کی عمر، ۲۰ سال سے دائمی قبض میں مبتلا، اس پر طرہ یہ کہ افیون کے عادی۔ ان حالتوں میں آپ کو اپنی موجودہ حالت پر صابر و شاکر رہنا چاہیے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) یہ سب خرابیاں افیون کھانے سے پیدا ہوئی ہیں۔ جواب نمبر ۱۹۶ کے مطابق حب شفا استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۷) روغن بادام ۶ ماشے دودھ نیم گرم میں ملا کر پیا کریں۔ دائمی قبض کے لیے مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۵) **اعضا کے نقائص**:- (ا) اشتہارات تو ایسی دواؤں کے بہ کثرت دیکھنے میں آتے ہیں جن کے متعلق یہ دعوے ہوتے ہیں کہ عضو مخصوص کی کجی اور لاغری اور کوتاہی سب کچھ دور کر دیں گی۔ کیوں نہ آپ ایسا کریں کہ اس قسم کا طلا منگا کر چند روز تک ناک پر لگائیں اور دیکھیں کہ اس کی درازی میں کیا فرق پڑا۔ مخصوص ورزشوں کے ذریعے ایسے اعضا کو فربہ کرنا تو ممکن ہے کہ جن کے عضلات کی حرکت پر ہمیں اختیار حاصل ہے۔ لیکن ناک اور کان کے عضلات کو ہم اپنے ارادے اور اختیار سے اس طرح حرکت نہیں دے سکتے کہ جیسے ہاتھ پاؤں وغیرہ کو عضلات کو، اس لیے ناک اور کان کی ورزش بھی نہیں ہو سکتی۔ تیس سال کی عمر سے پہلے پہلے یہ بھی ممکن ہے کہ ایسی دوائیں اور ایسی غذائیں جو جسم کے نشوونما کو زیادہ کریں اور مخصوص غدودوں کو تحریک پہنچائیں، اگر ہم اپنے قد کی طوالت میں کسی قدر جزوی سا اضافہ کر لیں۔ لیکن یہ اضافہ پورے قد میں ہوگا۔ کسی مخصوص عضو تک اس درازی کو محدود کر دینا ممکن ہے۔ اعمال جراحی کے ذریعے سے یہ بالکل ممکن ہے کہ ناک یا کان کی صورت بدل دی جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ۲۵ سال کی عمر تک انسانی اعضا میں بڑھوتری ممکن ہے۔ اس عمر کے بعد بھی اعضا کو فربہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس قدر نہیں کہ حلیہ تبدیل ہو جائے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(ج) بے شک دواؤں کے داخلی اور خارجی استعمال سے عضو کو فربہ کیا جا سکتا ہے۔ مجرم کا حلیہ بدلنے میں آپریشن سے کافی مدد لی جا سکتی ہے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) یہ بحث طویل ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اعضائے مخصوصہ کی طبعی لمبائی اور موٹائی میں جو کمی واقع ہو چکی ہو وہ ضرور پوری ہو سکتی ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۶) **حل طلب نسخہ**:- (ا) اس نسخے کے معمے کے حل کرنے سے تو یہی بہتر ہے کہ آپ کیمیا بنانے کے کسی نسخے کا تجربہ شروع کر دیں۔

شاید غذا کامیاب ہی کر دے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۲۰۷) **دانتوں کے امراض**:۔ (ا) دانتوں سے خون نکلنے کا تعلق دانتوں کی خرابی سے نہیں ہوتا۔ اپنے خون کی اصلاح کیجئے۔ موسم کے پھل اور سبزی ترکاریاں بکثرت استعمال کیجئے اور خون میں کیلسیم کی مقدار زیادہ کرنے کے لیے "کیلزانا"۔ استعمال کرڈالیے۔ منجنوں میں "کالینوس" اور "کوپرنٹ" اچھا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ یہ مختصر لیکن نہایت مفید منجن بنا کر استعمال کیجیے۔ **نسخہ منجن**:۔ بادام کا چھلکا جلایا ہوا پانچ تولے، پھٹکری بریاں ساتولے، کیرو دو تولے، نمک لاہوری ایک تولہ، سہاگہ بریاں ۶ ماشے، مرچ سیاہ ۳ ماشے، کافور ۳ ماشے۔ سب کو باریک کھرل کر کے رکھیں اور صبح و شام دانتوں پر ملا کریں۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(ج) ست اجوائن، ست پودینہ، مشک کافور، ... کاربالک ایسڈ ہم وزن ملا کر رکھیں۔ صبح کو اور سوتے وقت رات کو صرف ایک دو قطرے دانتوں پر مل دیا کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(۲۰۸) **بال خورہ**:۔ (ا) آپ کو اس "صفائی اور ستھرائی" یا شاید "ستھرائی" کے زمانے میں بھی داڑھی سے اتنا شغف ہے، تعجب ہے۔ کسی انگریزی دوا فروش سے تھوڑا سا سرخ مرہم (ریڈ آئنٹ منٹ) لے آئیے اور روزانہ ذرا سا مرہم بال خورے پر لگا کر تین ہفتے مالش کیجئے۔ مرہم لگانے سے پہلے اس جگہ کو گرم پانی اور صابون سے اچھی طرح دھو لیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اکرکی کی کونپلیں باریک پیس کر بال خورے پر لگایا کریں۔ چند دن میں بال نکل آئیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ بال خورے کی جگہ لہسن رائی، ہر ایک تین ماشے، زیتون ایک ماشہ سرکے میں پیس کر لگائیے، سوزش زیادہ ہو تو گھی لگا دیجئے۔ اسی طرح چند مرتبہ استعمال کیجیے۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) شورہ قلمی ۲ تولے، آب لیموں کاغذی تازہ ۲ تولے میں حل کر کے کھرل کریں، پھر بال خورے کے مقام پر لگا دیا کریں۔ ایک گھنٹہ کے بعد صابون سے دھو کر روغن سرسوں لگا دیا کریں۔ تھوڑے دنوں کے استعمال سے بہت فائدہ محسوس ہوگا۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) آپ کے لیے عرق کا وہ نسخہ مفید ہوگا جو اپریل کے رسالے میں جواب نمبر ۱۲۱ میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(۲۰۹) **فیل پا**:۔ (ا) اگر شروع مرض میں آپریشن کرا دیا جائے تو آرام ہو سکتا ہے ورنہ اگر مرض بڑھ گیا تو پھر پاؤں یا ہاتھ کاٹنے کے سوا چارہ نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مہوہ ۳ حصے، رال ایک حصہ، لاکھ دھوئی ہوئی نصف حصہ۔ سب کو تیز سرکے میں پیس کر ضماد کریں اور اوپر سے برگ ارنڈ رکھ کر کپڑے کی پٹی میں لپیٹ دیں۔ ایک ہفتہ روزانہ دوا استعمال کر کے دیکھیں۔ اگر فائدہ ہو تو اس کا استعمال جاری رکھیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اگر اس مرض کی ابتدا ہو تو مریض کو روزانہ یا کم از کم دوسرے تیسرے روز قے کرائیں۔ اور پوست بلیلہ کابلی، پوست بلیلہ زرد، بلیلہ سیاہ ہر ایک ۵ تولے، سونٹھ، مرچ سیاہ، کندر ہر ایک دو تولے کوٹ چھان کر شہد خالص آدھ سیر کے قوام میں ملا کر روزانہ ۹ ماشے کھلائیں۔ اور ایلوا، مرکی، لوبان اور تخم سویا ہر ایک چھ ماشے کو سرکے میں پیس کر فیل پا پر ضماد کریں۔ ممکن ہے کہ مرض رک جائے لیکن اگر مرض بڑھ چکا ہو تو اس وقت اس کے دفیعے کی امید بہت کم ہوتی ہے۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(۲۱۰) **مختلف امراض**:۔ (ا) سب سے پہلے اگر پائیوریا ہے تو اس کا علاج کیجئے۔ اسی کی وجہ سے فتور ہضم لاحق ہے اور اسی نے آپ کے اعصاب کو کمزور کر دیا ہے۔ چکر اور دل کے مقام کا درد غالباً ضعف اعصاب ہی کا نتیجہ ہے۔ لیکن پھر بھی احتیاطاً یہی بہتر ہے کہ کسی اچھے ماہر فن سے دل کا امتحان کرا کے اطمینان کر لیجئے۔ ضعف اعصاب کے لیے "نیوروفاسفیٹس" ایک اچھی دوا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ مجموعۂ امراض بنے ہوئے ہیں۔ کسی مقامی قابل طبیب کی خدمت میں حاضر ہو کر مشورہ لیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) صبح کے وقت خمیرہ گاؤزبان عنبری اور دوا المسک معتدل جواہر والی تین تین ماشے باہم ملا کر کھائیے۔ اور سہ پہر کو مفرح مشکیں ۲، ۱ ماشے استعمال کیجئے۔ غذائیں زود ہضم اور مقوی کھائیے اور پائیوریا کی شکایت کے لیے اکسیر پائیوریا استعمال کیجئے۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) آپ سیال مسکن استعمال کیجئے۔ نسخہ اگست ۱۹۵۲ء کے ہمدرد صحت میں دیکھ لیجئے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) کپالی آسن کی مشق کرنے سے پوری تن درستی حاصل ہو جائے گی۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(۲۱۱) **نظامِ عصبی**:۔ انسانی جسم کے پورے عصبی نظام کا بیان اور پھر اس تفصیل کے ساتھ کرنا کہ واقعات فن کی سمجھ میں آسکے بہت مشکل ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ جواب اس قدر طویل ہو جائے گا کہ ہمدرد صحت میں اس کے لیے مشکل جگہ نکل سکے گی۔ تاہم میں کوشش کرتا ہوں کہ بہت مختصر طور پر مزدوری اور موٹی موٹی باتیں بیان کر دوں:۔ دماغ، حرام مغز اور ان دونوں سے نکل کر تمام جسم میں پھیلنے والی باریک باریک ڈوریاں، جنہیں اعصاب کہتے ہیں، نظام عصبی میں شامل ہیں۔ اگر دماغ کو ہم ایک بجلی کی بیٹری یا ڈائنامو فرض کریں کہ جہاں بجلی پیدا ہوتی ہے تو یہ اعصاب بجلی لے جانے والی ڈوریاں قرار پائیں گے۔ ہمارا دماغ تمام جسم کی حس اور حرکت کا مرکز ہے۔ جسم کے کسی حصے کو بھی چھوا جائے تو اس چھونے کو دماغ ہی محسوس کرتا ہے اور دماغ تک یہ خبر پہنچنے کا ذریعہ وہی ڈوریاں ہیں جنہیں اعصاب کہتے ہیں۔ اگر کوئی ڈوری خراب ہو جائے یا کٹ جائے تو پھر جسم کے اس حصے کی حس زائل ہو جائے گی جس سے اس ڈوری کا تعلق تھا اور اگر اسے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیا جائے تب بھی ہمیں خبر نہیں ہو سکتی

اسی طرح ہمارے جسم کی حرکت بھی ان ہی ڈوریوں پر منحصر ہے کیوں کہ دماغ سے کسی عضو کے نام یہ حکم کہ تو اس طریق پر حرکت کر، جو ظاہر ہوتی ہیں۔ ہم ہاتھ ہلائیں یا پاؤں، اور منہ کھولیں یا آنکھ، بہر صورت و بہر حالت اس حرکت کا حکم دماغ ہی دیتا ہے اور اعضا تک یہ حکم اعصاب کے ذریعے سے پہنچتا ہے۔ اگر عصب کٹ جائے یا خراب ہو جائے تو پھر ہم لاکھ چاہیں لیکن کسی طرح ہاتھ یا پاؤں کو حرکت نہیں دے سکتے۔

اعصاب دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو بدن سے خبریں یا حس دماغ تک لے جاتے ہیں اور دوسرے وہ جو حرکت کا حکم دماغ سے لا کر جسم کے اعضا کو دیتے ہیں۔ اگر حسی اور حرکتی دونوں قسم کے اعصاب خراب ہو جائیں تو مکمل فالج یا استرخا ہو جاتا ہے اور حس اور حرکت دونوں زائل ہو جاتی ہیں۔ صرف حسی اعصاب خراب ہوں تو حرکت قائم رہتی ہے اور حس زائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر صرف حرکتی اعصاب خراب ہو جائیں تو حس باقی رہتی ہے اور حرکت زائل ہو جاتی ہے۔ بہت سے اعصاب تو خود دماغ ہی سے نکلتے ہیں اور دیکھنے، سونگھنے، چکھنے اور سننے کے اعصاب کا تعلق براہ راست دماغ سے ہے۔ ہاتھ پیروں وغیرہ میں پھیلنے والے تمام اعصاب حرام مغز سے نکلتے ہیں اور دماغ اور ان کے درمیان حرام مغز واسطہ ہے۔ اسی لیے حرام مغز پر چوٹ لگنے اور اسی قسم کی خرابیاں لاحق ہونے سے جسم کا فالج ہو جاتا ہے۔

اعصاب کی خاص خاص بیماریاں تین ہیں: اعصاب میں درد، اعصاب میں سوزش اور اعصاب کا فالج۔ ان تینوں امراض کے علاوہ ایک چوتھی کیفیت اور بھی ہے جس کا نام اعصاب کی کمزوری ہے اور غالباً اسی کو سمجھنے کے لیے آپ نے یہ سوال بھی کیا ہے۔ جس طرح ہمارے بدن کے ظاہری اعضا یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ اپنی حرکت کے لیے اعصاب کے محتاج ہیں، اسی طرح ہمارے اندرونی اعضا کی حرکت بھی اعصاب ہی سے متعلق ہے۔ دل کی حرکت کا تیز یا سست ہونا اعصاب ہی سے متعلق ہے۔ معدے اور آنتوں کی حرکت کہ جس پر غذا کے ہضم اور فضلے کے اخراج کا دارومدار ہے، اعصاب ہی کی تابع ہے۔ اور ہمارے آلات تناسل کے تمام وظائف و افعال بھی اعصاب ہی کے ذریعے سے انجام پاتے ہیں۔ اگر جسم کے اعصاب بالعموم کمزور ہیں اور اپنا کام درستی کے ساتھ نہیں کرتے تو جسم کے تمام اعضا کے کام پر اس خرابی کا اثر پڑنا لازمی ہے۔ نہ دل اچھی طرح کام کرے گا نہ معدہ، نہ جگر، نہ گردے اور نہ آلات تناسل، اور ان سب کے کام میں خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔

عصبی کمزوری کے خاص اسباب رنج، غم، فکر، تنگ دستی، کمی غذا، دماغی محنت و تکان، عام جسمانی کمزوری اور جسم سے کسی رطوبت کا بہت زیادہ اخراج ہیں۔ عصبی کمزوری کی وجہ سے جسم کے تمام اعضا کے فعل میں فتور پڑتا ہے اور جو اعضا کہ پہلے سے کمزور ہیں وہ شدید امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اگر قلب پہلے سے کمزور ہے تو دل کا کوئی مرض، یا اگر دماغ کمزور ہے تو جنون وغیرہ امراض لاحق ہو سکتے ہیں۔

علاج کے لیے سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ مریض کو تنہا موقع نہ دیا جائے کہ وہ اپنے مرض کے متعلق غور و خوض کرے۔ ہر وقت اسے خوش اور کسی نہ کسی کام یا تفریح میں منہمک رکھنا چاہیے۔ غذائیں طاقت بخش اور سادہ ہونی چاہئیں اور دواؤں میں مقوی اعصاب دواؤں سے کام لینا چاہیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۲۱۲) ہاتھ اور پاؤں کی کپکپاہٹ

(ا) یہ صرف کمزوری کی علامت ہے۔ خوب چلا پھرا کیجیے۔ چند روز میں یہ بات جاتی رہے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خمیرۂ ابریشم حکیم ارشد والا ۳ ماشے صبح اور ۳ ماشے شام کو استعمال کیجیے۔ چند یوم میں شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ کے دماغ و اعصاب کمزور ہو گئے ہیں۔ صبح کے وقت حب خاص ایک عدد، خمیرۂ گاؤزباں عنبری ۷ ماشے میں ملا کر کھائیے۔ اور رات کو مفرح مشکیں ایک ماشہ آدھ پاؤ دودھ میں ملا کر پیجیے۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) روزانہ چنے برابر مومیائی اصلی تین ماشے گھی میں حل کر کے کھا لیا کریں۔ اس کے بعد اگر جی چاہے تو دودھ بھی پی لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) مفصل حالات آنے پر نسخہ تجویز کیا جا سکتا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوسانجھ)

(۲۱۳) کثرت احتلام وغیرہ

(ا) سب سے پہلے مسکن دوائیں دیجیے۔ پتاسیم برومائڈ ۱۰ اگرین روزانہ تین مرتبہ دینا بہت مفید ہو گا۔ ساتھ ہی ساتھ ہاضم دوائیں بھی دیتے رہیے اور ملینات بھی تاکہ فتور ہضم اور قبض نہ رہے۔ کثرت احتلام رفع ہونے پر مقویات جن میں فولاد ضرور شامل ہو استعمال کرائیے۔ ایک عرصے تک مقوی اعصاب دوائیں استعمال کرنے سے سب اعضا اپنا کام ٹھیک کرنے لگیں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) معجون فلاسفہ کسی مقامی طبیب کے مشورے سے استعمال کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ سب سے پہلے عام صحت جسمانی کو درست کرنے کی طرف توجہ کیجیے۔ عام صحت جسمانی کی درستی کا انحصار ہضم کی اصلاح اور قبض کے دفعیہ پر ہے۔ لہٰذا آپ سادہ اور زود ہضم غذائیں بھوک رکھ کر کھائیے۔ روزانہ صبح و شام دو ڈیڑھ میل چہل قدمی کیجیے۔ بے تکلف یار دوستوں میں بیٹھ کر ہنسی خوشی وقت گزاریے۔ رنج و غم کو پاس نہ پھٹکنے دیجیے۔ دوائیں روزانہ صبح کو قرص فولاد ایک عدد، قرص مرجان ایک عدد، دواء المسک معتدل جواہر والی ۶ ماشے میں ملا کر کھائیے۔ تیسرے پہر مفرح بارد جواہر والی ۶ ماشے استعمال کیجیے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۶-۶ ماشے کھائیے۔ ان تدابیر اور دواؤں کے استعمال سے ہضم کی اصلاح ہو جائے گی، جسم میں طاقت آئے گی اور قبض بھی رفع ہوتا رہے گا۔ لیکن اگر کسی روز قبض زیادہ ہو تو رات کو ایک یا دو مربائے ہلیلہ کھا لیجیے، اس کے سوا کوئی دست آور دوا استعمال نہ کیجیے۔

(حکیم محمد عبد الواحد)

(د) سیال مسکن اور حب جریان کا استعمال کریں۔ نسخے اگست ۱۹۵۲ء کے ہمدرد صحت میں دیکھ لیجیے۔ (حکیم ہمایوں لائل پور)

سوالات

ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اجرت بھیجنی چاہیے۔

(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو دو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کیجیے۔

(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔

(۶) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔

(۷) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔

"مینجر" ہمدرد صحت

(۲۱۴) مجھے ۵-۶ سال سے پیشاب سے پہلے ایک سفید سا قطرہ یا دودھ کے پانی جیسا آتا ہے اور کچھ جلن بھی محسوس ہوتی ہے۔ ڈیڑھ سال پہلے سوزاک ہو گیا تھا۔ گو بیچ میں ٹھیک ہو گیا لیکن ابھی یہ شکایت باقی ہے۔ پنڈلیوں میں جلن اور چمک سی محسوس ہوتی ہے اور تھوڑا بہت قبض بھی ہے۔ پیشاب کرنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک دو قطرے اندر رک گئے ہیں۔ (خریدار نمبر ۶۳۴۲)

(۲۱۵) دودھ پلانے والی عورت کا دودھ بڑھانے اور اس کو طاقت ور بنانے کے لیے مجرب نسخہ درکار ہے۔ مریضہ کی آنکھیں ہمیشہ پیلی رہتی ہیں اور گرمی بھی زیادہ محسوس کرتی ہے۔ (خریدار نمبر ۶۰۵۲)

(۲۱۶) میری لڑکی عمر تقریباً ۱۱ سال، کو دونوں کانوں سے آواز بہت کم سنائی دیتی ہے۔ بچی کا علاج باقاعدہ جاری ہے۔ کئی بار پچکاری لگائی گئی ہے، مگر اب تک کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کانوں سے پیپ اور خون وغیرہ نہیں آتا۔ (خریدار نمبر ۸۰۰۰)

(۲۱۷) مریض کی عمر ۴۳ سال ہے۔ ریاح کی زیادتی اور قبض دائمی کی شکایت ہے۔ غذا ہضم اور جزو بدن نہیں ہوتی۔ ضعف باہ بہت ہے، عصبی خرابیاں بھی موجود ہیں۔ مزاج گرم ہے۔ اطبائے کرام خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۵۱)

(۲۱۸) ۳۰ سالہ مریضہ کو ۳ سال سے سانس (دمہ) کا عارضہ ہے۔ بوجہ امراض رحم (جس سے اب صحت نصیب ہو گئی ہے) فربہ بدن بالکل دبلا اور کمزور ہو گیا ہے۔ عام کمزوری ہی باعث مرض ہوتی ہے کوئی ایسا علاج بتایا جائے جس سے دائمی صحت نصیب ہو۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۳۰)

(۲۱۹) اگر کوئی صاحب ایمانداری سے ہاتھی کی دم کا موٹا بال روانہ کر سکتے ہیں تو اطلاع دیں۔ اس بات سے بھی اطلاع دی جائے کہ اس بال کے کیا کیا فائدے ہیں اور طریقہ استعمال کیا ہے؟ بالوں کی قیمت فی سینکڑہ کے حساب سے بتائی جائے۔ (ایک ناظر)

(۲۲۰) میری بیوی کو بچپن سے یہ شکایت ہے کہ ان کے دونوں پاؤں کے تلوے جلتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ سردی کے موسم میں بھی رات کو پاؤں باہر نکال کر سوتی ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی شکایت نہیں۔ عمر ۳۰ سال ہے، آٹھ بچوں کی ماں ہیں۔ جسم فربہ ہے۔ (خریدار نمبر ۵۲۱۰)

(۲۲۱) میرے ایک دوست کا رنگ دن بدن زرد ہوتا جا رہا ہے۔ آنکھوں میں بھی زردی ہے۔ طبیعت بھی خراب رہتی ہے۔ نزلے کی شکایت عام ہے۔ یرقان کا خیال ہے۔ ازراہ کرم اطبا و ڈاکٹر صاحبان کوئی ایسی مجرب اور آسان دوا تجویز کریں جس سے یہ بیماری بغیر تکلیف کے دور ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۶۰۹۲)

(۲۲۲) روغن بیضۂ مرغ اور روغن بیر بہوٹی نکالنے کی ترکیب و مچھلی کے تیل تیار کرنے کی ترکیب اطبائے کرام درج فرما کر شکر گزار فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۰۰۵)

(۲۲۳) ۲۱ سال کے ایک مریض کو ۶ سال سے زیادہ پانی پینے، زیادہ محنت کے کام کرنے، زیادہ چلنے پھرنے سے خاص کر موسم گرما میں رات کو سوتے وقت اور کبھی کبھی دن میں مادۂ منویہ کے قطرے نکلنے کی شکایت ہے۔ مرض کا بہت کچھ علاج کرایا گیا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ تین سال سے ایک طرف خصیے پر سخت ورم ہے جس سے تکلیف ہوتی ہے۔ (خریدار نمبر ۳۰۰۶)

(۲۲۴) میرے ایک دوست کے دانت پان کھانے کی زیادتی سے میلے اور داغ دار ہو گئے ہیں۔ اب انہوں نے بارہ سال سے پان کھانا چھوڑ دیا ہے، لیکن دانت اب بھی صاف نہیں ہوتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے دانت بالکل صاف اور چمک دار ہو جائیں۔ (خریدار نمبر ۶۶۰۶)

(۲۲۵) مختلف قسموں کے پھلوں، سبزیوں اور مغزیات کے استعمال کا بہترین وقت کونسا ہے؟ مقصد یہ ہے کہ کونسے پھل خالی پیٹ کھانے چاہئیں اور کون سے غذا سے پہلے یا پیچھے۔ علی ہذا دہی اور لسی وغیرہ کے استعمال کا بہترین وقت کونسا ہے؟ (خریدار نمبر ۴۰۰۳)

(۲۲٦) میری عمر اس وقت ۵۵ سال کی ہے۔ مجھے ۱۹۲ [illegible] میں ایک کھانسی شروع ہوئی اور ایک مہینے کے بعد سانس تنگی سے آنے لگا۔ دمہ کی شکایت ہوئی۔ ہر طرح کے علاج کرائے اور انجکشن لگوائے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ دو سال یہ حالت رہی۔ اتفاقیہ چنے کی دال اور لوکی کھانے سے شکایت رفع ہوگئی اور [illegible] کوئی شکایت نہیں رہی۔ جنوری [illegible] میں کھانسی کی شکایت ہوئی تو پھر دو سہ پہر ہی دن سے دمہ شروع ہوگیا۔ اب تک اسی شکایت میں مبتلا ہوں۔ کئی علاج کئے لوکی اور چنے کی دال بھی کھائی لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ اب سب علاج چھوڑ دیئے ہیں۔ قبض کے لئے ترپھلے کا استعمال کرتا ہوں [illegible] ٹو بیکو اور سگریٹ کا عادی ہوں۔ حقہ پیتا ہوں۔ چلنے پھرنے سے مجبور ہوں۔ بیماری کی وجہ ڈاکٹر پھیپھڑے کی خرابی بتاتے ہیں۔ ایفیڈرین [illegible] نیکسول اور [illegible] کا استعمال کیا لیکن نہ خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ میں جسیم آدمی ہوں اس وقت بھی میرا وزن تین من ہے۔ (خریدار نمبر [illegible])

(۲۲۷) میری عمر اس وقت بیس سال ہے۔ سات سال سے متواتر وزن ۴ پونڈ۔ قد مناسب زیادہ نہیں ہوتا۔ کھانا کم کھایا جاتا ہے اور ہضم ہوجاتا ہے۔ کھانے سے کوئی تکلیف نہیں۔ وزن بڑھانے کا نسخہ بتائیے۔ مزاج گرم و خشک ہے۔ گرم چیزیں کھانے سے نزلہ و زکام ہوجاتا ہے۔ (خریدار نمبر [illegible])

(۲۲۸) میری عمر ۱۸ سال ہے۔ [illegible] داڑھی میں بہت سے سفید بال نکل رہے۔ ان کی رنگت قائم کے لئے کھانے کا کوئی مجرب نسخہ بتائیے۔ (خریدار نمبر ٦٤ [illegible])

(۲۲۹) مجھے عرصہ پندرہ سال سے خرابی معدہ و بواسیر کی شکایت ہے۔ موسم اوقات میں کسی تبدیلی سے ریح معدہ، ضعف قلب، بواسیر بادی، لوڈو دانہ ہر وغیرہ [illegible] ہر وقت اضمحلال رہتا ہے۔ سست جسمانی، ہونٹ زرد۔ جوارش جالینوس، شیر مرطب، تنکار وغیرہ کا صرف ملین دوائیں زیادہ مقدار میں کھانے سے فوری وقتی فائدہ ہوجاتا ہے۔ نمک سلیمانی، اطریفل زمانی اور حب تنکار وغیرہ دوائیں عموماً میرے استعمال میں رہتی ہیں۔ مجھے کسی ایسی دوا کی ضرورت ہے جس سے یہ مرض دور ہو جائے اور دوا مقدار میں کم استعمال کرنی پڑے۔ (خریدار نمبر ۵۰۲)

(۲۳۰) ایک مریض کی عمر ۲۰ سال ہے۔ اس کے پیٹ اور گردن پر بہت بڑی سی ہوتی گئی۔ [illegible] ۵ سال سے کم زور ہے اب وہ سیدھی نہیں ہوتی جسم کمزور ہے۔ چل پھر نہیں سکتا۔ مناسب تدبیر اور علاج بتائیے۔ (خریدار نمبر ۹۹۲)

(۲۳۱) میری اہلیہ جن کی عمر اس وقت بیالیس سال ہے عرصہ دو تین سال سے ایام کی بے قاعدگی اور سیلان الرحم میں مبتلا ہیں۔ ایام دس بارہ یوم تک اس طرح آتے ہیں کہ اول چار دن گزرتے ہوئے ہوتا ہے۔ پانچویں دن خشک ہوکر چھٹے دن پھر پہلے کی طرح چار دن تک تھوڑی تھوڑی مقدار میں آکر بند ہوجاتے ہیں۔ جوڑوں میں درد رہتا ہے۔ سر چکراتا ہے۔ پیر کے تلوے جلتے ہیں۔ کمر میں درد رہتا ہے۔ طبیعت ہر وقت سست رہتی ہے۔ مٹاپے کی زیادتی ہے۔ ہر وقت پیٹ بھرا رہتا ہے۔ انجکشن بھی لگوائے جن سے صرف اس قدر فائدہ ہوا کہ پیٹ میں جو گولے دوڑتے معلوم ہوتے تھے، دور ہوگئے۔ بے قاعدگی ایام اور دیگر تکالیف بدستور ہیں۔ (خریدار نمبر ۵۸۱، ۹۹۱۴)

(۲۳۲) مجھے ایک سال سے ریاح کی شکایت پیدا ہوگئی ہے۔ ریاح قلب پر پہنچ کر تکلیف دیتے ہیں۔ اس کے بعد فوراً ڈکار کا دورہ شروع ہوکر گرمی محسوس ہونے لگتی ہے اور اس وقت سونے کو جی چاہتا ہے۔ عموماً شام ہوتے ہی نیند کا غلبہ رہتا ہے۔ (خریدار نمبر ٦٥٦٠)

(۲۳۳) بناسپتی گھی کے استعمال سے صحت پر کیا اثر ہوتا ہے؟ انسان کے جسم کو گھی کی جو قدرتی ضرورت ہے اس کے استعمال سے کس حد تک پوری ہوجاتی ہے؟ آج کل گھی قابل اطمینان نہیں ملتا۔ اگر صرف بناسپتی گھی استعمال کیا جائے تو کیسا ہے؟ (چودھری محمد دین)

(۲۳۴) میرے لڑکے (عمر ۹ سال) کے کان ۵ سال سے بہتے ہیں۔ سفید پیپ بہت بدبودار خارج ہوتی ہے۔ متواتر علاج ہوتا رہا مگر بے سود۔ اطباء کرام سے مؤثر نسخے کی درخواست ہے۔ (خریدار نمبر ۹۵٦۹)

(۲۳۵) میری عمر ۳۱ سال ہے، اور وزن ۹۵ پونڈ ہے۔ جسم کے تمام عصب کمزور ہیں۔ اعضا شکنی رہتی ہے۔ صبح کا پیشاب لال اور گاڑھا ہوتا ہے۔ جسم میں جلن رہتی ہے۔ چہرے پر اور سر پر پھنسیاں نکلتی رہتی ہیں۔ کمر اور پیٹ میں درد رہتا ہے۔ پیشاب میں بھی جلن ہے۔ (خریدار نمبر ۹۳۰۴)

(۲۳٦) میری ۸ سالہ لڑکی چاند کے مہینے کی آخری تاریخوں میں بخار میں مبتلا ہوجاتی ہے۔ بخار بہت شدت کا چڑھتا ہے۔ ہوش و حواس قائم نہیں رہتے۔ تین چار دن میں بخار اترتا ہے۔ لڑکی کو رات کو نظر نہ آنے کی بھی شکایت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پیدائشی بیماری ہے۔ (ایک خریدار)

(۲۳۷) مریضہ کی عمر ۲۰ سال ہے، شادی ہوچکی ہے۔ ہفتے میں تین چار روز دوپہر کے بعد سے رات تک پانچ چھ دست ہوجاتے ہیں۔ ہتھیلیاں گرم رہتی ہیں اور خفیف سا بخار بھی رہتا ہے۔ جسم بالکل دبلا پتلا ہے۔ معجون سنگ دانہ مرغ اور مالتی بسنت کے علاوہ اور بہت سے یونانی اور ڈاکٹری علاج کیے۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب خاص توجہ فرمائیں۔ (۹۴۲۵)

(۲۳۸) میری عمر ۲۳ سال ہے۔ دس بارہ سال سے زکام دس پندرہ روز کے لئے ہر موسم میں ہوجاتا ہے۔ چھینکیں بہت آتی ہیں اور دماغ میں بخار سا محسوس ہوتا ہے۔ طبیعت بلغمی ہے۔ بغیر کھانسی کے سینے سے کچا بلغم خارج ہوتا رہتا ہے۔ اعصابی کمزوری کی بھی شکایت ہے۔ ہاضمہ اچھا ہے۔ (ایک ناظر)

(۲۳۹) میری عمر ۴٦ سال ہے۔ تیس سال سے ہاضمہ خراب ہوگیا ہے۔ دماغ کمزور ہے۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے چشمہ لگاتا ہے۔ عام صحت جسمانی بھی اچھی نہیں ہے۔ دانت تو نہایت خراب ہیں۔ مسانے بالکل نہیں۔ ۲۵ سال کی عمر میں شادی ہوئی۔ تیرہ بچوں میں سے پانچ زندہ ہیں۔ (ایک خریدار)

(۲۴۰) کیا پارے کی گولی ممسک ہے؟ اطباء کرام توجہ فرماکر جواب سے مطلع فرمائیں اور گولی بنانے کی ترکیب بھی لکھیں۔ (ایک خریدار)

نوٹ:- خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں۔ "مینیجر"

amdard-i Sehat " Delhi. همدرد صحت دهلی"

May 1940 **OUR TUBERCULOSIS NUMBER** مئی ۱۹۴۰

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease of their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopaedia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.

As in all our previous special issue, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit. Our readers are therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme

Pages Over ۵۰۰

Postage will be paid by addressee

BUSINESS REPLY CARD

Delhi G.P.O.
Permit No. 128

No postage stamp necessary if posted in India.
یہاں ٹکٹ لگانے کی ضرورت نہیں

منیجر - همدرد دواخانہ - دهلی

THE MANAGER,

Hamdard Dawakhana,

DELHI

Price
SPECIAL EDITION As. 12.
ORDINARY EDITION As. 8
POSTAGE ANNA ONE

Manager.
HAMDARD-I-SEHAT
DELHI.





روغن بے نظیر

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلئے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا [illegible] ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلئے بے نظیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ، خوشبودار ہے
مقوی دماغ اور [illegible] آنکھوں کیلئے [illegible] ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی



معجون مقوی رحم

یکسی [illegible] معجون کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں [illegible] سیلان الرحم [illegible]
سیلان [illegible] اور عورتوں کے اندرونی اعضا [illegible] کے [illegible] حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور [illegible] کو
قوت پہنچاتی ہے ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے اختناق الرحم، ہسٹریا کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدے سے
محروم نہیں رہنا چاہیے [illegible] استعمال ہمراہ ہے قیمت فی شیشی [illegible]

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

حفظِ صحت اور طب

کا ماہوار مصوّر رسالہ

ہمدردِ صحت

بیادگار

شہیدِ فنِ ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید دہلوی

بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

نگران

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مرتبہ

حکیم حافظ محمد سعید دہلوی

مقام اشاعت: ہمدرد منزل دہلی

قیمت سالانہ ایک روپیہ



شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا اور بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ اٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپان ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



معجون شباب آور رجسٹرڈ

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے

زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے

تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے

قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جلد (۹) | اگست سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر (۲)

فہرست مضامین

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر (برما وغیرہ سے) تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبداللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور حکیم حافظ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

ہمدرد صحت کی اشاعتِ خاص

"رُوحانی عِلاج"

بغیر دوا کے مرضوں کو دُور کرنے کے طریقے!

اس خاص نمبر کے ذریعے سے اُردو زبان میں پہلی بار تنویم اور نفسیاتی علاج پر تفصیل اور سنجیدگی سے بحث کی گئی ہے۔ اس کی فہرست مضامین کو دیکھنے سے آپ اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ نمبر بازاری معلومات کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ ایک خالص علمی طبّی اور ادبی کارنامہ ہے جس میں تمام متعلقہ چیزوں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس نمبر کے ذریعے سے جہاں اس بیگانگی کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ہندوستان کے معالجین اور روحانی علاج کے درمیان موجود تھی، وہاں روحانی علاج کے متعلق عوام کی بھی صحیح رہنمائی کی گئی ہے۔

تنویم اور نفسیاتی علاج کی تاریخ کی بحث، جو اس نمبر میں ہے، اس قدر جامع اور حاوی ہے کہ اس کی نظیر شاید کسی مشرقی زبان میں نہیں مل سکے گی۔ اس نمبر میں یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام اور ہندو دھرم میں روحانی علاج کے کیا کیا طریقے بتائے گئے ہیں۔ تنویم، اس کے مظاہر، توجہ اور خود توجہی تنویمی معالجات اور واقعات و مشاہدات وغیرہ اس کے مستقل بابوں کے نام ہیں۔ ایک باب میں روحانی علاج کے متعلق دلچسپ افسانے اور مزاحیہ مضمون ہیں۔ یہ نمبر علاج کرنے والوں کو ترقی کا ایک نیا راستہ دکھائے گا۔ ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کو اس کا مطالعہ بتا دے گا کہ مشکل مضامین کو کس طرح عام اور سلیس زبان میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ عوام اس خاص نمبر کے مطالعے سے روحانی علاج کی حقیقت معلوم کر لیں گے اور پھر کوئی شخص ان کو دھوکا نہیں دے سکے گا۔ فہرست مضامین دیکھیے اور پھر فیصلہ کیجیے کہ آیا آپ کی معلومات اس نمبر کے مطالعے کے بغیر مکمل ہیں؟ اگر نہیں ہیں تو کیا آپ آج ہی اس نمبر کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے؟

"روحانی علاج" کی اہمیت اور اس کی نوعیت کا اندازہ ان مضامین سے بھی کیا جا سکتا ہے جو اگست کے اس رسالے میں شائع ہو رہے ہیں اور جو آئندہ بھی وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہیں گے۔

اس نمبر کو حاصل کرنے کی ۲ صورتیں

(۱) اگر آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافے میں رکھکر ہم کو بھیج دیں گے تو نہ صرف یہ خاص نمبر آپ کے پاس پہنچ جائے گا بلکہ اگست ۱۹۴۰ء سے جون ۱۹۴۱ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپ کے پاس پہنچتے رہیں گے۔ جون ۱۹۴۱ء میں ہمدرد صحت کی گیارہ موضوعوں کی جلد کے آپ مالک ہوں گے اور حیرت کریں گے کہ صرف ایک روپے میں اتنا علمی اور ادبی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے۔

(۲) اگر آپ کو صرف رُوحانی علاج نمبر درکار ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ایک آنہ) لفافے میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجیے۔ چند ہی دن میں آپ کے پاس یہ حیرت انگیز نمبر پہنچ جائے گا۔

قیمت

اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲/) محصول ڈاک ایک آنہ

معمولی ایڈیشن آٹھ آنے (۸/) محصول ڈاک ایک آنہ

مینیجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

فہرست مضامین روحانی علاج نمبر

عکسی تصاویر: (۱) ڈاکٹر فریڈرک انٹن مسمر۔ (۲) پروفیسر سگمنڈ فرائڈ

دستی تصاویر: (۱ سے ۴ تک) ڈاکٹر ونسن کا طریقۂ تنویم (صفحہ ۸۱ و ۸۲)۔ (۵) ورزش کی ایک ہیئت (صفحہ ۸۶)۔ (۶) ورزش کی دوسری ہیئت (صفحہ ۸۷)

ضمیمہ اشاعت خاص "روحانی علاج"

تصوّف اور تنویم

از جناب مولوی سیّد سردار علی صاحب صابری ، دہلی

جناب مولوی سیّد سردار علی صاحب صابری کا یہ وہی مضمون ہے ، جس کو اسی مہینے میں تمام وکمال شائع کرنے کا وعدہ ہم نے جولائی کی اشاعت میں کیا تھا ۔ ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ یہ مفید اور پُر از معلومات مضمون اشاعت خاص میں شائع نہیں ہو سکا ۔ امید ہے کہ اسے نہایت دل چسپی سے پڑھا جائے گا ۔ روحانی علاج کے موضوع پر جو مضامین ہمارے پاس جمع ہیں ، انہیں ہم آئندہ اشاعتوں میں نذرِ ناظرین کرتے رہیں گے ۔ "ہمدردِ صحت"

موجودہ دورِ "عقلیت" میں جب کہ مادہ پرستی روشن خیالی ہے اور خدا پرستی دقیانوسی ذہنیت کا مظاہرہ ، بعض ناظرین "تصوّف اور تنویم" کی سرخی پر چونکیں گے کہ تنویم کے سائنٹی فک "آئینہ گرداں" دریوزہ گر ہو کر تصوّف کے خرقۂ پارینہ کو کیا نسبت لیکن جن لوگوں کی نظریں نئی روشنی کی چکا چوند سے خیرہ نہیں ہوئی ہیں اور جو مادیت کے ہزار در ہزار حجابوں کو چاک کر کے آج بھی نورِ مجرّد کے جلوے سے اپنے دلوں کو مستنیر کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ مذہب چند رسوم وعقائد کے مجموعے کا نام نہیں بلکہ یہ خدا کا بنایا ہوا وہ ہمہ گیر نظامِ زندگی بھی ہے جس کے دامن کی پہنائیاں آج بھی سائنس کی ہر ترقی کو چیلنج دے رہی ہیں ۔ "فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ" (الرحمٰن ۳۳) ہمارے عقیدے میں وہ مذہب ، مذہب ہی نہیں جو ترقی کی دوڑ میں سائنس سے پیچھے رہ جائے یا جس کے غیر محدود "اقطار" کو سائنس کی محدود ترقیاں تور سکیں ۔ نظرِ غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ صوفیائے اسلام ہی کے انکشافات ومعلومات تھے جن کی بنیاد پر مسمرازم اور ہپناٹزم کے ایوانات بلند تیار کیے گئے ۔ یہ وہ عمارتیں ہیں جن کا طرزِ تعمیر تو ضرور نیا ہے لیکن اُن کا بنیادی پتھر بھی پُرانا ہے اور تعمیر کا مسالہ بھی ۔

بکتاشی درویشوں کے خرمن سے ڈاکٹر مسمر کی خوشہ چینی

ہپناٹزم کا پیش رو مسمرازم ہے ۔ یورپ میں اس علم کو سب سے زیادہ ہنگری اور اس کے بعد آسٹریا میں فروغ ہوا ۔ مسمرازم کا داعی ڈاکٹر مسمر آسٹریا کے پایۂ تخت ویانا کا رہنے والا تھا ۔ ڈاکٹر مسمر کے "حیوانی مقناطیسیت" کا نظریہ آسٹریا ہنگری سے لے کر جب فرانس گیا تو وہاں پبلک اور حکومت دونوں کی جانب سے اس کی مخالفت اس قدر سخت ہوئی کہ وہ پیرس کو خیرباد کہہ دینے پر مجبور ہو گیا ۔ اس کے شاگرد جب مسمرازم کو لے کر جرمنی پہنچے تو انہیں زدوکوب کیا گیا ۔ کچھ عرصے بعد برطانیہ میں ڈاکٹر بریڈ نے مسمرازم میں چند اصلاحات کر کے جب اسے ہپناٹزم کے نام سے پبلک کے سامنے پیش کیا تو اس کی شدید مخالفت ہوئی اور اس کے شاگردوں کو سرکاری ملازمتوں سے خارج کیا گیا ۔

اب قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسمرازم کو اپنی تخلیق ونشوونما کے لیے آسٹریا ہنگری ہی میں میدان کیوں ملا اور جرمنی ، فرانس اور برطانیہ جیسے ترقی پذیر ملکوں میں اس کی مخالفت کیوں ہوئی ۔ حالاں کہ تقاضائے عقل تو یہ ہے کہ مسمرازم کے اصول کی تدوین آسٹریا ہنگری کے مقابلتاً پس ماندہ ملک کے بجائے برطانیہ ، فرانس اور جرمنی کے ان ممالک میں ہوتی جو ترقی کی دوڑ میں دنیا کے تمام ممالک سے آگے تھے اور جنہیں آج بھی سائنٹی فک ترقیوں کے اقانیمِ ثلاثہ کی حیثیت حاصل ہے ؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ یورپ میں ہنگری ہی وہ ملک ہے جسے ٹرکی کے مشہور بکتاشی صوفیوں نے یورپ میں اپنا سب سے بڑا مرکز بنایا تھا اور ڈاکٹر مسمر نے بکتاشیوں ہی کے خرمن سے خوشہ چینی کی تھی ۔ بکتاشی صوفیوں کے وہ زبردست روحانی اثرات تھے جنہوں نے مسمرازم کی نشوونما کے لیے آسٹریا ہنگری کی سرزمین کو موزوں ترین بنا دیا تھا ۔ ڈاکٹر مسمر جب بکتاشی فقرا کے کشکول سے مسمرازم کی بھیک مانگ کر فرانس لے گیا تو وہاں چوں کہ مسلمانوں کے اثرات نہ تھے اور مسمرازم کے اصول وقواعد پر اسلامی روحانیت غالب تھی ، اس لیے وہاں یا جرمنی اور برطانیہ میں اسے مقبولیت حاصل نہ ہو سکی ۔ امتدادِ زمانہ سے جب مسمرازم اور ہپناٹزم پر مادیت غالب آتی گئی تو مادہ پرستوں کی دُنیا اُسے قبول کرتی گئی ۔

بکتاشیوں کا زبردست روحانی اقتدار جس وقت سلطنتِ عثمانیہ کے بانی سلطان عثمان خاں اوّل نے اناطولیہ کی چھوٹی چھوٹی ترک ریاستوں کے بکھرے ہوئے اوراق کی شیرازہ بندی شروع کی، اُس کی سیاسی اور فوجی تحریک کے دوش بدوش بکتاشی درویشوں کی مذہبی تحریک بھی فروغ پا رہی تھی۔ یہ لوگ قلندر مشرب تھے اور راہبانہ حالت میں اذکار و اشغال کو تصوّف کا ماحصل سمجھتے تھے۔ کثرتِ اشغال سے بکتاشیوں کی روحانی قوت چوں کہ بڑھی ہوئی تھی، اس لیے ان کی جانب رجوعِ خلائق زیادہ تھا۔ سلطان عثمان خاں اپنے ابتدائی دورِ عروج میں بکتاشی فقراء کے اثرات سے فائدہ اٹھانے کے لیے ان کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو گیا اور اپنی تمام فتوحات کو بکتاشیوں کے وظائف اور نقوش کا نتیجہ سمجھتا تھا۔ سلطان ارخان کے زمانے میں بکتاشیوں کے عروج کا نیا دور شروع ہوا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ سلطان مذکور کے عہد میں بہت سے نوعمر عیسائی لڑکے ایک جنگ میں گرفتار کر کے بروصہ بھیجے گئے۔ جنہیں سلطان مذکور نے اپنے بکتاشی مرشد کے حضور میں پیش کیا۔ شیخ نے ان لڑکوں کو نعمتِ اسلام سے مشرف کر کے سلطان کو حکم دیا کہ اُنہیں فرزندانِ شاہی قرار دے کر خالص فوجی تربیت دی جائے۔ اس کے بعد بکتاشی شیخ نے نومسلم لڑکوں کو اپنی آستین پھاڑ کر بطور تبرک دی اور ان کے لیے دعا کی کہ وہ اسلام پر ثابت قدم رہیں! جہاد کو زندگی کا سب سے بڑا نصب العین سمجھیں اور ہر جنگ میں فتح یاب ہوں۔ ان لڑکوں کے لیے محلِ شاہی کے قریب علیحدہ بارکیں بنوائی گئیں۔ اُنہیں شاہزادوں کے تمام حقوق حاصل تھے اور چوں کہ اسیری کے مصائب برداشت کرنے کے بعد انہیں یہ عیش و آرام محض بکتاشی شیخ کی مہربانی کے طفیل میں نصیب ہوا تھا، اس لیے قدرتی طور پر شیخ اور اُس کے جانشینوں کے بندۂ عقیدت تھے۔ رفتہ رفتہ نومسلموں کی تعداد بڑھتی گئی اور جو نوعمر لڑکے لڑائیوں میں گرفتار ہو کر آتے تھے، انہیں اسی جماعت میں شامل کر دیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ترکوں کی وہ مشہور "ینی چری" فوج تیار ہو گئی جس کی ہیبتِ شمشیر سے یورپ صدیوں بید لرزاں کی طرح کانپا ہے۔ اس نومسلم فوج کا پرچم کیا تھا؟ وہی بکتاشی شیخ کی عطا کردہ آستین! بکتاشی صوفیوں کے مرید یہی وہ "ینی چری" مجاہد تھے جو یونان، سردیا، بلغاریہ، البانیہ اور ہنگری کو پامال کرتے ہوئے ویانا کے دروازے تک پہنچے۔ یہ لوگ اپنے بازوؤں پر بکتاشی درویشوں کے عطا کردہ تعویذ باندھتے تھے اور انہیں یقین تھا کہ دشمنوں کے ہتھیار اُن پر اثر نہیں کریں گے۔ بیماری میں علاج کے بجائے درویشوں سے پانی دم کرا کے پیتے تھے اور جنگ کے وقت اپنے شیخ کا نعرہ لگا کر اس سے مدد طلب کرتے تھے۔

رفتہ رفتہ ینی چریوں کو اس قدر عروج حاصل ہوا کہ سلاطین کا عزل و نصب ان کے ہاتھ میں آ گیا۔ تقریباً ڈیڑھ سو برس تک یہ لوگ بادشاہوں کو اپنی مرضی کے مطابق تخت نشین اور معزول و قتل کرتے رہے۔ سلطنتِ عثمانیہ میں سلطان کے بعد سب سے بڑا درجہ وزیر اعظم کا تھا اور وہ سلسلۂ بکتاشیہ کے ان نومسلم مریدوں کی رائے سے مقرر کیا جاتا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس زمانے میں بکتاشیوں کے اثرات ملک پر کس قدر مسلط ہوں گے۔ سلطنتِ عثمانیہ کے آخری دور میں ینی چریوں کی ناقابلِ برداشت سرکشی سے مجبور ہو کر انہیں بہت بیدردی سے تہ تیغ کیا گیا۔ ملک کو ان کے عذاب اور آئے دن کی بغاوتوں سے بظاہر نجات ضرور مل گئی مگر بکتاشی ینی چریوں کے ختم ہونے سے سلطنتِ عثمانیہ کی فوجی عظمت بھی ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئی۔

جنوب مشرقی یورپ فتح کرنے کے بعد ترک سب سے زیادہ ہنگری میں آباد ہوئے تھے اور اس ملک پر اُنہوں نے عرصۂ دراز تک حکومت بھی کی ہے۔ ہنگری کے نوآباد کار ترک باشندوں کی عظیم الشان اکثریت چوں کہ بکتاشیوں کے زیرِ اثر تھی، اس لیے تعویذات و نقوش اور اشغال و اذکار کا رواج وہاں زیادہ بڑھا۔ بوڈاپسٹ میں حضرت باباگلشن بکتاشی رح کا مزار آج بھی مرجعِ خلائق ہے، جہاں صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ عیسائی بھی مرادیں مانگنے کے لیے کثرت سے جاتے ہیں۔ ان بزرگ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ مریضوں پر ہاتھ پھیر کر ان کے مرض کو دور کر دیتے تھے۔ ان کے مزار کے قریب ایک چھوٹا سا چشمہ ہے، جس کے پانی کو رفعِ امراض کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے اور عام روایات کے مطابق باباگلشن بکتاشی کے موجودہ سجادہ نشین میں بھی سلبِ امراض کی زبردست طاقت ہے۔

ہنگری سے ترکوں کی زبردست سلطنت مٹ گئی۔ لیکن بکتاشیوں کے ذریعے سے صوفیائے اسلام کی عظمت کے جو گہرے نقوش وہاں مرتسم ہوئے تھے وہ نہ مٹ سکے۔ بلکہ ترکوں کی فوجی اسپرٹ اور عملی قوت ختم ہو جانے کے بعد اوراد و وظائف اور نقوش و اعمال کا چسکا

کچھ بڑھ ہی گیا۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ کے تمام ممالک سے زیادہ ہنگری میں تعویذ و عملیات کا رواج ہے (مسلمانوں ہی میں نہیں، بلکہ عیسائیوں میں بھی) اور مسمرازم و ہپناٹزم کی نشو و نما کے لیے سب سے زیادہ زرخیز زمین ہنگری کی ثابت ہوئی۔

ڈاکٹر مسمر کے بکتاشی معاصر اٹھارویں صدی کے وسط میں حاجی قندش بکتاشی (Hadju Kondusch) ہنگری کے مشہور ترین صاحبِ کرامات بزرگ تھے۔ ان کی خانقاہ ہنگری کے قصبہ "ناغی کنیزسا" (Naghy Kanizsa) میں تھی اور بوسینیا وغیرہ کے ہزاروں مسلمانوں کے علاوہ بہت سے عیسائی بھی ان کے مرید تھے۔ سلطنت ہنگری کے فوجی سپاہیوں کو ان سے عقیدت ہوگئی تھی اور یہی چیز فوج میں حاجی صاحب کے روز افزوں اثر سے بدگمان ہوکر حکومت نے انہیں دو سال کے لیے نظر بند بھی کر دیا تھا۔ فوجیوں کے حلقۂ ارادت میں داخل ہونے کی وجہ ان کا یہ اعتقاد تھا کہ حاجی قندش کا عطا کردہ تعویذ بازو پر باندھ لینے سے بندوق کی گولی اثر نہیں کرتی اور حاجی صاحب تلواروں، سنگینوں اور بندوق کی گولیوں کے گہرے زخموں کو صرف ہاتھ پھیر کر اور اپنا لعاب دہن لگا کر اچھا کر دیتے ہیں۔ مشہور مستشرق ڈاکٹر زویمر نے حاجی قندش کے حالات قلم بند کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب ان کے سامنے کوئی مریض لایا جاتا تھا تو وہ چند دعائیں پڑھ کر اس پر دم کر دیتے تھے اور اسے چت لٹا کر دونوں ہاتھ اس پر پھیرتے تھے۔ لوگوں کے بیانات کے مطابق اس طرح مریض کو صحت ہو جاتی تھی۔ حاجی صاحب کے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ جس شخص کی طرف گھور کر دیکھتے تھے وہ بے ہوش ہو جاتا تھا، اس لیے حاجی صاحب اکثر اپنے چہرے پر نقاب ڈالے رہتے تھے۔

افسوس ہے کہ ہمیں حاجی قندش بکتاشی کا سنہ وفات دستیاب نہ ہو سکا۔ ڈاکٹر مسمر کی شہرت کا آغاز اٹھارویں صدی کے آخری حصے میں ہوا۔ ایسی حالت میں جب کہ حاجی صاحب کے واقعات سے ثابت ہے کہ وہ لوگوں کو دیکھ کر بے ہوش اور مریضوں پر دونوں ہاتھ پھیر کر انہیں صحت یاب کر دیتے تھے، (یہی دو مسمرازم کے بنیادی اصول ہیں) تو کیا ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے میں حق بجانب قرار نہیں دیے جا سکتے کہ ڈاکٹر مسمر نے "حیوانی مقناطیسیت" کا نظریہ اور مریض پر دونوں ہاتھ پھیر کر اسے مرض سے نجات دلانے کا طریقہ (مسمرک پاسز) براہِ راست حضرت حاجی قندش بکتاشی سے اُن کے آخری حصۂ عمر میں یا اُن کے کسی جانشین سے سیکھا تھا؟

ڈاکٹر مسمر کے متعلق مشہور ہے کہ وہ مشرقی طرز کی ڈھیلی ڈھالی پوشاک پہنتا تھا اور دعاؤں کا بھی قائل تھا۔ کیا ہمارا یہ سمجھنا غلط ہوگا کہ جس طرح بہت سے عیسائی بکتاشی سلسلے میں مرید تھے اُسی طرح ڈاکٹر مسمر کو بھی حضرت حاجی قندش سے یا اُن کے کسی خلیفہ سے ارادت تھی اور اپنے مشائخ کے اتباع میں "مشرقی طرز کی ڈھیلی ڈھالی رنگین" پوشاک بھی پہنتا تھا اور وظائف بھی پڑھتا تھا۔

تصوف اور تنویم میں فرق اوپر کی سطروں سے یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ مسمرازم کا اصل بانی اگر حضرت حاجی قندش بکتاشی کو تسلیم کیا جائے تب بھی یہ زمانۂ حال ہی کی "پیداوار" ثابت ہوا۔ بلکہ حضرت حاجی قندش اور ان سے بہت پہلے زمانے کے ہنگیرین بزرگ حضرت بابا گلشن بکتاشی بھی دراصل تصوف کے اُسی باغ مصطفویؐ کے ادنیٰ خوشہ چیں تھے جس کی داغ بیل مولائے کائنات امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ڈالی اور جس کی روشیں قافلہ سالارِ علم سرمدی حضرت خواجہ حسن بصری رضؓ نے درست کیں، جس کی آبیاری سید الطائفہ حضرت خواجہ جنید بغدادیؒ اور حضرت ابوبکر شبلیؒ نے کی اور جو غوث الثقلین محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضؓ، سلطان الہند غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجریؒ، حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی بخاری رضؓ اور حضرت شیخ ابو النجیب عبدالقاہر سہروردیؒ کے ہاتھوں پروان چڑھا۔ میں بحرِ تصوف کا غواص نہیں جو مجھے اُس کے دامن میں چھپے ہوئے خزائن کا پورا علم ہو۔ ہاں، تصوف کا بھی تھوڑا سا مطالعہ کیا ہے اور تنویم پر بھی چند کتابیں پڑھی ہیں، ان ہی قلیل معلومات کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ مسمرازم ہو یا ہپناٹزم، ان کے اصول و قواعد وہی ہیں جو صوفیائے کرام نے صدیوں پہلے زیادہ وش اسلوبی اور شانِ کمال کے ساتھ مرتب کیے تھے۔ تنویم کے دامن میں کوئی نئی چیز نہیں۔ یہ صوفیوں ہی کے ابتدائی اشغال کا دھویا ہوا خاکہ ہے فرق اگر کچھ ہے تو یہ کہ تصوف کامل ہے اور تنویم ناقص۔ تصوف نور ہے اور تنویم نار۔ تصوف میں کمال حاصل ہوتا ہے اپنی شخصیت کو فنا کر کے اور تنویم میں کمال حاصل ہوتا ہے اپنی شخصیت کو قائم کر کے۔ دوسرے الفاظ میں دونوں کا خلاصہ یوں سمجھ لیجیے کہ تصوف "فنائے شخصیت" اور تنویم "بقائے شخصیت"۔ یہی وجہ ہے کہ دبستانِ تصوف کے ایک مبتدی کو جس نے ابتدائی اشغال کر لیے ہوں، دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا ماہر تنویم بھی

جا بجو ش نہیں کر سکتا۔ یہ روحانیت کا ایک چیلنج ہے مادیت کے لیے جس کی آزمائش ہر وقت کی جا سکتی ہے۔

تنویم کے بنیادی اصُول لیکن محض زبانی دعوے سے تو کچھ نہیں ہوتا ہمیں اپنے اس دعوے کو صداقت کی کسوٹی پر پرکھنے کے لیے کہ تنویم سکے دامن میں کوئی نئی چیز نہیں، مسمرازم اور ہپناٹزم کے بنیادی اصولوں پر نظر ڈالنی پڑے گی اور جہاں تک میں غور کر سکا ہوں وہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) انسان کے جسم سے ایک خاص قسم کی مقناطیسی قوت خارج ہوتی ہے جس سے دوسروں کو متاثر کیا جا سکتا ہے۔ (مسمرازم)

(۲) انسان کا ایک تحت الشعوری نفس (سب کانشس مائنڈ) ہے جو ہر وقت سرگرم عمل رہتا ہو۔ آن واحد میں زمین سے آسمان تک پہنچتا ہو جن باتوں کی یاد عام دماغ بھول جائے وہ اس پر تمام عمر مرتسم رہتی ہیں۔

(۳) تنویم پر کامیابی حاصل کرنے کے لیے دماغ کو غیر ضروری خیالات اور انتشار سے بچا کر یکسو رکھنا ضروری ہے۔

(۴) یکسوئی دماغ کی مدد سے عامل اپنے دماغ کو کسی ایک مقصد کی جانب مرکوز کر کے خود اپنے اوپر تنویمی کیفیت طاری کر سکے اور اس تنویمی حالت میں تحت الشعوری نفس کو اپنے کسی مرض یا اخلاقی کمزوری کے ازالے یا حصول مقصد کے لیے متحرک کر سکے۔ (آٹو سجشن)

(۵) عامل کو قوتِ ارادی بڑھانے کی ضرورت ہے۔

(۶) عامل میں اتنی طاقت ہو کہ قوتِ ارادی کی مدد سے دوسرے لوگوں پر تنویمی کیفیت طاری کر کے ان کے تحت الشعوری نفس پر پورا قابو حاصل کر لے اور انہیں اپنے احکام کی اطاعت پر مجبور کر سکے۔ (سجشن)

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ تصوف میں یہ باتیں کس طرح بدرجۂ اتم موجود ہیں۔

ڈاکٹر مسمر کی حیوانی مقناطیسیت ڈاکٹر مسمر نے مسمرازم کی بنیاد اس اصول پر رکھی تھی کہ انسان کے جسم سے ایک خاص مقناطیسی قوت خارج ہوتی ہے۔ جس سے دوسروں کو دیکھ کر یا اُن کے جسم کو مس کر کے متاثر کیا جا سکتا ہے اور اس قوت کا نام ڈاکٹر مذکور نے "حیوانی مقناطیسیت" (Animal Magnetism) رکھا تھا۔ ہپناٹزم کے مجدد اعظم ڈاکٹر بریڈ نے اگرچہ اس نظریے کی تردید کر کے حیوانی مقناطیسیت کی جگہ "توجہ" یا سجشن کو عطا کی ہے۔ لیکن بعض مفکرین کے خیال میں ڈاکٹر مسمر کے "نظریۂ مقناطیسیت" کی تردید آسان نہیں۔ تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ خداوند کریم نے بعض حیوانات کو (جن میں انسان بھی شامل ہے) ایسی مقناطیسی کشش عطا کی ہے جس کے ذریعے سے کمزور قوی کو متاثر کر دیتا ہے۔ گھروں میں آئے دن کا مشاہدہ ہو کہ اگر بلی کی نظروں سے چوہے کی نظریں مل جائیں تو اس میں بھاگنے کی طاقت نہیں رہتی اور وہ بالکل بے حس و حرکت ہو کر رہ جاتا ہے۔ بھیڑیئے اور بندروں کے متعلق بھی یہی مشہور ہے۔ خود میں نے دیوان گنج (ریاست بھوپال) کے جنگل میں دن کے وقت بہت قریب سے بکری کو شیر کی مقناطیسی قوت سے متاثر ہوتے دیکھا ہے۔ دور سے شیر کی آواز سن کر جنگل میں ایک بکری چوکنی ہو کر بھاگی۔ آن واحد میں شیر پیچھے سے قریب آ گیا۔ بکری نے اسے پلٹ کر دیکھا۔ دونوں کی نگاہیں لڑیں۔ باوجودیکہ شیر اب بھی اس سے کئی گز دور کھڑا تھا اور نیچے دامن کوہ میں ایسے متعدد غار تھے جن میں بکری بھاگ کر چھپ سکتی تھی، لیکن بکری کا یہ حال تھا کہ اس کی نظریں شیر کی جانب اٹھی ہوئی بالکل بے حس و حرکت کھڑی تھی، چند سکنڈ کے بعد شیر نے اسے دبوچ لیا۔ یہ "حیوانی مقناطیسیت" کا کرشمہ نہیں تو اور کیا ہے؟ ہمیں اپنی زندگی میں ایسے لوگوں سے کبھی کبھی واسطہ پڑ جاتا ہے جن کی صورت دیکھ کر ہم مقناطیسی کشش سے متاثر ہو جاتے ہیں اور ہمارے لیے ان کی کسی بات سے انکار کرنا آسان نہیں ہوتا۔

تصوف بھی ڈاکٹر مسمر کے اس خیال کی تائید کرتا ہے کہ انسان کے جسم سے ایک خاص قسم کی مقناطیسی قوت خارج ہوتی ہے جس سے دوسروں کو متاثر کیا جا سکتا ہے۔ اگر اس قوت کا ظہور ضرر پہنچانے کے لیے ہو تو "نظر لگانا" یا خطرۂ شیطانی ہے اور اگر خیر کے لیے ہو تو اس کا نام فیضِ رحمانی ہے۔ صحیح مسلم میں روایت ہو کہ فرمایا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نظر لگنا ٹھیک ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر ہی غالب ہوتی۔ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خوبصورت بچے کو دیکھ کر اشارہ فرمایا کہ اس کی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگا دو تاکہ اس کو نظر نہ لگے۔ ترمذی شریف سے ثابت ہو کہ کالا ٹیکا نظر بد سے حفاظت کرتا ہے۔

پہلے احادیث میں نظر بد کا ذکر سن کر بعض تعلیم یافتہ اشخاص زیر لب مسکراتے ہوں گے۔ لیکن اب اس کی تائید میں ڈاکٹر مسمر کا فلسفہ مقناطیسیت موجود ہے کہ مسمرازم کے بانی ڈاکٹر مسمر نے بزرگان اسلام کی تعلیمات سے یہ نظریہ اخذ کیا۔

ہم اوپر بتا چکے ہیں کہ مقناطیسی قوت کا ظہور جب بہ نظر خیر ہو تو اس کا نام "فیض" ہے۔ صوفیائے کرام کے خیال میں مرشدان طریقت ہوتے جن کی قوت باطنی بڑھی ہوئی ہو، مریدوں کو فیض پہنچاتا ہے۔ یعنی مرشد اس پوشیدہ مقناطیسی قوت سے مرید کے قلب کو متاثر کر کے اسے خدا پرستی کی جانب مائل کر سکتا ہے۔ یہ فیض عموماً قلب پر صادر ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی دماغ پر۔ اہل قبور سے بھی روحانی فیض حاصل کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مسمر کے طریقے میں "مقناطیسی قوت" کے انتقال یا حصول فیض کا طریقہ یہ ہے کہ عامل اپنے معمول کے کسی عضو بالعموم پیشانی پر نظر جما کر یہ تصور کرتا ہے۔ اس کی مقناطیسی قوت معمول کے جسم میں منتقل ہو رہی ہے اور معمول یہ خیال کرتا ہے کہ وہ اپنے عامل کی مقناطیسی قوت سے متاثر ہو۔ باہر صوفیوں میں حصول فیض کا طریقہ یہ ہے کہ مرید اپنے مرشد کے روبرو آنکھیں بند کر کے مودب بیٹھ جاتا ہے۔ مرشد یہ خیال کرتا ہے کہ فیض میرے قلب سے نکل کر مرید کے قلب میں داخل ہو رہا ہے اور مرید اپنے مرشد سے حصول فیض کا تصور کرتا ہے۔

مسمرازم کی "حیوانی مقناطیسیت" اور ہپناٹزم کی "توجہ" کی اثر پذیری کے لیے معمول کی رضامندی شرط اولین ہے۔ اگر معمول اپنے عامل کی اثر اندازی قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہو تو "مقناطیسیت" یا "توجہ" کی کامیابی غیر ممکن ہے۔ اسی طرح تصوف میں بھی طالب علم کے لیے "ارادت در ابطہ" شرط ہے۔ ڈاکٹر مسمر کے طریقے میں اگر محض نظر کے ذریعے سے معمول کو مقناطیسی قوت سے متاثر نہ کیا جا سکے تو عامل اس کے دونوں انگوٹھوں کو پکڑ کر اپنی قوت اس تک پہنچاتا ہے۔ اب ہمیں بتایا جائے کہ اس میں اور صوفیائے اسلام کے طریقہ بیعت میں کیا خاص فرق ہے؟ مادی مسمرازم میں معمول اپنے ہاتھوں کے انگوٹھے عامل کی مٹھیوں میں دے کر یہ سوچتا ہے کہ عامل کی مقناطیسی قوت مجھے متاثر کر رہی ہے۔ لیکن روحانی تصوف کا طالب اپنے ہاتھ مرشد کے ہاتھوں میں دے کر یہ تصور کرتا ہے کہ میرے ہاتھ اسوقت مرشد کے واسطے سے محمد الرسول اللہ صلعم کے دست مبارک میں ہیں، میرے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ ہے اور مرشد کے واسطے اور وسیلے سے فیض رحمانی مجھ تک پہنچتا ہے۔

مقناطیسی قوت کی شکل و مراکز میں نے جو اوپر بیان کیا ہے کہ تصوف مکمل ہے اور تنویم ناقص، اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ مسمرازم نہ تو یہ بتاتا ہے کہ اس باطنی قوت کی شکل کیسی ہے اور نہ یہ بتاتا ہے کہ جسم میں ان کا مرکز کہاں ہے۔ لیکن تصوف میں یہ سب کچھ پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔

یہ طاقت خواہ شر کے لیے ہو خواہ خیر کے لیے بشکل نور ہوتی ہے اور بہ لحاظ مراکز اس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ اگر نور بے اتصال اور دھویں والی آگ کے رنگ کا ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ قوت شر شیطانی سے تعلق رکھتی ہے۔ اور جو نور مسلسل اور سفید، سرخ، نیلگوں، زرد، سبز اور سیاہ رنگ کا ہو وہ فیض رحمانی سے تعلق رکھتا ہے۔

صوفیائے کرام نے فیض رحمانی کے نور کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے یعنی نور ناسوت (رنگ زرد) نور ملکوت (رنگ سرخ) نور جبروت (رنگ سبز) اور نور لاہوت (رنگ سیاہ)۔ اور جسم انسانی میں "لطائف" کے نام سے اس کے حسب ذیل چھ مراکز قرار دیے ہیں:

نمبر شمار	نام لطیفہ یا مرکز	مقام	رنگ نور	نمبر شمار	نام لطیفہ یا مرکز	مقام	رنگ نور
۱	قلب	زیر پستان چپ	سرخ	۴	نفس	زیر ناف	زرد
۲	روح	زیر پستان راست	سفید	۵	خفی	پیشانی	نیلگوں
۳	سری	وسط سینہ	سبز	٦	اخفےٰ	ام الدماغ	سیاہ

صوفیائے سابقین نے باطنی قوت کے صرف دو مراکز یعنی قلب اور روح قرار دیے تھے اور بعض بزرگوں نے لطیفہ سری کا بھی ذکر کیا تھا۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے لطائف یا مراکز قوت کی موجودہ تقسیم مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی قائم کردہ ہے اور آپ ایک فارسی مکتوب میں ان مقامات کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یہ لطائف انسانی عالمِ امر سے ہیں۔ان کا مکان فوق العرش ہے جسے لامکان کہتے ہیں اور عالمِ ارواح بھی۔حق تعالیٰ نے کمال قدرت سے اپنے اِن لطائف کو بدن انسانی سے تعشق اور تعلق دے کر وہاں سے نیچے اتارا اور ہر ایک کو انسان کے بدن میں ایک خاص جگہ جو اس کے لیے مناسب تھی عطا فرمائی۔قلب کو سینے میں بائیں طرف زیرِ پستان جگہ دی ہے، اور روح کو جو قلب سے زیادہ لطیف ہے، اُس کے مقابل دائیں جانب۔اخفیٰ کہ لطیف اور احسن لطائف ہے، درمیان حقیقی سینے کے۔سِرّ کو درمیان قلب اور اخفیٰ کے۔اور ولایت اس میں سے ہر ایک لطیفے کی زیرِ قدم ایک اولوالعزم پیغمبر کے ہے چنانچہ قلب کی ولایت حضرت آدم علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے، روح کی ولایت حضرت ابراہیمؑ کے زیرِ قدم، سِرّ کی کی ولایت حضرت موسیٰؑ کے زیرِ قدم، خفی کی ولایت حضرت عیسیٰؑ کے زیرِ قدم اور اخفیٰ کی ولایت حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیرِ قدم ہے۔"

ہر مرکزِ قوت یا لطیفے کا ایک خاص فعل ہے اور اسے متحرک کرنے کا ایک خاص طریقہ، جسے میں بخیالِ طوالت نظرانداز کرتا ہوں۔جسمِ انسانی میں مراکزِ قوت کی یہ وہ حیرت انگیز تقسیم ہے جس کا پتہ نہ تو حکمائے یونان کے فلسفے سے چلتا ہے اور نہ مسمرزم اور ہپناٹزم کے اصول سے شاید اس حقیقت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حضرت مولانا رومؒ ارشاد فرماتے ہیں ؎

چند درچند حکمت یونانیاں　　　حکمت ایمانیاں را ہم بخواں

رابطہ　مسمرزم اور ہپناٹزم دونوں میں عامل کی اثراندازی قبول کرنے کے لیے معمول کی رضامندی ناگزیر سمجھی جاتی ہے اور اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ عامل اپنے اخلاقِ حسنہ اور پسندیدہ طرزِ گفتگو سے پہلے معمول کے دل پر اپنی عظمت کا گہرا نقش بٹھا دے۔اس کے بعد اسے منوم کرنے کی کوشش کرے۔یہ نکتہ بھی صوفیوں سے اخذ کیا گیا ہے۔اور اصطلاحِ تصوف میں مرشد سے طالب کی اس عقیدت کا نام "رابطہ" ہے۔اور مبتدیوں کے لیے سب سے زیادہ اسی چیز پر زور دیا جاتا ہے۔صوفیوں میں شیخ کی اطاعت اور عزت شرطِ اوّلین ہے۔جب تک یہ بات حاصل نہ ہو، طالب اپنے مقصد کو نہیں پہنچتا۔مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس اللہ سرہٗ العزیز اپنے رسالے "مبدء و معاد" میں فرماتے ہیں:-

"مرشد کے حقوق تمام اہلِ حقوق سے بالاتر ہیں۔بلکہ دوسروں کے حقوق کو مرشد کے حقوق سے کوئی نسبت ہی نہیں انعامات حضرت حق سبحانہ اور احسانات نبی کریمؐ کے بعد مرشد ہی کے حقوق ہیں۔بلکہ مرشدِ حقیقی عین رسول ہے پیدائش ظاہری اگرچہ والدین سے ہے، مگر پیدائشِ باطنی پیر سے متعلق ہے۔پیدائش ظاہری کی زندگی چند روزہ ہے مگر پیدائشِ باطنی کو حیاتِ ابدی حاصل ہے ——— پس مرید کو اپنی سعادت پیر کی قبولیت میں جاننا چاہیئے اور اپنی شقاوت اُس کے ردّ میں۔"

حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ دوسری جگہ اپنے مکتوبات میں پوری تفصیل کے ساتھ یہ بتاتے ہوئے کہ مرید کو کس طرح اپنے مرشد کا احترام مدِنظر رکھنا چاہیئے۔فرماتے ہیں:-

"پیر سے جو حرکت بھی سرزد ہو مُرید اُسے عین صواب سمجھے اگرچہ وہ بظاہر صواب نہ معلوم ہوتی ہو۔پیر جو کچھ کرتا ہے، الہام اور حکمِ خدا سے کرتا ہے۔لہٰذا اعتراض کی گنجائش نہیں۔مرشد کی حرکات و سکنات میں اعتراض کو جگہ نہ دے۔چاہے وہ اعتراض رائی کے دانے کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔اعتراض کا نتیجہ سوائے حرمان کے کچھ نہیں اور تمام دنیا میں سب سے زیادہ بدنصیب وہ شخص ہے جو اپنے مرشد کی عیب جوئی کرے۔"

ایک بزرگ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ اپنے مرشد سے کس طرح ملتے تھے، جواب دیا۔"جس طرح بندہ خدا سے ملتا ہے۔"

سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ کے مشہور بزرگ حضرت سید میراں بھیک چشتی (وصال ۱۱۱۳ھ ٹھسکہ شریف) فرماتے ہیں:-

ہم رنے بیچ چورپے سا تھا — گُر رنے جان بچائی تا تھا
(ہواس خمسہ) — (مرشد)
ہم رنے اپنا آپ چھپایا — گُر رنے پرگھٹ کر دکھلایا

ایسے گُر پر تن من واروں — رام تجوں پر گُر نہ بساروں

مرشد کے ساتھ یہ رابطہ قائم کرنے کے لیے مرید کو سب سے پہلے اور سب سے زیادہ تصورِ شیخ کی مشق کرائی جاتی ہے۔ اس میں دو فائدے ہیں ایک تو یہ کہ مرید کے دل میں اپنے شیخ کی عقیدت اور محبت بڑھتی ہے اور دوسرے یہ کہ اُسے ماہرینِ تنویم کی اصطلاح میں "یکسوئی دماغ" (Concentration of Mind) اور اہلِ تصوف کی اصطلاح میں یکسوئی قلب یا فنائے قلب حاصل ہوتی ہے۔ تصورِ شیخ کے طریقے بھی مختلف ہیں۔ بعض مشائخ اپنے مریدوں کو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ ہماری صورت کو ہر وقت اپنے سامنے خیال میں جمائے رکھو۔ بعض کہتے ہیں کہ اپنی صورت کو ہماری صورت خیال کرو۔ بعض کی تعلیم ہے کہ مرید اپنے شیخ کی صورت دل کے اندر متصور کرے اور بعض کی رائے میں دونوں ابروؤں کو درمیان۔ بہرحال تصورِ شیخ خواہ کسی طریقے پر بھی کیا جائے اصولی طور پر کسی خاندان کے صوفی کو بھی اس سے انکار نہیں۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ ارشاد فرماتے ہیں، "فقیر کے نزدیک سب رابطوں سے رابطۂ شیخ افضل ہے۔" دورِ آخر کے مشہور بزرگ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی قدس اللہ سرہٗ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ "میرے مرشد کی وفات کو بہت زمانہ گزر چکا ہے۔ مجھے اب اُن کی شکل بھی یاد نہیں رہی۔ پھر ان کا تصور کس طرح کروں۔" آپ نے جواب دیا" اگر شکل کا تصور ممکن نہ ہو تو علماً ہی تصور سہی۔ اس سے مقصد حاصل ہو جائے گا۔" یعنے مرید صرف اتنا تصور کرے کہ مرشد میرے دل کے اندر رونق افروز ہے۔

حضرت خواجہ سلیمان تونسوی قدس اللہ سرہٗ کے خلیفہ اعظم حضرت مولانا شمس الدین سیالوی جو دو صال ۲۴ صفر ۱۳۰۰ھ سیال شریف پنجاب) بہت بڑے عالم حدیث اور متبع شریعت تھے۔ لیکن تصورِ شیخ کے عقیدے میں اُنہیں کس قدر غلو تھا، اس کا اندازہ اس واقعے سے کیا جا سکتا ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے آپ سے تصورِ شیخ کی کیفیت نماز کی حالت میں دریافت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا" جائز ہے کہ صورت شیخ پیشِ امام تصور کر کے سجدہ کرے۔"

سطورِ بالا سے اندازہ کیجیے کہ تنویم کے مقابلے میں تصوف کس قدر مکمل ہے۔ ماہرِ تنویم تو صرف یہی کہتا ہے کہ عامل اثر اندازی سے پہلے معمول کے دل میں کسی نہ کسی طرح اپنی عقیدت پیدا کر دے اور ظاہر ہے کہ اگر وہ عقیدت پیدا نہ کر سکے یا اس کی غیر مطبوع حرکت سے معمول بدگمان ہو جائے تو اس پر عملِ تنویم ہرگز کامیاب نہ ہوگا۔ لیکن صوفی تو مرید کی پوری زندگی ہی مرشد کے رنگ میں رنگ دیتا ہے۔ لہٰذا اس کا تیر کبھی خطا نہیں ہوتا۔

قوتِ باطنی کو دوسرے میں منتقل کرنا باطنی قوت یا تصوف کی اصطلاح میں "فیض" کو اپنی ذات سے دوسرے کی ذات میں منتقل کرنا زمانۂ مابعد کے صوفیوں کی ایجاد نہیں، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ثابت ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ آن حضرت روحی فداہٗ نے حضرت ابوہریرہ رضؓ سے ارشاد فرمایا" اے ابوہریرہ تو اپنی چادر بچھا دے" حضرت ابوہریرہ رضؓ نے ارشادِ نبویؐ کی تعمیل میں چادر بچھا دی۔ حضورؐ نے تین مرتبہ تین لب اپنے سینۂ اقدس کی طرف سے بھر بھر کر اس چادر پر ڈالے اور ارشاد فرمایا۔ "اے ابوہریرہ اسے باندھ لے۔" پس اُنہوں نے اس چادر کو باندھ لیا۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں "اُس دن سے میں کوئی بات نہ بھولا۔ جو کچھ سُنا مجھے یاد رہا۔"

۲۔ تحت الشعوری نفس ماہرینِ تنویم کا تحت الشعوری نفس جو بھٹکتا رہتا ہے، مختلف مقامات کی سیر کرتا ہے، خواب دکھاتا ہے، مختلف اقسام کے وسوسے پیدا کرتا ہے اور جسے قابو میں کرنے کے بعد انسان حیرت انگیز امور انجام دے سکتا ہے، اس کے لیے بعض صوفیوں نے اگرچہ "جسم نسمہ" کی اصطلاح استعمال کی ہے، مگر بیشتر صوفیائے کرام نے دماغ کے بجائے قلب کی اہمیت پر زور دیا ہے اور اسی کو مرکزِ "خناس" بتایا گیا ہے۔ خناس کی شکل اس طرح متصور کی جاتی ہے کہ "ایک اژدھا ہے جو دل کے دونوں سوراخوں کو کڑی کے جالے کی طرح پکڑے ہوئے ہے۔" اور تزکیۂ قلب کے لیے سب سے پہلی شرط اس اژدہے کو ہلاک کر دینا ہے۔ اہلِ تصوف کی نگاہ میں قلب کی اہمیت ہو اُس کا

اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ اُنہوں نے اُمّ الدماغ میں ایک قلب متصوّر کیا ہے جسے "قلب مدوّر" کہتے ہیں اور جو ایک صنوبری نقطے کی شکل میں ہے۔

ایسی حالت میں جب کہ بیشتر صوفیائے کرام کی تعلیمات میں دماغ کے بجائے قلب کو انتشار اور وسوسے کا مرکز قرار دیا گیا ہے، ابتداء میں مجھے بھی یہ شبہ ہوا تھا کہ تحت الشعوری نفس کا تنویمی نظریہ شاید "اوریجنل" ہے۔ لیکن بعد میں جب میں نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے مکتوبات کا مطالعہ شروع کیا تو معلوم ہوا کہ تحت الشعوری نفس کے نظریے میں بھی عالمان تنویم نے کسی اجتہاد کا ثبوت نہیں دیا ہے۔ بلکہ حضرت مجدد صاحبؒ کے خرمن کی خوشہ چینی کی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے سلسلے کو یوں کہ افغانستان کے راستے ایران اور ٹرکی میں بہت فروغ ہوا، اس لیے ہو سکتا ہے کہ ٹرکی کے بکتاشی صوفیوں نے حضرت مجدد صاحب کی تعلیمات سے استفادہ کیا ہو اور ان کے ذریعے سے دماغ کو مرکز وساوس قرار دینے کا خیال ڈاکٹر مسمر تک اور اس سے ہپناٹزم کے بانی ڈاکٹر بریڈ تک پہنچا ہو۔

حضرت مجدد صاحبؒ بیشتر صوفیوں کی رائے سے کسی قدر اختلاف فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس طرح پانچ انسانی لطیفے عالم امر سے تعلق رکھتے ہیں اسی طرح:-

"نفسِ خبیثہ عالمِ خلق سے تعلق رکھتا ہے اور اس کا محل **دماغ** ہے نفس بالذات شرارت و خباثت سے متصف ہے اور اپنے کو لطائف کی طرح لطیفۂ نفسیہ ظاہر کرتا ہے۔ یہ ریاست اور دانائی کا دعوے کر کے تمام اجزاء و لطائف پر تصرفاتِ فاسد کرتا ہے اور اگر اُسے قابو میں نہ کیا جائے تو تمام لطائف و اجزا کو اپنے لطائف ذمیمہ سے متصف کر دیتا ہے۔ عنایت ازلی نے جس کی رہنمائی اور دست گیری کی اُس نے اس کی شرارت و خباثت پر اطلاع پائی اور اس کے مفسدوں سے منہ پھیر کر متوجہ اس درگاہ پاک کا ہوا اور سعادتِ ابدی کو پہنچا۔ جب نفس (جس کا محل دماغ ہے) پاک و مطہر ہو جاتا ہے اور اپنے رذائل چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالےٰ کے کرم سے اعلیٰ مراتب ولایت، قرب و مشاہدہ اور مقام رضا سے مشرف ہوتا ہے اور تمام لطائفِ انسانی سے بالادست ہو جاتا ہے۔ اس کی سیر سب سے بلند ہوتی ہے۔ اس کو حصولِ کمال کے بعد تختِ صدارت پر متمکن کرتے ہیں اور ریاست و کیاست سب لطائف کی اس کو عطا ہوتی ہے۔ عجیب بھید ہے کہ جو بہکانے والا خبیث سب سے زیادہ ہے بعد پاک اور منوّر ہونے کے سب سے اشرف ہو جاتا ہے۔"

اوپر کی سطریں پڑھنے کے بعد وہ تعریف پڑھیے جو عالمانِ تنویم نے تحت الشعوری نفس کی ہے اور ان عظیم الشان فوائد کی فہرست پر غور فرمائیے جو عالمان تنویم کے خیال میں تحت الشعوری نفس کو قابو میں کر لینے کے بعد حاصل ہوتے ہیں۔

۳۔ یکسوئی دماغ یا یکسوئی قلب علم تنویم کا ایک بہت بڑا اصول یہ ہے کہ تحت شعوری نفس جو ہر وقت سبکسار رہتا ہے اسے قابو میں کر کے یکسوئی دماغ حاصل کی جائے۔ یعنی برنہیم کے الفاظ میں "ہمیں اتنی قدرت ہو کہ ہم اپنے دماغ کو ہر قسم کے منتشر خیالات سے بالکل محفوظ اور کسی ایک خیال کو، جسے ہم خود قائم کرنا چاہیں حسبِ دل خواہ مدت تک اس طرح قائم رکھ سکیں کہ اس دوران میں کوئی دوسرا خیال نہ آنے پائے۔" مشہور عالم تنویم دیٹرا اسٹرینڈ لکھتا ہے کہ "جب تک انسان اپنے دماغ کو یکسو نہ کر سکے وہ علم تنویم میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا۔"

جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ بیشتر صوفیائے کرام نے وساوس و خطرات کا محل قلب کو قرار دیا ہے اور تصوّف میں تزکیۂ قلب محض ضروری ہی نہیں بلکہ اصل اصول ہے۔ ماہر تنویم دماغ کو غیر ضروری خیالات سے محفوظ رکھنے اور کسی ایک مطلوبہ خیال کو قائم رکھنے پر زور دیتا ہے۔ اس میں نقص یہ ہے کہ حالات کے بدلنے سے خیالات کی نوعیت بھی بدل جاتی ہے، یعنی آج جو خیال ضروری ہے وہ کل غیر ضروری اور جو کل غیر ضروری تھا آج ضروری بن جاتا ہے۔ اس طرح خیال کی "بنفسہٖ" نفی نہیں ہوتی اور دماغ بدستور آماجگاہِ خیالات بنا رہتا ہے۔ لیکن صوفی ہر خیال انتہا یہ کہ اپنے وجود کو بھی غیر سمجھ کر اس کی نفی کرتا ہے۔ "غیر" کیا چیز ہے؟ اس کی تعریف خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ بہاءُ الدین نقشبندی بخاری قدس اللہ سرہ العزیز کے الفاظ میں سنیے:-

"ہرچہ دیدہ شد و شنیدہ شد و دانستہ شد ہمہ غیرست بحقیقت کلمہ لا نفی آں باید کرد۔"
(جو کچھ دیکھا جائے، سنا جائے اور سمجھا جائے وہ سب غیر ہے اس کی نفی کلمہ "لا" کی حقیقت سے کی جائے۔)
تصوف میں ضروری اور غیر ضروری خیالات کی تفریق نہیں۔ وہ ہر خیال، ہر خواہش اور ہر چیز کی نفی کرتا ہے۔ اب جب تک یہ کیفیت حاصل نہ ہو راہ طلب میں کامیابی غیر ممکن ہے۔ بقول حضرت بو علی شاہ قلندر پانی پتی رح ؎

صد تمنا در دلا داری فضول　　گے کند نور خدا در دل نزول

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں "خلوت در انجمن" کی تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ انسان دنیا میں رہے، خانہ داری کرے، محفلوں میں شریک ہو مگر اس کا دل یکسو رہے۔ غافل نہ ہو اور دل میں "خیالِ غیر" نہ آنے پائے۔ قلب کا بدرجۂ اتم یکسو ہو جانا اصطلاحاتِ تصوف میں یہی "رابطہ راسخہ" ہے۔ یہی "سیر الی اللہ" ہے اور یہی حضرت مولانائے روم کے الفاظ میں "عشقِ شرکت سوز" ہے۔

فنا کی تین قسمیں مسمریزم یا ہپناٹزم خیال کی بذاتہٖ نفی نہیں کر سکتا اور کسی نہ کسی شکل میں خیال کے وجود کو قائم رکھتا ہے اس طرح اسے مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن تصوف کا ماحصل ہی فنا ہے اور صوفی کی اُولو العزمی اور بلند حوصلگی ملاحظہ ہو کہ وہ محض فنا ہی پر اکتفا نہ کر کے اسے بھی حسب ذیل تین مدارج میں تقسیم کر دیتا ہے:۔

(۱) فنائے اول (۲) فنائے ثانی اور (۳) فنا الفنا۔ فنائے اول تو یہ ہے کہ سالک حالتِ خواب یا حالتِ مراقبہ میں اپنے کو تمام خواہشات و خیالات کے ساتھ فنا اور ساری دنیا کو نابود سمجھتا ہے۔ ماہر تنویم کی یہ شانِ تکمیل صوفی کی نگاہ میں ابتدائی درجہ ہے۔ فنائے ثانی یہ ہے کہ سالک بچشم ظاہر بھی تمام جہان کو معدوم اور ایک ذات واجب الوجود کو موجود دیکھتا ہے۔ اس رویت اور مشاہدے کے وجود جس کا کوئی ماہر تنویم تصور بھی نہیں کر سکتا صوفی کی تسکین نہیں ہوتی۔ وہ "ہمہ اوست" اور "سبحانی ما اعظم شانی" کی بلند منزل کو بھی اپنے لیے پست سمجھ کر حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے الفاظ میں پکار اٹھتا ہے "ما گفتن آسان است وانا زائل کردن مشکل" اور فنا الفنا کی تیسری منزل پر قدم رکھتا ہے جہاں اُسے شعور فنا بھی باقی نہیں رہتا۔ حضرت شیخ کلیم اللہ چشتی نظامی جہان آبادی کی زبان مبارک پر وصال کے وقت یہ شعر تھا ؎

غبار خاطرِ عشاق مدعا طلبی ست　　بخلوتے کہ منم یاد دوست بے ادبی ست

یہ وہ منزل ہے جہاں "یاد دوست" بھی باقی نہیں رہتی اور صوفیوں کے سرتاج سلطان المشائخ حضرت سلطان نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اس منزل سے بھی آگے بڑھ کر "یاد دوست" کیسی "دوست" کی بھی نفی فرماتے ہیں اور "تحفۃ المحبوب" میں ارشاد ہوتا ہے ؎

جائے کہ ذات است نہ بینی تو ہیچ چیز　　آنجا اگر الٰہ بگو ئیم کافریم

یکسوئی قلب کس طرح حاصل کی جائے؟ ظاہر ہے کہ یکسوئی قلب کا ارفع و اعلیٰ مقصد، جو حصولِ فنائیت کے لیے شرطِ اولین ہے، بآسانی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے لیے بہت کچھ سعی و کوشش کی ضرورت ہے۔ ماہرین تنویم نے "یکسوئی دماغ" کے لیے جو مختلف طریقے تجویز کیے ہیں ان سب کا بنیادی اصول ایک مشہور عالم تنویم کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"ہم اپنے کمرے میں بیٹھے ہیں۔ ایک چڑیا بار بار کمرے کے اندر داخل ہوتی ہے اور چھت سے ہم پر مٹی وغیرہ گراتی ہے۔ ہم اُسے اڑا دیتے ہیں۔ ذرا دیر بعد پھر وہ کمرے میں داخل ہو کر ہمیں ستانا شروع کر دیتی ہے۔ اگر ہم اس چڑیا سے غافل ہو جائیں تو وہ ہمیں برابر پریشان کرتی رہے گی اور ہمارے کمرے کو اپنا مستقل نشیمن بنائے گی۔ لیکن اگر ہم ہوشیار رہیں اور جب چڑیا کمرے کے اندر داخل ہو اُسی وقت اُس کو اڑا دیں تو چند مرتبہ مزاحمت کرنے کے بعد وہ تھک جائے گی اور مجبور ہو کر ہمارا کمرا چھوڑ دے گی۔ بالکل اسی طرح غیر ضروری خیالات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ ہم ہوشیار ہو کر بیٹھیں۔ جب کوئی غیر ضروری خیال ہمارے دماغ میں داخل ہو ہم اسے فوراً بھگا دیں۔ چند روز کی مشق سے غیر ضروری خیالات کی یورش بند ہو جائے گی۔"

علم تنویم میں غیر ضروری خیالات کو خارج کرنے کے ساتھ کسی ایک خاص خیال کو قائم رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہم اوپر بتا چکے ہیں

یہ طریقہ نقائص سے خالی نہیں۔ کیوں کہ کسی ایک مرکزی خیال کا تعین نہ ہونے سے "مزدوری خیالات" کی فہرست میں حسب دلخواہ آئے دن اضافہ ہوتا رہتا ہے اور اس طرح خیال کی بنفسہ نفی نہ ہونے سے ماہر تنویم کو اس قدر مکمل "یکسوئی دماغ" حاصل نہیں ہو سکتی جو صوفی کی یکسوئی قلب کا جواب بن سکے۔ صوفیائے کرام نے یکسوئی قلب یا اصطلاحِ تنویم میں "یکسوئی دماغ" کے لیے بہت مکمل اصول اور قواعد مرتب کیے ہیں، اور چوں کہ یہ علم روحانی ہے اس لیے تمام خیالات دنیاوی کو غیر قرار دے کر خدا کے خیال کو مرکز تصور قرار دیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے مختلف اشغال واذکار ہیں، جن میں سب سے رائج اور مبتدیوں کے لیے آسان اور ضروری "پاس انفاس" ہے۔

پاسِ انفاس پاس انفاس کے بھی مختلف طریقے اور کلمات ہیں، لیکن سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ جب سانس باہر آئے تب ذاکر تمام کائنات اور خود اپنے کو نفی کر کے دل سے "لا الٰہ" کہے اور جب سانس اندر جائے تو اللہ کی ذات کو قائم تصور کرتے اور قلب میں اس کا اثبات کرتے ہوئے "اِلّا اللہ" دل سے کہے۔ ذکر کے وقت زبان سے تلفظ ادا نہیں کیا جاتا۔ منہ بند رکھا جاتا ہے اور احتیاطاً زبان تالو سے چپکالی جاتی ہے۔ پاسِ انفاس ہر حالت میں چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے کیا جاتا ہے۔ چند روز کی مشق سے قلب ذاکر ہو جاتا ہے اور بغیر کسی کوشش کے خود بہ خود سانس میں لا الٰہ الا اللہ کا ذکر ہو جاتا ہے۔

روحانی ترقی کے علاوہ اس طریقۂ ذکر میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ طالب کے قلب یا دماغ کو چوں کہ اپنی توجہ کے لیے ایک مرکزی خیال مل جاتا ہے اور وہ سانس کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ اس لیے دوسرے خیالات کی یورش بآسانی رک جاتی ہے۔

پاس انفاس کا دوسرا طریقہ: ذکر پاس انفاس، کلمۂ طیبہ کے جزو اول کے علاوہ بالعموم حسب ذیل کلمات سے کیا جاتا ہے:

اللہ ھُو ، یا حَیُّ یا قَیُّوم ، حق حق ، ھُو ھُو اور ھوالظاھر ھوالباطن۔

لیکن مجھے ایک بزرگ کامل حضرت حبیب اللہ شاہ چشتی نظامی صفوی مدظلہ سے پاسِ انفاس کا ایک خاص اور بالکل نیا طریقہ حاصل ہوا تھا جسے استفادۂ ناظرین کے لیے عام کرتا ہوں:

جب سانس باہر جائے تو بلا جنبشِ زبان دل سے "صلی اللہ علیک" کہے اور جب سانس اندر آئے تو "یا محمدؐ" دل سے کہہ کر اپنی پیشانی پر نورِ محمدی کو جلوہ گر تصور کرے۔ میں نے خطرات اور وسوسوں کو رفع کرنے کے لیے اس طریقے کو بعض دوسرے طریقوں سے بہتر پایا۔ چوں کہ مسلمانوں کو اس گئی گزری حالت میں بھی الحمدللہ اپنے رسول اکرمؐ سے بہت محبت ہے، اس لیے قدرتی طور پر مندرجہ بالا طریقے پر پاس انفاس کرنے میں ایک خاص قسم کا لطف حاصل ہوتا ہے۔

ذکرِ اسمِ ذات پاسِ انفاس کی مداومت کے بعد ذکر اسم ذات بطریقِ خفی بہت فائدہ بخشتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ذاکر تنہا مقام پر، جہاں شور و غل نہ ہو، دو زانو یا چار زانو بیٹھ جائے۔ اگر چار زانو بیٹھے تو دائیں پیر کے انگوٹھے اور بڑی انگلی سے رگ کیاس کو جو پیر گھٹنے کے نیچے ہوتی ہے دبالے۔ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور زبان تالو سے لگا کر دل کی جانب متوجہ ہو جائے اور یہ خیال کرے کہ قلب سے "اللہ اللہ" کی آواز آ رہی ہے۔ مجھے ایک بزرگ سے اسم ذات کا طریقہ "یا اللہ" کی شکل میں حاصل ہوا اور تجربے سے معلوم ہوتا ہے کہ مبتدیوں کے لیے "اللہ اللہ" کے مقابلے میں "یا اللہ" کا ذکر آسان ہے۔ ذکر کی تعداد بتدریج بڑھائی جا سکتی ہے۔ کچھ عرصے مشق کر لی جائے تو قلب ذاکر ہو جاتا ہے اور اس ذکر میں خاص قسم کی محویت حاصل ہوتی ہے۔

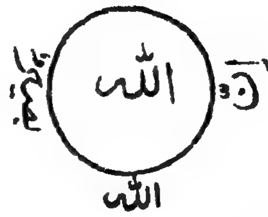
سلطان الاذکار رفعِ خطرات و تزکیۂ قلب کے لیے سلطان الاذکار بہترین چیز ہے، بشرطیکہ اللہ تعالیٰ اس نعمتِ عظمےٰ کے حصول کی توفیق دے۔ اس میں ذاکر تنہا مقام پر، جہاں شور و غل بالکل نہ ہو، دو زانو یا چار زانو بیٹھ جاتا ہے۔ اعضائے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے اور اپنے کو مردے کی طرح متصور کر کے سر سے پیر تک ہر بُنِ مو کی جانب متوجہ ہو جاتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ جب سانس اندر جائے تو جسم کے ہر رونگٹے سے "اللہ" کی آواز آتی ہے اور سانس کے باہر نکلنے پر "ھُو" کی آواز۔ اس کی مشق مبتدیوں کے لیے آسان نہیں ہے اور نہ انہیں ابتدا میں سلطان الاذکار کرنا ہی چاہیے۔ لیکن خدائے تعالیٰ اگر اس پر کسی شخص کو استقامت عطا فرما دے تو اس کا ہر بُنِ مو ذاکر ہو جاتا ہے اور تمام لطائف یا مراکزِ قوت آسانی سے بیدار ہو جاتے ہیں۔

ذکرِ ضرب صوفیوں میں تزکیۂ قلب کے لیے کسی مقام پر ضرب لگا کر بآوازِ بلند ذکر کرنے کے درجنوں طریقے رائج ہیں۔ یہ اذکار دو ضربی، چہار ضربی اور شش ضربی ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اذکار ضربی دل کو خیالاتِ دنیاوی سے پاک کرنے میں تیر بہدف ہیں اور ان کا فائدہ بھی بہت جلد ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن میرے خیال میں مبتدیوں کو یہ بغیر کسی مرشد کامل کی اجازت کے محض کتابوں میں دیکھ کر اذکار ضربی شروع کر دینا مناسب نہیں کیوں کہ ان میں خشکی دغیرہ بڑھ جانے یا کیفیتِ جذب طاری ہو جانے سے اندیشہ بھی رہتا ہے۔ صوفیائے کرام کے اذکار کسی اشتہاری نیم حکیم کی "اکسیرِ اعظم" یا "دوا" نہیں ہے کہ ہر طبیعت کے مریض اور ہر مرض کے لیے وہی دوا کارگر ہو۔ اور نہ اس زمانے کے نام نہاد صوفیوں کا یہ طریقہ صحیح ہے کہ وہ اپنے سادہ لوح مریدوں کو ایک ہی ذکر کی لکڑی سے ہانکنا شروع کر دیتے ہیں۔ انسانی طبائع مختلف ہیں۔ کوئی ذکر جو ایک شخص کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے دوسرے کے لیے مضر ہو سکتا ہے۔ صوفیائے متقدمین کا ہمیشہ یہ طریقہ رہا ہے اور موجودہ دور کے مرشدانِ کامل بھی اسی اصول پر کاربند ہیں کہ مرید کی صلاحیت، استعداد اور مزاج کو دیکھ کر اسے کوئی ذکر تلقین کرتے ہیں۔ بعض مریدوں کو ذکرِ جہر کا حکم دیا جاتا ہے، بعض کو ذکرِ خفی کا اور بعض کو اذکار سے محترز رہ کر صرف درود شریف پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ میں ذیل میں شیخ العالم حضرت شاہ مخلص الرحمٰن جہانگیر ابوالعلائی چاٹگامی قدس اللہ سرہ العزیز کے خاندان کا ایک ذکر ضربِ خفی درج کرتا ہوں جو بالکل بے ضرر اور شائقین تنویم کے لیے مفید ہے۔

ذاکر چار زانو قبلہ رُخ ہو کر بیٹھے۔ رگ کیاس کو جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے، دبائے۔ دونوں ہاتھ زانو پر رکھے۔ کمر سیدھی رہے۔ سر کو بائیں طرف جھکا کر بائیں گھٹنے کے قریب لے جائے اور وہاں سے دل میں زبان کو حرکت دیے بغیر لفظ "لا" شروع کرے۔ پھر سر کو دائیں گھٹنے پر لائے اور وہاں سے الٰہ شروع کر کے داہنے شانے تک لے جائے۔ اس کے بعد سر کو پشت کی جانب تھوڑا سا خم کرے اور تصور کرے اللہ کے سوا ہر چیز کی نفی کا۔ پھر وہاں سے اِلّا اللہ کہہ کر قلب پر زبان سے کہے بغیر زور سے ضرب لگائے اور تصور کرے ہستیِ حق کے اثبات کا۔ مندرجہ بالا طریقے سے یہ ذکر چار ضربی ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ پہلی ضرب بائیں گھٹنے پر لگتی ہے، دوسری ضرب دائیں گھٹنے پر، تیسری ضرب دائیں شانے پر اور چوتھی ضرب قلب پر۔ اس میں رمز یہ ہے کہ صوفیائے کرام کے خیال میں بایاں گھٹنا خطرۂ شیطانی کا مقام ہے، دایاں گھٹنا خطرۂ نفسانی کا، دایاں شانہ خطرۂ ملکوتی کا اور قلب خطرۂ رحمانی کا مقام ہے۔ ذاکر اوّل تین ضربوں سے تینوں خطروں کی نفی کر کے قلب میں خطرۂ رحمانی کو قائم کرتا ہے۔ یہ ذکر عموماً رات کے وقت تنہا مقام پر ایسی حالت میں کرنا چاہیے کہ معدہ نہ تو بالکل پُر ہو اور نہ خالی۔ اس ذکر سے آنکھوں میں مقناطیسیت اور دل میں حرارت بڑھتی ہے۔

یکسوئی قلب کے لیے اشغال تنویم کے شائق مبتدیوں کو جب پاسِ انفاس کے آسان طریقے سے تھوڑی بہت یکسوئی حاصل ہونے لگے تو ان کو اذکار کے بجائے اشغال کی جانب متوجہ ہو جانا چاہیے، کیوں کہ ان سے بہت جلد یکسوئی اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے جو خود اپنے اوپر یا دوسروں پر تنویمی کیفیت طاری کرنے کے لیے ضروری ہے۔ بعض آسان اور مفید اشغال درج ذیل ہیں:

مراقبۂ اسمِ ذات کسی تاریک اور تنہا مقام پر آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائے اور یہ تصور کرے کہ میرے قلب پر زرد یا نقرئی رنگ سے اللہ لکھا ہوا ہے۔ چند روز میں اس میں کامیابی دشوار ہے۔ لیکن بعد میں قلب پر صاف حرفوں میں اللہ لکھا ہوا نظر آئے گا۔ اور مشق بڑھ جانے پر یہ حال ہوگا کہ سالک جس طرف نظر اٹھائے گا اُسے اسمِ ذات لکھا ہوا دکھائی دیگا۔ یہ کیفیت حاصل کرنے کے بعد بھی اگر مشق زیادہ بڑھانی ہو تو نامِ پاک اللہ کو دائرے کے اندر لکھا ہوا متصور کر کے اس کے چاروں طرف ان اللّٰہ بصیرٌ بالعباد لکھا ہوا اس طرح تصور کرے۔



اور ساتھ ہی میں اس کے معانی پر بھی غور کرتا جائے۔

شغلِ صوتِ سرمدی نہ صرف دل کو خیالات سے پاک کرنے، بلکہ روحانی قوت کو بڑھانے اور اسرارِ غیبی سے مطلع ہونے کے لیے شغلِ صوتِ سرمدی عجیب و غریب چیز ہے۔ اس پر دسترس حاصل ہو جانے کے بعد شور و غل میں بھی انسان کی یکسوئی قلب زائل نہیں ہوتی اور وہ اپنی توجہ (دھیان) سے دوسروں کو نہایت آسانی کے ساتھ متاثر کر سکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تاریک مقام پر جہاں شور و غل بالکل نہ ہو، دو زانو یا گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھے۔ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں سے دونوں کان، شہادت کی انگلیوں سے آنکھیں، درمیانی انگلیوں سے

نتھنے اور تیسری انگلیوں سے دونوں ہونٹ بند کرے۔ پہلے دائیں نتھنے کی گرفت کسی قدر ڈھیلی رکھے اور سانس کو زیرِ ناف سے کھینچ کر اُمّ الدماغ تک پہنچائے۔ پھر دائیں سوراخ کو بھی مضبوط بند کر کے ہمہ تن اس آواز کی طرف متوجہ ہو جائے جو بند کانوں میں آئے گی اور یہ تصور کرے کہ میرے دماغ پر پانی گر رہا ہے اور میں اس کی آواز سن رہا ہوں۔ چند روز کی مشق کے بعد یہ آواز بدل جاتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا بہت فاصلے پر کہیں باجا بج رہا ہے۔ رفتہ رفتہ باجے کی آواز شدّت پکڑتی ہے اور طرح طرح کے نغمے سنائی دیتے ہیں۔ مسلسل مشق سے نغموں کی آواز کانوں میں کچھ اس طرح بس جاتی ہے کہ کانوں کو بند کرنے کی ضرورت نہیں رہتی اور شور و غل کی حالت میں برابر ذاکر کے کانوں میں گونجتی رہتی ہے۔

اس شغل سے خاطرِ مشتّت کو خاص طور پر جمعیت حاصل ہوتی ہے اور خود اپنی ذات یا دوسروں پر تنویمی کیفیت طاری کرنے کی قوت بہت بڑھ جاتی ہے۔ معمولی مشق و قوت کے لیے صرف کانوں کو انگلیوں سے بند کر لینا بھی کافی ہوتا ہے۔ سانس کا روکنا اگر ممکن نہ ہو تو سانس آہستہ آہستہ ضرور لینا چاہیئے۔ بعض اصحاب مزید حرارت پیدا کرنے کے لیے کانوں میں انگلیاں دینے کے بجائے سیاہ مرچ سرخ رنگ کے باریک کپڑے میں لپیٹ کر رکھ لیتے ہیں۔ تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سیاہ مرچ دورانِ شغل میں چند روز تک کانوں کے اندر رہنے کے بعد مختلف امراض میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ شغل ہندوستان کے جوگیوں میں "انحد" کے نام سے رائج ہے۔

شغلِ بساط یہ شغل بھی یکسوئیِ قلب کے لیے بہت مفید ہے اور اس سے اپنی ذات یا دوسروں پر تنویمی کیفیت طاری کرنے میں بہت مدد ملتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ تنہائی میں بیٹھ کر اپنے اُمّ الدماغ میں اس نورانی نقطے کا تصور کرے جسے اصطلاحِ تصوف میں "قلبِ مدوّر" کہتے ہیں۔ جب یہ تصور قائم ہو جائے تو خیال کرے کہ نورانی نقطہ بڑھ کر تمام جسم پر محیط ہو رہا ہے اور اس کے اوپر سُرمئی یا سُرخی مائل آفتاب کی طرح کرۂ ہوا محیط ہے۔ اس شغل سے شاغل کے چہرے پر ایک خاص قسم کا نور آجاتا ہے۔ اور آنکھوں میں مقناطیسی کشش پیدا ہو جاتی ہے۔

شغلِ شمسی تنویم کے شائقین جو اپنی آنکھوں میں مقناطیسی کشش پیدا کرنا چاہتے ہوں، ان کے لیے شغلِ شمسی بہت مفید ہے۔ اس میں سورج سے نظر ملا کر نورِ ذات کا تصور کیا جاتا ہے کہ وہ آفتاب کی طرح تمام کائنات کو روشن کر رہا ہے۔ شغلِ شمسی سے فارغ ہونے کے بعد آنکھیں بند کر کے اپنے جسم کو آفتاب کی طرح روشن تصور کیا جاتا ہے۔ سورج کو دیکھنے سے جو حرارت بڑھتی ہے اس کا ازالہ رات کے وقت چاند کو دیکھ کر کیا جاتا ہے۔ اگر کچھ عرصے یہ مشق جاری رکھی جائے تو آنکھوں میں بے پناہ مقناطیسی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ کوئی شخص شاغل سے آنکھ ملا کر بات نہیں کر سکتا اور شاغل، چاہے غریب اور حقیر صورت ہی کیوں نہ ہو، ہر محفل میں اس کی شخصیت صاف طور پر متمیز ہوتی ہے۔ مبتدیوں کو شغلِ شمسی طلوعِ آفتاب کے وقت کرنا چاہیئے جب کہ حدّت نہیں ہوتی ہے۔ پھر بھی تقاضائے احتیاط یہ ہے کہ شغل شروع کرنے سے پہلے کسی ایسے شخص سے ضروری معلومات حاصل کر لی جائیں جسے شغلِ شمسی کی پوری مشق ہو۔ کیوں کہ سورج کو غلط طریقے پر دیکھنے سے بصارت کو نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

۴ خود توجہی اور استغراق (آٹو سجشن اینڈ آٹو ہپنوسس) علمِ تنویم میں یک سوئی دماغ کی شانِ تکمیل یہ سمجھی جاتی ہے کہ عامل خود اپنے اوپر تنویمی کیفیت طاری کر کے "خود توجہی" سے اپنے مقاصد حاصل کر سکے۔ تنویمی کیفیت طاری کرنے کے جو مختلف طریقے رائج ہیں ان سب کے بنیادی اصول دو ہیں:

(۱) حواسِ خمسہ میں کسی حس کو تھکا دیا جائے۔ اس مقصد کے لیے عام طور پر قوتِ باصرہ کو تھکایا جاتا ہے یعنی بلّوری گولہ، گھومنے والا شیشہ یا اس قسم کی کوئی اور چیز معمول کے سامنے رکھی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھے۔ تھوڑی دیر آنکھوں پر زور پڑنے سے معمول پر تنویمی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات گھنٹہ وغیرہ بجا کر قوتِ سامعہ اور بخورات کے ذریعے قوتِ شامہ کو بھی تھکانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(۲) انسان کسی خیال میں اس قدر مستغرق ہو جائے کہ وہ خیال متشکل ہو کر اس کے سامنے آجائے۔

اپنے اوپر تنویمی کیفیت طاری کرنے کا اصول بھی صوفیائے کرام کی تعلیمات سے اخذ کیا گیا ہے اور اصطلاحِ تصوف میں اس کیفیت کا نام استغراق ہے۔ صوفیوں نے اس مقصد کے لیے اوپر کے دونوں اصولوں کے ماتحت مختلف اشغال و اذکار مقرر کیے تھے جن میں سے بعض حسبِ ذیل ہیں:

نظر کو تھکانا اپنے اوپر تنویمی کیفیت یا استغراق طاری کرنے کے لیے ایک آسان شغل یہ ہے کہ اپنی نظر تیرۂ بینی پر جمائے اور پلک نہ جھپکنے دے۔ تھوڑی دیر کے بعد تیرۂ بینی پر ایک نورانی حلقہ سا نظر آئے گا جو بتدریج مشق سے بڑھتا رہتا ہے۔ اس شغل کو اصطلاح تصوف میں شغل سلطان نصیرا کہتے ہیں اور اس سے شاغل پہ تنویمی کیفیت جلد طاری ہو جاتی ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ شاغل اپنی دونوں ابروؤں کے درمیان نظر جمائے۔ اس شغل کو مقام محمود کہتے ہیں اور اس میں مشق بڑھ جانے کے بعد شاغل کو اپنا سر نظر آنے لگتا ہے اور وہ عالم بالا کے حالات سے مطلع ہوتا ہے۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر جماکر دیکھے اور پلک نہ جھپکنے دے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایسا معلوم ہوگا کہ پلکوں سے چنگاریاں نکل کر جسم کو گھیر رہی ہیں اور استغراق کی کیفیت طاری ہو جائے گی۔ اگر مشق برابر جاری رکھی جائے اور آنکھوں میں اس قدر قوت پیدا ہو جائے کہ آدھے یا پورے گھنٹے تک بغیر پلک جھپکائے آسمان کو دیکھتا رہے تو چنگاریاں نور کی شکل اختیار کر لیں گی اور اس حالت میں شاغل کی زبان سے جو کچھ نکلے گا وہ ہو جائے گا۔ اس شغل کو "مراقبہ چرخ" کہتے ہیں۔

چوتھا طریقہ "مراقبہ نظری" ہے۔ جس میں تنگ و تاریک محراب میں بیٹھ کر یہ عالم خیال ہوا میں ایک طرف دیکھتے ہیں۔ کچھ عرصے مشق کے بعد تاریکی میں روشنی پیدا ہوتی ہے اور شاغل پر تنویمی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

شغل آئینہ جہاں تک علم تنویم سے دلچسپی کا تعلق ہے اس قسم کے اشغال میں شغل آئینہ یا شغل تشبیہ بہت مفید اور زود اثر ہے۔ اس میں ایک بڑا صاف آئینہ رکھ کر شاغل اپنی صورت کو بغور دیکھتا رہتا ہے۔ چند روز کی مشق کے بعد جب نظر ٹھیرنے لگے تو آئینے میں اپنی شکل نظر نہیں آتی۔ جب کم سے کم نصف گھنٹے تک عکس غائب رہے، اس وقت سمجھ لینا چاہیے کہ مشق مکمل ہو گئی۔ اب چہرے پر چمک اور آنکھوں میں وہ مقناطیسی قوت پیدا ہو جاتی ہے جس سے دوسروں کو آن واحد میں متاثر کیا جا سکتا ہے۔ صوفی حضرات یہ شغل کرتے وقت اپنی ہستی کو فنا اور اپنی شکل مثالی کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ مبارک پر تصور کرتے ہیں۔

جسم کو تھکانا عالمان تنویم کے خیال میں گردش، رقص اور مسلسل کسی ایک حرکت سے جسم کو تھکا دینا بھی تنویمی کیفیت کے لیے مددگار ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ آج بھی وحشی و نیم وحشی قبائل اور نیم ناقص العقل لوگوں کو رجونہ تو کسی ایک خیال کو دیر تک قائم رکھ سکتے ہیں اور نہ دیر تک نوری گولوں وغیرہ کی طرف غور سے دیکھ سکتے ہیں، اسی طریقے سے متنوم کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے صوفیوں میں بھی مختلف اذکار رائج ہیں جن میں اس وقت صرف "ذکر حدادی" بیان کیا جاتا ہے۔ ذاکر دو زانو بیٹھے۔ سر جھکا کر بائیں گھٹنے تک لائے اور وہاں "لا" بلند آواز سے شروع کر کے دائیں گھٹنے پر سر لائے اور وہاں سے "الٰہ" شروع کر کے دائیں شانے پر ختم کرے۔ پھر دونوں گھٹنوں کے بل کھڑا ہو جائے۔ اور ہاتھوں کو اونچا کر کے سر کو حرکت دے کر پوری قوت کے ساتھ "اِلَّا اللّٰہ" کی ضرب دل پر لگائے اور بیٹھ جائے۔ ضربیں اسی طرح متواتر لگاتا رہے جیسے لوہار ہتھوڑا آہرن پر مارتا ہے۔

ہیں سلسلے تزکیۂ قلب کے سلسلے میں خاندان جہانگیری ابوالعلائی کے جس ذکر ضرب خفی کا تذکرہ کیا ہے اگر اُسے آواز سے کیا جائے تو ذکر "جاروب" بن جاتا ہے۔ اس میں بھی کثرت اور تمام اعضائے جسم کو حرکت ہوتی ہے اور سر گھومنے سے ذاکر پر بہت جلد تنویمی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

قوت نطق کو تھکانا تصوف میں ایسے اذکار بھی ہیں جن کا مقصد کلمات کی تکرار سے قوت ناطقہ کو تھکا کر تنویمی کیفیت طاری کر دینا ہوتا ہے۔ جہاں تک میں غور کر سکا ہوں، علم تنویم میں ایسا کوئی طریقہ رائج نہیں۔ اس قسم کے اذکار میں ایک "ذکر شکر خون" ہے، جس میں ذاکر دو زانو بیٹھ کر سانس کو روکتے ہوئے بلند آواز سے "توئی توئی" کرتا ہے۔ جب بے طاقت ہو جائے تو سانس چھوڑ کر پھر "توئی توئی" شروع کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس پر بے ہوشی یا تنویمی کیفیت طاری ہو جائے۔ پنجاب میں حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حسب ذیل ذکر مبارک بھی اسی مقصد کے لیے ہے:

تنہا مقام پر دو زانو بیٹھ کر آسمان طرف دیکھے اور "ادھوں توں" کہے پھر زمین کی طرف دیکھ کر کہے "ادھوں توں" سانس کے اپنے

وجود کی طرف دیکھ کر " ادہوں توں " کی تین یا سات ضربیں لگائے ۔ یہ ذکر تیزی کے ساتھ کرنے سے ذاکر پر تنویمی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔
اوپر کے اذکار و اشغال کے دوران میں جو تنویمی کیفیت یا بے خودی طاری ہو اس میں اپنے امراض یا اخلاقی کمزوری کو رفع کرنے کا تصور کیا جا سکتا ہے ۔

خیال کا متشکل ہو جانا ماہرینِ تنویم کے نزدیک یکسوئیٔ نفس کی ایک بڑی صفت یہ ہے کہ انسان کسی خیال میں اس قدر مستغرق ہو جائے کہ وہ اپنے کو اسی ماحول میں محسوس کرے ۔ مثلاً ایک شخص لندن کا خیال کر رہا ہو تو اپنے تصور کی لذت میں اسے ایسا معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ واقعی لندن میں ہے ۔ چوں کہ یہ مشق بہ زیادہ بڑھ جانے پر ہپناٹزم کی حد ختم اور "سائیکومیٹری" کی حد شروع ہو جاتی ہے " اس لیے میں زیادہ تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا ۔ صوفیوں کے بعض ایسے متعدد اشغال ہیں جن میں انسان کا خیال اس کی نظروں کے سامنے متشکل ہو کر آ جاتا ہے ۔ ضمناً یہ بیان کر دینا دلچسپ ہوگا کہ میں ہمزاد کو بھی قوتِ تخیلہ ہی کا متشکل ہو جانا سمجھتا ہوں ۔ میں اس قسم کے اشغال میں سے دعدیاً آخر کے مشہور بزرگ حضرت میاں راج شاہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز (سوندہ ضلع گوڑ گانوہ) کا جن سے میوات میں اسلام کی روشنی پھیلی ایک شغلِ خاص درج کرتا ہوں : سالک تنہائی میں بیٹھ کر یہ تصور کرے کہ اس کے اُمّ الدماغ میں زرد رنگ کا ایک بڑا سا پھول کھلا ہوا ہے اور اس پر مروارید کا تخت ہے ۔ اور تخت پر اللہ تعالیٰ ایک خوب صورت لڑکے کی شکل میں رونق افروز ہے ۔ دورانِ مشق میں سالک پر بے خودی طاری ہو جائے گی ۔ مشق کی تکمیل کے بعد وہ خوب صورت متشکل ہو کر سالک کے سامنے آ جائے گا اور میاں راج شاہ سوندھوی علیہ الرحمۃ کے الفاظ میں " وہر از ما کان و مایکون ، اختیار دہد "

۵ - قوتِ ارادی علمِ تنویم میں یکسوئی دماغ حاصل ہو جانے کے بعد سب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ قوتِ ارادی کو بڑھایا جائے ۔ کیوں کہ جب تک قوتِ ارادی نہ ہو اس کوچے میں کامیابی نہیں ہوتی ۔ تصوف میں بھی یہ چیز بہت ضروری ہے اور اسے صوفیوں کی اصطلاح میں " ہمت " کہتے ہیں ۔

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور پیشوا حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس اللہ سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں :
" ہمت سے مراد کسی امر اور ارادے پر دل کا اس طرح قائم ہو جانا ہے کہ اس کے خلاف کچھ دل میں نہ گزرے ۔ یہاں تک کہا گیا ہے کہ اگر کافر بھی اپنی ہمت کو کسی چیز پر مقرر کردے تو وہ کام ضرور پورا ہو جاتا ہے ۔ اس کے لیے ایمان و عمل صالح کی بھی کچھ شرط نہیں "

حضرت کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ منکرِ خدا اور رسول بھی اظہارِ خوارق کر سکتا ہے ۔ فرق یہ ہے کہ اگر غیر مومن اپنی " ہمت " سے کوئی فعلِ عجیب دکھائے تو وہ استدراج ہے (جیسا کہ جوگیوں وغیرہ کے واقعات سے ظاہر ہے) اور مردِ مومن کی ہمت سے کوئی بات ظہور ہو تو وہ کرامت ہے ۔

ماہرینِ تنویم کے خیال میں مبتدیوں کو اپنی قوتِ ارادی کی آزمائش کر لینی چاہیئے ۔ تصوف میں بھی " ہمت " کی آزمائش شرط ہے حضرت خواجہ عبیداللہ احرار نقشبندیؒ ارشاد فرماتے ہیں :-
" مرشدوں کو چاہیئے کہ کبھی کبھی اپنے مریدوں کی ہمت کا امتحان لیتے رہیں اور معلوم کریں کہ ان کی مناسبت حضرات اسما کے کس مرتبے تک پہنچی ہے اور ان کی ہمت کی تاثیر کیسی ہے "

پہلوانوں پر ہمت کی آزمائش حضرت خواجہ عبیداللہ احرار اپنی نوعمری کا ایک دلچسپ واقعہ قلم بند فرماتے ہیں ، جو حسب ذیل ہے :-
" میں اوائل عمری میں مولانا سعدالدین کاشغری رح کے ساتھ ہرات میں تھا ۔ ایک مرتبہ ہم دونوں سیر و تفریح کے لیے جا رہے تھے کہ ہمارا گزر پہلوانوں کے اکھاڑے کی طرف ہوا ۔ دو پہلوان کشتی لڑ رہے تھے ۔ ہم نے اپنی " ہمت " کا امتحان لینا چاہا اور ایک پہلوان کے غالب ہونے پر ہمت لگائی وہی شخص غالب ہوا ۔ پھر دوسرے شخص پر ہمت لگائی تو

دوسرا غالب ہوا۔ پھر پہلے کے لیے خیال کیا گیا تو وہ غالب آیا۔ اسی طرح چند مرتبہ امتحان کیا گیا۔ اس سے مقصود یہ معلوم کرنا تھا کہ ہمت کی تاثیر کس درجے تک پہنچی ہے تاکہ اس پر اعتماد ہو سکے۔"

قوتِ ارادی یا ہمت بڑھانے کے اشغال تنویم میں قوتِ ارادی کو بڑھانے کے لیے ابتداً کسی ایک مقصد پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کی صحت کمزور رہتی ہے تو وہ اس قسم کے کلمات کا بار بار اعادہ اور ان ہی کا ہر وقت تصور کرے گا۔

میری صحت ترقی کر رہی ہے۔ میں بیمار نہیں ہوں۔ میرا مرض دور ہو گیا۔ مجھ پر اب کسی مرض کا حملہ نہیں ہو سکتا وغیرہ — "چونکہ کیفیت دل میں پہلے ہی حاصل ہوتی ہے، اور عامل کے دل میں کوئی دوسرا غیر ضروری خیال نہیں آسکتا، اس لیے بحالیٔ صحت کا خیال ہر وقت قائم رکھنے سے چند روز میں اسے فائدہ محسوس ہونے لگتا ہے۔

اس ابتدائی مشق میں کامیابی حاصل کر لینے کے بعد دوسری بڑی مشقوں کی جانب قدم اٹھایا جاتا ہے، مثلاً اپنے کسی عضو کو سن کر دینا، کسی مقام کے درد کو فوری طور پر دور کر دینا۔ جب اس کی مشق بھی مکمل ہو جاتی ہے تو دوسروں پر توجہ کی جاتی ہے یعنی دوسرے لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرنا، ان پر اثر انداز ہونا، ان کے امراض وغیرہ دور کرنا۔ قوتِ ارادی کا یہ تیسرا ارتقائی دور ختم کر لینے کے بعد عامل اپنی قوت یا ہمت سے بڑے بڑے حیرت انگیز امور انجام دے سکتا ہے۔

تنویم کی طرح تصوف میں بھی اس مقصد کے لیے مختلف اشغال رائج ہیں۔ دونوں طریقوں میں اصولی اختلاف وہی ہے۔ جو میں اوپر بیان کر چکا ہوں، یعنی تنویم کا نصب العین بقائے شخصیت ہے اور تصوف کا نصب العین فنائے شخصیت۔ ماہرِ تنویم اپنی قوتِ ارادی (ول پاور) کو بڑھاتا ہے۔ ہر وقت یہ تصور کر کے کہ مجھ میں یہ طاقت ہے، وہ طاقت ہے، میں یہ کر سکتا ہوں، وہ کر سکتا ہوں، مگر صوفی اپنی "ہمت" کو بڑھاتا ہے اپنی ہستی کو فنا کر کے۔ وہ ہر وقت یہ تصور کرتا ہے کہ میرا وجود در حقیقت میرا وجود نہیں بلکہ مرشد کا وجود ہے، رسولؐ کا وجود ہے، خدا کا وجود ہے اس طرح وہ ہستی کو ہستی عظیم میں فنا کر کے صفات بشری سے منزہ اور صفات الٰہیہ سے متصف ہو جاتا ہے۔

مراقبہ برزخ شیخ ہمت کو بڑھانے کے لیے مبتدیوں کو سب سے پہلے مراقبہ برزخ شیخ کرایا جاتا ہے۔ مرید دو زانو بطریق نشست "ترفصاً" یعنی داہنے پیر کے تلوے کو بائیں پیر کے تلوے پر رکھ کر بیٹھے اور صورت شیخ کا تصور کر کے سوچے، میری شکل مرشد کی شکل اور میری ہستی مرشد کی ہستی ہے۔ اسی طرح مرشد کا جلوہ ہمیشہ اپنے قلب میں مشاہدہ کرے اور ہر وقت یہی سوچے کہ میں ہمہ تن مرشد ہوں۔ کچھ مدت تک مشق کے بعد مرید اپنے مرشد کے کمالات سے متصف ہو جائے گا۔

شغلِ موسوی اس شغل میں شاغل اپنی ہستی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہستی اور ام الدماغ کو کوہ طور تصور کر کے زبانِ قلب سے "یا ہادی" کا ذکر کرے اور یہ سوچے کہ کوہِ طور (ام الدماغ) پر تجلی نازل ہو گی اور خداوند کریم اس سے ہم کلام ہو گا۔

شغلِ محمدیؐ شاغل دونوں کانوں میں انگلیاں دے کر یا انہیں روئی سے بند کر کے دو زانو بیٹھے اور اپنی ہستی کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی مبارک تصور کر کے کسی قدر بلند آواز کے ساتھ درود شریف پڑھنا شروع کرے۔ اس طرح کان میں جو آواز آئے، اسے یہ سوچے کہ خداوند کریم اپنے حبیبؐ پر حضرت جبرئیلؑ کے ذریعے صلوٰۃ و سلام بھیج رہا ہے اور میری زبان حضرت جبرئیلؑ کا مقام ہے۔ اس شغل عظیم کی برکت سے شاغل صفاتِ نبوی سے متصف ہوتا ہے اور درجہ فنافی الرسول حاصل کرنے کے لیے یہ شغل مجرب ہے۔

شغل سر السر طالب تمام موجودات کو اپنی ذات کے اندر متصور کرے اور یہ کہ میں تمام عالم کی روح یعنی روح جمادی، روح نباتی، روح حیوانی اور روح رحمانی ہوں اور تمام مخلوقات کی حقیقت مجھ سے وابستہ ہے۔ بقول حضرت مولانا شاہ نیاز احمد بریلوی رحمہ

من آں نورم کہ اندر لامکاں موجود بودستم
باشراق خودم خود شاہد و مشہود بودستم

بعض صوفیائے کرام مندرجہ بالا شغل کو "شغل کلمۃ الحق" بھی کہتے ہیں۔

مراقبہ توحید ذاتی و توحید صفاتی اس مندرجہ بالا شغل کے علاوہ صوفیوں میں توحیدِ صفاتی و توحیدِ ذاتی کے مراقبے بھی رائج ہیں جن

کی تفصیل میں مناسب نہیں سمجھا اور نہ کسی صاحب کو بغیر مرشد کامل کی اجازت کے دوسروں سے سن کر یا کتابوں میں دیکھ کر یہ مراقبے کرنے ہی چاہئیں۔

مندرجہ بالا اشغال سے سالک کی "ہمت" یا اصطلاح تنویم میں "قوتِ ارادی" اس قدر بڑھتی ہے کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بن جاتا ہے اور اس کا وہ حال ہو جاتا ہے جس کو جناب حضرت مولانا روم نے ارشاد فرمایا ہے ؎

اگر دابرص چہ باشد مردہ نیز
زندہ گردد از فسونِ آں عزیز

۶۔ "توجہ" (مجشن) مندرجہ بالا تمام درجے طے کر لینے کے بعد علم تنویم میں یہ درجہ آتا ہے۔ جب عامل لوگوں کو اپنی توجہ (مجشن) سے متاثر کرتا ہے یا صاف الفاظ میں ان کے دلوں یا دماغوں سے کھیلتا ہے۔ ماہر تنویم معمول پر تنویمی کیفیت طاری کرنے کے لیے اسے طرح طرح کی چیزوں کی طرف بغور دیکھنے کے لیے کہتا ہے اور اپنی قوتِ ارادی سے کام لیتے ہوئے اسے سو جانے کا زبانی حکم بھی بار بار دیتا ہے لیکن صوفی مصنوعی ذرائع کے استعمال اور "سو جاؤ، سو جاؤ" کی رٹ لگانے سے بے نیاز ہوتا ہے۔ وہ ایک نظر اپنے مرید پر تنویمی کیفیت یا استغراق طاری کر دیتا ہے۔ مرید کا قلب اس کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ اسے کشف قلوب ہوتا ہو۔ دوسروں کے خطراتِ قلب اس کے سامنے آئینے کی طرح روشن ہوتے ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں جو خطرہ چاہے پیدا کر دیتا ہے اور جو خطرہ چاہے رفع کر دیتا ہے۔ ماہرِ تنویم کی طرح اسے مرید کو بھی سامنے بٹھانے کی ضرورت نہیں ہوتی سینکڑوں میل کے فاصلے سے بھی اس کے تصرفات کام کرتے رہتے ہیں۔ وہ لوگوں کی اخلاقی کمزوریاں دور کرتا ہے اپنی توجہ کی برکت سے، وہ ان کے امراض رفع کرتا ہے اپنی ہمت سے۔ ماہر تنویم کے لیے تنویم کے ذریعے بعض امراض کا علاج کوئی بڑا کارنامہ ہو تو ہو لیکن صوفی کے لیے یہ بچوں کا کھیل ہے۔ دنیا میں کونسا مرض ہے جسے صوفی نفی اثبات کے ذریعے سلب نہ کر سکے۔ نفی اثبات بھی کیا، صوفی کے ارادے اور صوفی کی نظر سے امراض رفع ہوتے ہیں ؎

جان بفدائے عاشقاں خوش ہوسیست عاشقی
عشق پرست اے پسر باز ہوا ست ماتقے



مُراسلات

طبی درس گاہوں کی پرنسپلی کا مسئلہ

انجمن طبیہ صوبجات متحدہ نے کچھ عرصہ ہوا حکومت یو۔پی سے اس امر کا مطالبہ کیا تھا کہ تمام سرکاری طبی درس گاہوں میں خواہ وہ کالج ہوں یا اسکول، پرنسپل کا عہدہ صرف اطباء کے لیے مخصوص رہنا چاہیے۔ اس سے پہلے سرکاری طبی درس گاہوں میں تو عام طور پر اور کہیں کہیں غیر سرکاری طبی درس گاہوں میں یہ اہم ترین عہدہ ڈاکٹر صاحبان کو سونپا جاتا رہا ہے۔ اس رواج کے نقصانات بخوبی مشاہدے میں آچکے ہیں، اور یہ بات خواہ کسی پر واضح ہو چکی ہے کہ طبی درس گاہوں کی پرنسپلی ڈاکٹر صاحبان کے ہاتھ میں دینا بھیڑ بکریوں کی گلہ بانی بھیڑیوں کو کرانے کے مترادف ہے۔ آج تک یہ سننے میں نہیں آیا کہ کسی میڈیکل کالج کی پرنسپلی یا پروفیسری تو درکنار، اس کی کسی انتظامی کمیٹی میں یا وزیٹرز کی فہرست ہی میں کسی دیسی طب کے حامل کا نام رکھا گیا ہو۔ جب ڈاکٹروں کا ہمارے ساتھ یہ سلوک ہے تو آخر اس کی کیا وجہ کہ ہم اپنی طبی درس گاہوں کی سب سے اہم جگہ پورے اعتماد کے ساتھ اُن کے حوالے کر دیں۔

حضرات اطباء کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ انجمن کی اس ضروری تحریک کی تائید میں جابجا جلسے کریں، اخبارات میں مضامین چھپوائیں اور ان کی نقول حکومت کو روانہ کریں تاکہ حکومت اپنی مروجہ پالیسی پر نظر ثانی کرے اور انجمن کے اس مطالبہ کو جو ہر لحاظ سے معقول ہے تسلیم کرے جبکہ جرائد سے بھی اس سلسلے میں پرزور مضامین لکھنے کی استدعا کی جاتی ہے۔

(حکیم عبدالقوی دریابادی، جوائنٹ سکرٹیری انجمن طبیہ، لاہور)

لکھنؤ میں طبی اسپتال کا قیام

(ایک نامہ نگار کے قلم سے)

طب کی ترقی سے دلچسپی رکھنے والے حلقوں میں یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی کہ طب کے ایک مشہور مرکز لکھنؤ میں صوبہ کی گورنمنٹ کے زیر اہتمام ایک طبی اسپتال کا افتتاح، یکم جولائی ۱۹۴۰ء کو عمل میں آیا ہے۔ اس اسپتال کا خاص مقصد، گورنمنٹ طبی اسکول لکھنؤ کے طلبہ کی علمی اور تجربی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ اسکول کے لائق پرنسپل حکیم محمد امین صاحب دریابادی فاضل الطب و الجراحت (دہلی)، ایم۔ ڈی (جرمنی) اس شفاخانے کے انچارج مقرر ہوئے ہیں۔ اسٹاف میں سرجیکل اغراض کے لیے ڈاکٹر محمد عظیم صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ اسپتال کے قیام پر ابھی چند ہفتے ہی گزرے ہیں لیکن مریضوں کی تعداد میں برابر اضافہ ہو رہا ہے روزانہ مریضوں کا اوسط تین سو سے زیادہ ہو چکا ہے جس میں ہر فرقہ ملت کے افراد شامل ہیں۔ اس شفاخانے کی یہ کامیابی اس کے عملہ کارکن کی ہردل عزیزی اور کارکردگی کا بیّن ثبوت ہے۔ لیکن ہمیں یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی کہ صوبے کی حکومت نے اس اسپتال کے مصارف کے لیے جو رقم منظور کی ہے، وہ اسپتال کی ضروریات اور اس کی حاضری کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے۔ اور مریضوں کی اس روز افزوں تعداد کی ضروریات ہرگز اس سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ حکومت ایلوپیتھک اسپتالوں میں جس قدر بے دریغ روپیہ صرف کر رہی ہے اس کا عشر عشیر بھی اگر اس طبی اسپتال کی اعانت پر صرف کیا جائے تو مخلوق خدا کی کہیں زیادہ خدمت نہایت کم خرچ میں انجام پا سکتی ہے۔ تمام طبی انجمنوں اور بہی خواہانِ طب سے استدعا ہے کہ وہ حکومت کی توجہ اس اسپتال کی پوری مالی اعانت کی طرف منعطف کرائیں تاکہ یہ ادارہ اور زیادہ مفید ثابت ہو سکے۔

نتائج امتحانات سالانہ جامعہ طبیہ، دہلی

جماعت اوّل سنہ ۱۹۴۰ء

نام اُمیدوار	نتیجہ	کیفیت
عبدالتوّاب	کامیاب	اوّل
محمد گل	"	دوم
عبدالحمید دیوبندی	"	سوم
محمد علی	"	
فضل اللہ	"	منافع و تشریح باقی
عبدالحمید سہارنپوری		ضمیمہ شرح اسباب
آفتاب احمد	کامیاب	
برہمدت شرما	"	
رادھے لال	"	
فضل محمد		ضمیمہ شرح اسباب
سجاد احمد	کامیاب	

جماعت دوم سنہ ۱۹۴۰ء

نام اُمیدوار	نتیجہ	کیفیت
عبدالحمید برمی	کامیاب	اوّل
گوردواس مل	"	دوم
رئیس احمد	"	سوم
عبدالباسط خاں	"	
محمد اقبال		ضمیمہ مطب
عبدالرحیم صواتی	ضمیمہ	شرح اسباب طب قانونی حفظان صحت مطب
محمد سرور	کامیاب	
سید ظہیر الحسن	کامیاب	
مسیح الزماں	"	
اکرام احمد	"	
محمد عدنان		ضمیمہ شرح اسباب

نام	نتیجہ	کیفیت	نام	نتیجہ	کیفیت
محمد عباس		ضمیمہ شرح اسباب	عبدالکریم انصاری	ضمیمہ	شرح اسباب وطب قانونی
محمد ابراہیم	کامیاب	تشریح، نفیسی باقی	زروغ الرحمٰن	کامیاب	
نذیر احمد	کامیاب		امین حسن	”	
عبدالواحد خاں		ضمیمہ شرح اسباب	سید خلیل احمد		
عبدالغفار		ضمیمہ منافع الاعضاء	عبدالقوی	کامیاب	مطب باقی
محمد عبدالرحیم		منافع الاعضا باقی	منور چشتی	”	
محمد جابر	کامیاب	تشریح باقی	مولوی عبداللہ جان	”	
عبدالغفور سہسوانی		ضمیمہ علم الادویہ	ابرار النبی		ضمیمہ شرح اسباب
رام چندر سہائے	کامیاب	شرح اسباب باقی	پنڈت رادہا کشن	کامیاب	
نجم الحسن	”	شرح اسباب باقی	محمد یوسف خاں	”	باقی شرح اسباب ومطب
سری رام	”	شرح اسباب باقی	یوسف عزیز خاں	”	تشخیص عملی وطب قانونی
عبدالمتین	”	شرح اسباب تشریح باقی	سرکار حیدر		ضمیمہ طب قانونی
محمد انوار اللہ		ادویہ میں کامیاب	عبدالواحد	کامیاب	تشخیص عملی طب قانونی
محمود خاں	کامیاب	شرح اسباب، نفیسی باقی	عبدالحلیم	ضمیمہ	طب قانونی، مطب اور فن الولادت
عبدالرشید	”	شرح اسباب ادویہ باقی	شیر عالم	کامیاب	امتحان ضمیمہ شرح اسباب اول و دوم
ارتضاء الرحمٰن		ضمیمہ تشریح			

جماعت سوم سنہ ۱۹۴۰ء

نام	نتیجہ	کیفیت
انور چشتی	کامیاب	اول
محمد قاسم	”	دوم
ہاشم بیگ	ضمیمہ	کلیات قانون
رامیشور دیال	”	حمیات قانون
سید اشرف علی	کامیاب	

نتیجہ امتحان سالانہ "پرائیویٹ امیدواران" جامعہ طبیہ دہلی سنہ ۱۹۴۰ء

نام	نتیجہ	کیفیت
رام بھایا	کامیاب	
مہندر سنگھ	”	
محمد ظفر اللہ	ضمیمہ	طب قانونی، منافع الاعضا، حمیات قانون
علی انور سندھی	کامیاب	
ابوالفضل خاں	”	
دینیدیال جین	”	

(مہتمم، جامعہ طبیہ، دہلی)

گوشوارہ نتائج امتحان سالانہ آصفیہ طبیہ کالج گورنمنٹ بھوپال، بابت سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء

نمبر شمار	نام طلباء مع ولدیت	سکونت	نام جماعت	رول نمبر	مجموعی نمبر	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن	نتیجہ
۱	عبدالحیٔ ولد عبدالوہاب صاحب	بھوپال	اول عربی	۲	۷۰۰	۴۳۲	سیکنڈ	پاس
۲	شفیق الحسن ولد حکیم سید محمود الحسن صاحب	بھوپال	اول اردو	۳	۷۰۰	۴۹۸	فرسٹ	پاس
۳	محمد یوسف ولد شیخ یحییٰ العماد صاحب	”	دوم عربی	۴	۵۰۰	۳۴۲	”	”
۴	محمد خلیل ولد عبداللہ صاحب	بنّوں	”	۵	۵۰۰	۳۰۳	سیکنڈ	”
۵	زرولی خاں ولد مراد علی خاں صاحب	”	دوم اردو	۷	۵۰۰	۳۷۸	فرسٹ	”
۶	ممتاز حسین ولد سید قربان حسین صاحب	بمبئی	”	۱۱	۵۰۰	۳۴۰	”	”
۷	محمد نعیم ولد شیخ یحییٰ العماد صاحب	بھوپال	”	۸	۵۰۰	۳۱۹	سیکنڈ	”
۸	محمد حنیف ولد حکیم محمد شریف صاحب	”	”	۶	۵۰۰	۳۱۰	”	”
۹	صابر حسین ولد ضامن حسین صاحب	”	”	۱۰	۵۰۰	۲۷۹	تھرڈ	”
۱۰	محمد ہارون ولد خواجہ محمود صاحب	ترکستان	سوم عربی	۱۲	۴۰۰	۱۵۲	”	”
۱۱	بشیر محمد ولد وزیر محمد صاحب	بھوپال	سوم اردو	۱۳	۴۰۰	۲۱۴	سیکنڈ	”
۱۲	غلام عباس ولد فدا حسین صاحب	”	چہارم عربی	۱۶	۶۰۰	۴۱۴	فرسٹ	”
۱۳	مطلوب الحسن ولد سید مقبول حسن صاحب	چاندپور	”	۱۵	۶۰۰	۴۰۶	”	”
۱۴	نور محمد ولد محمد صاحب	ترکستان	”	۱۴	۶۰۰	۴۰۴	”	”
۱۵	غلام محمد ولد غلام غوث صاحب	لائل پور	چہارم اردو	۱۸	۶۰۰	۳۹۷	”	”
۱۶	شیر محمد خاں ولد منشی بشیر محمد خاں صاحب	بھوپال	”	۱۹	۶۰۰	۳۳۶	تھرڈ	”
۱۷	انوار احمد ولد منشی قائم الحق صاحب	”	”	۱۷	۶۰۰	۲۸۷	”	”
۱۸	سعید الرحمٰن خاں ولد منشی محی الرحمٰن خاں	”	”	۲۰	۶۰۰	۲۸۷	”	”

سکرٹری آصفیہ طبیہ کالج، بھوپال

الامراض والعلاج : چیچک

از جناب حکیم مولوی فضل الرحمٰن خاں صاحب، نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد دکن

مرض چیچک کے تاریخی حالات چیچک کی ابتدا کب ہوئی؟ یہ اب تک بالکل نامعلوم ہے۔ بقراط اور جالینوس نے ایک دانے دار بخار کو بیان کیا ہے جس کو چیچک کہا جا سکتا ہے۔ جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چیچک کا حال سب سے پہلے چینیوں نے اپنی پرانی طبی کتابوں میں لکھا۔ چناں چہ چین کے دارالسلطنت پیکن کے شاہی عجائب خانے کی طبی یادداشت کی شکل میں جو کتاب موجود ہے، اس میں چیچک کی علامات کی تفصیل اس طرح لکھی ہوئی ہے :-

"اس مرض میں بخار ہوتا ہے پھر دانے نکلتے ہیں۔ دانوں میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ پھٹے ہو جاتے ہیں اور پھر کھرنڈ بن جاتے ہیں" اس طبی یادداشت کے مطابق چین میں چیچک کی بیماری ۱۱۲۲ سال قبل مسیح ظاہر ہو چکی تھی، اور ۵۹۰ سال قبل مسیح اس بیماری کا علاج چیچک کے دانوں کے کھرنڈ سے ٹیکا لگا کر کیا جانے لگا تھا۔

اس بیان سے معلوم ہوا کہ اب سے تقریباً ڈھائی ہزار سال پہلے چیچک کے مادّے سے ٹیکا لگانے کا عمل چیچک کو روکنے کے لیے دریافت ہو چکا تھا۔ ہندوستان قدیم میں بھی چیچک دریافت ہو چکی تھی۔ اس کے باشندے ایک دیوی کی پرستش کرتے تھے، جس کے متعلق ان کا یہ خیال تھا کہ یہ مرض چیچک کی دیوی ہے۔

چناں چہ چین اور ہندوستان میں نہایت ہی قدیم زمانے سے چیچک کے مادّے سے ٹیکا لگانے کا عمل رائج تھا۔ ہندوستان میں ٹیکا لگانے کا عمل صرف مذہبی پنڈت اور پیشوا کیا کرتے تھے، جس کے دوران میں وہ بہت سے مذہبی رسوم بھی ادا کیا کرتے تھے۔

مورخین یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ وسطی افریقہ کے باشندوں میں زمانۂ تاریخ سے پہلے چیچک کی بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ پھر افریقہ سے غالباً بحر احمر کے راستے سے ہوتی ہوئی عرب کے قبائل میں پہنچی۔ اس کے بعد سنہ ۵۶۹ء میں، جب کہ حبش کی فوج شہر مکہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھی۔ فوج میں چیچک کی بیماری خوب پھیل گئی جس کی وجہ سے بہت سے سپاہی مر گئے اور آخر یہ محاصرہ اٹھانا پڑا لیکن چیچک کی صحیح علامات سب سے پہلے، بغداد کے طبیب محمد ابن ذکریا رازی نے سنہ ۹۱۰ء میں بیان کیں اس کے بعد سب سے پہلے شیخ الرئیس نے چیچک اور خسرہ کا فرق بیان کیا۔ (شیخ الرئیس کی پیدائش سنہ ۹۸۰ء وفات سنہ ۱۰۳۷ء) تقریباً اسی زمانے میں ایک انگریز طبیب بالڈ نامی نے چیچک کے لئے لفظ "پوکا" استعمال کیا۔ غالباً چیچک کی تفصیل محمد ابن ذکریا رازی کی تصانیف اور شیخ کے قانون سے یورپ میں پہنچ گئی ہوگی۔ عربی قبائل میں وسطی افریقہ سے چیچک کی وبا آنے کے بعد عرب کے قرب و جوار کے ممالک میں یہ بیماری پھیلنی شروع ہو گئی اور پھر وہاں سے ایشیائے کوچک، شمالی افریقہ یعنی طونس، طرابلس، الجزائر اور مراکو ہوتی ہوئی غالباً جبل الطارق (جبرالٹر) کے راستے سے یورپ پہنچی۔ چناں چہ فرانس میں سنہ ۵۴۱ء میں یہ وبائی شکل میں ظاہر ہوئی اور پھر گیارھویں صدی کے بعد چیچک کے وبائی حملے یورپ میں خوب ہوتے رہے۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور وبا وہ ہے جس کو کارتھیج کے طبیب کانسٹنٹینس افریکانس نے بیان کیا۔ یہ طبیب وہ ہے جس نے سالرنو کے طبی دارالعلوم میں مدت تک طب عربی کی تعلیم دی۔ پھر بارھویں صدی عیسوی میں صلیبی لڑائیوں کے ذریعے سے چیچک کی وبا کو پھیلنے میں خاصی مدد ملی۔ سنہ ۱۲۴۱ء میں نارمنوں نے جب انگلستان پر حملہ کیا تو ان کے ذریعے سے انگلستان میں چیچک کا ظہور ہوا اور اسی زمانے میں یہ ڈنمارک میں بھی پھیلی ہوئی تھی۔ جرمنی میں سنہ ۱۴۹۳ء میں یہ بیماری ظاہر ہوئی۔ اس کے کچھ مدت بعد روس اور سویڈن میں پھیلی اور سنہ ۱۵۲۴ء سے لے کر سنہ ۱۵۸۹ء تک اس کے حملے اٹلی، فرانس اور ہالینڈ میں ہوتے رہے۔

امریکہ میں کولمبس کے پہنچنے کے کچھ عرصے بعد چیچک شروع ہو گئی۔ سنہ ۱۵۱۷ء میں سان ڈومنگو میں پھیلی، وہاں سے کیوبا

ہوتی ہوئی میکسیکو میں پہنچی۔ میکسیکو میں اس شدت کا حملہ ہوا کہ بہت ہی قلیل مدت میں تقریباً پینتیس لاکھ آدمی چیچک کے مرض سے ضائع ہو گئے۔

کیوٹو میں ۱۷۰۷ء میں ساٹھ ہزار آدمی اس مرض سے ضائع ہوئے۔ شمالی امریکہ میں چیچک کے ظاہر ہونے کا سبب افریقہ سے غلاموں کی تجارت ہوئی۔ سترھویں اور اٹھارھویں صدی چیچک کے شباب کا زمانہ بھی جاتی ہیں۔ چیچک کے تاریخی حالات کے سلسلے میں ڈاکٹر ٹائس نے اپنی تالیف "پریکٹس آف میڈیسن" جلد سوم طبع اوّل کے صفحہ ۲۱۰ پر لکھا ہے کہ چیچک اور خسرہ میں تفریق کرنے والا پہلا طبیب شیخ الرئیس تھا اور صفحہ ۲۱۱ پر یہ تحریر کیا ہے کہ "خسرہ اور چیچک میں سب سے پہلے ڈاکٹر سڈن ہم نے تفریق کی ہے" حالاں کہ ڈاکٹر سڈن ہم اٹھارویں صدی کے اطبا میں سے ہے اور اس سے پہلے دسویں صدی میں شیخ الرئیس خسرہ اور چیچک میں بہ قول ڈاکٹر ٹائس تفریق کر چکا تھا۔ اس قسم کے مغالطے یورپ کے ڈاکٹروں نے مختلف امراض کے متعلق پیدا کیے ہیں، جن سے ان کا مقصد صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اکتشافات جو طب عربی کے حامیین نے صدیوں پہلے کیے تھے، ان کو اپنے بزرگوں کی طرف منسوب کریں جو سینکڑوں برس بعد پیدا ہوئے اور جنہوں نے رازی، شیخ الرئیس، ابوالقاسم زہراوی کی تصانیف کا مطالعہ کرنے سے اُن کی تحقیقات اور اکتشافات کو معلوم کیا اور پھر نہایت ہی چالاکی سے اُن کو اپنی طرف منسوب کر لیا۔

اس قسم کی چالاکیوں کی مثالیں طب کی تاریخ میں بے شمار ملتی ہیں لیکن ڈاکٹر ٹائس نے تو غضب ہی کر دیا کہ صفحہ ۲۱۰ پر شیخ الرئیس کو خسرہ اور چیچک میں تفریق کرنے کا سہرا عطا کیا اور پھر ایسے بھولے کہ فوراً صفحہ ۲۱۱ پر یعنی اگلے ہی صفحے پر اس اکتشاف کا سہرا ڈاکٹر سڈن ہم کے سر پر رکھ دیا۔

سڈن ہم کے متعلق ڈاکٹر ٹائس یہ بھی لکھتے ہیں کہ وہ چیچک کے متعدی ہونے کا قائل نہ تھا، بلکہ اس کا خیال یہ تھا کہ چیچک حقیقت میں طبیعت مدبرۂ بدن کی جسم سے فضلات خارج کرنے کی ایک تدبیر ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ چیچک کے متعلق شیخ کا نظریہ سڈن ہم تک پہنچ چکا تھا۔ کیوں کہ شیخ سڈن ہم سے آٹھ سو سال پہلے اپنی کتاب قانون میں لکھ چکا تھا کہ فضلات طمثیہ کے بقیہ کو، جو جنین اپنی ماں سے حاصل کرتا ہے، طبیعت مدبرۂ بدن چیچک کی شکل میں خارج کر کے جسم کو اُن سے پاک کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سڈن ہم نے اٹھارویں صدی عیسوی میں شیخ کے اس نظریہ کو قانون میں دیکھ کر پسند کیا تھا اور اس کو اپنا نظریہ ظاہر کیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ چیچک اور خسرہ کی تفریق بھی سڈن ہم نے شیخ کے قانون سے دریافت کی تھی اور پھر ان دونوں نظریوں کو اپنی طرف منسوب کر دیا۔ اس کے بعد طبی مورخ بھی شیخ کے نظریات سڈن ہم کی طرف منسوب کرتے رہے۔ اور اس بھونڈے پن سے کہ ایک صفحے پر تو ان نظریات کو شیخ کے نظریات تسلیم کر لیا اور دوسرے صفحہ پر سڈن ہم کو ان کا مکتشف ظاہر کیا۔ یہ بھی "دروغ گو را حافظہ نباشد" کی ایک اچھی مثال ہے۔ اٹھارویں صدی عیسوی کے آخر سے جب کہ ڈاکٹر جینر نے چھدری بقری (گائے کی چیچک) کے مادّے سے ٹیکا لگانے کا اکتشاف کیا تھا، چیچک کے حملے خفیف ہونے لگے اور جیسے جیسے چیچک کے ٹیکے کے طریقے میں ترقی ہوتی رہی اور اس کا لگانا قانوناً لازمی کر دیا گیا ویسے ویسے چیچک کی وبا میں نمایاں کمی ہوتی رہی۔

چیچک پر بھی مورکادہ مقولہ صادق آتا ہے جو اُس نے ۱۸۱۵ء میں کہا تھا کہ "امراض متعدیہ بالکل ہم اور غیر معلوم طور پر پیدا ہوتے ہیں اور غیر محدود طور پر پھیلتے ہیں لیکن ان کے انسداد میں سمجھ سے کام لیا جائے تو حکومتوں کی طرح ان کو بھی اپنے قبضہ اور اقتدار میں لایا جا سکتا ہے اور پھر آخر کار انحطاط پیدا ہو کر اُن کا زوال ہو جاتا ہے۔ چناں چہ چیچک بھی اپنے ابتدائی مدارج حیات طے کر چکی ہے اور اب انحطاط اور زوال کی آخری منزل کو عبور کر رہی ہے۔"

چیچک کے ٹیکے کے تاریخی حالات

جیسا کہ چیچک کے تاریخی حالات کے سلسلے میں بیان کیا گیا ہے، انسانی چیچک کے مادّے سے ٹیکا لگانے کا عمل زمانۂ قدیم سے رائج تھا۔ چیچک کے ٹیکے کی طرف اس زمانے کے لوگوں کا ذہن اِس طرح منتقل ہوا کہ جب ان کے مشاہدے میں بار بار ایسے اتفاقات آئے کہ جس شخص کو ایک مرتبہ چیچک نکل آیا کرتی تھی اس کو دوبارہ نہیں ہوتی تھی، تو انہوں نے چیچک کے کھرنڈ لے کر مصنوعی طور پر چیچک پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اور جن لوگوں کے انہوں نے اس طرح ٹیکا لگایا ان کو یا تو چیچک نہیں نکلی اور نکلی بھی تو خفیف قسم کی۔

چیچک کے مادّے سے ٹیکا لگانے کا عمل سب سے پہلے غالباً چینیوں نے معلوم کیا تھا۔ چنانچہ وہ چیچک کا ٹیکا اس طرح لگایا کرتے تھے کہ چیچک کے دانوں کے کھرنڈ لے کر اس کے ساتھ مشک ملاتے تھے اور پھر اُس کو روئی میں لپیٹ کر برسوں ایک جگہ رکھا رہنے دیتے تھے اور پھر مختلف جڑی بوٹیوں کی دُھونی دیتے تھے۔ اِس تدبیر سے ان کا مقصد یہ تھا کہ چیچک کا زہر یا سمّیت ہلکی ہو جائے۔ اس کے بعد اس کو اس شخص کی ناک میں رکھتے تھے جس کو چیچک سے محفوظ رکھنا مدّنظر ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ اس شخص کو ایک قمیص بھی پہنا دیتے تھے جس کے اندرونی جانب چیچک کے دانوں کی پیپ لگا دیا کرتے تھے۔ ہندوستان میں انسانی چیچک کے مادّے سے ٹیکا لگانے کا طریقہ، عمل چین سے زیادہ بہتر تھا۔ اس کی صورت یہ تھی کہ چیچک کے مادّے کو بازو کے اوپر سوئی سے داخل کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ سوئی کے ذریعے سے بازو پر پندرہ سولہ خراشیں پیدا کر کے اُن پر چیچک کے مادّے میں روئی کا پھویا بھگو کر رکھ دیتے تھے۔ پھر اس کے اوپر گنگا جل چھڑک دیا کرتے تھے۔ چیچک کا وہ مادّہ جو ٹیکے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا کم از کم ایک سال پرانا ہوتا تھا اور یہ مادّہ ان لوگوں سے حاصل کیا جاتا تھا، جن کے ٹیکہ لگانے کے بعد چیچک نکلا کرتی تھی۔ ان لوگوں سے نہیں لیا جاتا تھا جن کو خود بخود چیچک نکلتی تھی۔ ٹیکا لگے ہوئے شخص کو ہدایت کر دی جاتی تھی کہ وہ کھلی ہوا میں رہے اور کسی سے گفتگو نہ کرے اور غذا میں صرف پھل، چاول اور دوسری جلد ہضم ہونے والی چیزیں استعمال کرے۔ سوئی کے ذریعے سے بازو پر خراش پیدا کر کے ٹیکا لگانے کا طریقہ، ایران، افغانستان، آرمینیا، سرکیشیا اور جارجیہ وغیرہ میں بھی رائج تھا۔ سرکیشیا، اور جارجیہ میں تین سوئیوں کو ایک جگہ باندھ کر اُن سے بازو گودتے تھے اور کئی مقامات پر خراشیں پیدا کر کے چیچک کا مادّہ گودی ہوئی جگہ پر لگاتے تھے۔

چیچک کے دانے کے کھرنڈ سے ٹیکا لگانے کا عمل جو مشرق سے شروع ہوا تھا (یعنی چین اور ہندوستان سے) وہ رفتہ رفتہ افریقہ کے شمالی ساحل کے ممالک میں ہوتا ہوا یورپ پہنچا۔ چنانچہ اٹلی، فرانس، جرمنی، سوئیڈن، ڈنمارک اور ساؤتھ ویلز میں چیچک کے دانوں کے کھرنڈ سے ٹیکا لگانے کا عمل کثرت سے رائج ہو گیا۔ غالباً سب سے پہلے چیچک کے ٹیکے کی تحریک برطانیہ کے سفیر متعینہ قسطنطنیہ کی بیگم لیڈی ورٹلی مانٹی گو نے کی تھی۔ اس نے قسطنطنیہ سے اپنے دوستوں کو چیچک کے ٹیکے کی تعریف میں اور اس کے لگانے کی ترکیب میں خطوط لکھے، جن میں یہ بھی لکھا تھا کہ میں نے اپنے دو بچوں کو چیچک کا ٹیکا لگوایا، جس کی وجہ سے وہ چیچک سے محفوظ رہے۔ اس ٹیکے کا طریقہ یہ تھا کہ سوئی سے بچے کے بازو پر چند خراشیں پیدا کر کے ان پر چیچک کے دانوں کا سیّال حصّہ لگا دیا جاتا تھا لیکن اس میں نقص تھا کہ اس سے بعض صورتوں میں بچوں کو چیچک نکل آیا کرتی تھی اور پھر وہ چیچک دیگر بچوں اور اشخاص میں پھیل کر وبائی شکل اختیار کر لیتی تھی۔ اس کے بعد ڈاکٹر جینر نے گائے کی چیچک کے مادّے سے ٹیکا لگانے کا عمل دریافت کیا جو انسانی چیچک کے مادّے سے ٹیکا لگانے کے عمل سے زیادہ مفید اور بے ضرر ثابت ہوا اور جو اب تک رائج ہے۔

اس ٹیکے کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ گائے کی چیچک کے متعلق عرصے سے یہ بات معلوم تھی کہ وہ ایک گائے

سے دوسری گائے کو لگ جاتی تھی، نیز گائے سے انسان میں بھی پہنچ جاتی تھی۔ چنانچہ جو لوگ گائے کا دودھ دوہنے کا کام کرتے تھے، اُن کی انگلیوں پر گائے کے تھنوں کے دانوں سے عدوی ہوکر دانے نکل آیا کرتے تھے اور پھر خشک ہو جاتے تھے۔ گائے کے تھنوں کے دانوں سے عدوی ان لوگوں کو ہوا کرتا تھا جن کی انگلیوں میں خراشیں ہوتی تھیں یا ان کے ہاتھ کی جلد کسی مقام پر چھل جایا کرتی تھی۔ اور اس خراش والے مقام یا چھلے ہوئے حصے میں گائے کے تھنوں سے گائے کی چیچک کا مادہ لگ جایا کرتا تھا، جس سے دانے نکل آیا کرتے تھے، کیوں کہ صرف تعدّی کے مقام پر دانے نکلتے تھے اور باقی جسم بالکل محفوظ رہتا تھا۔ ڈاکٹر جے نر کے ٹیکے کے اکتشاف سے بہت مدّت پہلے یہ بات عام طور پر مشہور تھی اور لوگوں کے تجربات اور مشاہدات میں آچکی تھی کہ جن لوگوں کو گائے کے تھنوں سے چیچک کا مادّہ پہنچ کر تعدّی کے مقام پر دانے نکل آتے تھے وہ لوگ چیچک کے مرض سے محفوظ ہو جایا کرتے تھے۔

سنہ ۱۷۶۶ء میں ڈاکٹر جے نر نے، جب کہ وہ طبّ کی تحصیل میں مصروف تھا، ایک گوالن کو یہ کہتے سنا کہ میرے اب چیچک نہیں نکلے گی، کیوں کہ مجھے گائے کی چیچک نکل چکی ہے۔ گوالن کے اس فقرے کا جے نر پر بہت گہرا اثر ہوا اور اس نے اسی روز سے اس بات پر غور کرنا شروع کر دیا کہ گائے کی چیچک اور انسانی چیچک میں ضرور کچھ تعلق ہے۔ چناں چہ بیس سال سے کچھ زیادہ مدت تک جے نر ان تمام تدابیر اور ذرائع کو معلوم کرتا رہا جو اس زمانے میں چیچک سے حفاظت کے لیے اختیار کی جاتی تھیں اور پھر اس نے اپنے ذاتی تجربات اس طرح شروع کیے کہ سولہ آدمی ایسے منتخب کیے کہ جن کو پہلے گائے کی چیچک نکل چکی تھی۔ اُن کے جسم میں انسانی چیچک کی لمف داخل کی۔ لیکن ان سولہ آدمیوں میں سے کسی کو بھی چیچک نہیں نکلی۔ اس کے بعد ۱۴ مئی سنہ ۱۷۹۶ء کو جے نر نے آٹھ برس کے ایک لڑکے جیمس اپفس کو ایک گوالن کی لڑکی سارہ کے ہاتھوں کے گائے کی چیچک کے دانوں میں سے رطوبت (لمف) لے کر ٹیکا لگایا۔ اس ٹیکے سے لڑکے کے گائے کی چیچک نکل آئی۔ اس کے بعد اسی لڑکے کے جے نر نے انسانی چیچک کی رطوبت (لمف) سے ٹیکا لگایا، لیکن اس کو انسانی چیچک نہیں نکلی۔ اس کے بعد اسی قسم کا ایک اور تجربہ کیا۔ اس کا نتیجہ بھی وہی نکلا جو پہلے کے تجربے کا تھا۔ ان تجربات سے اس نے ثابت کیا کہ گائے کی چیچک نہ صرف گائے سے انسان میں پہنچ سکتی ہے بلکہ انسان میں پہنچنے کے بعد اس انسان سے دوسرے انسان میں بھی پیدا ہو سکتی ہے، اور جس طرح گائے کی چیچک کی لمف سے ٹیکا لگانے سے انسانی چیچک سے حفاظت ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر گائے کی چیچک کسی انسان کو ہو جائے اور اس کے دانوں میں سے لمف لے کر کسی دوسرے انسان کے اس سے ٹیکا لگایا جائے تو یہ ٹیکا بھی انسانی چیچک کے حملے سے اس کو محفوظ کر دے گا۔ اس طرح بہت سے تجربات کرنے کے بعد سنہ ۱۷۹۸ء میں ڈاکٹر جے نر نے اپنے تجربات کے نتائج شائع کیے، جس کے بعد یہ طریقہ تمام دنیا میں پھیل گیا اور بنی نوع انسان کو اس خبیث مرض سے بڑی حد تک محفوظ کر دیا۔ ڈاکٹر جے نر کے اس اکتشاف پر انگلستان میں بھی مخالفین نے بہت سے اعتراضات کیے اور اس کے اندر نقائص ظاہر کیے اور اب بھی یورپ میں ایسے لوگ موجود ہیں، اگرچہ بہت کم ہیں، جو ٹیکے کے مخالف ہیں۔ اور ہندوستان میں تو ایسے لوگ بہت کثرت سے ہیں جو ٹیکے کو پسند نہیں کرتے۔ اس طبقے میں عورتیں بہت زیادہ ہیں، جو اپنی اندھی محبت کی وجہ سے اپنے بچوں کے لیے چیچک کے ٹیکے کی تکلیف برداشت نہیں کرتیں، لیکن چیچک کی بیماری اور اُس کے خطرناک نتیجے اپنی حماقت کی وجہ سے برداشت کرنے کے لیے تیار ہو جاتی ہیں۔



باب الصحت — دانتوں کی صفائی

از جناب ڈاکٹر گنیش داس صاحب اسپچ ویلیٹ - آر - ایس - اے (لندن) ایم - پی - ایل - ڈی - ایس - دریا گنج ، دہلی

دانتوں کو عمدہ حالت میں رکھنے کے لئے ان کو روزانہ صاف کرنا نہایت ضروری ہے۔ کھانا کھانے کے بعد دانتوں پر ایک پتلی سی تہ کھانے کے ذروں کی جم جاتی ہے۔ اگر اسے روزانہ صاف نہ کیا جائے تو ذرے سڑ کر سب قسم کے امراض دانتوں میں پیدا کر دیتے ہیں۔ دانت صاف کرنے کے لئے آج کل لوگ مختلف ذریعے استعمال کر رہے ہیں۔ بہت سے لوگ داتن (مسواک) کرتے ہیں۔ بہت سے برش اور پیسٹ کا استعمال کرتے ہیں اور کچھ لوگ کسی منجن کا استعمال کرتے ہیں۔ لیکن سب سے بہتر طریقہ داتن کا ہے۔ ہمارے بزرگوں نے جتنی بھی باتیں جاری کیں وہ سب کسی اصول پر مبنی ہیں۔ مگر آج کل مغربی تہذیب نے ہم میں بہت سی بری عادتیں ڈال دی ہیں۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ہم اپ ٹو ڈیٹ ہیں اور کسی اپ ٹو ڈیٹ چیز کا استعمال کریں گے۔ داتن کرنا انہیں اپنی بے عزتی معلوم ہوتی ہے۔

برش کے نقصانات - برش میں سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ ایک روز کام لینے کے بعد دوسرے دن استعمال کرنے سے پہلے جب تک اس کو آدھے گھنٹے تک ابلتے پانی میں نہ ڈالا جائے وہ استعمال کے قابل نہیں ہوتا۔ کیونکہ بغیر کھولائے برش میں بہت سے جراثیم ہو جاتے ہیں اور وہی بڑھتے بڑھتے بہت سی بیماریوں کا سبب بن جاتے ہیں۔ اس کے برخلاف داتن جو ایک زندہ پیڑ کا حصہ ہے، اس قسم کے خطروں سے محفوظ ہوتی ہے۔

داتن کرنے سے پہلے اسے خوب چبانا پڑتا ہے۔ چبانے سے منہ کے عضلات اور جبڑے کی ہڈی کی کسرت ہو جاتی ہے۔ اور اس سے ہمارے منہ کے عضلات ٹھیک رہتے ہیں۔ چہرے پر جھریاں وغیرہ جلدی نہیں پڑتیں۔ بہت سے آدمیوں کے دانت آگے پیچھے ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا جبڑا نرم چیزوں کے استعمال کی وجہ سے پورا نہیں بڑھتا۔ اگر یہ لوگ شروع سے ہی داتن کے عادی ہوتے تو ان کے جبڑے کی ہڈی پورے طور پر بڑھتی اور ان کے دانت بہت خوب صورت اور مضبوط ہوتے۔

داتن کرنے سے خوب تھوک بہتا ہے اور یہ بہت مفید بات ہے۔ دانتوں میں خوراک کے ذرے رہ کر جب سڑتے ہیں تو وہ ایک تیز آب بناتے ہیں جسے "لیکٹک ایسڈ" کہتے ہیں۔ تھوک کی تاثیر کھاری سی ہے۔ داتن کرنے سے جتنا تھوک بہتا ہے وہ دانتوں میں کیڑا (لیکٹک تیزاب جو دانت کو کھا جاتا ہے جسے ہم کیڑا لگنا کہتے ہیں) لگنے سے روکتا ہے۔ دوسرے جتنا تھوک بہتا ہے اتنا ہی معدے میں گیسٹرک جوس یعنی کھانے کو ہضم کرنے والا اور بھوک لگانے والا رس بنتا ہے۔ اس لئے آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ جس دن آپ داتن کرتے ہیں اس دن آپ کو بھوک زیادہ لگتی ہے۔ داتن بھوک کو تیز کرتی ہے۔ یہ باتیں برش میں نہیں پائی جاتیں۔ داتن میں جو سخت ریشے ہوتے ہیں وہ تو برش کا کام کرتے ہیں۔ اور اس کے اوپر جو چھلکا ہوتا ہے اس میں جراثیم کو ہلاک کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ وہ چھلکا ایک قسم کے پیسٹ کا کام کرتا ہے۔ اس طرح جب ہمیں قدرتی برش اور پیسٹ مل سکتا ہے تو نقلی برش اور پیسٹ کو خریدنا گویا مصیبت کو مول لینا ہے۔

برش اندر اور باہر دانتوں کے سب حصوں کو صاف نہیں کر سکتا۔ مگر داتن دانتوں کے اندر اور باہر سب حصوں پر پہنچ سکتی ہے۔ اس سے دانت بخوبی صاف کئے جا سکتے ہیں۔

جب میں دی رائل ڈینٹل کالج آف لندن میں پڑھا کرتا تھا تو سب ہم جماعتوں اور پروفیسروں سے داتن کرنے کے لئے کہا کرتا تھا۔ بہتوں نے اس پر عمل کرنا شروع کیا اور مانا کہ داتن سے دانت کہیں زیادہ صاف ہوتے ہیں۔ اور برش سے اتنے نہیں ہوتے۔

پیسٹ پاوڈر کی خرابیاں - پیسٹ کی ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ اس میں بہت تیز دوائیں ہوتی ہیں۔ جو لوگ اسے استعمال کرتے ہیں

ان کے مسوڑھے بیماری سے بچنے کے قابل نہیں رہتے۔ ان کے مسوڑھوں کی طاقت کم زور ہو جاتی ہے۔ اور وہ بغیر دوا کے تن درست نہیں رہ سکتے۔ آخر میں ان کے مسوڑھے اتنے کم زور ہو جاتے ہیں کہ کوئی بھی دوا انہیں فائدہ نہیں پہنچاتی اور وہ بہت سی بیماریوں کے شکار ہو جاتے ہیں۔

پاوڈر میں سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ اس کے ذرّے دانتوں کی جڑوں میں جم جاتے ہیں۔ اس لئے پاوڈر بھی نقصان دہ ہیں۔ بہرحال مسواک ہی دانتوں کو صاف کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔

داتن کرنے کا طریقہ۔ صبح غسل کرنے سے پہلے کرنی چاہیئے۔ داتن کو خوب اچھی طرح چبا کر اس کا برش سا بنا کر ایک ایک دانت کو اندر باہر سے رگڑ رگڑ کر صاف کرنا چاہیئے۔ سب سے بہترین داتن نیم کی ہے۔ کیوں کہ اس کا رس جراثیم کو مارنے کے لئے اور درختوں کی مسواکوں سے بہتر ہے۔ دوسرے درجے پر کیکر کی مسواک ہے۔

خلال کا استعمال۔ دانتوں کے درمیانی فاصلوں میں بھی کھانے کے ذرّے اٹک جاتے ہیں۔ ان کے صاف کرنے کے لئے کھانا کھانے کے بعد خلال کا استعمال بھی ضروری ہے۔ اگر آپ دانتوں کو اچھی طرح صاف کر دیں تو آپ کے دانتوں میں کوئی مرض جیسے پائیریا وغیرہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر آپ کے دانتوں میں پہلے سے ہی پائیوریا وغیرہ ہے تو آپ پہلے اس کا علاج کرائیں۔ پائیوریا کا مکمل علاج بغیر دانت نکلوائے کیا جا سکتا ہے۔ جو لوگ دانت نکلوا دیتے ہیں وہ ایک تکلیف کو چھوڑ کر دوسری مصیبت مول لے لیتے ہیں۔ علاج کے بعد اگر آپ ان باتوں پر عمل کرتے رہیں تو آپ کے دانت بھی ٹھیک رہیں گے اور آپ کی صحت بھی درست رہے گی۔

نقرس

(ایک مریض کے تجربات)

میں سنہ ۱۹۳۲ء سے نقرس کے سخت حملوں میں مبتلا ہوں۔ اس سے پہلے سنہ ۱۹۲۹ء میں بھی مجھ پر نقرس کا حملہ ہوا تھا، لیکن چند روز آرام کرنے سے بحال صحت ہو گئی تھی۔ خود نقرس میں مبتلا ہونے کی وجہ سے مجھے اس کے طریقۂ علاج سے قدرتی طور پر بہت دلچسپی ہے اور میں نے بہت سے نقرس کے مریضوں سے تبادلۂ خیالات کر کے اس سلسلے میں کافی معلومات حاصل کی ہیں۔ جتنے لوگوں سے میری ملاقات ہوئی وہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اس مرض کے لئے مختلف دوائیں استعمال کی تھیں اور ان کا طریقۂ خاص یہ رہا کہ جب کسی دوا سے جلد فائدہ نہ ہوا تو انھوں نے اسے چھوڑ کر دوسری دوا کا استعمال شروع کر دیا۔

نقرس دنیا کا ایک قدیم ترین مرض ہے۔ علمی تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ قدیم مصری تہذیب میں بھی اس کا وجود تھا۔ یہ مرض درحقیقت بہت تکلیف دہ اور پریشان کن ہے۔ بعض اوقات تو سبب مرض کا پتہ لگانا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ نقرس اور گٹھیا میں کچھ اس قسم کی مماثلت ہے کہ مریض تو مریض، اکثر اوقات معمولی ڈاکٹروں کے لئے بھی ان دونوں امراض کی شناخت دشوار ہو جاتی ہے۔ چناں چہ مجھ پر بھی آج سے دس سال پہلے جب سنہ ۱۹۲۹ء میں نقرس کا پہلا حملہ ہوا تو محلے کے ایک نوآموز ڈاکٹر نے اسے وجع مفاصل تشخیص کر کے سوڈیم سیلی سلیٹ کی ٹکیاں استعمال کرائی تھیں۔ مجھے ان ٹکیوں سے عارضی طور پر سکون ہوا اور گھٹنے کے درد میں بہت کمی ہو گئی، لیکن چند روز بعد ہی کولھے اور شانے میں درد بڑھ گیا۔ سب سے پہلے تو میں نے مالش کرائی۔ اس کے بعد الٹرا وایولٹ اور انفرا ریڈ شعاعوں کے ذریعے سے علاج شروع کیا لیکن مجھے ذرا بھی فائدہ نہ ہوا۔ میرا نوآموز ڈاکٹر بجائے اس کے کہ سببِ مرض دریافت کرتا، اسی کوشش میں تھا کہ مندرجہ بالا طریقوں سے میرے جسم میں گٹھیا کے درد کا مقابلہ کرنے کی قوت بڑھا دی جائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میری تکلیف برابر بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ میں دفتر جانے کے قابل بھی نہیں رہا۔ اور ڈاکٹروں کے مشورے کے مطابق مجھے کئی ہفتے تک بستر پر پڑا رہنا پڑا۔ اس کے بعد میری تمام شکایات خود بخود رفع ہو گئیں میں کام پر جانے لگا اور میرا وزن ایک سو ساٹھ پونڈ تھا۔

ایک سال بعد سنہ ۱۹۳۰ء کے آخری دنوں میں مجھ پر نقرس کا بہت خفیف حملہ ہوا، جس کا اثر صرف تین چار دن تک قائم رہا اور تکلیف

بڑھا نہیں۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں نقرس سے میں بالکل محفوظ رہا لیکن سنہ ۳۲ء میں مجھ پر اس مرض کا پھر حملہ ہوا جو سنہ ۲۹ء کی طرح سخت تو نہ تھا لیکن سنہ ۱۹۳۰ء کے مقابلے میں ضرور شدید تھا۔ میں نے ایک ڈاکٹر کا علاج شروع کیا اور اس نے مجھے ہفتے میں دو مرتبہ سوڈیم سیلی سلیٹ کے سیرم دینے شروع کئے۔ میں اس دوا کی ٹکیاں سنہ ۱۹۲۹ء میں بھی استعمال کر چکا تھا۔ میں نے تین ہفتوں تک علاج کیا، مگر ذرا بھی فائدہ نہ ہوا۔ اس کے بعد میں نے دوسرے ڈاکٹر سے رجوع کیا۔ اس نے بھی ایک خاص قسم کا سیرم ایک مہینے تک استعمال کرایا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا اور ڈاکٹر نے مجبور ہو کر علاج بند کر دیا۔ اب میں بالکل بے علاج تھا۔ جس ڈاکٹر سے بھی مشورہ کرتا تھا۔ وہ مجھ سے سوڈیم سیلی سلیٹ استعمال کرنے کے لئے کہتا تھا لیکن اس کی ٹکیاں اور سیرم دونوں کافی مدت تک استعمال کرتے رہنے کے بعد اس دوا کا قائل نہ رہا تھا۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں یہ منحوس مرض خوفناک شدت کے ساتھ ظاہر ہوا۔ میں لکڑی کے سہارے بھی بہت دقت سے چل سکتا تھا۔ میرے لئے دائیں یا بائیں جانب گردن پھیرنا دشوار تھا۔ انگلیوں کے جوڑ اس قدر سخت ہو گئے تھے کہ قلم پکڑنا آسان نہ تھا۔ میری ریڑھ کی ہڈی میں زیادہ درد رہتا تھا۔ ساری پیٹھ اکڑ کر رہ گئی تھی۔ ان تکلیفوں سے میرا وزن ۲۵ پونڈ کم ہو گیا۔ میں نے ایکس ریز کے ذریعے کولہے، ریڑھ کی ہڈی اور گردن کا معائنہ کرایا۔ معائنے سے معلوم ہوا کہ ریڑھ کا فقرہ زیرین زیادہ متورم اور متاثر ہے۔

میں اپنی ریڑھ کی ہڈی سیدھی کرانے کے لئے ایک ہسپتال میں داخل ہو گیا۔ جہاں ٹریکشن کے ذریعے سے میرا علاج ہوتا تھا۔ اس طریقے کے مطابق میرے سر اور پیروں پر بوجھ رکھا جاتا تھا۔ اور میں پیٹھ کے نیچے المونیم کی ایک ڈھال رکھ کر جو انگریزی حرف "وی" (V) کی شکل کی تھی لیٹتا تھا۔ یہ طریقہ علاج تکلیف دہ تو ضرور تھا، مگر مجھے اس سے فائدہ ہوا اور میری ریڑھ کی ہڈی مقابلتاً نرم ہو گئی۔ مجھے دو مہینے تک کولھوں سے شانے تک ایک سانچہ بھی چڑھائے رہنا پڑا۔

اس ہسپتال میں خوبی قسمت سے میری ملاقات ایک ایسے ڈاکٹر سے ہو گئی جسے نقرس کے علاج میں "اسپشلسٹ" کی حیثیت حاصل تھی۔ اس نے سب سے پہلے میرے مرض کی صحیح تشخیص کی اور طویل معائنے کے بعد بتایا کہ مجھ پر جو نقرس کے بار بار حملے ہوتے رہتے ہیں۔ اس کا سرچشمہ میری آنتوں کا ایک حصہ ہے۔ اس مرض کو دوسرے جوڑوں تک پھیلنے سے روکنے کے لئے اس نے ایک خاص "اینٹی جن" تیار کیا اور اپریل سنہ ۳۵ء سے میں یہی اینٹی جن مختلف تعداد میں استعمال کر چکا ہوں۔

اس ڈاکٹر نے علاج شروع کرنے کے وقت سے اس وقت تک میری حالت کا مکمل رکارڈ مرتب کر رکھا ہے اور مجھے بعد میں تجربات سے معلوم ہوا کہ اس مرض میں مریض کی حالت کا رکارڈ رکھا جانا بہت ضروری ہے۔

علاج کرتے ہوئے مجھے چار سال گزر گئے۔ مجھے نقرس سے بالکل نجات تو نہیں ہوئی ہے، لیکن میری حالت میں بہت افاقہ ہے اور اب اس کے حملے بالکل برائے نام ہوتے ہیں۔ میں نے علاج ترک نہیں کیا ہے اور میرے ڈاکٹر کا بھی مشورہ ہے کہ اس مرض کی شدت کو روکنے کے لئے مجھے علاج برابر جاری رکھنا چاہیئے۔ جو اصحاب اس مرض میں مبتلا ہوں میں انہیں یہی مشورہ دوں گا کہ وہ ہمیشہ کسی ماہر فن سے رجوع کریں اور یہ خیال دل سے نکال دیں کہ انہیں علاج شروع کرنے کے چند روز بعد ہی کامل صحت حاصل ہو جائے گی۔





شِفاءُ للنّاس

شہد میں دو سادہ قسم کی شکریں شامل ہیں۔ ایک تو انگوری شکر یعنی "ڈیکسٹروز" اور دوسری پھلوں کی شکر یعنی "لیولوز"۔ یہ دونوں مقدار کے لحاظ سے تقریباً برابر ہوا کرتی ہیں، اور کل شہد کی مقدار کا ۷۰ فی صدی حصہ ان سے بنتا ہے۔ فوری ضرورتوں کے لیے شہد جسم کی قوتِ عمل کو تازہ کرنے کا ایک بہت موثر ذریعہ ہے۔

شہد کے متعلق دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس میں نہایت بیش قیمت معدنی نمکیات کا بھی بہت کافی جزو ہوتا ہے۔ اور یہ تمام نمک قدرتی نمکوں کی شکل میں ہوتے ہیں اور حلق سے اترتے ہی فوراً جسم کے کام آسکتے ہیں۔ معمولی شکر پر اس کو اس لیے بھی فوقیت حاصل ہے کہ معمولی شکر جسم کے اندر گھنٹوں تک کوٹی پیسی اور چھانی جاتی ہے اور اس کام پر جسم کی بہت سی قوتِ عمل صرف ہوتی ہے، لیکن شہد کو ننھے ننھے قدرتی کیمیاگر یعنی شہد کی مکھیاں پہلے ہی ان تمام مرحلوں سے گزار کر اس قابل بنا دیتی ہیں کہ جسم کی رطوبتوں کے ساتھ شامل ہو سکے۔

شہد کی مکھیاں اس آبِ حیات کو پھولوں پر سے شہد بننے کے موسم میں جمع کیا کرتی ہیں، اور یہ موسم مختلف ملکوں میں مختلف ہوتا ہے۔ جس وقت جمع کیا جاتا ہے تو شہد پتلا سیال ہوتا ہے اور بہت ہی ناصاف، لیکن ہمارے ننھے کیمیاگروں کی محنت اسے تھوڑے سے عرصے میں صاف بھی کر دیتی ہے اور سولہ سے بیس فی صدی تک اس میں سے رطوبت بھی گھٹا دیتی ہے۔

شہد میں جس قدر رطوبت کم ہو اسی قدر اچھا ہوتا ہے، بشرطیکہ اسے چھتے میں سے احتیاط کے ساتھ نکالا جائے۔ شہد کو ایسے برتنوں میں رکھنا چاہیئے جن کے منہ ایسی اچھی طرح بند ہوں کہ ان میں ہوا کا گزر نہ ہو۔

شہد کو "قدرت کی مٹھائی" یا "بوتل میں بند شعاعِ آفتاب" کہا جاتا ہے اور ہمارے کھانے کے کمرے میں اسے بہت اچھی جگہ ملنی چاہیئے۔ اسے ٹھنڈی اور خشک جگہ میں نمی اور سیل سے بچا کر رکھنا چاہیئے اور ہر اس چیز سے دور رکھنا چاہیئے جو مزے میں تیز اور چرپری ہو۔ بہتر یہ ہے کہ اس کے لئے ایک الماری علیحدہ ہی مقرر کر دی جائے۔

نوجوان عورتوں کو جنہیں اپنی تن درستی اور اپنے حسن صورت سے محبت ہوتی ہے، صحیح طور پر یہ مشورہ دیا جا سکتا ہے کہ وہ معمولی شکر کی بنی ہوئی مٹھائی پر روپیہ ضائع کرنے کی بجائے شہد خریدا اور کھایا کریں۔ باغ حسن کے ان نونہالوں کو یہ معلوم کر کے حیرت ہوگی کہ چہرے کے ابٹنوں میں بہ کثرت شہد ہی شامل کیا جاتا ہے۔ کیوں کہ اس کے اثر سے جلد چکنی اور ملائم ہو جاتی ہے۔ اب یہ بات خود ہی آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ جس چیز کو وہ جلد پر لگاتی ہیں اسے کھا کر نظام جسمانی ہی میں کیوں نہ شامل کر لیں۔ اس طریقے پر خرچ کم ہو جائے گا اور فائدہ بہت زیادہ۔

شہد ایک بہت ہی مختصر اور جامع "غذا" ہے، اس لئے بعض آدمیوں کو اس کے ہضم کرنے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اسے ایک گلاس گرم پانی میں ملا کر پیا کریں اور خوش بو اور ذائقے کے لیے ذرا سا لیموں کا رس اس میں نچوڑ لیا کریں۔ شہد کو اگر دودھ کے ہمراہ استعمال کیا جائے تو یہ بھی مفید طریقہ ہے۔ پھلوں کے رس کے ساتھ بھی شامل کر کے اسے پیا جا سکتا ہے۔ ایک گلاس شربت کے لئے عموماً چائے کا ایک چمچہ شہد کافی ہوتا ہے۔

بچوں کو شہد کھانے کی عادت ڈال دینے سے دو فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان کے جسم کو بہت عمدہ غذا ملتی ہے اور دوسرا یہ کہ یہ مٹھائی کا نعم البدل بن جاتا ہے۔ شہد اگر کھانے کے ہمراہ کھایا جائے تو بہت بہتر ہے۔ بالخصوص صبح کے ناشتے کے ساتھ۔ دو کھانوں کے درمیان شہد کا استعمال جائز نہیں ہے۔

اگر احتیاط مدنظر رہے تو شہد بالکل چھوٹے بچوں کو بھی دیا جا سکتا ہے جس شہد کا رنگ کسی قدر سیاہی مائل ہوتا ہے اس میں فولاد کا جز زیادہ ہوتا ہے۔ شہد قاتل جراثیم بھی ہوتا ہے اور بیماریوں کے جراثیم اس میں عرصے تک زندہ نہیں رہ سکتے۔ جلے ہوئے زخموں پر اور دوسرے معمولی زخموں پر اس کے استعمال کے فوائد ہزاروں مرتبہ تجربے سے ثابت ہو چکے ہیں۔

شہد ایسی غذا ہے کہ ہر شخص اسے بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے۔ اگرچہ یہ ضروری ہے کہ جو لوگ ذیابیطس میں مبتلا ہیں یا جنہیں کسی اور مرض کی وجہ سے مخصوص پرہیزی غذا ملی رہی ہے، انہیں شہد کے استعمال سے پہلے اپنے معالج سے مشورہ کر لینا چاہیئے۔

کھلاڑیوں اور کسرت کرنے والوں کے لیے بھی شہد بے نظیر چیز ہے۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں آکسفورڈ کی کشتی چلانے والی جماعت کی کامیابی کا سبب یہی قرار دیا گیا تھا کہ اس پوری جماعت کے لیے شکر کا استعمال ممنوع قرار دے کر انہیں شہد پر پرورش کیا گیا تھا۔

پہاڑوں پر چڑھنے والے اور بائیسکل پر سفر کرنے والے سیاح بھی اکثر اس بات کا اعتراف کر چکے ہیں کہ شہد چاکولیٹ کے مقابلے میں قوت برداشت کو بہت زیادہ کر دیتا ہے۔

اچھے ہوا باز بھی امریکہ کی ریاست ہائے متحدہ میں ہمیشہ ناشتے کے ساتھ شہد ہی کا استعمال کرتے ہیں۔

کسرت کرنے والوں اور کھلاڑیوں کے لئے جو ابھی زیر تربیت ہوں روزانہ ایک چھٹانک شہد کا استعمال کافی ہے۔ تیز دوڑ کے مقابلے میں دوڑنے سے بیس منٹ پہلے آدھی چھٹانک شہد کھا لینا چاہیئے اور کشتی چلانے کے مقابلے میں حصہ لینے سے نصف گھنٹے پیشتر ایک چھٹانک شہد استعمال کرانا چاہیئے۔ فٹ بال اور گھوڑ سواری کے مقابلوں کے لئے بھی یہی مقداریں مناسب ہیں۔ اتنا ضرور ہے کہ کھیل کے دوران میں بھی ذرا سا شہد کھا لیا جائے تو بہتر ہے۔ زیادہ فاصلے تک بائیسکل چلانے یا پیدل چلنے کے مقررہ وقفے کے بعد تھوڑا تھوڑا شہد کھاتے رہیں۔

چائے نوشی ہندوستان میں چاء کا استعمال اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اب اس مسئلے پر غور و فکر کی ضرورت لاحق ہو گئی ہے۔ اب حالت یہ ہے کہ چاء پینے کی عادت نہایت تیزی کے ساتھ تمام ملک میں پھیلتی چلی جا رہی ہے، اور رفتہ رفتہ اس نے دودھ کی جگہ لے لی ہے جو کھانے کے ساتھ استعمال ہوا کرتا تھا۔ بکثرت آدمی اس کے عادی ہو گئے ہیں اور یہ عادت بھی پرانی ہو گئی ہے چاء اگر زیادہ مقدار میں استعمال کی جائے تو اس سے ہیجان پیدا ہو جاتا ہے اور قلب کی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ معدے پر بھی چاء کا اثر برا ہوتا ہے۔ اشتہا زائل ہو جاتی ہے اور ہضم میں فتور پڑ جاتا ہے، جس کی وجہ سے بدہضمی اور اسی قسم کے دوسرے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔ بچوں کو چاء بالکل نہیں دینی چاہیئے۔ جوانوں میں اگر وہ زیادہ چاء پئیں تو بڑھاپا جلدی آجاتا ہے کیوں کہ جسم کے نظام تغذیہ میں فتور برپا ہو جاتا ہے۔

گھریلو مکھیاں کوڑھ پھیلاتی ہیں پیرس کے پاسچر انسٹی ٹیوٹ کے ایک فرانسیسی ڈاکٹر نے اعلان کیا ہے کہ گھریلو مکھیاں کوڑھ کے مرض کو ایک سے دوسرے تک پہنچاتی ہیں۔ صرف مکھی ہی ایک ایسا جانور ہے جو اس خوفناک مرض کے جراثیم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا دیتا ہے۔ یہ اعلان ڈاکٹر ای مارشوکس نے کیلیفورنیا یونیورسٹی کی چھٹی پیسفک سائنس کانگریس کے سامنے کیا تھا۔ ڈاکٹر مارشوکس نے یہ بھی کہا کہ لیکن قبل اس کے کہ مکھی کسی کے جسم تک جراثیم پہنچائے دیگر حالات کا ان جراثیم کے افزائش پانے کے لئے موافق ہونا ضروری ہے۔ لوگوں کے رہنے کا ماحول، صفائی سے محرومی، اور خرابی آب و ہوا اور چند دیگر چیزیں مل کر اس تصویر کو پورا کرتی ہیں۔

نوٹ:۔ خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ "منیجر"



(اٹھارھویں صدی کے نامور فرانسیسی افسانہ نگار ایبے بلانشے (L'abbe Blanchet) کے شاہکار (Le Doyen de Badajoz) کا ترجمہ)

کلیسائے بطلیوس کا بڑا پادری (ڈین) ہسپانیہ کا سب سے بڑا عالم بھی تھا۔ کوئی ایسی مردہ یا زندہ زبان نہ تھی جس سے وہ واقف نہ ہو اور تمام علوم دینی و دنیا وی پر اُسے عبور تھا۔ شہر کے باشندے امراضِ روحانی کے علاوہ عوارضِ جسمانی کے لیے بھی اس سے رجوع کرتے تھے اور وہ مختلف زود اثر دواؤں سے ان کا علاج کرتا تھا۔ شلمنقہ، القلعہ اور قنبرہ کے تمام مشہور اطبا اس کی مسیحا نفسی کا اعتراف کرتے تھے۔

پادری کو اطلاع ملی کہ طلیطلہ میں ایک روحانی معالج رہتا ہے، جو دواؤں کے بجائے دعاؤں اور وظیفوں سے مریضوں کا علاج کرتا ہے۔ وہ چند کلمے پڑھ کر مریض پر دَم کرتا ہے اور آنِ واحد میں مرض رفع ہو جاتا ہے۔ پادری بہت رحم دل تھا۔ اُس نے سوچا کہ میرے پاس جو غریب باشندے علاج کی غرض سے آتے ہیں، اُنھیں دواؤں کی خریداری پر روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے، لہٰذا کیوں نہ میں طلیطلہ جا کر روحانی طریقہ علاج سیکھ لوں جو لوگوں کو زیر باری نہ ہو۔

وہ ایک عمدہ خچر پر سوار ہو کر فوراً طلیطلہ روانہ ہو گیا۔ منزلِ مقصود پر پہنچ کر اس نے روحانی معالج سے کہا۔ "میں بطلیوس کا پادری ہوں اور ہسپانیہ کے تمام ارباب علم ازراہ احترام مجھے اپنا اُستاد کہتے ہیں۔ لیکن میں آپ کی خدمت میں ایک معمولی شاگرد کی حیثیت سے حاضر ہوا ہوں۔ مجھے اپنے علم روحانی کے اسرار و نکات بتا دیجیے۔ میں تمام عمر آپ کا احسان مند رہوں گا اور غریب بندگانِ خدا کو بھی فیض پہنچے گا۔"

عامل نے ترش روئی سے جواب دیا۔ "آپ اپنے لیے کوئی دوسرا اُستاد تلاش کیجیے میں ایسے کام سے تنگ آچکا ہوں، جس کا صلہ مجھے سوائے زبانی ستائش اور جھوٹے وعدوں کے کچھ نہیں ملتا ———— مہربانی فرما کر آپ تشریف لے جائیے۔ میں اپنا مقدس علم ناشکر گزار لوگوں کو سکھا کر اب اس کی زیادہ توہین کرنا نہیں چاہتا۔"

پادری نے آہ سرد بھر کر کہا ———— "میں جانتا ہوں کہ احسان شناسی کا جوہر دنیا سے مفقود ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن ازراہِ کرم مجھے دوسرے لوگوں پر قیاس نہ کیجیے۔ احسان شناسی میرے ضمیر میں داخل ہے۔ میرے عقیدے میں جو احسان شناس نہ ہو وہ بہیمیت تو کیا دائرۂ انسانیت سے بھی خارج ہے۔" یہ کہہ کر پادری نے احسان شناسی کی تعریف اور ناشکر گزاری کی مذمت میں بائبیل کی وہ تمام آیتیں اور فلسفیوں کے وہ تمام اقوال سنانے شروع کر دیے جو اسے وقت پر یاد آگئے۔

عامل نے خیال کیا کہ یہ شخص درحقیقت ایمان دار ہے۔ اُس نے اپنے ملازم کو آواز دی ———— "آج دو تیتر پکانا۔ پادری صاحب ہمارے ساتھ کھانا کھائیں گے۔"

عامل میزبان کو ایک چھوٹے سے تاریک حجرے میں لے گیا جہاں بہت سی وہ عجیب و غریب چیزیں رکھی تھیں، جن کا تعلق اشراقیات سے تھا اور جو پادری نے کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ اس نے پادری کو ایک چھوٹی سی چوکی پر بٹھا دیا اور اُس کی پیشانی کو چھو کر یہ منتر پڑھا جو ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے۔

"ارتوبلن۔ پستا فرائر۔ اوناگریوف"

چند دوسری تیاریوں کے بعد عامل نے پادری کو اپنا علم باطنی سکھانا شروع کیا اور اس کے اسرار و غوامض کچھ اس طرح سمجھائے

کہ پادری مبہوت ہو کر رہ گیا۔ وہ تھوڑی ہی دیر میں اپنے اندر ایک نئی قوت محسوس کرنے لگا۔ اتنے میں حجرے کا دروازہ کھلا اور عامل کا ملازم ایک شخص کو ساتھ لیے اندر داخل ہوا۔ نووارد بطلیوس کے بشپ (اسقف) اور ہمارے دوست پادری کے حقیقی چچا کا سکریٹری تھا۔ اس نے پادری کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر کہا "آپ کی روانگی کے چند گھنٹوں کے بعد ہز لارڈ بشپ پر فالج کا بہت سخت دورہ پڑا اور اب اُن کے بچنے کی اُمید نہیں ہے۔ ہز لارڈ بشپ اپنی زندگی کے آخری لمحوں میں آپ کو بہت یاد کر رہے ہیں۔ فوراً تشریف لے چلیے۔"

پادری اُس وقت علم باطن کے اسرار و نکات سیکھنے میں اس قدر محو تھا کہ اُسے اپنے جاں بلب چچا کے سکریٹری کی آمد بہت ناگوار ہوئی ۔۔۔ چچا۔ فالج کا حملہ، بستر مرگ ۔۔۔ میرا وقت خراب ہوا ۔۔۔" جی تو چاہتا تھا کہ سکریٹری کا منہ نوچ لے۔ تاہم ضبط کر کے بولا۔ "تم چلو۔ میں بہت جلد روانہ ہوتا ہوں۔"

سکریٹری دست بوسی کے بعد رخصت ہوا اور پادری پھر اپنا سبق سیکھنے میں اس طرح محو ہو گیا کہ گویا دنیا میں اس کا کوئی چچا ہی نہ تھا جس کے دامنِ شفقت میں اُس نے اپنی یتیمی کا زمانہ گزارا ہو۔

چند روز بعد بطلیوس سے ایک وفد طلیطلہ آیا اور اس نے پادری کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ "بطلیوس کو مقدس لارڈ بشپ اور آپ کے چچا کو خداوند کریم نے ان کی نیکیوں کا صلہ عطا فرمانے کے لیے اپنے جوارِ رحمت میں طلب کر لیا اور ارکانِ کلیسا نے آپ کو ان کا جانشین منتخب کیا ہے۔" ہمارا دوست پادری جو اب لارڈ بشپ بن چکا تھا مسکرایا۔ اُس کا استاد عامل بھی موجود تھا۔ اس نے اپنے شاگرد کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتے ہوئے اُسے علیحدہ لے جا کر کہا "میں نے یور لارڈ بشپ کی جو کچھ خدمت کی ہے اُس کے صلے میں میری ایک حقیر درخواست ہے؟"

نئے لارڈ بشپ نے کہا "فرمائیے آپ کیا چاہتے ہیں؟"

غریب عامل نے نہایت عاجزی کے ساتھ کہا "میرا ایک ہی لڑکا ہے جسے اشراقیات سے ذرا بھی لگاؤ نہیں۔ اور میں بہت غریب ہوں۔ اس لحاظ سے کہ شاید وہ پادری ہی بن کر کسبِ معاش کر سکے میں نے اسے ایک مذہبی درس گاہ میں داخل کرا دیا اور خدا کا شکر ہے کہ اس وقت وہ طلیطلہ کے ایک چھوٹے سے گرجا کا پادری مقرر ہو گیا ہے۔ لیکن اسے تنخواہ اس قدر کم ملتی ہے کہ وہ سوکھی روٹی بھی دونو وقت پیٹ بھر کر نہیں کھا سکتا۔ اب آپ خدا کے فضل سے بطلیوس کے لارڈ بشپ ہو گئے ہیں، اگر میرے اکلوتے اور فاقہ کش بچے کو آپ اپنی جگہ کلیسائے بطلیوس کا ڈین مقرر کر دیں تو میں آپ کا یہ احسان عمر بھر نہ بھولوں گا۔"

لارڈ بشپ نے جواب دیا۔ "آپ میرے اُستاد ہیں۔ میں آپ کی ہر ممکن خدمت کے لیے ہر وقت حاضر ہوں۔ لیکن مجبوری یہ ہے کہ میں اپنے ایک بوڑھے رشتے دار کو، جو کسی گرجا میں معمولی خدمت گار ہے، اپنی جگہ ڈین مقرر کرنے کا وعدہ کر چکا ہوں۔ اگر میں آپ کے بیٹے کو اس جگہ مقرر کر دوں تو میرے تمام خاندانی معاملات درہم برہم ہو جائیں گے اور مجھے شدید پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لہٰذا اس مرتبہ تو آپ مجھے معاف ہی فرمائیں۔ اس کے علاوہ بطلیوس ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ وہاں ڈین کے فرائض انجام دینا آپ جیسے نامور باپ کے فرزند کے شایانِ شان نہیں۔ چند روز تامل فرمائیے۔ پھر دیکھیے میں آپ کے بیٹے کے لیے کیا کرتا ہوں۔"

عامل خاموش ہو گیا۔ چند روز بعد ہز لارڈ بشپ نے سامانِ سفر درست کیا اور عامل بھی اپنے عالی مرتبت شاگرد کے ساتھ بطلیوس آ گیا۔ یہاں لارڈ بشپ کے عالی شان محل میں ایک آراستہ کمرہ اُسے رہنے کے لیے دے دیا گیا اور علم روحانی کی تحصیل کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ لارڈ بشپ بہت احتیاط سے کام کرتا تھا۔ کسی کو یہ خبر نہ تھی کہ وہ طلیطلہ کے عامل سے اشراقیات کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ دن بھر وہ اپنے مذہبی فرائض انجام دیتا۔ اور راتوں کی خاموشی میں علم باطنی سیکھتا تھا۔ بطلیوس کے نئے لارڈ بشپ کی شہرت تمام مسیحی دنیا میں پھیل گئی۔ اور چند مہینے بعد

وہ مرکزی کلیسائے کمپوسٹیلو کا آرچ بشپ (اسقف اعظم) مقرر کیا گیا۔

بطلیوس کے باشندوں اور پادریوں کو اپنے بشپ کی جُدائی کا بہت افسوس ہوا۔ خاص کر غریب باشندے تو زار وقطار روتے تھے بشپ بغیر کسی معاوضے کے ان کا علاج کرتا تھا۔ دواؤں سے بھی اور اب اپنی روحانی قوت سے بھی۔ کلیسا کے ارکان نے آخری اظہار عقیدت کے طور پر اس سے درخواست کی، "یور لارڈشپ کو اپنا جانشین خود ہی منتخب کرنا چاہیئے۔"

عامل اس موقع پر خاموش نہ رہ سکا۔ اُس نے تنہائی میں اپنے نامور شاگرد سے کہا، "خدا کے فضل وکرم سے اب آپ آرچ بشپ مقرر ہو گئے ہیں۔ درجنوں گرجاؤں کے بشپ آپ کے ماتحت رہیں گے۔ میں اپنی حقیر خدمات کا واسطہ دیکر آپ سے نہایت ادب کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ میرے غریب اور فاقہ کش اکلوتے بیٹے کو بطلیوس کا بشپ مقرر کر دیجیے اس کی زندگی آرام سے گزر جائے گی اور میں تمام عمر آپ کا بندۂ بے دام رہوں گا۔"

نئے آرچ بشپ نے جواب دیا، "میرے محترم اور پیارے اُستاد، میرے دل میں آپ کی بہت عزت اور محبت ہو۔ آپ نے مجھے وہ علم سکھایا اور سکھا رہے ہیں جس کی مدد سے میں دنیا میں انقلاب برپا کر دوں گا۔ آپ کی فرمائش بھی بہت معمولی ہے۔ ابن کیا کردں مجبور ہوں۔ کیسٹائل کا پولس افسر میرا بہت پرانا دوست اور رازدار ہے۔ اس نے مجھ سے پہلے سے کہہ رکھا تھا کہ اس کے حرامی بیٹے کو بطلیوس کا بشپ مقرر کیا جائے۔ اگر میں نے اس وقت آپ کے بیٹے کو یہ عہدہ دے دیا تو میرا پُرانا دوست پولس افسر ضرور میرا دشمن ہو جائے گا۔ اور مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ لہذا آپ چند روز اور صبر کیجئے۔ پھر دیکھیئے گا کہ میں اپنے محترم اُستاد کے اکلوتے بیٹے کے لیے کیا کرتا ہوں۔"

عامل کے پاس سوائے خاموشی کے کوئی چارہ نہ تھا وہ اپنے شاگرد کے ساتھ کمپوسٹلو چلا آیا۔

کمپوسٹلو میں ایک مہینے قیام کرنے کے بعد عامل اپنے بیٹے سے ملنے کے لیے طلیطلہ چلا گیا، جہاں وہ اب بھی ایک چھوٹے سے گرجا میں فاقہ کشی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ اسی دوران میں روما سے ایک معزز قاصد پاپائے مقدس کا فرمان لے کر آرچ بشپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ساتھ میں کارڈنل کی ہیٹ بھی تھی جو تقدس مآب پوپ نے کمپوسٹلو کے آرچ بشپ کے لیے ارسال فرمائی تھی۔ خط میں لکھا تھا:۔

"دنیائے مسیحیت کے پیشوائے اعظم اور حضرت مسیحؑ کے جانشین ہز ہولی نس پوپ آپ کے فضل وکمال کی شہرت سُن کر بہت خوش ہوئے ہیں اور اُنہوں نے ازراہِ مرحمت آپ کو کارڈینل مقرر فرمایا ہے۔ ہز ہولی نس کا حکم ہے کہ آپ فوراً رُوم پہنچ کر مسیحی دنیا کی حکمرانی میں اپنے مفید مشوروں سے ہز ہولی نس کی اعانت کریں۔ اس کے علاوہ ہز ہولی نس آپ کو اجازت دیتے ہیں جس شخص کو بھی آپ مناسب سمجھیں اپنا جانشین مقرر کر دیں۔"

عامل یہ خبر سنتے ہی فوراً کمپوسٹلو روانہ ہو گیا۔ اور عین اس وقت جب کہ نیا کارڈینل روم جانے کے لیے سامانِ سفر درست کر رہا تھا، کمپوسٹلو پہنچ گیا۔

کارڈینل اپنے محترم استاد کی صورت دیکھتے ہی فرطِ مسرت سے دونوں ہاتھ پھیلا کر دوڑا اور اس سے پہلے کہ، عامل اپنے کے تقرر کی درخواست کر سکے، کارڈینل نے انتہائی گرم جوشی کے ساتھ اس کے سینے سے لپٹ کر کہا، "میرے پیارے اُستاد، مبارک ہو، تمہارا شاگرد مقدس پوپ کا کارڈینل منتخب ہو گیا۔ اور بس میرے روم پہنچنے ہی کی دیر ہے۔ خدا نے چاہا تو آپ کے بیٹے کو فوراً دوسرا کارڈینل مقرر کرا دوں گا۔ ورنہ روم میں میری زندگی تلخ ہو جائے گی ——"

"میرا بیٹا جو طلیطلہ کے مقامات میں ایک چھوٹے سے گرجا کا فاقہ کش پادری ہے۔ روم میں کارڈینل مقرر ہو جائے گا ——"
اس خیال سے عامل کی باچھیں کھِل گئیں۔

نئے کارڈینل نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا، "میں آپ کے بیٹے کو کمپوسٹلو کا آرچ بشپ مقرر کر دیتا۔ لیکن دشواری یہ آپڑی کہ کہ میری والدہ نے بطلیوس سے مجھے ایک بہت سخت تاکیدی خط لکھا ہے کہ اس پیرِ فرتوت پادری کو، جس کے سامنے وہ ایک اعترافِ گناہ کر چکی ہیں، آرچ بشپ مقرر کر دیا جائے۔ اب آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ میں اپنی بوڑھی ماں کے حکم سے، جو ممکن ہے کہ آخری حکم ہو، کس طرح انحراف کر سکتا ہوں۔

میری ماں بہت ہی نازک مزاج ہیں۔ اگر میں نے اُن کے حکم کی تعمیل نہ کی تو وہ مارے غم کے جان دے دیں گی۔ خیر کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو آپ کے بیٹے کے لیے کچھ بہتری ہی منظور ہے ——"

عامل کو اس طرح کچھ زیادہ رنج نہیں ہوا کیوں کہ وہ اپنے بیٹے کے کارڈینل مقرر ہو جانے کا خواب دیکھ رہا تھا۔ شاید ناظرین سوال کریں کہ کیا درحقیقت کارڈینل کی ماں نے اپنے بیٹے کو ایسا کوئی خط لکھا تھا۔ اس کے جواب یہ بتا دینا ضروری ہے کہ اس کی ماں تو نقل و حرکت سے بالکل معذور بہت بوڑھی عورت تھی جو اپنی بلی اور خادمہ کے ساتھ ایسی زندگی بسر کرتی تھی جس پر موت کو ترجیح دینی چاہیے۔ نہ اُسے کسی ایسے پادری کا نام یاد تھا جس کے سامنے وہ کبھی اعترافِ گناہ کرنے گئی ہو، نہ اُس نے اپنے نام ور بیٹے کو کوئی خط لکھا تھا۔ دراصل کیپوسٹلو کا نیا آرچ بشپ مقرر کیا جا رہا تھا ایک نوجوان خوب صورت بیوہ خاتون کی سفارش سے جسے برکت دینے یا جس سے برکت حاصل کرنے کے لیے ہمارا شہزادۂ کلیسا اکثر جاتا رہتا تھا۔

عامل اپنے شاگرد کے ساتھ روم روانہ ہو گیا۔ دونوں شہر میں پہنچے ہی تھے کہ اتفاق سے پاپائے اعظم کا انتقال ہو گیا۔ فوراً ہولی کالج کی مجلس مشورت منعقد ہوئی اور ارکان نے متفقہ طور پر نووارد ہسپانوی کارڈینل کو پوپ منتخب کر لیا۔

مسند نشینی کے مراسم نہایت شان و شوکت سے ادا کیے گئے۔ اس کے بعد ہز ہولی نس نے اپنے پرانے استاد کو خلوت میں شرفِ باریابی عطا فرمایا۔

عامل نئے پوپ کے قدموں پر سر رکھ کر رونے لگا۔ اور نہایت عاجزی سے بولا "اے مقدس باپ! تیرا غلام اپنی حقیر خدمتوں کا واسطہ دے کر تجھ سے رحم و کرم کی بھیک مانگتا ہے۔"

مقدس پوپ نے تیوری پر بل ڈال کر کہا، "تم کیا چاہتے ہو؟"

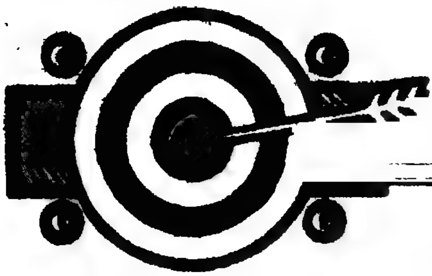
عامل نے زمینِ خدمت کو بوسہ دے کر عرض کیا، "میں یہ درخواست نہیں کرتا کہ یور ہولی نس نے اپنی تاج پوشی کے وقت کارڈینل کی جو ٹوپی سرِ اقدس سے اتار کر پھینکی ہے وہ میرے اکلوتے بیٹے کو مرحمت فرما دی جائے۔ بلکہ میری التجا صرف اس قدر ہے کہ آپ اس کے لیے معمولی وظیفے کا حکم صادر فرما دیجیے تاکہ میرا بچہ فاقہ کشی کے عذاب سے نجات پا سکے۔ مقدس باپ! اس ذلیل غلام کی صرف اتنی ہی خواہش ہے اور کچھ نہیں۔"

عامل رو رو کر عرض حال کر رہا تھا اور مقدس پوپ سوچ رہا تھا —— "مجھے اشراقیات پر کامل عبور حاصل ہو گیا۔ کیا میں بیک نظر سلبِ امراض نہیں کر سکتا؟ کیا میں نے درجنوں مریضوں کو اُن کے پرانے مرضوں سے نجات نہیں دلائی ہے؟ کیا میرے کشف و کرامات کی شہرت مسیحی دنیا کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک نہیں پہنچ چکی ہے؟ پھر مجھے اس بے وقوف عامل کی ضرورت کیا ہے؟ اس کے علاوہ اشراقیات کے حلقوں میں شریک ہونا ایک پوپ کی شان کے مطابق بھی نہیں۔ لہٰذا یہی مناسب ہے کہ عامل کو نکال دیا جائے ——"

جب عامل کی فریاد ختم ہوئی تو پوپ نے غضب ناک لہجے میں فرمایا —— "او گنہ گار شخص! میں تجھ پر جو سب سے بڑا احسان کر سکتا ہوں وہ یہ ہے کہ تجھ ملحد کو روم سے زندہ و سلامت نکل جانے کی اجازت عطا کر دوں۔ تو اشراقیات کے نام پر جادوگری کرتا ہے۔ تو نے خداوند مسیحؑ کو چھوڑ کر شیاطین اور ارواحِ خبیثہ کے ساتھ تعلق قائم کر رکھا ہے۔ مسیحی دنیا کے مقدس تاج دار اور حضرت مسیحؑ کے جانشین ہونے کی حیثیت سے میرا فرض ہے کہ دین کو اس قسم کی رخنہ اندازیوں سے بچاؤں۔ لہٰذا میں تجھ کو حکم دیتا ہوں کہ دو دن کے اندر تو اپنے وطن واپس چلا جا اور وہاں اپنی جاب کی ابدی لعنت کے ساتھ گمنامی کی زندگی بسر کر۔ ورنہ تیرا معاملہ محکمۂ شرعیہ کے سپرد کیا جائے گا اور تجھے وہی سزا دی جائے گی جو کافر جادوگروں کو دی جاتی ہے۔ یعنی تو آگ کے شعلوں میں زندہ جھونک دیا جائے گا ——"

عامل نے پوپ کے قدموں سے سر اُٹھایا اور وہی منتر پڑھا جو ناظرین غالباً بھولے نہ ہوں گے۔ یعنی

(بقیہ صفحہ ... پر)





ازجناب ڈاکٹر حکیم محمد لطیف صاحب بی۔ اے، فزیشن اینڈ سرجن، جھنگ۔ (پنجاب)

آتشک کا مجرب علاج اس مرض میں عموماً لوگ رسکپور، دارچکنہ اور دوسری زہریلی اشیاء استعمال کرتے ہیں۔ ان میں سے کسی سے منہ آجاتا ہے، کوئی دائمی نزلہ پیدا کرکے سل ودق پیدا کردیتی ہے اور کوئی خون میں سرایت کرکے کسی عضو کو ماؤف کردیتی ہے۔ پارے کے استعمال سے کئی اندھے ہوتے میں نے خود دیکھے ہیں۔

ذیل کا نسخہ زہریلی چیزوں سے بالکل پاک ہے اور اس کی گیارہ خوراکیں آتشک کے مایوس مریض کو کامل تندرست کردیتی ہیں اور پھر ساری عمر مرض کے دوبارہ حملے کا خدشہ نہیں رہتا۔ کل زخم سوکھ جاتے ہیں۔ راقم الحروف کا دو سو بیماروں سے زیادہ پر آزمایا ہوا ہے۔

نسخہ:۔ لوٹا کھار اصلی خانہ ساز ہفت سالہ کہنہ ایک تولہ، کافور بھیم سینی دیسی ساختہ ۶ ماشے، کشتہ لاجوردی ایک تولہ، چاکسو مدبر چھ ماشے۔ سب چیزوں کو خوب کھرل کرکے جو برابر گولیاں بنالیں۔ ایک مریض کو زیادہ سے زیادہ گیارہ گولیاں کافی ہیں۔ مناسب بدرقہ سے ایک گولی ایک دن میں استعمال کریں، بلا کسی قسم کی تکلیف سے مرض جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

ایل۔ فرانسس سول سرجن صاحب جھنگ، جن کی تحریر اب تک میرے پاس موجود ہے، اس نسخے کے بتانے کی قیمت پانچ سو روپے نقد دیتے تھے لیکن میں نے قبول نہ کیا۔ گر دنیا چند روزہ ہے۔ رفاہ عام کی خاطر اسے اب مفت پیش کررہا ہوں۔ تاکہ خلق خدا کو عام فائدہ ہو۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب، آنریری مجسٹریٹ

حب اکسیر دماغ زعفران ۲ ماشے، برہمی ۴ ماشے، عنبر اشہب ۱ ماشہ، مروارید ناسفتہ ۳ ماشے، ست سلاجیت ۶ ماشے، مشک خالص ½ ماشہ، ورق نقرہ ۱۰ عدد، ورق طلا، عدد، ست لوبان ۲ ماشے۔ روح کیوڑہ اور روح گلاب میں کھرل کرکے مونگ برابر گولیاں تیار کرلیں اور ایک ایک گولی صبح وشام گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں ضعف دماغ اور کمزوریٔ اعصاب کے لیے اکسیر ہیں۔ ذہن کو صاف کرتی ہیں۔ دماغی کام کرنے والوں کے لیے ایک نعمت ہیں۔

سفوف نفث الدّم زاج سفید، سرمہ اصفہانی، کتھا سفید، سنگ جراحت ہر ایک ساڑھے تین ماشے، کہربا شمعی، صدف مروارید، اقاقیا ہر ایک ساڑھے دس ماشے، دم الاخوین، گوند ببول، کتیرا سفید ہر ایک سات سات ماشے۔ سب دواؤں کو اچھی طرح باریک کرلیں۔ اور دو دو ماشہ یہ دوا صبح وشام تازہ پانی کے ساتھ پھانکیں۔

فوائد۔ اس دوا کے استعمال سے خون، خواہ وہ جسم کے کسی راستے سے آرہا ہو فوراً بند ہوجاتا ہے۔ عورتوں کے ماہواری خون کی زیادتی کو روکنے اور بواسیر کے خون کو ایک دم بند کرنے کے لیے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ جو لوگ کھانسی میں خون تھوکتے ہوں، ان کو ضرور اس کا استعمال کرکے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ایک سرجن نے اس کا نام "بلڈ چیکر" رکھا ہوا ہے۔

جناب حکیم مولوی محمد یار خاں صاحب، ایڈیٹر "معین الاطبا"

دوائے قوتِ باہ موصلی سفید، تودری سفید، شقاقل مصری، ستاور، تال مکھانہ، تخم سرالی، ثعلب مصری ہر ایک دو تولے، [illegible]

ایک تولہ۔ تمام دواؤں کو باریک کر کے سفوف بنالیں۔ پھر بیضۂ مرغ ایک عدد، گھی ۲ تولے، شیر گاؤ پاؤ بھر اور مصری کوزہ ۵ تولے لیں۔ اور پہلا گھی کو گرم کریں۔ پھر انڈے کی زردی اور سفیدی ملا دیں۔ جب یہ چیزیں حل ہو جائیں تو دودھ ملا دیں جب دودھ آدھا خشک ہو جائے تو سفوف مذکورہ ایک تولہ ڈال دیں۔ جب مانند حلوا ہو جائے تو اُتار لیں۔ بس تیار ہے۔ شام کی غذا سے تین گھنٹے پہلے کھالیں۔

فوائد:۔ ضعف باہ، کمزوریٔ گردہ و کمر کو دفع کرتی ہے۔ جریان کے لیے مفید ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتی ہے۔ دو ہفتے تک استعمال کرنے سے آپ کو اس کے فائدے معلوم ہوں گے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ تجربے کے بعد ہمدرد صحت میں اطلاع دے دیں۔

جناب محمد اکرم صاحب شرانی بصیرہ ضلع مظفر گڑھ

تریاقِ قبض　ہندوستانی جڑی بوٹیوں سے تیار ہونے والا یہ ایک اکسیری سفوف ہے۔ یقیناً اس کے مقابلے میں یورپ کی قیمتی پیٹنٹ دوائیں اپنا سا منہ لے کر رہ جائیں گی۔ فاقہ مست ہندوستانی اگر یورپ کے بنک بھرنے کی بجائے تھوڑے پیسوں میں اس دوا کو تیار کر کے اپنے روپے پیسے کی حفاظت کرنا سیکھیں تو کیا ہی اچھا ہے۔ دنیا میں شاید ہی کوئی ایک شخص بھی ایسا ملے گا جس کو قبض کشا دوا کی ضرورت نہ ہو اور اس موذی مرض سے اس کو واسطہ نہ پڑے۔ اگر اس نسخے کو تیار کر کے اس کی تجارت کی جائے تو بے شک غیر معمولی فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

نسخہ:۔ ہلیلہ زرد ۳ ماشے، سنائے مکی ا تولہ، گل سرخ ½ ا تولے، ملیٹھی ۲ تولے، بادیان ۲ تولے، زنجبیل ۲ ماشے، گندک خوردنی ا تولہ، الائچی کلاں ۹ ماشے، سورنجان شیریں ۲ تولے، قند سفید نیم پاؤ۔ تمام دواؤں کو باریک پیس کر ملا لیں اور ۹ ماشے سے ایک تولہ تک دودھ کے ساتھ رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ ایک صاحب اکثر اس نسخے کو تیار کرا کے امراض ریحی اور قبض کے لیے استعمال کراتے ہیں اور ہر وقت اس کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے بہت سے احسانات جتلانے کے بعد مجھے یہ نسخہ ازراہِ مہربانی عنایت فرمایا ہے۔ جس کو میں ناظرین ہمدرد صحت کے لیے پیش کر رہا ہوں۔ واقعی یہ نسخہ قبض سے ہونے والے تمام امراض کے لیے تریاق ہے۔ اگر اس کے استعمال کرنے والے کسی خریدار رسالہ کو ہمدرد صحت کا معمولی سا سالانہ چندہ دینے وقت بھی قبض ہو جائے تو ہمارا ذمہ ہے۔ بنائیں، آزمائیں اور ہمدرد صحت کی محبت کا دم بھریں۔

چند مفید اور مجرّب مرہم

جناب حکیم ڈاکٹر این۔ اے۔ قریشی صاحب، عبداللہ پور

(۱) مین تھل ایک ڈرام، ایسڈ آرسنیک ۱۰ گرین، سوفٹ سوپ ۸ ڈرام۔ پہلی دونوں دواؤں کو خوب باریک پیس کر سوفٹ سوپ میں حل کر کے رکھ لیں۔ جس جگہ لاہوری سور ہو اُسے صابن اور گرم پانی سے صاف کر کے خشک کر دیں اور مرہم کا پھایہ بنا کر لگا دیں۔ چند روز کے استعمال سے انشاء اللہ بالکل صحت ہو جائے گی۔

(۲) نیلا تھوتھا ا تولہ، آنبہ ہلدی ۲ تولے، بیروزہ ۳ تولے، نارکول ۸ تولے۔ پہلی اور دوسری دواؤں کو غبار کی طرح کوٹ کر رکھیں۔ پھر بیروزے کو لوہے کے برتن میں ڈال کر گرم کریں۔ جب وہ پگھل جائے تو نارکول شامل کر کے ایک جوش دیں پھر کسی صاف ڈبیہ میں چھان کر بھر لیں اور اوپر والے سفوف کو ڈال کر اسی وقت تک خوب حل کریں جب تک دوا ٹھنڈی نہ ہو جائے اور سب دوائیں اچھی طرح حل نہ جائیں۔ پھر جس جگہ لاہوری سور ہو اس کو صاف کر کے مرہم کا پھایہ بنا کر چپکا دیں۔

ہمدرد صحت کے بعض نسخوں کی تصدیق:۔ (۱) **محبوب صحت افزا:** جس کا نسخہ ہمدرد صحت ماہ مئی و جون ۱۹۳۸ء میں صفحہ ۵۰ پر جناب حکیم محمد فضل الٰہی صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے، نہایت کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔ (۲) **منزّلِ حرارت:**۔ ہمدرد صحت بابتہ ماہ اگست ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۳۹ پر جناب حکیم مولوی سید محمد عبدالحق صاحب کی طرف سے اس نام کا جو نسخہ شائع ہوا ہے، ابتدائی دق میں مفید ثابت ہوا ہے۔

(حکیم توفیق احمد شروانی، ریاست اندور)

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطب کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے

(گزشتہ سے پیوستہ)

انتخاب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی "فاضل الطب والجراحت" کھاتولی

دق :-

طلا محلول ۳ بوند
مروارید محلول ۵ "
پانی ۳ تولے

مروارید اور سونے کا بہترین طریقہ استعمال سیّال صورت میں ہے کیوں کہ اس شکل میں یہ چیزیں جلد اور یقینی طور پر نظام جسمانی میں داخل ہو جاتی ہیں۔

نوٹ: یہ صحیح ہے کہ دق کی تشخیص ابتدا میں مشکل ہو اور علاج آسان ہو۔ اور آخری درجوں میں جب کہ تشخیص واضح ہو جاتی ہے تو علاج دشوار ہوتا ہے۔ لیکن آج کل خورد بین اور ایکسریز (X-Rays) کا زمانہ ہے، جن کی مدد سے ان مشکلوں اور شبہوں کو آسانی سے رفع کیا جا سکتا ہے اور اب ابتداء میں ہی مرض کی تشخیص کی جا سکتی ہے جس سے مریض کا قیمتی وقت ضائع نہیں ہو پاتا۔ تشخیص کے بعد تجویز کا سوال پیدا ہوتا ہے اس مقصد کے لیے مندرجہ ذیل دوائیں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ کیلسیم یعنی چونا، سونا، روغن جگر ماہی، فولاد، اڑوسہ، افیون، دارچینی، لہسن دال کافور وغیرہ۔ ان تمام چیزوں میں سب سے زیادہ مخصوص اور مفید ترین چیز سونا ہے۔ اگر طریقۂ علاج میں اس کا لحاظ نمایاں نہیں ہے تو تجویز نہایت ناقص ہے۔ دوسری اہم چیز جس سے معالج کی حذاقت اور اصابت فکر کا پتہ چلتا ہے تجویز غذا ہے۔ دق کے مریضوں کے لیے غذا مقوی اور لطیف ہونی چاہئیں۔ چونے اور حیاتینی قوتوں کا قدم قدم پر خیال کرنا چاہیے ورنہ خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہوگی۔

اس قسم کی منتخب غذائیں یہ ہیں: دودھ، مکھن، کریم، انڈا، چوزہ مرغ، سر شیر ماہی، روغن جگر ماہی، کیلا، گاجر، ٹماٹر، تازہ پھل اور ہری ترکاریاں۔

دق :-

سرطان محرق ۶ رتی
کہربائے شمعی ۱ ماشہ
دال سفید ۱ "

ایسی ایک خوراک دن میں دو بار دیں۔

دق :-

توتیائے کبیر ۲ چاول
طباشیر سفید سائیدہ ۱ ماشہ
دانہ الائچی سفید سائیدہ ۱ "

ایسی ایک خوراک دن میں دو بار دیں۔

نوٹ: اس نسخے میں کیلسیم اور سونا نہایت خوبی کے ساتھ شامل ہیں۔

دق الحنجرہ :- (حنجرے کی دق)

کشتہ مروارید ۱ رتی
کشتہ طلاء ۲ چاول

یہ ایک خوراک ہے جس کو ۶ ماشے لعوق آب تربوز والے میں ملا کر کھلانا زیادہ اچھا ہے۔ سونا دق الحنجرہ میں خاص طور پر مفید ہے۔

نوٹ: کشتہ مروارید میں کیلسیم موجود ہے جو گراں قیمت پر حاصل ہونے کی وجہ سے امیروں کے لیے تسلی اور تشفی کا باعث ہوتا ہے۔ ورنہ یہی چیز قدرت نے غریبوں کے لیے کوڑیوں میں بافراط چھپا کر مشکل آسان کر دی ہے۔

دق العظام (ہڈیوں کی دق)

کشتہ خرمہرہ ۱ رتی
خبث الحدید ۱ "

دن میں دو بار غذا کے بعد دیں۔

دق الریہ (پھیپھڑوں کی دق)

آب آہک ۲ تولے
شربت اعجاز ۲ "

نوٹ: متقدمین کے نزدیک یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ پھیپھڑوں کے زخم حرکات کے سبب سے مشکل سے بھرتے ہیں۔ اس مشکل کو آج اس طرح دور کیا جاتا ہے کہ مصنوعی طور پر جوف صدر میں ہوا داخل کر کے پھیپھڑوں پر دباؤ ڈالا جاتا ہے جس سے عضو ماؤف کو آرام و سکون حاصل ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں مریض آہستہ آہستہ رو بصحت ہونے لگتا ہے۔ اس عمل کو وہ مصنوعی نفخ الصدر "آرٹی فیشل نیومو تھوریکس" کہتے ہیں۔ اپنے مریضوں کو اس عملیے کے مشورے سے محروم نہ رکھیں۔

دق الریہ: (پھیپھڑوں کی دق)

غری السمک ۳ ماشے
آب لہسن ۱۰ بوند
شربت فریاد رس ۲ تولے

نوٹ: لہسن قاتل جراثیم ہے اور اس مرض میں کریازوٹ کا قائم مقام ہے۔

دق الریہ: (پھیپھڑوں کی دق)

روغن جگر ماہی ۷ ماشے
روغن دارچینی ۲ بوند
صمغ عربی سائیدہ بقدر حاجت
شربت اڑوسہ ۱ تولہ

اس نسخے کے تیار کرنے کی ترکیب وہی ہے جو پیچش کے علاج میں روغن بیدانجیر کے متعلق کی بتائی گئی ہے۔

(نوٹ) انجار کی زیادتی میں مچھلی کا تیل غیر مناسب ہے۔

دق الریہ: (پھیپھڑوں کی دق)

آب برگ اڑوسہ ۳ تولے
آب لہسن ۷ ماشے
رب السوس ۳ "
شہد خالص ۳ تولے

خوراک ایک چمچہ چائے۔ لعوق کی طرح استعمال کرائیں۔

دق الریہ

صمغ عربی سائیدہ ۳ ماشے
نشاستہ گندم سائیدہ ۳ "
کافور سائیدہ ۳ "
رب السوس سائیدہ ۳ "
شکر تیغال سائیدہ ۳ "

خوراک ۳ ماشے۔

دق الامعاء (آنتوں کی دق)

آب لہسن ۱۰ بوند
عرق دارچینی ۳ تولے
آب بیل گری ۲ "

دن میں تین بار دیں۔

بہت مفید ہے۔

دق الامعاء

گل نیلوفر ۲ ماشے
ست پپیتہ دیسی ۲ ،،
دانہ الائچی سفید ۱ ،،
ال سفید ۳ ،،

خوراک ۳ ماشے دن میں تین بار دیں۔

نوٹ: طین قیمولیا میں کیلسیم موجود ہے۔ یہ نسخہ ہاضم اور دافع تعفن بھی ہے۔ سکے ہوئے پپیتے کا رس دھوپ میں خشک کرکے سفوف بنالیں اور پے پین کی جگہ پر کام میں لائیں۔

دق الامعاء

طباشیر سفید سائیدہ ۳ ماشے
بیل گری سائیدہ ۳ ،،
پوست سنگدانہ مرغ سائیدہ ۳ ،،
پوست بیرون پستہ سائیدہ ۳ ،،

خوراک ۲ ماشے دن میں دو بار

نوٹ: طباشیر میں بھی کیلسیم موجود ہے اور پوست سنگدانہ مرغ پے پسین کی قائم مقامی کرتا ہے۔

دق الامعاء

مالتی بسنت ½ رتی
دار چینی ۳ ،،
دانہ الائچی سفید ۱ ماشہ

نوٹ: مالتی بسنت میں سونا، کیلسیم اور قاتل جراثیم اجزا نہایت مناسبت سے موجود ہیں۔

دق الامعاء

شادنج عدسی مغسول ۶ ماشے
تخم خرفہ ۶ ،،
کشنیز خشک ۶ ،،
دانہ الائچی سفید ۶ ،،
طباشیر سفید ۶ ،،
گل ارمنی ۶ ،،

عرق گلاب کی مدد سے چار چار رتی کے قرص بنالیں۔ ایک ایک قرص دن میں دو بار دیں۔

دق الامعاء

کشتہ مرگانگ ۲ چاول
طین قیمولیا ۱ ماشہ

نوٹ: یہ نسخہ دافع تعفن، قابض اور ہاضم ہے۔

تدرن جلدی

آب لہسن ۲ تولے
روغن بلساں ۳ ماشے
لعاب صمغ عربی بقدر حاجت

ضماد بنائیں اور مقام ماؤف پر لگائیں۔ داخلی طور پر وہ نسخے استعمال کرائیں جو دق میں لکھے گئے ہیں۔

تدرن جلدی

دا چکنہ ۱ رتی
مردار سنگ ۱ ماشہ
کوکوجم ۲ تولے

اس مرہم کو مقام ماؤف پر استعمال کریں۔

نوٹ: کوکوجم میں حیاتین الف اور دال پائے جاتے ہیں اور یہ دونوں جواہر اس مرض میں مفید ہیں۔ بناسپتی گھی شیشوں میں بالکل صاف ہوکر آتا ہے گھی دھونے سے بھی طبی طریقے پر صاف نہیں ہوتا خواہ کتنا ہی دھویا جائے۔ البتہ تیز گرم کر دینے سے جراثیمی آلودگیوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

درن ناصور

آب لہسن ۱ تولہ
آب برگ نیب ۱ ،،
شہد خالص ۶ تولے

اس ترکیب سے صاف ململ کا ٹکڑا تر کرکے ناصور میں رکھیں۔ نوٹ: تدرن جراحی میں پلاسٹر آف پیرس خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے ذریعے سے عضو ماؤف کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح پر درنی ناصور خود کو دمندمل ہو جاتے ہیں۔ اندرونی طور پر کیلسیم کا استعمال کرائیں۔

سل غدوی (خنازیر)

کشتہ صدف ۱ رتی
کشتہ فولاد ۲ چاول

بعد از طعام کھلائیں۔ مقامی علاج کے لیے مرہم رسل استعمال کرائیں۔

نوٹ: اس مرض میں اور سل کی تمام قسموں میں تقیہ اور تصفیے کے تخیل کو بھی دماغ میں نہ لائیں اور بھول کر بھی کسی مریض مسہل نہ دیں۔

دق

روغن جگر ماہی ۲۰ تولے
روغن دارچینی ۳ ماشے
روغن یوکلپٹس ۱ ماشہ
کوکوجم ۵ تولے

سینے اور کمر پر دوپہر اور رات کو سوتے وقت مالش کریں۔

کساح (رکٹس)

آش جو ۲ تولہ
روغن جگر ماہی ۱۵ بوند

اس نسخے میں حیاتین ب اور د کا لحاظ رکھا گیا ہے بچے کو دھوپ کا نفع بھی پہنچائیں۔ آفتاب کی شعاعیں نظام جسم میں اور ماورائے بنفشی (الٹراوائولیٹ ریز) کے اصول پر نفع بخشتی ہیں۔ صبح اور دوپہر کی دھوپ اپنے اندر بہت زیادہ بنفشی شعاعیں رکھتی ہے۔

طفولیت (دان فین طفل ازم)

خلاصہ غدہ درقیہ ۱۰ رتی

دن میں دو بار دیں۔

بیری بیری

نشاستہ گندم سائیدہ ۴ رتی
طباشیر سفید سائیدہ ۴ ،،
ستبد سوختہ ۴ ،،

نوٹ: اس نسخے میں حیاتین ب اور کیلسیم موجود ہیں۔

التہاب اعصاب (نیورائی ٹس)

آش جو ۲ تولے
آب سنترہ ۲ ،،

نوٹ: اس نسخے کی ترکیب میں حیاتین ب اور ج کا لحاظ ہو۔ تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ حیاتین ب ایسے جوہر کا حامل ہے جو عصبی التہاب رفع کرنے اور نظام اعصاب کو قوت دینے کے لیے بہترین چیز ہے۔

لثہ دامیہ (سکروی)

لیموں کا رس ۱۲ ماشے
جیسا نذہ جرائنہ ۲۰ تولے

دن میں تین بار دیں۔

یہ مرض غذا میں حیاتین ج کی کمی یا بالکل نہ ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی تشخیص عام کمزوری، خون کی کمی اور مسوڑھوں سے کمی جاتی ہے، جن سے بآسانی خون جاری ہو جاتا ہے۔ دانت اکثر ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ اس نسخے میں حیاتین ج کی رعایت اصل مقصد ہے۔ اس کے ساتھ ہی جرائنہ مشتہی اور مقوی اثرات رکھتا ہے۔ انار، انگور، سنترہ، لیموں، ٹماٹر اور دیسی آم حیاتین ج سے لبریز ہیں۔ ہری ترکاریوں میں بھی یہ جوہر کافی ہوتا ہے۔ حیاتین ج حابس خون بھی ہے اور اس کی یہ خاصیت جریان خون بعد وضع حمل میں ارگٹ سے بھی نمایاں ہوتی ہے۔

(باقی آئندہ)

جوابات

(۲۱۴) عوارضِ سوزاک :- (الف) سوزاک ہونے سے پہلے اگر قطرہ آتا تھا تو اس کا باعث فتورِ ہضم اور قبض تھا۔ قبض آپ کو اب بھی رہتا ہے لیکن اب ایک خرابی اور لاحق ہو گئی کہ سوزاک بھی ہو گیا جو ابھی تک اچھا نہیں ہوا ہے۔ آپ سب سے پہلے "یوریرون" کی گولیاں کھایئے۔ ان سے آپ کا سوزاک بھی اچھا ہو جائے گا۔ ساتھ ہی ساتھ قبض کے دفعیے کے لیے "ایگیرول" یا "پیڑولاگر" کا استعمال کرتے رہیے۔ اس سے قبض رفع ہو جائے گا اور پھر قطرہ آنا بھی بند ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کات سفید، دانہ الائچی خورد، زیرہ سفید، ست بیروزہ، ست گلو، برادہ صندل سفید، کباب چینی، کشتہ بیضۂ مرغ اور کشتہ سنگ جراحت۔ سب دوائیں ہم وزن لیں اور سفوف تیار کر کے ڈیڑھ ڈیڑھ ماشے کی پڑیاں بنا لیں۔ اور صبح سویرے اور سہ پہر کو ایک ایک پڑیا پھانک کر اوپر سے گائے کا تین چھٹانک دودھ جس میں چار قطرے روغن صندل کے ڈال لیے گئے ہوں، پی لیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ کم سے کم تین ہفتے تک روزانہ سفوف کشتہ قلعی دیگر تیمی ماشے کھا کر معصفی خون ۲ ماشے، بکری کا دودھ ۱ تولے اور پانی ۱ تولے میں ملا کر پی لیا کیجئے۔ اور جب پچکاری سوزاک ایک عدد چھاچھ ۵ تولے میں گھول کر پچکاری کیجئے۔ پچکاری صبح و شام دونوں وقت لگائی جائے۔ اور اس کا استعمال صرف تین روز کافی ہے۔ البتہ کھانے کی دوا برابر تین ہفتے تک کھائی جائے۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) لائیکر سنٹل فلیواس کیوب ایٹ بکو کی پندرہ پندرہ بوندیں ایک اونس پانی میں ملا کر دن میں تین چار بار روزانہ پیا کریں۔ اوپر سے دودھ کی لسی یا مصری کا شربت پی لیا کریں۔ دو ہفتے میں بالکل صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) بیخ مرجان، ورق چاندی اور پارہ شنگرفی ہر ایک ۱ تولے کو آب گلو سبز ۲۰ تولے اور آب ہزار دانی ۲۰ تولے میں کھرل کر کے ٹکیاں بنا لیں اور انہیں گل حکمت کر کے اپلوں کی آگ میں رکھ کر پھونکیں۔ دونوں پانیوں کے ساتھ اس کو گیارہ آنچیں دینی چاہئیں۔ اور ہر مرتبہ دو تولے پارہ شنگرفی بھی بڑھاتے رہیں۔ خوراک ایک رتی۔ بدرقہ مکھن مناسب ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۱۵) دودھ بڑھانے کا نسخہ :- (الف) دواؤں کے ذریعے اگر دودھ کی گلٹیوں میں تحریک پہنچائی گئی تو دودھ کی مقدار تو زیادہ بننے لگے گی لیکن دودھ پلانے والی اور بھی زیادہ کمزور ہو جائے گی۔ تا وقتیکہ مریضہ یا یوں کہیئے کہ مرضعہ کی صحت بہتر نہ ہو اور وہ کافی غذا نہ کھانے لگے اس قسم کی کوشش مفید نہ ہو گی۔ بہتر ہے کہ مرضعہ کافی ورزش (مثلاً چلنا پھرنا یا اور کوئی محنت کا کام کرنا) کے ذریعے سے اپنی بھوک میں اضافہ کرے اور پھر اسے عمدہ مقوی غذا دی جائے تو دودھ کی مقدار بہت بڑھ جائے گی اور صحت کو بھی نقصان نہ پہنچے گا۔ دودھ، انڈا، گوشت، مکھن، گھی سب بہت ہی مفید غذائیں ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) موصلی سفید، موصلی سیاہ اور زیرہ سفید ہم وزن لے کر باریک کریں اور صبح سویرے ۹ ماشے یہ سفوف گائے کے سواپاؤ دودھ، جو شربت بزوری معتدل سے میٹھا کیا گیا ہو، پلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریضہ کی آنکھوں کا پیلا پن اس بات کی علامت ہے کہ مریضہ کا جگر ماؤف ہے۔ کسی مقامی طبیب سے مرض کی صحیح تشخیص کرا کے علاج باقاعدہ کرایئے ایسی حالت میں اندھا دھند دودھ بڑھانے والی دواؤں کا استعمال بے فائدہ ہے۔ البتہ اگر مریضہ کسی مرض میں مبتلا نہیں ہے تو دودھ بڑھانے کے لیے یہ سفوف بنا کر استعمال کرایئے۔ نسخہ سفوف: ستاور، زیرہ سفید، بادیان ہر ایک چار تولے لے کر سفوف بنائیں اور برابر وزن شکر سفید ملا کر رکھیں۔ ۹ ماشے صبح و شام دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) شربت فولاد استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) مغز بادام مقشر، مغز خیارین، مغز خربوزہ، مغز کدو شیریں، مغز بادیان، مغز کشنیز ہر ایک ۶ ماشے، دانہ الائچی خورد ایک ماشہ، برادہ صندل سفید ایک ماشہ۔ سب چیزوں کو عرق گلاب میں پیس چھان کر شیرہ نکالیں اور مصری ۲ تولے ملائیں۔ پھر ۳ ماشے سفوف زیرہ سفید پھنکا کر یہ شیرہ پلایئے۔ حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۱۶) بہرا پن :- (الف) آپ اپنی بچی کو کسی ایسے ڈاکٹر کو دکھائیں جو ناک کان اور حلق کے امراض کا ماہر خصوصی ہو۔ بچی کو غالباً نزلہ اور زکام اور حلق کے غدود بڑھ جانے کی شکایتیں بھی رہتی ہوں گی۔ اگر آپ آگرہ، لکھنؤ، لاہور، کلکتہ، بمبئی یا مدراس کے قریب رہتے ہیں تو ان سب مقامات کے میڈیکل کالجوں میں آپ کو ایسے ماہرینِ خصوصی مل سکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مولین آئل (ہومیو پیتھک دوا ہے) دو تین قطرے صبح پانی میں ملا کر پلائیں اور دو قطرے کان میں ڈالیں۔ اسی طرح روزانہ بعد مقررہ وقت یہ دوا استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مغز بادام تلخ، مغز کدوئے تلخ، افسنتین رومی ہر ایک ۳ ماشے کو مولی کے پانی تین تولے میں پیس کر روغن گل ۲ تولے ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں جب پانی اور دوائیں جل ہو جائیں تو آگ سے نیچے اتار لیں اور تیل کو صاف کر کے شیشی میں رکھیں۔ روزانہ صبح وشام دو دو نیم گرم قطرے کانوں میں ٹپکائیں۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) روغن کافور اور روغن موم ہم وزن ملا کر کانوں میں ٹپکایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۱۷) **قبض دائمی وغیرہ**:- مریض کا اصل مرض ضعف اعصاب ہے۔ اسی وجہ سے وہ فتور ہضم اور قبض میں مبتلا ہیں اور ضعف اعصاب کا لازمی نتیجہ ضعف باہ ہے۔ مریض کو ایسے مقویات کے استعمال کی ضرورت ہے جو اعصاب کو قوت دیں اور معدہ اور آنتوں کے فعل کو درست کریں۔ بازار میں کئی قسم کی پیٹنٹ دوائیں بہت سی موجود ہیں لیکن میں یہ مشورہ دوں گا کہ کسی ہوشیار معالج کو دکھا کر مرض کے حالات کے مطابق نسخہ تحریر کرایا جائے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مربہ آملہ بنارسی، مربہ سیب، مربہ بہی، مربہ گاجر ہر یک ایک پاؤ، گل سرخ، عود ہندی، مصطگی رومی، دانہ الائچی خورد، زہر مہرہ خطائی سائیدہ گل سیوتی، پوست ترنج، سنبل الطیب، عناب، ابریشم مقرض خام، برادہ صندل سفید، زرشک ہر ایک ۹ ماشے، گل گاؤزبان ایک تولہ، کشتہ نقرہ ایک تولہ، مربوں کو علیحدہ باریک پیس لیں۔ باقی دوائیں اچھی طرح کوٹ چھان کر پسے ہوئے مربوں میں ملا دیں۔ اگر قوام سخت رہے تو شربت انار شیریں سے درست کر لیں۔ ایک ایک تولہ یہ دوا سونف اور بید مشک کے عرق کے ساتھ صبح وشام دونوں وقت کھائیں۔ انشاء اللہ ۴۰ دن کو استعمال سے سب شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ایسے مریضوں کی صحت یابی کا انحصار دواؤں کے بجائے زیادہ تر اصول حفظان صحت کی پابندی پر ہے۔ چنانچہ روزانہ ہلکی ورزش کی جائے خصوصاً صبح وشام میل دو میل پیدل ہوا خوری کی جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ غذا میں گیہوں کے موٹے آٹے کی روٹی اور سبز ترکاریاں اور ساگ پات کھائے جائیں۔ قابض اور بادی چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔ سہ پہر کو بھوک لگے تو کوئی تازہ میوہ کھائیں۔ خوش وخرم رہیں۔ رنج سے دور رہنے کی کوشش کریں۔ دواؤں میں سے کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۶-۶ ماشے کھائی جائے۔ امید ہے کہ ان تدابیر سے قبض بھی رفع ہوتا رہیگا۔ بھوک اچھی طرح لگے گی۔ غذا اچھی طرح ہضم ہوگی اور جزو بدن بنے گی اور ساتھ ہی دوسرے عوارض میں بھی کمی ہو جائے گی۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) کشتہ فولاد ۲ تولے، کشتہ سہ دھاتہ ۳ تولے، کشتہ نقرہ ۱ تولہ، مومیائی اصلی ایک تولہ۔ سب چیزوں کو خیساندہ پوست خشخاش میں کھرل کر کے ۲-۳ رتی کی گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح وشام دونوں وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) فولاد ۲۰ تولے گرم کر کے سرسوں کے تیل میں ۱۰ مرتبہ بجھاؤ دیں۔ پھر اس کا برادہ کر کے آب برگد ایک بوتل میں کھرل کر کے گجپٹ کی آگ میں کشتہ کریں۔ پھر اس کشتے کو آب برگد ایک بوتل میں کھرل کر کے گج پٹ کی آگ میں کشتہ کریں۔ اسی طرح ۱۰ آنچیں دینی چاہئیں۔ پھر اس کشتے کو آب انار ترش میں حل کر کے رکھ لیں اور ۱۰ قطرے دہی میں ملا کر صبح کے وقت کھلائیں۔ یہ فولاد محلول اکسیری ہزار ہا بیماریوں کی ایک دوا ہے۔ جسم کو امراض سے پاک کر کے طاقتور بنا دیتا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۱۸) **دمہ**:- (ا) مریضہ کو "پیلول" کی چند بوتلیں پلا دیجئے۔ اگر تنفس کے دورے پڑتے ہوں تو "فیلسول" استعمال کرائیے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) برگ بانسہ، کشنیز، برادہ صندل سفید، کوکنار مسلم، کاکڑا سینگی ہر ایک ۲ تولے، طباشیر ۱ تولے، دانہ الائچی خورد ۱ تولہ، دانہ الائچی کلاں ایک تولہ بہدانہ ۲ تولے، فلفل دراز ۶ ماشے، ست گلو ۲ تولے، آملہ ایک تولہ، مصری کوزہ پانچ تولے، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں اور ۳ ماشے سے چھ ماشے تک یہ سفوف سونف اور گاؤزباں کے عرق کے ساتھ پھنکائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بحالت موجودہ مریضہ کو صبح کے وقت قرص ابرک ایک عدد خمیرہ نزلی جواہر والا ۶ ماشے میں ملا کر کھلائیں۔ اور شام کو دوا المسک معتدل جواہر والی چھ ماشے دیں۔ ان دونوں دواؤں کے استعمال سے عام جسمانی کمزوری بھی دور ہو جائے گی اور دمے میں بھی افاقے کی صورت نظر آنے لگے گی۔

(حکیم محمد عبدالواحد)

(د) پلوسوا کا پانی ۵-۵ رتی صبح وشام دونوں وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) "چون پراش اوپیہ" کا استعمال کرنا ہر طرح مفید ہوگا۔ دوا کی دوا غذا کی غذا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۱۹) **ہاتھی کی دُم کا بال**:- (ا) یورپ میں بیٹھ کر اگر کوئی صاحب اس قسم کا سوال ارسال فرماتے تو تعجب نہ ہوتا۔ یہاں ہندوستان میں تو تقریباً ہر سڑک پر ہاتھی جاتا ہوا مل سکتا۔ کسی اور کے ایمان کی آزمائش کی کیا ضرورت ہے، خود ہی "پوری ایمانداری" کے ساتھ کسی ہاتھی کی دُم پکڑ لیں اور حسب پسند موٹے سے موٹا بال اکھیڑ لیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی فیل بان سے حاصل کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۲۰) **تلوے جلتے رہنا**: (ا) آپ کی اہلیہ فتور ہضم میں مبتلا ہیں شاید قبض بھی رہتا ہوگا۔ اگر قبض رہتا ہے تو وہ "کروشین سالٹ" استعمال کیا کریں۔ قبض بھی رفع ہو جائے گا اور تلوؤں کی جلن بھی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مہندی اور کیکر کے پتوں کو پانی میں پیس کر ہتھیلی اور تلوؤں پر لگائیں۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(ج) روغن کافور اور روغن موم ہموزن ملا کر مالش کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۲۱) یرقان:- (ا) اپنے دوست کے مرض کے متعلق آپ نے صرف اتنا تحریر فرمایا ہے کہ ان کا رنگ زرد ہے اور طبیعت خراب رہتی ہے۔ آپ خود ہی سوچیے کہ کوئی حکیم یا ڈاکٹر اس سے کیا سمجھے گا۔ آپ نے اتنی تکلیف بھی تو گوارا نہیں فرمائی کہ یہی لکھ دیتے کہ طبیعت کیا خراب رہتی ہے۔ بہرحال صرف اتنی تفصیل سے میں کچھ نہیں سمجھ سکا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عمدہ املی ۹ ماشے اور تخم کاسنی ۶ ماشے کو پانی میں پیس کر شیرہ نکالیں۔ پھر اس میں سکنجبین ۲ تولے ملا کر صبح سویرے پلائیں۔
(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ نے اپنے دوست کے پہلے حالات بیان نہیں کیے کہ کس بیماری کے سلسلے میں یرقان کی یہ علامات ظاہر ہوئیں۔ تاہم آپ یہ نسخہ استعمال کرائیے۔ امید ہے کہ اس سے مریض کو فائدہ پہنچے گا۔ نسخہ:- قرص مرجان جواہر والا ایک عدد خمیرہ گاؤزباں عنبری ۵ ماشے میں ملا کر کھلائیں۔ اور پھر بادیان، تخم خیارین، تخم کاسنی ہر ایک تین ماشے کو پانی میں پیس چھان کر شربت بزوری دو تولے ملا کر پلائیں۔ یہ نسخہ کم از کم دو ہفتے تک صبح و شام استعمال کرایا جائے، انشاءاللہ آرام ہو جائے گا۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) مولی کا پانچ سیر پانی لوہے کے برتن میں ڈال کر اس میں نوشادر اور مرچ سیاہ ۵، ۵ تولے شامل کریں اور لوہے کے دستے سے خوب رگڑدیں۔ جب پانی خشک ہو جائے اور دوا گولیاں بنانے کے قابل ہو جائے تو چنے برابر گولیاں تیار کریں اور ایک گولی صبح کے وقت دہی کے ساتھ دیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۲۲) روغن بیضۂ مرغ:- (ا) مختلف طبی کتابوں میں ترکیبیں لکھی ہوئی ہیں۔ لیکن اس کام کا تعلق زیادہ تر عمل سے ہے۔ جب تک کسی ماہر فن سے آپ اس علم کو حاصل نہ کریں گے مقصد حاصل نہ ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) انڈوں کو جوش دے کر زردی نکال لیں اور تانبے کے برتن میں رکھ کر آگ پر خوب بریاں کریں۔ اس کے بعد کپڑے میں رکھ کر روغن نچوڑ لیں یا کسی دوسری ترکیب سے دبا کر روغن نکال لیں۔

روغن بیر بہوٹی: بیر بہوٹی ضرورت کے مطابق لے کر چار گنے تلوں کے تیل میں ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب ان کی رنگت سیاہی مائل ہونے لگے تو آگ سے نیچے اتار لیں اور روغن کو صاف کر کے شیشی میں رکھیں۔

مچھلی کا تیل، ولایت سے نکلا ہوا آتا ہے اور انگریزی دواخانوں میں کثرت سے ملتا ہے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(ج) کتاب رموز صنعت کا مطالعہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۲۲۳) ضعف مثانہ وغیرہ: غالباً مریض کو سوزاک ہو چکا ہے۔ لیکن آپ نے اس کے متعلق کچھ نہ تحریر فرمایا۔ یہ بھی نہ لکھا کہ قبض رہتا ہے یا نہیں۔ تشخیص مرض کے لیے یہ دونوں باتیں بہت ضروری ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ مرجان عمدہ ۲ رتی مکھن میں رکھ کر کھائیں، اور روغن تلخ سرخ رنگ کی بوتل میں بھر کر ایک ہفتے تک دھوپ میں رکھیں، پھر اس روغن کی دو قطرے ہر دن میں دو تین مرتبہ مالش کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) سفوف گوندکتیرا ۶ ماشے صبح کے وقت نہار منہ دودھ کے ساتھ کھائیں اور خصیے پر ضماد قیصوم لگائیں۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) سیال سکن استعمال کریں۔ نسخہ درج ذیل ہے: پوٹاشیم برومائڈ، سوڈیم برومائڈ ہر ایک سوا تولے، لیموں نل سوڈا سوا تولے، شربت نارنج ۵ تولے، عرق بادیان ۱۵ تولے۔ سب چیزوں کو بوتل میں ڈال کر ملا لیں۔ اور ایک چمچہ چائے بھر دن میں تین بار دو گھونٹ ٹھنڈے پانی میں ملا کر پئیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) فولاد محلول اکسیری جس کا نسخہ جواب نمبر ۲۱ میں درج ہے تیار کر کے استعمال کیجئے۔ ورم خصیہ کے لیے روغن کافور اور روغن موم ہم وزن ملا کر مالش کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۲۴) دانتوں کا میلاپن: (ا) پانوں کے دھبے پان چھوڑنے پر دانتوں سے دور ہو جاتے ہیں۔ غالباً آپ کے دانت پیدائشی ہی بدرنگ ہوں گے بہتر ہو کہ آپ کسی ہوشیار دندان ساز کو دکھا کر دانت صاف کرالیں۔ کیلشیم کی خون میں اگر کمی ہوتی ہے تو دانت خوب صورت اور چمک دار نہیں ہوتے۔ کسی ہوشیار ڈاکٹر کے مشورے سے کیلسیم کے انجکشن لے لیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نمک لاہوری ایک چھٹانک کو آدھی چھٹانک مدار کے دودھ میں حل کر کے کوزے میں بند کریں۔ پھر اسے آگ میں رکھ کر پھونکیں۔ اس کے بعد دوا کو پیس کر رکھ لیں اور بطور منجن استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کتھے چونے کا رنگ دانتوں کی اندرونی ساخت تک پہنچ گیا ہے اب ان کا بالکل صاف اور چمک دار ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ روزانہ منجن استعمال کیجئے۔ اس کے استعمال سے کم و بیش دانتوں کی صفائی ہوتی رہے گی۔ نسخہ: کیکر کا کوئلہ چار تولے، پھٹکری بریاں دو تولے، نمک لاہوری ایک تولہ سب کو باریک پیس چھان کر رکھیں، اور صبح کے وقت دانتوں پر مل کر کلی کر لیا کریں۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) مازو قرحا، دانہ الائچی خورد، چوب صندل سفید اور کتھ سفید ہم وزن لے کر باریک کوٹ چھان لیں اور تھوڑے سے شہد میں ملا کر رکھیں۔ صبح اور رات کو سوتے وقت یہ دوا دانتوں پر لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۲۵) پھلوں کے کھانے کا وقت:- (ا) پھلوں کے متعلق بالعموم یہی دستور ہونا چاہیئے کہ وہ غذا کے بعد استعمال کئے جائیں۔ اس کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ کھانے کے بعد غذا کے جو ذرے دانتوں میں پھنسے ہوئے یا اٹکے ہوئے رہ جاتے ہیں۔ وہ صاف ہو جاتے ہیں۔ پھلوں کا رس چوں کہ غذا کے ہضم میں مدد کرتا ہے اس لیے بھی ان کا غذا کے بعد ہی استعمال زیادہ مناسب ہے۔ مخصوص حالات ایسے بھی ہو سکتے ہیں کہ جب غذا سے پہلے یا نہار منہ ان کا کھانا مفید ہو اور ایسے مخصوص حالات یا تو بصورت مرض رونما ہو سکتے ہیں یا مختلف قسم کی طبیعتیں ان کا باعث ہوتی ہیں۔ آپ ان جھگڑوں میں نہ پڑیے۔ مثل مشہور ہے کہ "جتنا چھانیے اتنا ہی کرکرا کھانا پڑتا ہے۔" (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خربوزہ غذا کے بعد کھانا چاہیئے۔ سیب، انار، ککڑی، لیچی اور فالسے وغیرہ دوپہر کو استعمال کرنے چاہئیں۔ دہی کی لسی بھی سہ پہر کو استعمال کرنی چاہیے۔ دہی سادہ یا شکر شامل کر کے غذا کے ساتھ بھی کھا سکتے ہیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مختلف قسم کے پھلوں اور سبزیوں کے استعمال کا بہترین وقت کھانا کھانے کے بعد ہے۔ بشرطیکہ ان کے کھانے کی گنجائش رکھی گئی ہو اور اعتدال کے ساتھ کھائے جائیں۔ کھانا کھانے کے بعد پھلوں کے استعمال سے غذا کے ہضم ہونے میں مدد ملتی ہے اور قبض بھی رفع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا وقت سہ پہر کا ہے اس وقت پھلوں کا ناشتہ کرنے سے کسی دوسری چیز کے کھانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور قبض رفع ہو جاتا ہے۔

مغزیات کے استعمال کے لیے سب سے اچھا وقت صبح کا ہے بشرطیکہ معدہ قوی ہو اور بھوک خوب لگتی ہو۔ دہی کھانے کے ساتھ استعمال کی جائے۔ لسی وغیرہ کے استعمال کا بہترین وقت سہ پہر ہے۔ خصوصاً جب کہ گرمی اور پیاس ستا رہی ہو۔ گرمیوں میں صبح کے وقت پیاس کی شدت کو رفع کرنے کے لیے بھی لسی کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ کھانا کھانے کے بعد دو تین گھنٹے تک خالی پانی کے سوا کسی کا شربت نہیں پینا چاہیئے۔ (حکیم عبد الواحد)

(۲۲۶) کھانسی وغیرہ:- (ا) آپ کے لیے بہتر ہے کہ اپنے جسم کا وزن کسی قدر کم کریں۔ دورے کے وقت فیلسول یا ایفیڈرین سے کام نکال لیا اور روزانہ "سیرپ مینا ڈیکس" استعمال کیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مشک خالص ڈیڑھ رتی، عنبر خالص ۳ رتی، کہربائے شمعی چھ رتی، بسد چھ رتی، مغز بادام مقشر ڈیڑھ ماشے، نشاستہ گندم ایک ماشہ، عود خام ڈیڑھ ماشے، مروارید اعلیٰ قسم محلول ڈیڑھ ماشے، رب السوس، صمغ عربی، افیون مصفٰی ہر ایک تین ماشے۔ سب دواؤں کو کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں اور صبح سویرے ایک گولی منہ میں رکھ کر اوپر سے عرق بادیان ایک چھٹانک، عرق گاؤزبان ڈیڑھ چھٹانک میں شربت اعجاز چار تولے ملا کر پی لیں۔ تیسرے پہر بھی یہ دوا اسی طرح استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بحالت موجودہ آپ کے مرض کا علاج یہ ہے کہ معدہ اور آنتوں کا خاص طور پر خیال رکھا جائے، کوئی قابض بادی چیز نہ کھائی جائے۔ تیل اور ترشی سے بالکل پرہیز کیا جائے۔ قبض اور بدہضمی نہ ہونے دیں۔ جس کی آسان تدبیر یہ ہے کہ خوب بھوک لگنے پر کھانا کھائیں اور جب کچھ بھوک باقی رہے تو کھانا چھوڑ دیں۔ دواؤں میں سے جوارش جالینوس چھ ماشے کھانا کھانے کے بعد استعمال کریں۔ یہ غذا کے ہضم ہونے میں مدد دے گی۔ اس کے علاوہ اور بھی فائدے پہنچائے گی۔ اور رات کو سوتے وقت اکسیر سعال ایک عدد شہد خالص ایک تولہ میں ملا کر چاٹ لیا کریں۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) پلوسو ٹیکلپا کا استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۲۷) وزن کی کمی:- (ا) کافی ورزش اور عمدہ غذا جسم کی افزائش میں بہت مدد دیتی ہے۔ اگر دوا ہی کی ضرورت ہے تو "فیٹے لین" کا استعمال کیجیے۔ اگر جسم میں کوئی مرض موجود ہے جو موٹا نہیں ہونے دیتا تو اس مرض کا علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ابریشم مقرض، برگ گاؤزباں، بہمن سفید، طباشیر، دانہ الائچی خورد، کشنیز، صندل سفید، گل سرخ ہر ایک تین ماشے، موصلی سفید، ستاور، تخم خرفہ، تخم گزر، بہدانہ ہر ایک دو تولے، مغز کدو شیریں ۱۲ ماشے، مغز تخم خیارین دو تولے چار ماشے، مروارید اعلیٰ قسم محلول ۱۰ ماشے، زعفران ۱۰ ماشے، شربت انار شیریں آدھ پاؤ، آب سیب شیریں آدھ پاؤ، آب آملہ آدھ پاؤ، شکر سفید آدھ پاؤ، عرق بید مشک آدھ پاؤ، عرق گلاب ۳ چھٹانک، ورق نقرہ ایک گڈی حسب معمول معجون تیار کریں۔ اور تین ماشے میں ایک چاول کشتہ فولاد اور ۲ چاول کشتہ ابرک سیاہ رکھ کر نگل جائیں اور اوپر سے پاؤ شیر گاؤ پی لیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ ورزش کیجیے اور کھانا کھانے کے بعد شربت اکسیر خاص ایک ایک تولہ چاٹ لیا کیجیے۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) محلول فولاد ۱۰ قطرے، محلول سنکھیاہ قطرے، محلول کچلہ ۵ قطرے۔ سب کو ایک اونس پانی میں ملا کر کھانا کھانے کے بعد دن میں ایک بار پی لیا کریں۔ ایک مہینے میں کم سے کم ۶ پونڈ وزن بڑھ جائے گا۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۲۲۸) بالوں کی سفیدی:- (ا) آپ کو غالباً دماغی پریشانیاں لاحق رہتی ہیں۔ ان سے چھٹکارا حاصل کیجیے۔ ہر وقت خوش و خرم رہنے کی کوشش کیجیے۔ غصہ جہاں تک ہو سکے کبھی پاس نہ آنے دیں۔ اس کے علاوہ اچھی غذا کھائیے اور کوئی مقوی اعصاب دوا مثلاً "نیوروفاسفیٹس" کا استعمال کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) قرص خبث الحدید ایک عدد، جوارش جالینوس ۶ ماشے میں ملا کر صبح کے وقت کھائیے۔ رات کو سوتے وقت اطریفل اسطوخودوس ۹ ماشے استعمال کیجیے۔ تیل، ترشی، اور قابض بادی چیزوں کے کھانے سے پرہیز کیجیے۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) حب بلادر عنبری ایک ایک عدد کھانے کے بعد استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) فولاد محلول اکسیری جس کا نسخہ جواب نمبر ۲۱۰ میں درج ہے، تیار کرکے استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(۲۲۹) بواسیر ریحی :- (ا) آپ نے یہ نہ لکھا کہ آپ کا مشغلہ دن بھر کیا رہتا ہے۔ میں بطور خود یہ فرض کیے لیتا ہوں کہ آپ بھی عام ہندوستانیوں کی طرح اپنا بیشتر وقت لیٹے لیٹے یا بیٹھے بیٹھے گزارنے کے عادی ہوں گے۔ اور دن بھر میں کبھی ایک آدھ فرلانگ اگر چلنا پڑا تو وہ آپ کے نزدیک ورزش یا محنت میں داخل ہوگا۔ کھانا کھا کر رات کو گھر کی انگنائی میں گن کر چالیس قدم چل لینا آپ کی چہل قدمی ہوگی۔ اگر ایسا ہے تو بندہ نواز آپ کا مرض آپ کا اپنا بلایا ہوا ہے۔ جب تک آپ قدرتی نظام عمل کی پابندی نہ کریں گے اس وقت تک صحت یاب ہونا دشوار ہے۔ منعم غذا کے لیے قدرت نے ہمارے جسموں کے لیے یہ قاعدہ مقرر کر دیا ہے کہ جب جسمانی اعضاء خوب کام کرتے ہیں تو وہ کسی قدر گھس جاتے ہیں۔ ان گھسے ہوئے اعضا کی مرمت کے لیے غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ضرورت معدے کی معرفت ہمیں محسوس ہوتی ہے اور اسی کا نام بھوک ہے۔ صحیح بھوک کے وقت اچھی اور مناسب غذا اگر استعمال کی جائے تو وہ لازمی طور پر جزو بدن ہو جاتی ہے۔ یعنی ہمارے بدن کو لگ جاتی ہے لیکن اگر ہم ورزش اور محنت کے ذریعے سے جسم میں تو ضرورت پیدا نہ کریں، اور غذا دو دو تین تین اور چار چار وقت معدے میں بھرتے رہے تو نہ معدہ ہی اسے اچھی طرح ہضم کرتا ہے اور نہ وہ بدن کا جزو ہی بن سکتی ہے۔ یہی بیکار پڑی ہوئی غذا تمام خرابیوں کا باعث ہو جاتی ہے۔ اگر آپ تن درست ہونا اور تن درست رہنا چاہتے ہیں تو قدرتی طریقوں کی پابندی کیجیے۔ محنت اور کام کے ذریعے سے جسم میں غذا کی ضرورت پیدا کیجیے۔ ضرورت پیدا ہونے پر ہلکی اور سادہ غذا کھائیے۔ اور پھر بھی اگر ضرورت محسوس ہو تو دوا سے مدد لیجیے۔ دوائے طور پر "ٹبکاڈ ایسٹیس" ایک بہت ہی مفید دوا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اول اصلاح معدہ کی دوائیں استعمال کیجیے۔ اس کے بعد بواسیر ریحی کا علاج کیجیے۔ امید ہے کہ اس طریقے سے آپ کی شکایات دور ہو جائیں گی۔
(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کھانا کھانے کے بعد سفوف الاملاح چار رتی جوارش کمونی کبیر نو ماشے میں ملا کر کھائیے۔ تمام بادی چیزوں کے کھانے سے پرہیز کیجیے اور روزانہ صبح و شام ڈیڑھ دو میل تک پیدل ہوا خوری کیجیے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) سفوف بعنگرہ ۲-۳ ماشے صبح و شام چالیس دن تک پانی کے ساتھ پھانکیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) مریض کا معائنہ کرکے ہی کوئی نسخہ تجویز کیا جا سکتا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(۲۳۰) ہڈیوں کا ٹیڑھا پن :- (ا) بہتر یہ ہوگا کہ آپ مریض کو بمبئی لے جائیں، وہاں ایک مخصوص ہسپتال اسی قسم کے امراض کے لیے ہے۔ اس طرح دوائیں پلانے یا لگانے سے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن تخم ستیاناسی صبح سویرے ایک قطرے سے پانچ قطروں تک حسب قوت مریض بتاشے یا شکر میں رکھ کر نگلوا دیں اور اسی روغن کی مقام ماؤف کی ہڈیوں پر مالش کریں۔ بے حد ارزاں اور مفید علاج ہے کم سے کم دو مہینے تک استعمال جاری رکھیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اب اس مرض کا علاج بہت دشوار ہے۔ مچھلی کا تیل استعمال کرائیے۔ صبح کے وقت معجون چوب چینی خاص ۶ ماشے اور سہ پہر کو دوالمسک معتدل جواہر والی ۶ ماشے کھلائیے۔ ممکن ہے کہ ان کے استعمال سے مریض کی عام جسمانی کمزوری میں کمی ہو جائے، اور مرض میں بھی کچھ تخفیف محسوس ہونے لگے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) مریض کا معائنہ ضروری ہے۔ فی الحال آپ چونے کے مرکبات استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) مریض کا معائنہ کرکے ہی کوئی نسخہ تجویز کیا جا سکتا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(۲۳۱) ایام کی بے قاعدگی :- (ا) آپ اپنی اہلیہ کو "ایلٹرس کارڈیل" استعمال کرائیے۔ اس کے علاوہ "اووبرین" کے انجکشن لگوا دیجیے۔ کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر کو دکھا کر یہ بھی معلوم کر لیجیے کہ آپریشن کی ضرورت تو نہیں ہے۔ اگر ہو تو بلا تکلف آپریشن کرا دیجیے۔ بالکل سادہ اور معمولی آپریشن ہے کسی قسم کا خطرہ یا اندیشہ نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گندک ڈنڈا ایک چھٹانک، کالی زیری ایک چھٹانک، رسوت مصفیٰ سوا تولے، ایکسٹرکٹ بیلاڈونا ½ ۲ ماشے۔ دواؤں کو باریک کرکے ہری گلو کے پانی میں ایک ہفتے تک کھرل کریں۔ پھر چنے برابر گولیاں بنا لیں اور ایک ایک گولی صبح و شام غذا کے بعد دونوں وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ مریضہ کو روزانہ صبح کے وقت مستورین ایک تولہ دودھ میں ملا کر پلائیے، کھانا کھانے کے بعد معجون لبوب سبعہ ۶-۹ ماشے استعمال کرائیے اور رات کو معجون سہاگ سونٹھ ایک تولہ دودھ کے ساتھ کھلائیے۔ کم سے کم تین ہفتے تک استعمال کرانے کے بعد ان کے اثرات دیکھے جائیں۔ اگر تھوڑا سا بھی افاقہ محسوس ہو تو مزید تین ہفتے تک ان دواؤں کو استعمال کرایا جائے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) ایک تولہ تخم گندنا کا جوشاندہ بنا کر گڑ سے میٹھا کرکے ماہواری کے دنوں میں پلایا کریں۔ تمام تکلیفیں دو تین دن کے استعمال سے دور ہو جائیں گی۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) جواب نمبر ۲۱۲ کا کشتہ تیار کرکے استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(۲۳۲) ریاح کی کثرت :- (ا) آپ کسی قسم کی ہلکی ورزش مثلاً ٹہلنا شروع کر دیجیے۔ روزانہ علی الصباح کھلی ہوئی سڑک پر ٹہلنے چلے جایا کیجیے۔ تیز قدم سے کم سے کم دو میل جانے اور دو میل واپس آنے کا معمول کر لیجیے۔ ابتدا میں اتنی دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آدھ میل سے شروع

کیجئے اور رفتہ رفتہ بڑھا کر دو میل تک پہنچا دیجئے۔ دوا کے طور پر "ٹیکا لوا یسٹیس ۳۰" استعمال کیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مربہ آملہ ۲ عدد، مربہ ہلیلہ ۵ عدد، دانہ ہیل کلاں ۳ ماشے، دانہ ہیل خورد ۳ ماشے، کشنیز ایک تولہ، رومی مصطگی خالص ایک ماشہ، مصری سب چیزوں کے وزن سے دوگنی، عرق بید مشک اور عرق گلاب حسب ضرورت۔ مربّوں کو پانی میں بارہ گھنٹے تک بھگوئے رکھیں بعدہٗ انہیں دھو کر عرق گلاب میں باریک پیس لیں اور عرق بید مشک اور مصری کا قوام تیار کر کے مربّے اور پسی ہوئی دوائیں اس میں شامل کر کے جوارش بنالیں۔ اور ایک ایک تولہ یہ جوارش دن میں دو بار کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جوارش کمونی ۵ ماشے صبح کے وقت نہار منہ کھائیں۔ اور تین روز تک برابر کھاتے رہیں۔ اس کے بعد ایک ایک ماشہ روزانہ بڑھا کر ایک تولہ تک پہنچ جائیں۔ پھر ایک ایک ماشہ روزانہ گھٹائیں۔ یہاں تک کہ پانچ ماشے تک پہنچ جائیں۔ تین روز تک ۵۔۵ ماشے کھا کر چھوڑ دیں، بالعموم اسی طرح استعمال کریں۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش لب سا ۶۔۶ ماشے کھایا کریں۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) جواب نمبر ۲۲۹ پر عمل کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) سونٹھ، سہاگہ، نمک سونچر اور ہینگ ہم وزن لے کر سب نیجنے کے پانی میں کھرل کریں اور چنے برابر گولیاں بنائیں۔ صبح، دوپہر اور شام ایک ایک گولی دودھ کے ساتھ کھلایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۳۳) **بناسپتی گھی**:- (ا) بناسپتی گھی کسی درجے میں بھی گھی کی برابری نہیں کر سکتا۔ اس سے ہمارے جسم کی وہ ضرورتیں ہرگز پوری نہیں ہوتیں جو گھی سے پوری ہوتی ہیں۔ لیکن چونکہ آج کل خالص گھی کسی طرح اور کسی قیمت پر بھی نہیں ملتا اور بہر صورت ہمیں گھی کے نام اسی بناسپتی گھی میں جھوٹ موٹ کو ذرا سا گھی ملا ہوا ملتا ہے۔ اس لیے جو چیز گھی کے نام سے بازاروں میں بکتی ہے اُسے خرید کر زیادہ قیمت صرف کرنا فضول ہے جب بناسپتی ہی کھانے پر ہم مجبور ہیں تو خواہ مخواہ اس کا نام گھی رکھ کر دوگنی قیمت کیوں دیں۔ اگر اسی چیز کو بناسپتی کے نام سے خریدا جائے گا تو آدھی قیمت بچ جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بناسپتی گھی عموماً نباتی تیلوں مثلاً سرسوں، تل اور بنولے وغیرہ کے تیلوں کو صاف کر کے بنایا جاتا ہے۔ ان تیلوں کو صاف کرنے، ان کی مخصوص بوؤں کو دور کرنے اور ان میں قوتِ انجماد پیدا کرنے کے لیے غیر معمولی چیزیں استعمال کی جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض چیزیں تیزابیت رکھتی ہیں جن کی وجہ سے ان تیلوں کی اصلی روغنیت بھی کم ہو جاتی ہے اور اس طرح تیار شدہ مصنوعی گھی میں ان چیزوں کا تیزابی اثر بھی باقی رہ جاتا ہے۔ اس لیے بناسپتی یا مصنوعی گھی کا اصلی گھی کے قائم مقام ہونا تو درکنار یہ اصلی تیلوں کا بھی صحیح قائم مقام نہیں ہے۔ صنعتی ترقی نے بناسپتی گھی کا مزہ، رنگ، بو اور قوام اصلی گھی کے مانند کر دیا ہے اور اصلی اور نقلی میں بظاہر کوئی امتیاز باقی نہیں رکھا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ بناسپتی گھی سے جو غذائیں تیار کی جاتی ہیں ان میں اصلی گھی سے تیار شدہ غذاؤں کے مانند لذت نہیں ہوتی اور نہ وہ فائدے حاصل ہوتے ہیں، بلکہ اس کے استعمال سے کھانسی نزلہ اور زکام کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(ج) بناسپتی گھی نقصان دہ اور مضر ہے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) بناسپتی گھی کی تجارت نے ہندوستانیوں کو از حد نقصان پہنچایا ہے۔ اس سے دیسی تیل بدرجہا بہتر ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۳۴) **کان بہنا**:- (ا) آپ کے لڑکے کے خون میں کیلسیم (چونا) کی مقدار بہت کم ہے۔ اسے کچھ عرصے تک باقاعدہ مچھلی کا تیل پلائیے۔ شربت چونا (گریالٹس سیرپ) کا استعمال بہت مفید ثابت ہوگا۔ اگر مچھلی کے تیل کے ساتھ ساتھ وہ بھی پلاتے رہیں یا کیلسیم کے انجکشن لگوا دیں تو وہ بھی بہت مفید ثابت ہوں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) انزروت ایک حبہ، شہد خالص مصفّٰی چار رتی۔ دواؤں کو خوب حل کر کے رکھیں۔ کانوں کو نیم کے پتوں میں جوش دیے ہوئے پانی سے صاف کر کے دوا کے دو تین قطرے کان میں ٹپکائیں اور روئی اُڑس دیں۔ اُمید ہے کہ چند روز میں شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین)

(ج) بچوں کو عموماً یہ شکایت ہوا کرتی ہے اور یہ مدت میں دور ہوتی ہے۔ بعض کو شروع جوانی میں خود بخود آرام ہو جاتا ہے۔ اور بعض میں ہمیشہ کے لیے یہ شکایت رہتی ہے۔ چند روز کے لیے عارضی طور پر کان کا بہنا بند ہو جاتا ہے اور پھر بہنے لگتا ہے۔ آپ بحالتِ موجودہ بچے کی عام جسمانی طاقت کو بحال رکھنے کی کوشش جاری رکھیے۔ غذا میں ہضم کے مطابق دودھ، گھی، مکھن اور نیم برشت انڈا استعمال کرائیے۔ اگر کھا سکے تو رات کو اطریفل اسطوخودوس تین ماشے کھلا دیا کیجئے۔ اور صبح کے وقت قرص خبث الحدید ½ عدد، قرص مرجان جواہر والا ½ عدد خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا تین ماشے میں ملا کر کھلائیے۔ کھانا کھانے کے بعد نونہال ۶۔۶ ماشے چٹا دیا کیجئے۔

کان کو صاف رکھنے کے لیے نیم کے پتے، بادیان اور شہد ہر ایک ایک تولہ کو پاؤ بھر پانی میں جوش دیں۔ جب تقریباً آدھا رہ جائے تو چھان کر پچکاری کریں۔ جب پچکاری کے ذریعے میل کچیل اچھی طرح صاف ہو جائے تو روغن کمیلہ کان میں ٹپکائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) کانوں کو روزانہ پچکاری سے صاف کر کے سولیوشن ایس۔ ٹی ۳۷ کانوں میں ڈالا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) نیم کے پتوں کا بپھارہ کانوں کو دیں اور نیم کے جوشاندے سے کانوں کو دھوئیں۔ پھر زردی بیضۂ مرغ میں ائیڈو فارم ملا کر دو تین قطرے کانوں میں ڈالیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۳۵) **ضعفِ اعصاب**:- (ا) آپ چند روز مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں۔ خدا نے چاہا تو صحت بحال ہو جائے گی:- فیری ایٹ کونین

سائیٹریس، گریپ، لائکر آرسینی کیمیس ۲ بوند، ٹنکچر کوآشیا ۲۰ بوند، الیڈ نائیٹرو میوری ٹیک ڈل ۱۰ بوند، سیرپ اور ینشیائی ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کی جائیں۔ تینوں مرتبہ کچھ کھانے کے بعد دوا انہیں مسلسل دو ہفتے تک دوا کو استعمال کرنے کے بعد ایک ہفتے کے لیے چھوڑ دیں۔ اور پھر دو ہفتے تک استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) جواب نمبر ۲۰ کی معجون تیار کر کے استعمال کرائیں۔ لیکن اس میں کشتے شامل نہ کریں اور دودھ کی بجائے عرق منڈی کے ساتھ دوا کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ روزانہ صبح کو نہار منہ معجون عشبہ چھ ماشے کھائیے اور سہ پہر کو بکری کا تازہ دودھ پاؤ سیر مع شربت عناب ۴ تولے ملا کر پیجئے۔ غذا میں ٹھنڈی سبز ترکاریاں مثلاً گھیا (لوکی) ٹنڈے، توری روٹی کے ساتھ کھائیے۔ قابض، بادی اور گرم چیزوں سے پرہیز رکھیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) جواب نمبر ۲۱ پر عمل کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) جواب نمبر ۲۱ کا نسخہ تیار کر کے استعمال کیجئے۔ از سر نو تن درستی نصیب ہوگی۔ (حکیم لالہ سری رام ساجھ)

(۲۳۶) **بخار دوری** :- (ا) آپ اپنی لڑکی کے خون کا امتحان کرائیے ممکن ہے کہ وہ "ری لیپنگ فیور" میں مبتلا ہو۔ اگر خون میں اس بیماری کے جراثیم ملیں تو علاج کے طور پر کسی ہوشیار ڈاکٹر سے "نیو کھاربی وان" یا "نیو سیلوارسن" کے انجکشن لگوا دیجئے۔ انشاء اللہ دو ہی انجکشنوں میں بخار جاتا رہے گا۔ اگر خون میں اس مرض کے جراثیم نہ ملیں تو پھر ذرا تفصیل کے ساتھ حالات لکھیئے۔ آپ کی اتنی تحریر سے کوئی رائے قائم کرنا مشکل ہے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایک پاؤ سونف کو ڈھائی سیر پانی میں ڈال کر ہلکی آنچ پر رکھیں۔ جب پانی ڈیڑھ پاؤ رہ جائے تو اسے صاف کر کے رکھ لیں۔ بخار آنے کی تاریخ سے ایک دن پہلے اس پانی کا ایک ایک گھونٹ صبح، دوپہر، شام اور رات کو پلائیں۔ تین دن کے استعمال سے یہ شکایت جاتی رہے گی۔

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بخار آنے سے چار پانچ روز پہلے بچی کو قرص لینن ½ عدد صبح کے وقت آدھ پاؤ دودھ میں گھول کر پلا دیا کیجئے۔ تین چار روز برابر استعمال کرو گے۔ ان کے استعمال سے دو تین دست ہوا کریں گے۔ لیکن اگر پہلے روز کے استعمال سے دست زیادہ آجائیں تو دوسرے روز موقوف کر کے تیسرے روز کھلائیں۔ اس کے بعد بخار کو روکنے کے لیے قرص حتی جدید ½ عدد پانی کے ساتھ روزانہ صبح کے وقت کھلائیں۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) کسی مقامی ماہر معالج سے علاج کرائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پور)

(۲۳۷) **اسہال** (ا) مریضہ کو دیکھے بغیر مرض کی صحیح تشخیص بہت مشکل ہے۔ تاہم جو کچھ سمجھ میں آیا ہے لکھے دیتا ہوں:۔ مریضہ کی ہر قسم کی خوراک بالکل بند کر دیجئے۔ سوائے ان چیزوں کے جو نیچے لکھی جا رہی ہیں۔ کوئی چیز چکھنے کے لیے بھی نہ دی جائے۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ آپ کس مقام پر ہیں۔ اگر کسی پہاڑی مقام پر یا پہاڑ کے نزدیک رہتے ہیں تو پہاڑوں پر ایک پھل "چیری" ہوتا ہے۔ مریضہ کو دونوں وقت صرف یہی پھل کریم (کچے دودھ کی بالائی) میں ملا کر کھانے کو دیا کیجئے۔ یہ شوخ سرخ رنگ کا بہت ہی خوش ذائقہ پھل ہے اور کریم کے ساتھ اور بھی لذیذ ہو جاتا ہے۔ اگر چیری دستیاب نہ ہو تو سیب کا کچا گودا کریم میں ملا کر کھلایا کیجئے۔ اگر کچے سیب بھی نہ مل سکیں تو مجبوراً پکے سیب، کیلے کی پھلیاں، ناشپاتی، امرود کا گودا اسی طرح کریم میں ملا کر کھلائیے۔ غالباً چند روز میں مریضہ اس غذا سے اکتا جائے گی۔ اگر ایسا ہو تو نمک یا شکر ملا کر تھوڑا تھوڑا دہی بھی کھانے کو دے دیا جائے۔ یہ خیال رہے کہ مریضہ کو بھوکا مارنا مقصود نہیں ہے۔ کریم اور پھلوں کے بعد اگر ضرورت باقی رہے تو دودھ یا دہی تھوڑی سی مقدار میں دے سکتے ہیں۔ خدا نے چاہا تو دو ہفتے میں بغیر کسی دوا کے دست بند ہو جائیں گے۔ جب دست بند ہو جائیں تو آہستہ آہستہ معمولی غذا پر لے آئیں۔ مریضہ کو مقوی دوا کے طور پر "ایسٹنس سیرپ" چالیس چالیس بوندیں ذرا ذرا سا پانی ملا کر دن میں تین مرتبہ پلا دیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ مریضہ کو یہ نسخہ استعمال کرائیے۔ آہستہ آہستہ دست بھی بند ہو جائیں گے اور خفیف بخار بھی دور ہو جائے گا۔ نسخہ: مالتی بسنت، توتیائی کبیر ہر ایک ایک قرص کو ۱ تولہ شار اور ۶ لوبی چھ ماشے میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے حب الآس، تخم کاسنی، تخم خرفہ سیاہ ہر ایک تین ماشے کو پانی میں پیس چھان کر شربت انار شیریں دو تولے شامل کر کے پلائیں۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(ج) مریض کا معائنہ کرا کر باقاعدہ علاج کرانا حصول تن درستی کے لیے از حد ضروری ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) سٹو درسال کی ایک گولی روزانہ کھانا کھانے سے پندرہ منٹ پہلے پانی سے نگل لیا کریں۔ دو ہفتے میں بالکل صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۳۸) **زکام اور ضعف ہاضمہ** :- (ا) آپ ناک میں زکام کے موقع پر بھی اور زکام اچھا ہونے کے بعد بھی "مسٹول" ڈالتے رہا کریں۔ اس کے علاوہ "گریالٹ سیرپ" کا استعمال کچھ دنوں تک کر ڈالیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اسطوخودوس ۵ ماشے، گل گاؤزباں، تخم مورد، کشنیز ہر ایک نو ماشے۔ تخم کاہو ۱۰ ماشے، بزرالبنج، گوکنار ہر ایک ۱۰ ماشے، تخم خشخاش سفید ۴ ماشے۔ سب چیزوں کو آدھ سیر پانی میں رات کے وقت بھگو دیں اور صبح کو جوش دے کر پانی چھان لیں۔ پھر سوا پاؤ قند میں اس پانی کو ڈال کر قوام تیار کریں اور گل سرخ، کشنیز، رب السوس، نشاستہ گندم، گوند ببول، کتیرا، مرکی ہر ایک ۵ ماشے کو خوب باریک کر کے قوام میں ملا دیں اور ۹ ماشے بطور دوا رات کو سوتے وقت کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ رات کو اطریفل اسطوخودوس نو ماشے کھائیے، اور صبح کو قرص مرجان جواہر والا ایک عدد، قرص خبث الحدید ایک عدد خمیرہ گاؤزباں عنبری

بھی ماشے میں ملا کر کھایا کیجئے۔ اور کھانا کھانے کے بعد معجون اذاراقی ایک ماشہ، جوارش جالینوس ۶ ماشے میں ملا کر کھایئے۔ کھانے پینے میں احتیاط سے کام لیجئے۔ اس کے علاوہ دوسری باتوں میں بھی حفظانِ صحت کے اصولوں پر پابندی کے ساتھ عمل کیجئے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(ہ) جواب نمبر ۲۱ کی گولیاں بنا کر استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(و) گود اگھی کوار ۲ سیر، گھی ایک سیر میں بھون کر مصری دو سیر ملا کر رکھیں اور پانچ تولے یہ حلوا صبح کے وقت کھا لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۳۹) ضعفِ دماغ وغیرہ :- دماغ کی درستی کے لیے آپ کو بھی کوئی ہلکی ورزش اختیار کرنی چاہیئے۔ دوا کے طور پر ٹیکا ڈایسٹیس بہت مفید ہوگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مدار کا پھول، نمک سیاہ، ساتوں نمک سب ہموزن لے کر آبِ لیموں کاغذی میں تین دن کھرل کر کے جنگلی بیر برابر گولیاں بنا لیں، اور ایک گولی صبح و شام دونوں وقت غذا کے بعد دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ سب سے پہلے اپنی عام جسمانی صحت کو درست کیجیے۔ اس کے بعد مادہ تولید کی اصلاح وغیرہ کی طرف توجہ کیجئے۔ عام جسمانی صحت کو درست کرنے کے لیے فکر اور تردّدات سے اپنے آپ کو دور رکھیے۔ صبح و شام کو ہلکی ورزش کیجئے۔ خصوصاً پیدل ہوا خوری کرنا بہت مناسب ہے۔ جب خوب بھوک لگے تو کھانا کھایئے اور جب کچھ بھوک باقی رہے چھوڑ دیجئے۔ غذا سادہ اور زود ہضم استعمال کیجئے۔ اور حفظانِ صحت کے دوسرے اصولوں پر پابندی کے ساتھ عمل کیجئے۔ بطور دوا صبح کو روزانہ قرص مرجان جواہر والا ایک عدد جوارش جالینوس ۶ ماشے میں ملا کر کھلایئے۔ کھانا کھانے کے بعد شربت اکسیر خاص ۱۰ تولہ چاٹ لیا کیجئے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) پوست ہرڑ زرد، پوست بہیڑہ، پوست آملہ، برگ گشنیز، مغز بادیان، دانہ الائچی خورد، برادہ صندل سفید ہر ایک دو تولے، مصری سوا سیر سب چیزوں کو کوٹ چھان کر دس تولے روغن بادام میں چرب کریں اور صبح و شام دونوں وقت ایک ایک تولہ یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ اور ماميران چینی، کالو نیم سینی اور کاجل ہر ایک ایک ماشہ آبِ پیاز سفید میں گھس کر شہد ایک تولہ ملا کر قطرہ قطرہ آنکھ میں ٹپکایا کریں۔

(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۴۰) پارے کی گولی :- (ا) جہاں تک مجھے معلوم ہے پارے کا کوئی مرکب ممسک نہیں ہوتا۔ گولی بنانے کا طریقہ دوسرے اصحاب لکھ دیں گے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جی ہاں پارے کی گولی ممسک ہے چونکہ آں جناب اصولِ فن دواسازی سے ناواقف ہیں۔ لہٰذا نسخہ لکھنا ہی بے کار ہے۔ (حکیم اکبر حسین)

(ج) پارے کی گولی مختلف ترکیبوں سے بنائی جاتی ہیں لیکن آپ جس مقصد کے لیے ترکیب معلوم کرنا چاہتے ہیں اس غرض کا پورا ہونا موہوم ہے اس کے متعلق جو خاص بات بیان کی جاتی ہے۔ ہمارے نزدیک اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ عوام میں بہت سی من گھڑت باتیں مشہور ہو گئی ہیں اور ان کو ایک دوسرے کے سامنے مبالغہ آمیزی کے ساتھ دہرانے کی عادت سی ہو گئی ہے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) ہاں پارے کی گولی ممسک ہے۔ ایک تولہ پارہ مصفّٰی لے کر ۱۰ تولے آبِ حرمل تازہ میں کھرل کر کے گولی بنا لیں۔ آپ کے مطلب کی چیز ہے۔ (ہمایوں)

(ہ) پارہ پانچ تولے کو پتی کھٹی بوٹی کے پانی میں کھرل کر کے گولیاں بنا لیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) پارے کی گولی بے شک ممسک ہے۔ بشرطیکہ اول سیماب کو آبِ بھنگرہ سے صاف اور گاڑھا کر کے ایک تولہ سیماب کو آدھ سیر عرق پھٹکنڈہ میں نرم آنچ پر پکا کر گولی تیار کی جائے۔ (حکیم محمد ابراہیم)

(بقیہ مضمون صفحہ ۳۴ سے)

"ارتوبوس - پستا فرائر - اونا گریوٹ"

اس کے بعد اُس نے اپنے ملازم کو آواز دی۔ "ایک ہی تیتر پکانا، پادری صاحب ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھائیں گے"

بطلیوس کا پادری گہری نیند سے چونک پڑا۔ اس نے متحیر ہو کر چاروں طرف نظر دوڑائی۔ وہ پوپ کے عالی شان محل میں تخت زرنگار پر نہیں بلکہ عامل کے تنگ و تاریک حجرے میں ایک چھوٹی سی چوکی پر بیٹھا تھا۔ اُس نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ ابھی پورا ایک گھنٹہ بھی نہ گزرا تھا۔ اسی مدت میں وہ عامل کی توجہ کے زیر اثر بشپ، آرچ بشپ، کارڈینل اور پوپ سب کچھ بن گیا۔ لیکن جب ہوشیار ہوا تو بدستور بطلیوس کے گرجا کا ڈین تھا۔

عامل نے مسکرا کر کہا۔ "پادری صاحب! پوپ بننے سے پہلے ہی آپ نے اس طرح نگاہیں بدل لیں!"

پادری شرما کر اُٹھا۔ خچر بدستور اپنی جگہ بندھا ہوا تھا۔ خاموشی سے اس پر سوار ہوا اور بغیر کچھ کہے ہوئے بطلیوس روانہ ہو گیا۔

سوالات

ضوابط اندراج
(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اُجرت بھیجنی چاہیئے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطروں کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کیجیے۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۷) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرنٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔　　　(مینجر ہمدرد صحت)

---

(۱) میرے ۶½ سالہ بچے کے سامنے کے چار دودھ کے دانت تقریباً ڈیڑھ سال ہوا گر گئے تھے۔ نئے دانت تقریباً ایک سال تک تو ظاہر ہی نہ ہوئے۔ اس کے بعد تین چار مہینے سے نکلنے شروع ہوئے ہیں تو اب تک پورے نہیں نکلے۔ اس بچے کا حافظہ اور ذہن بھی بہت کند ہے۔ التجا ہے کہ بچے کے لیے دوا اور غذا تجویز فرمائی جائے۔　(خریدار نمبر ۳۳۸۲)

(۲) معزز حکما، خصوصاً ڈاکٹر سعید احمد صاحب توجہ فرما کر اس سوال پر کافی روشنی ڈالیں۔ میرے ایک دوست کو جن کی عمر ۴۴، ۴۵ سال ہے ایک ایسے تیار طلا کی ضرورت ہے جو قوت، سختی اور فربہی پیدا کرے۔ پان باندھنے سے وہ معذور ہیں۔ طلا سے آبلہ وغیرہ بھی نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۹۰۸۳)

(۳) میرے والد صاحب قبلہ مدظلہ نے، جن کا سن شریف ۸۰ سال ہے، آج سے دو سال پہلے چاندی کا کشتہ استعمال کیا تھا۔ کشتے نے نہ معلوم کس وجہ سے حضرت قبلہ پر خراب اثر کیا۔ اب اُن کا توازن درست نہیں رہتا۔ کبھی پچھلی طرف کبھی بازوؤں کے بل گر پڑتے ہیں۔ ٹانگوں کی رگیں سخت ہو گئی ہیں جن سے بیٹھنے میں دقت ہوتی ہے زبان موٹی اور سخت ہو گئی ہے۔ اجابت صاف نہیں ہوتی۔ آج کل بلغم بہت ستا رہا ہے۔ عام جسمانی حالت اور صحت اچھی ہے۔ فالج کا کچھ اثر معلوم ہوتا ہے۔ استدعا ہے کہ از راہ کرم حضرت قبلہ کے لیے کوئی نسخہ تجویز فرمائیں۔ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم بات چیت کے تو قابل ہو جائیں۔　(خریدار نمبر ۹۷۸۸)

(۴) مرض گنٹھیا کی وجہ تسمیہ، مرض کی قسمیں، اسباب اور اس کے معالجات مع کتابوں کے حوالوں کے تحریر فرمائیے۔　(خریدار نمبر ۶۲۳)

(۵) میری عمر ۳۷ سال ہے۔ سترہ سال سے شادی شدہ ہوں۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ بچپن کی غلط کاریوں کی وجہ سے میری قوت باہ بھی کمزور ہے۔ اپنی بیوی کا لیڈی ڈاکٹر سے معائنہ کرایا تو اس نے کہا کہ اس عورت سے کبھی اولاد نہیں ہو سکتی۔ اب میں دوسری شادی کے لیے تیار ہوں۔ مگر اپنی حالت سے بھی پریشان ہوں۔ خدا کے لیے مشکل کشائی کیجیے۔　(خریدار نمبر ۷۵۱۹)

(۶) چھ مہینے سے اختلاج القلب، ضعف اعصاب دبا رہا۔ مرجان اور مروارید کے کشتے معرج بادہ جواہر والی کے ساتھ استعمال کیے۔ جن سے تمام شکایتیں بڑی حد تک دور ہو گئیں، لیکن اب بھی کبھی کبھی دل کی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ از راہ کرم اس کے لیے کوئی مجرب نسخہ تجویز فرمایا جائے۔ میں کثرت جماع کا بھی عادی رہا ہوں۔　(خریدار نمبر ۱۰۲۲۲)

(۷) تیس سال کا ایک مریض کئی سال سے پرانی پیچش میں مبتلا ہے جسمانی کمزوری اور اُداسی چھائی رہتی ہے۔ بھوک کی سخت کمی ہے۔ پاخانہ پتلا اور آؤں ملا ہوتا ہے۔ بندھا پاخانہ نہیں ہوتا۔ مریض کافی علاج کے بعد مایوس ہو چکا ہے۔　(خریدار نمبر ۱۰۱۳۵)

(۸) میرے ایک دوست کی تن درستی زیادہ شہوت کی وجہ سے خراب ہو رہی ہے ایسا نسخہ درکار ہے کہ جس سے شہوت ختم ہو جائے۔ اور اس کا کاٹ بھی تحریر فرمائیے کہ جس سے شہوت پھر بحال ہو جائے۔ شادی ابھی نہیں ہوئی ہے۔　(خریدار نمبر ۱۰۱۶۸)

(۹) تین سال سے زیر ناف، ران اور پنڈلی پر برص کے سفید داغ ہو گئے ہیں۔ بہت سے علاج کیے مگر افاقہ نہیں ہوا۔ البتہ روغن باوچی کے استعمال سے مرض بڑھا نہیں۔ دو مہینے سے ہاتھ اور پاؤں پر ننھے ننھے چھوٹے داغ ہو رہے ہیں عمر ۵۰ سال ہے۔ مزاج سوداوی ہے۔ جگر کا فعل خراب اور طبیعت کمزور ہے۔　(۱۰۰۹۹)

(۱۰) پان میں کھانے کے خوشبودار قوام بنانے کا نسخہ درکار ہے۔ نسخے کے اجزا ایسے ہوں جو ہر جگہ معمولی قیمت پر مل سکیں۔　(خریدار نمبر ۹۶۹۰)

(۱۱) انسان کا خاص جسم کیا انجکشن لگوانے سے یا ڈاکٹری اور یونانی دوائیں استعمال کرنے سے بڑھ سکتا ہے۔ اگر بڑھ سکتا ہے تو کس حد تک؟ یونانی دوائیں اس مقصد کے لیے کون کون سی مفید ہوں گی۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی خاص توجہ کریں۔ دیگر اطبا کرام ایسے نسخے تحریر فرمائیں، جو زہریلی دواؤں سے پاک ہوں۔ (خریدار نمبر ۱۰۱۸۲)

(۱۲) ۲۱ سال کے ایک مریض کو ۴ سال سے احتلام کی شکایت ہے۔ کثرت، رقت اور استرخائی کیفیت موجود ہے۔ چھ سال سے منہ سے مختلف قسم کی بُو آتی ہے، کبھی کھٹی، کبھی شراب کی سی اور کبھی پاخانے کی سی۔ اس بدبو کو دور کرنے کے لیے جوارش مصطگی بہ نسخۂ کلاں، معجون مقوی معدہ دہن مطیب اور انوشدارو وغیرہ دوائیں استعمال کیں۔ لیکن ابھی تک کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ مریض کو پاخانہ دن میں دو بار صاف آتا ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب خاص توجہ کریں۔ یہ مرض ہے پائیریا وغیرہ نہیں ہے؟ بدبو حلق سے آتی ہے۔ کیا مریض کے حلق میں کوئی تکلیف ہے؟ اگر درحقیقت یہ بات ہے تو کیا آپریشن کی ضرورت ہوگی۔ دیگر اطبا کرام بھی روشنی ڈالیں۔ (ایک ناظر)

(۱۳) میری لڑکی جس کی عمر ۹ سال ہے اور بچپن سے نہایت لاغر اور بیمار رہتی ہے۔ ہر وقت انگوٹھا چوستی رہتی ہے۔ اور سر کے بال کھینچ کر توڑ لیتی ہے بعض دفعہ بال کو انگلی سے لپیٹ کر چوس کر کھا جاتی ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ بچی تساح درکنس (؟) میں مبتلا ہے۔ حکما اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۷۹۰)

(۱۴) قرحۂ سوزاک کے لیے کوئی مجرب نسخہ تحریر فرمائیے۔ (خریدار نمبر ۸۵۹۰)

(۱۵) میری عمر ۴۰ سال ہے۔ جسم فربہ اور مزاج بلغمی ہے۔ جب قبض سخت ہو تو پاخانے کے وقت دو تین قطرے دھات کے نکل آتے ہیں۔ کبھی قبض کشا فوراک کھالوں تو پاخانہ اچھی طرح ہوتا ہے تو قطرے نہیں آتے۔ سرعت اور رقت کی بھی شکایت ہے۔ ظاہری حالت اچھی ہے۔ لیکن جسمانی کمزوری بہت رہتی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۰۳۴)

(۱۶) ناظرین رسالہ ہمدرد صحت سے التماس ہے کہ مجھے ترجمہ فارسی قانون شیخ کی ضرورت ہے جو علامہ حکیم ابوالفتح فتح اللہ شیرازی نے کیا ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس ہو اور وہ فروخت فرمانا چاہیں۔ تو مجھے اس کی قیمت سے مطلع فرمائیں۔ برکریماں کارہا دشوار نیست۔

احمد علی خاں (عمدۃ الحکما) احسن اللہ خانی دہلوی، از بریلی

(۱۷) ایک نئی ایجاد ہوئی ہے جس کا نام "ہائیڈرو (وتھی) پانیوک مساج لیمپ" ہے۔ از روئے طب ڈاکٹری جس کے لیے استعمال مفید ہے یا مضر؟ خریدار نمبر ۸۹۱۶

(۱۸) میرے ایک دوست سات سال ہوئے کہ آتشک میں مبتلا ہوئے۔ دوا کھانے سے آرام ہو گیا۔ لیکن بعد میں مرض کا اثر صرف ہتھیلی، ناخنوں کی جڑوں اور خصیوں کے نیچے رہ گیا۔ اب اس کے بدن پر بال یعنی پلکوں اور ڈاڑھی کے بال کافی سفید ہو چکے ہیں۔ بالوں کو سیاہ کرنے متعلق بھی رائے دیں۔ (خریدار نمبر ۹۱۱۷)

(۱۹) ایک ایسے نسخے کی ضرورت ہے جو خواہشات نفسانی کو عارضی طور پر فرو کرے اور ہر موسم میں قابل استعمال ہو۔ مضر صحت بھی نہ ہو۔ وقت ضرورت نسخے کے اثر کا تدارک بھی کیا جا سکے۔ (خریدار نمبر ۹۵۶۱)

(۲۰) ڈاڑھی اور مونچھوں کے بال اُگانے کا مجرب نسخہ بتلا کر شکر گزار فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۸۸۹۶)

(۲۱) میرے چڈوں میں دس بارہ سال سے خارش ہوتی ہے۔ بہت سے مرہم تیار کر کے لگائے گئے مگر کسی طرح خارش نہیں جاتی۔ صرف گھی کڑ کڑا کر لگایا کرتا ہوں تو دو چار روز خارش کم ہوتی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۷۷۷)

(۲۲) میری عمر ۱۸ سال ہے۔ میرا قد چھوٹا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ قد میں چار پانچ انچ کا اضافہ ہو جائے کسی صاحب کے پاس مجرب نسخہ ہو تو تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۶۷۹۴)

(۲۳) ایک ۱۹ سالہ مریض کے منہ پر نو مہینے سے دانے نکلے ہوئے ہیں۔ کوئی ایسا نسخہ تحریر فرمائیں جس سے ان دانوں کا جوش گھٹ جائے۔ میرا اور بعض اور طبیب صاحبان کا خیال ہے کہ یہ جوانی کے دانے ہیں بہت کچھ علاج کیا۔ مگر فائدہ نہیں ہوا۔ منہ کا رنگ بھی خراب ہو گیا ہے۔ (خریدار نمبر ۹۸۹۵)

(۲۴) ایک مریضہ پانچ مہینے سے درد میں مبتلا ہے۔ درد کنج ران سے شروع ہو کر نیچے ران اور اوپر کمر تک رہا کرتا ہے۔ کبھی کبھی درد میں شدت ہو جاتی ہے شکایت صرف دائیں جانب رہتی ہے۔ اطبا کرام توجہ فرما کر کوئی مجرب نسخہ تحریر فرمائیں۔ علاج کا سلسلہ برابر ہے۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہے (خریدار نمبر ۱۰۳۰۰)

(۲۵) میں نے ایک فقیر کے کہنے پر دو تولے پارے کو دس تولے آب چیڑا رہ میں کھرل کیا۔ پارہ سفوف ہو گیا۔ دس سیر اُپلوں کی آگ دی گئی مگر کشتہ ہو گیا۔ تانبے پر طرح کرنے سے طلا تو ہوا مگر رنگت میں کمی ہونے کی وجہ سے نصف قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ فیاض حضرات نقص کو دور کریں۔ اور جواب دیں یا براہ راست پتہ ذیل پر مطلع فرمائیں۔ (حکیم محمد ابراہیم، ڈاک خانہ چیترا، ضلع ہزارہ باغ)



معجون مقوی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو رفع کرتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا) سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضائے تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز طریقے سے دور کرتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں اگر خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدے سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی





روغن بے نظیر رجسٹرڈ

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلئے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ و زکام کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ کیمیائی اصول پر تیار ہوا ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے



پتہ:- ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

ILLUSTRA ED TIBBI MONTHLY

Hamdard-i-Sehat

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI

HYPNO-THERAPY NUMBER

For the first time in the Urdu language a comprehensive treatise on Hypnotism, in its medical aspects of Hypno-therapy and Psycho-therapy, has been presented in the form of this Special Number. The detailed Table of Contents will show that it is not a collection of articles on magic or magical cures, but a purely educational and medical masterpiece, containing learned and thoughtful discussions from all points of view on the *Science* of curing diseases of human beings through their conscious and sub-conscious "selves". While on the one hand this Number removes the wall of strangeness between the Indian physicians and the principles of Hypno-therapy, on the other it provides full *instructions for the treatment of diseases* through this marvellous system.

The history of Hypnotism and Psyco-therapy which covers 34 pages of this treatise, is the result of comprehensive and untiring researches in the fields of Hypnotism and Hypno-therapy as found or practised in ancient Egypt, Assyria, Babylon, Greece, Rome, Iran, China and India Etc. Besides, along with the Islamic point of view and the methods of treatment by Hypnotism as practised by the Islamic physicians, a description has also been given of the services rendered by *sufis* and spiritual men in this line. In fact there is no such complete information and discussion available in any Eastern language. Hypnotism and its results, suggestion and auto-suggestion Hypnotherapeutics, the way of acquiring personal magnetism, practical instructions as to hypnotising, many personal experiences and incidents, and a chapter of literary interest containing high-class romantic and humorous stories, poems and in fact everything that could be imagined on this important subject, are the features of this Special Number, which will surely be of great value and educative interest to the Scientist, the Physician and the layman.

PRICE

Special Edition
As. 12

Ordinary Edition As. 8
Postage One Anna

SAM/40



Editor
HAKIM
HAFIZ Md. SAID

(YEARLY)
SUBSCRIPTION
... RUPEE

HAMDARD MANZIL DELHI

Director
HAKIM
H. ABDUL HAMEED

SINGLE COPY
TWO ANNAS

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت

یادگار

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید دہلوی

بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

نگران

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مرتبہ

حکیم حافظ محمد سعید دہلوی

مقام اشاعت ہمدرد منزل دہلی

قیمت سالانہ پانچ روپیہ

ستمبر ۱۹۴۰ء





ہمدرد نسواں

ان میں عورتوں کے امراض اور ان کے علاج کا بیان سادہ زبان میں لکھا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ اپنی صحت اور خوب صورتی کی کس طرح حفاظت کر سکتی ہیں

شائع کردہ

طبیہ شعبہ زنانہ
ہمدرد دواخانہ دہلی

رسالہ

ہمدرد نوجوان

جس میں

جریان، احتلام، سرعت انزال، جلق، کثرت جماع
اور نامردی کے مفصل حالات و اسباب پر عام فہم
اور سلیس زبان میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ آخر میں
مجرب اور کامیاب علاج معہ پرہیز و غذا درج کیا گیا ہے

شائع کردہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ان رسالوں میں سے آپ کو جس رسالے کی ضرورت ہو، بلا تکلف ایک کارڈ لکھ کر مفت منگائیے۔ ہمدرد نسواں کی ضخامت ۶۴ صفحے اور ہمدرد نوجوان کی ۳۲ صفحے ہے۔

مینجر ہمدرد دواخانہ دہلی

فہرست مضامین

[illegible] ممالک غیر برما وغیرہ سے تین شلنگ فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

[illegible] پرنٹر و پبلشر نے لطیفی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

روحانی علاج پر ایک نظر

جولائی سنہ ۱۹۴۰ء کا روحانی تحفہ

از جناب مولانا حکیم رکن الدین صاحب دانا گنج

مضمون لکھنے میں سب سے اہم مضمون کا عنوان مقرر کرنا ہے۔ آج سے پہلے ہمدرد صحت نے اپنے جس قدر خاص نمبر نکالے بحیثیت معلومات اور بلحاظ مضامین وہ گو غیر معمولی اہم اور علمی مرتبت ہیں اور ان کا ہر نمبر ایک دوسرے پر سابقت کا باعث رہا لیکن بحیثیت عنوان ان میں کوئی خاص ندرت نہیں تھی، امراض شباب، سل و دق، عورت، اطفال یہ سارے عنوانات طب کے ایسے روزمرہ ہیں جن پر ہر لکھنے والے طبیب نے کچھ نہ کچھ لکھا اور وہ لکھا جا رہا ہے اور لکھا جاتا رہے گا۔ لیکن سنہ ۴۰ء کے خاص نمبر کا عنوان "روحانی علاج" خاص ندرت رکھتا ہے اور اپنے اندر گوناگوں ابواب و فصول، شاخ در شاخ عجائبات معلومات اور برگ در برگ ندرتیں اور کیفیات پوشیدہ رکھتا ہے جن کا کچھ حصہ پیش نظر آ چکا اور باقی تمام ابھی پس منظر ہے لیکن اب جبکہ محققین اور مبصرین اس طرف متوجہ ہوئے ہیں تو امید ہے کہ اس کا بقیہ حصہ بھی سامنے آ جائے گا اور دنیا دیکھے گی کہ خود انسان ہی تمام معلوم اور نامعلوم طاقتوں کا مرکز ہے اور خود اس کا سینہ دنیا کے تمام عجائبات کا گنجینہ ہے جس کا انکشاف وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہے گا!

علاج کے مروّجہ طریقے

آئندہ بحث کے لیے ہمیں سب سے پہلے یہ جان لینا چاہیے کہ دنیا میں دفع امراض کے لیے کتنے طریقے رائج ہوئے اور کتنے اب بھی رائج ہیں۔

دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا سے آج تک علاج و معالجے کے تین طریقے رائج تھے اور اب تک رائج ہیں، دوا، دعا اور توجہ۔

دوا میں وہ ساری صورتیں داخل ہیں جن میں کسی نہ کسی طرح مادی چیزوں سے کام لیا جاتا ہے۔ دعا میں وہ تمام صورتیں شامل ہیں جن میں روایات نہیں بلکہ صرف الفاظ و نقوش سے کام لیا جاتا ہے۔ جادو، سحر، ٹوٹکا، وجہائی، نقوش، تعویذ، گنڈا، فلیتہ، حصار، کیل بندی، اسمائے الٰہی، آیات قرآنی وغیرہ سب اسی کی شاخیں اور سنین ماضیہ کی طرح آج بھی دنیا میں کسی نہ کسی شکل میں رائج ہیں۔

توجہ یعنی اپنی روحانی طاقت سے کسی کو متاثر کرنا، تنویم، تسلیط، مسمیس، سلب امراض اور اسی قبیل کی تمام صورتیں اس میں داخل ہیں۔ آج ان میں سے کسی نہ کسی ذریعے سے مرض کا دفع ہونا آنکھوں کے سامنے پیش ہوتا ہے اور عقل حیران ہوتی ہے کہ محض مریض کو مس کر دینے یا اس پر نظر ڈالنے یا اس پر نیند مسلط کر دینے سے مرض کا ازالہ کیوں ہو جاتا ہے۔

اعتقاد اب ایک آخری چیز اور رہ جاتی ہے جس کا نام اعتقاد ہے اور جس کا تعلق علاج کے تمام طریقوں سے ہے، خواہ وہ مادی ہوں یا روحانی اور دیکھا یہ جاتا ہے کہ روحانی تو روحانی جس کی بنیاد ہی عقیدت و اعتقاد پر ہے، مادی دواؤں کا اثر بھی بڑی حد تک وابستۂ عقیدت ہے۔

اتنی تمہید کے بعد جب میں کتاب "روحانی علاج" پر نظر ڈالتا ہوں اور اس کے گوناگوں اور شاخ در شاخ ابواب و فصول اور تاریخی معلومات و مواد کو دیکھتا ہوں تو بے ساختہ دل سے صدائے مرحبا و سبحان اللہ بلند ہو جاتی ہے اور لائق مرتب کی سعیٔ مشکور کی داد دینے کے لیے اپنے کو مجبور پاتا ہوں۔

یہ کہنا یقیناً مبالغہ ہوگا کہ اس کے ابواب و فصول اب تشنۂ تحقیق نہیں ہیں لیکن یہ نقش اوّلین جس طرح پیش کیا گیا ہے اور اس میں معلومات و مواد کے رنگا رنگ نقوش جس طرح شامل کیے گئے ہیں اس کی داد نہ دینا یقیناً ناقدری اور احسان فراموشی ہوگی۔ اب ضرورت ہے کہ جس قدر مواد مہیا کر دیے گئے ہیں اور ان کے ابواب و فصول جہاں جہاں تشنۂ تحقیق و توضیح ہیں ان پر ارباب علم و بصیرت قلم اٹھائیں! میں جانتا ہوں کہ یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے اور جس آسانی سے گزشتہ نمبروں میں قلم فرسائیاں کی گئی ہیں اس میں وہ آسانیاں نہیں ہیں اور صرف طبیب ادیب کا رہوار قلم اس میدان کو طے نہیں کر سکتا پھر بھی دنیا خالی نہیں ہے اور اس کے تمام پوشیدہ زاویوں کو منظر عام پر لانے والے اہل دل اور اہل نظر اب بھی ہوں گے جو اس طرف متوجہ ہو کر اس کی بقیہ کمی کو پورا کر دیں گے۔

حضرت مرتب نے جو کچھ کیا یا ان کا حوصلہ جو کچھ ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ یقین کرنا پڑتا ہے کہ وہ اس غیر معمولی اور غیر مانوس نادر موضوع کو کبھی تشنۂ تحقیق نہ چھوڑیں گے۔

اس لیے آخر میں لائق مرتب کو اس نقش اولین کی کامیابی پر دلی مبارکباد دیتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ارباب نظر و فکر اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی

"...... ہمدرد صحت کا خاص نمبر موصول ہوا۔ میں نے پڑھا۔ آپ تو کمال کرتے ہیں کہ اس قسم کے دقیق مسائل اور عنوانات پر ایسے دلچسپ اور دل کش مضامین لکھتے اور لکھواتے ہیں کہ طب کے مسائل افسانوں کی سی دلچسپی پیدا کر لیتے ہیں۔ آپ کا نمبر بھی پچھلے نمبروں کی طرح نہایت کامیاب اور شاندار اور تحقیقات متعلقہ سے مالامال ہے۔"

والسلام
سید سلیمان
۸ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء

جناب مولوی ع - ح - جمیل علوی
معلم نفسیات، دار المعلمین کابل،

"جدید نفسیات" اس صدی کی ایجاد ہے۔ فرائڈ اور اُن کے دوسرے ہم عصروں نے اپنی پیہم کوششوں سے اس حقیقت کا انکشاف کیا کہ جدید نفسیات کا مطالعہ نہ صرف اطبا ہی کے لیے ضروری ہے بلکہ اس زمانے میں ہر عقلِ سلیم کے مالک کو اس سے بہرہ اندوز ہونا فرض سے کم نہیں۔ نتیجۃً تمام مختلف زبانوں میں نفسیات کے مختلف موضوعوں پر کتابیں لکھی گئیں کہ ہر کس و ناکس اس چشمۂ فیض سے مستفید ہو۔

قاعدے کے مطابق ہماری اردو زبان جس کے ہم خود پاسبان ہیں ان تمام انکشافات سے ناواقف تھی۔ غیر تجزیۃ النفس تو اس صدی کی ایجاد ہے۔ تنویم اور دوسرے طریقوں سے بھی ہماری زبان نابلد تھی۔ ایسے تمام حقائق محض صوفیوں اور جوگیوں ہی کے لیے مخصوص تھے اور یہ راز سینہ بہ سینہ منتقل ہوا کرتے تھے۔ اور عوام کی حیرانی اور اعتقاد کا باعث ہوا کرتے تھے۔ ان سربستہ رازوں کو عوام کے سامنے رکھنے کی اغلباً اردو زبان میں پہلی علمی کوشش ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "روحانی علاج" ہے جس میں ان تمام قدیم نظریات پر کماحقہ روشنی ڈالی گئی ہے۔

فہرست مضامین پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ سوائے تجزیۃ النفس کے جس کے لیے علیحدہ اشاعت کی ضرورت ہے، روحانی علاج کے تمام مختلف طریقوں پر اس طرح سے روشنی ڈالی گئی ہے کہ ہر شخص ان مفید خلائق حقائق سے بہرہ اندوز ہو سکے۔ اس اشاعت کو دیکھنے کے بعد ہم یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ ہماری زبان میں اس کے بغیر کتنی کمی تھی۔ نفسیاتی علاج کی تاریخ کا باب تو اس قابل ہے کہ اس کا بہ نظر غور مطالعہ کیا جائے۔ میرے خیال میں یہ باب اتنا جامع ہے کہ اس کی نظیر آپ کو کسی ایک مشرقی کتاب میں نہیں مل سکے گی مختصراً یہ اشاعتِ خاص ہر لحاظ سے کامیاب ہے۔ اور اس قابل ہے کہ اسے نہ صرف لائبریری کی زینت بنایا جائے بلکہ اس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ اشاعتِ خاص کے مدیر صاحب دلی مبارک باد کے مستحق ہیں، جنہوں نے اپنی زبان کی خدمت میں ایک نہایت ہی مستحسن قدم اٹھایا ہے اور اسے خوب اچھی طرح نبھایا ہے۔"

کابل - ۱۴ راگست سنہ ۱۹۴۰ء — جمیل علوی

جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی

"مخصوص نمبروں کے نکالنے میں "ہمدرد صحت" دہلی کو جو یدطولیٰ حاصل ہے اس کی تشریح کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ ہر سال اس ادارے سے کسی نہ کسی مفید اور کار آمد موضوع پر ایک خاص نمبر نکل کر اردو ادبیات میں ایک قابلِ قدر اضافہ کرتا رہتا ہے اس سال جو موضوع انتخاب کیا گیا ہے وہ روحانی علاج ہے۔ اردو زبان میں اس وقت تک شاید ایک بھی اس قسم کی کتاب نہیں لکھی گئی ہے جس میں اس طریقۂ علاج پر اس تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہو اور بلا اندیشۂ تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ "ہمدرد صحت" کا یہ خاص نمبر اس موضوع پر ایک بہترین کتاب کا کام دے سکتا ہے جس کی تیاری میں ملک کے مختلف اہل قلم اور ماہرین فن نے حصہ لیا ہے۔

کاغذ کی بے انتہا گرانی کو دیکھتے ہوئے یہ خیال ہو سکتا تھا کہ اس مرتبہ ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر اپنی پرانی شان کے ساتھ نہ نکل سکے گا۔ لیکن یہ امر موجبِ صد مسرت ہے کہ بجز اس خفیف سی کمی کے کہ اس مرتبہ اس میں تصاویر زیادہ نہیں ہیں کوئی اور فرق اس کی شان میں نہیں آیا ہے۔

جو لوگ کہ روحانی علاج سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لیے تو اس کا مطالعہ ضروری ہے ہی لیکن ہم ان لوگوں کو بھی اس کے پڑھنے کی پُر زور سفارش کرتے ہیں کہ جو اس کوچے سے نابلد ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ کار آمد معلومات کا اتنا اچھا ذخیرہ اردو میں کہیں نہیں مل سکتا۔"

حیثیت سے یہ تالیف خاکہ بردار بھی ہے اور اپنے ناظر کے سامنے تاریخ طب اور معالجے کے مختصر بیان کے علاوہ طبِ اسلامی، ویدک، ایلوپیتھی، الیکٹرو پیتھی، علاج بذریعہ کشتہ جات، ہائیڈرو پیتھی اور انجکشن کے متعلق خاصی معلومات رکھ دیتی ہے۔ مؤلف نے پہلے ان تمام طریقہائے علاج کے اصول درج کیے ہیں۔ اس کے بعد معالجات پر اس انداز سے روشنی ڈالی ہے کہ کسی اہم عضو کے تمام امراض پر ایک ہی عنوان میں بحث کی ہے اور اصولِ علاج اور طریقِ علاج بیان کیے ہیں۔ اس انداز سے علم الامراض کی تفصیلات تو بے شک سامنے نہیں آئیں اور نہ ایسا دیہاتی حکیم میں ایسا ممکن تھا لیکن معالجے کے مختصرات کو مؤلف نے بڑی کوشش اور محنت سے جمع کیا ہے۔ اور سینکڑوں مروجہ اور مفید نسخے مع ترکیب تیاری اور مقدار خوراک درج کیے ہیں۔ ویدک اور ایلوپیتھی کے باب بھی اچھی معلومات اپنے اندر رکھتے ہیں۔ کشتوں کے باب میں حکیم صاحب نے مبادیات کے علاوہ پچاس سے زیادہ چیزوں کو کشتہ کرنے کی ترکیبیں اور ان کے فوائد وغیرہ لکھے ہیں۔ بہرحال مؤلف کی کوشش اس نقطۂ نظر سے قابلِ ستائش ہے کہ مختلف طریقوں کے متعلق عام معلومات یک جا کر دی گئی ہیں۔ اور ان معلومات سے سفر میں بھی خاصا کام لیا جا سکتا ہے۔ کتابت اور طباعت اچھی ہے۔ کتابچہ مجلد ہے۔

دیہاتی حکیم

تقطیع $\frac{20 \times 30}{16}$، ضخامت ۱۷۶ صفحے، قیمت بارہ آنے۔

پتہ: منیجر صاحب طبی کارخانہ، لاہور۔

لاہور کے "طبی کارخانے" نے چھوٹی چھوٹی اور مفید کتابوں کا اچھا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ "دیہاتی حکیم" کے نام سے اس کارخانے نے جناب حکیم سید محمود صاحب گیلانی کی تالیف جیبی سائز پر شائع کی ہے۔ اس کتابچے میں حکیم صاحب نے امراض کی مروجہ ترتیب کے مطابق ہر مرض کا عربی، فارسی، انگریزی اور عام فہم نام لکھا ہے۔ پھر اس مرض کا علاج مفردات سے یا چٹکلوں اور آسان نسخوں کے ذریعے لکھا ہے۔ علاج بالمفردات ایک اہم شعبۂ علاج ہے اور ایسے مقامات میں اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جہاں علاج کی آسانیاں نہیں ہیں اور ہر موقع پر نسخوں کی دوائیں نہیں مل سکتیں جن اصحاب کو اس قسم کے مواقع پیش آتے رہتے ہیں، انھیں خاص طور پر اس پر توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ہمارے خیال میں یہ کتابچہ ان کے لیے خاصا مفید ثابت ہوگا۔ کاغذ رف ہے۔ لکھائی اور چھپائی خاصی ہے۔ کتابچہ مجلد شائع کیا گیا ہے۔

حلفیہ مجربات

تقطیع $\frac{20 \times 30}{16}$، ضخامت ۱۲۰ صفحے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

پتہ: منیجر العلاج، روڑی، ضلع حصار (پنجاب)

مجربات کا یہ مفید مجموعہ "حلفیہ مجربات" کے نام سے جناب حکیم محمد عبداللہ صاحب نے رسالہ "العلاج" کی جون و جولائی کی اشاعت کے طور پر شائع کیا ہے۔ سب سے پہلے جس چیز پر نظر پڑتی ہے وہ "حلفیہ" کا لفظ ہے۔ مرتب نے تمہید میں حلفیہ لکھا ہے کہ اس مجموعے کے تمام نسخے سولہ آنے مجرب ہیں مرتب نے تو یہاں تک بھی دعوٰے کیا ہے کہ یہ اپنے طرز کا پہلا رسالہ ہے۔

اس رسالے میں ۲۹ حکیموں کے مجربات شامل ہیں۔ جو بہت سے مرضوں کے متعلق ہیں اور بعض بعض نسخے بہ لحاظ ترتیب اچھے ہیں۔ ایک ہومیوپیتھ صاحب کا ایسا نسخہ بھی نظر پڑا، جسے ۵۶ مختلف بیماریوں کے لیے اکسیر بتایا گیا ہے۔

بہرحال کتابت اور طباعت سے قطع نظر یہ مجموعہ اچھا ہے اور مجربات کے متلاشیوں کے لیے مفید اور کارآمد ہے۔

نقشہ حبش، شمالی لینڈ، عدن اور ارٹریا

تقطیع ۲۹ × ۲۲، قیمت ایک روپیہ۔

پتہ: خالد کمپنی، تراہا بہرام خاں، دہلی۔

خالد کمپنی موقع اور ضرورت کے لحاظ سے جغرافیائی نقشے شائع کیا کرتی ہے۔ چنانچہ حال میں اس نے حبش، برطانوی، فرانسیسی اور اطالوی شمالی لینڈ، عدن اور ارٹریا کا مفصل نقشہ شائع کیا ہے۔ اس نقشے کے بعض خاص علاقوں کو رنگین جدولوں سے نمایاں کر دیا گیا ہے۔ تفصیل کے علاوہ نقشے میں جس چیز کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ صاف اور صحت کے ساتھ چھپا ہوا ہو۔ اس نقشے میں ان دونوں باتوں کا پورا لحاظ کیا گیا ہے۔ موجودہ زمانے میں جب کہ جنگ کا ایک اہم مرکز افریقہ کے بعض علاقے بھی بنے ہوئے ہیں، اس قسم کے نقشے ایک بڑی

ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ یہ نقشہ انگریزی زبان میں ہے۔ ہمارے خیال میں اس قسم کا نقشہ اردو زبان میں بھی شائع کیا جاتا اور اس کی قیمت بھی مناسب رکھی جاتی تو خاصی کامیابی ہوتی۔

زندگانی محمدؐ

تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۱۲۰ صفحے۔ قیمت دس آنے۔

پتہ:۔ مینیجر صاحب دفتر اُمّتِ مسلمہ، امرت سر۔

دفتر اُمّتِ مسلمہ اپنی بعض خصوصیات کی وجہ سے ممتاز ہے۔ اس کی مطبوعات اور اس کے رسالہ "البیان" کا عام طرز یہ ہے کہ علوم قرآن اور مسلمانوں کے تمام مذہبی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی مسائل کی عقلی تشریح کی جائے اور اسی انداز پر مسلمانوں کی مشکلات کو حل کیا جائے۔ ہم نے اس ادارے کی کوشش کو پہلے بھی کسی موقع پر سراہا ہے۔ اب رسالہ البیان، نے اپنی ایک ماہانہ اشاعت "زندگانی محمدؐ" کے نام سے شائع کی ہے۔ یہ دراصل حقیقت مصر کے ایک صاحبِ قلم ڈاکٹر محمد حسین ہیکل وزیر فرہنگ و مدیر یومتہ السیاستہ" کی مشہور کتاب سیرۃ کے مقدمے کا ترجمہ ہے۔ یہ کتاب مصر میں بہت مقبول ہوئی اور اس کا فارسی ترجمہ "زندگانی محمدؐ" کے نام سے آقائے ابوالقاسم پائندہ نے کیا ہے۔ مقدمے کا یہ اُردو ترجمہ اسی فارسی ترجمے سے جناب حکیم محمد حسین صاحب عرشی نے نہایت خوبی اور سلاست سے کیا ہے۔ مصنف نے اپنی کتاب میں دو مقدمے شامل کیے ہیں۔ پہلا مقدمہ تو یہی ہے جس کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ دوسرا مقدمہ وہ ہے جو مصنف نے بعض معترضین کے جواب میں بعد میں لکھا ہے۔ اور جس میں سوالات کی نوعیت کے اعتبار سے معقول اور منقول دونوں انداز سے بحث کی ہے۔ یہ پہلا مقدمہ دیکھنے کے بعد مصنف کے طرزِ استدلال اور اس کی جامعیت پر روشنی پڑتی ہے اور اس سے اصل کتاب کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ ہمارے خیال میں ادارہ اُمّتِ مسلمہ اس قسم کا مذہبی لٹریچر اردو میں شائع کر کے مسلمانوں کی اچھی خدمت انجام دے رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ سیرت کی اس کتاب کا مکمل ترجمہ اردو میں شائع کیا جائے اور اس میں مصنف کے دونوں مقدمے بھی شامل کیے جائیں۔ ہمارا خیال ہے کہ ادارہ اُمّتِ مسلمہ اس ترجمے کی اشاعت کے اہتمام میں مصروف ہے اور یہ مقدمہ اس کا پیش خیمہ ہے۔ اگر یہ خیال درست ہے تو ہم اُس کا دل سے خیر مقدم کریں گے۔ شائقین ساڑھے دس آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ مقدمہ دفتر امت مسلمہ امرت سر سے منگا سکتے ہیں۔

ساقی کا افسانہ نمبر

تقطیع ۲۰×۳۰/۸، ضخامت ۲۰۸ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔

پتہ: مینیجر صاحب رسالہ "ساقی"، کٹرہ بڑیان، دہلی۔

مشہور ادبی رسالہ "ساقی" نے حسبِ معمول جولائی میں اپنا افسانہ نمبر شائع کیا ہے۔ یوں تو ساقی کے سب ہی خاص نمبر اپنی ادبی خوبیوں کی وجہ سے ممتاز ہوتے ہیں، لیکن اس کے افسانہ نمبر اردو ادب میں بیش بہا اضافہ کرتے ہیں۔ پچھلے افسانہ نمبروں سے موجودہ افسانہ نمبر بازی لے گیا ہے۔ اس میں ہندوستان بھر کے چالیس ممتاز افسانہ نگاروں نے افسانے لکھے ہیں اور ہر افسانہ پڑھنے کے قابل ہے۔ ایم اسلم، لطیف الدین احمد، مرزا عظیم بیگ چغتائی، کرشن چندر، احمد ندیم اور ساون مل کے افسانے خصوصیت سے پڑھنے والوں پر اپنا اثر چھوڑتے ہیں۔ ان افسانوں کے علاوہ اور افسانے بھی اپنی ادبی خوبیوں میں ممتاز ہیں۔ سب سے زیادہ حیرت تو اس بات پر ہے کہ کاغذ کی اس گرانی کے زمانے میں بھی ساقی اپنے ناظرین کو اسی قدر ضخیم خاص نمبر دے رہا ہے جیسا کہ وہ پہلے دیتا رہا ہے۔ شائقین اس خاص نمبر کو سترہ آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگا سکتے ہیں۔ جو صاحب ساقی کے مستقل خریدار ہو جائیں گے اُن کو نہ صرف جولائی کا یہ خاص نمبر، بلکہ جنوری کا خاص نمبر بھی سالانہ قیمت میں دیا جاتا ہے۔ ساقی کی سالانہ قیمت پانچ روپے ہے۔

بیداری

تقطیع ۲۰×۳۰/۸، ضخامت ۴۸ صفحے، قیمت ایک روپیہ سالانہ۔

پتہ:۔ مینیجر صاحب رسالہ "بیداری"، کوچہ چیلان، دہلی۔

رسالہ بیداری ایک اصلاحی اور ادبی رسالہ ہے جو حال ہی میں جناب مُلّا واحدی صاحب کی ادارت میں دہلی سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اس کے دو تین نمبر ہماری نظر سے گزر چکے ہیں۔ مُلّا صاحب کی ادارت میں جس سنجیدہ اور دلچسپ رسالے کی توقع قائم کی جا سکتی ہے، بیداری اس کو نہایت خوبی سے پورا کر رہا ہے۔ اس رسالے میں یوں تو مذہبی، سیاسی اور تمدنی سب ہی قسم کے مضامین ہوتے ہیں،

لیکن زیادہ جگہ اصلاحی مضامین کو دی جاتی ہے۔ ان اصلاحی مضامین میں سے بعض تو خود ملّا صاحب کے ہوتے ہیں اور کچھ بعض مشہور مضمون نگاروں کے۔ ملّا صاحب صحافت کا پرانا تجربہ رکھتے ہیں۔ اس لیے جو کچھ وہ لکھتے ہیں متین و سنجیدہ ہی نہیں ہوتا بلکہ پُر از معلومات اور دل چسپ بھی ہوتا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ "بیداری" مقبولیت حاصل کرے گا اور ملّا صاحب کی اصلاحی کوششیں پھل لائیں گی نمونہ ہمدردِ صحت کے حوالے سے مفت منگایا جا سکتا ہے۔

مشہور تقطیع ۸/۲۰×۳۰، ضخامت ۴۰ صفحے، قیمت سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے۔

پتہ: منیجر صاحب رسالہ "مشہور" فراش خانہ، دہلی۔

مشہور ایک نیا ادبی اور طبی ماہوار رسالہ ہے جو پانچ چھ مہینے سے جناب حکیم محمد تقی صاحب کی ادارت میں دہلی سے شائع ہو رہا ہے۔ مفید اور دل چسپ افسانوں اور منتخب نظموں کے علاوہ اس رسالے میں کچھ طبی مضامین بھی درج کیے جاتے ہیں۔ چناں چہ اگست کی اشاعت میں ہیضہ، نقص تغذیہ اور مجربات کے عنوانوں سے سات آٹھ صفحوں کے طبی مضامین ہیں۔ باقی مضامین ادبی ہیں۔ اور ان میں سے اکثر افسانوں پر مشتمل ہیں۔ ایڈیٹر صاحب نے شاید اس کو مناسب نہیں سمجھا کہ طبی اور ادبی مضمونوں کو علیحدہ علیحدہ دو حصوں میں تقسیم کر دیں۔ بہر حال اس کو بھی ایک طریقۂ ترتیب قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن طب اور ادب کے اس قسم کے ملاپ کا مقصد ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ بہتر ہوتا کہ رسالے کو محض ادب ہی سے وابستہ کر دیا جاتا جس کی خدمت کا وہ داعی ہے۔ اور اگر طب کی خدمت بھی اس کے دائرۂ خدمات میں داخل ہے تو طب کو بھی قرار واقعی جگہ ملنی چاہیئے اور اسے اپنے ناظرین کے لیے مفید اور پُر از معلومات مضامین فراہم کرنے چاہییں۔ اس اصولی اعتراض سے قطع نظر عام دل چسپی کے لیے رسالے کے مُدیر خاصی تگ و دو کرتے ہیں۔ ظاہری حیثیت سے بھی وہ اپنے رسالے کو صاف ستھرا لکھواتے ہیں اور اچھی چھپائی کراتے ہیں۔ بحیثیت مجموعی رسالہ "مشہور" دل چسپی سے بہر حال خالی نہیں ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ اس کے سرگرم مدیر اس کو اور زیادہ مفید بنانے میں کام یاب ہوں گے۔

الہام تقطیع ۸/۲۰×۳۰، ضخامت ۴۸ صفحے، قیمت سالانہ ایک روپیہ چار آنے۔

پتہ: منیجر صاحب "الہام"، ادارۂ حیدری، جامع مسجد دہلی۔

اس ماہانہ رسالے کے نام اور اس کے اکثر مضامین سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک ادبی رسالہ ہے اور اس کا مقصد ادب و شعر کی خدمت ہے۔ لیکن اگست کی اشاعت میں "وضعِ قوانین کے ذریعے عمرانی اصلاح" اور سینما پر ریڈیو کے ایک مکالمے کے اندراج سے معلوم ہوتا ہے کہ "الہام" کے مقاصدِ اشاعت میں عوام کی معاشرتی اور اخلاقی اصلاح بھی داخل ہے۔ اگر یہ بات ہے تو پھر علوم و فنون کے دوسرے شعبوں کی خدمت بھی الہام کے ذریعے سے کی جا سکتی ہے۔ "الہام" چند مہینے سے نکل رہا ہے اور اس کی موجودہ رفتار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مدیرِ رسالہ جناب شہاب دہلوی اس کی ترتیب و تہذیب میں کوشش کر رہے ہیں اور اپنے رسالے کو ناظرین کے لیے مفید بھی بنا رہے ہیں اور دل چسپ بھی۔ اگر ان کی توجہ کا یہی حال رہا تو ہمیں اُمید ہے کہ یہ رسالہ اپنے لیے مناسب جگہ حاصل کرے گا۔ فی الحال رسالے کے مرتّب کو کتابت کی غلطیوں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ مضمون "وضعِ قوانین کے ذریعے عمرانی اصلاح" حیدر آباد کے ایک سنے تماہی رسالہ "سیاست" میں شائع ہوا ہے۔ معلوم نہیں الہام نے اسے کہاں سے نقل کیا ہے۔ اگر براہِ راست "سیاست" سے نقل کیا گیا ہے تو اس کا حوالہ دینا چاہیئے تھا۔



مراسلات

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس

بہی خواہانِ طب کو عموماً اور اس ادارے سے دل چسپی رکھنے والے حضرات کو خصوصاً معلوم ہے کہ "آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس" کو، مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم کی وفات سے جو صدمہ پہنچا اور اس سانحے کے بعد یگانوں اور بیگانوں کی بے توجہی اور مخالفت سے جو نقصان ہوا، اس کے نتیجے میں کانفرنس کی قوّتِ عاملہ شست اور کم ہوتی چلی گئی، لیکن اس کے جسم کو باطل و فاسد نہیں ہونے دیا گیا۔ تقریباً گزشتہ ایک سال سے اس کے جمود کو پھر حرکت سے تبدیل کرنے کا عزم صمیم کر لیا گیا ہے۔ اور نہ صرف یہ، بلکہ اس سلسلے میں عملی طور پر مساعی بروئے کار ہیں۔ ناظرینِ "ہمدرد صحت" کو یاد ہوگا کہ گزشتہ سال تقریباً اسی زمانے میں کانفرنس کا کام شروع کر دیا گیا۔ اور گزشتہ نومبر میں ایک جلسہ دہلی میں منعقد کیا گیا تھا جس میں دہلی کے قرب و جوار سے اطبائے کرام تشریف فرما ہوئے تھے۔ اس جلسے میں یہ قرار پایا تھا کہ "کانفرنس کی تنظیم جدید شروع کی جائے، اور فاسد نظام کی قومی و اصولی طریق پر اصلاح کی جائے۔"

قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے، کہ تقریباً گزشتہ آٹھ دس ماہ کے اندر کیا کام ہوا؟ ——— اس سلسلے میں بعض احباب نے خطوط کے ذریعے سے سوالات فرمائے اور وقتاً فوقتاً طبی جرائد خصوصاً "الحکیم" و "الطبیب" میں، جن کے کارکنان و سرپرستان اس کانفرنس کے جنم دن سے آج تک معاونین کی صف میں رہے ہیں، شذرات اور استفسار یہ سپردِ قلم ہوتے رہے ہیں۔ ایسے تمام حضرات کی توجہات جو کانفرنس کو سرگرمِ عمل دیکھنے کے مشتاق ہیں، قابلِ صد ہزار تحسین و آفرین ہیں۔ چناں چہ جو کچھ کام اس عرصے میں ہوتا رہا، وہ باوجود سابقہ اشاعت کے عرض کیا جاتا ہے۔

گزشتہ جلسے کے بعد بموجب قرار داد، متواتر طبی جرائد کے ذریعے سے برادرانِ فن کی توجہ ان کے قدیم طبی سیاسی ادارے کی طرف مبذول کرنے کی کوشش جاری رہی، اور ہے۔ علاوہ ازیں خطوط کے ذریعے سے بھی توجہات کو مائل کرنے کی کوشش میں کمی نہیں کی گئی۔ کانفرنس کے قواعد و ضوابط اور قرطاسِ رکنیت طبع کرا کے بکثرت بھیجے جا چکے ہیں، اور بھیجے جا رہے ہیں۔ لیکن نہایت افسوس سے عرض کرنا پڑتا ہے کہ اس قومی ضرورت کی دعوت پر جن حضرات نے لبیک کہی، اُن کی تعداد نہایت قلیل ہے۔ اکثر حضرات بڑے اشتیاق سے قرطاسِ رکنیت طلب فرماتے ہیں، لیکن جب وہ ان کی خدمت میں پہنچ جاتا ہے تو پھر ان پر ایک ابدی سکوت طاری ہو جاتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ قرطاسِ رکنیت ایک فنی اور قومی ٹیکس کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ "سخن دریں است" کا مصداق ہوتا ہے! لیکن آخر کوئی یہ تو بتائے کہ بغیر اس کے چارہ کیا ہے؟ آخر کانفرنس کا دفتر، پروپگنڈا، مراسلت، جلسوں کا انعقاد یہ سب ایسی چیزیں ہیں، جن کے لیے قرطاسِ رکنیت اسی چیز کا مطالبہ کرتا ہے، جس کا جواب "سخن دریں است" سے ملتا ہے۔ اندریں حالات نتائج جیسے ہو سکتے ہیں، ظاہر ہیں۔ یہ کیفیت آج سے نہیں ہے بلکہ کانفرنس کے ازل سے ہے۔ لیکن اس وقت ایک ایسی شخصیت موجود تھی جو قوم کے تغافل کی تلافی کرتی تھی۔ اب تو خود قوم کو اپنا بار اٹھانا ہے۔

اس مسلّمہ طبی پارلیمنٹ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے تعطّل سے جماعت اطبا پر جو مہلک اثرات پڑے ہیں، اور پڑ رہے ہیں اس کا اندازہ وہی حضرات کر سکتے ہیں، جو پبلک زندگی کے فوائد اور اس کی ذمّے داریوں سے واقف ہیں۔ اگرچہ مختلف طبی جماعتیں جا بجا برائے نام موجود ہیں لیکن لامرکزیت کا جو نتیجہ ہونا چاہیئے وہ بروئے کار ہے۔ سب کی سب قعرِ گم نامی میں ہیں، غیر موثر ہیں اور غیر منظم ہیں۔

بہرحال کوئی ایسی خدمت ان سے وقوع میں نہیں آسکتی جو قابلِ شمار ہو۔ یہی جماعتیں اگر ایک مرکز کے ماتحت کام کرتیں تو اور ہی بات ہوتی۔ افسوس تو اس بات کا اور بھی ہے کہ بعض خود ساختہ جماعتیں تو خود کو "آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس" کا حریف و رقیب سمجھتی ہیں۔ اس ذہنیت پر جس قدر بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔ بہرحال اس وقت دو باتیں خاص طور پر قابلِ گزارش ہیں۔

اوّل یہ کہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس میں جو مسیح الملک مرحوم کی سب سے بڑی سب سے بہتر اور آخری یادگار ہے، تنظیم و توسیع کا عزم صمیم کر لیا گیا ہے اور خداوند تعالیٰ کو منظور رہے تو یہ ادارہ صحیح ترین قومی اصول کی بنا پر باوجود تمام مخالف اور ناموافق حالات کے آب و تاب کے ساتھ مستقبل قریب میں کارہائے نمایاں کرتا ہوا نظر آئے گا۔

دوم یہ کہ تمام برادرانِ فن سے قائدِ اعظم مجددِ فن، مسیح الملک مرحوم کی روح کا واسطہ دے کر التجا ہے کہ مہربانی فرما کر خوابِ غفلت سے بیدار ہوں۔ زمانے کو پہچانیں، اور اپنی قومی جماعت کی رکنیت واشتراک سے اس جماعت کو استوار کریں۔ بغیر اس کے آپ کی اور ہماری توقعات شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتیں۔

آخر میں ان حضرات کا شکریہ ادا کرنا ہمارا فرض ہے جو کبھی کبھی چونک کر کانفرنس کو یاد کر لیتے ہیں۔ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ جب تک کانفرنس کا نظام اساسی صحیح طور پر مرتب نہ ہو کوئی کام قانونی حیثیت سے صحیح طور پر انجام نہیں پاسکتا۔ اس کے لیے ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد اطبّا و وید صاحبان اور بہی خواہان کی فہرستِ رکنیت کو عزت بخشے۔

ہم نہایت خوشی سے ان تمام مشوروں اور ہدایات پر عمل کرنے کے لیے تیار ہیں جن سے ہماری اعانت کی جائے۔ فقط۔

(حکیم مولوی) عطاء الرحمٰن قاسمی، جوائنٹ سکریٹری

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس، دہلی

تکمیل الطب کالج لکھنؤ

ہندوستان کی ایک مخصوص درس گاہ ہے۔ جہاں طبِ یونانی کو اس کے مخصوص رنگ ہی میں پڑھائے جانے کا انتظام ہے۔ زمانۂ حال کی تمام ایجادات سے روشناس کرانا اور سائنس کی تمام اختراعات سے بلا تعصب استفادے کا جذبہ پیدا کرنا اس کالج کی تعلیمی روح کا ہمیشہ نمایاں پہلو رہا۔ پچھلے کچھ دنوں سے جناب شفاء الملک حکیم عبدالحمید صاحب کو جو اب بھی اس کے بے لوث مربی اور شفیق مربی سرپرست ہیں، اپنی خرابیِ صحت کی بنا پر انتظامی معاملات سے کنارہ کش ہونا پڑا، اور جناب حکیم عبدالمعید صاحب کو تمام انتظامات کی ذمہ داری اٹھانی پڑی۔ جن اصحاب کو ہر دو بزرگوں سے ذاتی تعارف کا اتفاق ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ دونوں بزرگ عجیب صفات کے حامل ہیں۔ حکیم عبدالمعید صاحب نئے ولولے، نئے جوش اور نئی نئی امنگوں کے ساتھ اس وقت خدمتِ فن میں مشغول ہیں۔ اس سے قبل جن اشخاص کو کالج کے معائنے کا اتفاق ہوا ہے شاید وہ نہیں محسوس کر سکتے کہ نئی تبدیلیاں کیا ہو سکتی ہیں۔ کالج ہذا کا شفاخانہ عرصے سے مریضوں کا آماجگاہ ہے۔ اور اس بنا پر یہاں کے طلبا کو عملی مشق جس قدر ہو جاتی ہے، شاید ہندوستان میں کوئی دوسرا مرکز اس کا مقابلہ کر سکے۔ گورنمنٹ یوپی سے کالج رکوگنائزڈ ہو چکا ہے اور مدتِ تعلیم بھی پانچ سال ہو چکی ہے۔ جن میں مطب و جراحی کے تمام شعبوں کی مکمل تعلیم کے لیے کافی وسعت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے باوجود یہ چیز قابلِ غور ہے کہ اس وقت تک تعلیم کی کوئی فیس نہیں لی جاتی بلکہ غیر مستطیع طلبا کو بورڈنگ میں فری رہنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ کالج کا نیا سیشن ۱۵ر جولائی سے شروع ہو چکا ہے۔ ذیل میں شفاخانہ تکمیل الطب کالج کے مریضوں کا ماہ جولائی کے متعلق گوشوارہ درج ہے۔

امراضِ چشم	۷۶۹
سرجری	۱۰۳۳
غیر سرجری	۱۲۲۴

ان مریضوں میں ہندو ۱۰۲۴ اور مسلمان ۲۰۰۲ تھے۔

جملہ میزان ۳۰۲۶۔

(حکیم) تکمیل احمد شمسی

وائس پرنسپل تکمیل الطب کالج، لکھنؤ۔

روئداد خاص اجلاس ورکنگ کمیٹی پنجاب طبی کانفرنس

ورکنگ کمیٹی پنجاب طبی کانفرنس کا اسپیشل اجلاس ۸ر اگست ۱۹۴۰ء جمعرات کے تین ۳ بجے سہ پہر کو زبدۃ الحکما حکیم محمد افضل صاحب جنرل سکرٹیری پنجاب پراونشل طبی کانفرنس کے مکان واقع محلہ جلوٹیاں زیر صدارت حکیم محمد علی صاحب امرتسری منعقد ہوا اس اجلاس میں لاہور اور بیرونجات کے بہت سے اطبائے شرکت فرمائی۔

اجلاس کی کارروائی باقاعدہ طور پر شروع کرنے کے لیے زبدۃ الحکما حکیم محمد افضل صاحب جنرل سکرٹیری کانفرنس نے حکیم محمد علی صاحب امرتسری کا نام صدارت کے لیے تجویز کیا جس کی تائید حکیم رشید احمد صاحب زبدۃ الحکما پروفیسر طبیہ کالج لاہور نے کی۔ جناب جنرل سکرٹیری صاحب نے اظہار فرمایا کہ چوں کہ مختلف اطبا کرام نے، جن میں حکیم غلام قادری صاحب، جالندھر، حکیم محمد علی صاحب، امرتسر اور جناب حکیم انعام اللہ صاحب، قصوری شامل ہیں، میری توجہ بار بار اس طرف مبذول کرائی ہے کہ عالی جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی کو شفاء الملک کا معزز خطاب ملنے کے اعزاز میں پنجاب طبی کانفرنس کی جانب سے ایک ٹی پارٹی دی جائے جس میں صوبے کے بڑے بڑے اطبا، وزراء، علماء، شرفا اور ادباء کو مدعو کیا جائے۔ اور اس طرح سے طب یونانی کا چرچا عام ہو اور وہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ اصحاب جو طب یونانی سے نفرت کرتے ہیں اس موقع پر متاثر ہو کر طب یونانی کی طرف رجوع کریں۔ اس پر حکیم محمد علی صاحب نے فرمایا کہ ایجنڈے کے مطابق کارروائی شروع ہو۔ چنانچہ یہی مسئلہ سب سے پہلے زیر بحث ہوا اور پھر متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے:

(۱) پنجاب طبی کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کا یہ اجلاس عالی جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی کی خدمت میں "شفاء الملک" کا معزز خطاب ملنے پر جس کی موجودہ وقت میں درحقیقت حکیم صاحب موصوف کی ذات والا صفات ہی مستحق ہے اور جس کے ملنے سے شمالی ہند اور طب قدیم کو صحیح فخر حاصل ہے، کانفرنس کی طرف سے ہدیۂ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہے۔

محرک: حکیم سید مظفر علی شاہ صاحب لائل پور۔ موید (۱) حکیم دین محمد صاحب، گوجرانوالا۔ (۲) حکیم محمد شریف صاحب اکسیرگر، لاہور۔ (۳) حکیم عبدالمجید خاں صاحب حاذق، لاہور۔

(۲) گورنمنٹ آف انڈیا کا جناب رئیس الاطبا حکیم محمد حسن صاحب قرشی کو شفاء الملک کا موقر خطاب بخشنے پر کانفرنس گورنمنٹ کی خدمت میں اس کی جوہر شناسی اور قدردانی پر مبارکباد پیش کرتی ہے اور اس طرح طب قدیم کی اعانت کو بہ نظر استحسان دیکھتی ہے۔

محرک: حکیم انعام اللہ صاحب زبدۃ الحکما قصور۔ موید: (۱) حکیم کرشن اوتار صاحب گوجرانوالا (۲) بندہ محمد مسعود زیرک (۳) حکیم محمد امین صاحب۔

اس کے بعد دوسرا معاملہ پیش ہوا حکیم محمد علی صاحب نے امرتسر کے بعض اصحاب کی طرف سے ایک تحریر بھی پیش کی جس پر موجودہ اطبائے کرام نے اظہار رائے فرما کر متفقہ طور پر نہایت جوش و خروش سے فیصلہ کیا کہ شفاء الملک کے اعزاز میں پارٹی دی جائے۔ اس سے یہ مقصد نہیں کہ کانفرنس یا اس کے ممبروں پر کسی قسم کا بوجھ پڑے بلکہ صرف چند ہ طبیب اور غیر طبیب اصحاب خرچ کریں جو اس تحریک کو پسند کرتے ہوں، چنانچہ اسی وقت حکیم دین محمد صاحب چشتی نظامی نے ۲۵ روپے عطا فرمانے کو کہا اور دیگر اطبا نے بھی اعلان فرمائے۔ یہ کام سکرٹیری کے سپرد کیا گیا۔ چناں چہ اس کے متعلق ایک ریزولیوشن بھی پاس ہوا۔

(زبدۃ الحکما حکیم) محمد افضل جنرل سکرٹیری پنجاب پراونشل طبی کانفرنس، لاہور

جامعہ طبیہ دہلی کی دکن میں منظوری!

ہمدردانِ طب یونانی کے لیے یہ خوش خبری انتہائی مسرت کا موجب ہوگی کہ "جامعہ طبیہ دہلی" کو حکومت سرکار عالی حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہٗ نے ممالک محروسۂ سرکار عالی کے اندر مستند تسلیم فرما لیا ہے۔ جس کی رو سے تمام ممالک محروسۂ سرکار عالی میں سند یافتگانِ "جامعہ طبیہ" کو تمام طبی حقوق حاصل ہوں گے۔ حکومت سرکار عالی کی یہ سرپرستی جامعہ طبیہ کے لیے، جو مسیح الملک اعظم مرحوم کے رفقائے کار کے خالص ایثار و خدمتِ فن کا نتیجہ ہے، ایک بیش بہا اعانت ہے۔ کارکنان و شیوخ جامعہ سرکار عالی کی اس سرپرستی و علم نوازی کے خلوص دل سے شکر گزار ہیں۔

آلِ مصطفےٰ رضوی، ناظم جامعہ طبیہ، دہلی

ہمدرد صحت کی اشاعتِ خاص

"رُوحانی علاج"

بغیر دوا کے مرضوں کو دُور کرنے کے طریقے

اس خاص نمبر کے ذریعے سے اُردو زبان میں پہلی بار تنویم اور تنویمی علاج پر تفصیل اور سنجیدگی سے بحث کی گئی ہے۔ اس کی فہرست مضامین کو دیکھنے سے آپ اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ نمبر بازاری معلومات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک خالص علمی، طبی اور ادبی کارنامہ جس میں تمام متعلقہ چیزوں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس نمبر کے ذریعے سے جہاں اس بیگانگی کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ہندستان کے معالجین اور روحانی علاج کے درمیان موجود تھی، وہاں روحانی علاج کے متعلق عوام کی بھی صحیح رہنمائی کی گئی ہے۔

تنویم اور نفسیاتی علاج کی تاریخ کی بحث، جو اس نمبر میں ہے اس قدر جامع اور حاوی ہے کہ اس کی نظیر شاید کسی مشرقی زبان میں نہیں مل سکے گی۔ اس نمبر میں یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام اور ہندو دھرم میں روحانی علاج کے کیا کیا طریقے بتائے گئے ہیں۔ تنویم، اس کے مظاہر، توجہ اور خود توجہی، تنویمی معالجات اور واقعات و مشاہدات وغیرہ اس کے مستقل بابوں کے نام ہیں۔ ایک باب میں روحانی علاج کے متعلق دلچسپ افسانے اور مزاحیہ مضامین ہیں۔ یہ نمبر علاج کرنے والوں کو ترقی کا ایک نیا راستہ دکھائے گا۔ ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کو اس کا مطالعہ یہ بتا دیگا کہ مشکل مضامین کو کس طرح عام اور سلیس زبان میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ عوام اس خاص نمبر کے مطالعہ سے روحانی علاج کی حقیقت معلوم کر لیں گے اور پھر کوئی شخص ان کو دھوکا نہیں دے سکے گا۔ فہرست مضامین دیکھیے اور پھر فیصلہ کیجیے کہ آیا آپ کی معلومات اس نمبر کے مطالعہ کے بغیر مکمل ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو کیا آپ آج ہی اس نمبر کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے؟

"روحانی علاج" کی اہمیت اور اس کی نوعیت کا سرسری اندازہ فہرست مضامین سے اور ان ماؤں سے ہو جائے گا جو اسی رسالے میں شائع ہو رہی ہیں لیکن اشاعت خاص در اصل کیا چیز ہے، اس کا صحیح جواب آپ کو "رُوحانی علاج" نمبر ہی دے سکتا ہے۔

اس نمبر کو حاصل کرنے کی ۲ دُو صُورتیں

(۱) اگر آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ یا نوٹ لفافے میں رکھ کر ہم کو بھیج دیں گے تو نہ صرف یہ خاص نمبر آپ کے پاس پہنچ جائے گا بلکہ اگست سنہ ۴۰ء سے جون سنہ ۴۱ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپ کے پاس پہنچتے رہیں گے۔ جون سنہ ۱۹۴۱ء میں ہمدرد صحت کی گیارہ سو صفحوں کی جلد کے آپ مالک ہوں گے اور حیرت کریں گے کہ صرف ایک روپے میں اتنا علمی اور ادبی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے۔

(۲) اگر آپ کو صرف روحانی علاج نمبر درکار ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ایک آنہ) لفافے میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجیے۔ چند ہی دن میں آپ کے پاس یہ حیرت انگیز نمبر پہنچ جائے گا۔

قیمت: اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲)، معمولی ایڈیشن آٹھ آنے، محصول ڈاک، ایک آنہ۔

مینیجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

فہرست مضامین رُوحانی علاج نمبر

عکسی تصاویر: (۱) ڈاکٹر فریڈ اینٹن مسمر۔ (۲) پروفیسر سگمنڈ فرائڈ۔
دستی تصاویر: (۳ سے ۴ تک) ڈاکٹر دنس کا طریقہ تنویم (صفحہ ۸۱ و ۸۲)۔ (۵) ورزش کی ایک ہیئت (صفحہ ۸۶)۔ (۶) ورزش کی دوسری ہیئت (صفحہ ۸۷)

قیمت:- اعلیٰ ایڈیشن ۱۲/ + معمولی ایڈیشن ۸/ + محصول ڈاک ۱/ + قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی ایک روپیہ۔

الامراض والعلاج | چیچک

گزشتہ سے پیوستہ

از جناب حکیم مولوی فضل الرحمٰن خان صاحب نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد دکن

چیچک کی علامات

(۱) تعدی کے بعد بارہ دن کا زمانۂ حضانت پورا کرنے پر چیچک کی مخصوص علاماتِ عامہ ظاہر ہوتی ہیں یعنی دفعتاً تیز بخار ہو جاتا ہے ۱۰۱ سے لے کر ۱۰۴ درجے تک۔ سر اور کمر میں سخت درد ہوتا ہے، چیچک کی اس ابتدائی بخار کی خصوصیت یہ ہے کہ کمر اور پشت میں سخت درد ہوتا ہے۔

کمر کا درد چیچک کے بخار کی ایک ایسی مخصوص علامت ہے کہ اگر چیچک کا حملہ خفیف ہو، یعنی ہلکا بخار ہو تب بھی کمر میں درد ضرور ہوگا۔ کمر کے درد کے علاوہ اکثر مریضوں کو قے بھی ہوتی ہے۔ چیچک کے اس ابتدائی بخار کے دوران میں عموماً کسی قسم کے دانے جسم پر نہیں نکلتے ہیں، لیکن بعض بعض مریضوں میں نکل آتے ہیں اور جو آئندہ اصلی دانوں کے نکلنے کی خبر دیتے ہیں۔

(ا) **طفحات منذرہ** بعض مریضوں میں سُرخ دھبّوں کی شکل میں ہوتے ہیں جو عموماً کنج ران اور اُن مقامات پر ہوتے ہیں جہاں پر جلد کی چنٹیں واقع ہیں اور بعض مریضوں میں تمام جسم پر نکل آتے ہیں۔ اگر یہ دانے مریض کے تمام جسم پر نکل آئیں تو یہ نہایت خطرناک علامات ثابت ہوتے ہیں اور انجام عموماً خراب ہوتا ہے۔

(ب) بعض مریضوں میں طفحاتِ منذرہ خسرہ کے دانوں کے مشابہ نکلتے ہیں۔ یہ دانے عموماً مریض کے اُن مقامات پر نکلتے ہیں جو دامن سے پوشیدہ ہوتے ہیں، یعنی رانوں اور پیٹ وغیرہ پر۔ لیکن بعض مریضوں میں یہ زیادہ پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اور جسم کے بڑے حصے تک پھیل جاتے ہیں۔

(ج) بعض مریضوں میں طفحات منذرہ طفحاتِ نزیفیہ کی شکل میں نکلتے ہیں طفحاتِ نزیفیہ وہ دانے ہیں جن کے اندر جریانِ خون ہوتا ہے۔ یہ دانے پیٹ اور رانوں کے سامنے کے حصے میں نکلتے ہیں۔ طفحاتِ منذرہ تقریباً بخار کے دوسرے روز نکلتے ہیں اور بخار برابر تیسرے روز تک بڑھا ہوا رہتا ہے۔ تیسرے روز چیچک کے اصلی دانے نکلتے ہیں۔ جب اصلی دانے نکلتے ہیں تو بخار خاصا کم ہو جاتا ہے اور مریض کو پہلے سے نسبتاً آرام محسوس ہوتا ہے۔ تقریباً ساتویں یا آٹھویں دن (جب کہ دانے پیپ والے ہو جاتے ہیں) ایک اور بخار چڑھتا ہے، جس کے ساتھ لرزہ بھی ہو جایا کرتا ہے۔ یہ بخار چھے یا آٹھ دن تک رہتا ہے۔

(۲) چیچک کے اصلی دانے بیماری کے تیسرے اور چوتھے روز کے درمیان میں نکلتے ہیں۔ یہ دانے ابتدا میں چھوٹے چھوٹے چھرّوں کے مانند سخت ہوتے ہیں، جن کی سختی بہ نسبت دیکھنے کے چھونے سے زیادہ اچھی طرح معلوم ہوتی ہے، چناں چہ جلد پر ہاتھ پھیرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹے چھوٹے چھرّے جلد میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ دانے سب سے پہلے چہرے اور کلائی کے سامنے کے حصے پر نمایاں ہوتے ہیں اور پھر جسم کے اوپر کے حصے سے نیچے تک نکلتے چلے آتے ہیں اور تمام جسم کو گھیر لیتے ہیں۔ لیکن پیٹ، کنج ران اور پیروں پر سب سے کم ہوتے ہیں۔ بعض مریضوں میں حلق، منہ اور حنجرے کے اندر بھی نکل آتے ہیں۔ دانے دو روز کے بعد چھالے بن جاتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ دانے چوں کہ ایک وقت میں نکلتے ہیں، اس لیے جلد کے کسی ایک حصے پر یہ

دانے مختلف درجوں میں نظر نہیں آتے ہیں یعنی جلد کے ایک حصّے پر کچھ دانے معمولی سرخ دانوں کی شکل میں ہوں اور کچھ دانے چھالوں کی شکل میں ہوں اور کچھ دانے پیالوں کی شکل میں ہوں۔ ایسا چیچک میں نہیں ہوتا ہے بلکہ موتیا بیتلا میں ہوا کرتا ہے۔ ان دانوں کی مذکورہ بالا حالت سے چیچک کی موتیا بیتلا سے تشخیص کی جاسکتی ہے۔ البتہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بعض دانے چھالے بننے سے پہلے مرجھا جائیں اور چھالے نہ بننے پائیں۔ جب دانے چھالے بن جاتے ہیں تو وہ بڑھنے شروع ہوجاتے ہیں اور چھٹے یا ساتویں روز پیالے بن جاتے ہیں۔ ان پیالے دانوں کا مرکزی حصہ کچھ دبا ہوا ہوتا ہے، بشرطیکہ مرض سے پہلے مریض کے چیچک کا ٹیکا نہ لگایا گیا ہو۔ دانوں کے بیچ کا حصہ دبا ہوا ہونا بھی چیچک کے دانوں کی مخصوص علامت ہے، جو موتیا بیتلا کے دانوں میں نہیں پائی جاتی ہو اب آٹھویں روز پیالے پھوٹتے ہیں اور ہر ایک پیالے دانے کی شکل نصف کروی ہوجاتی ہے، یعنی ہر ایک پیالہ دانہ پھٹنے کے بعد اتنا بڑا ہوجاتا ہے جیسا کہ مٹر کا آدھا دانہ جو مٹر کو بیچ میں سے کاٹنے یا توڑنے کے بعد بن جاتا ہے۔ اِن دانوں کی جڑ متورم اور سخت ہوتی ہے۔ بیماری کے اس درجے میں پیالے پھوٹ جاتے ہیں اور جلد سوج جاتی ہے۔ اب یہ پیالے پھٹے ہوئے دانے آہستہ آہستہ خشک ہوکر کھرنڈ میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔ یہ کھرنڈ کم سے کم پندرھویں دن اور زیادہ سے زیادہ بیسویں دن تک اکھڑ جاتا ہے اور جھڑ جاتا ہے لیکن جسم کے بعض مقامات مثلاً سر، پیشانی اور ناک کے دونوں جانب کے دانوں کے کھرنڈ زیادہ دنوں کے بعد جھڑتے ہیں۔ دانوں کے جھڑنے کے بعد دانوں کے مقامات کی جلد میں امتلار ہوتا ہے اور شدید بیماری کی حالتوں میں دانوں کے مقام پر ایک گڑھا پڑجاتا ہے۔ دانوں میں زیادتی یا کمی اور اُن کے التہاب اور سختی کی کمی و بیشی مختلف مریضوں میں مختلف درجوں کی ہوتی ہے بعض مریضوں میں صرف چہرے اور ہاتھ کے پہونچے پر چند دانے نکل آتے ہیں اور بعض مریضوں میں پورا جسم دانوں سے چھپ جاتا ہے۔ پیر پر جو دانے نکلا کرتے ہیں، ان کا نشوونما بہ نسبت جسم کے اور دانوں کے ہمیشہ سست ہوتا ہے، کیوں کہ پیروں کے دانے جسم کے باقی دانوں سے آخر میں نکلتے ہیں اس لیے مریض کو شفاخانے سے رخصت کرنے سے پہلے اس کے پیروں اور تلووں کو غور سے دیکھ لینا چاہئیے کہ اِن میں دانوں کے کھرنڈ تو موجود نہیں ہیں۔ اگر ان میں دانوں کا کوئی کھرنڈ موجود ہو تو اس کو نہایت احتیاط سے چھڑا کر دور کردیں۔ اس کے بعد مریض کو شفاخانے سے جانے کی اجازت دی جائے، کیوں کہ اب اس مریض سے چیچک کی بیماری کی تعدی نہیں ہوسکتی۔

اسباب

(۱) اس میں شک نہیں کہ چیچک کا سبب کسی نہ کسی قسم کے زندہ جراثیم ہیں لیکن اب تک اُن کی نوعیت اور اُن کی شکل و صورت وغیرہ کا کچھ علم حاصل نہیں ہوا ہے۔ چیچک کے دانوں کے خلیاتِ بشرہ کے اندر چھوٹے چھوٹے مخصوص قسم کے ذرّات پائے جاتے ہیں۔ یہ ذرّات اُن دانوں کے خلیاتِ بشرہ میں بھی پائے جاتے ہیں جو خرگوش کے طبقۂ قرنیہ پر ٹیکا لگانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے خلیاتِ بشرہ میں بھی یہ ذرّات پائے جاتے ہیں۔ ان ذرّات کے متعلق پہلے یہ خیال تھا کہ شاید یہی وہ جراثیم ہیں جو چیچک پیدا کرتے ہیں۔ لیکن موجودہ محققین کی رائے یہ ہے کہ یہ ذرّات حقیقت میں ان تغیرات کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں جو دانوں کے خلیاتِ بشرہ میں چیچک کے مادے کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن بعض محققین کا یہ خیال ہے کہ یہ ذرّات چیچک کے وہ جراثیم ہیں جو جاذب کاغذ کو عبور کرسکتے ہیں۔

(۲) چیچک کی تعدی ناک، منہ اور تنفس کے راستوں کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ پس اس بیماری کا زہر ان راستوں سے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ یہ تعدی براہِ راست مریض کے جسم سے بھی ہوسکتی ہے اور مریض کی مستعملہ چیزوں کے ذریعے سے بھی۔ اس کے علاوہ جو لوگ مریض کے پاس آتے جاتے ہیں وہ بھی اپنے کپڑوں میں یا اپنے بالوں میں اس بیماری کے مادّے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرسکتے ہیں۔ چیچک کے مریضوں کے ہسپتال کے قرب و جوار میں چیچک کے واقعات چوں کہ کثرت سے ہوتے ہیں، اس لیے یہ خیال کیا گیا ہے کہ چیچک کا مادہ ہوا کے ذریعے سے ہسپتال کے قرب و جوار میں تقریباً ایک میل یا اس سے کچھ زیادہ تک پھیل سکتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ جو لوگ ہسپتال میں مریضوں کے پاس آتے جاتے ہیں وہ اپنے کپڑوں اور بالوں کے ذریعے سے اِس مادّے کو منتقل

کرتے ہوں۔ اس لیے ہوا کے ذریعے سے پھیلنا اور ہسپتال میں آنے جانے والوں کے ذریعے سے منتقل ہونا دونوں وجوہ چیچک کے واقعات کی کثرت کے ہو سکتے ہیں اور یہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ صرف ہوا ہی کے ذریعے سے یہ بیماری ہسپتال کے گرد و پیش کے مقامات میں پھیلتی ہے۔ مریض کا بستر، اُس کے کپڑے اور کمبل وغیرہ میں اس مرض کا مادہ متعدیہ خاصی مدت تک رہتا ہے خصوصاً جب کہ ان چیزوں کو ایک جگہ پر چھوڑ دیا جائے اور دافع جراثیم ذرائع سے ان کو صاف و پاک نہ کیا جائے۔ مکھیوں اور گھر کے دیگر کیڑوں مکوڑوں اور جانوروں کے ذریعے سے بھی اس بیماری کی تعدی کا امکان و احتمال ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مرض کے حملے کی علامات ظاہر ہونے کے وقت اس مرض کی تعدی نسبتاً دوسرے لوگوں میں کم ہوتی ہے۔ لیکن جب دانے نکل آتے ہیں تو تعدی بہت زیادہ تیزی سے ہوتی ہے اور اس وقت تک اس تعدی میں زیادتی و شدت رہتی ہے، جب تک کہ دانوں کے تمام کھرنڈ اتر نہ جائیں۔ جو کھرنڈ اور چھلکے دانوں سے جھڑ جاتے ہیں ان کے اندر اس بیماری کا مادہ مدت تک باقی رہتا ہے اور جو لوگ اس بیماری سے انتقال کر جاتے ہیں، ان کی لاش سے بھی کچھ عرصے تک اس بیماری کی تعدی ہو سکتی ہے

(۳) دنیا کی تمام قومیں نیز مرد و عورت اور ہر عمر کے لوگ اس بیماری میں مبتلا ہو سکتے ہیں، بشرطے کہ ان کو پہلے چیچک کا کامیاب ٹیکا نہ لگایا گیا ہو یا چیچک کی بیماری نہیں ہوئی ہو، کیوں کہ ٹیکے سے چیچک کی بیماری کی قابلیت بہت کم ہو جاتی ہے اور اگر چیچک نکل آئے تب بھی چیچک کے دوبارہ حملے کی قابلیت گھٹ جاتی ہے۔ اور اگر چیچک کی بیماری کسی قوم یا جماعت میں پہلے پہل پہنچ جائے تو بہت تیزی سے پھیلتی ہے اور ان میں کثرت سے اموات ہوتی ہیں۔ گرم ممالک میں بھی چیچک نہایت شدید صورتوں میں ہوا کرتی ہے اور رنگین اقوام میں بہ نسبت سفید اقوام کے زیادہ شدید ہوتی ہے۔ شیر خوار بچے اکثر اس میں مبتلا ہوتے ہیں اور اگر حاملہ کو شدید چیچک کی بیماری ہو جائے تو اس کو اسقاط ہو جایا کرتا ہے یا حمل قبل از وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اور اگر شدید چیچک نہ ہو تب بھی اسقاط کا اندیشہ رہتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر بچے پیدا ہو جائیں تو بہت کم بچتے ہیں اور بعض بچوں میں پیدائش کے وقت چیچک کے دانے نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔

(۴) ممالک معتدلہ میں یہ بیماری موسم سرما اور موسم بہار میں پھیلتی ہے اور موسم گرما کے شروع ہونے تک ختم ہو جاتی ہے۔ اگر کسی شخص کے چیچک نکل آئے تو چیچک کا دوسرا حملہ شاذ و نادر ہوتا ہے اور چیچک کا ٹیکا لگانے سے بھی چند سال تک چیچک کے خلاف مکمل قوتِ مدافعت پیدا ہو جاتی ہے اور چند سال کے بعد بھی جزوی قوتِ مدافعت عموماً باقی رہتی ہے۔ چیچک کے خلاف طبعی قوتِ مقاومت بھی شاذ و نادر ہوتی ہے لیکن ہوتی ضرور ہے۔ چناں چہ ایسے آدمی دیکھنے میں آئے ہیں جن کو پیدائش سے لے کر موت تک کبھی چیچک نہیں نکلی۔ اگر چیچک کے مریض کے جسم سے براہِ راست کسی دوسرے تن درست شخص کے جسم میں چیچک کا مادہ پہنچایا جائے تو اس سے چیچک کے خلاف قوتِ مدافعت بہت زیادہ قوی پیدا ہوتی ہے اور چیچک کے ٹیکے سے اتنی قوی قوتِ مدافعت پیدا نہیں ہوتی۔

چیچک کے عوارض

(۱) مرض کے آخر میں اور مرض سے شفا پانے کے بعد نقاہت اور کمزوری کے زمانے میں عموماً جسم پر پھنسیاں نکل آتی ہیں اور سطحی پھوڑے پیدا ہو جاتے ہیں، نیز ایسے دانے جن میں پیپ پڑ کر زخم بن جاتے ہیں یا سرخ بادہ کے مشابہ یا چھپا کے مشابہ دانے یا زخم پیدا ہو سکتے ہیں، گردن اور بغلوں کی گلٹیاں بھی بعض مریضوں میں متورم ہو کر بڑھ جاتی ہیں اور بعض صورتوں میں اُن کے اندر پیپ بھی پڑ جاتی ہے۔ شدید چیچک کے بیماروں کے جسم کے ان مقامات پر، جہاں کہ دباؤ پڑتا ہے، زخم پیدا ہو جاتے ہیں، جس کو زخم بستری کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا جلدی زخموں یا دانوں سے تسمم الدم پیدا ہو کر موت کم واقع ہوتی ہے۔

(۲) التہاب ملتحمہ (رمد) ایسے عوارض میں سے ہے جو زیادہ واقع ہوتے ہیں۔ بعض مریضوں کے طبقۂ ملتحمہ کے اُس حصے پر، جو آنکھ کے ڈھیلے پر آیا ہوا ہے یا پپوٹوں کے اندر استر کیے ہوئے ہے، چپیارے دانے پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ آنکھ کے پپوٹے اکثر متورم ہو جاتے ہیں اور وہ سوج جاتے ہیں۔ طبقۂ قرنیہ کے اندر ورم پیدا ہو کر تیزی سے بڑھنے لگتا ہے اور یہ طبقہ گلنے لگتا ہے۔ لیکن طبقۂ قرنیہ میں زخم اکثر پیدا ہو جاتے

[illegible] کی وجہ سے بعض مریضوں کے طبقۂ قرنیہ کے اندر سوراخ ہو جاتا ہے۔ التہابِ عنبیہ کم واقع ہوتا ہے۔ طبقۂ شبکیہ میں بعض مریضوں [illegible] خون ہو جاتا ہے جو مریض کو اندھا کر دیتا ہے۔ اسی طرح طبقۂ قرنیہ کے قروح بھی مندمل ہونے کے بعد مریض کی نظر میں خاصا خلل ڈال دیتے ہیں۔ [illegible] اذن بھی چیچک کے عام عوارض میں سے ہے۔

(۳) حنجرے کے اندر بعض مریضوں میں التہاب اتنا شدید ہوتا ہے کہ جس کی وجہ سے مریض سانس نہیں لے سکتا اور معالج کو مجبوراً عمل قطع قصبۃ الریہ کرنا پڑتا ہے، تاکہ اس راستے سے مریض سانس لے سکے۔ التہابِ حنجرہ سے بعض صورتوں میں حنجرے کی غشاء غضروفی میں ورم ہو جاتا ہے اور وہ گلنے لگتی ہے۔ التہابِ عروق خشنہ اور ذات الریہ فصیصی بھی چیچک کے عام عوارض میں سے ہیں اور وہ عموماً موت کا باعث ہوتے ہیں۔ ذات الریہ فصی اور ذات الجنب قیحی بہت کم واقع ہوتے ہیں، اسی طرح التہابِ غلاف القلب اور التہاب بطانۂ قلب بھی کم ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن قلب کی عضلی ساخت میں فساد پیدا ہونے کے واقعات اکثر کم ہوتے ہیں۔ بعض بعض مریضوں میں شاذونادر صورتوں میں ایسا التہابِ مفاصل پیدا ہو جاتا ہے جس سے مفاصل کی ساخت ضائع ہونے لگتی ہے۔ یہ بیماری بہ نسبت جوانوں کے لڑکوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ چیچک کے مریض کے قارورے میں عموماً رطوبت بیضیہ پائی جاتی ہے، لیکن ورم گردہ کم ہوتا ہے۔

(۴) التہابِ غدۂ نکفیہ کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس میں تعدی منہ سے اس نالی کے ذریعے سے پہنچتی ہے جو غدۂ نکفیہ سے شروع ہو کر رخسار کے اندرونی جانب بالائی جبڑے کی دوسری ڈاڑھ کے سامنے کھلتی ہے۔ اور اس کے علاوہ مریض ورم خصیہ میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔

(۵) شاذونادر صورتوں میں مریض کے ہاتھ پیروں میں استرخار پیدا ہو جاتا ہے۔ مریض کی چال میں بے قاعدگی یا اس کے جوڑوں میں نقصان بھی پیدا ہو جایا کرتا ہے بعض مریضوں کو فالج ہو جایا کرتا ہے اور بعض کے سطحی اعصاب میں ورم ہو جاتا ہے بعضوں کے نخاع اور دماغ میں بھی کہیں کہیں ورم ہو جاتا ہے۔

(۶) شدید چیچک کے عوارض بعض مریضوں میں یہ ہوتے ہیں: مریض کے چہرے کا مسخ ہو جانا اور بگڑ جانا، ہمیشہ کے لیے اندھا یا بہرا ہو جانا اور بالوں کا جھڑ جانا وغیرہ۔ (باقی آئندہ)



علم الادویہ سنکونا اور چرائتہ

ازجناب محمود مرزا صاحب ایل۔ ڈی۔ پی۔ حیدرآباد دکن

سنکونا سنکونا کا پودا امریکہ کی ریاست پیرو میں ۱۶۳۸ء میں معلوم کیا گیا اور ہندوستان میں اسے ۱۸۶۰ء میں لایا گیا۔ آج کل ہندوستان میں بھی مختلف مقامات پر اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ عام طور پر اس کی چھال کے مرکبات طبِ مغربی میں کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے جوہر کو کونین کہتے ہیں، جو فارمیسیوں میں عام طور سے ملتی ہے۔ خواص تو اس کے اور بھی ہیں۔ لیکن بخار کو دور کرنا اس کا مخصوص فعل ہے اور ملیریا کے لیے تو اسے اکسیر مانا گیا ہے۔ مگر مشاہدے میں آیا ہے کہ بخار کے اُترنے کے بعد ایک مدت تک مریض کے مزاج میں اس کے استعمال سے گرمی، خشکی، گھبراہٹ، دھڑکن اور کانوں میں سن سناہٹ باقی رہتی ہے، اور بعض اوقات تو ہتھیلیوں اور تلووں سے آگ نکلتی معلوم ہوتی ہے اور ان کے اوپر کی باریک کھال اُترنی شروع ہو جاتی ہے۔ جگر اور تلی بھی اکثر ماؤف ہو کر بڑھ جاتے ہیں۔ آپ نے گھر کی بڑی بوڑھی عورتوں سے سُنا ہوگا کہ بخار میں زیادہ پانی پینے کو منع کرتے ہیں۔ کیوں کہ جگر اور تلی بڑھ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اسی لیے بخار میں اکثر سن رسیدہ لوگ اور ڈاکٹر اور حکیم جوش کیا ہوا پانی یا عرق سونف یا سوڈا وغیرہ پینے کو دیتے ہیں۔ بات اصل میں یہ ہے کہ پانی سے کوئی خاص نقصان نہیں ہوتا، بلکہ کونین کی وجہ سے ملیریا کے جراثیم شریانوں سے بھاگ کر جگر میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اگر جراثیم تھوڑی تعداد میں ہوں تو ہلاک ہو جاتے ہیں اور کونین کا استعمال بند کر دینے کے بعد ٹھنڈی چیزوں کے کھانے سے علامات دور ہو جاتی ہیں۔ لیکن بعض دفعہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بخار تو جاتا رہتا ہے مگر جگر بڑھ جاتا ہے جس میں جراثیم ہوتے ہیں اور وہ ایک قسم کا زہر پیدا کر کے خون میں شامل کرتے رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گھبراہٹ اور ہتھیلیوں اور تلووں میں بھڑکن وغیرہ علامتیں باقی رہتی ہیں۔ یا کچھ عرصے کے بعد بخار پھر چڑھ آتا ہے۔ کونین جگر پر خاص اثر نہیں کرتی۔ اس لیے کسی ایسی دوا کی ضرورت ہوتی ہے جو جگر پر بھی اثر کرے۔ چناں چہ ایٹبرین ہی ایک ایسی دوا ہے جو ملیریا کے لیے مخصوص ہے اور جگر پر اثر کرتی ہے۔ لیکن اس کا اثر خون پر بُرا ہوتا ہے جسم زرد ہو جاتا ہے اور یرقان معلوم ہونے لگتا ہے۔ ملیریا کو تو آرام ہو جاتا ہے۔ مگر کمزوری، گرمی اور خشکی بہت عرصے تک باقی رہتی ہے اور مریض جب تک ٹھنڈی اور تر غذائیں نہ کھائے علامتیں دُور نہیں ہوتیں۔ دیگر حیوانات مثلاً کتوں کو جو بخار میں مبتلا ہوں، اگر کونین دی جائے تو بخار کم ہونے پر بھی گھبراہٹ، بے چینی، گرمی اور زبان کا باہر نکلا رہنا ایک عرصے تک باقی رہے گا اور بعض وقت اس گرمی اور خشکی کی وجہ سے خوراک بھی چھوڑ دے گا۔

اسی طرح اگر بخار کے ساتھ جانور کو خارش بھی ہے۔ اور اس کے لیے کسی مکسچر کے ساتھ لائی کر آرسنیک یا آری کل کے انجکشن دیے گئے تو جانور سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرے گا۔ خصوصاً گرمی کے موسم میں خون کا دباؤ بڑھ کر دماغ کی شریانوں پر زیادہ اثر کرے گا اور جانور ایسی حرکتیں کرے گا کہ آپ اس پر دیوانگی کا شبہ کریں گے۔ اگر آپ نے ٹھنڈی دواؤں اور ٹھنڈی غذاؤں سے علاج کیا تو اچھا ہونے کی اُمید ہے، ورنہ خون کے دباؤ کی وجہ سے دماغ کی شریانیں پھٹ جائیں گی اور دیوانگی پیدا ہو جائے گی۔

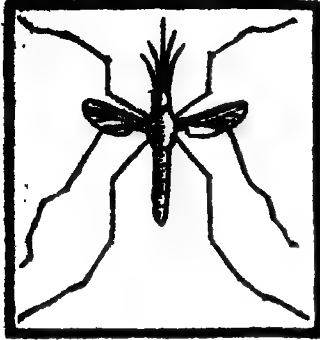
کونین حاملہ اور گھبراہٹ والے مریض کو اور ان جانوروں کو جو تیز مزاج کے ہوں استعمال نہیں کرائی جاتی ہے۔

چرائتہ قدیم اور مشہور دوا ہے۔ جو بالکل سنکونا جیسے خواص رکھتا ہے۔ دافع حُمیات اور مقوی معدہ ہے۔ یہ یونانی معالجات میں خصوصاً خون کی خرابی، خارش اور دوسرے جلدی امراض میں کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ حکماء ہند اس کو بخار میں استعمال نہیں کراتے اور نہ ڈاکٹری علاج میں اس کوئی اہمیت حاصل ہے۔ البتہ زمانۂ قدیم اور موجودہ سائنس کے زمانے میں بھی حیوانوں کے علاج میں اس کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ جانوروں کے بخار میں، کمزوری میں بلاس چرائتہ دیگر دواؤں کے ساتھ عام طور سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے جوہر کو جسے ٹینس کہتے ہیں،

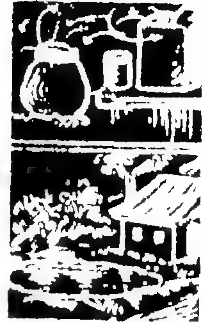
جین کوگریپ اینڈ کمپنی، بمبئی نے سنہ ۱۹۳۰ء میں دریافت کیا اور قرص کی شکل میں ہر دوا فروش کی دکان سے مل سکتا ہے۔ ان قرصوں میں وہ خرابیاں نہیں ہیں جو کونین میں پائی جاتی ہیں۔ بخار اور خصوصاً ملیریا میں تنہا یا کسی دوسرے دافع بخار مکسچر کے ساتھ استعمال کیا جائے تو یہ دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ذاتی تجربہ ہے کہ ملیریا اور بلغمی بخار میں بدرقے کے ساتھ ایک قرص روزانہ صبح استعمال کیا جائے تو دو تین ہی خوراک میں آرام ہو جاتا ہے۔ خارش اور دوسرے جلدی مرضوں میں کسی مصفّی خون شربت کے ساتھ ایک قرص روزانہ استعمال کیا جائے تو بہت مفید ہوتا ہے۔

چرسے تینیس زمانہ حمل میں استعمال نہیں کرایا گیا۔ مگر خیال ہے کہ حمل کے زمانے میں بھی بخار کے لیے مفید ہوگا۔ کیوں کہ یہ کونین کی طرح حمل گرانے کے خواص نہیں رکھتا اور نہ گھبراہٹ پیدا کرتا ہے۔ بہر حال چرائتہ کونین کا بہترین بدل ہے اور اس لحاظ سے ہندوستانیوں کے لیے زیادہ مناسب ہے کہ یہ ان کے ملک کی پیداوار ہے اور ہر امیر و غریب اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ چرائتے کا جوشاندہ کسی مناسب بدرقے کے ساتھ ملیریا بخار کے لیے کونین سے کسی طرح کم نہیں ہے۔

سالانہ دس لاکھ آدمی ملیریا کی نذر



ملیریا کا مچھر



ایسی جگہوں میں موسمی بخار ضرور پھیلتا ہے

ہندوستان میں برسات کے موسم کے بعد ملیریا یا موسمی بخار جس کثرت سے پھیلتا ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہر سال دس لاکھ ہندوستانی اس کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔ اور لاکھوں ہی ایسے لوگ ہیں جو ملیریا کے بعد طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر اپنی زندگیاں کھوتے رہتے ہیں یہ مرض لاعلاج نہیں ہے۔ بس ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کا وقت پر صحیح علاج کر لیا جائے۔

اگر آپ ملیریا بخار میں مبتلا ہیں،
اگر آپ کو موسمی بخار بار بار آتا ہے،
اگر آپ کی طبیعت اس موسم میں گری گری رہتی ہے، اور
اگر آپ کے خاندان میں کوئی چھوٹا بڑا موسمی بخار میں تپ رہا ہے

تو آپ کو آج ہی

ہمدرد دواخانہ دہلی



اسے تو ضرور موسمی بخار چڑھے گا

سے قرص اجامیہ (رجسٹرڈ) صرف بارہ عدد منگا لیجیے۔ ان قرصوں کے صرف چار دن کے استعمال سے آپ ملیریا کی مصیبت سے نجات پا جائیں گے۔ بار بار چڑھنے والا بخار نہ ستائے گا۔ اگر آپ ہر سال اس بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور آپ نے اس سال قرص اجامیہ پہلے ہی سے استعمال کر لیے ہیں تو یقین کر لیجیے کہ آپ کو اس سال بخار نہیں آئے گا۔ اگر آپ کی طبیعت موسمی اثر سے گر رہی ہے تو اس عجیب و غریب دوا کے استعمال سے فوراً آپ کی طبیعت بحال ہو جائے گی۔ ملیریا یا موسمی بخار کا اس سے بہتر علاج آج تک دریافت نہیں ہوا۔ ہزاروں مریضوں پر اسے آزمایا جا چکا ہے۔ کبھی خطا نہیں کرتی۔

قرص اجامیہ سے بالکل صحت ہو گئی

ملیریا سے بُرا حال ہے

بارہ قرصوں کی قیمت صرف بارہ آنے ہے

ان قرصوں کے ساتھ ایک اور ضروری دوا مفت دی جاتی ہے۔ اور ترکیب استعمال کا پرچہ دوا کے ساتھ بھیجا جاتا ہے۔





مینجر ہمدرد دواخانہ، دہلی



باب الصحت — قبض!

از جناب ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب ایم۔ بی ایم۔ ایل۔ ایم۔ ایس ریوپی) ڈائرکٹر اینگلو یونانی ریسرچ کرم پور، ملتان

اپنے بیس سالہ مطب میں جس قدر بار بار نے قبض کے متعلق سنی ہے شاید ہی کسی اور مرض کے متعلق سنی ہو۔ بیماروں میں تو بطور سبب یا عارضہ اس کی شکایت الگ بات ہے۔ مگر میرے پاس ہزاروں کی تعداد میں ایسے بچے، جوان اور بڑی عمر کے انسان بھی قبض کی شکایت لے کر آئے جو تن درست توانا اور ہنستے کھیلتے تھے۔

مہذب اور تعلیم یافتہ شہری طبقے میں یہ شکایت اور بھی زیادہ ہے اور ہر سو آدمیوں میں سے نوّے کو فقر الدم یا نقص الدم اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ آنتوں میں دیر تک رکے ہوئے فضلے کے زہریلے اور فاسد مواد جگر کی رطوبات کے تصفیہ سے بچ کر خون کے سرخ ذرّات کو کم کرتے رہتے ہیں۔

زیادہ مصروف کاروباری لوگ، معلمین، متعلمین، ایڈیٹر، مصنف، قانون پیشہ اصحاب اور عیش و آرام کی زندگی بسر کرنے والوں میں قبض اتنا عام ہے کہ میرے خیال میں اسے مرض نہیں بلکہ ان کے صحیح و سالم اعضاء کا وہ فعل کہنا چاہیے جو وہ اپنے معمول دو نواح الدان کی روزمرہ کی عادتوں کے مقابلے میں کرتے ہیں۔ غریب گنوار اور غیر مہذب طبقے کے لوگوں میں خوراک کی کمی، اس کا بھاری پن اور خراب پانی پینے کی وجہ سے قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ کم خوراک ملنے سے فضلہ بھی کم پیدا ہوتا ہے اور ثقیل اور کچی پکی خوراک سے ایسا فضلہ باقی بچتا ہے جو ہضم نہیں ہو سکتا جو ہڑیا نہر کا مٹی ملا پانی بھی آنتوں میں خشکی پیدا کر کے قبض پیدا کرتا ہے۔

مہذب اور شہری طبقے کے تصنع اور نفاست پسند انسانوں میں قبض ان کی اپنی عادتوں کے سبب سے ہوتا ہے۔ اس لیے خوراک کی ماہیت آلاتِ ہضم اور ان کے افعال کی مختصر تشریح سے ہی اس کی وجوہ خود بہ خود سمجھ میں آسکتی ہیں اور نیچے کے بیان سے اپنے حالات کا مقابلہ کر کے وہ بہت سی احتیاطی تدبیریں اختیار کر سکتے ہیں۔

خوراک ہر انسان کے لیے لازمی ہے مسئلہ خوراک و غذا کے لیے یہاں زیادہ گنجائش نہیں۔ اس ضمن میں مفصل معلومات میرے رسالہ "قانونچۂ غذا" میں درج ہیں۔ یہاں صرف اتنا کہنا ضروری ہے کہ انسان کے لیے وہی خوراک موزوں ہو سکتی ہے جو اس کے اجزائے جسمی کے مشابہہ ہو اور تحلیل کا بدل ہو سکے۔ موادِ لحمیہ (پروٹینز) مواد روغنیہ (فیٹس) مواد شکریہ (کاربوہائیڈریٹس) والے اجزا کے علاوہ نباتی اور معدنی نمکیات، کھار اور پانی بھی انسانی طبعی غذا کا ضروری جزو ہیں۔ کھانے کی چیزوں کے چھلکے، بھوسی اور دیگر ثفلات، جن کو نفاست اور نزاکت کے خیال سے چھیل، رگڑ، چھان اور گلا کر ضائع کر دیا جاتا ہے اپنے نباتی جوہروں سے رطوبات معدہ اور جوہر ہاضم کی امداد اور مناسب مقدار فضلے کی بجا کر انتڑیوں کی حرکاتِ دُودیہ (پیرسٹالٹک موشنز) پر دباؤ ڈالنے کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔

غذا حلق سے نیچے اتر کر معدے میں جاتی ہے جہاں وہ اس کی رطوبات و حرکات سے تھوڑی تھوڑی ہضم ہو کر رفتہ رفتہ بارہ انگشتی آنت کے راستے انتڑیوں میں داخل ہوتی ہے۔ یہاں اس میں صفرا، جگر، پتّے اور بانقراس کی رطوبتیں مل کر اجزائے غذائیہ و ثفلیہ کو علیحدہ علیحدہ کر دیتی ہیں اور خوراک میں جس قدر اجزائے ثفلیہ زیادہ ہوں اسی قدر زیادہ مقدار ثفل یا فضلے کی بچ جاتی ہے۔ آنتوں کے عضلات ایک حرکت دُودیہ (پیرسٹالٹک موشنز) پیدا کرتے ہیں یعنی آنت کا ایک حصّہ سکڑتا ہے اور دوسرا پھیلتا ہے۔ یہی حرکت فضلے کو آنتوں کے پیچوں میں آگے کی طرف دھکیلتی ہے جو قولون میں سے ہوتا ہوا آخر کار سیدھی آنت (ریکٹم) سے گزر کر براہِ مبرز (اینس) خارج ہو جاتا ہے۔

زیادہ دماغی کام کرنے سے عصبی طاقت دماغ میں خرچ ہو جاتی ہے اور زیادہ تمباکو نوشی سے نکوٹین کا اثر پٹھوں کی عام کمزوری پیدا کرتا ہے اس لیے ان سے پیٹ کے اعصاب اور انتڑیوں کے عضلات سست ہو کر انتڑیوں کی ان حرکات کی کمزوری کا باعث ہوتے ہیں

جن سے غذا اور فضلہ آگے کو دھکیلا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے جسمانی ورزش سے پیٹ کے اعصاب سکڑ کر آنتوں پر تحریک ترکیبی پیدا کرتے ہیں جو اخراج فضلہ میں مدد دیتی ہے۔

زندگی کے لیے ہوا کے بعد پانی سب سے زیادہ ضروری ہے اور غذا پر بھی مقدم ہے۔ پانی غذا کے لیے بدرقے کا کام دیتا ہے، جو اس کے اجزا کو جسم کے تمام حصوں میں لے جاتا اور جسم کو فضلات سے صاف کرتا ہے۔ شراب کی عادت سے پانی کی قدرتی خواہش کم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح زیادہ مصروف اور کاروباری یا سست اور کاہل انسان خصوصاً عورتیں بار بار پیشاب کی حاجت سے بچنے کے لیے کم پانی پینے کی عادت ڈال لیتی ہیں۔ اور اسی وجہ سے انتڑیوں میں فضلے کی رفتار قائم نہیں رہ سکتی، اور فضلہ بھی آنتوں میں سوکھ جاتا ہے۔

عموماً چوبیس گھنٹے میں ایک دفعہ انتڑیوں کو فضلے سے خالی کرنے کی ضرورت محسوس ہوا کرتی ہے۔ اگر مقررہ وقت پر یا حاجت کے وقت اُن کو خالی نہ کیا جائے بلکہ روک کر رکھا جائے اور پھر بار بار ایسا کیا جائے تو آنتوں کی فضلہ خارج کرنے کی قوت کم زور ہو جاتی ہے اور فضلہ بھی رکاوٹ کے باعث متعفن ہو کر خشک ہو جایا کرتا ہے۔ پیٹ کے اعصاب اور انتڑیوں کے عضلات کی طاقت پر فضلہ خارج کرنے اور حرکاتِ دُودیّہ کا انحصار ہے تو فضلہ کرنے کے عمل میں طریقہ قضائے حاجت پر بھی بہت کچھ دارومدار ہے جو ایسا ہونا چاہیے کہ فضلے کو پورے طور سے خارج کر کے انتڑیوں کو صاف اور ہلکا کر دے۔ اس ضمن میں جوفِ مردگی کے فرش کا عمل بھی قابلِ غور ہے۔ حرکاتِ دُودیّہ سے فضلہ آگے کو چلتا ہے، جس میں پیٹ کے اعصاب مدد دیتے ہیں یعنی وہ معاءِ مستقیم کے فضلے کو اس طرح باہر نکالتے ہیں جس طرح جننے کے وقت بچے کو۔ جننے کے وقت بچے کا سر رحم کے سوراخ کی طرف نہیں آتا بلکہ اس کے پیچھے جاتا ہے۔ اور سیون کے دبانے سے بچے کا سر آگے لایا جاتا ہے۔ اسی طرح پیٹ کے اعصاب فضلے کو پیچھے دھکیلتے ہیں یعنی وہ سیدھا مبرز (انیس) کی طرف نہیں آتا، بلکہ پیچھے اس خط میں جاتا ہے جو دُمچی کی نوک سے ملتا ہے۔ اگر اس نوک کے نیچے انگلی رکھی جائے تو دباؤ آسانی سے محسوس ہوگا۔ اور پیڑو کا فرش بہت سے بچے جنی ہوئی عورتوں کی مانند ڈھیلا معلوم ہوگا۔ پس معلوم ہوا کہ فضلے کا ڈھیر پائے مستقیم میں ہوتا ہے اور پیڑو کا فرش ڈھیلا ہو کر اس کو آگے دھکیلتا ہے۔ دونوں گھٹنے چیر کر بیٹھنے سے پیڑو کا فرش اور بھی پھیل جاتا ہے۔ اور جب پیٹ کے عضلات فضلے کو آگے دھکیلتے ہیں تو اس سے بہت مدد ملتی ہے۔ مذکورۂ بالا تشریح سے ظاہر ہے کہ مہذب اور تعلیم یافتہ دماغی کام کرنے والے اور امیر طبقے کے نفاست اور آرام پسند انسانوں میں قبض کے اسباب عام طور پر مندرجۂ ذیل ہوتے ہیں۔

(۱) شراب اور تمباکو نوشی کی کثرت۔ شراب معدے میں ایک قسم کی سوزش اور خراش پیدا کرتی ہے جس سے معدے اور آنتوں کی جھلی موٹی ہو جاتی ہے۔ تمباکو نوشی کا اثر اعصاب پر ہوا کرتا ہے جس سے اعضائے ہضم کے فعل میں قصور واقع ہو جاتا ہے۔

(۲) بہت باریک پسے چھنے آٹے کی روٹی اور بہت صاف پالش کیے ہوئے چاول کھانا جس میں اناج کا غیر منہضم حصہ الگ ہو کر صرف اسٹارچ ہی رہ جاتا ہے۔ اور بہت ہی پکے ہوئے پھل یا خوب گلائی ہوئی سبزیاں کھانا اور پانی کم پینا۔

(۳) ورزش جسمانی نہ کرنا۔

(۴) کاروباری مصروفیت یا سستی اور کاہل وجودی کے باعث وقت پر انتڑیوں سے فضلہ خارج نہ کرنا اور پاخانہ کرنے کے لیے بیٹھنے کا غلط طریقہ۔

چوں کہ یہی عادات ان کے قبض کا سبب ہوتی ہیں۔ اس لیے ان کو ترک کرنے سے ہی قبض کی شکایت رفع ہو سکتی ہے گو علاج کی نسبت صرف احتیاط سے ہی ان کی شکایت کا ازالہ ہو سکتا ہے تاہم میں اپنے معمولِ مطب اور مشورے کو بھی درج کرتا ہوں جو شاید دلچسپی سے خالی نہ ہو۔

(۱) شراب اور تمباکو نوشی کی عادت تو ترک ہی کرنی چاہیئے ورنہ جہاں تک ہو سکے اس کا استعمال کم کر دینا چاہیئے۔

(۲) دیکھنے میں آیا ہے کہ غیر مہذب اور گنوار لوگ، جو جوالی گندم کا موٹا آٹا اور ساگ پات کھاتے اور پتلی لسی کثرت سے پیتے ہیں، شاذ ہی اس شکایت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس لیے میں ہمیشہ اپنے مریضوں کو یہی مشورہ دیا کرتا ہوں کہ تکلف کو چھوڑ کر کم سے کم غذا کے معاملے

میں سادگی اختیار کریں۔ اگر چکی کا موٹا آٹا نہ مل سکے تو آٹے میں کم و بیش کچھ بھوسی ملی رہنے دیا کریں۔ سبزی ترکاری کثرت سے کھائیں گاجر، ٹماٹر، شلغم، کدو، لوکی، بند گوبھی، اس حالت میں زیادہ مفید رہتی ہیں۔ ناشتے میں موٹا دلیا اور دہی تجویز کرنا میرا معمول ہے۔

موسمی پھل اور میوے ناشتے میں کھانا دائمی قبض کو رفع کرتا ہے۔ پھلوں کی شکر اور ان کا نمک آنتوں میں حرکت پیدا کرتے ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ قبض کے لیے تازہ انجیر سب سے بہتر ہوتے ہیں۔ نباتی نمک و شکر کے علاوہ اس کے غیر منہضم بیجوں میں ذاتی خراش بھی ہوتی ہے۔ اور کچھ نہ ملے تو زردتین تلے ہوئے آلو بخارے کھا لینا ہی بہت فائدہ کرتا ہے۔ لیکن میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض حالتوں میں صرف آلو بخارا کام نہیں دیتا۔ ایسی صورت میں تھوڑی سی سنا کی پتیاں ململ کی پوٹلی میں باندھ کر ساتھ ہی تل لینی چاہئیں۔ اس سادہ ترکیب سے مجھے کئی مرتبہ پوری کامیابی ہوئی ہے۔

شکر بجائے خود مفید مسہل ہے۔ شہد اس سے بھی زیادہ اور پرانے فیشن کا سیاہ شیرہ سب سے زیادہ مفید ہے۔ اس لیے صبح کی روٹی کو ساتھ شہد یا شیرہ ملا کر کھانا نہایت ہی اعلیٰ درجے کا رافع قبض ہے۔ یہ بھی میرے تجربے کی بات ہے کہ نباتی جلیبوں کے مقابلے میں مربے زیادہ مفید رہتے ہیں۔

میری ذاتی رائے یہ ہے کہ گوشت کا خوب گلا کر کھانا بھی ویسا ہی برا ہے جیسا کہ اس کو کچا پکا کھانا۔ میں تو ہمیشہ یہی مشورہ دیا کرتا ہوں کہ شوربا اور یخنی پی جائے۔ یا گوشت میں سبزی پکا کر کھائی جائے۔ اگر گوشت کھانا ہی ہو تو بغیر گھی کے سیخ کے کباب بھنے ہوئے گوشت سے بہتر ہوتے ہیں۔ پرند اور مچھلی کا گوشت بہت بہتر ہے۔ موسم کے لحاظ سے سرد یا گرم پانی کا ایک گلاس خصوصاً لیموں کا رس ملا ہوا پانی سونے سے پہلے اور صبح نہار منہ اعلیٰ درجے کا رافع قبض ہے اور عادی شرابیوں کے لیے دہی کا پانی مجرب چیز ہے۔ یہ ان کے جگر کو غسل دے کر حرکت میں لے آتا ہے۔

(۳) حفظانِ صحت کی خاطر اور تن درستی قائم رکھنے کے لیے ہر شخص کو روزانہ تھوڑی بہت جسمانی ورزش کرنی ضروری ہے۔ صبح کی پیدل ہوا خوری اور رات کے کھانے کے بعد چہل قدمی آسان اور بہترین ورزشیں ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بعض لوگ ورزش جسمانی کر ہی نہیں سکتے۔ ان کے لیے پیٹ پر مالش یا مساج کا عمل قبض کو دور کر سکتا ہے۔ مالش کا اثر صرف پیٹ پر ہی نہیں بلکہ آنتوں پر بھی ہوتا ہے اور لطف یہ کہ ایسی مالش خود مریض ہی کر سکتا ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ جب وہ پاخانے کے لیے بیٹھے تو بائیں انگوٹھے کے سرے سے نیچے اترنے والی قولون اور تعریجِ سینی کو نیچے کی طرف دبائے اور دباتا ہوا جوفِ عانہ (پیڑو) کی نوک تک لے جائے۔ فضلہ خارج ہو رہا ہو تب بھی یہ عمل مفید رہتا ہے۔ دوسرا کام، جو خود مریض ہی کر سکتا ہے، یہ ہے کہ کھانے کے ½ ا پہر بعد دائیں کولہے سے اوپر کو پسلیوں تک اور پھر پیٹ پر سیدھا دائیں سے بائیں کو اور پھر اوپر سے کو نیچے کو قولون کے محلِ وقوع کے مطابق گھومتی ہوئی حرکت میں مالش کرے۔

بعض مریض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے لیے ورزش جسمانی تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ اس زمرے میں اکثر نازک عورتیں اور خصوصاً وہ عورتیں جن کو رحم اور خصیۃ الرحم کی تکلیفیں ہوں، شامل ہیں۔

ایک دفعہ ایک مریض جو درد امعا سے بیتاب تھا میرے پاس لایا گیا۔ اس کو چار دن سے قبض تھا۔ ڈاکٹروں کے حقنے اور طبیبوں کی ملین و مسہل دوائیں اس کو پاخانہ لانے سے عاجز رہی تھیں۔ میں نے اس کو ½ گرین افیون دی تاکہ اس کی خراش دار آنتوں کے درد میں سکون پیدا ہو جائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دو گھنٹے کے بعد اس کو کھل کر پاخانہ ہوا۔ پس ثابت ہوا کہ ایسی حالتوں میں آرام و مسکنات بجائے قبض کے قبض کشائی کرتے ہیں۔ اور افیون سے ایسے حالات میں خاطر خواہ کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ گو افیون کا یہ فعل بظاہر تعجب خیز ہے مگر آنتوں کے پیچ در پیچ افعال پر غور کرنے سے یہ مسئلہ سمجھ میں آ سکتا ہے۔

قبض کے علاج میں عادت کو بڑا دخل ہے۔ اگر روزانہ مقررہ وقت پر پاخانے کی حاجت رفع کرنے کی عادت ڈالی جائے تو پھر وقتِ مقررہ پر ہی ضرورت محسوس ہونے لگ جاتی ہے۔ صبح اٹھتے ہی ناشتہ کرنا اور بعد میں قضائے حاجت کے لیے جانا دائمی قبض کا علاج ہے کیوں کہ رات بھر کی بھوک کے بعد جب خوراک معدے میں جاتی ہے تو آنتوں میں فضلہ دفع کرنے طاقت زیادہ ہو جاتی ہے اور کچھ فضلہ تعریجِ سینی

ے سامنے مستقیم میں آجاتا ہے تو اخراج کی ضرورت محسوس ہونے لگتی ہے۔ اگر اس وقت کی پابندی نہ ہو سکے تو سونے سے پہلے قضائے حاجت کی عادت ڈالنی چاہیئے، خصوصاً ان لوگوں کو جن کا جریان خون اور خروج المقعد (کانچ نکلنے) کی طرف میلان ہو۔ پاٹ پر یا سوراخ دار کرسی پر پیر لٹکا کر بیٹھنے سے فضلہ پوری طرح خارج نہیں ہوتا۔ اگرچہ زاویہ حادہ میں آگے کی طرف جھک جانے سے فرش عانہ پھیل جاتا ہے۔ مگر اکڑوں بیٹھنے کی بنا پر فائدہ نہیں ہو سکتا۔

دائمی یا عادی قبض میں مُلِّیّن دینا مضر ہے۔ کیوں کہ اسہال کے بعد آنتیں خالی ہو جاتی ہیں، اور پھر فضلہ جمع ہونے کے لیے ایک دو روز کا وقفہ پڑ جاتا ہے۔ گرم پانی اور صابن سے روزانہ حقنہ لینا اور تین پاؤ پانی کو ۴۔۵ منٹ اندر ٹھیرانا بہت مفید ہوتا ہے۔ اگر دو چار ہفتے متواتر یہ عمل کیا جائے تو دائمی قبض کی شکایت ہمیشہ کے لیے رفع ہو جانی بھی ممکن ہے۔

ہائیڈرو پیتھک علاج یعنی پیٹ پر ٹھنڈے پانی کے تریڑے دینا یا تا بہ ناف پانی میں بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر پیٹ پر مالش کرنا بھی فائدے سے خالی نہیں۔ خشکی کی صورت میں گلیسرین کی پچکاری یا شافہ کامیاب علاج ہیں۔

بطور ادویہ داخلی کسیکارا، کچلہ اور گندک کے مرکبات دائمی قبض کے علاج میں میرے مجرب ہیں۔

صحت کا سائنس

ازمسٹر ایس۔ اے۔ خالق صاحب (علیگ) دہلی

مسٹر اقلیدس نے حاضری کی میز پر سے آج کا اخبار اٹھا کر آواز سے پڑھنا شروع کیا: "دہلی، ۲۲ جون

ہزاروں آدمی مر گئے

ہندوستان کے ہر صوبے میں ریلوں کی خوف ناک ٹکر

کل ہندوستان کے ہر صوبے میں ریلوں کی خوف ناک ٹکر ہوئی جس کا حال لکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے، ملک میں ۱۱ صوبے ہیں۔ کوئی صوبہ ایسا نہیں جہاں ریل نہ ٹکرائی ہو۔ بنگال، پنجاب، سندھ، بمبئی، مدراس، بہار وغیرہ میں ہزاروں گھر ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ عورتیں، بچے، جوان اور ضعیف سب ہی ریلوے کمپنیوں کی غفلت کا شکار ہوئے۔ ہزاروں لاشیں جنگلوں میں پڑی ہوئی ہیں۔ جو لوگ لاشوں کے گرد جمع ہیں اُن کے چیخنے اور رونے سے جنگل کے مویشی، چرند اور پرند بھی متاثر نظر آتے ہیں۔ ایسا روح فرسا حادثہ، کہ ۲۴ گھنٹے میں اتنی جگہ ریل لڑے، تاریخ عالم میں کبھی نہیں ہوا، سنگ دل سے سنگ دل جو سنتا ہے، اس کے دل کے ٹکڑے اُڑ رہے ہیں، تفصیلی حالات کا انتظار ہے۔"

دوسرا دن
ریلیں ٹکرانے کا حادثہ
تمام صوبے غم کے سمندر میں ڈوب گئے!

"دہلی۔ ۲۳ جون۔ تمام ہندستانیوں کے کلیجے پھٹ گئے! آج پھر ایسے ہی خوف ناک حادثے ہوئے۔ ہر صوبے میں آج پھر ماتم بپا ہوگیا۔ صوبہ سرحد، اُڑیسہ، مدراس، یوپی، بلوچستان، بنگال غرض ہر صوبے میں پھر ریلیں ٹکرا گئیں۔ عورتوں، بچوں، جوانوں، ضعیفوں، ہندوؤں، مسلمانوں، سکھوں، پارسیوں اور عیسائیوں نے تڑپ تڑپ کر جانیں دیں۔ سارے ہندوستان کی ریلیں خالی کھڑی ہیں۔ لوگ خوف زدہ ہیں۔ کوئی تین میل کے اسٹیشن کا بھی ٹکٹ نہیں خریدتا۔ ہر جگہ ریلوے کے افسروں پر ہجوم نے حملے کیے۔ پولیس نے بڑی مشکل سے ان کو بچایا۔"

تیسرا دن
تمام دُنیا میں ہل چل
روئے زمین پر ماتم کی صفیں بچھ گئیں!

دہلی۔ ۲۴ر جون۔ تمام دُنیا غم اور غصّے کی وجہ سے دیوانی ہو رہی ہے۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے پاس ٹوکیو، کھٹمنڈو (نیپال)، پیکن، انگورہ، واشنگٹن، لندن، طہران، قاہرہ، بونس ایریز، سنگاپور، بوڈاپسٹ، ماسکو، میڈرڈ سے ہمدردی کے تار موصول ہوئے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ مصیبت زدگان کی امداد کے لیے فنڈ کھولا گیا ہے۔"

چوتھا دن
ہز مجسٹی ملک معظم نے فنڈ کھولا

"دہلی۔ ۲۵ جون۔ اطلاع ملی ہو کہ ملک معظم نے ہندوستان کے ریلوے حادثے کی مصیبت زدگان کے لیے فنڈ کھولا ہو اور ذات شاہانہ کی طرف سے دس ہزار پونڈ دیے ہیں۔ اور ہز ایکسیلنسی وائسرائے کو تار دیا ہے کہ ان کلیجہ شق کرنیوالے حادثوں کی تحقیقات نہایت موثر طریقے سے کی جائے۔"

پانچواں دن
ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی اپیل اور چندہ

"دہلی۔ ۲۶ر جون۔ تمام ہندوستان میں جلسے ہو رہے ہیں۔ ہر جگہ مصیبت زدگان کے لیے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے نہایت موثر الفاظ میں اپیل کی ہے۔ امرا، رؤسا، والیان ریاست اور غریب امیر دل کھول کر مدد کر رہے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں والنٹیرز کام پر مستعد ہیں۔"

دوسرا مہینہ "دہلی۔ ۹ر جولائی۔ ہر صوبے میں بڑے بڑے معزز جج حادثوں کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ کمیشنوں کے اجلاس ہو رہے ہیں۔ بال کی کھال نکالی جا رہی ہے، اور ساتھ ساتھ ایسی تجاویز بھی سوچی جا رہی ہیں کہ ایسے لاکھوں گھروں کو بے چراغ کرنے والی ہزاروں بچوں کو یتیم، اور سہاگنوں کو رانڈ بنانے والے اور بوڑھے ضعیف والدین کی کمر توڑنے والے واقعات دوبارہ رونما نہ ہوں۔"

مسٹر اقلیدس۔ فرمایئے، مندرجہ بالا الفاظ سنتے ہی سے آپ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ قریب تھا کہ آپ کی چیخ نکل جائے۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

حاجی اشفاق۔ اگر خدانخواستہ ہر صوبے میں دو روز تک متواتر ریلوں کا لڑنا افسانہ نہ ہو، بلکہ حقیقت ہو، تو اس میں کیا شک ہو کہ کلیجے شق

ہوجاتا ہے۔

آشوبابو۔ گریہ حقیقت ہو۔ فرضی افسانہ نہیں ہے۔ صرف شکل بدلی ہوئی ہے۔ خدانخواستہ ہر روز ہر صوبے میں ریلیں لڑیں تو لاشوں کے انبار صرف سترہ جگہ ہوں۔ اور روزانہ جو حفظان صحت کا خیال نہ کرنے سے اموات واقع ہوتی ہیں وہ سترہ جگہ نہیں بلکہ ہزاروں مختلف گھروں میں ایک ایک کرکے پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس لیے ان پر توجہ نہیں کی جاتی۔ سوائے رشتے داروں، دوستوں اور متعلقین کے کسی کے کلیجے شق نہیں ہوتے۔ نہ اس کے لیے فنڈ کھلیں نہ تمام دنیا سے تار آئیں، نہ اسباب کی تحقیقات کی کمیشن کے لیے بیٹھیں، نہ لیڈر اپنی آواز نکالیں، نہ ماتمی جلسے ہوں اور نہ اخبارات کے صفحے کے صفحے سیاہ ہوں۔ لاکھوں کروڑوں اصحاب کو تو خبر بھی نہیں کہ ہو کیا رہا ہے۔ ۲۴ گھنٹے میں ہزاروں اموات ایک جگہ ہوں، تو واویلا مچے، روزانہ یہی ہزاروں آدمی مختلف جگہ مریں تو پوچھتا کون ہے۔

مسٹر مورسین۔ افسوس ہے کہ بمشکل تین چار فی صدی ہندوستانی عمر طبعی کو پہنچتے ہوں گے، ورنہ سب کے سب قتل کردیے جاتے ہیں۔

حاجی اشفاق۔ جناب یہ قاتل کون ہیں؟

مسٹر مورسین۔ اسی سلسلے وار مضمون میں آگے چل کر آپ پر واضح ہو جائے گا۔

اس کے بعد مسٹر مورسین نے اپنا چشمہ ناک کے آخری سرے پر جمایا اور فرمایا۔ وہ زمانہ عنقریب آنے والا ہو جب دنیا اتنی عقلمند ہو جائے گی کہ بیمار ہونے والے اصحاب کو مجرم گردانے گی اور بیماروں کو بجائے ہسپتال بھیجنے کے جیل خانے بھیج دیا جایا کرے گا۔

مسٹر اقلیدس۔ جو لوگ صرف ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں، ان میں سے بہت بڑی تعداد، ہاں تقریباً نوے فی صدی وہ ہوتے ہیں جو یا تو خیرات پر گزر کرنے لگتے ہیں اور یا دوستوں اور رشتے داروں کی مدد پر اپنی زندگی کے دن پورے کرتے ہیں۔

مسٹر جمشید جی۔ پھر اس مدد یا خیرات پر گزرنے کا صحت سے کیا تعلق ہے؟

مسٹر اقلیدس۔ یہ تو بالکل صاف ہو۔ ان حضرات کی صحت جوانی اور کہولت کے زمانے میں خراب رہا کرتی ہے۔ اگر ان کی صحت اچھی رہتی تو یہ ضرور اپنی ملازمت یا پیشے اور تجارت میں بہت زیادہ کامیاب ہوتے۔ اور اس "ضعیفی" کے زمانے میں خیرات یا اپنے گزارے کے لیے رشتے داروں اور دوستوں کا منہ نہ تکتے۔

مسٹر جمشید جی۔ جناب، آپ نے ساٹھ سال کی عمر والوں کے لیے "ضعیفی" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ کیا ساٹھ سال کا آدمی بوڑھا نہیں ہوتا؟

مسٹر مور سین۔ نہیں، ہرگز نہیں۔ میری عمر ۸۶ سال ہے۔ کیا میں بوڑھا ہوں؟ میرے کان ہیں، آنکھیں ہیں، دانت ہیں، دماغ ہے، صحت ہے، گزشتہ ۲۵ سال سے میرے سر میں درد بھی نہیں ہوا۔ ہاتھ اور پیر سب درست ہیں۔ صبح کو چھ سات میل سیر کرتا ہوں۔ کیا میں بوڑھا ہوں؟ کیا میں خوش قسمت ہوں۔ نہیں، میں کچھ زیادہ خوش قسمت بھی نہیں ہوں۔ میں بس اتنا ہی خوش قسمت ہوں، جتنا ہر شخص خوش قسمت ہو۔ میں بُرے اور بھلے میں تمیز کرتا ہوں۔ سائنٹی فک طریقوں سے زندگی بسر کرتا ہوں۔ راستہ آپ کے لیے بھی کھلا ہوا ہے۔ مگر آپ اُس راستے پر نہ چلیں تو اس میں قصور کس کا ہے؟

حاجی اشفاق۔ تو جناب ۸۰ سال کی عمر میں بھی آپ ضعیف نہیں ہیں تو پھر ضعیف کس کو کہتے ہیں؟

مسٹر مور سین۔ اسی سلسلے در مضمون میں ضعیفی پر ایک مستقل باب ہے۔ آپ کو آئندہ صفحات میں معلوم ہو جائے گا کہ ضعیف کس کو کہتے ہیں۔ یہاں بس اتنا سمجھ لیجیے کہ بعض اصحاب ۵۰ سال کی عمر میں بھی ضعیف ہو جاتے ہیں اور بعض اسّی سال کی عمر میں بھی ضعیف نہیں ہوتے۔

حاجی اشفاق۔ جناب، آپ کی گفتگو سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ سائنٹی فک طریقوں پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ مہربانی فرما کر وہ طریقے ہم کو بھی بتلایئے۔

مسٹر مور سین۔ سب سے پہلے آپ دانستہ طریقوں، اور نادانستہ طریقوں کا فرق سمجھ لیجیے۔

دانستہ اور نادانستہ طریقے۔ غلط یا صحیح اور اچھا یا بُرا کسے کہتے ہیں؟ جن کاموں میں ہم قوانین اور قاعدوں کی پیروی کرتے ہیں ان کا نام "اچھا" یا "صحیح" ہے۔ اس کے برخلاف جن کاموں میں ہم قوانین اور قاعدوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں، ان کا نام "غلط" یا "بُرا" ہے۔

ذرا غور سے ملاحظہ فرمایئے، یہ ضروری نہیں کہ ہم سمجھ کر قوانین کی پیروی کریں، جب ہی اچھا نتیجہ برآمد ہو۔ اگر ہم بغیر سمجھے بھی قوانین کی پیروی کرتے ہیں تو اس صورت میں بھی نتیجہ اچھا نکلتا ہے۔

حاجی اشفاق۔ اچھا، بغیر سمجھے بھی ہم قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ کیوں کر؟

مسٹر مور سین۔ صبح سے شام تک زیادہ تر آپ یہی تو کرتے ہیں۔ جب آپ ٹیلی فون کا رسیور اُٹھا کر کہتے ہیں "ہلو" تو آپ آواز کا نظریہ

دلچسپی یکساں سمجھتے ہیں۔ آپ یہ کہاں جانتے ہیں کہ بجلی کس طرح آواز ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہے۔ آپ بغیر سمجھے ٹیلی فون اور آواز کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں اور نتیجہ درست نکلتا ہے۔ یعنی آپ کا پیغام ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتا ہے۔ آپ بجلی کا بٹن دباتے ہیں اور روشنی حاصل کر لیتے ہیں، حال آں کہ آپ بجلی کے نظریے سے بالکل بے خبر ہیں۔ اسی طرح ریڈیو، گراموفون وغیرہ کے متعلق آپ کو کچھ معلومات حاصل نہیں ہیں۔ آپ صرف قاعدوں کی پیروی کرتے ہیں۔ اس لیے نتیجہ اچھا نکلتا ہے۔ یعنی آپ گراموفون اور ریڈیو سُن لیتے ہیں۔ اسی طرح اگر آپ کی صحت اچھی ہے تو ضرور آپ نادانستہ طور پر صحت کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔

مسٹر جمشید جی۔ مثلاً ایک صاحب کسی عدالت میں چپراسی ہیں۔ عدالت کے سمن تعمیل کرنا اُن کے فرائض میں داخل ہے۔ وہ صبح کو سمنوں کا تھیلا بغل میں دبا کر چل دیتے ہیں تو آٹھ دس میل کا چکر ہو جاتا ہے۔ وہ دراصل سمن تعمیل کرنے جایا کرتے ہیں۔ مگر نادانستہ طور پر صحت حاصل کرنے کے قوانین کی پیروی بھی کرتے ہیں، یعنی آٹھ دس میل روزانہ پیدل پھر لیتے ہیں۔ اس لیے ان کی صحت بھی اچھی رہتی ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے، جو کھاتے ہیں ہضم ہو جاتا ہے اور جزوِ بدن ہوتا ہے۔
سال چھ مہینے کے بعد ان کی پنشن ہو جاتی ہے۔ اب گھر میں بیٹھے اللہ کے نام بیچتے ہیں۔ چارپائی ہے اور وہ ہیں۔ دن بھر حقّہ گڑگڑاتے رہتے ہیں۔ پیدل پھرنا موقوف۔ نتیجہ صحت کی خرابی۔ بیماری اور پھر ———— موت!

ہم نے ہزاروں آدمیوں کو دیکھا ہے کہ ملازمت کے زمانے میں تو تن درست رہتے تھے، کیوں کہ اس دوران میں ملازمت کی مجبوریوں کی وجہ سے اُن کی زندگی باقاعدہ تھی۔ مگر پنشن لیتے ہی صحت بگڑنی شروع ہو گئی۔ چوں کہ وہ نادانستہ طریقے سے صحت کے قوانین پر عامل تھے، اس لیے ان کی قدر بھی نہیں کرتے تھے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم صحت کے قوانین کو جو نہایت آسان ہیں اچھی طرح سمجھ لیں۔

آشو بابو۔ میں آپ کے خیال کی بہت زور سے تائید کرتا ہوں۔ دنیا میں آج تک کوئی بڑا موجد، کوئی بڑا سیاست دان، کوئی مشہور لیڈر، کوئی نامی گرامی جنرل، کوئی کامیاب تاجر، وکیل اور ڈاکٹر بغیر اعلیٰ درجے کی صحت کے کامیاب نہیں ہوا۔

حاجی اشفاق۔ کیا آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ خدا کی مہربانی کے بعد، آپ کی ترقی، کاروبار، ملازمت، شہرت، عزت، آپ کے بچوں کی تعلیم اُن کے شاندار مستقبل اور آپ کی آمدنی کا زیادہ انحصار، آپ کی مکمل صحت اور آپ کی جسمانی طاقت (انرجی) پر ہے۔ اگر ایسا ہے تو قوانینِ صحت پر "نادانستہ" طریقے سے نہیں بلکہ "دانستہ" طریقے سے عمل کیجیے۔

نادانستہ طریقے کو اچھی طرح واضح کرنے کے لیے میں مسٹر اقلیدس سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے بیرے کا دلچسپ قصہ بیان فرمائیں۔

مسٹر اقلیدس۔ میرے پاس کلکتے میں ایک بیرا تھا۔ وہ اپنے کام میں بہت ہوشیار تھا، کیوں کہ اس نے ایک بڑے امریکن کے پاس عرصے تک نوکری کی تھی۔ اپنی خدمت کی وجہ سے وہ منہ چڑھا بھی تھا۔ چھ سات سال کی ملازمت کے بعد وہ بیمار رہنے لگا۔ نہایت کمزور اور سوکھ

کر کانٹا ہو گیا۔ میں نے دو ڈھائی سو روپے اس کے علاج پر صرف کیے، مگر کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ ایک روز وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ "میں اپنے وطن (پٹنہ کے ضلع کا ایک گاؤں) جانا چاہتا ہوں، وہیں علاج کروں گا۔"

قصہ مختصر چھ سات مہینے کے بعد جو وہ واپس آیا، تو نہایت تن درست و توانا، بیماری سے پہلے سے بھی اس حالت اچھی تھی میں نے دریافت کیا، کہ کس کا علاج کیا تھا۔ اور کون سی دوائیں استعمال کی تھیں۔

کہنے لگا، "آپ مالک ہیں، میں آپ سے سچ سچ کہہ دیتا ہوں۔ بیماری اور روپے کی تنگی سے مجبور ہو کر میں نے ایک بڑے گھوسی کے ہاں نوکری کر لی۔ صبح چار بجے اٹھ کر بھینسوں کا دودھ دوہیا کرتا تھا، اور پھر اس کو اپنے سر پر رکھ کر دودھ والوں کے ہاں لے جایا کرتا تھا۔ اس طرح سے مجھے صبح شام روزانہ تین چار سیر دودھ پینے کا موقع مل جاتا تھا۔ بس یہی میرا علاج تھا اور یہی میری دوا تھی۔ پہلے آٹھ روز تو مجھے بڑی مشکل پڑی، مگر پھر روز بروز طاقت آنی شروع ہو گئی۔" میں نے اس کو جواب دیا کہ ایک دودھ ہی نہیں، بلکہ تم نے اور بھی صحت کے قوانین پر (نادانستہ طریقے سے) عمل کیا، یعنے صبح سویرے اٹھنے پر مجبور تھے اور پیدل ہوا خوری شروع کر دی، یعنے دودھ والوں کے ہاں دودھ پہنچانے جانا۔

حاجی اشفاق۔ جناب، اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو اصحاب اَن پڑھ اور جاہل ہیں، مگر ان کی عمریں بہت طویل ہیں، وہ بھی ضرور نادانستہ طریقے پر صحت کے قوانین کی پیروی کرتے رہے ہوں گے۔

مسز موسین۔ بے شک، اگر آپ ان سے ملیں اور ان کے حالات دریافت کریں، تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ ضرور نادانستہ طریقے پر قوانین صحت کی نہایت سختی سے پابندی کرتے رہے ہیں۔

مسٹر اقلیدس۔ میں نے ایک ضعیف خاتون عمر ۹۲ سال، ایک مسلمان مرد عمر ۹۸ سال، ایک ہندو مرد عمر ۹۷ سال سے اس طرح سوالات کیے ہیں جس طرح عدالت میں جرح کی جاتی ہے۔ یہ تینوں بالکل ان پڑھ تھے، ان کے تجربات بہت عجیب ہیں، میں آپ کو سناتا ہوں۔　　　　(باقی آئندہ)

اعتدالِ غذا

از جناب حکیم محمد احسن صاحب قادری طبیب سرکاری مفصلات، بھوپال:

غذا کی ضرورت ہے ہر جسم کو — بغیر از غذا زندگی ہے محال
نہ پائیں اگر ہم غذا وقت پر — تو ہوتی ہے فوراً طبیعت نڈھال
قوامِ بدن کا ہے اس پر مدار — اسی سے ہے اعضاء کا نشو و کمال
اسی سے ہے اجسام میں تازگی — اسی سے ہے ارواح میں اشتعال
جو بعد غذا بھوک باقی رہے — تو بیشک رہے تن درستی بحال
نہ کھاؤ تم اتنی زیادہ غذا — شکم جس سے ہو مبتلائے وبال
نہ اتنی غذا میں کمی چاہیئے — کہ جس سے ہو پیدا بدن میں ہزال
رہیں گے قویٰ جسم کے تندرست — غذا میں کروگے اگر اعتدال
نہ اخلاطِ فاسد بنیں گے کبھی — نہ تولیدِ امراض کا احتمال
یہی رزق ہے باعثِ زندگی — پیامِ اجل ہے یہی دانیال
حقیقت میں ہے مستند قول شیخ — نہیں اس میں احسن سخن کی مجال

چو خواہی کہ صحت بداری مدام
مخور جز بقدرِ ضرورت طعام

افسانہ
دیوانہ کون تھا؟

فرانسیسی انشا پردازوں میں مطالعۂ نفسیات اور کردار نگاری کے اعتبار سے ایڈمونڈ ابو (Edmond About) کا درجہ بہت بلند ہے۔ ذیل میں جنونِ وحدانی (مونومینیا) کے متعلق اس کے ایک دل کش افسانے کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔ ناظرین کی سہولت کے خیال سے مقامات اور افراد کے نام ہندوستانی کر دیے گئے ہیں۔ "ہمدردِ صحت"

ڈاکٹر چکبست کے مکان کے سامنے سے آپ بارہا گزرے ہونگے۔ لیکن آپ نے شاید کبھی بھول کر بھی خیال نہ کیا ہوگا کہ یہ مکان علمِ طب کی معجز نمائیوں کا مرکز ہے۔

اکہری دروازے کے سامنے بالکل سادہ مکان، کوئی آرائش نہیں، یہاں تک کہ ڈاکٹر کے نام کا سائن بورڈ تک نہیں۔ معمولی معمولی اطبا بھی اپنے شفاخانوں کے لیے چوڑے نام رکھتے ہیں، لیکن ڈاکٹر چکبست کے ہسپتال کا کوئی نام نہ تھا۔ اُنہوں نے یہ بھی گوارا نہ کیا کہ اور کچھ نہیں تو دیوار کے کسی گوشے پر لفظ "شفاخانہ" ہی لکھ دیا جائے۔

چھوٹا سا پھاٹک خوبصورت باغ، بائیں جانب دربان کی کوٹھری، دائیں جانب ڈاکٹر اور اس کے اہل و عیال کے کوارٹر، سامنے ہسپتال کی سادہ اور معمولی عمارت، یہی وہ جگہ ہے جہاں ہندوستان کے ہر گوشے سے دماغی شکایات کے مریض آتے اور اکثر شفایاب ہو کر جاتے ہیں۔

ڈاکٹر چکبست جنون کی خاص قسم "جنونِ وحدانی" (مونومینیا) کے اسپشلسٹ تسلیم کیے جاتے ہیں۔ اور اس مرض سے طالب علمی کے زمانے ہی سے ان کو لگاؤ تھا۔

لکھنؤ کے میڈیکل کالج سے ڈگری حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر چکبست نے اپنے وطن، لاہور، میں پریکٹس شروع کردی۔ چھوٹا سا مطب، نو آموز ڈاکٹر اور وہ بھی فلسفی قسم کا خشک مزاج انسان، آمدنی کم ہونی ہی چاہیئے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب تھے بہت کفایت شعار، اُنہوں نے چند سال کی مدت میں اتنا روپیہ پس انداز کرلیا کہ وہ جنونِ وحدانی کے متعلق اپنی تحقیقات کا سلسلہ جاری رکھنے اور دماغی امراض کا ذاتی شفاخانہ قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

ڈاکٹر چکبست کو شہرت اور نام و نمود سے ہمیشہ نفرت رہی۔ اُنہوں نے کئی زبردست علاج کیے، اور کوئی ڈاکٹر ہوتا تو مکان کی چھت پر چڑھ کر اپنے کمالات کا ڈنکا بجاتا، لیکن ڈاکٹر صاحب نے کبھی اپنی بیوی اور دوستوں تک سے تذکرہ نہ کیا۔ کچھ بھی ہو ایک نہ ایک دن شہرت صاحبِ کمال کے قدم چوم کر رہتی ہے۔ ڈاکٹر چکبست نے جنونِ وحدانی پر ایک کتاب لکھی۔ اُنہوں نے کسی اخبار کو اس کا ایک نسخہ ریویو کے لیے نہ بھیجا، کہیں اشتہار نہ دیا، پھر بھی دو سال کے اندر کتاب کے چھ سات ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گئے۔ ڈاکٹر صاحب کی شہرت ہندوستان کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک پھیل گئی اور تمام مشہور اطبا نے انہیں اس مرض کا اسپشلسٹ تسلیم کرلیا۔

پینتالیس سال کی عمر، بالوں سے صاف سر، مُنڈی ہوئی ڈاڑھی قمیص کا گریبان ہمیشہ کھلا ہوا، پیروں کو کبھی موزے اور جوتے کو کبھی پالش کی ضرورت محسوس نہ ہوئی، چہرے پر غضب کی سنجیدگی، ہر وقت کسی خیال میں مستغرق، صورت دیکھ کر پتہ لگانا مشکل تھا کہ یہ شخص ڈاکٹر ہے یا کسی کالج میں فلسفے کا پروفیسر۔ آنکھیں ضرورت سے زیادہ اُبھری ہوئی اور بہ ظاہر بدنما۔ لیکن جب وہ اپنے مریضوں کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھتے تھے تو ان سے رحم و محبت کی بارش ہوتی تھی۔ دوسرے الفاظ میں ڈاکٹر صاحب کی آنکھیں دو بدنما کھڑکیاں تھیں جن سے ایک خوبصورت روح جھانکتی تھی۔

تقریباً دس دن کا عرصہ ہوا ایک گاڑی ڈاکٹر چکبست کے مکان کے سامنے رُکی اور دو آدمی ان کے دفتر میں داخل ہوئے۔ ایک شخص کی عمر ۵۵ سال کے قریب ہوگی قیمتی پوشاک مگر جسم بہت بھدا، ہاتھ خاص طور پر سخت، بڑے بڑے انگوٹھے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مزدور اپنے مالک کی پوشاک پہن کر آگیا ہے۔ دوسرا بائیس تیئیس سال کا خوب صورت نوجوان، دل کش نقشہ، سادہ پوشاک، چہرے پر غصّے کے آثار۔ دونوں ہاتھ رسّی سے جکڑے ہوئے۔

ملازم نے کرسیاں آگے بڑھاتے ہوئے کہا "تشریف رکھیے۔ ڈاکٹر صاحب اس وقت ہسپتال میں مریضوں کو دیکھ رہے ہیں۔"

ادھیڑ عمر کا آدمی آرام کرسی پر نیم دراز ہوگیا۔ نوجوان کمرے کے اندر ٹہلنے لگا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اگر اس کے ہاتھ کھلے ہوں تو کرسی ایک ایک چیز کو توڑ کر پھینک دے گا۔ ادھیڑ شخص نے کہا، "زیادہ وحشت نہ دکھاؤ۔ میں تمہارے ساتھ بھلائی کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر چکبست کے علاج سے تم چند روز کے اندر تن درست ہو جاؤ گے۔"

نوجوان نے غضب آلود نگاہوں سے دیکھ کر جواب دیا، "لیکن میں بیمار تو نہیں ہوں پھر آپ نے رسّی سے میرے ہاتھ کیوں جکڑ رکھے ہیں۔"

"رتن اگر تمہارے ہاتھ بندھے نہ ہوتے تو تم مجھے گاڑی سے نیچے پھینک دیتے۔ تمہارا دماغ صحیح نہیں ہے۔"

"ماموں، آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ میرا دماغ بالکل صحیح ہے۔ ذرا بھی خرابی نہیں۔ میری قوتِ تمیز کمزور نہیں۔ خدا کے فضل سے حافظہ بھی تیز ہے۔ آپ کسی شاعر کے آٹھ دس اشعار پڑھیے، میں آپ کو لفظ بلفظ سنا دوں گا۔ یہ دیکھیے، سامنے الماری میں کتابیں رکھی ہیں۔ یہ مٹیریا میڈیکا ہے۔ یہ برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن کے جرنل کا فائل ہے۔ جو کتاب بھی مجھے نکال کر دیجیے، میں اس کا ترجمہ آپ کو سنا دوں گا۔ اگر اس طرح بھی اطمینان نہ ہو تو مجھے ارتھ میٹک یا جیومیٹری کا کوئی مشکل سوال دیدیجیے، پھر دیکھیے کس خوبی کے ساتھ حل کرتا ہوں۔ کیا کوئی پاگل ریاضی کا سوال حل کر سکتا ہے؟ اور کچھ نہیں تو ڈاکٹر صاحب کی موجودگی میں آئیے مجھ سے شطرنج کھیل لیجیے۔ اگر میں آپ کو مات نہ دوں تو رتن نام نہیں ——"

"خاموش رہو فضول باتوں کی ضرورت نہیں۔"

"کیوں خاموش رہوں؟ آپ مجھ پر ظلم کر رہے ہیں۔ میرا دماغ ہرگز خراب نہیں۔ بھلا پاگل کو تسلسل کے ساتھ کوئی بات یاد بھی رہ سکتی ہے؟ مجھے دیکھیے، صبح سے اس وقت تک کی تمام باتیں یاد ہیں —— آپ ٹھیک ۶ بجے مجھے جگانے کے لیے نہیں بلکہ بستر سے اُٹھانے کے لیے آئے کیونکہ میں سو نہیں رہا تھا۔ جب میں غسل سے فارغ ہوا تو آپ نے آٹھ بجے میرے ساتھ ناشتہ کیا۔ چائے کے ساتھ انڈے تھے، ہنٹلے پامر کے بسکٹ تھے۔ رات کو اسمتھ اینڈ کو کی دوکان سے پولسن کے مکھن کا ایک ڈبّہ منگایا گیا تھا۔ آپ نے دو پیالیاں چائے کی پیں۔ مجھے بسکٹ کھائے۔ تین تریہ مکھن ڈبّے سے نکالا۔ ناشتے سے فارغ ہو کر پونے نو بجے آپ نے مجھے کپڑے پہننے کا حکم دیا۔ میں نے بغیر ملازم کی مدد کے خود ہی پوشاک پہنی۔ آپ نے مجھ سے ڈاکٹر چکبست کے ہسپتال چلنے کے لیے کہا تو میں نے انکار کیا۔ آپ کے اصرار پر مجھے غصّہ آگیا۔ آپ نے ملازموں کو اشارہ کیا۔ انہوں نے مجھے دبوچ کر میرے ہاتھ رسّی سے باندھ دیے۔ اب آپ ہی انصاف کیجیے کہ کوئی پاگل کیا اس قدر تفصیل کے ساتھ تمام باتیں یاد رکھ سکتا ہے؟ حقیقی ماموں ہو کر مجھ پر یہ ظلم؟ اگر اس وقت میری ماں آپ کی چھوٹی بہن زندہ ہوتی تو کیا کہتی؟ خدا کی قسم تمام عمر آپ کی صورت نہ دیکھتی لیکن مجھے اب بھی آپ سے کوئی شکایت نہیں۔ معاملہ خوش اسلوبی سے طے ہو سکتا ہے۔ آپ اپنی بیٹی سوشیلا کی شادی میرے ساتھ کر دیجیے۔"

ماموں نے قہقہہ لگا کر کہا "رتن یہی تو تمہارا دیوانہ پن ہے۔"

رتن نے جواب دیا، "دیوانہ پن!! اس درخواست میں دیوانگی کی کیا بات ہے؟"

"میری شادی ہوئی ہے؟"

"نہیں۔ آپ نے اب تک شادی نہیں کی۔"

"کیا میں صاحبِ اولاد ہوں؟"

"ماموں، آپ مجھے بیوقوف بناتے ہیں۔ جب آپ نے شادی ہی نہیں کی تو اولاد کس طرح ہوتی؟"

"کیا کسی عورت سے میرا ناجائز تعلق رہا ہے؟"

رتن نے جوش کے ساتھ کہا "ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔ اگرچہ آپ میرے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں۔ لیکن میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ آپ ہمیشہ نیک چلن رہے۔ آپ کو عورت کے خیال سے بھی نفرت ہے۔"

"کیا کسی عورت سے تعلق قائم کیے بغیر مرد کے اولاد ہو سکتی ہے؟"

"ماموں، آپ نے تو مجھے بالکل دیوانہ ہی سمجھ رکھا ہے۔ یہ کیا پوچھنا، دنیا جانتی ہے کہ بچے کی پیدائش عورت اور مرد کے ملنے کا نتیجہ ہے۔"

"بس ٹھیک ہے۔ جب میں نے تمام عمر کسی عورت کی صورت ہی نہیں دیکھی تو میری بیٹی سوشیلا جس کے ساتھ تم شادی کرنا چاہتے ہو کہاں سے آگئی۔ یہی بات تمہارے دیوانے پن کا ثبوت ہے۔"

"ماموں، اس بحث سے کوئی فائدہ نہیں۔ مجھے سوشیلا سے بہت محبت ہے۔ اس کے عشق میں میرا کام تمام ہوا جا رہا ہے۔ خدا کے واسطے میرے ساتھ اس کی شادی کر دیجیے۔"

"تمہاری شادی کس سوشیلا کے ساتھ کر دوں؟"

"اپنی بیٹی کے ساتھ۔"

ماموں سوچنے لگا۔ "میرے بھانجے کی سالانہ آمدنی بتیس ہزار روپے سے زیادہ ہے۔ اگر اس کے علاج میں پانچ چھ ہزار روپے بھی خرچ ہو گئے تو میں غریب نہ ہو جاؤں گا۔" پھر اس نے ڈاکٹر کی میز پر سے ایک کتاب اٹھائی۔ اسے کھول کر دیکھا۔ پھر اپنے بھانجے کا ہاتھ پکڑ کر آرام کرسی پر بٹھا دیا اور اس سے کہا، "یہ بہت عمدہ کتاب ہے۔ میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ غور سے سنو۔ تمہاری طبیعت بہل جائے۔" بھانجا سر جھکا کر بیٹھ گیا ماموں نے پڑھنا شروع کیا ——— "جنون وحدانی، کسی ایک خیال کا جم جانا، یا کسی ایک خاص خواہش کا دل و دماغ پر مسلط ہو جانا ہے اس کا مرکز قلب ہے اور وہیں اسے تلاش کرنا چاہیے۔ جنون وحدانی کا سبب عشق، خوف، غرور، کسی خاص چیز کی تمنا یا حد سے بڑھی ہوئی اُولوالعزمی ہے۔ اس کے حملے کی علامت کبھی مریض کی خوش مزاجی، مسرت، جرأت اور شور و غل، اور کبھی اس کی افسردگی، بزدلی اور خاموشی ———"

ماموں نے یہاں تک پڑھا تھا کہ بھانجے نے اونگھنا شروع کیا۔ ماموں بدستور کتاب پڑھتا رہا۔ بھانجا سو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ماموں نے کتاب بند کر کے انگڑائی لی۔ جمائیاں آنے لگیں۔ کتاب ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گری۔ آنکھیں بند ہو گئیں اور وہ بھی سو گیا۔

رتن درحقیقت سویا نہ تھا۔ اپنے ماموں کے غصے سے بچنے کے لیے سوتا بن گیا تھا۔ اس نے ذرا سا سر اٹھا کر کنکھیوں سے ماموں کو دیکھا وہ بے خبر سو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ماموں خراٹے لینے لگا۔ رتن چپکے سے اٹھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ ڈاکٹر کی میز پر چاقو رکھا تھا اس نے چاقو کے دستے کو دروازے کے ایک سوراخ میں پھنسا کر پھل پر رسی کو رگڑنا شروع کیا۔ رسی کٹ گئی۔ اب رتن نے اطمینان سے اپنے ہاتھ کھولے مسکراتا ہوا ماموں کی طرف بڑھا۔ چپکے سے اس کے ہاتھ باندھ دیے اور جو کتاب نیند کے جھونکے میں اس کے ماموں کے ہاتھ سے چھوٹ کر گری تھی وہ اٹھا کر مطالعے میں اس طرح مصروف ہو گیا کہ گویا وہ کتاب کا کیڑا ہے۔

ناظرین کی خلش مٹانے کے لیے اب ماموں اور بھانجے کا تذکرہ بھی ضروری ہے۔

رتن ناتھ کا باپ کھلونوں کا سوداگر تھا۔ اس نے بہت چھوٹے پیمانے پر کاروبار شروع کیا تھا۔ لیکن اپنی محنت، خوش معاملگی اور کفایت شعاری سے تھوڑی ہی مدت میں مالدار ہو گیا اور اس کی آمدنی چالیس ہزار روپے سالانہ تک پہنچ گئی۔ رتن اس کا اکلوتا لڑکا تھا بہت سادہ مزاج، عافیت پسند اور شرمیلا۔ باپ کی خواہش تھی کہ رتن بیرسٹر یا ڈاکٹر بن جائے یا آئی۔ سی۔ ایس میں چلا جائے۔ لیکن رتن کا رجحان کسی جانب نہ تھا۔ وہ کہتا تھا کہ بیرسٹروں کو جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ سول سروس کے ارکان عدل و انصاف کے نام پر ظالمانہ فیصلے کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور ڈاکٹروں کو آرام نہیں ملتا۔ باپ نے ایک مرتبہ کہا "بیٹا، تم اگر چاہو تو میں تمہیں فوجی کالج میں بھرتی کرا دوں۔"

رتن نے جواب دیا "پتاجی، میں موت سے نہیں ڈرتا۔ لیکن وردی پہننے سے گھبراتا ہوں۔ جب میں وردی پہن کر سڑک پر نکلوں گا تو خواہ مخواہ مجھ پر لوگوں کی نظریں پڑیں گی اور مجھے شرم آئے گی۔"

اسی فطری شرمیلے پن کی وجہ سے وہ کالج میں تعلیم بھی پوری نہ کر سکا۔ اسکول سے فارغ ہو کر جب وہ نہایت سادہ پوشاک میں کالج میں داخل ہوا تو منچلے لڑکوں نے اُسے "جھینپو" کا لقب دے کر بنانا شروع کیا اور اس نے زچ ہو کر تعلیم چھوڑ دی۔ رتن کا باپ اپنے بیٹے کے شاندار مستقبل کے جو خواب دیکھتا تھا وہ منّت کشِ تعبیر نہ ہو سکے۔

باپ کی وفات پر رتن اس کے کاروبار کا مالک ہوا۔ چوں کہ اس نے روپیہ ذاتی محنت سے نہیں کمایا تھا اور خداترس بھی ضرورت سے زیادہ تھا، اس لیے لوگوں کو خوب قرض دیتا تھا۔ فطری طور پر شرمیلا تھا۔ اس لیے کسی سے اپنے روپے کا تقاضا نہ کرتا تھا۔ دوستوں کی تعداد بڑھانے کے لیے اس سے بہتر صفت کیا ہو سکتی ہے؟ اس کے بھی بے شمار دوست تھے۔ لیکن پھر بھی وہ تنہائی پسند تھا۔ دوستوں کے ساتھ کہیں سیر و تفریح کے لیے نہیں جاتا تھا۔ لوگ قرض خواہوں کی صورت دیکھ کر نظریں چراتے ہیں۔ وہ اپنے قرض دار دوستوں کو دیکھ کر شرماتا تھا۔

عورتوں کے معاملے میں اس کے دل کی کمزوری اور بھی بڑھی ہوئی تھی۔ وہ حُسن پرست تھا۔ اُسے ہر وقت اور ہر جگہ حُسن کی تلاش تھی اگر اسے کبھی سفر کا اتفاق ہوتا تو وہ ٹرین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک نظر دوڑاتا کہ آیا کسی درجے میں کوئی حسین صورت بھی ہے؟ وہ اسی درجے میں سفر کرتا تھا جہاں اسے کوئی خوب صورت عورت بیٹھی ہوئی نظر آجائے۔ لیکن وہ کسی عورت سے گفتگو نہیں کرتا تھا۔ دُزدیدہ نگاہوں سے اس کے حُسن کو دیکھتا، حُسن کی تعریف میں کوئی نظم تصنیف کرتا۔ عالمِ خیال میں اس سے باتیں کرتا۔ خود ہی سوال کرتا اور خود ہی اپنی "محبوبہ" کی جانب سے جواب دیتا ——— اور اگر کوئی عورت اس سے گفتگو کرنا چاہتی یا رتن سے اس کی نظریں ہی چار ہو جاتیں تو وہ شرما کر سر جھکا لیتا تھا۔

تقریباً چار مہینے کا عرصہ ہوا وہ تفریح کی غرض سے کشمیر گیا تھا۔ جس ہوٹل میں وہ مقیم ہوا اس میں دوسرے سیاحوں کے علاوہ سولہ سترہ سال کی ایک حسین دوشیزہ اپنی والدہ کے ساتھ ٹھیری تھی۔ لوگ پارٹیاں بن کر سیر و تفریح کے لیے باغوں میں نکل جاتے تھے۔ وہ چشموں میں نہاتے، پہاڑوں پر چڑھتے، آپس میں ہنسی مذاق کرتے، لیکن رتن اپنی تنہائی پسندی کے ہاتھوں مجبور تھا۔ وہ کشمیر اکیلا آیا تھا اور اکیلا رہنا چاہتا تھا اور تنہائی ہی میں اس کے لیے تفریح تھی۔ وہ عموماً اپنے کمرے میں بیٹھ کر کھڑکی سے گرد و پیش کے دل کش نظارے دیکھتا تھا اور اگر کبھی باہر نکلتا بھی تو تنہا ایسے مقامات کی سیر کے لیے جہاں دوسرے سیاح موجود نہ ہوتے۔ بالکل یہی حال اس دوشیزہ کا تھا وہ بھی رتن ہی کی طرح تنہائی پسند تھی۔ رتن صبح سے رات تک اس کے حُسن کے نظاروں میں محو رہتا تھا۔ اور اس نے دوشیزہ کی تعریف میں کئی غزلیں اور نظمیں بھی لکھ ڈالی تھیں۔ مگر کبھی اس سے گفتگو نہ کی تھی۔ ایک مرتبہ دوشیزہ اس سے کتاب مانگنے آئی تو رتن اُسے اپنے کمرے میں دیکھ کر گھبرا گیا اور زبان سے ایک لفظ نکالے بغیر اُسے سر جھکا کر کتاب دے دی۔ ہاں اس کی والدہ سے کبھی کبھی دو چار باتیں ہو جاتی تھیں۔ مگر جو لوگ عصبی مزاج ہوں انہیں باہم متحد کرنے کا بہترین ذریعہ لوگوں کا ہجوم ہے جس قدر لوگوں کا شور و غل بڑھتا ہے وہ آپس میں کانا پھوسی کرنے کے لیے ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہو جاتے ہیں۔ یہی حال رتن اور اس دوشیزہ کا بھی ہوا۔ ہوٹل میں سیاحوں کی تعداد جتنی زیادہ بڑھی اتنی ہی یہ دونوں تنہائی پسند ہستیاں ایک دوسرے سے قریب ہوتی گئیں۔ آخر کار دونوں میں بے تکلفی ہو گئی۔

روس کے باغوں میں چشموں کے پھوٹنے کا حال ناظرین نے سنا ہو گا۔ کل ہر طرف برف جمی ہوئی تھی۔ آج صبح سورج کی کرنوں نے برف کو پگھلا دیا۔ سردی رخصت ہوئی۔ دوپہر تک ان ہی درختوں میں جو برف سے ٹھٹھرے ہوئے تھے، شاخیں پھوٹیں اور رات تک اُنہوں نے ہری ہری پتّیوں کا نیا جامہ پہن لیا۔ دوسرے دن باغ میں جاکر دیکھیے برف باری کے بجائے گلباری ہو رہی ہے۔ یہی کیفیت رتن کی ہوئی۔ کل تک وہ شرمیلا تھا۔ عورت کی صورت دیکھ کر اس کا دل دھڑکنے لگتا تھا اور آج وہ دوشیزہ سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔ چند روز اور گزرے۔ آخر رتن نے دوشیزہ سے کہہ ہی دیا کہ، "سوشیلا! مجھے تم سے محبت ہے ———"

دونوں میں شادی کی گفتگو ہوئی اور یہ قرار پایا کہ رتن فوراً سوشیلا کے والد کے پاس شادی کا پیام بھیج دے۔ سوشیلا نے اس سے یہ بھی کہہ دیا، "والدہ صاحبہ میرے والد کو تمہارے متعلق بہت کچھ لکھ چکی ہیں۔ والد صاحب فوراً تمہاری درخواست کو منظور کر لیں گے۔"

دل کی کمزوری کا بُرا ہو رتن نے سوشیلا کے والد کو خط لکھا اور چاک کر ڈالا۔ مضمون اچھا نہ تھا۔ دوسرا خط صبح سے شام تک محنت کرکے لکھا۔ اسے بھی چاک کر ڈالا ــــــ مضمون تو بُرا نہیں۔ مگر لکھا بد خط تھا ــــــ تین چار دن کی کوشش کے بعد بہت عمدہ بنا بنا کر خط لکھا۔ لیکن عین وقت جب کہ رتن اپنی خوبیٔ قسمت پر ناز کرتے ہوئے خط ڈاک میں ڈالنے ہی والا تھا، اسے ایکا ایکی خیال آگیا کہ جس کاغذ پر خط لکھا گیا ہے وہ معمولی قسم ہے۔ یہ خط بھی چاک کرکے ڈل جھیل کی آغوش میں سونپ دیا گیا۔

آٹھ دس دن میں خدا خدا کرکے عمدہ کاغذ پر نیا خط تیار ہوا۔ مگر رتن اسے لیٹر بکس میں ڈالنے گیا تو اس کا دل دھڑکنے لگا ــــــ "معلوم نہیں سوشیلا کے والد میری درخواست کو منظور کریں بھی یا نہیں ــــــ؟" اس نے خط حوالۂ ڈاک نہ کیا۔

غرض کہ اسی کش مکش میں پورا ایک مہینہ گزر گیا اور رتن نے خط نہ لکھا۔ سوشیلا کی ماں روزانہ خط کا تقاضا کرتی تھی اور رتن اُسے حیلوں سے ٹال دیتا تھا۔ سوشیلا نے بھی کئی بار دبی زبان سے کہا۔ آخر کار دونوں کے دلوں میں رتن کی جانب سے بدگمانیاں پیدا ہوا ہوئیں اور انہیں اس سے کچھ نفرت سی ہوگئی۔ ایک دن جب کہ رتن کسی ضروری کام سے ایک دن کے لیے کسی دوسرے مقام پر گیا ہوا تھا۔ سوشیلا اور اس کی ماں نے غم و غصے کی حالت میں اپنا سامانِ سفر درست کیا اور کشمیر سے رخصت ہوگئیں۔

رتن جب واپس آیا تو دیکھا سوشیلا کا کمرا خالی ہے۔ پہلی محبت اور اس میں ناکامی! رتن کے دل و دماغ پر بجلی سی گر پڑی۔ دیر تک کھڑا سوچتا رہا کہ ع

کبھی کیا تھا اور کیا سے کیا ہوگیا

جب وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو سر میں غضب کا درد تھا۔ آنکھوں تلے اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ وہ بے تاب ہو کر بستر پر گرا اور بخار آگیا بخار میں ہذیانی کیفیت، سوشیلا کے نام کا کلمہ۔ ڈاکٹر دیکھنے آیا اس نے رتن سے بیماری کی کیفیت پوچھی۔ رتن نے جواب دیا، "ڈاکٹر صاحب آپ کی کوئی بیٹی سوشیلا ہے۔ میں اس سے شادی کرنی چاہتا ہوں"۔

پندرہ بیس دن تک رتن کا علاج ہوتا رہا۔ جب حالت کسی قدر سنبھلی تو اس نے کشمیر کو خیرباد کہہ کر لاہور کا رُخ کیا۔ اُسے نہ اب سوشیلا کے والد کا نام یاد تھا اور نہ اس کے مکان کا پتہ۔ سوشیلا نے اسے اپنے پتے کا جو کارڈ دیا تھا وہ بھی کہیں گم ہوگیا۔

لاہور پہنچ کر رتن نے جب اپنے مکان کے اندر قدم رکھا تو بوڑھا ملازم منگل پیشوائی کے لیے دوڑا۔ رتن نے اسے ادب کے ساتھ جھک کر سلام کیا اور کہا، "شریمان منگل جی میں آپ کی بیٹی سوشیلا سے شادی کرنی چاہتا ہوں۔"

بوڑھا ملازم گھبرا کر رتن کے ماموں پنڈت بھولا ناتھ کے پاس بھاگا۔ اور ان سے کہا جلدی چلیے۔ سرکار کا دماغ کچھ خراب ہوگیا ہے۔

رتن کا ماموں بھولا ناتھ جنگڑ محلے میں کباڑخانے کا کام کرتا تھا۔ کوٹھیوں اور بنگلوں کے چکر لگا کر پرانا فرنیچر خریدنا اور اسے مرمت کرا کے فروخت کر ڈالنا بہت محنت کا کام تھا۔ اور اسے مہینے میں تیس چالیس روپے مل جاتے تھے۔ ایک بوڑھی خالہ، دو بیوہ بھتیجیاں اور آمدنی کم، بہت تنگی سے بسر ہوتی تھی لیکن بھولا ناتھ تھا ایمان دار اپنے گاہکوں کو دھوکا نہ دیتا تھا اور منافع ہمیشہ کم لیتا تھا۔ رتن کی بیماری کا حال سن کر ایماندار ماموں کے دل میں پہلی بار ایک خاص قسم کی گدگدی ہوئی اُس نے سوچا، "اگر رتن کا دماغ خراب ہوگیا تو میں اس کا ولی مقرر ہو جاؤں گا"

ایمان داری کا جذبہ بھڑکا۔ اُس نے پھر خیال کیا، "رتن کی دولت رتن ہی کو مبارک رہے۔ وہ دو چار دن میں اچھا ہو جائے گا۔ مجھے اپنے بھانجے کی اس وقت مدد کرنی چاہیے۔"

اُس کے کان میں ایک آواز آئی، "دیوانے کی دیکھ بھال مذاق تو نہیں ہے۔ جب تم رتن کی خبر گیری کروگے تو تمہیں اپنا کاروبار ترک کرنا پڑے گا۔ آخر اس کا بھی کچھ معاوضہ ہوگا یا نہیں؟"

ایمان داری کے جذبے نے کہا، "نہیں، نہیں، یہ غلط خیال ہے۔ رتن مردہ بہن کی واحد نشانی ہے۔ اس کی چند روزہ خدمت کا معاوضہ کیسا؟"

بھولا ناتھ نے اپنی حقیر دوکان پر نظر دوڑائی۔ ٹوٹی کرسیوں، ٹوٹی میزوں اور ٹوٹی الماریوں کا انبار۔ رتن ناتھ کی عالی شان کوٹھی نظر

کے سامنے آگئی۔ کسی نے کان میں کہا، "عقل مندی سے کام کرو۔ زندگی عیش و آرام سے بسر ہو جائے گی۔ دیوانے بھی کہیں تن درست ہوتے ہیں ساری جائداد اور کاروبار پر تمہارا ہی قبضہ ہو جائے گا ——"

بھولا ناتھ اپنے بھانجے کے پاس آگیا۔ کاروبار کی دیکھ بھال اب اس کے ذمے تھی۔ ڈھائی مہینے کے اندر ہی وہ ایسا محسوس کرنے لگا کہ گھر کا مالک میں ہوں اور دیوانہ رتن اس گھر کے لیے عذاب۔ اس نے رتن سے نجات حاصل کرنے کے لیے اُسے ڈاکٹر چکبست کے ہسپتال میں داخل کرا دینے کا ارادہ کر لیا۔

ڈاکٹر چکبست دیر میں آنے کی معافی چاہتے ہوئے کمرے کے اندر داخل ہوئے۔ رتن نے کھڑے ہو کر بہت اخلاق اور خندہ پیشانی سے انہیں سلام کیا۔

ڈاکٹر نے پوچھا "آپ نے کیسے تکلیف فرمائی؟"

رتن نے جواب دیا، "یہ صاحب جو کوچ پر سو رہے ہیں۔ میرے حقیقی ماموں ہیں۔ میں انہیں آپ کے اسپتال میں داخل کرانے لایا ہوں۔"

"دماغ میں کچھ خرابی ہے؟"

"جی ہاں، میرے خیال میں ان کے دماغ کی خرابی کا سبب خاص افلاس ہے۔ ماموں صاحب کی ساری زندگی مصیبت اور پریشانیوں میں بسر ہو گئی۔ دن رات کی محنت، بڑا کنبہ اور تھوڑی آمدنی، ورنہ ان کے خاندان میں کوئی شخص دماغی شکایات میں مبتلا نہیں ہوا۔ آپ ان کے جنون کو موروثی اثرات کا نتیجہ قرار نہیں دے سکتے۔"

"ان کی عمر کیا ہے؟"

"تقریباً ۵۰ سال۔"

"حالت کیا ہے؟"

"کبھی نہایت خوش و خرم، کبھی نہایت افسردہ خاطر۔ ذرا دیر میں نہایت خوش مزاج اور ذرا دیر میں نہایت بدمزاج۔ میرے خیال میں انہیں جنونِ مفرد کے ساتھ مالی خولیا ہے۔"

"قوتِ استدلال تو زائل نہیں ہوئی۔"

"جی نہیں، اچھی طرح سمجھ داری کی باتیں کرتے ہیں۔ ان کی دیوانگی صرف ایک بات سے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ میرے ماموں صاحب جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں، بہت غریب آدمی ہیں اور خدا کے فضل سے میری پینتیس چالیس ہزار روپے سالانہ کی آمدنی ہے۔ میری شادی نہیں ہوئی اور میں اپنے والدین کا اکلوتا لڑکا ہوں۔ اگر میں مر جاؤں یا میرا دماغ خراب ہو جائے تو ظاہر ہے ماموں صاحب ہی میری جائداد اور کاروبار کے مالک ہوں گے۔ چناں چہ ماموں صاحب کے دل میں اس خواہش کی آگ بھڑکی اور چونکہ کمزور دماغ اپنی ہر خواہش پر یقین کر لیتا ہے۔ اس لیے ماموں صاحب کے دماغ پر رفتہ رفتہ یہ خیال پوری مسرت کے ساتھ جم گیا کہ میرے بھانجے کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ اور میں اس کا ولی ہوں۔ چناں چہ وہ ہر شخص سے یہی کہتے ہیں کہ میرا بھانجا رتن پاگل ہے۔ آپ سے بھی یہی کہیں گے۔ میں ان کے ہاتھ باندھ کر آپ کے ہسپتال تک لایا ہوں۔ لیکن بجائے اس کے وہ آپ سے یہ کہیں گے کہ وہ اپنے پاگل بھانجے رتن کے ہاتھ باندھ کر لائے ہیں۔"

"ان کی یہ حالت کب سے ہے؟"

"تقریباً دو ڈھائی مہینے سے۔"

"اور کوئی خاص بات؟"

"ان کی بھوک بالکل زائل ہو چکی ہے اور رات کو نیند نہیں آتی۔"

ڈاکٹر نے کہا، "یہ اچھی بات ہے جو دیوانہ خوب پیٹ بھر کر کھائے اور راتوں کو اطمینان سے سوئے اس کا مرض ناقابلِ علاج ہوتا ہے۔"

ڈاکٹر چکبست نے آہستہ سے پنڈت بھولا ناتھ کا شانہ ہلایا۔
پنڈت جی گھبرا کر اُٹھے۔ آنکھیں ملنے کی جو کوشش کی تو معلوم ہوا کہ ان کے دونوں ہاتھ رسّی سے بندھے ہوئے ہیں۔ قہقہہ لگا کر بولے "یہ مذاق خوب رہا۔"

رتن نے ڈاکٹر کے کان میں چپکے سے کہا، "ابھی ہنس رہے ہیں۔ پانچ منٹ بعد ان پر بد مزاجی کا دورہ طاری ہو جائے گا۔"

ڈاکٹر نے جواب دیا، "آپ فکر نہ کیجیے۔ مجھے ایسے لوگوں سے ہر وقت سابقہ پڑتا رہتا ہے۔"

پنڈت بھولا ناتھ نے کہا، "ڈاکٹر صاحب مہربانی فرما کر میرے ہاتھ تو کھول دیجیے۔" ڈاکٹر نے جواب دیا، "میں آپ کے ہاتھ تو کھول دوں گا۔ لیکن پہلے اس بات کا وعدہ کیجیے کہ آپ گڑبڑ نہیں مچائیں گے؟"

بھولا ناتھ نے جھلا کر کہا، "کیا آپ مجھے دیوانہ سمجھتے ہیں۔ کیا میں پاگل ہوں؟"

ڈاکٹر نے مسکرا کر جواب دیا، "نہیں، آپ پاگل تو نہیں ہیں۔ لیکن آپ کی طبیعت کچھ خراب ضرور ہے۔ گھبرایئے نہیں۔ آپ چند روز میں صحت یاب ہو جائیں گے۔"

"میری طبیعت ہرگز خراب نہیں ہے۔ میرا بھانجا پاگل ہے۔ میں اسے آپ کے پاس بغرض علاج لایا تھا۔"

"آپ کا بھانجا پاگل ہے؟"

"جی ہاں، پاگل بالکل پاگل۔ زنجیروں میں باندھنے کے لائق۔ میں اس کے دونوں ہاتھ رسّی سے جکڑ کر آپ کے پاس لایا تھا۔"

"مگر ہاتھ تو آپ کے جکڑے ہوئے ہیں!"

"ڈاکٹر صاحب، خدا کے لیے میرے ہاتھ کھول دیجیے۔ پھر میں آپ کو ساری داستان سنا دوں گا۔"

ڈاکٹر صاحب نے کہا، "آپ اس قدر آگ بگولا نہ ہوں۔ آپ کے ہاتھ تو کھول دیے جائیں گے۔ مگر پہلے میرے سوالات کا جواب دیجیے۔ کیا آپ دن کے وقت سونے کے عادی ہیں؟"

پنڈت بھولا ناتھ نے غصّے سے جواب دیا، ہرگز نہیں۔ کبھی نہیں۔ مگر یہ کسی بدمعاش ڈاکٹر کی لکھی ہوئی منحوس کتاب ——"

ڈاکٹر صاحب نے بات کاٹتے ہوئے کہا، "یہ کتاب تو میں نے لکھی ہے۔ اس کا آپ کے بھانجے یا آپ کی بیماری سے کیا تعلق؟"

"اجی یہ کتاب لکھنے والا بھی پاگل اور میرا بھانجا بھی پاگل۔"

"کیا درحقیقت آپ کا بھانجا پاگل ہے؟"

"میں کہہ تو چکا کتنی مرتبہ کہوں۔ پاگل، پاگل، پاگل ——"

"اور آپ اس کا علاج کرنا نہیں چاہتے۔"

"کیوں نہیں چاہتا۔"

"اس لیے کہ آپ اس کی عظیم الشان جائداد اور کاروبار کے مالک بن جائیں اور آپ کی غریبی امیری سے بدل جائے۔"

بھولا ناتھ نے جواب نہ دیا۔ ان کی نظریں فرش پر گڑ گئیں۔ انہیں ایسا معلوم ہوا کہ ڈاکٹر ان کے ضمیر کو ایک کتاب کی طرح پڑھ رہا ہے۔

ڈاکٹر نے پوچھا، "کبھی آپ کے کانوں میں طرح طرح کی آوازیں بھی آتی ہیں؟"

بھولا ناتھ نے اس سوال کا جواب بھی نہ دیا —— کیا رتن کی بیماری کی خبر سن کر کسی نے ان کے کان میں یہ نہیں کہا تھا کہ موقع اچھا ہے۔ رتن کی جائداد اور کاروبار پر قبضہ کر لو؟

ڈاکٹر نے کہا، "آپ میرے سوالات کا جواب کیوں نہیں دیتے؟"

بھولا ناتھ نے جواب دیا، "میں آپ کے سوالوں کا کیا جواب دوں۔ بس میں نے بھر پایا۔ ازراہِ کرم اب آپ مجھے جانے دیجیے۔ میں نہ پاگل ہوں نہ بیمار۔ آپ میرے دوستوں سے دریافت کر سکتے ہیں۔ آپ خود اتنے تجربہ کار ڈاکٹر ہیں۔ میرا معائنہ کر لیجیے۔ نبض دیکھ لیجیے

مجھے تو کبھی بخار تک نہیں آتا۔"

ڈاکٹر نے قہقہہ لگا کر کہا، "اگر میرے کسی دماغی مریض کو بخار آ جائے تو میں سمجھ لیتا ہوں کہ وہ جلد تن درست ہو جائے گا۔ بخار کا نہ آنا تو بُرا ہے۔"

رتن نے کہا، "ڈاکٹر صاحب مجھے اپنے ماموں سے بہت محبّت اور ہمدردی ہے۔ جب سے یہ غریب بیمار ہوئے ہیں ان کا سارا کاروبار تباہ ہو گیا۔ آپ نہایت غور سے ان کا علاج کیجیے۔ خرچ کی مجھے پروا نہیں۔ سرِ دست پانچ سو روپے حاضر ہیں۔ اگر انھیں صحت ہو گئی تو میں بہت کچھ آپ کی خدمت کروں گا۔" یہ کہہ کر رتن نے اپنی جیب سے نوٹ بک نکالی۔ اس کے اندر سو سو روپے کے پانچ نوٹ تھے۔ وہ اس نے ڈاکٹر صاحب کو دے دیے۔ ڈاکٹر چکبست نے شکریہ ادا کرتے ہوئے رتن کو اطمینان دلایا اور وہ چلنے کے لیے اُٹھا۔

پنڈت بھولا ناتھ نے شور مچایا، "ارے ڈاکٹر صاحب آپ کو کس بیوقوف نے ڈاکٹر بنایا ہے۔ ایک دیوانہ آپ کی آنکھوں میں دھول جھونک کر صاف نکلا جا رہا ہے آپ اُسے روکنے کے بجائے مجھے دیوانہ سمجھ رہے ہیں۔"

رتن نے مُڑ کر دیکھا اور مسکرا کر کہا، "ماموں جی، آپ گھبرائیے نہیں۔ ڈاکٹر چکبست بہت قابل ہیں۔ ان کے علاج سے آپ کو چند روز میں صحت ہو جائے گی اور میں بھی ملاقات کے لیے روزانہ آتا رہوں گا۔" رتن نے "خدا حافظ" کہہ کر کمرے کے باہر قدم نکالا ہی تھا کہ پھر وہ ایکا ایکی اس طرح پلٹا جیسے اُسے کوئی بھولی ہوئی بات یاد آ گئی۔ ڈاکٹر سے بولا، "ڈاکٹر صاحب، ماموں کے علاج کے علاوہ میں ایک اور مقصد سے بھی حاضر ہوا تھا۔"

بھولا ناتھ کو اُمید کی ہلکی سی جھلک نظر آئی۔

"فرمائیے" ڈاکٹر نے کہا۔

"آپ کی ایک بیٹی ہے۔"

بھولا ناتھ نے فرطِ مسرت سے بچّوں کی طرح اُچھل کر کہا، "دیکھیے، دیکھیے، ڈاکٹر صاحب، دیکھیے، اب اس کا دیوانہ پن ظاہر ہو رہا ہے۔"

ڈاکٹر نے بھولا ناتھ کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے رتن سے کہا، "جی ہاں۔"

"ان کا نام مس سوشیلا ہے۔"

بھولا ناتھ چلّایا، "کیا آپ کو اس کے پاگل ہونے میں اب بھی کوئی شبہ ہے؟"

ڈاکٹر چکبست نے بھولا ناتھ کو جھڑک کر رتن کو جواب دیا، "جی ہاں، اس کا نام سوشیلا ہے۔"

"تقریباً چار مہینے کا عرصہ ہوا مس سوشیلا اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ کشمیر تشریف لے گئی تھیں۔"

بھولا ناتھ نے پھر شور مچایا، "ڈاکٹر صاحب آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ کیا اس دیوانے نے آپ پر جادو کر دیا جو آپ اسے پکڑاتے نہیں۔ یہ مجھ سے یہی کہتا تھا کہ تمہاری بیٹی سوشیلا سے میری ملاقات ہوئی تھی۔"

ڈاکٹر نے بھولا ناتھ سے کہا، "اگر آپ خاموش نہ رہیں گے تو میں اپنے آدمیوں کو حکم دوں گا کہ وہ آپ کو پکڑ کر پائپ کے نیچے بٹھا دیں گے۔" یہ کہہ کر وہ رتن کی جانب مخاطب ہوا اور بولا، "جی ہاں، سوشیلا کشمیر گئی تھی۔"

رتن نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا، "میں نہایت ادب کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی غلامی میں قبول فرمائیے۔"

ڈاکٹر چکبست نے متحیّر ہو کر پوچھا، "کیا میں اس وقت مسٹر رتن ناتھ رینہ سے گفتگو کر رہا ہوں؟"

رتن نے ہاتھ جوڑ کر جواب دیا، "جی ہاں۔"

ڈاکٹر نے رتن کو اپنے سینے سے لگا لیا اور کہا، "مجھے تو آپ کے خط کا انتظار ہی رہا۔ سوشیلا اور اس کی ماں دونوں آپ کو بہت یاد کرتی ہیں۔"

بھولا ناتھ نے اپنے ہاتھوں کو ملنا شروع کیا۔ ڈاکٹر نے پلٹ کر دیکھا اور پوچھا، "کیا معاملہ ہے؟"

بھولا ناتھ نے جواب دیا، "کچھ نہیں اپنے ہاتھ مل رہا ہوں۔"

"آخر کیوں؟"

"میری انگلیوں کے درمیان ایک چیز ہے۔ جو مجھے پریشان کر رہی ہے۔"

"کیا ہے۔ دیکھوں۔"

"آپ کو نظر نہ آئے گی۔ صرف میں دیکھ سکتا ہوں۔"

"آپ کو کیا چیز نظر آ رہی ہے؟"

"اپنے بھانجے کی دولت۔ خدا کا شکر ہے کہ میرا ایمان محفوظ ہے۔ یہ دولت آپ کی بیٹی اور داماد کو مبارک رہے۔"

اتنے میں ڈاکٹر صاحب کی لڑکی سوشیلا کسی ضرورت سے اپنے باپ کے پاس آئی۔ رتن کو دیکھ کر ٹھٹھکی۔ چہرے پر سرخی دوڑ گئی۔ عالم محویت میں آگے بڑھی۔ رتن کے قریب پہنچ کر آواز دی، "رتن بابو!"

رتن نے سر اٹھا کر دیکھا۔ سامنے وہ کھڑی تھی جس کی محبت نے اسے دیوانہ بنا رکھا تھا۔ جواب دینے کی کوشش کی۔ مگر ہونٹ ہل کر رہ گئے۔ سر چکرایا۔ دل کی حرکت تیز ہوئی۔ منہ سے چیخ نکلی اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

رتن کو مکان کے اندر پہنچایا گیا۔ پانچ چھے دن شدید بخار میں مبتلا رہا۔ ہذیانی کیفیت طاری رہتی تھی۔ بے ہوشی میں چلاتا تھا، "ڈاکٹر صاحب، آپ کی لڑکی سوشیلا ہے۔ میں اس کے ساتھ شادی کرنی چاہتا ہوں۔"

سوشیلا اور اس کی ماں نے بہت محنت سے تیمارداری کی۔ خدا خدا کر کے بخار اترا اور بخار اترنے کے ساتھ ہی وہ مکمل طور سے تندرست ہوگیا۔ ڈاکٹر چکبست نے اس کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔ دونوں عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

پنڈت بھولا ناتھ اس دوران میں واقعی پاگل ہو گئے۔ ڈاکٹر چکبست ان کا علاج نہ کر سکے۔ ان دنوں وہ لاہور کے پاگل خانے میں بند ہیں۔ ان کی ہتھیلیاں اور انگلیاں ہر وقت لہولہان رہتی ہیں۔ دونوں ہاتھوں کو دیواروں پر خوب رگڑتے ہیں۔ جو چیز بھی مل جائے اس سے انگلیوں اور ہتھیلیوں کو کھرچتے ہیں۔ جب کوئی پوچھتا ہے، "یہ کیا کر رہے ہو؟" تو قہقہہ لگا کر جواب دیتے ہیں، "میرے ہاتھوں میں رتن کی دولت بھر گئی تھی، اُسے صاف کر رہا ہوں۔" اس کے بعد شور مچاتے ہیں، "میں ایمان دار آدمی ہوں مجھے رتن کی دولت نہیں چاہیئے۔"







معلومات

جُذام یعنی کوڑھ ہندوستان میں ۱۹۳۸ء میں جو تحقیقاتی کمیشن کوڑھ کی بیماری کی تحقیقات کے لیے مقرر ہوا تھا اس نے حسب ذیل باتیں معلوم کی تھیں:۔

(۱) یہ کہ کوڑھ نہ تو آتشک ہے اور نہ سل، البتہ اتنا ضرور ہے کہ سل کے ساتھ اسے کچھ مشابہت اور مماثلت ضرور ہے۔

(۲) کوڑھ ماں باپ سے اولاد کو ورثے کے طور پر نہیں ملتی۔ چوں کہ کوڑھی عام طور پر لاولد ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ان کا مرض ان ہی کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ (۳) یہ کہ یہ مرض متعدی ہے، چھوت سے بھی ہو سکتا ہے اور جسم میں پیوست ہو کر بھی۔ لیکن اس کے پھیلنے کا یہ ذریعہ نہیں ہے۔ (۴) یہ کہ کوڑھ کسی قوم یا ذات کے ساتھ مخصوص نہیں، نہ کسی خاص غذا کے استعمال سے اس کا تعلق ہے اور نہ آب و ہوا کی کیفیات اس کے پیدا ہونے کا باعث ہوتی ہیں۔ (۵) جو اسباب کہ جسم میں اس مرض کی قبولیت کی استعداد پیدا کر دیتے ہیں وہ افلاس، خراب غذا اور حفظان صحت کے قواعد کی طرف سے بے پروائی ہیں۔ اور (۶) یہ کہ یہ مرض از خود چند حالات کے اجتماع سے پیدا ہو جاتا ہے جن کے باہمی روابط ہنوز نامعلوم ہیں۔

تحقیقات کے ان نتائج کی بنا پر کمیشن نے مریضوں کو الگ رکھنے کی سفارش نہیں کی۔ ان کی سفارشات حسب ذیل تھیں:۔

(۱) کوڑھیوں کو ممانعت کر دی جائے کہ وہ کھانے پینے کی چیزیں فروخت نہ کیا کریں نہ اس قسم کے پیشے جیسے کہ حجام اور دھوبی کا پیشہ اختیار کریں۔ (۲) کوڑھیوں کا ایک مقام پر مجتمع ہونا ممنوع قرار دیا جائے۔ آوارہ گرد کوڑھیوں کو بھیک مانگنے کی اجازت نہ ہو۔ ان کے لیے ایسی سواریوں میں بیٹھنا ممنوع ہو کہ جو عام استعمال میں رہتی ہیں اور انہیں ایسے مقامات پر جانے کی بھی اجازت نہ ہو جہاں عوام جاتے آتے ہیں۔ (۳) جو کوڑھی ان قواعد کی پابندی نہ کریں۔ ان کے لیے لازمی ہوگا کہ وہ کوڑھی خانوں میں رکھے جائیں جو اسی مطلب کے لیے شہروں کے قریب بنائے جائیں گے۔

اچھی پرورش پانے والوں کے لیے دودھ کا استعمال اسکولوں میں بچوں کو دودھ پلانے کی تجویز غالباً ان تمام تجاویز میں بہترین ہے جو اسکول جانے والے بچوں کی صحت درست کرنے کے لیے اس ملک میں کی گئی ہیں۔ بڑے بڑے مستند اور اہل الرائے ڈاکٹر اس بات پر متفق ہیں کہ ہر انسان کی غذا میں اگر وہ معقول اور مفید غذا ہے تو روزانہ دس چھٹانک دودھ شامل ہونا چاہیئے۔ اس بیان کی بنا پر یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہر بچے کو جس میں جسم کے نہ بڑھنے کے آثار نظر آئیں روزانہ حصے سے دگنا دودھ ملنا چاہیئے۔

گنجے سر لندن کے اخبار نیو اسٹیٹس مین اینڈ نیشن میں البرٹ گریفن نے حال میں ایک مضمون شائع کرایا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ ڈاکٹروں کے لیے گنجے سر ایک ہزار پونڈ سالانہ کی آمدنی کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ بہت سے ڈاکٹر جن کا مطب اچھا نہ چلتا ہو۔ بڑی خوشی سے اپنے سر کے گنجے ہونے کے لیے ایک معقول رقم خرچ کر دینے کو تیار ہو جائیں گے۔

جو کچھ کہ ڈاکٹروں کے متعلق کہا گیا ہے تقریباً تمام پیشہ وروں اور دوسرے لوگوں کے متعلق بھی صحیح ہے۔ گنجے سر کو دیکھ کر ہمیشہ یہی خیال ہوتا ہے کہ یہ شخص بہت عقلمند ہے۔ اور تجارت کے کاروبار میں گنجا سر گاہکوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جو لوگ کہ قیافہ دیکھ کر لوگوں کے متعلق رائیں قائم کیا کرتے ہیں۔ ان پر گنجے سروں کا بڑا اثر ہوتا ہے۔

مردوں میں گھر کے چھوٹے بچے بڑے گنجے سر کی بدولت بہت سے فائدے حاصل رہتے ہیں۔ یہ سر کا گنج ہی اس کی صورت ایک قیافہ شناس کی اور شخص کی سی بنا دیتا ہے اور اسی چیز سے وہ لطف اٹھاتا ہے۔ اگر اس کے سر پر بالوں کا جھنڈ کھڑا ہوتا تو یقینی طور پر اس کی عزت اتنی نہ ہوتی۔ جب وہ اپنے گنجے سر کا پسینہ رومال سے پونچھتا ہو تو اس کی یہ حرکت گھر بھر کے دلوں میں محبت آمیز خیالات پیدا کر دیا کرتی ہے۔
عورتوں کے سروں کے گنج کے متعلق رائے زنی دشوار ہے۔ ایسی عورت کہ جس کے سر پر بال نہ ہوں نہ کبھی دیکھی نہ سنی۔ البتہ مردوں کے متعلق تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر بغیر بالوں کے ایسے سر آج دنیا سے ناپید ہو جائیں کہ جن کے سروں سے ان کی سیرت کی مضبوطی عیاں ہو اور سر کے نشیب و فراز صاف طور پر نمایاں ہوں تو دنیا یقیناً خسارے میں رہے گی۔

ہندوستان میں سگرٹ نوشی ہر سال ہندوستان کے لوگ سات ارب ساٹھ لاکھ سگرٹ پی جاتے ہیں۔ لیکن سگرٹ تو ہندوستان میں کم پیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دیسی تمباکو پینے کے اور ذریعے ہیں اور ہندوستانی ان ہی کے زیادہ عادی ہیں۔ مثال کے طور پر بیڑیوں کو لے لیجے۔ بیڑیاں ایک خاص قسم کے خشک پتے کی بنائی جاتی ہیں جسے موڑ کر مخروطی شکل دے دی جاتی ہے۔ لوگ ان پتوں کو حیرت انگیز تیزی کے ساتھ لپیٹتے رہتے ہیں۔ اس میں تمباکو کا چورا بھرا جاتا ہے۔ غالباً دنیا میں اس سے زیادہ سستا اور کوئی طریقہ تمباکو پینے کا نہیں ہے۔ چار آنے میں سو بیڑیاں خریدی جا سکتی ہیں۔

آسان ورزشیں لوگ عام طور پر اس بات کا خیال نہیں رکھتے کہ ہمارے جسم کے اندرونی عضلات کو بھی موٹا کرنے کے لیے اسی قدر ورزش کی ضرورت ہوتی ہے جتنی کہ ہاتھ پاؤں کے عضلات کو۔ سادہ طور پر جسم کو تاننے والی حرکتیں جو کہ پیٹ کے عضلات کو تانتی ہیں اور اوران کو حجاب حاجز تک اونچا اُٹھا دیتی ہیں، صبح و شام کرنی چاہئیں۔ حتیٰ کہ بالکل معمولی سی سانس لینے کی حرکت جس میں کہ حجاب حاجز اوپر کو اٹھ جائے اور پھر اس طرح ہوا کو باہر نکالنا کہ حجاب حاجز نیچے کو گرنے نہ پائے بھی بہت مفید ہے اگر صبح کو بستر سے اُٹھنے سے قبل یا رات کو سونے سے پہلے کر لی جائے۔
ان ورزشوں کے علاوہ ہمیں روزانہ چہل قدمی کی ضرورت ہے۔ چہل قدمی ایک ایسی ورزش ہے کہ جس میں جسم کا قریب قریب ہر عضلہ حرکت میں آجاتا ہے، اور غذا کے ہضم میں اس سے یہ مدد ملا کرتی ہے کہ اس کی وجہ سے ہمارے پیٹ کے تمام عضلات جسم کے باقی عضلات کے ساتھ ساتھ باقاعدگی سے اپنا کام کرنے لگتے ہیں۔ بیس منٹ روزانہ چہل قدمی اور ہفتے وار "سیل" (شہر سے باہر باغوں وغیرہ میں تفریح کو لے جانا)، جسم کے اُن عضلات کا کام درست اور باقاعدہ کر دینے میں بہت مدد دے گی جو بدن سے فضلات کو خارج کرتے ہیں۔

نشست و برخاست کے طرز کے اثرات بہت ہی تھوڑے لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ اپنی نشست و برخاست کو صحیح

رکھنے کا ان کی آنتوں کے فعل پر کس قدر گہرا اثر پڑا کرتا ہے۔ بہت سی باتوں میں ایک ہی کا اگر ذکر کیا جائے تو وہ یہ ہے کہ فرصت کے اوقات میں یا کام میں مصروف ہونے کی حالت میں اگر ہمارا طرز نشست و برخاست صحیح نہیں ہے تو ہماری قولون (بڑی آنت) اور دوسری آنتیں بل کھا کر دوہری ہو جاتی ہیں اور اس طرح فضلے کو گزرنے کے لیے آسانی سے راستہ نہیں ملتا۔ نشست و برخاست کا صحیح طرز یا آسن یہ ہے کہ کولہوں کی ہڈیوں کے زیرین حصّے پر پیٹ اور اس کے اندر کے اعضاء کو متوازن کر دیا جائے۔ اِسی طرح سینہ اور اس کے اندرونی اعضا پیٹ پر ٹکے رہیں، اور سر سینے پر۔ اس طریق پر ریڑھ کی ہڈی بھی سیدھی رہے گی اور تمام جسم بھی سیدھا رہے گا۔

اگر ہم اس طرح بیٹھیں، اسی طرح کھڑے ہوں اور اسی طرح چلیں پھریں کہ ہماری کمر یا پیٹھ جھکی نہ رہا کرے تو ہماری آنتوں کی فضلہ خارج کرنے والی حرکات کو انجام دہی میں پوری آسانی اور پوری امداد مل سکتی ہے۔ اور جسم سے فضلات کا باقاعدہ اخراج ہماری تن درستی کے قائم رکھنے کے لیے سب سے زیادہ ضروری چیز ہے۔

حسب خواہش لڑکے یا لڑکیاں پیدا کرنا جاپان کے اوساطبی کالج کے پروفیسر ڈاکٹر کتازنے ایک اپنا نظریہ شائع کرایا ہے کہ ماں کے پیٹ میں جب بچّہ ہو تو اُسے حسب مرضی نر یا مادہ بنایا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر کتازخون کی اس کیفیت کے ماہر خصوصی ہیں کہ جس میں خون کے اندر تیزابیت بڑھ جاتی ہے اور اسی چیز کے مطالعے کے ضمن میں اُنھوں نے سالہا سال تک تجربے کیے ہیں کہ ماں کے خون کی اس کیفیت کا جنین (پیٹ کا بچّہ) کے نر یا مادہ ہونے کیا اثر ہوتا ہے۔ اپنے ان تجربوں سے انہیں یہ بات معلوم ہوئی کہ جن حاملہ خرگوشنیوں کو غذا میں کیلسیم (چونا) ملتا رہا ان کے نر بچّے زیادہ پیدا ہوئے اور جن کو غذا میں میگنیشیم زیادہ دیا گیا، ان کے مادہ اولاد زیادہ پیدا ہوئی۔

ان کے تجربوں سے معلوم ہوا کہ جن خرگوشوں کو ایسی غذائیں کہ جن میں کیلسیم بہ کثرت ہوتا ہے مثلاً دودھ، سبز ترکاریاں اور پھل بہ کثرت کھلائے گئے اُنھوں نے ہر ایک مادہ بچّوں کے بالمقابل پہلی بیاہت پر ۱۳۳، دوسری بیاہت پر سو کے مقابلے میں ۱۰۸ اور تیسری بیاہت پر سو کے مقابلے میں ۱۹۳ نر بچّے دیے۔ جن خرگوشوں کو خوراک میں گوشت یا ایسی دوسری غذائیں کہ جن میں میگنیشیم زیادہ ہوتا ہے، بہ کثرت دی گئیں، ان میں پہلی مرتبہ ایک سو مادہ بچّوں کے بالمقابل صرف ستّر، دوسری مرتبہ سو کے مقابلے میں صرف ساٹھ اور تیسری مرتبہ سو کے مقابلے میں صرف ۵۷ نر بچّے پیدا ہوئے۔

اس نظریے کا اطلاق انسانوں پر کر کے ڈاکٹر کتازنے اعلان کیا ہے کہ اگر کوئی حاملہ عورت استقرار حمل سے اندازاً پندرہ دن پیشتر سے پندرہ دن بعد تک ایسی غذاؤں کا استعمال کرے کہ جن میں میگنیشیم کی مقدار زیادہ ہوتی ہے تو اس کے لڑکی پیدا ہوگی۔ غذا کا میگنیشیم

تیزابی کیفیت پیدا کر کے جنین کو مادہ بنا دے گا۔ ڈاکٹر کتازکا مقولہ یہ بھی ہے کہ اس طرح نر یا مادہ بن جانے کے دو ماہ بعد ماں دوسری قسم کی غذائیں کھا سکتی ہے۔

ڈاکٹر کتاز کہتے ہیں کہ عموماً امیر گھرانوں میں لڑکیاں زیادہ پیدا ہوتی ہیں اس کا باعث یہی ہے کہ امیر عورتوں کی غذا میں گوشت اور ایسی ہی دوسری چیزوں کا جزو بہت زیادہ ہوتا ہے کہ جن میں میگنیشیم بہت ہوتا ہے اور کیلسیم بہت کم۔ خوراک میں میگنیشیم کی زیادتی خون میں تیزابیت پیدا کر کے کیلسیم کی کمی رونما کر دیتی ہے۔

خراب دانت کند ذہنی کا سبب ہوتے ہیں ۔ ایک مشہور مقولہ ہے جو بہت سے اُستادوں کی زبان پر ہے کہ کند ذہن اور بے پروا طالب علموں کی دماغی حالت اس قدر اچھی ہو جاتی ہو کہ وہ ہوشیار طالب علموں میں شمار ہونے لگیں۔ اگر صرف ان کے دانتوں کی ٹھیک طرح دیکھ بھال کر لی جائے۔ اگر آپ نے اپنے بچے کے دانتوں کا امتحان نہیں کرایا ہو اور تعلیم میں بھی پیچھے ہو تو ضرور اس مقولے پر عمل کیجیے۔ ہمارا دماغ ایسی حالت میں، کہ ہمارے بدن میں برابر سڑے ہوئے دانتوں کا زہر بھرتا ہے۔ چاق و چوبند نہیں رہ سکتا اور نہ سبق کی طرف توجہ کر سکتا ہے۔ سڑے ہوئے دانت، یہ بھی ممکن ہے کہ اس قدر گل جائیں کہ بچہ اپنی خوراک ٹھیک طور پر چبا نہ سکے۔ ایسی حالت میں وہ غذا کو بغیر چبائے نگل لیا کرتا ہے۔ بچوں کے سوء ہضم کا یہ ایک خاص سبب ہے۔ اس سبب سے بچے چڑچڑے اور بدمزاج ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں بچے نہ تو اپنے اسکول ہی کا کام کرتے ہیں اور نہ کھیل میں خوش ہوتے ہیں۔ اگر دانتوں کو سڑنے اور گلنے سے محفوظ رکھنا مقصود ہے تو مندرجہ ذیل قاعدوں کی پابندی لازمی ہے۔

(۱) ہر مرتبہ کھانا کھانے کے بعد دانتوں کو برش سے مانجھنا چاہیئے۔

(۲) پھل اور دوسری قسم کی غذائیں ضرور کھانی چاہئیں جن کو اچھی طرح چبانا پڑتا ہو۔ اس سے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور اچھی حالت میں رہتے ہیں۔ نرم غذائیں دانتوں کو جلدی سے خراب کر دیتی ہیں۔

(۳) ہر چھ مہینے بعد کسی دانتوں کے ڈاکٹر کو دانت دکھا دینے چاہئیں۔ اس طرح بہت سی وہ خرابیاں شروع ہونے سے پہلے ہی روکی جا سکتی ہیں جن کا بعد میں علاج بہت دشوار ہو۔

(۴) بچوں کو اس قسم کی غذائیں دینی چاہئیں جن سے کہ دانت بنتے ہیں، مثلاً دودھ، سبز ترکاریاں، پھل اور مچھلی کا تیل۔

(۵) بچے کو برش سے دانت مانجھنے کا صحیح طریقہ سکھا دینا چاہیئے اور اسے باقاعدہ دانت صاف کرنے کی عادت ڈال دینی چاہیئے۔

(۶) بچوں کو مختلف بیماریوں سے بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اس بات پر نگاہ رکھنا چاہیئے کہ بچہ کافی ورزش کرتا ہے اور کافی دیر تک سوتا ہے۔

ان قواعد کی اگر پابندی کی جائے تو دانت مدت العمر قائم رہ سکتے ہیں۔



جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

(۱) تخم سرس سائیدہ صبح سویرے ایک ماشہ پھانک کر اوپر سے گائے کا دودھ پی لیا جائے۔ صرف تین چار روز کا استعمال کافی ہے۔ اس دوا سے اختلاج قلب کی شکایت دُور ہو جاتی ہے۔

(۲) صبح سویرے سورج نکلنے سے پہلے دو رتی کونین پھانک کر اوپر سے گائے کا دودھ پی لیں۔ اول ہی روز یا دوسرے روز آدھے سر کا درد دور ہو جائے گا۔

(۳) تخم کشنیز ایک تولہ چلم میں رکھ کر اور کش کھنچوائیں۔ خناق کے لیے یہ تدبیر بڑی مفید ثابت ہوتی ہے۔ اجوائن کے کش بھی خناق کے لیے مفید ہیں۔

(۴) تیزاب نمک ایک تولہ، تیزاب سرکہ (ایسی ٹک ایسڈ) ایک تولہ اور آدھ سیر شکر سفید کو آدھ سیر پانی میں ملا کر شربت کا قوام تیار کریں۔ خوراک دو ماشے سے پانچ ماشے تک دن میں تین مرتبہ۔

فوائد:۔ قے، دست، بدہضمی، ترش ڈکاروں کا آنا، درد سر، نفخ شکم، پیاس کی زیادتی اور ہیضے کے لیے یہ شربت بہت مفید ہے۔

(۵) تخم سرس سائیدہ ایک تولہ اور پرمینگنیٹ پوٹاش ایک ماشہ لے کر کوٹ چھان لیں۔ اور دن میں دو مرتبہ دو دو گھنٹے بعد نسوار لیں۔

فوائد:۔ درد سر، نزلہ اور زکام کے لیے یہ نسوار بہت مفید ہے۔

پائیریا کا مجرب علاج

جناب حکیم نور احمد صاحب گلچین، کرنال

آج پائیریا عام طور پر پھیل رہا ہے۔ خود مجھے بھی چائے نوشی کی زیادتی سے یہ شکایت ہو گئی تھی۔ بہت سے نسخے استعمال کیے مگر عارضی فائدے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ ذیل کا نسخہ، جو بہت مفید ثابت ہوا ہے، رفاہِ عام کے لیے شائع کر رہا ہوں۔

نسخہ:۔ ٹنکچر آیوڈین، ٹنکچر مر اور گلیسرین ایک ایک تولہ لے کر ملائیں۔ پھر اس میں توتیائے سبز بھون اور پیس کر ایک ماشہ حل کر کے دن میں کئی بار لگائیں۔ لیکن ہائیڈروجن پراوکسائڈ سے پہلے دانتوں کو صاف کر لیں۔

فوائد :- چند روزہ استعمال سے دانتوں کی جڑیں اور مسوڑھے نہایت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ پائیریا کو ریلیف کے لیے کیلشیم فاسفیٹ (چونے کا پانی) انار، انگور، سنترہ، آم اور ٹماٹر وغیرہ استعمال کرنے چاہئیں۔ تاکہ حیاتین "ج" کا خون میں اضافہ ہو سکے۔ پائیریا اس حیاتین کی کمی سے ہوتا ہے۔

اورنگ زیبی کا مجرب علاج

ازجناب غلام محمد صاحب بھٹی، گورداسپور

کئی سال گزرے میرے ہاتھوں پر یہ پھوڑا ہوا۔ میرے ایک عزیز حکیم بشیر احمد صاحب نے علاج کیا۔ چوں کہ نسخے خود میں نے تیار کیے تھے۔ اس لیے مجھے اس کے اجزا یاد ہیں، جنہیں میں نیچے لکھتا ہوں :-

مرہم کا نسخہ :- سبز ریٹھہ ۲ عدد۔ سرخ مرچ ۲ عدد، جالا بیری ۶ ماشے، اونی کمبل کا پرانا ٹکڑا (مقرّض) ۶ ماشے، نوشادر ۳ ماشے، نیلا تھوتھا ۱ ماشے، تخم سرسوں ۲ تولے، ویزلین زرد ۲۰ تولے۔ (ترکیب) پہلے ویزلین کو تام چینی کے برتن میں گرم کریں پھر سبز ریٹھہ اور سرخ مرچ کوٹ کر اور جالا بیری، کمبل کا ٹکڑا اور سرسوں کے بیج بھی اس میں ملا دیں۔ ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب سب چیزیں جل کر سرخی مائل سیاہ ہو جائیں تو نوشادر اور نیلا تھوتھا باریک پیس کر ملا دیں اور اسی وقت نیچے اُتار لیں۔ پھر دوا کو خوب کھرل کریں تاکہ سب اجزا حل ہو جائیں۔ مرہم تیار ہے۔ برابر سات دن تک استعمال کریں۔ پھائے پر لگا کر پھوڑے پر لگائیں اور اوپر سے روئی رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ اس کے بعد زخم پر یہ مرہم لگائیں۔

ویزلین زرد ۲ تولے، اکھتیول ۱ تولہ، دونوں کو ملا لیں اور اوپر کی ترکیب کے مطابق پانچ چھ دن تک لگائیں۔ بحیثیت ایک طبیب کے نہیں بلکہ خدمتِ خلق کے طور پر کئی شخصوں کو یہ مرہم استعمال کرا چکا ہوں۔ بہت مفید ثابت ہوئے۔ پہلے مرہم کے استعمال سے بعض دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ پھوڑا بہت اُبھر آیا۔ کنارے موٹے ہو گئے۔ لیکن دوسرے مرہم سے قطعی آرام ہو گیا۔ بعض مریضوں کو پہلے ہی مرہم سے فائدہ ہو گیا۔ آپ تجربہ کریں، انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

درخت بیری کی ٹہنیوں پر مکڑی کی قسم کا جانور جالا تن لیتا ہے اور ایک گچھا سا بن جاتا ہے۔ یہی گچھا اس نسخے میں ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم۔ آر۔ اے۔ ایس۔ آنریری مجسٹریٹ جودھپور

اکسیر چشم مصری کوزہ بیکانیری ۶ ماشے، ترپھلا ۶ ماشے، سمندر جھاگ ۶ ماشے، کبابہ ۶ ماشے، سرمہ سفید ایک تولہ، سنگ بصری ۶ ماشے، قلمی شورہ مصفیٰ ۶ ماشے، نمک شیشہ ۳ ماشے، ہلدی ۳ ماشے، رسوت ۳ ماشے، افیون ۲ رتی، زعفران ۴ رتی، لیموں کے بیج ۳ ماشے، ریوند چینی ۳ ماشے، زیرہ سفید ۲ ماشے، پھٹکری بریاں ۳ ماشے، الائچی خورد ۲ ماشے، مرچ سفید ایک ماشہ، کشتہ جست ا تولہ، کافور بھیم سینی ۳ ماشے، امیران چینی ۳ ماشے۔ سب دواؤں کو پہلے باریک پیس لیں۔ اس کے بعد ان کو پورے ایک ہفتے تک عرق گلاب دو آتشہ میں کھرل کریں۔ پھر کسی صاف شیشی میں بھر لیں اور رات کو سوتے وقت چاندی یا سونے کی سلائی سے آنکھوں میں لگا لیا کریں۔

فوائد:۔ ضعف چشم، دھند، ظفرہ، سبل، سفیدی اور آنکھوں کی جلن کے لیے یہ سرمہ واقعی اکسیر چشم ہے

اکسیر اُم الصبیان جند بیدستر ۲ ماشے، مصطگی ۳ ماشے، صبر سقوطری ۳ ماشے، مبا شیر ۳ ماشے، پودینہ خشک ۲ ماشے، افیون ۱ رتی، زعفران دو ماشے۔ سب چیزوں کو عرق گلاب اور کیوڑہ میں کھرل کر کے مونگ برابر گولیاں بنائیں۔ اور دن میں دو تین بار دودھ میں گھس کر دیں اگر قبض ہو تو پہلے روغن ارنڈی سے پیٹ کی صفائی کرا دیں۔

فوائد:۔ بچوں کی مرگی کو دُور کرنے کے لیے عجیب دوا ہے۔

جناب حکیم توفیق احمد خاں شروانی، ریاست اندور

حبِ مروارید مروارید ناسفتہ ۴ رتی، زہر مہرہ خطائی، حجر الیہود، نارجیل دریائی، پوست ہلیلہ زرد، مغز کنول گٹہ، طباشیر کبود، دانہ ہیل خورد، زرِ ورد ہر ایک ۲ ماشے لے کر کوٹ چھان لیں، اور مونگ برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک ایک گولی صبح دوپہر اور شام کو دودھ میں گھس کر دیں۔ ایک سال سے دو سال تک کی عمر کے بچوں کو ایک ساتھ دو دو گولیاں بھی دے سکتے ہیں۔

فوائد: یہ گولیاں بچوں کی کمزوری، بدہضمی، قبض، بخار، پیاس، سبز دست دستے اور دانتوں کی کمزوری کو دُور کرتی ہیں۔

بچوں کے لیے چٹنی طباشیر کبود، رب السوس، مغز کنول گٹہ، تخم بارتنگ، زرِ ورد ہر ایک چار ماشے، دانہ الائچی خورد ۲ ماشے، زہر مہرہ خطائی ۲ ماشے، بادیان بریاں ۴ ماشے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور تین ماشے یہ دوا شربت انار اور شربت نیلوفر ہر ایک ۶،۶ ماشے میں ملا کر چٹائیں۔ **فوائد:۔** یہ نسخہ بھی مندرجہ بالا فوائد رکھتا ہے۔

حبِ دمہ نوشادر، گیرو اور طوطیا سبز ایک ایک تولہ لے کر مغز گھی کوار میں دو دن تک کھرل کریں۔ پھر مونگ برابر گولیاں بنا لیں چار پانچ برس کے بچوں کو ایک گولی اور بڑوں کو دو گولیاں نہار منہ کنکنے پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد: تین دن کے استعمال سے مادہ بلغم بذریعۂ قے یا اسہال خارج ہو کر سکون ہو جاتا ہے۔ مجرب و آزمودہ نسخہ ہے۔ غذا میں دال مونگ اور گیہوں کی روٹی دیں۔ اور ارد کی دال، تیل اور ترشی سے پرہیز کرائیں۔

جناب نرنجن دیو صاحب وید، ڈیرہ غازیخاں

اکسیر فولاد برادہ فولاد ۱۰ تولے، دوغ ترش گاؤ ۱۰ تولے، سرکہ انگوری خالص ۱۰ تولے، رس جامن تازہ ۱۰ تولے، ترپھلا ۲۰ تولے، الائچی خورد کوفتہ ۵ تولے، گوکھرو، کچلہ سوہن کردہ، گلو دو دو تولے۔

ترکیب تیاری: پہلے کسی لوہے کی کڑاہی کو خوب اینٹ وغیرہ سے صاف چمک دار بنائیں۔ پھر اس میں برادہ فولاد و دوغ و سرکہ و رس جامن ڈال دیں، اور باقی اجزا بھی کوٹ چھان کر شامل کر کے رکھ چھوڑیں۔ اور دن میں تین دفعہ لوہے کی موصلی سے کڑاہی کی دواؤں کو خوب ملا دیا کریں۔ آٹھ دن کے بعد کڑاہی میں گائے کا دودھ ۱۲ سیر اور ڈال دیں۔ تین گھنٹے بعد تمام سیال کو کسی قرع انبیق میں ڈال کر تین سیر عرق کشید کریں۔ اور اس عرق میں رتن جوت دو تولے ڈال کر دو گھنٹے رکھ دیں۔ پھر صاف کر کے چار سیر قند میں شربت کا قوام بنالیں۔

ترکیب استعمال: یرقان کے لیے یہ شربت دو تولے چھاچھ میں ڈال کر پئیں، اور ورم جگر کے لیے ۲ تولے شربت فولاد ہمراہ آب برگ کاسنی سبز و آب مکو سبز مروق ۱۰ تولے کے ساتھ دیں۔ قوت باہ کے واسطے ہمراہ عرق ابریشم یہ شربت دینا چاہیئے۔ جریان کے واسطے شربت فولاد ہمراہ لعاب بہدانہ دیں۔ تلی کے واسطے شربت فولاد ایک تولہ، تیزاب گندک ۳ بوند، تیزاب شورہ ۲ بوند، عرق بادیان ۱۰ تولے میں ملا کر دیں۔

فوائد: یہ شربت مقوی اعصاب، مولد خون صالح اور دافع یرقان ہے۔ موسم گرما و سرما میں بے کھٹکے استعمال کر سکتے ہیں۔ جریان کو دور کرتا ہے۔ وہ لوگ جو خزانۂ منی جلق سے ضائع کر چکے ہیں، انہیں لازم ہے محرک باہ دواؤں سے پہلے یہ شربت استعمال کریں۔

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی "فاضل الطب والجراحت" کھاتولی

زکام

(۱) سہاگہ ۵ رتی
نمک طعام ۵ رتی

اس سیال سے ناک کو دھونا نہایت مفید ہے۔ زکام میں ناک کی جھلی میں سوزش ہو جاتی ہے اس لحاظ سے مقامی علاج کو فراموش نہ کرنا چاہیے۔

(۲) سوڈا بائی کارب ½ درم
نمک طعام ½ "
سہاگہ ½ "
شکر سفید ۱ "
پانی ۲۰ اوقیہ

اس سیال سے ناک دھونا چاہیے۔

(۳) نمک طعام ۱ درم
بورۂ ارمنی ½ "
گرم پانی ۸ اوقیہ

اس دوا سے ناک کو اندر سے اچھی طرح دھونا چاہیے۔

(۴) روغن پودینہ ۳ بوند
گھی ۲ تولے

بشکل مرہم ناک میں لگائیں۔

زکام استعدادی (الرجک کرائزا)

زعفران ۲ ماشے
عاقرقرحا ۳ "
دارچینی ۲ "
قرنفل ۲ "
شنگرف ۱ ماشہ
اجوائن خراسانی ۲ ماشے
جائفل ۳ "
افیون ۱ ماشہ

مونگ برابر گولیاں بنالیں اور دن میں دو بار دیں۔ اس نسخے میں "تسمم ذاتی" اور "استعداد حس" کی خاص رعایتیں موجود ہیں۔

التہاب البلعوم (سوزش حلق)

پوست انار نیم کوفتہ ۵ تولے
قرنفل ایک درم
پانی ۲۰ اوقیہ

پندرہ منٹ تک جوش دیں۔ اس کے بعد چھان کر اور پھٹکری ایک درم شامل کر کے غرغرے کریں۔

نوٹ:۔ اگر مریض کو خشک کھانسی کی شکایت ہو اور آپ نے حلق کی طرف توجہ نہیں کی ہو تو تشخیص و تجویز میں غلطی کا سخت اندیشہ ہے پینے کی دوا کے ساتھ مقامی استعمال کے لیے بھی مناسب دوا تجویز کریں۔

التہاب البلعوم

اصل السوس ۳ درم
نوشادر ۲ "

چنے برابر گولیاں بنائیں اور کبھی کبھی ان کا عرق چوسا کریں۔ التہاب نزلی میں مفید ہے۔

التہاب البلعوم

ست مازو ۲ درم
شہد ۱ "

بذریعہ پھریری حلق میں لگائیں

التہاب البلعوم مزمن

پھٹکری ایک درم
پانی ۲ اوقیہ

پانی میں پھٹکری کو حل کر کے غرارے کرائیں۔

التہاب الحنجرہ (لیرنجائٹس)

لوبان ۱ درم
گرم پانی ۴۰ تولے

بھاپ سونگھیں۔ اس مرض میں غرارے بیکار ہیں۔

التہاب الحنجرہ

ست پودینہ ۵ رتی
شہد خالص ۳ تولے

پھریری سے یہ دوا حنجرے میں لگائیں۔

التہاب لوزتین (ٹانسلائٹس)

پھٹکری ۲ درم
شکر سفید ۱ "
جوشاندہ مازو ۱۲ اوقیہ

غرارے کرائیں۔ باہر کی جانب حلق پر پلٹس استعمال کرائیں۔ نہایت مفید ثابت ہوگی۔ حلق کی شکایتوں میں حلق کا معائنہ نہ کرنا صحیح نہیں ہے۔

اتساع الشعب (برانکی ایکٹے سس)

رب السوس ۱ ماشہ
کاکڑا سینگی ۱ "
ست لوبان ۳ رتی

اتنی مقدار میں یہ دوا دن میں دو بار دیں۔

اتساع الشعب

موم زرد ۱ تولہ
لوبان ۱ "

چنے برابر گولیاں بنائیں اور صبح و شام دو دو گولیاں کھلائیں۔

سرفہ رطبہ (برانکوریا)

اصل السوس ۱ تولہ
نوشادر ۱½ ٹنکے
سہاگہ ۱ تولہ
دار فلفل ۱ "

سفوف بنالیں۔ خوراک ایک درم۔ اس مرض میں دافع تعفن اجزا کا لحاظ ضرور رکھیں۔

نوٹ:۔ یہ مرض بوڑھے آدمیوں کو ہوا کرتا ہے۔ کھانسی ٹھیر ٹھیر کر اٹھتی ہے۔ سانس بھی رکتا ہے۔ کھانسی کے ساتھ پتلا لیس دار اور چمکیلا بلغم بہت خارج ہوتا ہے۔

سعال متعفن

کریازوٹ ۱ درم
شربت زوفا ۸ اوقیہ

خوراک ایک چمچہ چار۔ دو یا تین مرتبہ دیں۔

نفخ الریہ (امفی سیما)

پوٹاس آیوڈائڈ ۲ درم
عرق پودینہ ۸ اوقیہ

خوراک ۲ درم۔ دن میں تین بار۔

نوٹ:۔ یہ مرض عموماً ادھیڑ عمر کے لوگوں کو ہوتا ہے اس میں بخار نہیں ہوتا۔ پھیپھڑوں کی لچک کم ہو جاتی ہے مریض کا تنفس تیز ہو جاتا ہے اور اس تیزی کی وجہ سے اس مرض کی موجودگی کا شبہ ہوتا ہے۔

ضیق النفس

فلفل سیاہ ۲ تولے

بھنگ دھتورہ ۸ تولے

بھنگ جوار ۸ "

بعدہ گھیٹ کر گولیاں بنائیں اور دو یا تین بار دیں

فشار الدم قوی (ہائی بلڈ پریشر)

شورہ قلمی ۵ رتی

شربت صندل ۲ تولے

پانی ۳ "

نوٹ :- آج کل عموماً لوگ اس مرض سے واقفیت رکھتے ہیں۔ اگر کوئی معالج اس عام فہم مرض کی حقیقت سے بے خبر ہے تو اس کی حالت قابل رحم ہے۔ یہ مرض بڑی عمر کے آدمیوں میں عموماً پایا جاتا ہے اور مرد بہ نسبت عورتوں کے اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ اگر کوئی معمر شخص درد سر یا دوران سر کی شکایت کرے اس کا سانس پھولتا ہو کانوں میں آوازیں آتی ہوں یا دماغی انتشار اور گھبراہٹ محسوس کرتا ہو تو ۹۵ فی صدی "ہائی بلڈ پریشر" سمجھئے۔ اس مقصد کے لیے بلڈ پریشر کا باقاعدہ ریکارڈ ایک آلے سے معلوم کیا جاتا ہے جس کو سفگمو مینو میٹر کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ استعمال بالکل آسان اور سادہ ہے۔ اس آلے کی ضرورت اور اہمیت اس لحاظ سے بھی ہے کہ اس کے ذریعے سے یقینی طور پر یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ مریض فشار الدم میں تو مبتلا نہیں ہے اور اگر ہے تو علاج کا کیا نتیجہ ظاہر ہو رہا ہے یعنی مریض رو بصحت ہے یا نہیں۔ اگر یہ آلہ موجود نہیں ہے تو نبض دیکھ کر فشار الدم معلوم کر لیجیے اس حالت میں نبض صلب اور عظیم ہوتی ہے۔ معمولی حالات میں اگر شریان النبض کو دبا کر دیکھا جائے تو وہ متصلہ ساختوں سے مل جاتی ہے اور بہت مشکل سے اپنی قریبی ساختوں سے ممتاز ہو سکتی ہے لیکن اس شکایت میں نبض انگلیوں کے نیچے بالکل ممتاز طور پر سخت ڈوری کی شکل میں محسوس ہوا کرتی ہے۔

مدرات اور معرقات کے علاوہ دست آور دوائیں بھی خون کا دباؤ کم کرتی ہیں۔ اس لیے فالج لقوہ وغیرہ کے مریضوں میں مسہلات کا استعمال بالکل اصولی ہے۔ ادویہ مسہلہ مائیت خون کو خارج کر کے خون کا دباؤ ہلکا کر دیتی ہیں۔ لیکن اس فائدے کو فوراً جلد حاصل کرنا چاہیے۔ ماء اللحم کا استعمال بھی درست ہے البتہ کبوتر یا مرغ کا شوربا نہ دینا چاہیے۔ گوشت کا استعمال نہایت سختی کے ساتھ اعتدال میں رکھنا چاہیے۔ تحریک پیدا کرنے والی اور نشاستہ والی چیزوں کے استعمال سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

اس مرض میں فصد سے اگرچہ عارضی نفع ہوتا ہے۔ لیکن دماغی عوارض میں اکثر اس سے تخفیف ہو جایا کرتی ہے۔ پھیپھڑوں کے تہیج حاد میں فصد نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ فصد کے لیے کسی مخصوص ورید کی فکر اور جستجو نہ کیجیے بلکہ بازو پر بندش باندھ کر کسی نمایاں ورید سے خون لیا جا سکتا ہے۔ مسئلہ دوران خون نے اس اشکال کو رفع کر دیا ہے۔ فصد کے لیے بازو کی بندش بتا دیتی ہے کہ وریدی خون ہاتھ پاؤں کی طرف سے مرکز (قلب) کی طرف جا رہا ہے۔ مسئلہ دوران خون جدید نظریہ نہیں ہے اس کو قدیم کتابوں سے ثابت کیا جا چکا ہے بہرحال بلڈ پریشر کی مفصل کیفیت معلوم کرنے کے بعد اگر آپ فالج یا سکتے کے مریض کے سر پر برف کی پوٹلی دیکھیں گے تو ذرا بھی حیرت نہ کریں گے۔ کیونکہ ان امراض کا بلڈ پریشر سے گہرا تعلق ہے۔

فشار الدم

ٹنکچر آیوڈین رٹیکی فائیڈ ۳ بوند

پانی ۳ تولے

بعد غذا پلائیں چند ہفتے بعد وقفہ بھی دے دیا کریں

نوٹ :- آیوڈائڈز بہترین شریانی مسکن ہیں۔ خون کو رقیق کرتے ہیں۔ نظام عصبی پر فائدہ بخش اثر کرتے ہیں۔ فشار دموی کم کرتے ہیں نیز فاسد مواد کو جذب کرتے ہیں اور اس طرح یہ انسدادی کیفیت رفع کر کے دوران خون میں مدد پہنچاتے ہیں۔

مرض اڈیسن

کلاہ گردہ سائیدہ ½ رتی

آب سنترہ ۳ تولے

یہ ایک خوراک ہے۔ چند روز کے بعد مقدار خوراک بتدریج بڑھائیں۔ اس مرض میں جاتین ج مفید ہے۔

عوظ مجوظی (ایکسآفتھلمک گائٹر)

کلاہ گردہ کا سفوف ½ رتی

غدہ جارۃ الدرقیہ کا سفوف ½ "

غدہ تیموسیہ کا سفوف ½ "

دن میں دو بار دیں۔ علاج بالاعضاء (آرگینو تھراپی) جدید انکشاف نہیں ہے۔ قرابادینیں اس قسم کے نسخوں سے بھری ہوئی ہیں۔ چناں چہ اطریفل غددی گلشیوں کا ایک خاص مرکب ہے جس میں غدد جنفیہ اہم جزو ہے۔

ذیابیطس شکری (ڈایابیٹیز میلیٹس)

مغز جامن ۲ تولے

افیون ۱ ماشہ

کشتہ بیضۂ مرغ ۱ تولہ

ایک ایک رتی برابر گولیاں بنائیں۔

مغز جامن اور افیون پیشاب میں شکر کی مقدار کم کرتے ہیں۔ کشتہ بیضۂ مرغ میں کیلسیم ہے جو تقویت عامہ اور بالخصوص عصبی قوت کے لیے مفید ہے۔

نوٹ :- شکر اور نشاستے دار چیزوں سے پرہیز اس مرض کا اصل علاج ہے۔ لہذا جن نسخوں میں اس قسم کے اجزا موجود ہوتے ہیں وہ غلط ہوتے ہیں۔ اس مرض کا کامیاب علاج کرنے کے لیے غذاؤں کی کیمیاوی تحقیقات کا علم خاص طور پر ہونا چاہیئے۔

ذیابیطس شکری

گڑمار بوٹی ۱ تولہ

صندل سفید ۱ "

طباشیر سفید ۱ "

سفوف بنالیں۔ خوراک ۱ درم۔

ذیابیطس شکری

ست جامن ۱ رتی

کوڈین $\frac{1}{16}$ "

یہ ایک گولی کا وزن ہے۔ خوراک ۱ تا ۲ گولیاں۔

ذیابیطس شکری

کشتہ طلاء ۲ برنج

کشتہ زمرد ۴ "

دن میں دو مرتبہ کھلائیں۔ سونے کا استعمال بھی اس مرض میں مفید ہے۔

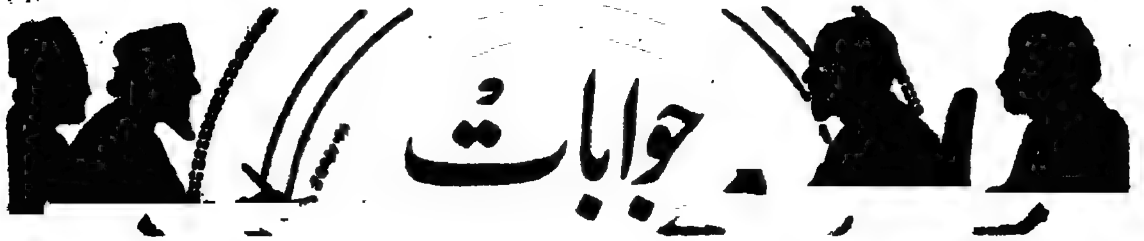
ذیابیطس غیر شکری (ڈایابیٹیز انسپڈس)

سنبل الطیب کا سفوف۔ ½ ماشہ

اس کی خوراک بہ تدریج بڑھا کر دو درم تک پہنچا دیں

نوٹ :- اس مرض میں پیشاب کی بڑی مقدار خارج ہوتی ہے۔ وزن مخصوص ہلکا ہوتا ہے لیکن پیشاب میں شکر و رطوبت بیضیہ یا قشور خارج نہیں ہوتے۔ پیاس اکثر بے پناہ ہوتی ہے یہ بیماری برسوں رہتی ہے۔ مگر پھر بھی مریض کو خاص کمزوری یا لاغری نہیں ہوتی۔

(باقی آئندہ)



(۱) دانت نہ نکلنا:۔ (ا) آپ کے بچے کو کیلسیم اور فاسفورس کی ضرورت ہے۔ بچے کو تن درست گائے یا بھینس کا دودھ خوب پلائیے۔ انڈے اور مچھلی کا تیل اس کی خوراک میں شامل کر دیجیے۔ پھلوں میں سنگترے خصوصیت کے ساتھ مفید ہوں گے۔ دوا کے طور پر بھی مچھلی کا تیل اور اس کے ساتھ "گریالنٹس سیرپ" استعمال کرائیے۔ دوا کے طور پر اگر مچھلی کا تیل پلائیں تو پھر خوراک کے ہمراہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بچے کو جس قدر کھلی ہوا اور دھوپ میں رکھیں گے اسی قدر تن درستی میں ترقی ہوگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بچے کے مسوڑھوں پر سہاگہ اور شہد حل کر کے لگائیں۔ ملیٹھی چسائیں اور چوتھے روز ارنڈی کے تیل کا جلاب دیا کریں۔
(حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ اس بچے کو غذا میں سبز ترکاریاں اور تازہ میوے مثلاً انار، انگور، سنترہ اور سیب وغیرہ کھلائیے۔ نیم برشت انڈے دیجیے ہضم کے مطابق ملائی، مکھن اور دودھ بھی استعمال کرائیے۔ بطور دوا صبح کے وقت دواء المسک معتدل جواہر والی تین ماشے کھلائیے۔ اور دن میں دو تین مرتبہ نونہال ۶۔۶ ماشے چٹائیے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(۲) طلاء کا نسخہ: (ا) آپ نے طلاؤں کی تیاری کے متعلق مجھ غریب کو کیوں خاص طور سے توجہ دلائی۔ میں بے چارہ طلاء بنانا کیا جانوں؟ مجھے تو سب سے بہتر طلاء یہ معلوم ہے کہ قدرتی قاعدوں کے مطابق زندگی بسر کیجیے۔ نہایت اچھی اور مقوی غذائیں کھائیے تاکہ تمام جسم کے عضلات اور اعصاب میں صحیح طاقت پیدا ہو جائے اور بجنسہٖ رسوی مخصوص عضلات بھی قوی اور فربہ ہو جائیں! اگر خاص طور پر ان ہی اعصاب میں کوئی ضعف لاحق ہو گیا ہے تو اسے مقوی اعصاب دوائیں رفع کر سکتی ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) چربی سانڈہ، چربی ریچھ، چربی شیر، روغن لونگ، روغن دارچینی، روغن بیر بہوٹی، فاس فورس کا تیل ہر ایک تین ماشے۔ روغن بیضۂ مرغ ۴۔ ماشے، روغن مال کنگنی ۳۔ ماشے، بیخ کنیر سفید کا پوست ۳ ماشے، بیر اہینگ ۲ ماشے، اسگند ناگوری ۲ ماشے، عاقر قرحا، خولنجان، تخم انگن ہر ایک ایک ماشہ، پیپل، جائفل ہر ایک سوا ماشے۔ دواؤں کو باریک کر کے چربی اور روغن میں ملا کر دن بھر کھرل کر کے رکھیں اور ایک ماشہ کی مقدار میں لگائیں۔ کم سے کم دو ہفتے استعمال کرنا چاہیے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) ۴۷۔۴۶ سال کی عمر میں صرف طلا کے استعمال سے مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ آپ ان کو لبوب کبیر ۶ ماشے صبح کے وقت اور حب خاص ایک عدد رات کو دودھ کے ساتھ کھانے کا مشورہ دیجیے اور طلاؤں میں سے طلائے شباب آور مناسب ہے اس کے استعمال سے ابھار نہیں ہوگا۔ پان اگر نہ باندھا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ البتہ طلاء مالش کرنے کے بعد کم سے کم ایک گھنٹے تک طلاء کی حفاظت کی جائے۔ یعنی کوئی کپڑا وغیرہ نہ لگے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(۳) فالج:۔ (ا) آپ کا خیال غالباً درست ہی ہے۔ آپ کے والد صاحب کو جزوی استرخار (فالج) لاحق ہو گیا ہے۔ آپ انہیں یہ نسخہ استعمال کرائیں:۔ لائکر اسٹرکنائینی ہیڈروکلور ۳ بوند۔ ایسڈ نائیٹرو ہیڈروکلورک ڈل ۱۰ بوند، ٹنکچر جنشین کمپاؤنڈ ۲۰ بوند، فیری ایٹ امونیا

سانٹیراس، گریٹن، گلیسرین ۱۵ اونس، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ دن میں ایسی ایسی تین خوراکیں صبح، دوپہر اور شام کو استعمال کریں۔ دوا اگر تینوں وقت کھانے کے بعد دی جائے تو بہتر ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دماغ کا تنقیہ کرنے کے بعد معجون اذراقی ایک ماشہ صبح سویرے استعمال کریں۔ شام کو معجون فلاسفہ ۲ ماشے عرق بادیان کے ساتھ کھائیں۔ غذا کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس چھ چھ ماشے استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ کے والد صاحب کی یہ حالت چاندی کے کشتے کی وجہ سے نہیں ہے۔ اس عمر میں اعصاب کی کمزوری سے اس قسم کی شکایتیں پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ ان کو قرص کُنُودِتی ایک عدد، معجون سیر علوی خاں چھ ماشے میں ملا کر صبح کو کھلائیے۔ رات کو سوتے وقت معجون سلخ تین ماشے عرق بادیان یا پانی کے ساتھ کھلائیے۔ اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت معجون اذراقی ایک ماشہ، جوارش جالینوس چھ ماشے میں ملا کر دیجیے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(۴) **گنیگھا:** (ا) ازراہِ کرم خود تھوڑی سی تکلیف فرما کر ٹیرس میڈیسن میں ملاحظہ فرمائیں۔ میں لکھوں گا تو ممکن ہو ایک آدھ بات چھوٹ جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس مرض کے متعلق آپ طبی کتابوں کا مطالعہ کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) گنیگھے کے متعلق مفصل مضمون ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیے گا۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(۵) **ضعف باہ وغیرہ:** (ا) آپ اس وقت تک شادی کا ارادہ ہرگز نہ کریں جب تک کہ زوجیت کے وظائف پورے طور پر انجام دینے کے قابل نہ ہو جائیں۔ آپ نے اپنی مفصل کیفیت نہیں لکھی کہ کس حد تک ضعف باہ پیدا ہو گیا ہے۔ میں نے یہ قیاس کر لیا ہے کہ آپ بالکل ناکارہ نہیں ہوئے ہیں اور صرف تھوڑا سا ضعف محسوس کر رہے ہیں۔ اتنی کمزوری کو دور کرنے کے لیے "نیورو فاسفیٹس" کی چند شیشیاں استعمال کرنا کافی ہوگا۔ اتنا اور عرض کر دوں کہ آپ کی اہلیہ کے متعلق کسی ایک لیڈی ڈاکٹر کی رائے کہ وہ بانجھ ہیں، کچھ ضروری نہیں ہے کہ صحیح ہی ہو۔ انہیں سوتیا ڈاہ کی مصیبت میں اور اپنے آپ کو دو بیویوں کی اذیت میں مبتلا کرنے سے پہلے یہ بہتر ہوگا کہ کسی اور اچھی لیڈی ڈاکٹر کی رائے بھی لے لی جائے۔ ممکن ہے کہ لاولدی کا باعث خود آپ کی کمزوری ہو اور وہ بالکل بے قصور ہوں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) میرا مشورہ ہے کہ آپ دوسری شادی نہ کریں۔ ممکن ہے کہ آپ کی شکایتوں کی وجہ سے حمل نہ قرار پاتا ہو۔ آپ کی بیوی کے رحم میں کسی قسم کا نقص ہے تو وہ علاج سے دور ہو سکتا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ معجون شباب آور تین ماشے رات کو اور معجون ثعلب ۶ ماشے صبح کو دودھ کے ساتھ کھائیے اور مقامی طور پر طلاء شباب آور استعمال کیجیے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) مریض کو دیکھے بغیر تشخیص و تجویز ناممکن ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۶) **اختلاج قلب وغیرہ:** (ا) دل کی حرکت درست کرنے کے لیے آپ "کارڈیازول" کی ایک یا دو شیشیاں استعمال کریجیے۔ لیکن آپ کا اصل مرض ضعف اعصاب ہے۔ آپ کو اس کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ بہتر ہوگا "نیورو فاسفیٹس" کی چند شیشیاں استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) کریٹگس اور ہائڈیٹس ہومیو پیتھک دوائیں ہیں، کوئی سی استعمال کیجیے بہت مفید ثابت ہوں گی۔ یا خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا ۷ ماشے صبح سویرے کھا کر اوپر سے عرق بید مشک اور عرق بادیان ۵-۵ تولے پی لیا کیجیے۔ اس ترکیب سے دونوں وقت دس بارہ دن یہ دوا استعمال کرنے سے باہ کی کمزوری اور ضعف قلب کی شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ قرص کشتہ طلا کلاں ایک عدد، خمیرہ مروارید چھ ماشے میں ملا کر صبح کو اور مفرح بارد جواہر والی ۶ ماشے سے پہر کو کھائیں۔ (حکیم محمد عبداللہ)

(د) ورق چاندی، طباشیر، دانہ الائچی خورد ہر ایک چھ ماشے لے کر عرق گلاب میں دو دن تک کھرل کریں۔ اور دو رتی یہ دوا مربّہ آملہ ایک عدد میں ملا کر صبح کو شربت صندل ۱ تولے کے ساتھ پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(ہ) کثرتِ جماع سے بچیں۔ غذا لطیف اور زود ہضم استعمال کریں۔ تیز حرکات اور فکر و تردّدات سے اپنے آپ کو دور رکھنے کی کوشش کریں۔ دوا کے طور پر خمیرہ مروارید کا استعمال مفید ہوگا۔ (حکیم تاج محمد راجو خانانی)

(۷) **پرانی پیچش**۔ (ا) آپ کو اپنے متعلق اس سے زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے جتنی اس وقت کی گئی ہے۔ اگر ممکن ہو تو آپ جلد سے جلد اپنے پاخانے کا خوردبینی امتحان کرائیے۔ اس سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ پیچش کس قسم کی ہے۔ اگر "امیبک" قسم کی ثابت ہو تو کسی ڈاکٹر سے کہہ کر "ایمیٹین" کے انجکشن لگوا لیجیے۔ اگر پاخانے کا امتحان ممکن نہ ہو تو آپ "کارب آسن" کا استعمال شروع کر دیجیے۔ یہ ایک پیٹنٹ دوا ہے جو گولیوں کی شکل میں آتی ہے۔ استعمال کی ترکیب شیشی کے ہمراہ مل جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پہلے روغن ارنڈی کا جلاب دیں۔ پھر یہ نسخہ بنا کر کم سے کم ایک مہینے تک استعمال کریں۔ انشاءاللہ تمام شکایتیں جاتی رہیں گی۔ بزر قطونا بریاں ۲ تولے، طباشیر، دانہ الائچی خورد، دانہ الائچی کلاں، کشنیز، برادہ صندل سفید، زہر مہرہ خطائی، کہربائے شمعی ہر ایک ۲ تولے، نارجیل دریائی ڈیڑھ تولے، کشتہ عقیق ایک تولہ، کشتہ مرجان ۶ ماشے، کشتہ فولاد ۳ ماشے، ورق نقرہ سوا دو ماشے۔ سب کو تین چار دن تک خوب کھرل کر کے رکھیں۔ تین ماشے یہ دوا صبح سویرے رُبِ سیب دو تولے میں ملا کر چاٹ لیں۔ اسی طرح دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پیچش کے لیے یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ پوست گردا پانچ تولے، پوست انار ۲ تولے، سرمہ خالص سوا تولے۔ تینوں دواؤں کو نہایت باریک کھرل کر کے رکھیں اور ایک ایک ماشہ دوا صبح و شام دہی کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) فولاد محلول اکسیری استعمال کیجیے۔ نسخہ اگست کے رسالے میں دیکھ لیجیے۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(ہ) پہلے روز روغن بید انجیر ۲ تولے دودھ میں ڈال کر پلائیں۔ دوسرے دن سے کنسنٹریٹڈ الشن سادہ ایک ایک اونس دن میں تین مرتبہ دس پندرہ روز تک پلائیں۔ کھانے کے لیے کیلا، امرود اور حریرۂ خشخاش سفید دیں۔ غذا بہت نرم اور کم مقدار میں کھلائیں۔ (حکیم ابو احمد گلمیں)

(۸) **شہوت کم کرنا**۔ (ا) آپ کے دوست کو تو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ انہیں ایسا مرض ہے کہ جس کی ملک کے بہت سے مردوں کو آرزو ہے۔ آپ اپنے دوست کو سمجھا دیجیے کہ زیادتی شہوت کوئی بیماری نہیں ہے جسے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ قدرت نے ہر جاندار کو دو خواہشیں دے کر دنیا میں بھیجا ہے۔ ایک خواہش تو اپنی ذات کی بقا سے متعلق ہے جسے بھوک یا اشتہا کہا جاتا ہے۔ اور دوسری بقائے نسل سے تعلق رکھتی ہے جسے عرفِ عام میں شہوت کہتے ہیں۔ کسی شخص کی اگر بھوک بڑھی ہوئی ہو تو ہم اسے بیمار نہیں بلکہ تن درست کہتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی شخص کی یہ دوسری خواہش بڑھی ہوئی ہو تو اسے بھی بیمار نہیں بلکہ تن درست کہا جائے گا۔ آپ کے دوست اگر کنوارے ہیں تو شادی کر سکتے ہیں۔ بے کاری اور عدم مصروفیت کی بنا پر اگر خیالات میں ہیجان برپا رہتا ہے تو اپنے لیے کوئی مصروفیت پیدا کر لینا بھی کچھ مشکل نہیں ہے۔ ایک اچھی قوت کو زائل کر دینا میرے خیال میں تو کسی طرح مستحسن نہیں ہے۔ بالخصوص جب کہ اس کا بھی امکان ہے کہ ضرورت پڑنے پر پھر اس سوئی ہوئی قوت کو کسی طرح نہ جگایا جا سکے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تعجب کی بات ہے کہ ہزاروں نوجوان مقوّیِ باہ دواؤں کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ اور آپ کے دوست اس قوت کے کھونے کے درپے

اور دیبی ایسی دوا کے ذریعے جو عمل یا باسکے منتر، یم یم کی طرح ان کی مرضی کے مطابق تاثیر کرے ۔ ناممکن ہے۔ آپ اپنے دوست کو سمجھائیے کہ خدا کی عطا کی ہوئی قوتوں کو برباد کرنا اچھا نہیں ہے ۔ اس کے بجائے ضبط نفس سے کام لیجیے۔ طبیعت کو لہو ولعب میں نہ لگائیے بلکہ یاد خدا میں مصروف رکھیے۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(ج) مریض کا معائنہ کرا کے تشخیص کرائیے ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) شہوت کو کم کرنے کے لیے سیال مسکن کا استعمال کیجیے۔ نسخہ اگست کے رسالے میں دیکھ لیجیے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) سفوف چھوٹی چندن ۲ رتی صبح پانی کے ساتھ کھا لیا کریں۔ چند دن کے استعمال سے شہوت بہت کم ہو جائے گی ۔ اس کے بعد کوئی مقوی چیز استعمال کرنے سے پھر شہوت بحال ہو جائے گی ۔ (کوی راج سندر لال)

(و) تخم خرفہ، تخم کاہو ہر ایک ۱۰ درم، کشنیز خشک ۳ درم، گلنار فارسی، گل نیلوفر ہر ایک ۲ درم، کافور نصف دانگ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر اسپغول مسلم ۳ درم ملا لیں اور دس ماشے سفوف تازے پانی کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ جب شہوت بحال کرنی ہو تو معمولی مقوی دواؤں سے ہو جائیگی۔

(حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ز) کافور دیسی ایک رتی صبح و شام کھلائیں۔ گرم چیزوں سے پرہیز ضروری ہے۔ جب شہوت ساقط ہو جائے تو ترک کر دیں ۔ اور پھر جب ضرورت محسوس کریں تو چند روز تک چھوہارے، عدد دودھ میں پکا کر پئیں ۔ (حکیم نور احمد گھمین)

(۹) **سفید داغ** :- (ا) بندہ نواز میں خود ایسی دوا کی تلاش میں ہوں جو برص کے داغوں کو دور کر سکے ۔ باپچی کا تیل اس کام کے لیے بہت مشہور ہے اور حق یہ ہے کہ انگریزی ، یونانی اور ویدک سب میں بس یہی ایک دوا ہے جو مختلف شکلوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ لیکن جہاں تک میں نے تجربہ کیا ہے بالکل فضول اور بے اثر ثابت ہوئی ہے ۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر آپ کچھ مدت تک مچھلی کا تیل استعمال کریں۔ اور جس وقت سورج نکلتا ہو اس وقت ان داغوں کو سورج کے سامنے کھول کر تقریباً آٹھ دس منٹ تک کھڑے رہا کریں تو اس تدبیر سے اور تمام دواؤں کی بہ نسبت زیادہ فائدہ پہنچے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سفید داغ کے لیے ایک نیا تجربہ عرض ہے۔ یہ اب تک صرف ایک مریض پر کیا گیا ہے۔ جرمنی خضاب کو زیادہ گھول کر سفید داغ پر موٹا موٹا لیپ کریں ۔ دو بار لیپ کرنے سے آبلہ پڑ جائے گا ۔ یا دانے نکل آئیں گے ۔ ان دانوں کے خشک ہونے کے بعد جلد کی رنگت اصلی ہو جائے گی اگر ایک بار کے عمل سے جلد کی رنگت نہ ٹھیک ہو تو دوبارہ یا تبارہ لیپ کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) باپچی بقدر ضرورت لے کر تر پھلے کے پانی میں رات کے وقت بھگو رکھیں۔ اور صبح کے وقت اسی پانی میں مل کر اس کا چھلکا اتار دیں اور سائے میں خشک کر کے گندک مصفےٰ ہم وزن کے ساتھ سفوف بنا کر رکھیں۔ روزانہ یہ سفوف ڈیڑھ ماشے شہد خالص ۲ ماشے میں ملا کر چاٹیں۔ بیرونی طور پر داغوں پر لگانے کے لیے باپچی اور تخم پنواڑ ہم وزن کو کالے سانپ کا پیٹ چاک کر کے بھر دیں ، اور ایک استعمال کی ہوئی چکنی ہانڈی کے پیندے میں چند سوراخ کر کے اس میں سانپ کو رکھیں اور منہ بند کر کے ایک گڑھا زمین میں کھود کر اس کے اندر چینی کا پیالہ اور گڑھے کے اوپر ہانڈی رکھ کر چاروں طرف اُپلے جلائیں۔ سانپ کا تیل نکل کر پیالے میں جمع ہو جائے گا۔ اس کو برص کے داغوں پر لگایا جائے۔

(حکیم محمد عبد الواحد)

(د) ہلیلہ خورد پہلے دن ایک عدد، دوسرے دن دو عدد، تیسرے دن ۳ عدد، اسی طرح ایک روزانہ بڑھا کر ایک سو دن تک ایک سو عدد تک پہنچائیں۔ پھر ایک عدد روزانہ کم کر کے ایک سو دن تک گھٹا کر کھاتے رہیں۔ دودھ شکم سیر ہو کر پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(ہ) سفوف باپچی ۱ ماشے روزانہ کھائیں ۔ اور تھوہے کے پتے پیس کر ان داغوں پر دن میں تین چار بار لگائیں۔ اور تھوہر کی بھجیا

کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں لامپوری)

(۹) عناب، عدد، منڈی، برگ شاہترہ، سرپھوکہ، برادہ صندل سفید، برادہ صندل سرخ، برادہ شیشم، چوب چینی، عشبہ مغربی، بابچی ہر ایک ۵ ماشے، جوش دے کر چھان کر شربت عناب ۴ تولے سے میٹھا کر کے صبح و شام اکیس روز تک پئیں۔ روغن بابچی لگائیں اور اسی کے پانچ سات قطرے بتاشے میں ڈال کر دواسے پہلے کھایا کریں۔ (حکیم نور احمد گھمین)

(۱۰) **پان میں کھانے کا قوام** :- (ا) جو خوشبوئیں آپ کو پسند ہوں فراہم کریجیے اور تمباکو کے پتوں کو پانی میں خوب اچھی طرح جوش دے کر پتوں کو نکال کر پھینک دیجیے اور پھر پانی کو آنچ پر رکھ کر اتنا خشک کر دیجیے کہ گاڑھا سا قوام باقی رہ جائے۔ اب اس میں وہ خوشبوئیں ملائیے (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گھی ۶ ماشے، موم سفید ایک ماشہ، جاوتری، جائفل، شیتل چینی، دانہ الائچی خورد ہر ایک چار رتی۔ ان سب کو باریک پیس کر رکھ لیں۔ پھر اس میں دو بوندیں آٹو آف روز ملا دیں۔ ایسے سوالات اخبار سے دریافت کرنے جائز نہیں ہیں۔ میں نے تو آپ کی فرمائش کے مطابق نسخہ لکھ دیا ہے شاید میرا اور کوئی بھائی اس قسم کا نسخہ نہیں لکھے گا۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۱) **"لاغری"** :- (ا) کچھ مدت سے میں دیکھ رہا ہوں کہ ملک کے نوجوان اپنے قد کی لمبائی کی طرف زیادہ توجہ کر رہے ہیں۔ یہ ایک فال نیک ہے۔ ابھی تک تو عام طور پر ہمارے نوجوانوں کو نازک بدن اور نازنین ہی بننے میں زیادہ مسرت محسوس ہوتی تھی۔ اور وہ یہی کوشش کیا کرتے تھے کہ اپنی ظاہری ہیئت میں وہ صنف نازک سے جس قدر زیادہ قریب ہو سکیں اتنا ہی اچھا ہے۔ سوال کرنے والے صاحب کی اطلاع کے لیے اتنا ہی لکھ سکتا ہوں کہ انسان کا قد عموماً تیس سال کی عمر تک لمبائی میں بڑھتا رہتا ہے۔ اگر اس کے وہ مخصوص غدد جن کی رطوبت پر قد کی طوالت منحصر ہے اچھی طرح کام کرتے ہیں تو قد اچھا لمبا ہو جاتا ہے۔ ورنہ اوسط درجے کا یا چھوٹا رہ جاتا ہے۔ ان غدودوں کے فعل کو ان ہی غدودوں کے استعمال سے تیز کیا جا سکتا ہے۔ لیکن وہ ایسی دوا نہیں ہے جو ناواقف فن لوگ بطور خود استعمال کر سکیں۔ سوال کرنے والے صاحب کی عمر اگر ابھی زیادہ نہیں ہوئی ہے تو وہ کسی معالج کے مشورے کے مطابق اس غدود کا استعمال کر سکتے ہیں۔ کوئی خاص حد مقرر کرنا ناممکن ہے۔ ممکن ہے کہ کئی انچ کی زیادتی ہو جائے اور ممکن ہے کہ نصف انچ ہی بڑھے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) انجکشنوں، اور یونانی دواؤں کے استعمال سے جسم نہیں بڑھ سکتا۔ ہاں موٹا ہو سکتا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) انسان کے خاص جسم کا انجکشن کے ذریعے سے بڑھنا ناممکن ہے۔ اس کے لیے بہترین تدبیر روغنوں کی مالش ہے۔ مالش کرنے کے لیے مچھلی کا تیل، زیتون کا تیل اور روغن مور چہ خاص طور پر مفید ہیں۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) اپنا قیمتی وقت اور روپیہ خرچ کر کے اپنی صحت کو تباہ کرنا چاہتے ہیں تو تجربہ کر لیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) قد بڑھنا تو مشکل ہے۔ اگر آپ کی عمر ۲۲۔۲۳ سال سے کم ہے تو آپ ڈنڈ، ڈمبل اور مناسب ورزش کیا کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۲) **احتلام وغیرہ** :- (ا) منہ سے بدبو آنے کے عموماً چار سبب ہوتے ہیں۔ مسوڑھوں سے پیپ اور خون جاری ہو۔ حلق کے غدودوں سے پیپ کا اخراج، بدہضمی اور غذا کا معدے میں سڑنا، اور پھیپھڑوں میں کوئی ایسا مرض ہونا جس میں پیپ پڑ جائے یا اندرونی ساخت سڑنے لگے۔ آپ کو بغیر دیکھے اب مجھے یہ کیسے معلوم ہو کہ آپ کی منہ کی بدبو کا سبب کیا ہے۔ پائیریا کے متعلق تو آپ نے خود لکھ دیا کہ نہیں ہے۔ پھیپھڑوں کے متعلق میں خود قیاس کیے لیتا ہوں کہ ان میں مرض نہیں ہے۔ ورنہ آپ کو کچھ اور تکلیفیں بھی ہوتیں اور آپ ان کا ذکر کرتے۔ اب حلق اور معدہ یہی دو چیزیں رہ جاتی ہیں۔ حلق کے لیے "لسٹرین کے غرارے اور" مینڈلس پینٹ کا لگانا بہت مفید ہوگا۔ معدے کے لیے "کوئلے کا سفوف" بے حد نافع ہے۔ آپ کسی ڈاکٹر سے مشورہ کر کے ان کی رائے سے یہ چیزیں استعمال کر کے دیکھیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) اخلاط میں تعفن کی وجہ سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ سب سے خراب وہ بدبو ہے جو ناک یا منہ سے آئے۔ کیوں کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ یہ نسخہ استعمال کریں۔ خولنجان، دارچینی، قرنفل، فوفل، کافور، دانہ الائچی خورد، جائفل ہر ایک ۲ ماشے، مشک خالص ڈیڑھ ماشے۔ دواؤں کو الگ الگ خوب باریک کرکے عرق گلاب قسم اعلیٰ میں چھ گھنٹے کھرل کرکے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ اور دن رات میں دو تین گولیاں منہ میں رکھ کر چوسیں۔ گائے کے گوشت، دہی، چھوارا۔ اور قابض چیزوں سے پرہیز کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) منہ سے بدبو آنے کی شکایت عام طور پر ہضم کی خرابی سے، پائریا اور دانتوں کو صاف نہ رکھنے کی وجہ سے اور مرض سل میں پھیپھڑوں میں گہرے زخم ہو جانے کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔ اگرچہ مریض کو پاخانہ کھل کر آتا ہے لیکن اس کے باوجود ہمارا خیال ہے کہ یہ شکایت معدے اور آنتوں کی خرابی سے ہے۔ آپ ان کو مسہل کا مشورہ دیجیے مسہل سے فارغ ہونے کے بعد مقوی معدہ اور مطیب دہن دوائیں استعمال کرائیے۔ اور پھر دوسری شکایتوں کا علاج کیجیے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) فولاد محلول اکسیری استعمال کیجیے۔ نسخہ اگست کے رسالے میں دیکھ لیجیے۔ تمام شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (حکیم لالہ سری رام دوسانجھ)

(ہ) سیال مسکن استعمال کریں، نسخہ اگست کے رسالے میں ملاحظہ کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(و) تمام حرکاتِ نفسانیہ سے پرہیز کیجیے۔ غذا ہلکی اور زود ہضم کھائیے۔ تازہ پھل زیادہ استعمال کریں۔ دونوں وقت صبح شام چہل قدمی کرنی چاہیے۔ رات کو سوتے وقت مربہ ہلیلہ ایک عدد دھو کر کھائیں جب معدے کی حالت درست ہو جائے تو دوسرے عوارض کا علاج کریں۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کی "معجون مقوی معدہ" استعمال کریں۔ (حکیم سید ظہور الحسن، باسودہ)

(ز) پہلے مریض کے معدے کا تنقیہ کرائیں۔ پھر کشتہ قلعی دو رتی بالائی یا مکھن میں رکھ کر کھلائیں۔ (حکیم نور احمد گلچیں)

(۱۳) **کساح**:- (ا) بچی غالباً کساح میں مبتلا ہے۔ آپ اسے "کیلسیا" کا شربت پلایئے اور "کیلسیا" ہی کے انجکشن اس کے لگوا دیجیے ساتھ ہی ساتھ مچھلی کا تیل مسلسل استعمال کراتے رہیے۔ بچی کو جہاں تک ممکن ہو دھوپ میں اور کھلی ہوا میں رکھیے۔ غذا میں دودھ، مکھن بالائی، انڈے اور تازہ پھل خوب اچھی طرح کھلایئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ڈاکٹر صاحب نے مرض کساح ٹھیک تجویز کیا ہے لیکن اس کے ساتھ لڑکی کے دماغ میں بھی کچھ خرابی معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا حسب ذیل نسخے استعمال کرائیے، انشاء اللہ مفید ہوں گے۔ زہر مہرہ، صندل سفید، کہربا، جدوار خطائی، ابریشم مقرض ہر ایک چھ ماشے، افیون مصفیٰ ۳ ماشے، تخم کاہو، بادیان، بادرنجبویہ ہر ایک ڈیڑھ تولے۔ سب کو کوٹ چھان کر خوب باریک سفوف بنالیں۔ دو دو رتی صبح سویرے اور شام کو پانی سے کھلائیں۔ رات کو سوتے وقت روزانہ چھ ماشے اطریفل زمانی عرق بادیان کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم اکبر حسین)

(ج) ڈاکٹروں کا خیال صحیح معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال آپ اس بچی کی عام صحت کو درست کرنے کے لیے غذا کا مناسب انتظام کیجیے۔ تازہ پھل مثلاً سیب، انگور، انار، سنترہ وغیرہ استعمال کرائیے۔ اگر ممکن ہو تو تازہ تازہ دودھ تھنوں سے نکالتے ہی فوراً پلایئے۔ نیم برشت انڈے کی زردی، تازہ مچھلی اور سبز ترکاریوں میں سے گاجر، مولی، ٹماٹر، مناسب ہیں۔ بطور دوا صبح کو دوائے خرمہرہ نصف قرص دوالمسک معتدل جواہر والی تین ماشے میں ملا کر کھلایئے۔ اور دن میں دو بار نونہال ۶-۶ ماشے چٹایئے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) بچی کو واقعی کساح معلوم ہوتا ہے۔ چونے کے مرکبات استعمال کرائیے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) رو ہو، جھاشیر وغیرہ مچھلیوں پر روپے کے برابر جو سینے ہوتے ہیں، پاؤ بھر لے کر کوزہ گلی میں بند کریں اور پھونک لیں۔ پھر دوا کو باریک پیس کر دو دو رتی صبح و شام ایک ایک تولہ شہد میں ملا کر چٹائیں۔ (حکیم سید ظہور الحسن باسودہ)

(۱۴) **قرحہ سوزاک**:- (ا) اگر قرحے نے پیشاب کا راستہ بند کر دیا ہو تو سلائی کے ذریعے سے راستہ کھلوا لیجیے۔ اگر پیشاب کے

بلے کافی راستہ ہے تو "یولیرون آئی کو لیان" استعمال کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) لوبان کوڑیالہ، رال سفید، کہربائے شمعی، دم الاخوین، ست گلو، دانہ الائچی خورد، حجرالیہود سائیدہ ہر ایک ایک تولہ، کشتہ سنگ جراحت دو ماشے، کشتہ قلعی ۶ ماشے، ست سلاجیت ۹ ماشے، گیرو ۱۲ ماشے۔ سب دواؤں کو باریک کرکے ملا دیں۔ پھر ان میں ڈیڑھ تولے روغن صندل شامل کرکے رکھیں۔ اور ڈھائی ماشے صبح اور ڈھائی ماشے شام کو گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) قرحۂ سوزاک کے لیے آپ دوائے کرڈھائی والی ڈیڑھ ماشے بکری کے دودھ اور شربت بزوری کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) مرچ چینی، چوب چینی، دارچینی، ریوند چینی، برنج کشمیری، کیکر کی پھلی، مومیائی کانی، چوب صندل سفید، ست بیروزہ، دانہ الائچی خورد، قلمی شورہ، جواکھار ہر ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر روغن صندل ۲ تولے میں چرب کرلیں۔ اور ۲۔۶ ماشے یہ دوا صبح و شام دونوں وقت دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) لائیکر سنٹل فلیو اسی کیوبب ایٹ بجو کی پندرہ پندرہ بوندیں ایک بتاشے میں ڈال کر دن میں تین چار بار روزانہ کھائیے اور اوپر سے دودھ کی لسی یا چھاچھ پیجیے۔ دو ہفتے میں صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں) (حکیم تاج محمود راجو خانانی)

(و) سینکڑوں نسخے رسالوں میں چھپتے رہتے ہیں۔ آپ کوئی ایک بنا کر برت لیں۔ میرے خیال میں تو پہلے آپ مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل لیں۔ پھر شب یمانی بریاں ۵ تولے، توتیا ۱ ماشہ۔ دونوں کو باریک کرکے رکھ لیں اور ۲۔۲ رتی یہ دوا شربت بزوری بارد کے ساتھ صبح و شام دونوں وقت کھائیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ز) روغن بیروزہ ۲۰ قطرے، روغن صندل ۱۰ قطرے بتاشے یا کیپ شول میں ڈال کر تازہ پانی کے ساتھ دو وقت کھائیں۔ اور پوٹاشیم پرمیگنیٹ ایک ماشہ، پروٹارگول ۲ ماشے ایک بوتل پانی میں حل کرکے دن میں ۳، ۴ بار پچکاری کریں۔ (حکیم انوار احمد گلپیں)

(۱۵) **جریان**: (۱) آپ کچھ عرصے تک "نیوجول" استعمال کریں تو قبض ہمیشہ کے لیے رفع ہو جائے گا۔ کمزوری کے لیے کوئی مقوی دوا استعمال کرسکتے ہیں۔ اس قسم کی دواؤں کے نام تو غالباً آپ کو مجھ سے بھی زیادہ یاد ہوں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تال مکھانا، تخم کونچ، موصلی سفید، ثعلب مصری، شقاقل مصری، بیج بند، گوکھرو، کمرکس، تخم کاہو، اندرجو شیریں، ستاور، سمندر سوکھ، سنگھاڑا، تخم سرد الی، کشتہ سنگ جراحت، مغز تخم ہندی بریاں ہر ایک ایک تولہ، کشتہ قلعی ۶ ماشے، زیرہ سفید ۹ ماشے، مصطگی رومی اصلی دو تولے۔ دواؤں کو باریک کرکے ہم وزن کوزے کی مصری ملا کر ۹ ماشے صبح اور ۹ ماشے شام کو گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ دوائے ڈپٹی صاحب ۲ رتی مکھن ایک تولہ میں ملا کر صبح اور سفوف عجیب ۶ ماشے پاؤ سیر دودھ کے ساتھ تیسرے پہر کھائیے۔

کھانا کھانے کے بعد معجون مقوی معدہ ۶-۶ ماشے دونوں وقت تناول کیجیے۔ اُمید ہے کہ یہ شکایت رفع ہو جائے گی۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) فولاد محلول اکسیری استعمال کیجیے۔ نسخہ اگست کے رسالے میں دیکھ لیجیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) رات کو سوتے وقت اطریفل زمانی ۹ ماشے نیم گرم پانی کے ساتھ کھائیں۔ صبح ہمدرد دواخانہ دہلی کا سفوف عجیب اور بعد غذا شربت اکسیر خاص استعمال کریں۔ اس طرح میری معرفت آپ جیسے بہت سے بھائیوں کو کافی نفع ہوا ہے۔ اور گھونٹنے پینے کی مصیبت سے بھی نجات مل گئی۔ حقیقتاً ہمدرد دواخانے کی پیٹنٹ دوائیں نہایت زود اثر ہیں۔ عوام کو ان سے نفع اُٹھانا چاہیے۔ (حکیم سید ظہور الحسن)

(و) آملہ خشک اور ہلدی ایک ایک تولہ رات کو پاؤ بھر پانی میں بھگو دیں۔ صبح پیس چھان کر شہد اور مصری حسب ضرورت ملائیں۔ اور سہ دانہ مجسم دورقی کھا کر اوپر سے دوا پی لیا کریں۔ رات کو ترپھلا پوڈر ۶ ماشے کنکنے پانی کے ساتھ پھانکیں۔ چالیس دن تک یہ دوائیں کھائیں۔

(کوی راج سندر لال)

(۱۶) **قانون شیخ فارسی** :- (ا) مطلوبہ کتاب کا کوئی نسخہ میرے پاس نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۱۷) **ہائیڈروتھی راپیٹوک مساج پمپ** :- (ا) آپ کا سوال کچھ عجیب سا ہے۔ آپ ایک مخصوص آلے کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ ذکاوت حس کے لیے مفید ہے یا مضر۔ اب خدا جانے آپ مفید اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو ذکاوت حس کو زیادہ کرے یا اس چیز کو جو کم کرے۔ بہرحال یہ آلہ اس غرض سے ہے کہ جن لوگوں میں جماع کی خواہش کم ہو گئی ہو تو انہیں آمادہ بکار کر دے۔ ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس کے متعلق ہمیں کوئی ذاتی علم نہیں ہے۔ البتہ اس قدر ضرور کہہ سکتے ہیں کہ کسی آلے کے ذریعے ذکاوت حس کا علاج ناممکن ہے۔

(حکیم محمد عبدالواحد)

(ج) اگر اس آلے سے واقعی مرض دور ہو سکتا تو کسی قسم کی طبی امداد کی ضرورت نہ محسوس ہوتی۔ آپ اپنا باقاعدہ علاج کرا کر تن درست ہونے کی کوشش کیجیے، اپنی صحت اور روپیہ برباد نہ کیجیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آلہ فضول ثابت ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۸) **آتشک** :- (ا) آپ کے دوست غالباً ابھی آتشک میں مبتلا ہیں۔ اس کے جراثیم ان کے خون میں موجود ہیں۔ انہیں چاہیے کہ اپنے خون کا امتحان کرائیں، اور اگر آتشک کا مادہ ابھی تک موجود ہے تو "نیو سیلوارسن" یا "سلف آرسی نول" کے انجکشن لگوائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) پارہ ۶ ماشے کو پانچ تولے مکھن میں خوب حل کر کے کنج ران، اور بغل میں بیس منٹ تک خوب مالش کریں۔ اور یہ نسخہ بنا کر استعمال کریں: رسکپور ایک تولہ کپڑے کی پوٹلی میں رکھ کر گائے کے تین سیر دودھ میں ہلکی آگ پر پکائیں۔ جب دودھ کا کھویا ہو جائے تو پوٹلی کو نکال لیں اور رسکپور کو بہتے بہتے پانی سے دھو کر صاف کر لیں۔ پھر ایک چھٹانک شکر سفید میں رسکپور کو چھ گھنٹے تک کھرل کریں۔ روزانہ چار رتی یہ دوا سوا تولے مکھن میں رکھ کر نگل جایا کریں۔ کم سے کم دوا کا استعمال ایک مہینے تک جاری رکھیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ اپنے دوست کو جوہری ایک عدد صبح کے وقت بکری کے دودھ دس تولے اور شربت عناب ۲ تولے کے ساتھ نگلوا دیجیے۔ تیسرے پہر معجون مصفی خاص ۶ ماشے تازہ پانی کے ساتھ کھلائیے۔ اُمید ہے کہ ان دواؤں کے استعمال سے آتشک کے موجودہ اثرات جو خون میں باقی ہیں، دُور ہو جائیں گے۔ سفید بالوں کو سیاہ کرنے کے لیے آپ کوئی خضاب استعمال فرمائیے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) نگندبابری، بیخ حنظل، کیکر پھلی، پوست اندرون نیم، عشبہ مغربی، گلوئے سبز، چیتا، چرائتہ، مجیٹھ، وج، کٹکی، برادہ صندل سفید، بارطہ، گل سرخ ہر ایک دس تولے، کشمش سبز چالیس تولے، شہد، ایک سیر، پانی ۵ سیر۔ چینی کے برتن میں ڈال ایک ہفتے تک دھوپ

میں رکھیں۔ پھر چھان کر وہ تولے صبح کے وقت پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجہ)

(۱۹) **خواہشاتِ نفسانی کا عارضی طور پر کم کرنا**:۔ (ا) اب تو میں دیکھتا ہوں کہ بفضلہ تعالیٰ ملک میں ایسے لوگوں کی تعداد بہت بڑھتی جا رہی ہے جو اپنی نفسانی خواہش کو بڑھانے کے بجائے گھٹانے کے متمنی ہیں۔ یہی سوال اسی اشاعت میں ۵۳ پر بھی کیا گیا ہے۔ میرا جواب اسی نمبر میں پڑھ لیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب نمبر ۵ ملاحظہ فرمائیے۔ (حکیم عبد الواحد)

(ج) سرد پانی سے غسل کریں۔ نفسانی خواہشات کو ضبط کریں۔ گرم اور محرک چیزوں سے پرہیز کریں۔ ورزش کریں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(د) بیاں سنگتی اس کام کے لیے بہترین ہے۔ عارضی طور پر قوتِ باہ کو زائل کرتا ہے۔ پندرہ بیس دن کے بعد پھر قوت عود کر آتی ہے۔ جریان اور احتلام کو دفع کرتی ہے۔ ہر ہفتہ میں ایک دو خوراک لی جا سکتی ہیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) جواب نمبر ۸ کے مطابق عمل کریں۔ (نوی راج مستندر ناتی)

(و) جواب نمبر ۲ پر عمل کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ز) جواب نمبر ۸ پر عمل کریں۔ (حکیم نور احمد نگینین)

(۲۰) **ڈاڑھی مونچھوں کے بال**:۔ (ا) بال بڑھانے کے لیے یا بال جلد نکل آنے کے لیے یہ نسخہ بہت مفید ہے:۔ ٹنکچر اسپس ہیٹیکس ایک ڈرام، اسپرٹ روز میرنیٹی ۲ ڈرام، اچھا تیل کا تیل ایک اونس۔ تینوں چیزوں کو ملائیں اور بالوں کے مقام پر لگائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) ایک مینڈک نے کر ۵ تولے روغن کنجد میں جلائیں۔ پھر روغن کو چھان کر رکھ لیں اور جس مقام پر بال اگانے ہوں دن میں دو بار لگایا کریں۔ ہفتہ دو ہفتے کے استعمال سے بال اُگ آئیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ہاتھی دانت کو جلا کر اس کے ہموزن رسوت ملائیں اور بکری کے دودھ میں پیس کر روزانہ ڈاڑھی مونچھوں کی جگہ پر لگائیں۔ اُمید ہے کہ ہفتے تک استعمال کرنے سے بال نکلنے شروع ہو جائیں گے۔ بشرطیکہ قدرتی طور پر بالوں کو پیدا کرنے والا مادہ مفقود نہ ہو۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) روزانہ بعد حجامت روغن بیضہ مرغ لگایا کریں۔ (حکیم سید ظہور الحق)

(۲۱) **چڈوں کی خارش**:۔ (ا) آپ ہر وقت چڈوں پر یہ سفوف لگایا کیجیے:۔ زنک اوکسائڈ ۲ ڈرام، بورک ایسڈ ۲ ڈرام، نشاستہ ۴ ڈرام۔ تینوں چیزوں کو باہم خوب ملا لیجیے اور بار بار چڈوں پر چھڑکتے رہیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اگوا پوڈر ۳ ماشے، بورک ایسڈ ۶ ماشے، گندک آملہ سار ایک تولہ، کیلومل نو ماشے۔ دواؤں کو باریک کر کے ۵ تولے ویزلین میں ملا کر

رکھیں۔ مادیا خارش کی جگہ لگا کر آہستہ آہستہ مالش کریں اور کسی طبیب کے مشورے سے کوئی خون صاف کرنے والی دوا بھی استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ تلوں کا تیل پانچ تولے ایک کٹورے میں ڈال کر آگ پر رکھیے۔ جب تیل سُرخ ہو جائے تو ہلکی آنچ کر دیجیے اور اس میں ہڑتال اتولہ باریک پیس کر تھوڑی تھوڑی ملائیے اور کسی سیخ وغیرہ سے چلاتے جائیے اور ساتھ ہی اپنی آنکھ ناک کو دھوئیں سے بچائیے۔ جب تیل کا رنگ طاؤسی ہو جائے اور روغن میں آگ لگ جائے تو دیگچی کو بند کر دیں۔ اس کے بعد سرد ہونے پر روغن کو نتھار کر شیشی میں رکھیے۔ اور خارش کی جگہ پر مالش کیجیے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) انیون ۱ ماشہ، زعفران ۱ ماشہ، سفیدہ کاشغری ۲ ماشے، مردار سنگ ۳ ماشے کو باریک پیس کر موم سفید دو تولے، روغن گل ۲ تولے میں حسب معمول مرہم تیار کریں اور اسی کے ساتھ مصفی خون دوائیں بھی استعمال کریں۔ (حکیم تاج محمد رزجو خانانی)

(ہ) دیودار کا تیل اور سرسوں کا تیل ہم وزن ملا کر چنڈوں پر ملا کریں۔ خارش دُور ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر راج سندر لال)

(۲۲) **قد کا چھوٹا پن**:- (ا) آپ نے اپنے قد میں بہت ہی تھوڑے سے اضافے کا مطالبہ کیا۔ صرف چار پانچ انچ کی زیادتی بھی کوئی زیادتی ہے؟ کم سے کم دو تین فیٹ کے اضافے کی تو تمنا کی ہوتی۔ آپ جواب نمبر ۱۱ ملاحظہ فرمائیں جو اسی اشاعت میں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) قطعی ناممکن۔ اس خبط کو چھوڑ دیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) قد بڑھانے کے لیے مجرب نسخے کی تلاش بے سود ہے۔ البتہ ورزش کیجیے خصوصاً ڈنڈ پیلیے۔ اور دیوار میں ایک مضبوط کھونٹی اتنی بلندی پر گاڑیے کہ وہاں تک آپ کا ہاتھ جاسکے۔ اس کھونٹی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے جسم کو تانیے اور اسی حالت میں آہستہ آہستہ اوپر کی طرف اتنا بلند ہو جائیے کہ سر کھونٹی تک پہنچ جائے اور پھر اسی حالت میں آہستہ آہستہ نیچے کی طرف آئیے۔ کچھ عرصے تک ایسا کرنے سے ممکن ہے کہ آپ کے قد میں اضافہ ہو جائے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) چھ مہینے تک کسی درخت میں رسی باندھ کر اور اُسے دونوں ہاتھوں سے تھام کر جھولا جھولیں۔ زمین سے پیر کم سے کم دو فیٹ بلند رہیں۔ دوسرے آدمی کی امداد بھی لی جاسکتی ہے۔ آدھ گھنٹہ روزانہ یہ ورزش کریں اور ورزش کے بعد معمولی روغن کی مالش کریں۔ (حکیم سید ظہور الحسن)

(ہ) آپ کا قد تو بڑھنا بہت مشکل ہے، ہاں طاقت تو بڑھ سکتی ہے۔ (حکیم ڈاکٹر کرشن داس)

(۲۳) **منہ کے دانے**:- (ا) آپ اپنے انیس سالہ بھائی کو "کیلزانا" کی گولیاں کچھ عرصے تک کھلائیں۔ پھر یہ جوانی کا جوش گھٹ جائے گا۔ یہ جوانی کا جوش نہیں بلکہ کیلسیم کی کمی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نسخہ جواب نمبر ۲۱ تیار کر کے لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ مریض کو روزانہ صبح کے وقت نہار منہ معجون مصفی خاص ۷ ماشے تازہ پانی کے ساتھ کھلائیے اور خارجی طور پر یہ دوا بنا کر چہرے پر لگائیے۔ کوڑی زرد بقدر ضرورت لے کر اس قدر لیموں کے رس میں بھگو رکھیے کہ وہ ڈوب جائیں۔ اس کے بعد رکھ چھوڑیے یہاں تک کہ وہ خشک ہو جائیں۔ روزانہ یہ کوڑیاں پانی میں پیس کر چہرے پر لگائیے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) آب لیموں ۱۰ تولے، سہاگہ ۲ تولے، شہد خالص چار تولے لے کر خوب ملائیں اور مالش کیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) پوست نارنگی ۲ تولے، ہلدی ۲ تولے، مغز تخم خربوزہ ۲ تولے۔ ان سب کو کوٹ کر رکھیں۔ اور روزانہ چھ ماشے سفوف لے کر دودھ میں ملائیں اور چہرے پر ملیں۔ صبح نیم گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ یا رات کو ہی دو گھنٹے کے بعد دھو ڈالیں۔ اندرونی استعمال کے لیے معجون مصفی خاص و شربت

عشبہ خاص استعمال کریں۔ میں نے ہمدرد دواخانے کی یہ دوائیں یہاں کئی معزز خاندانوں میں استعمال کرائی ہیں۔ بہت نفع ہوا۔ (حکیم سید ظہور الحسن)

(د) ویزلین سفید ۵ تولے۔ سیٹرک ایسڈ ۶ ماشے، بورک ایسڈ ۲ ماشے، بنزوائک ایسڈ ۲ ماشے، بسمتھ کارب ۶ ماشے۔ پہلے ویزلین کو آگ پر گرم کریں پھر سیٹرک ایسڈ ڈال دیں۔ جب وہ پگھل جائے تو اتار کر دوسری دوائیں ڈال کر یک جان کر دیں۔ اگر خوشبو کی ضرورت ہو تو مناسب خوشبو ڈال لیں۔ (حکیم ڈاکٹر ...)

(ذ) تنقیہ بدن کے لئے عرق مصفی خون و شربت عناب استعمال کریں، اور چھالیا سفنزہ ۲ تولے، آب لیموں ایک تولہ اور روغن چنبیلی ۲ تولے میں زعفران ۲ ماشہ، ... ایک تولہ، پھٹکری سفید ۱ تولہ، کتھ سفید ۱ تولہ، پستہ سبز ایک تولہ باریک کوٹ چھان کر ابٹن بنائیں اور رات کے وقت منہ پر مل کر سو جائیں۔ صبح کو گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ (حکیم نور احمد گل چیں)

(۲۴) **ٹانگ کا درد** :- (۱) آپ کی مریضہ رحم یا رحم کی سوزش میں مبتلا ہیں۔ یہ درد اسی سبب سے ہے۔ آپ انہیں کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر کو دکھا کر اس کے مشورے کے مطابق ان کا علاج کیجئے۔ میں نسخہ لکھ دیتا لیکن یہ صورت بہت بہتر ہے کہ لیڈی ڈاکٹر اچھی طرح مریضہ کا امتحان کر کے نسخہ لکھے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ... زرد ... ایک ایک دو تولے، ... روغن بادام سے چرب کی ہوئی ایک تولہ۔ سب چیزوں کو باریک کر کے آب گلو سبز میں گوندھ کر ... رات کو سوتے وقت ... گولیوں تک عرق ... کے ساتھ استعمال کریں۔

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ مریضہ کو معجون ... رات کو پانی کے ساتھ کھلائیے اور روغن ... کی مالش کرائیے۔ یہ ہمدرد دواخانے کی پیٹنٹ دوائیں ہیں ہر قسم کے درد کو دور کرتی ہیں۔ (حکیم عبد الوحید)

(د) مریضہ کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۵) **پارے کا سفوف** :- (۱) جناب والا! ان جھگڑوں میں نہ پڑیئے۔ لاکھوں آدمی آپ سے پہلے اسی کوشش میں اپنی عمر اور اپنی دولت برباد کر چکے ہیں۔ جتنی محنت آپ جڑی بوٹیوں کے ڈھونڈنے اور مختلف چیزوں کو مختلف طریقوں سے پھونکنے پر صرف کرتے ہیں، اگر اتنی محنت اپنے کام پر صرف کریں تو آپ کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہو کر سچ مچ کی کیمیا بن جائے۔ یوں تو آپ یقین کیجئے کہ ہر نئے تجربے پر وقت، محنت اور دولت ضائع کرنے کے بعد آپ کو انتہائی حسرت کے ساتھ یہی کہنا پڑے گا کہ "ایک آنچ کی کسر رہ گئی۔" (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حکیم صاحب! خداوند عالم کا شکر کیجیے کہ یہ نعمت آپ کو عطا ہوئی۔ اگر پوری نہ سہی آدھی سہی! کیوں بندگان خدا کو مصیبت میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کا دعوے درست ہے تو ایک تولہ کشتہ پارہ سرخ رنگ کا بوٹی پشیارہ والا روانہ کیجیے۔ اگر تجربے پر درست اترا تو الہ آباد بلا کر آپ کے روبرو نقص رفع کر دوں گا۔ اچھا یہ تو بتائیے کہ یہ پشیارہ کیا بلا ہے؟ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) برگ پشیارہ جس میں ۲ تولے پارے کا سفوف ہو سکے، کیلے کے پتوں میں لپیٹ کر اوپر سے گل حکمت لگا کر ایڈیٹر صاحب ہمدرد صحت کی خدمت میں جانچ کے لیے بھیج دیں۔ تاکہ نسخے کی پہلی ترکیب کی صحت کی جانچ ہو سکے۔ اور آپ کے پتوں کی قیمت وصول ہو سکے۔ (حکیم سید ظہور الحسن)



سوالات

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنہ فی سطر کے حساب سے اجرت بھیجنی چاہیے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں، زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کیجیے۔
(۵) چند سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے، دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۷) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔

مینیجر "ہمدرد صحت"

---

(۲۶) مریض کی عمر ۲ سال ہے۔ تین سال سے موسم برسات میں مریض کے جسم پر پہلے معمولی خارش ہو کر تمام جسم اور چہرے پر دانے نکل آتے ہیں پھر شدید خارش ہو کر جلد کالی پڑ جاتی ہے۔ جسم میں سوئیاں سی چبھتی محسوس ہوتی ہیں۔ مریض کو آتشک یا سوزاک کبھی نہیں ہوا۔ التماس ہے کہ مرض کے صحیح اسباب اور علاج سے آگاہ فرمائیں۔ ماء الجبن، منضجات اور مسہلات سے فائدہ نہیں ہوتا۔ (خریدار نمبر ۸۱۱۹)

(۲۷) عمر ۲ سال ہے۔ قارورہ نارنجی ہے۔ اس میں سفید ابر کی طرح کو چیز تہ میں بیٹھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ قبض رہتا ہے دل دھڑکتا ہے۔ جسم زرد اور طبیعت سست رہتی ہے۔ ضعف باہ بھی ہے۔ دماغ بہت کمزور ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ اطباء کرام و ڈاکٹر سعید احمد صاحب مرض کی تشخیص کر کے اس کا مکمل اور مجرب نسخہ تحریر فرمائیں۔ مرض چار سال سے ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۰۸)

(۲۸) میرے ایک سنیاسی دوست کی عمر ۲ سال ہے۔ فروری میں سخت بارش اور سردی کے دن ان کو دو اجابتیں ہوئیں پھر فالج کا خفیف حملہ ہوا۔ اثر الٹے ہاتھ اور منہ پر ہوا۔ دو تین دن بعد زبان پر بھی اثر ہو گیا۔ اور سیدھا ہاتھ بھی رہ گیا۔ بہر حال ڈاکٹری اور ویدک علاجوں سے اب مریض کی حالت اچھی ہے لیکن تھوڑا سا اثر باقی ہے۔ جس کے لیے اطباء کی توجہ کا طالب ہوں۔ (خریدار نمبر ۴۲۸۴)

(۲۹) میری عمر ۲ سال ہے۔ ۲ مہینے سے کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ دست آ جاتے ہیں۔ بعض مرتبہ تو ہر چیز اپنی اصلی شکل بھی تبدیل نہیں کرتی اور خارج ہو جاتی ہے۔ شادی ہوئے ایک سال ہو گیا ہے۔ دھات بھی بہت پتلی ہے۔ یہ شکایت تو تقریباً دس سال سے ہے۔ ویسے تن درستی بہت اچھی ہے مزاج میں گرمی اور سردی بہت جلد اثر کرتی ہے۔ پیشاب میں قطرہ آتا ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب خاص توجہ کریں۔ دیگر اطباء کرام بھی آزمودہ نسخے سے مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۱۷۱)

(۳۰) میری عمر ۲۲ سال ہے۔ بارہ سال سے زکام کی شکایت ہے۔ ہر مہینے میں پانچ سات دن رہتا ہے۔ شکایت ہر موسم میں یکساں رہتی ہے چھینکیں اس قدر آتی ہیں کہ چکر آ جاتے ہیں۔ اور آنکھوں میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔ سینے سے بغیر کھانسی کے بار بار بلغم نکلتا رہتا ہے۔ بلغم کا رنگ انڈے کی طرح سفید ہے قبض کی شکایت بھی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۴۳۵)

(۳۱) مجھ کو ایسے مرکب نسخے کی ضرورت ہے جو مقوی جگر، مقوی گردہ، مقوی معدہ اور مقوی دل و دماغ ہو اور جس میں باہ کی بھی رعایت رکھی گئی ہو۔ نیز نسخہ طلاء بھی مطلوب ہے جو مقوی اعصاب ہو۔ (ایک ناظر)

(۳۲) ڈیڑھ سال ہوا، مریض کو آتشک ہوئی تھی۔ تمام جسم پر دانے نہ نکلے تھے البتہ سینے اور پشت پر جا بجا سیاہ داغ تل کے مانند نمایاں ہو گئے تھے۔ گردن، بغل اور کنج ران کے غدد متورم اور سخت ہو گئے تھے۔ مختلف مصفی دواؤں کے استعمال سے سینے اور پشت کے سیاہ داغ دور ہو گئے۔ لیکن غدد مذکور ابھی تک ابھرے ہوئے اور سخت ہیں۔ دائیں کان میں سنسناہٹ چکی کی آواز کی طرح محسوس ہوتی ہے۔ بے ضرر طریقۂ علاج مطلوب ہے جس سے کان کی سنسناہٹ دور ہو۔ غدد تحلیل ہوں اور مادہ خبیثہ بالکل زائل ہو جائے۔ (معائنہ کرانے پر خون ڈبل پوزیٹو ثابت ہوا)۔ (خریدار نمبر ۷۷۹۲)

(۳۳) ۳۰ سال کی ایک مریضہ ۲ بچوں کی ماں ہے۔ ان میں سے اب ایک بچہ زندہ ہے۔ ایک بچی خناق کلبی میں، باقی بخار وغیرہ میں مبتلا ہو کر مرے۔ پانچ سال ہوئے۔ بلا تکلیف حیض جاری ہوا۔ لیکن خون تیسرے روز سے زیادہ جاری ہونے لگا۔ یہاں تک کہ دن بھر میں تقریباً سیر بھر خون گرا۔ ایک لیڈی ڈاکٹر نے علاج کیا۔ کمی نہ ہونے پر ڈاکٹروں نے فیصلہ کیا کہ ریڈیم لگا کر علاج کریں۔ بالآخر ریڈیم سے بڑے ہسپتال میں علاج ہوا۔ خون تو

رُک گیا۔ لیکن مریضہ توانا نہ ہوئی۔ اب کھانے کی خواہش کم ہے۔ حرارت ۹۹ تک رہتی ہے۔ کیا اب ایام جاری کرانے کی کوشش مناسب ہے؟ آپ لوگوں میں سے اگر کسی نے ریڈیم سے بند حیض کو جاری کرایا ہو تو مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۶۹)

(۳۴) ہمارے علاقے میں دیمک کا بہت زور ہے۔ باوجود دیکھ بھال کے آناً فاناً کسی نہ کسی چیز تک پہنچ جاتی ہے۔ حکمائے عظام کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کے تدارک کے لیے کسی دوا یا دعا یا نسخے سے بذریعہ رسالہ ہمدرد صحت مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۳۳)

(۳۵) میرے والد صاحب کی عمر ۶۲ سال ہے۔ پانچ چھ سال سے ان کی کمر کے نیچے بیٹھک پر چار انچ مربع جگہ پر زخم موجود رہتا ہے۔ کئی دوائیں، مرہم وغیرہ استعمال کیے۔ کھرنڈ اترنے پر پھر ویسے ہی درد رہتا ہے۔ کوئی پانی یا خون نہیں نکلتا۔ جگہ متورم رہتی ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۲۸۳)

(۳۶) میرے ایک دوست کی عمر ۴۰ سال ہے۔ ۲۰-۲۲ سال تک وہ غلط کاریوں میں مبتلا رہے۔ اب ۴-۵ سال سے جریان کی شکایت ہو گئی ہے۔ پیشاب زرد ہوتا ہے۔ سرعتِ انزال بھی ہے۔ مہینے ڈیڑھ مہینے میں اکثر پیشاب کے بعد خون کے قطرے آجاتے ہیں جس سے سخت تکلیف ہو جاتی ہے۔ شادی ہوئے تین سال ہو گئے۔ قبض نہیں ہے۔ حکمائے کرام جہاں تک ممکن ہو ہمدرد دواخانے کی ہی تیار شدہ دوائیں تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۷۷)

(۳۷) مرزا علم شفا بخش ڈاکٹر لوئی کوہنی (جرمنی) کی ہاتھ کی اردو کتاب ہو۔ اس کی انگریزی کتاب جدید ایڈیشن "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" کہاں اور کس قیمت پر ملے گی۔ (خریدار نمبر ۲۲۳۶)

(۳۸) پہلی زچگی کے موقع پر سینہ پک جانے کی وجہ سے بلاڈونا کا پلاسٹر لگا کر دودھ سکھایا گیا تھا۔ اس وقت سے چھاتیاں سوکھ کر بالکل ہموار ہو گئیں۔ بہت سے علاجوں سے ذرا سا ابھار ہوا۔ لیکن اپنی اصلی حالت پر نہیں آئیں۔ سینہ امراض سے پاک ہے۔ تن درستی اچھی ہے۔ جسم معمولی ہے۔ ایسی دوا درکار ہے جو گھر میں آسانی سے تیار ہو جائے۔ اس مرض سے مریضہ کی ازدواجی زندگی تلخ ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۲۰۷)

(۳۹) پنجاب کا رہنے والا ہوں۔ تقریباً ۲ سال سے دہلی میں مقیم ہوں۔ جب سے یہاں آیا ہوں خشک موسم میں ہاتھوں کی جلد اندر سے پھٹ جاتی ہے اور تقریباً ہمیشہ ہفتے ڈیڑھ ہفتے میں منہ کے اندر سفید چھالا ہو جاتا ہے۔ تین چار روز بعد آرام ہو جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۸۴۰۹)

(۴۰) میری لڑکی کی عمر ۸ مہینے ہے۔ پانچ مہینے ہوئے کہ وہ زکام اور خفیف بخار کی شکایت میں مبتلا ہوئی تھی اور رات کو سوتے وقت خرخراہٹ کی آواز سینے سے آنے لگی تھی اور کھانسی بہت اٹھتی تھی۔ اب رات کے وقت قدرے بخار بھی رہتا ہے۔ روز بروز کم زور ہوتی جاتی ہے اور تنگی تنفس سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۱۵۷)

(۴۱) میری عمر ۴۰ سال ہے۔ چھٹی سال کی عمر سے معدے کی کمزوری اور ریاح کی شکایتیں ہیں۔ پیشاب کے بعد ذرا سی حرکت سے قطرے خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اطبا، خصوصاً حکیم اکبر حسین صاحب خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۲۶۰)

(۴۲) ہندوستان کی تمام ان طبی درس گاہوں کے نام اور پتے مطلوب ہیں جن کو گورنمنٹ آف انڈیا نے مستند قرار دیا ہو۔ (خریدار نمبر ۱۰۶۲۰)

(۴۳) دیسی طریقے سے بنے ہوئے کشتہ فولاد کو اس طرح حل کرنا مطلوب ہے کہ وہ عرق یا شربت میں تہ نشین نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۱۵۶۸)

(۴۴) مجھے کمی خون، ضعفِ اعصاب، ضعفِ اعضائے رئیسہ اور عام جسمانی کمزوری کی شکایت ہے۔ اس کے لیے کسی مفرح کا ایسا نسخہ درکار ہے جس کے اجزا میں بکرے کے خصیے کا ست مفرد ہو، مگر نسخہ زہریلی اور نشیلی چیزوں سے بالکل پاک ہو۔ بہتیرے علاج کیے۔ کچھ فائدہ بکرے کے خصیے سے ہی ہوا۔ (خریدار نمبر ۱۰۲۳۱)

(۴۵) آج کل گھر گھر مکھیوں کا زور ہے۔ اور ان سے بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ کیا ان کے لیے کوئی ایسی دھونی یا چھڑکنے کی چیز ہے جس سے مکھیاں بھاگ جائیں یا مر جائیں۔ (خریدار نمبر ۸۶۰۰)

(۴۶) تیس سال کی مریضہ کے ۱۶ سال میں ۹ بچے ہوئے۔ ۶ سال پہلے لڑکا تولد ہونے پر صرف پیٹ بہت بڑھا ہوا ہے۔ اور اسی وقت سے حیض بالکل بند ہے۔ ۳ بچے اسی حالت میں پیدا ہوئے۔ سب سے چھوٹا بچہ دو مہینے کا ہے۔ خون کی کمی، درد کمر اور درد سر کی سخت شکایت ہے۔ چاول کھانے کی عادی ہے۔ بھوک برداشت نہیں ہوتی۔ حذاق توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۳۴۹)

(۴۷) میرے فوطے میں پانی آگیا ہے۔ بعض مجبوریوں کی وجہ سے آپریشن نہیں کرا سکتا۔ اطبائے کرام کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمائیں جس سے یہ مرض جڑ سے چلا جائے۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۷۳)

(۴۸) میں ورزش کی ایسی کتاب (خواہ اردو میں ہو یا انگریزی) چاہتا ہوں جس میں مشرقی و مغربی ورزشیں درج ہوں۔ اور یہ بھی لکھا ہو کہ ان کے فائدے اور نقصان کیا کیا ہیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۷۴)

(۴۹) ملیریا بخار کے لیے مجرب نسخہ درکار ہے۔ دوا مفت تقسیم کی جائے گی۔ اس لیے دوائیں جلد دستیاب ہونے والی اور سستی ہوں۔ (خریدار نمبر ۱۱۴۷۵)

(۵۰) میری اہلیہ کو پانچ سال سے مہینے میں "چاندی پڑنے" کی شکایت پیدا ہو گئی ہے جو کچھ دن کے لیے دور ہو جاتی ہے، لیکن پھر دوبارہ پیدا ہو جاتی ہے۔ سینکڑوں علاج کیے۔ مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی اور دوسرے اطبا براہِ نوازش کوئی عمدہ نسخہ تحریر فرما کر شکر گزار فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۱۴)

(۵۱) آملہ سار کا بلا کسی آمیزش کے صرف آگ کی حرارت پر خاص ترکیب سے روغن بنا لیا جائے تو یہ کن امراض کے لیے مفید ہو گا۔ اور اس کے کیمیاوی اثرات کیا ہوں گے۔ واقف کار حضرات مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۲۷۷)

رسالہ

ہمدرد شباب

جس میں

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی کے مشہور شباب آور ماء اللحم

یعنی

عرق ماء اللحم (رجسٹرڈ) نسخہ خاص دو آتشہ

کے متعلق ضروری معلومات، ہدایات، ترکیب استعمال کی تفصیلات درج ہیں

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی ۔ دہلی

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

اس رسالے سے آپ کو بہت سی نئی باتیں معلوم ہوں گی۔ ایک کارڈ لکھ کر طلب فرمائیے۔

مینیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

Hamdard-i-Sehat

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI

HYPNO-THERAPY NUMBER

For the first time in the Urdu language a comprehensive treatise on Hypnotism, in its medical aspects of Hypno-therapy and Psycho-therapy, has been presented in the form of this Special Number. The detailed Table of Contents will show that it is not a collection of articles on magic or magical cures, but a purely educational and medical masterpiece, containing learned and thoughtful discussions from all points of view on the *Science* of curing diseases of human beings through their conscious and sub-conscious "selves". While on the one hand this Number removes the wall of strangeness between the Indian physicians and the principles of Hypno-therapy, on the other it provides full instructions for the treatment of diseases through this marvellous system. The history of Hypnotism and Psycho-therapy which covers 24 pages of this treatise, is the result of comprehensive and untiring researches in the fields of Hypnotism and Hypno-therapy as used and/or practised in ancient Egypt, Assyria, Babylon, Greece, Rome, Iran, China and India Etc. Besides, along with the Islamic point of view and the methods of treatment by Hypnotism as practised by the Islamic physicians, a description has also been given of the services rendered by *sufis* and spiritual men in this line. In fact there is no such complete information and discussion available in any Eastern language. Hypnotism and its results, suggestion and auto-suggestion, Hypnotherapeutics, the way of acquiring personal magnetism, practical instructions as to hypnotising, many personal experiences and incidents, and a chapter of literary interest containing high-class romantic and humorous stories, poems and in fact everything that could be imagined on this important subject, are the features of this Special Number, which will surely be of great value and educative interest to the Scientist, the Physician and the layman.

PRICE

Special Edition	Ordinary Edition As. 8
As. 12	Postage One Anna

SAM/.40

Editor
HAKIM
HAFIZ Mo. SAID

(YEARLY)
SUBSCRIPTION
ONE RUPEE



HAMDARD MANZIL, DELHI

Director
HAKIM
H. ABDUL HAMEED

SINGLE COPY
TWO ANNAS

حفظِ صحت اور طب کا

ماہوار مصوّر رسالہ

ہمدردِ صحت

دہلی

بیادگار

شہیدِ فنِ ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رح

بانیٔ ہمدرد دواخانہ۔ دہلی

نگراں
حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مرتبہ
حکیم حافظ محمد سعید دہلوی



سالانہ
ایک روپیہ ۸

فی پرچہ
چھ پیسے

مقامِ اشاعت ہمدرد منزل دہلی



رسالہ

ہمدردِ نوجوان

جس میں

جریان۔ احتلام۔ سرعتِ انزال۔ جلق۔ کثرتِ جماع
اور نامردی کے مفصل حالات و اسباب پر عام فہم
اور سلیس زبان میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ آخر میں
مجرب اور کامیاب علاج معہ پرہیز و غذا درج کیا گیا ہے

شائع کردہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

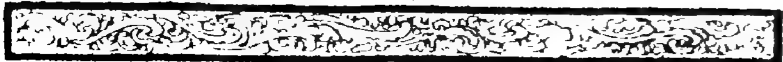
ہمدردِ نسواں



[illegible]

شائع کردہ

طبیبہ شعبہ زنانہ
ہمدرد دواخانہ دہلی



جلد (۹)　　　　اکتوبر ۱۹۴۰ء　　　　نمبر (۴)

فہرست مضامین

قیمت سالانہ ایک روپیہ　　ممالک غیر (برہما وغیرہ) سے تین شلنگ　　فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

حکیم حافظ محمد سعید ایڈیٹر، پرنٹر و پبلشر نے لطیفی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

ہمدردِ صحت کی اشاعتِ خاص

"روحانی علاج"

بغیر دوا کے مرضوں کو دور کرنے کے طریقے

اس نمبر کے ذریعے سے اُردو زبان میں پہلی بار تنویم اور تنویمی علاج پر تفصیل اور سنجیدگی سے بحث کی گئی ہے۔ اس کی فہرست مضامین کو دیکھنے سے آپ اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ نمبر بازاری معلومات کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ ایک خالص علمی، طبی اور ادبی کارنامہ ہے۔ جس میں تمام متعلقہ چیزوں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس نمبر کے ذریعے سے جہاں اس بے گانگی کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ہندوستانی معالجین اور روحانی علاج کے درمیان موجود تھی، وہاں روحانی علاج کے متعلق عوام کی بھی صحیح رہنمائی کی گئی ہے۔

تنویم اور نفسیاتی علاج کی تاریخ کی بحث جو اس نمبر میں ہے اس قدر جامع اور حادی ہے کہ اس کی نظیر شاید کسی مشرقی زبان میں نہیں مل سکے گی۔ اس نمبر میں یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام اور ہندو دھرم میں روحانی علاج کے کیا کیا طریقے بتائے گئے ہیں۔ تنویم، اس کے مظاہر، توجہ اور خود توجہی، تنویمی معالجات اور واقعات و مشاہدات وغیرہ اس کے مستقل بابوں کے نام ہیں۔ ایک باب میں روحانی علاج کے متعلق دلچسپ افسانے اور مزاحیہ مضامین ہیں۔ یہ نمبر علاج کرنے والوں کو ترقی کا ایک نیا راستہ دکھائے گا۔ ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کو اس کا مطالعہ یہ بتا دے گا کہ مشکل مضامین کو کس طرح عام اور سلیس زبان میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ عوام اس خاص نمبر کے مطالعہ سے روحانی علاج کی حقیقت معلوم کر لیں گے اور پھر کوئی شخص انہیں دھوکا نہیں دے سکے گا۔ فہرست مضامین دیکھیے اور پھر فیصلہ کیجیے کہ آیا آپ کی معلومات اس نمبر کے مطالعے کے بغیر مکمل ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو کیا آپ آج ہی اس نمبر کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے؟

"روحانی علاج" کی اہمیت اور اس کی نوعیت کا سرسری اندازہ فہرست مضامین سے اور ان رایوں سے ہو جائے گا جو اسی رسالے میں شائع ہو رہی ہیں۔ لیکن اشاعت خاص درحقیقت کیا چیز ہے اس کا صحیح جواب آپ کو "روحانی علاج" نمبر ہی دے سکتا ہے۔

اس نمبر کو حاصل کرنے کی دو صورتیں

(۱) اگر آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ یا نوٹ لفافے میں رکھ کر ہم کو بھیج دیں گے تو نہ صرف یہ خاص نمبر آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔ بلکہ اگست سنہ ۴۰ء سے جون سنہ ۴۱ء تک گیارہ مہینے کے رسالے آپ کے پاس پہنچتے رہیں گے۔ جون سنہ ۴۱ء میں ہمدرد صحت کی گیارہ سو صفحوں کی جلد کے آپ مالک ہوں گے۔ اور حیرت کریں گے کہ صرف ایک روپے میں اتنا علمی اور ادبی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے۔

(۲) اگر آپ کو صرف روحانی علاج نمبر درکار ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ایک آنہ) لفافے میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجیے۔ چند ہی دن میں آپ کے پاس یہ عظیم الشان نمبر پہنچ جائے گا۔

قیمت:۔ اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲/)، معمولی ایڈیشن آٹھ آنے، محصول ڈاک، ایک آنہ

مینیجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

فہرست مضامین روحانی علاج نمبر

عکسی تصاویر:- (۱) ڈاکٹر فرانز انیٹن مسمر۔ (۲) پروفیسر سگمنڈ فرائڈ
دستی تصاویر: (۱ سے ۴ تک) ڈاکٹر ونسن کا طریقہ تنویم (صفحہ ۸۱ تا ۸۲)۔ (۵) ورزش کی ایک ہیئت (صفحہ ۸۶)۔ (۶) ورزش کی دوسری ہیئت (صفحہ ۸۷)

ہمدرد صحت کا روحانی علاج نمبر

جناب مولوی ع۔ ح۔ جمیل علوی

معلم نفسیات، دار المعلمین کابل

"جدید نفسیات" اس صدی کی ایجاد ہے۔ فرائڈ اور ان کے دوسرے ہم عصروں نے اپنی پیہم کوششوں سے اس حقیقت کا انکشاف کیا کہ جدید نفسیات کا مطالعہ نہ صرف اطبا ہی کے لیے ضروری ہے بلکہ اس زمانے میں ہر عقلِ سلیم کے مالک کو اس سے بہرہ اندوز ہونا فرض سے کم نہیں۔ نتیجۃً تمام مختلف زبانوں میں نفسیات کے مختلف موضوعوں پر کتابیں لکھی گئیں کہ ہر کس و ناکس اس چشمہ فیض سے مستفید ہوں۔

> حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی
>
> [illegible] ہمدرد صحت کا خاص نمبر موصول ہوا میں نے پڑھا۔ آپ تو کمال کرتے ہیں کہ اس قسم کے دقیق مسائل کو عنوانات پر ایسے دل چسپ اور دل کش مضامین لکھتے اور لکھواتے ہیں کہ طب کے مسائل افسانوں کی سی دل چسپی پیدا کر لیتے ہیں۔ آپ کا یہ نمبر تو پچھلے نمبروں کی طرح نہایت کامیاب اور شاندار اور تحقیقات متعلقہ سے مالا مال ہے۔ والسلام
>
> سید سلیمان ۱۰ جولائی ۱۹۴۰ء

قاعدے کے مطابق ہماری اُردو زبان جس کے ہم خود پاسبان ہیں ان تمام انکشافات سے ناواقف تھی۔ خیر "تجزیۂ النفس" تو اس صدی کی ایجاد ہے۔ تنویم اور دوسرے طریقوں سے بھی ہماری زبان نابلد تھی۔ لیکن تمام حقائق محض صوفیوں اور جوگیوں ہی کے لیے مخصوص تھے اور یہ راز سینہ بہ سینہ منتقل ہوا کرتے تھے۔ اور عوام کی حیرانی اور اعتقاد کا باعث ہوا کرتے تھے۔ ان سربستہ رازوں کو عوام کے سامنے رکھنے کی غالباً اردو زبان میں پہلی علمی کوشش "ہمدرد صحت" کی اشاعت خاص "روحانی علاج نمبر" ہے جس میں ان تمام قدیم نظریات پر کما حقہ روشنی ڈالی گئی ہے۔

فہرست مضامین پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ سوائے تجزیۂ النفس کے جس کے لیے علیحدہ اشاعت کی ضرورت ہے، روحانی علاج کے تمام مختلف طریقوں پر اس طرح روشنی ڈالی گئی ہے کہ ہر شخص ان مفید خلائق حقائق سے بہرہ اندوز ہو سکے۔ اس اشاعت کو دیکھنے کے بعد ہم یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ ہماری زبان میں اس کے بغیر کتنی کمی تھی۔ نفسیاتی علاج کی تاریخ کا باب تو اس قابل ہے کہ اس کا بہ نظر غور مطالعہ کیا جائے۔ میرے خیال میں یہ باب اتنا جامع ہے کہ اس کی نظیر آپ کو کسی ایک مشرقی کتاب میں نہیں مل سکے گی۔ مختصراً یہ اشاعتِ خاص ہر لحاظ سے کامیاب ہے، اور اس قابل ہے کہ اسے نہ صرف لائبریری کی زینت بنایا جائے بلکہ اس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ اشاعتِ خاص کے مدیر صاحب دلی مبارک باد کے مستحق ہیں جنھوں نے اپنی زبان کی خدمت میں ایک نہایت ہی مستحسن قدم اُٹھایا ہے اور اسے خوب اچھی طرح نبھایا ہے۔"

کابل ۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۰ء   جمیل علوی

جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی

"مخصوص نمبروں کے نکالنے میں "ہمدرد صحت" دہلی کو جو یدِ طولیٰ حاصل ہے اس کی تشریح کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ ہر سال اس ادارے سے کسی نہ کسی مفید اور کار آمد موضوع پر ایک خاص نمبر نکل کر اُردو ادبیات میں ایک قابلِ قدر اضافہ کرتا رہتا ہے۔ اس سال جو موضوع انتخاب کیا گیا ہے وہ "روحانی علاج" ہے۔ اُردو زبان میں اس وقت تک شاید ایک بھی اس قسم کی کتاب نہیں لکھی گئی ہے جس میں اس طریقۂ علاج پر اس تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہو اور بلا اندیشۂ تردید کہا جا سکتا ہے کہ "ہمدرد صحت" کا یہ خاص نمبر اس موضوع پر ایک بہترین کتاب کا کام دے سکتا ہے جس کی تیاری میں ملک کے مختلف اہل قلم اور ماہرین فن نے حصہ لیا ہے۔

کاغذ کی بے انتہا گرانی کو دیکھتے ہوئے یہ خیال ہو سکتا تھا کہ اس مرتبہ ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر اپنی پرانی شان کے ساتھ نہ نکل سکے گا لیکن یہ امر موجبِ صد مسرت ہے کہ بجز اس خفیف سی کمی کے کہ اس مرتبہ اس میں تصاویر زیادہ نہیں ہیں کوئی اور فرق اس کی شان میں نہیں آیا ہے۔

جو لوگ کہ رُوحانی علاج سے دل چسپی رکھتے ہیں ان کے لیے تو اس کا مطالعہ ضروری ہے ہی، لیکن ہم لوگوں سے بھی اس کے پڑھنے کی پر زور سفارش کرتے ہیں کہ جو اس کوچے سے نابلد ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کار آمد معلومات کا اتنا اچھا ذخیرہ اُردو میں کہیں نہیں مل سکتا۔"

الامراض والعلاج

گھیگا ۔ گلّھڑ

از جناب حکیم عبدالواحد صاحب رکن مجلس تشخیص و تجویز، ہمدرد دواخانہ دہلی

ہماری گردن میں قصبۃ الریہ (ہوائی نالی) کے بالائی حصے کے سامنے ایک گلٹی ہے جس کی شکل ڈھال کے مانند ہوتی ہے۔ اسی لیے یہ گلٹی غدۂ ترسیہ اور غدۂ درقیہ کے نام سے مشہور ہے، کیوں کہ عربی زبان میں "ترس" اور "درق" ڈھال کو کہتے ہیں۔

یہ گلٹی صحت کی حالت میں تقریباً ایک چھٹانک تک وزنی ہوتی ہے اور یہ اگرچہ عموماً تین لوتھڑوں میں تقسیم ہوتی ہے (۱) داہنا لوتھڑا (۲) بایاں لوتھڑا (۳) درمیانی لوتھڑا، لیکن شاذونادر بعض اشخاص میں چوتھا لوتھڑا بھی دیکھا جاتا ہے۔

یہ گلٹی بے نالی گلٹیوں میں شمار ہوتی ہے اور اس میں ایک خاص قسم کی رطوبت پیدا ہوتی ہے جس کو درقین (تھائراکسین) کہتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ گلٹی ہمارے جسم میں نہایت اہم خیال کی جاتی ہے۔ اس گلٹی کی یہ رطوبت دوران خون کے ذریعے سے خون میں شامل ہو کر دماغ کی پرورش میں خرچ ہوتی اور اعضاء کی نشوونما میں کام آتی ہے۔ چنانچہ جب یہ گلٹی بچوں میں کسی اندرونی خرابی کی وجہ سے سکڑ کر چھوٹی ہو جاتی ہے تو ان کے دماغ کی پرورش بخوبی نہیں ہوتی اور ان کے اعضاء کے نشوونما میں خلل پڑ جاتا ہے اور وہ بے وقوف یا نیم پاگل سے ہو جاتے ہیں۔

آپ نے شاہ دولہا کے چوہے دیکھے ہوں گے جن کو بعض لوگ بغل میں دبائے پھرتے ہیں اور ان کے ذریعے سے پیسے کماتے ہیں۔ درحقیقت یہ وہی بچے ہوتے ہیں جن کا "غدۂ ترسیہ" سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے، اور وہ اپنی دماغی قوتوں اور اعضا کی نشوونما سے محروم رہ جاتے ہیں۔ سکڑ کر چھوٹی ہو جانے کے علاوہ بعض اوقات یہ گلٹی غیر معمولی طور پر بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے جس سے مریض کی گردن موٹی اور بے ڈھنگی سی ہو جاتی ہے اور یہی مرض **گھیگا یا گلّھڑ** کہلاتا ہے۔

گھیگے کو عربی میں **غواطر** کہتے ہیں، جو اس کے انگریزی نام گائٹر کا معرب ہے۔ اس کے علاوہ اسی کو **خنزا** اور **سلعہ درقیہ** بھی کہا جاتا ہے، کیوں کہ یہ رسولی کی مانند ہوتا ہے (سلعہ: رسولی) انگریزی میں گائٹر کے سوا **برانکوسیل** بھی کہتے ہیں، علاوہ ازیں اس کو ڈربی شائرنیک کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، اس لیے کہ یہ انگلینڈ میں مقام ڈربی کے لوگوں میں زیادہ دیکھا جاتا ہے۔

گھیگے کی وجہ تسمیہ تحقیق و جستجو کے باوجود گھیگے کی کوئی وجہ تسمیہ نہیں معلوم ہو سکی، لیکن قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح مرض حَوَل (بھینگاپن) میں جس میں مریض کی ایک آنکھ کسی ایک طرف کو پھر جاتی اور بے ڈھنگی سی ہو جاتی ہے، مریض کو بھینگا کہتے ہیں، اسی طرح ممکن ہے گھیگے کے مریض کو گھینگا کہتے ہوں (اس لیے کہ اس میں گردن بے ڈھنگی ہونے کے علاوہ بعض اوقات آنکھ بھی بے ڈھنگی سی ہو جاتی ہے)، اور پھر یہ مریض کے نام کے بجائے مرض کا نام مشہور ہو گیا ہو۔

"**صاحب اکسیر**" اور چند اور مصنفین نے اس لفظ کا تلفظ "نون غنہ" کے ساتھ گھینگا ہی کیا ہے، لیکن چوں کہ گھینگا نون غنہ کی وجہ سے ثقیل تھا، لہٰذا نون غنہ کو اڑا دیا گیا اور "گھیگا" مشہور ہو گیا۔ اس کے علاوہ اس کا تلفظ گاف ثانی کے ساتھ "ہائے مخلوط" ملا کر "گھیگھا" بھی کیا جاتا ہے۔

گلّھڑ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ گلّھڑ عام طور پر اس شخص کو کہہ دیتے ہیں جس کے گال اور گردن موٹی ہو۔ چوں کہ اس مرض میں مریض کی گردن موٹی ہوتی ہے اس لیے وجہ تسمیہ ظاہر ہے۔

گھیگا ایک قدیم مرض ہے لیکن ہماری قدیم طبی کتابیں اس کے بیان سے خالی ہیں۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہو کہ اس کو انہوں نے کوئی الگ مخصوص مرض نہیں سمجھا بلکہ اس کو رسولی کی اقسام میں شمار کیا ہے۔ البتہ "صاحب اکسیر" (حکیم اعظم خاں رح) نے اس کے متعلق "اورام خارج حلق" کے زیر عنوان ضمناً صرف اس قدر بیان کیا ہے کہ

"گاہ باشد کہ ورم گلو بغایت عظیم وانتفاخ پذیرد وآں را بہندی گھینگا گویند وآں کمتر علاج پذیرد۔"

یعنی بعض اوقات گلے کا ورم بہت بڑھ جاتا اور پھول جاتا ہے۔ اور اس کو ہندی میں گھینگا کہتے ہیں۔ اور یہ بہت کم اچھا ہوتا ہے۔

مقامات پیدائش مرض اگرچہ یہ مرض ہمارے ملک ہندوستان میں کم وبیش ہر جگہ پایا جاتا ہے لیکن یہ زیادہ تر پہاڑی مقامات میں دیکھا جاتا ہے، خصوصاً ہندوستان کے شمال میں کوہ ہمالیہ کی وادیوں اور نشیبی مقامات پر زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ گورکھپور اور اور دہرہ دون وغیرہ کی طرف اس مرض کے مریض زیادہ ہیں۔ اگرچہ دوسرے مقامات کی نسبت کشمیر، نیپال اور کانگڑہ وغیرہ پہاڑی مقامات پر بھی کثرت سے ہوتا ہے، البتہ دکھن میں یہ مرض بہت کم ہوتا ہے۔

ہندوستان کے علاوہ روئے زمین کے دوسرے حصوں میں بھی پہاڑی مقامات پر ہی دیکھا جاتا ہے۔ چنانچہ یورپ میں سوئٹزرلینڈ، فرانس، جرمنی اور آسٹریا وغیرہ کے اُن علاقوں میں، جو کوہ الپس کی وادیوں میں واقع ہیں، ہوتا ہے۔ اور سویڈن، ناروے اور فن لینڈ کے پہاڑی مقامات پر بھی مقامی طور پر پایا جاتا ہے۔ انگلینڈ میں ڈربی کے علاقے میں زیادہ ہوتا ہے۔

اسباب مرض عام طور پر اس مرض کا سبب وہ پہاڑی پانی ہوتا ہے جس میں کیلسیم، میگنیشیم، کاربونیٹ آف لائم، سلفیٹ آف لائم وغیرہ معدنی نمکیات اور انسانی فضلات کی آمیزش ہوتی ہے۔ اسی لیے یہ مرض مقامی ہوتا ہے۔ یعنی زیادہ تر اُن ہی پہاڑی مقامات پر پایا جاتا ہے، جہاں کے پانیوں میں اس قسم کے نمکیات کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے، اور یہ اُن مقامات کے انسانوں تک ہی محدود نہیں ہوتا بلکہ وہاں کے جانوروں مثلاً کتوں اور گھوڑوں وغیرہ میں بھی پایا جاتا ہے۔ ان پہاڑی مقامات پر مردوں کی نسبت زیادہ تر عورتوں کو ہوا کرتا ہے لیکن ان علاقوں میں جہاں یہ مرض مقامی نہیں ہوتا بلکہ متفرق طور پر پایا جاتا ہے، وہاں اس کا بظاہر کوئی سبب نہیں ملتا۔ البتہ اکثر مریضوں میں وراثتہً ہوا کرتا ہے۔ کسی کے باپ کو یہ مرض ہوا کرتا ہے اور کسی کی ماں کو۔ متفرق طور پر اس مرض میں مبتلا ہونے والے مریضوں میں مردوں اور عورتوں کی تعداد تقریباً مساوی ہوتی ہے۔

یہ مرض عموماً بچپن میں ہوتا ہے اور اس کے بعد بتدریج کم ہو کر جوانی میں رفع ہو جاتا ہے۔ ادھیڑ عمر میں یہ بہت کم پایا جاتا ہے۔

کیفیت وحقیقت مرض غدہ درقیہ (تھائرائڈ گلینڈ) بڑھ جاتا ہے اور اس کی بڑھوتری مختلف مریضوں میں مختلف ہوتی ہے۔ اگرچہ عام طور پر سیب کے برابر یا اس سے کچھ بڑی دیکھی جاتی ہے۔ لیکن ایسے مریض بھی دیکھے گئے ہیں جن کے گھیگے کا محیط پانچ فٹ تھا اور بعض مریضوں میں یہ گلٹی یہاں تک بڑھی ہوئی دیکھی گئی ہے کہ ناف تک پہنچ گئی تھی۔

مرض سب سے پہلے درمیانی لوتھڑے یا پہلوی لوتھڑے خصوصاً داہنی جانب کے لوتھڑے سے شروع ہوتا ہے، اس کے بعد رفتہ رفتہ کل گلٹی مبتلا ہو کر بڑھ جاتی ہے۔ وہ شروع میں ملائم ہوتی ہے لیکن آہستہ آہستہ سخت ہو جاتی ہے اور اس کے اندر سفید چپکنے والی رطوبت پائی جاتی ہے، پھر اس کی اندرونی شریانیں اور وریدیں کشادہ ہو جاتی ہیں۔ اور اس میں سرخ یا لعاب دار سیال سے بھری ہوئی بہت سی تھیلیاں پائی جاتی ہیں۔ آخر کار معدنی چیزوں کا ایک غلاف بن جاتا ہے، جس میں تھیلیاں کسی قدر سیال رطوبت سے پُر ہوتی ہیں۔ ایسی حالت میں گلٹی بہت سخت ہوتی ہے اور مہینوں تک قائم رہتی ہے اور اس کی اندرونی رطوبت کبھی سریش یا شہد کے مانند اور کبھی لعاب دار ہو جاتی ہے۔ گاہے اس میں سوزش ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے اور زخم ہو جاتا ہے۔ (ماخوذ از پریکٹس آف میڈیسن)

اقسام اگرچہ گھیگے کے مختلف مریضوں میں گھیگے کی شکل مختلف ہوا کرتی ہے لیکن اس کی اندرونی ساخت میں جو اختلافات اس کے چیرنے پر مختلف مریضوں میں پائے گئے ہیں، ان کی بنا پر اس کو عموماً تین مختلف قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۱) سادہ گھینگا (غوطہ سازج)، اس میں غدۂ درقیہ کی مخصوص طبعی ساخت بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ اس کو جب مختلف مقامات سے کاٹ کر دیکھا جاتا ہے تو اس کی ساخت غدہ درقیہ کی معمولی ساخت کے مشابہ ہوا کرتی ہے +

(۲) تھیلی دار گھینگا (غوطہ کیسی)، جب مریض دار کھینگے میں غدی نالیوں کی دیواروں میں فساد پیدا ہو جانے سے تھیلیاں سی بن جاتی ہیں، اور ان تھیلیوں میں مریض دار مادہ بھرا رہتا ہے تو اس کو تھیلی دار گھینگا کہتے ہیں۔ اور جب اس قسم کے گھینگے سے خون بہنے لگتا ہے تو اس کو تھیلی دار خونی گھینگا کہتے ہیں۔

(۳) ریشہ دار گھینگا (غوطہ لیفی) اس قسم کا گھینگا اس وقت دیکھا جاتا ہے جب کہ غدۂ درقیہ کی ساخت میں التہاب مزمن کے باعث تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اس کی ساخت لیفی ہو جاتی ہے۔

لیکن یہ واضح رہے کہ گھینگے کی اندرونی رطوبت کی پیدائش میں کسی قسم کا نقص واقع ہونے یا نہ ہونے کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں۔

ایک تو یہی گھینگا ہے جس کو ہم بیان کر رہے ہیں۔ لیکن اس کی دوسری قسم وہ یہ ہے جس میں غدۂ درقیہ کے حجم میں بڑھ جانے کے علاوہ اس کی رطوبت غیر طبعی طور پر زیادہ پیدا ہونے لگتی ہے، مریض کی آنکھیں ابھر آتی ہیں اور اس کو غوطہ جحوظی کہتے ہیں

علامات گھینگے کی وجہ سے گردن موٹی اور بے ڈھنگی سی ہو جاتی ہے، مریض بدصورت نظر آنے لگتا ہے۔ جس قدر گھینگا بڑا ہوتا ہے اسی قدر مریض کی بدصورتی بڑھ جاتی ہے اور شکل خوفناک بن جاتی ہے۔ اس میں درد بالکل نہیں ہوتا۔ البتہ آس پاس کے مختلف اعضاء پر دباؤ پڑنے سے مختلف قسم کی تکلیفیں پیدا ہو جاتی ہیں، مثلاً قصبۃ الریہ (ہوا کی نالی) پر دباؤ پڑنے سے سانس تنگی سے آنے لگتا ہے۔ رات کے وقت پشت لیٹنے کی صورت میں سانس کی تنگی بڑھ جاتی ہے۔ مری (غذا کی نالی) پر دباؤ پڑنے سے چیزوں کے نگلنے میں تکلیف ہونے لگتی ہے۔ اعصاب شرکیہ پر دباؤ پڑنے سے اس طرف کی پتلی پھیل جاتی ہے اور اس طرف پسینہ زیادہ آنے لگتا ہے۔ عصب راجع پر دباؤ پڑنے سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ وریدوں پر دباؤ پڑنے سے مریض کا چہرہ ایسا ہو جاتا ہے گویا کہ اس کا گلا گھونٹا ہوا ہے، دوران سر اور درد سر کی شکایت رہنے لگتی ہے۔

اگرچہ گھینگے میں لچک ہوتی ہے، دباؤ کو قبول کرتا اور ادھر ادھر حرکت کرتا ہے، لیکن عموماً حرکتِ موجی محسوس نہیں ہوا کرتی، لیکن اس میں تھیلی پیدا ہو جانے سے کبھی حرکت موجی بھی محسوس ہونے لگتی ہے، اور شاذ و نادر تڑپ بھی محسوس ہوا کرتی ہے۔ ایسی حالت میں شریان سباتی کے انورسما[1] (اینورزم) اور اس کی تشخیص میں اشتباہ ہو سکتا ہے اور یہ اشتباہ اس علامت فارقہ سے دور ہو سکتا ہے کہ نگلتے وقت جبڑے کے ساتھ گھینگا بھی اوپر نیچے حرکت کرتا ہے، لیکن شریان سباتی کا انورسما اپنی حالت پر قائم رہتا ہے۔

اس مرض کی وجہ سے بعض مریضوں میں عام جسمانی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور قلت الدم (انیمیا) کی شکایت ہو جاتی ہے اور عورتوں کے ایام حیض میں خلل پڑ جاتا ہے۔

انجام مرض یہ مرض عرصہ دراز تک قائم رہتا ہے۔ بچپن میں ہوتا ہے تو جوانی تک خود بخود دفع ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر جوانی میں بھی رہ جائے تو پھر تمام زندگی ساتھ دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے جب تک آس پاس کے اعضاء پر دباؤ نہ پڑے مریض کو چنداں تکلیف بھی نہیں ہوتی۔ سوائے اس کے کہ مریض کی گردن بے ڈھنگی ہو جاتی ہے اور وہ بدصورت نظر آنے لگتا ہے، البتہ جب کبھی اس سے اندر کی طرف خون بہنے لگتا ہے تو اس سے ہوائی نالی کے بند ہو جانے کی وجہ سے مریض کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

تدابیر حفظ ماتقدم جن علاقوں میں یہ مرض مقامی طور پر پیدا ہوتا ہے وہاں کے باشندوں کو پانی جوش دے کر ٹھنڈا کر کے پینا چاہیئے۔ بلکہ اگر عرق کے مانند کشید کیا ہوا پانی پیا جائے تو بہت ہی بہتر ہے۔ اس کے علاوہ حفظ صحت کے دوسرے اصول و قواعد پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

[1] انورسما (اینورزم) وہ مرض ہے جس میں کسی شریان کے پھیل جانے سے ایک تھیلی سی بن جاتی ہے اور اگر اس پر ہاتھ رکھ کر دیکھا جائے تو اس میں شریان کے مانند تڑپ معلوم ہوا کرتی ہے۔

علاج ابتدار میں مناسب علاج سے مرض کا ازالہ ممکن ہے، لیکن مزمن ہونے کی صورت میں ازالۂ مرض ناممکن۔ اس حالت میں اگر ممکن ہو تو عمل جراحی سے اس کا علاج کرایا جائے۔ بہرحال جب کسی شخص کو یہ مرض لاحق ہو تو بہ شرط امکان مریض کو سمندر کے کنارے تبدیل آب و ہوا کرائیں اور اپنے عام طبی اصول و قواعد کے مطابق مادۂ بلغم و سودا کو نضج دینے کے لیے اندرونی طور پر مندرجۂ ذیل نسخہ منضج پلائیں۔

نسخۂ منضج: عناب ۵ دانے، گاؤزباں ۵ ماشے، مویز منقی ۹ دانے، بادیان ۵ ماشے، اصل السوس مقشر ۵ ماشے اسطوخودوس ۵ ماشے، پرسیاؤشاں ۵ ماشے، انجیر زرد ۳ دانے، شاہترہ ۵ ماشے، چرائتہ ۵ ماشے۔ ان سب دواؤں کو رات کے وقت آدھ سیر پانی میں بھگو رکھیں اور صبح کو جوش دیں۔ جب تقریباً نصف پانی رہ جائے تو مل چھان کر گلقند ۴ تولے ملا کر پلائیں۔

گیارہ روز تک پلانے کے بعد اس نسخے میں سنا رکی ۷ ماشے اضافہ کریں اور صبح کے وقت جوش دے کر مل چھان کر اور مغز املتاس ۵ تولے گلقند ۴ تولے حل کریں اور دوبارہ چھان کر پلائیں۔

اس کے پلانے سے دست آئیں گے۔ ہر دست کے بعد عرقِ بادیان اور عرقِ گاؤزبان نیم گرم پلائیں اور اس طرح ایک ایک روز کے وقفے سے مریض کی طاقت کے مطابق دو یا تین مسہل دیں۔ اس کے بعد دو مسہل حبِ ایارج کے دیں۔ اس طرح کہ جب چار گھڑی رات باقی رہے تو مریض کو نیند سے بیدار کرکے حبِ ایارج ۵ ماشے روغن بادام سے چرب کرکے عرق بادیان یا گنگنے پانی کے ساتھ پھنکائیں اور صبح کو وہی نسخہ پلائیں، لیکن اس میں مغز املتاس کے بجائے ترنجبین ۴ تولے اور گلقند ۴ تولے حل کیا جائے۔ (مسہلات کے روز ملائم کھچڑی کے سوا اور کوئی چیز نہ دیں)۔ الغرض مسہلات سے فارغ ہونے کے بعد جوہری ایک عدد روزانہ صبح کو بکری کے دودھ ۱۰ تولے اور شربت عناب دو تولے کے ساتھ حلق سے اتاریں۔ اور معجون مصفیٰ خاص ۷ ماشے سہ پہر کو تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔ (مجوزہ)

یا مندرجۂ ذیل دواؤں میں سے کوئی دوا استعمال کریں، جو اس مرض کے لیے نہایت مفید بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) گھمٹر پتر اور مرچ سیاہ دونوں برابر وزن لے کر سفوف بنائیں، اور اس میں سے ایک ایک ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ کھلائیں۔

گھمٹر پتر کسی پودے کا پتا ہے، جو تبت کی کسی جھیل میں پیدا ہوتا ہے اور یار قند اور کابل وغیرہ کے راستے سے ہندوستان میں آکر فروخت ہوتا ہے اور اس مرض میں خاص طور پر مفید بیان کیا جاتا ہے۔

(۲) یہ گولیاں بھی اس مرض کے لیے مفید بیان کی جاتی ہیں، بشرطیکہ مرض زیادہ بڑھا ہوا اور پرانا نہ ہو۔ نسخہ: مرچ سیاہ، مرچ سفید، پیپل، پیپلا مول، دارچینی، تج، خولنجان، نوشادر، جنگلی گکڑی کے بیج، پودینہ خشک ہر ایک ایک تولہ۔ کوٹ چھان کر شکر سفید ۵ تولے ملائیں اور کشمش سبز بقدر ضرورت اضافہ کرکے کوٹیں، جب گولیاں باندھنے کے لائق ہو جائے تو چنے برابر گولیاں بنائیں اور دو گولیاں چت لیٹ کر منہ میں رکھیں اور آہستہ آہستہ ان کا لعاب چوستے رہیں۔

خارجی علاج خارجی طور پر گھیگے کو تحلیل کرنے کے لیے جو دوائیں استعمال کی جاتی ہیں، یہ ہیں:-

(۱) چونہ ایک تولہ کو تھوڑے پانی میں گوندھ کر ایک کپڑے پر لیپ کریں۔ پھر اس کے اوپر انڈے کی زردی اور سفیدی دونوں باہم ملا کر لیپ کریں۔ اوپر سے گدھے کی بیٹ پانی میں حل کرکے لگائیں اور گلے پر چسپاں کرکے اوپر روئی رکھ کر باندھ دیں۔

(۲) بھنگ کو ہم وزن نمک شور کے ساتھ پیس کر ایک تھیلی میں بھر کر گلے پر باندھیں۔ مدت تک استعمال کرنے سے فائدہ دیتا ہے۔

(۳) چرچٹے کی جڑ گائے کے پیشاب میں پیس کر گلے پر ضماد کریں اور اوپر بنگلہ پان رکھ کر باندھ دیں۔

(۴) کنگھی بوٹی کی جڑ کالی مرچوں کے ساتھ پانی میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں۔

(۵) اتوار کے روز سانپ کے بچے یا چھوٹے سانپ کو، خواہ وہ کسی بھی قسم کا ہو، صحیح و سلامت پکڑ کر ایک مٹی کے برتن میں رکھیں اور اس کے اوپر مٹی ڈال دیں، یہاں تک کہ سانپ اس میں چھپ جائے، اس کے بعد برتن کو زمین میں گاڑ دیں۔ چالیس روز کے بعد نکال کر سانپ کی ہڈیوں

کے ڈھاک کو سالم حالت میں ایک سفید کپڑے میں سی کر بطور تعویذ مریض کے گلے پر باندھیں، بالخاصہ مفید ہے۔ (اکسیر اعظم)

(۶) تخم سن کو پانی میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں۔ کچھ عرصے تک استعمال کرتے رہنے سے گھیگا تحلیل ہو جاتا ہے۔

(۷) اشق کو تیز سرکے میں حل کر کے لیپ کریں۔

(۸) مرہم داخلیون یا مرہم اشق لگائیں۔

لیکن یہ دھیان رہے کہ ان دواؤں کا استعمال ابتدائے مرض ہی میں مفید ہے، خصوصاً اس وقت جب کہ ان کو عرصے تک استعمال کیا جائے۔ لیکن جب مرض بہت بڑھا ہوا ہو تو اس وقت عمل جراحی ہی سے اس کا علاج کیا جائے۔ اگر کسی وجہ سے اپریشن ممکن نہ ہو تو گھیگے کو توڑنے اور اس کا مادہ خارج کرنے کے لیے مندرجہ ذیل دوائیں استعمال کریں۔ لیکن یہ نہایت تکلیف دہ علاج ہے:

(۱) بہروزہ دس ماشے، سینگیہ دو ماشے، رال شیرہ ماشے، فرفیون ۳ ماشے، اشق اور گوگل ہر ایک ۵ ماشے، سکبینج ۲ ماشے۔ اشق اور بہروزے کو تھوڑے سرکے میں حل کریں اور باقی دوسری دواؤں کو کوٹ چھان کر سبز دھنیے کا پانی ملا کر لیپ کریں۔ جب گلٹی پھٹ جائے تو اس مقام پر چند روز تک پھٹکری کا سفوف چھڑکتے رہیں تاکہ رطوبات فاسدہ خارج ہو جائیں، اس کے بعد زخم کو بھرنے کے لیے کوئی مرہم استعمال کریں۔

(۲) صابون، دیسی سجی، چونا، نوشادر، شنگرف ہر ایک ۲ ماشے کو باریک پیس کر تلوں کے تیل میں ملا کر لگائیں۔ زخم ڈال کر خراب مادے کو خارج کرتا ہے۔

غذا: لطیف اور مقوی غذائیں کھانے کے لیے دیں، پانی ابالا ہوا پلائیں۔ اور ہر قسم کی قابض اور بادی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

گھیگے کا ڈاکٹری علاج داخلی طور پر مریض کو پوٹاسیم آیوڈائیڈ دس دس گرین تھوڑے پانی میں حل کر کے دن میں دو تین بار دیں۔ اگر اس دوا کے پندرہ روز کے استعمال سے مرض میں نمایاں تخفیف نہ ہو یعنی گلھڑ چھوٹا نہ ہو جائے تو اس کے استعمال کو بند کر دیں اور اس کے بجائے ایکسٹریکٹ آف تھائی رائڈ ایک یا دو گرین رات کو سوتے وقت دیں۔ لیکن اگر مرض شدید ہو تو اس دوا کو دو تین گرین کی مقدار میں دن میں دو تین بار دیں۔ جب اس کے استعمال سے نبض تیز چلنے لگے تو پھر اس کی مقدار خوراک کم کر دیں اور دست کاری علاج کرائیں۔

خارجی طور پر گھیگے پر ریڈ آئنمنٹ (آئنمنٹ آف دی ریڈ آیوڈائڈ آف مرکری) کی مالش کر کے دس پندرہ منٹ تک دھوپ میں بٹھائیں، یا دھوپ میں بٹھا کر ہی مالش کریں اور جب زیادہ جلن ہونے لگے تو اس پر زنک آئنٹ منٹ لگائیں، لیکن یہ علاج ہفتے میں ایک بار کریں۔ (از مخزن حکمت)

لیکن اگر مذکورہ بالا داخلی اور خارجی علاج سے فائدہ نظر نہ آئے تو عمل جراحی کے ذریعے سے علاج کرائیں۔

آنکھوں کو ابھارنے والا گھیگا!

اس قسم کے گھیگے کو عربی میں **غوطر جحوظی** اور انگریزی میں ایکس آف تھلمک کہتے ہیں۔

گھیگے کی اس قسم میں غدۂ درقیہ بڑھ جانے کے ساتھ ہی اس کا فعل بھی بڑھ جاتا ہے اور غیر طبعی طور پر اس کی رطوبت زیادہ مقدار میں پیدا ہونے لگتی ہے۔ آنکھیں باہر کی طرف ابھر آتی ہیں۔ دل دھڑکنے اور جلد جلد حرکت کرنے لگتا ہے اور نبض تیز چلنے لگتی ہے۔

اسباب اگرچہ اب تک وہ خاص اسباب نہیں معلوم ہو سکے جن کی وجہ سے غدۂ درقیہ کے فعل میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ البتہ جو کچھ بھی معلومات اس کے متعلق حاصل ہوئی ہیں وہ یہ ہیں کہ بعض خاندان کے کئی آدمی اس مرض میں مبتلا دیکھے گئے ہیں، جس سے یہ قیاس کیا گیا کہ اس مرض کے پیدا ہونے میں وراثت کو کچھ دخل ہے، تاہم غصہ و غضب، خوف و دہشت، رنج و غم وغیرہ عوارض نفسانی اس مرض کے اسباب محرکہ میں شامل کیے جاتے ہیں۔ گاہے چوٹ لگنے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ عورتوں میں عموماً زمانہ حمل میں یہ مرض ہوتا ہوا دیکھا

گیا ہے۔ بعض اوقات یہ امراض متعدیہ آتشک، میعادی بخار اور نزلہ وبائیہ وغیرہ میں بطور عرض پیدا ہو جاتا ہے۔

سرد ملکوں کی نسبت یہ مرض زیادہ تر گرم ملکوں میں دیکھا جاتا ہو اور زیادہ تر جوانوں میں پایا جاتا ہے۔ مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے اور زیادہ تر ان عورتوں کو ہوتا ہے جو نازک طبع اور عصبی مزاج کی ہوا کرتی ہیں۔

علامات مریض سب سے پہلے طبیعت کی سستی اور چڑچڑے پن کی شکایت کرتا ہے۔ اس کا غدہ درقیہ بڑا ہوتا ہے اور عام طور پر اس کا دایاں یا بایاں لوتھڑا سے بڑا معلوم ہوا کرتا ہے۔ اختلاج قلب اور خفقان کی شکایت بہت شدید ہوا کرتی ہے نبض تیز چلا کرتی ہے اور عام طور سے ایک منٹ میں ۱۰۰ سے ۱۲۰ فی منٹ تک بلکہ بعض اوقات ۱۵۰ سے ۱۶۰ فی منٹ تک حرکت کرتی ہے۔ قلب اس قدر زور زور سے حرکت کیا کرتا ہے کہ جسم کے کپڑوں پر بھی اس کی حرکت محسوس ہوا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بدن کی شریانوں کی حرکت نہایت صاف طور سے دکھائی دیا کرتی ہے۔ ہاتھوں کی انگلیاں غضب ناک آدمی کے مانند ہلا کرتی ہیں۔ عوارض نفسانی کی یہ حالت ہوتی ہے کہ معمولی بات سے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں اور مریض خودکشی کرنے یا دوسروں کو قتل کرنے کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنی طبیعت کو قابو میں نہیں رکھ سکتا۔ ان کے علاوہ خاص امتیازی علامت یہ ہے کہ مریض کی دونوں آنکھیں باہر کی طرف ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ لیکن بعض مریضوں کی صرف ایک آنکھ ابھر آتی ہے۔ مریض کی بھوک بڑھ جاتی ہے۔ اگر مریض کو کافی غذا نہ ملے یا وہ غذا کو اچھی طرح ہضم نہ کر سکے تو بہت جلد لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں دورے کے ساتھ قے اور دست بھی آنے لگتے ہیں۔

مردوں میں اس مرض کی وجہ سے قوت باہ زائل ہو جاتی ہے اور عورتوں کے ایام حیض میں خلل پڑ جاتا ہے کسی کو حیض غیر معمولی تکلیف سے آنے لگتا ہے اور کسی کا بند ہو جاتا ہے۔

انجام مرض اگر مرض شدید نہ ہو اور مناسب علاج میسر آجائے تو مریض عموماً ایک سال کے اندر اچھا ہو جاتا ہے۔ لیکن جب مرض پوری طور پر غالب آچکا ہو، مریض کا وزن کم ہو جائے اور کمزوری بڑھ جائے تو یہ مرض برسوں تک رہتا ہے۔ لیکن عام طور پر مناسب علاج ہونے کی صورت میں آدھے مریض اچھے ہو جاتے ہیں اور باقی میں یہ مزمن ہو کر عرصے تک تکلیف دیتا رہتا ہے اور بعض مریض اس کی وجہ سے ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔

علاج مریض کو نہایت خوش گوار اور پُرفضا سرد مقام پر رکھیں۔ اس کے جذبات کو بھڑکانے والی کوئی بات نہ کریں۔ ہر وقت خوش و خرم رکھنے کی کوشش کریں اور اس کو آرام سے لیٹے رہنے کی ہدایت کریں۔ غذا میں گھی، مکھن، بالائی، ٹھنڈی سبز ترکاریاں اور ٹھنڈے تازے میوے کھلائیں۔ بکری کا تازہ دودھ شربت عناب ملا کر پلائیں، (خصوصاً اس بکری کا دودھ جس کا غدہ درقیہ نکال دیا گیا ہو) ہر قسم کی گرم و خشک اور محرک چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ گوشت، انڈا، دودھ اور مچھلی جیسی چیزیں بالکل نہ دیں اور یہ دوائیں استعمال کرائیں:

صبح کو اکسیر شفا ایک قرص بکری کے دودھ دس تولے اور شربت عناب دو تولے کے ساتھ کھلائیں۔

سہ پہر کو خمیرہ صندل ترش ورق طلا والا چھ ماشے کھلائیں۔

ان کے علاوہ حب جواہر مسکن، خمیرہ مروارید، شربت صندل، سفوف فضہ اور شربت روح افزا کا استعمال بھی مفید ہے۔

بعض اوقات جب کہ مریض کی طبیعت کا اشتعال بہت زیادہ بڑھا ہوا ہو تو صبح کو اکسیر شفا ایک قرص کھلا کر اوپر سے مغز تخم کدو، مغز تخم تربوز، تخم کاہو، تخم خشخاش ہر ایک پانچ ماشے کو پانی میں پیس چھان کو شربت روح افزا ہم تولے ملا کر پلائیں، اور سہ پہر کو حب جواہر مسکن ایک عدد یا سفوف فضہ ایک رتی خمیرہ صندل ترش ورق طلا والا چھ ماشے یا خمیرہ مروارید چھ ماشے میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے وہی مذکورہ بالا تبرید پلائیں۔

مقامی طور پر گلٹی پر سیسے کا ٹکڑا سبز دھنیے کے پانی میں گھس کر روزانہ طلا کرتے رہیں۔ اس کے علاوہ یہ ضماد بھی مفید ہے۔

نسخہ: گیرو، صندل سفید، اقاقیا، رسوت ہر ایک ۶ ماشے، افیون ۳ ماشے۔ سب چیزوں کو سبز دھنیے کے پانی میں پیس کر ضماد کریں۔

ڈاکٹری علاج ڈاکٹر صاحبان اس مرض کے علاج میں "اینٹی تھائی رائڈ سیرم" کے انجکشن کرتے ہیں یا اینٹی تھائی رائیڈین تکرتھی کھلاتے ہیں۔
طبیعت کے اشتعال اور اختلاج قلب کو دور کرنے کے لیے مسکنات مثلاً پوٹاشیم برومائیڈ اور کوڈین وغیرہ استعمال کراتے ہیں۔ وسعت آرہے بول نوان نو روئینز کے لیے افیون اور اس کے مرکبات دیتے ہیں اور جب ان تدابیر سے فائدے کی صورت نظر نہیں آتی تو بجلی، ایکس ریز، ریڈیم اور عمل جراحی کا مشورہ دیتے ہیں۔

آتشک

بہ سلسلہ مارچ ۱۹۴۰ء

از جناب حکیم عبد الحئی صاحب ، جے راج پوری

(۲) آتشک مجازی

ماہیت مرض: مجازی آتشک اصطلاح میں قرحۂ رخوہ کو کہتے ہیں۔ یہ متعدی زخم ہے جو مردوں میں عموماً حشفہ یا اس کی جلد گاہے مجری البول کے دہانے یا اس کے اندرونی حصے میں پیدا ہوتا ہے۔ عورتوں میں اندام نہانی کے کناروں کے اندرونی حصوں میں زخم پایا جاتا ہے۔

اسباب: اس کا اصل سبب معتاثے ذکرے ہیں جو عموماً زنا اور بدکاری کے سلسلے میں مقام مخصوص میں سرایت کر جانے سے مرض پیدا کرتے ہیں۔

علامات: مواد لگنے پر ایک دو دن بعد ہی عضو مخصوص پر قدرے خارش ہوتی ہے کئی ایک پھنسیاں نکل آتی ہیں، اور تین روز کے بعد آبلہ بن جاتا ہے اور اس کے بعد پیپ پیدا ہو کر ایک گہرا زخم بن جاتا ہے اور اس میں درد اور جلن ہوتی ہے۔ مواد زیادہ نکلتا ہے۔ عضو مخصوص سوج جاتا ہے۔ کنج ران کی گلٹیاں متورم ہو کر بالآخر پھوٹ جاتی ہیں۔ اگر مریض صاف اور ستھرا نہ رہے اور مناسب علاج نہ کرے تو زخم پھیل جاتا ہے اور گاہے عضو مخصوص گل جاتا ہے لیکن اگر مریض ابتدا ہی سے صاف اور ستھرا رہے، زخم کی صفائی کا خیال رکھے اور مناسب علاج کرتا رہے تو پندرہ بیس روز کے بعد مرض اچھا ہو جاتا ہے۔

آتشک کا علاج!

اصول علاج: پہلے منضجات پھر مسہلات کا استعمال کرائیں۔ تنقیۂ تام کے بعد معدلات و مصفیات خون کا استعمال کیا جائے۔ بیرونی طور پر دافع تعفن دوائیں برتیں۔ لیکن یہ چیز ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنی چاہیے کہ اس مرض میں مبردات کا کثرت سے استعمال وجع مفاصل کے خطرے پیدا کرتا ہے۔ پس اگر مریض ضعیف، ناتوان اور عصبی مزاج ہو اور مرض زیادہ حاد اور شدید صورت نہ اختیار کیے ہوئے ہو تو معمولی مسہل سودا و بلغم دواؤں سے بدن کا تنقیہ کریں۔ لیکن جب سودا اور صفرا کی وجہ سے مرض کی زیادتی حدت و شدت کے مدارج طے کر رہی ہو تو اسی قبیل کی مسہل دوائیں استعمال کرائیں اور تبرید اور ترطیب کے ذریعے سے حدت مرض کا دفعیہ کریں۔ اس سلسلے میں ماء الجبن خاص چیز شمار کی جاتی ہے۔

ابتدائی اور ثانوی درجات کا علاج: شاہترہ، چرائتہ، گل حنا، گل نیم، سرپھوکہ، برادہ شیشم ہر ایک ۴ ماشے صندل سرخ، منڈی ہر ایک ۶ ماشے۔ سوا پاؤ پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو مل چھان کر شربت عناب ملا کر تقریباً آٹھ دس دن استعمال کرائیں۔ جب بول و براز کے ذریعے سے نضج مادہ کی علامات ظاہر ہونے لگیں تو اسی خیساندے میں حب النیل، برگ سنا مکی ہر ایک چھ ماشے ملا کر ترنجبین

شیرخشت ۲ تولے علیحدہ علیحدہ بھگو کر پھر مل چھان کر پلادیں۔ یا غاریقون، حب النیل، تربد، جلاپا، برگ سنا مکی ہر ایک ۳ ماشے کا سفوف بنا کر پہلے کھلائیں۔ اوپر سے تخم حنظل ایک پاؤ پانی میں جوش دے کر ترنجبین خراسانی اور شیرخشت کا شیرہ ملا کر پلائیں۔ اس سے اسہال شروع ہوجائینگے جب مریض کو پیاس معلوم ہو تو عرق گاؤزبان اور عرق بادیان نیم گرم پلائیں۔ شام کو مونگ کی کھچڑی دیں۔ دوسرے دن ٹھنڈائی کا یہ نسخہ دیں۔ گل حنا، گل نیم، برگ شاہترہ ہر ایک چار ماشے، مہندی ۶ ماشے۔ رات کو ایک پاؤ پانی میں بھگودیں۔ صبح چھان کر پہلے خمیرہ گاؤزباں ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھلائیں، اوپر سے خیسانده شربت عناب ملا کر پلادیں۔ اسی طریقے سے ایک ایک روز کا وقفہ دے کر تین مسہل دیے جائیں۔ پھر سات روز تک مندرجہ بالا منضج پلائی جائے۔ اگر معالج مناسب سمجھے تو اس منضج میں تغیر و تبدل کرلے۔ سات دن کے بعد پھر تین مسہل دیے جائیں اور حسب ضرورت مسہل کے تین دَور ختم کیے جائیں۔

تیسرا درجہ: پہلے بیان کیے ہوئے منضج میں عشبۂ مغربی اور چوب چینی کا اضافہ کریں یا حسب ضرورت آلو بخارا، تخم کاسنی، بادرنجبویہ، برادۂ آبنوس، افتیمون ولایتی، بسفائج فستقی میں سے دو ایک زیادہ کر کے منضج پلائیں اور تقریباً دو مہینے تک یہی منضج پلاتے رہیں۔ جب بول و براز سے نضج مادہ کا اندازہ ہونے لگے تو ایک روز ناغہ کر کے تین مسہل دیے جائیں۔ پھر پندرہ پندرہ دن کا وقفہ دے کر تینوں دَور مسہل کے ختم کرائے جائیں۔ اس کے بعد معدلات اور مصفیات خون استعمال کرائے جائیں۔

یہ واقعہ ہے کہ دواؤں کی ایک بہت بڑی جماعت بدن کی رطوبتوں اور اعضاء کی ساختوں میں کچھ اس قسم کا غیر نمایاں تغیر پیدا کرتی ہے کہ بظاہر اعضا میں اس سے کوئی تبدیلی محسوس نہیں ہوتی، لیکن وہ مرضی حالت دُور ہوجاتی ہے جس کے ازالے کے لیے وہ استعمال کی جاتی ہیں۔ یعنی اس گروہ کی دوائیں اندرونی طور پر ایسے تغیرات پیدا کرتی ہیں کہ خون کے فاسد اجزا نامعلوم طور پر خارج ہوجاتے ہیں۔ اور ان کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ مثلاً سیماب اور سنکھیا کے مرکبات وغیرہ۔ ایسی دواؤں کو معدلات کہا جاتا ہے۔ انہیں معدلات میں سے وہ بلند مرتبہ دوائیں بھی ہیں جو نامعلوم طور پر اعضائے رئیسہ کے افعال کو درست کر کے اور اعضاء اخلاط کو بہتر بنا کر سابقہ کمزوریوں کو دُور کردیتی ہیں اور صحت بدنی میں حیرت انگیز اضافہ کر کے بدن کی کایا پلٹ دیتی ہیں۔ ان ہی کو اکسیر بدن یا کیمیائے حیات کہا جاتا ہے۔ بعض اس قسم کی دوائیں ہیں جو بظاہر خون کا تنقیہ کرتی ہیں مثلاً (۱) بعض آنتوں کے فعل کو تیز کر کے خون کا تنقیہ کرتی ہیں۔ (۲) بعض گردوں کا فعل تیز کر کے بدن کا تصفیہ کرتی ہیں (۳) بعض جلد کے فعل کو تیز کر کے پسینے کی صورت میں فاسد اجزا کو خارج کرتی ہیں۔ ان سب کو مصفیات کہا جاتا ہے۔ پس ہر وہ دوا معدل کہلائی جاسکتی ہے جو خون کو اپنی اصلی حالت پر لاسکتی ہو، جہاں چہ مصفیات کے ضمن میں قرابادینوں میں مختلف درجوں کے نسخے لکھے ہوئے ہیں۔ طبیب اپنی قوت تمیز کو کام میں لا کر حسب ضرورت منتخب کرسکتا ہے۔ مثلاً عرق نیم، عرق شاہترہ، عرق مصفی، معجون عشبہ، معجون چوب چینی وغیرہ۔ جب تنقیہ و تصفیہ سے فارغ ہو جائیں تو سیماب اور سنکھیا کے مرکبات کو استعمال کریں۔ جن کے نسخے نیچے لکھے جاتے ہیں۔ ان کو بھی معدلات سمجھنا چاہیے۔

فائدہ: اگر پارہ مرض کی ابتدا ہی سے شروع کردیا جائے تو آتشک کے اُبھار یا زخم میں جو صلابت پیدا ہوجاتی ہے وہ بتدریج کم ہونے لگتی ہے حتیٰ کہ بالکل غائب ہوجاتی ہے۔ نیز اس کے استعمال سے غدد جاذبہ کا سُوجنا بند ہوجاتا ہے۔ اگر سوج چکے ہوں تو پارے کے استعمال سے تحلیل ہوجاتے ہیں۔ اگر پابندی و استقلال سے علاج کرایا جائے تو آئندہ پیدا ہونے والے عوارض سے نجات مل جاتی ہے یا بہت خفیف علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر اس کے استعمال کے دَوران میں منہ آجائے تو کچھ دنوں کے لیے چھوڑ دینا چاہیے، اور شب یمانی اور ببول کی چھال، کچنال کی چھال، جھڑبیری کی چھال سے غرارے کرائے جائیں تو بہتر ہے۔ اگر مذکورہ چھالوں کے جوشاندے میں سفید کتھ مناسب مقدار میں ملا کر استعمال کیا جائے تو فائدہ زیادہ ہوتا ہے۔

داخلی علاج: دوائے خاص: سیماب، گندک آملسار، مرچ سیاہ، کتھ سفید ہر ایک چار ماشے۔ پہلے سیماب اور گندک کو خوب سفوف کریں، جب سُرمے کی طرح سیاہ اور باریک ہوجائیں تو دوسری دوائیں ملا کر کھرل کریں اور شیشی میں محفوظ رکھیں اور دو چاول بالائی میں رکھ کر کھلائیں۔

جوہر کلاں: رس کپور، سم الفار، دار چکنا، شنگرف، پارہ ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو گلاب اور شراب میں کھرل کریں۔ یہاں تک کہ باریک ہو جائیں۔ اس کے بعد دو مٹی کے پیالے لے کر دوا کو اس میں رکھ دیں اور مقام اتصال کو گل حکمت کر کے بدستور معروف جوہر اڑائیں اور محفوظ رکھیں۔ دو چاول پڑیے میں رکھیں اور گولی بنا کر نگل جائیں۔ دانتوں کو نہ لگنے دیں۔ اگر اس کے استعمال سے گرمی زیادہ محسوس ہونے لگے تو آدھا چاول (پیٹکری) بارک اضافہ کریں۔

جوہر خورد: رس کپور، دار چکنا، سم الفار ہر ایک ایک تولہ لے کر پانچ تولے برانڈی میں کھرل کریں اور بطریق معروف مٹی کے پیالوں میں رکھ کر جوہر اڑائیں۔ اس میں سے ایک چاول مویز منقیٰ میں رکھ کر نگل جائیں۔

حب سیماب: سیماب ۲ ماشے، سم الفار ایک ماشہ، مصطگی، عاقرقرحا ہر ایک ۶ ماشے رسکپور اور پارے کو لیموں کے رس میں خوب کھرل کریں۔ یہاں تک کہ پارہ حل ہو جائے۔ اس کے بعد عاقرقرحا اور مصطگی کو علیحدہ باریک کر کے ملائیں اور پھر سب کو ملا کر لیموں کے رس میں کھرل کرنا شروع کریں۔ یہاں تک کہ ۵ لیموں کا رس جذب ہو جائے۔ پھر کالی مرچ برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی شام کے وقت بالائی میں لپیٹ کر نگلوا دیں۔

حب کتھہ: رس کپور، کتھہ سفید، موصلی سفید، کافور، حب الصنوبر ہر ایک ایک تولہ۔ بنگلہ پان کے پانی میں خوب کھرل کریں۔ اور کالی مرچ برابر گولیاں بنالیں۔ روزانہ ایک گولی مویز منقیٰ میں رکھ کر تازہ پانی سے نگل لیں۔

حب پان: سم الفار، کتھہ سفید، طباشیر ہر ایک تین ماشے سب کو پان کے پانی میں خوب کھرل کریں۔ پھر نصف نصف رتی کی گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح کے وقت مکھن میں رکھ کر استعمال کرائیں۔

حب لیموں: مردار سنگ، کتھہ سفید، حب القیل، پوست الائچی کلاں، سپاری کہنہ سوختہ ہر ایک ایک تولہ۔ ان سب دواؤں کا سفوف کر کے دو سیر کاغذی لیموں کا رس ایک کڑاہی میں ڈال کر لوہے کے دستے سے خوب حل کریں۔ پھر چنے برابر گولیاں بنا کر محفوظ رکھیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

حب توتیا: توتیا ۶ ماشے، بلیلہ سیاہ ایک تولہ، کوڑی زرد ایک تولہ۔ سب دواؤں کا سفوف کر کے کاغذی لیموں کے رس میں تین دن تک خوب کھرل کریں۔ اور چنے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک ایک گولی صبح اور شام کو مکھن کے ساتھ استعمال کرائیں۔

حب زنگار: زنگار ایک تولہ، بلیلہ سیاہ ۲ تولے، گلابی کتھہ دو تولے۔ سب کو علیحدہ علیحدہ سفوف کر کے پان کے پانی میں خوب کھرل کریں۔ اور ایک ایک رتی کی گولیاں بنائیں۔ صبح و شام ایک ایک گولی باسی پانی کے ساتھ کھلائیں۔

حب آتشک: سیماب ۵ ماشے، اجوائن خراسانی ۹ ماشے، اجوائن دیسی ۹ ماشے، بھلانوہ ۹ ماشے، عاقرقرحا دو ماشے، تل سیاہ دو ماشے۔ پہلے اجوائن اور پارے کو خوب باریک کریں۔ اس کے بعد دوسری دواؤں کو ملا کر خوب کوٹیں۔ بالآخر سب دواؤں کے وزن کے برابر قند سیاہ کہنہ ملا کر خوب کھرل کریں۔ اور دو دو رتی کی گولیاں بنا کر ایک گولی روزانہ بالائی میں لپیٹ کر نگلوا دیں۔

سفوف سیماب: پوست بلیلہ زرد، بلیلہ سیاہ، فلفل سیاہ ہر ایک دو ماشے۔ ان سب کو کوٹ کر سیماب ایک ماشہ کے ساتھ خوب کھرل کریں۔ اس کے بعد شکر ۱ تولے ملا کر خوب کھرل کریں اور اس کے اکیس حصے کر لیں۔ ایک حصہ صبح اور ایک شام کو عرق گلاب کے ساتھ کھلائیں۔

بخور آتشک: عاقرقرحا، کتھہ سفید، سہاگہ چوکیہ، چھالیہ کہنہ، توتیا، شنگرف ہر ایک ایک تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر ۱۴ پڑیاں بنائیں۔ مریض کو ایک بید کی بُنی ہوئی کرسی پر کپڑے اُتار کر بٹھا دیں۔ اور اس کے بدن کو کمبل سے اس طرح ڈھانکیں کہ کمبل بدن سے علیحدہ رہے اور نیچے تک لٹکتا رہے تاکہ مریض کے جسم کو ہوا نہ لگے۔ کمبل کو گردن کے چاروں طرف لپیٹ دیں تاکہ سر کھلا رہے۔ اس کے بعد کرسی کے نیچے ایک انگیٹھی رکھ کر اس پر کوئلے سُلگائیں اور دوا کی ایک پڑیا ڈال دیں۔ اور کمبل کے اندر دُھواں جانے دیں۔ اسی طرح سات دن تک متواتر صبح اور شام کریں اگر منہ آجائے تو پہلے بیان کیا ہوا غرارہ کرائیں۔ یہ بخور اس وقت کیا جاتا ہے

جب کہ دوسرے اور تیسرے درجے میں اورام، بثور اور طفحات نکل آئیں

بخور آتشک: پارہ، شنگرف، برگ بھنگ، اجوائن دیسی، اجوائن خراسانی، کرفس کوہی ہر ایک ایک تولہ۔ ان سب کو کوٹ چھان کر آٹھ پڑیاں بنائیں۔ اور اوپر بیان کیے ہوئے طریقے سے بخور لیں۔

مقامی علاج: نیم کے پانی سے زخموں کو دھوتے رہیں اور ذیل کے مرہموں میں سے کوئی ایک لگائیں۔

مرہم رسکپور: رس کپور ایک تولہ، دم الاخوین ۲ ماشے۔ دونوں کو خوب سفوف کر کے ۱۲ مرتبہ دھوئے ہوئے گائے کے گھی میں ملا کر مرہم بنالیں۔

مرہم شنگرف: شنگرف ۱ ماشے، رال ۳ ماشے، توتیا بریاں ۲ رتی۔ سب کو باریک سفوف کر کے تلوں کے تیل میں ملا کر کھرل کریں۔

مرہم مردار سنگ: مردار سنگ، کوڑی زرد سوختہ، کتھ سفید، بڑتال گئودنتی سوختہ، الائچی خورد ہر ایک ۱ ماشے، سنگ جراحت، کافور، کباب چینی، طباشیر کبود ہر ایک تین ماشے۔ سب کو سفوف کر کے ۱۰۰ مرتبہ دھوئے ہوئے گائے کے گھی میں ملا کر کھرل کریں اور زخموں پر لگائیں۔

مرہم سیماب: موم زرد ۱ تولے، گھی ۱ تولے، سیماب مصفیٰ ۵ تولے، کافور خالص پونے دو ماشے۔ خوب سفوف کر کے پگھلا ہوا موم اور گھی ملا کر مرہم بنائیں۔ اس کو زخموں پر لگانے کے علاوہ بغل اور کنج ران میں مالش کریں۔ اس سے پارہ بتدریج بدن میں جذب ہو جاتا ہے۔

مرہم رطب: جب بدن پر خشکی کا غلبہ ہو تو اس وقت یہ مرہم لگائیں۔ سفیدہ کاشغری ۱ ماشے، روغن چنبیلی، روغن گاؤ مغسول، روغن گل ہر ایک ایک تولہ، موم دو تولے میں ملا کر مرہم بنائیں۔

آتشک مجازی کا علاج: اس سلسلے میں سب سے زیادہ توجہ زخموں کے اندمال اور پاکیزگی کی طرف ہونی چاہیے۔ چنانچہ روزانہ نیم کے پانی اور نیم کے صابن سے صاف کرنا چاہیے اور زخم کی رطوبت کو خصیوں پر نہ لگنے دینا چاہیے۔ اور زخم پر مرہم مجازی لگانا چاہیے۔

نسخہ: دم الاخوین، گلنار فارسی، رال سفید، کافور خالص، کتھ سفید، مردار سنگ، رسوت، افیون ہر ایک تین ماشے، روغن گل ۵ تولے روغن موم ۵ تولے ملا کر مرہم بنالیں۔

آتشک مجازی کا حملہ مقامی ہوتا ہے یعنی آتشک حقیقی کی طرح اعضائے ذکر سے کی سمیت جسم میں منتشر نہیں ہوتی۔ لیکن نضج و اسہال اور تنقیہ و تصفیہ پر عمل کرنا فائدے سے خالی نہیں ہے۔ اگر اس مرض کی سمیت کچھ جسم میں سرایت کرتی ہوئی معلوم ہو تو مصدلات خفیفہ کا استعمال کرایا جائے اور عرصے تک مصفی خون دوائیں بھی استعمال کی جائیں۔

ڈاکٹری علاج: آتشک کے علاج میں عام طور پر سنکھیا، پارہ، آیوڈین اور بسمتھ کے مرکبات استعمال کیے جاتے ہیں مگر ان قوی مصدلات کو اطبائے فرنگ یا ان کے متبعین بغیر نضج و استعداد اور بغیر تنقیہ و تصفیہ کے استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ سنکھیا کے مرکبات میں سلورسان، نیو سلورسان، سلف آرسی نول اور گے لی وغیرہ اس مرض کا شافی علاج سمجھے جاتے ہیں، کیوں کہ ان دواؤں کے ٹیکے سے بدن سمیت مرض سے پاک اور صاف ہو جاتا ہے۔ لیکن ان دواؤں کو اس وقت ہر گز نہ استعمال کرنا چاہیے جب کہ مریض کالا آزار، ذیابیطس، ورم گردہ، فالج عام، امراض قلب و شرائین اور سل رئوی میں مبتلا ہو۔ ایسے وقت بسمتھ اور آیوڈین کے مرکبات استعمال کیے جائیں گے۔

نوٹ:- انجکشن کی دواؤں میں چوں کہ پارہ اور سنکھیا کے مرکبات ہوتے ہیں، جو ہوا لگنے سے خراب اور زہریلے ہو جاتے ہیں، اس لیے ضرورت کے وقت ان مرکبات کی سربمہر شیشیوں کو توڑ کر تازہ آب مقطر میں حل کر کے استعمال کریں۔ انجکشن کرنے کے لیے پہلے صفائی کی وہ تمام تدبیریں ہونی چاہییں، جو وریدی، عضلاتی اور جلدی تلقیحات کے لیے ضروری ہیں۔ مگر ان طبیبوں کے لیے جو ان تلقیحاتی دواؤں سے مستفید نہیں ہو سکتے، خواہ مریض کی ناداری کی وجہ سے یا اپنی عدم واقفیت کی وجہ سے، تو ان کے لیے یونانی اصول علاج نہایت بہتر اور کامیاب طریقہ علاج ہے۔ اس سے بھی اسی طرح کامیابی ہو سکتی ہے جس طرح ان تلقیحاتی دواؤں سے فائدے کا امکان ہے۔ مگر چوں ہندوستانی اب یورپ کی ہر سربمہر شیشی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس لیے اطبا کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اور انجکشن کے متعلق ان کو تمام امور سے آگاہی حاصل کرنی چاہیے۔ اور اپنے پاس انجکشن بکس بھی منگا کر رکھ لینی چاہیے۔ تاکہ ہر ضرورت کے وقت مدد لی جاسکے۔

(۳) آتشک موروثی

اسباب:۔ جو بچے موروثی طور پر اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں وہ یا تو والدین میں سے کسی ایک کے مبتلائے مرض ہونے کی وجہ سے مریض ہو جاتے ہیں یا دونوں کے آتشکی ہو جانے کی وجہ سے مبتلائے آلام ہوتے ہیں۔ چنانچہ جماعتِ اطبا میں اس وراثت کی نوعیت کی بابت تین خیال ہیں۔

(۱) استقرارِ نطفہ کے وقت والدین میں سے ایک یا دونوں کے ذریعے سے آتشکی جراثیم جنین میں پہنچ جاتے ہیں جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ عضویات آتشکیہ بیضۂ انثی کے ذریعے سے یا مردوں کے حیوانات منویہ کی وساطت سے اور اگر ماں باپ دونوں آتشکی ہیں تو دونوں کے ذریعے سے جنین تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس کے بعد یہ ابتدائی عدوی بآسانی جنین کے سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ چنانچہ وہ واقعات جن میں حاملہ کو جلد جلد اسقاط ہو جاتا ہے اور آتشکی جراثیم سے بھرا ہوا مردہ بچہ پیدا ہوتا ہے وہ غالباً یوم استقرار ہی کا عدوی زدہ ہوتا ہے۔

(۲) استقرارِ حمل کے بعد دورانِ حمل میں رحم کی اندرونی جھلی کے تغذیہ سے جسم جنین تک ملازن آتشکیہ پہنچ سکتے ہیں۔ خصوصاً اس وقت جب کہ رحم کی اغشار ساقط کا مشیمی حصہ ماؤف ہے۔ کیونکہ جب مشیمہ مبتلائے مرض ہوتا ہے تو بآسانی ماں کے دورانِ خون کے ذریعے سے جسم جنین تک تغذیہ ہو سکتا ہے۔ اس لیے کہ مشیمہ ہی وہ مقام ہے جہاں ماں اور بچے کے دورانِ خون کا ملاپ ہوتا ہے۔ اگر مشیمہ صحیح اور تندرست ہو تو مرض کا منتقل ہونا دشوار ہے۔ لیکن اس کے عدمِ صحت کے وقت ایک دوسرے کے اثرات کو قبول کرنا یقینی ہے۔ ورنہ طبعی طور پر ماں اور بچے کا دورانِ خون علیحدہ ہوتا ہے جس کی تفصیل علم القابلہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔

(۳) اگر ماں کو یوم ولادت سے پہلے تعدیہ ہو جائے اور اس کے اثرات مشیمے تک پہنچ جائیں، یا ولادت کی گزرگاہوں میں کسی جگہ جراثیم کا اجتماع ہو تو وضع حمل کے وقت ماں سے بچے میں مرض منتقل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ وہ نوزائیدہ بچے جن میں ولادت کے چند ہفتے بعد تک آتشک کی علامات ظاہر نہیں ہوتیں، اسی قبیل سے ہو سکتے ہیں۔

علامات: کبھی ابتدائے پیدائش ہی سے مرض کی علامتیں نمودار ہونا شروع ہوتی ہیں اور کبھی وضع حمل کے دو تین ہفتے بعد۔ بچہ بظاہر تندرست اور موٹا تازہ معلوم ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد مرض کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ چنانچہ بچہ روز بروز دبلا ہوتا جاتا ہے۔ مزاج کے چڑچڑے پن کی وجہ سے ہر وقت روتا رہتا ہے۔ اس کی جلد کی رنگت مٹیالی ہوتی ہے۔ چہرہ پچکا ہوا بوڑھوں کے مانند جھرّی دار ہوتا ہے۔ گاہے تمام جسم کے اوپر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ گوشۂ دہن پر شعاعی قسم کے شکن پڑ جاتے ہیں۔ ناک چپٹی اور دبی ہوتی ہے۔ رفتہ رفتہ زکام کی علامتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ ناک ہر وقت بہتی رہتی ہے۔ چند دن کے بعد مخاطی رطوبت صدیدی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ سانس رک رک کر خرخراہٹ کے ساتھ آتا ہے۔ خشک کھانسی اٹھتی ہے۔ ہونٹ اور منہ خشک رہتے ہیں۔ زبان، منہ اور حلق میں زخم ہو جاتے ہیں۔ آواز بھرا جاتی ہے۔ ناک کے زخم کی وجہ سے ناک کا بانسہ بیٹھ جاتا ہے۔ ہتھیلی اور تلوؤں پر داغ پڑ جاتے ہیں۔ اکثر ناخون پر دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ شدتِ مرض کی صورت میں تمام بدن پر خصوصاً ناک، منہ، لبوں، سرین، مقعد اور جوڑوں کے اردگرد بثور اور چھالے نکل آتے ہیں۔ یا گلابی رنگ کے طفحات پیدا ہو جاتے ہیں۔ بال باریک اور خشک ہو کر جھڑنے لگتے ہیں۔ دودھ کے دانت دیر سے نکلتے ہیں اور کمزور ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے جلد ہی گر جاتے ہیں۔ اس کے بعد جو مستقل دانت نکلتے ہیں وہ کرم خوردہ، بدنما اور ان کے انتہائی آزاد سرے کھندانے دار ہوتے ہیں۔ کبھی بچے بہرے ہو جاتے ہیں۔ ان کی آنکھیں دکھتی رہتی ہیں۔ پپوٹوں کے اردگرد چھوٹے چھوٹے زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہڈیوں میں سخت ابھار پیدا ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً ران اور پنڈلی کی ہڈیاں خمیدہ ہو جاتی ہیں۔ کبھی بچے کو یرقانی کیفیت ہو جاتی ہے۔ کبھی دست آنے لگتے ہیں۔ ان تمام عوارضات کے بتدریج پیدا ہونے سے بچہ رفتہ رفتہ سوکھ جاتا ہے۔ مگر شدید قسم کی علامات عموماً پانچ سال کے بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ ایسے آتشکی بچوں کی اموات میں کمی اور زیادتی علامات کی شدت اور خفت کے لحاظ سے کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ موروثی آتشک کی بعض بعض علامتیں مرض کساح اور درن سے مشابہ ہوتی ہیں۔ اس لیے نیچے کی علامات کو دیکھ کر بچے کے آتشکی ہونے کا فیصلہ کرنا چاہیے۔

(۱) درمیانی جوڑے دانت کے انتہائی آزاد سروں میں گڑھے اور کھندانہ کا ہونا۔

(۲) قرنیہ میں التہاب کا ہونا جس کے نتیجے میں قرنیہ کی سفیدی نمایاں علامت ہوتی ہے۔ اور باوجود دوا کے بھی اچھی نہیں ہوتی۔

(۳) پنڈلی کی بڑی ہڈی میں ورم کا ہونا۔
(۴) کھوپڑی کی ہڈیوں میں گڑھے پڑ جانا۔
(۵) ناک کی جڑ کا چپٹا ہونا، منہ کے کناروں کا پھٹنا اور حلق اور تالو میں داغ کا پایا جانا۔
(۶) جگر کا مزمن طور پر بڑھا ہوا ہونا۔
(۷) بار بار زکام کا ہونا۔ آبلوں اور پھنسیوں کا نمودار ہونا۔

علاج علامات کے ظاہر ہوتے ہی علاج شروع کر دینا چاہیے۔ چنانچہ پارے کا استعمال ان کے حق میں بہت مفید ہوتا ہے اور جوانوں کی بہ نسبت پارے کی قوت برداشت بھی ان میں زیادہ ہوتی ہے۔ لہذا خارجی طور پر مرہم سیماب کی مالش کی جائے اور اندرونی طور پر سفوف زرد یا سفوف خاکی دن میں تین مرتبہ نصف نصف جو کے برابر دیتے رہنا چاہیے۔ لنسخہ، کھریا مٹی دو اونس، سیماب ایک اونس۔ خوب سفوف کر کے رکھ لیں اور استعمال کرائیں۔ لیکن اگر یہ سفوف ان کو راس نہ آئے اور دست (اسہال) شروع ہو جائیں تو اس کو ترک کر کے محض مرہم سیماب کی مالش کی جائے۔ علامات رفع ہو جانے کے بعد ۶ مہینے تک علاج جاری رکھنا چاہیے اور تن درستی کا اچھی طرح خیال رکھنا چاہیے۔ لہذا نیم کے پانی اور نیم کے صابن سے برابر صفائی کرتے رہنا چاہیے۔ بکری کا دودھ یا گائے کا دودھ یا ڈبے کا دودھ پلانا چاہیے۔ مرضعہ کو ہرگز پاس نہ پھٹکنے دینا چاہیے ورنہ وہ بھی آتشک میں مبتلا ہو جائے گی۔ اگر مرض آتشک جوانی کی عمر تک بدستور باقی رہے تو اس کا علاج اکتسابی آتشک کے طریقے پر کرنا چاہیے۔

آتشک کی بابت چند مفید باتیں!

(۱) مریضہ یا مریض کو اس وقت تک ازدواجی زندگی کی اجازت نہیں دینی چاہیے جب تک مکمل علاج کرنے کے بعد ۶ مہینے تک متواتر واسرمین ٹیسٹ منفی نہ نکلے یا دو سال تک آتشک کی علامات غائب نہ ہوں۔ بلکہ مزید احتیاط کے لیے شادی سے پہلے تین مہینے تک مسلسل پارے کا خفیف استعمال کرایا جائے۔ اس کے بعد شادی کی اجازت دی جائے۔ ورنہ بغیر احتیاط کے جو اولاد پیدا ہوگی۔ اس کے آتشکی ہونے کا امکان ہوگا۔ لیکن تیسری نسل تک انتقالِ آتشک کا خیال ابھی تک پختہ نہیں ہے اور محققین نے کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا۔ لیکن غالب گمان یہ ہے کہ اگر موروثی آتشک والے جوان کی رطوبت نخاعی کا امتحانِ واسرمین اگر مثبت ہو تو تیسری نسل آتشک زدہ ہو سکتی ہے۔

(۲) حفظ ماتقدم کے طور پر زنا اور بدکاری سے احتراز کیا جائے۔ جرّاح اور دایہ کو نہایت صفائی کے ساتھ اپنے ہاتھ اور آلات کو استعمال کرنا چاہیے اگر بالفرض اس اثنا میں کوئی زخم لگ جائے تو اس کو بخوبی صاف کر کے مرہم سیماب کی مالش کی جائے۔ اور حجاموں کو چاہیے کہ اپنے اوزاروں کو نہایت صفائی کے بعد ایک دوسرے کے لیے استعمال کریں۔

(۳) مریض کو صاف اور کھلی ہوا میں رکھیں، صاف ستھرا لباس پہنائیں، بارش میں بھیگنے سے بچائیں۔ زیادہ محنت، زیادہ ورزش اور اتنا کام کہ جس سے تکان پیدا ہو جائے حتی الامکان بچیں۔ غذا لطیف، زود ہضم، جید الکیموس، مرطب اور مقوی ہو۔ ترش چیزیں، زیادہ مٹھاس، زیادہ گوشت اور زیادہ مسالوں سے احتراز کیا جائے۔ حقہ، بیڑی، سگرٹ، بھنگ اور شراب سے دور رہیں اور مجامعت سے بھی پرہیز کریں۔

روئداد مجلس تشخیص و تجویز، ہمدرد دواخانہ دہلی

مریض نمبر ۴۳۱۰/۳۰۱۲

حسب ذیل حالات لکھ کر روانہ کیے:-

" مجھے پیشاب زیادہ آتا ہے۔ ذیابیطس ہے۔ پیشاب کرتے وقت تسلسل قائم نہیں رہتا۔ کچھ دیر پیشاب روک کر کروں تو دھار بہت باریک ہو جاتی ہے۔ پیشاب رک رک کے آتا ہے مثلاً آدھ منٹ آتا ہے آدھ منٹ رک جاتا ہے۔ ڈاکٹروں نے پروسٹیٹ گلینڈ (غدہ مذی) کی خرابی تشخیص کیا ہے۔ پہلے بھوک خوب لگتی تھی، اب لذیذ سے لذیذ چیز بھی دستر خوان پہ آئے تو رغبت نہیں ہوتی۔ ذرا سا کام کرتا ہوں تھک جاتا ہوں۔ پیدل بالکل نہیں چل سکتا ان حالات پر اچھی طرح غور کر کے اگر کوئی دوا تجویز فرمائیں تو روانہ کر دیں۔"

مجلس تشخیص و تجویز نے حسب ذیل دوا استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی:-

(صبح) دوالاتی ایک قرص چھاچھ کے پانی کے ساتھ کھائیں

(شب) قرص زمرد ایک عدد، قرص بیضہ ایک عدد، جوارش زرعونی عنبری ۷ ماشے میں ملا کر کھائیں۔

(بعد غذا) قرص مشتہی ۲-۲ عدد

اوپر کی دوائیں استعمال کر کے مریض نے حسب ذیل حالات سے اطلاع دی:-

"آپ کی دواؤں کو قریب دس روز سے استعمال کر رہا ہوں، خدا کا شکر ہے کہ شکر آنا موقوف ہو گیا ہے۔ رات کے پیشاب میں کمی ہو گئی، یعنی سات آٹھ مرتبہ سے دو تین مرتبہ، اور کبھی اس سے بھی کم آتا ہے۔ پیشاب رکنے کی شکایت بھی بہت کم ہے، آئندہ کے لیے مشورہ دیجیے۔"

مجلس نے وہی دوائیں بدستور استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی۔ سترہ دن بعد خط آیا۔ معلوم ہوا کہ شکایت اب نہیں ہے۔ ذیابیطس کا نام و نشان نہ رہا۔ پیشاب تن درستی کے زمانے کی طرح ہوتا ہے۔

مریض نمبر ۲۸۶۴۸

۴۴ سالہ ایک مریض نے حسب ذیل حالات لکھ کر روانہ کیے:-

"معدے کی شکایت ایک عرصے سے ہے۔ ریاح اٹھتے ہیں جس کی وجہ سے دل اور دماغ پریشان رہتے ہیں۔ بعض دفعہ اختلاج قلب بھی ہو جاتا ہے، بھوک نہیں لگتی۔ قبض کی شکایت رہتی ہے۔ خوراک بہت کم ہے، اور جو کھاتا ہوں ہضم نہیں ہوتا۔ تلووں میں گرمی رہتی ہے۔ ضعف باہ بھی ہے خیزش بہت کم ہوتی ہے۔ ازراہ کرم دوا تجویز فرما کر روانہ کر دیجیے۔"

مجلس تشخیص و تجویز نے حالات پر غور کر کے صرف بیس دن کے لیے کھانے کے بعد دونوں وقت شربت اکسیر خاص ۶-۶ ماشے استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی۔

بارہ دن دوا استعمال کر کے مریض نے مندرجہ ذیل حالات سے اطلاع دی:-

"خوراک پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے۔ بھوک بھی اچھی لگنے لگی ہے۔ ہضم بھی ہو جاتا ہے۔ البتہ ریاح پیدا ہونے کم نہیں ہوئے۔ نزلے کو کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ باہ میں اضافہ ہوا ہے۔ ہاتھ پیروں کی سوزش بہت کم ہے۔"

مجلس تشخیص و تجویز نے حالات پر غور کر کے مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی:-

(صبح) قرص کشتہ خبث الحدید ۱ عدد، قرص کشتہ مرجان جواہر والا ۱ عدد، خمیرہ نزلی جواہر والا ۷ ماشے میں ملا کر کھائیں۔

(شب) اطریفل اسطوخودوس ۹ ماشے تازے پانی کے ساتھ

(بعد غذا) شربت اکسیر خاص ۶-۶ ماشے دونوں وقت۔

بیس دن دوائیں استعمال کر کے مریض نے حسب ذیل حالات سے اطلاع دی۔

آپ کی مجوزہ دوائیں ۲۰ دن استعمال کیں۔ بھوک خوب بڑھ گئی۔ خوراک بہت زیادہ ہوگئی۔ تبخیر کی شکایت تو اب رہی نہیں۔ قلب اور دماغ پر اب کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور اب میں اندرونی طور پر طاقت بھی محسوس کرتا ہوں۔ نزلے کی شکایت اب نہیں ہے۔"

مجلس نے ضعف باہ کو دور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل دوائیں استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی :-

(صبح) کشتہ نقرہ جدید ایک قرص، خمیرہ مرزلی جواہر دار ۶ ماشے میں ملاکر کھائیں

(بعد غذا) شربت اکسیر خاص ایک ایک تولہ دونوں وقت

(سہ پہر) حب عنبر مومیائی ایک عدد، معجون مقوی ۰۰ ماشے میں ملاکر پانی کے ساتھ کھائیں۔

مریض نمبر $\frac{۳۲۸۴۴}{۵۰۱۵}$

ستر سالہ مریض نے مندرجہ ذیل حالات سے خط کے ذریعے سے اطلاع دی :-

"ایک ہفتے سے زیادہ ہوا کہ زکام کی شکایت ہوئی۔ ۲ روز بعد کان بند ہوگیا ہے۔ اب سماعت میں بہت کمی معلوم ہوتی ہے۔ کانوں میں آوازیں محسوس ہوتی ہیں۔ ازراہ کرم دوائیں تجویز فرماکر پارسل سے روانہ کردیں۔"

مجلس تشخیص و تجویز نے مندرجہ ذیل دوائیں استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی :-

(صبح) خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشے

(رات) اطریفل اسطوخودوس ۹ ماشے

کانوں میں ٹپکانے کے لیے، روغن سماعت کش

گیارہ دن دوائیں استعمال کرکے مریض نے اطلاع دی :-

"آپ کی دوا نے تریاق کا کام کیا۔ سب سے بڑی شکایت سماعت کی تھی قطعی سنائی نہ دیتا تھا طبیعت اس قدر الجھتی تھی کہ شاید بابید سماعت بارہ آنے ٹھیک ہوگئی۔ چار آنے کم ہے۔ ایک ہفتے کی دوا باقی ہے یقین کلی ہے کہ دوا ختم ہوتے بالکل درست ہو جائے گی۔"

مجلس نے کھانے کے بعد جوارش جالی نوس کا اضافہ کیا اور باقی دوائیں بدستور جاری رکھنے کی ہدایت فرمائی۔

مراسلات

جامعہ طبیہ کی صوبۂ بمبئی میں منظوری

بہی خواہان طب یونانی کو عموماً و متعلقین جامعہ طبیہ کی خدمات میں خصوصاً نہایت مسرت کے ساتھ یہ خوش خبری پہنچائی جاتی ہے کہ جامعہ طبیہ دہلی کو حکومت یوپی و مملکت آصفیہ دکن کے بعد اب حکومت بمبئی نے بغرض رجسٹریشن منظور فرمالیا ہے جس کی اطلاع عالی جناب شفاء الملک حکیم رشید احمد خاں صاحب امروہوی جنرل سکریٹری بورڈ آف ٹرسٹیز طبیہ کالج بمبئی و ممبر آف دی انڈین سسٹم آف میڈیسن گورنمنٹ بمبئی کے مکتوب گرامی کے ذریعے موصول ہوئی۔ اراکین و شیوخ جامعہ طبیہ حکومت بمبئی کی اس قدردانی و احساس فرض کے لیے خلوص دل سے شکرگزار ہیں۔

شفاخانہ و مطب

جامعہ طبیہ کا شفاخانہ و مطب انتہائی سرگرمی و جاں فشانی کے ساتھ خدمت خلق میں مصروف ہے اور حکیم مولوی عطاء الرحمن صاحب قاسمی انچارج ہاؤس فزیشن کی غیر معمولی دلچسپی کے باعث ہر مہینے ہزارہا مریض شفاخانے سے مستفیض ہوکر شفایاب ہوتے ہیں۔ شفاخانہ جامعہ طبیہ کے ماہ اگست ۱۹۴۰ء کے اعداد و شمار درج کیے جاتے ہیں

مرد ۸۲۵ - عورتیں ۵۵۸ - بچے ۱۱۴۱ - میزان کل ۲۵۲۴ -

حکیم سید آل مصطفےٰ رضوی، ناظم جامعہ طبیہ دہلی



وہی نوجوان جو کل خودکشی پر آمادہ تھا

بیوی کے ساتھ

آج شادی کا لطف اُٹھا رہا ہے

کیونکہ ہمدرد دواخانے کی مشہور دوا طلاءِ اعظم نے اب اُسے پھر سے مرد بنا دیا ہے۔ طلاءِ اعظم لڑکپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اُبھری ہوئی مُردہ رگوں میں خون پہنچا کر نئی حالت پیدا کر دیتا ہے۔ عضو مخصوص کی تمام خرابیاں مثلاً کم زوری۔ لاغری کجی اور کوتاہی وغیرہ کے لیے اکسیر ہے۔ بہت جلد اثر کرتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس طلاء نے ہزاروں مایوس العلاج نوجوانوں کی زندگی کو بدل کر رکھ دیا ہے۔

قیمت فی شیشی صرف تین روپے (عہ)

ملنے کا پتہ:- ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

زیادہ عمر کی عورتیں بھی جوان معلوم ہونے لگتی ہیں

گری ہوئی چھاتیاں ابھر جاتی ہیں

جب عورتوں کی چھاتیاں ڈھل جاتی ہیں تو وہ وقت سے پہلے بوڑھی معلوم ہونے لگتی ہیں لیکن ہمدرد دواخانے کی لاجواب ایجاد "ضماد شباب" اس شکایت میں لاجواب دوا ثابت ہوئی ہے۔ یہ اس قدر کام یاب ہے کہ یورپ کی قیمتی سے قیمتی ادویات اس کے مقابلے میں ہیچ ہیں۔ اس کے چند روزہ استعمال سے چھاتیوں کا ڈھیلا پن جاتا رہتا ہے۔ اور چھاتیاں سڈول اور سخت ہو جاتی ہیں۔ خواہ چھاتیاں بیماری سے گری ہوں یا بچوں کو دودھ پلانے سے یا عمر کی زیادتی سے سب کے لیے یکساں مفید ہے۔





بالکل بے ضرر ہے

قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

یورپ والے جھوٹے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ

سوزاک لاعلاج مرض ہے

یورپ کے ماہرین طب صدیوں کی کوشش کے باوجود آج تک سوزاک کا مکمل علاج دریافت نہ کرسکے یہی وجہ ہے کہ یہ مرض یورپ میں دن بدن پھیلتا جارہا ہے۔ اس کے برخلاف ہندوستانی جڑی بوٹیاں اس مرض کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ کر پھینک دیتی ہیں یہ امر واقعہ ہے اور حقیقت ہے کہ ہمدرد دواخانے کے **عرق سوزاک** نے دنیا کو متحیر کردیا ہے کیوں کہ اس سے پرانے سے پرانے سوزاک کے مریض بھی تندرست ہوگئے ہیں۔ قرحہ کو بھرتا ہے پیشاب کی جلن اور سوزش کو دور کرتا ہے۔ سوزاک کے جراثیم کے لیے قاتل ہے نئے اور پرانے ہر قسم کے سوزاک کے لیے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے (عہ؍)



ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

خطرناک دردوں کے لیے لاجواب دریافت

درد کافور ہو جاتا ہے

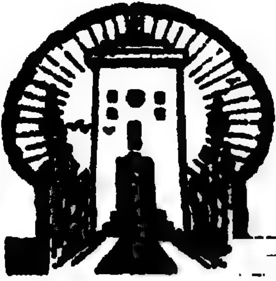
وجع المفاصل۔ عرق النسا۔ نقرس اور عصبی دردوں کے لیے اب تک کوئی ایسی دوا دریافت نہیں ہوسکی تھی جو ان تکلیف دہ امراض سے ہمیشہ کے لیے نجات دلادے۔ ہمدرد دواخانے کو فخر حاصل ہے کہ وہ اس دریافت میں کامیاب ہوگیا۔

اوجاعی



ہمدرد دواخانے کی وہ جدید دریافت ہے جس نے ان خطرناک بیماریوں سے ہمیشہ کے لیے ہزاروں بندگان خدا کو نجات دلادی ہے۔ اوجاعی کو بے شمار تجربات کے بعد پبلک میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں۔ ہمدرد دواخانے کی یہ وہ مشہور دوا ہے جسے کیمیاوی اصول پر تیار کیا گیا ہے۔ یہ جگر اور گردہ کی اصلاح کرکے ان زہریلے مادے (یورک ایسڈ) کو گھٹاتی ہے جو اس قسم کے امراض کی جڑ ہے۔ یہ بلاشبہ ایک اکسیری دوا ہے۔ قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہے ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ؍)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



بابُ الصحت　　قدرتی علاج

از پرنسپل کے۔ این۔ گپتا، ایم۔ اے

حال ہی میں مسٹر کے۔ این۔ گپتا ماہر علاج قدرتی نے یو۔ پی کے مشہور اخبار "لیڈر" میں قدرتی علاج کے متعلق ایک اہم مضمون شائع کیا تھا۔ چوں کہ اُردو دنیا میں عموماً اس قسم کے مضامین لوگوں کی نظروں سے نہیں گزرتے اس وجہ سے ہم ناظرین ہمدرد صحت کی واقفیت اور دلچسپی کے لیے اس مضمون کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔

فاضل مضمون نگار نے اس موضوع علاج پر بحث کرتے ہوئے اجمالی اور سرسری طور پر علاج کے دوسرے طریقوں پر بھی تبصرے کیے ہیں۔ اگرچہ مضمون کے موضوع کی اہمیت اور جامعیت کے پیشِ نظر ان تبصروں کو کافی نہیں قرار دیا جاسکتا۔ لیکن جس انداز اور جس پیرائے میں مضمون نگار نے قدرتی طریقِ علاج پر بحث کی ہے، اس سے مضمون کی دلچسپی میں اضافہ ہوگیا ہے۔　　"ہمدرد صحت"

آج کل بہت سے طریقہ ہائے علاج رائج ہیں۔ ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی، حکمت اور ویدک کے نام آپ سنتے رہتے ہیں۔ اگرچہ یہ سارے طریقے امراض کے دُور کرنے اور مریض کے تن درست کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں لیکن ان کے علاوہ علاج کا ایک طریقہ اور بھی ہے اور اسے قدرتی طریقِ علاج کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ انگریزی میں اسے نیچروپیتھی کہتے ہیں۔ اس طریقۂ علاج کی تدوین حال ہی میں کی گئی ہے۔

مغربی ممالک میں تو یہ طریقۂ علاج اکثر ملکوں میں رواج پا چکا ہے۔ جرمنی تو اس طریقۂ علاج کے مرکز کی حیثیت رکھتا ہی انگلستان، فرانس، سوئٹزرلینڈ اور امریکہ بھی کچھ پیچھے نہیں ہیں۔ ان تمام ملکوں میں ایسے اسپتالوں اور شفاخانوں کی تعداد بہت تیزی سے بڑھتی جارہی ہے جہاں ہر قسم کی بیماری اور مرض کا علاج بغیر دوا کے کیا جاتا ہے۔

آخر صحت یابی اور شفایابی کا قدرتی طریقہ ہوتا کیا ہے؟ انسان کے جسم میں چار عناصر مٹی، پانی، ہوا اور آگ کے علاوہ ایک اور عنصر "ایتھر" بھی بعض لوگوں نے تسلیم کیا ہے اور جب یہ جسم موت کا لقمہ بن کر پارہ پارہ اور ریزہ ریزہ ہوجاتا ہے تو یہ پانچوں عناصر اپنے اپنے مرکز کی طرف منتقل ہوجاتے ہیں، اور انسانی جسم میں ملنے سے پہلے ان کی جو حیثیت اور حالت تھی اسی حیثیت اور حالت میں آجاتے ہیں، ان پانچوں عناصر کی امداد سے جب امراض اور بیماریوں کا علاج کیا جائے تو اسے قدرتی طریقِ علاج (نیچر کیور) کہا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر یوں سمجھیے کہ اگر جسم کے کسی حصے میں زخم لگ جانے کی وجہ سے خون جاری ہوجائے تو روزانہ تقریباً آدھ گھنٹے اسے دھوپ دینے اور ٹھنڈی گیلی مٹی اس پر باندھتے رہنے سے چند روز کے اندر اس زخم کو آرام ہوجائے گا۔ اسی طرح خرابیٔ ہضم کا علاج بھی صبح و شام دو مرتبہ نہانے اور پیٹ پر پانی دھارنے سے کیا جاسکتا ہے۔ غرض تمام قسم کی بیماریوں اور مرضوں کا علاج ان قدرتی عناصر کی امداد سے عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ اور کسی خارجی یا داخلی طریقے سے کوئی دوا کھلانے پلانے یا لگانے کی ضرورت نہیں رہتی۔

قدرتی طریقۂ علاج کا آغاز قدرتی طریقۂ علاج کی تاریخ پر اگر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوسکتا ہے کہ اس کی ابتدا اٹھارویں صدی عیسوی کے شروع میں ہوگئی تھی ۱۷۰۲ء میں سرجان فلائر نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام تھا "ٹھنڈے غسل کی تاریخ"۔ ۱۷۹۲ء میں جیمز کری نے ایک دوسری کتاب تصنیف کی۔ اس کا نام تھا "پانی کے اثرات پر طبی رپورٹ" ان ڈاکٹروں نے متفقہ رائے سے یہ ظاہر کردیا تھا کہ ہر قسم کے مرضوں کا علاج ٹھنڈے پانی میں غسل دینے سے کیا جاسکتا ہے۔

ان ڈاکٹروں نے جس نیک کام کا آغاز کیا تھا، اُسے ایک اور مشہور ڈاکٹر ونسینز پریسنیز نے اور تقویت پہنچائی جب وہ صرف آٹھ ہی برس کا تھا تو اس نے دیکھا کہ ایک ہرنی لنگڑاتی ہوئی رُک رُک کر ایک چشمے کی طرف جا رہی ہے۔ تقریباً آدھ گھنٹے چشمے کے ٹھنڈے پانی میں بیٹھنے کے بعد یہ ہرنی پھر اسی طرف واپس چلی گئی جہاں سے کہ وہ آئی تھی۔

تین ہفتے تک روزانہ وہ ہرنی اسی طرح اس چشمے پر آکر پانی میں مقررہ وقت تک بیٹھتی اور واپس جاتی رہی۔ جب پریسنیز نے اسے تین ہفتے کے بعد دیکھا تو یہ معلوم کر کے اسے بڑی حیرت ہوئی کہ وہ ہرنی اس مدت میں بالکل تن درست ہو چکی تھی۔ اس کے بعد اس ہرنی کو پھر اس چشمے کے کنارے بھٹکتے نہیں دیکھا گیا۔

یہ واقعہ اس کے دماغ پر ایسا نقش ہوا کہ جوان ہو کر اس نے مریضوں کا علاج ٹھنڈے پانی کے غسل سے شروع کر دیا، اور دن رات اس طریقۂ علاج کی تحقیق اور کھوج میں مصروف رہنے لگا جب اسے اپنے تجربے میں کافی حد تک کامیابی ہو گئی اور بہت سے مریض اس کے ہاتھ سے تن درست ہو چکے، تو اس نے ایک بڑا شفا خانہ جاری کر دیا جس میں اسی طریقے سے مریضوں کا علاج کیا جاتا تھا۔ اس شفا خانے میں علاج کرانے کے لیے لوگ دور دور سے آتے تھے اور کیا ہی مرض کیوں نہ ہو اکثر و بیشتر مریض شفایاب ہو کر واپس جاتے تھے اس شفا خانے میں مریض کو ٹھنڈے پانی میں غسل کے ساتھ ہی ساتھ کچھ روٹی کے ٹکڑے اور تازہ پھل بھی دیے جاتے تھے۔

اس طبیب کی وفات کے بعد اس طریقۂ علاج میں ایک اور ڈاکٹر جان شروتھ نے کامیابی حاصل کی۔ ایک مرتبہ اس کے گھٹنے کی چپنی کی ہڈی ٹوٹ گئی اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ وہ ساری عمر کے لیے لنگڑا ہو گیا۔ اس نے علاج کے لیے بہترین ڈاکٹروں کو طلب کیا اور ان سے کافی عرصے علاج بھی کرایا لیکن کوئی کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ آخر اسے ایک فقیر ملا جس نے اسے مشورہ دیا کہ صرف پھلوں پر گزر کرو اور گھٹنے پر روزانہ پانی میں بھگو کر کپڑا باندھتے رہو۔ اس پر عمل کرنے سے چند ہفتوں کے اندر ہی اس کے گھٹنے کی ہڈی درست ہو گئی اور وہ بالکل تن درست ہو گیا۔ نہ زخم باقی رہا نہ لنگڑا پن۔ اس کے بعد سے اس شخص نے بھی اپنی پوری زندگی اسی نیک کام میں وقف کر دی اور غریبوں کو فائدہ پہنچاتا رہا۔

شروتھ کے بعد جرمنی ہی کے ایک مشہور پادری نیپ نے جو بویریا کا رہنے والا تھا اس طریقۂ علاج میں مہارت پیدا کر کے شہرت حاصل کی لیکن اس طریقِ علاج میں جس شخص نے نئی روح پھونکی اور اس میں جدت پیدا کی اس کا نام لوئی کوہنی تھا۔ یہ شخص لیپزک کا باشندہ تھا کوہنی کے سر میں عرصۂ دراز سے درد ٹھہر گیا تھا اور اس کی زندگی اجیرن ہو گئی تھی۔ اس نے اپنے امکان بھر کوشش کی کہ اپنے مرض کا ازالہ کر سکے۔ اور ہر قسم کا علاج بھی کیا۔ لیکن ع

"مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی"

کے مطابق ہر ایک ڈاکٹر اور اس کا طریقۂ علاج اس کی مایوسیوں اور تکلیفوں کو بڑھاتا ہی رہا۔ آخر تنگ آکر اس نے دوا چھوڑ دی اور قدرتی طریقۂ علاج سے کام لینے لگا۔

پریسنیز اور نیپ کے مقلدوں اور پیروؤں نے ایسی انجمنیں بنائیں جو اس مشن کو رواج دینے اور اس طریقِ علاج کی تبلیغ کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھیں۔ لوئی کوہنی نے ان انجمنوں اور سوسائٹیوں کے جلسوں میں شرکت کرنا اور لیکچر سننے شروع کر دیے، بلکہ مباحثے میں بھی حصہ لینے لگا۔ رفتہ رفتہ وہ خود قدرتی طریقِ علاج کا بڑا ماہر ہو گیا۔ اور اس نے حمام، غسل خانے اور تالاب تیار کرائے جہاں وہ خود بھی طبی طور پر غسل کیا کرتا تھا، اور ہزار ہا مریض بھی اس کے بتائے ہوئے طریق پر شفا حاصل کیا کرتے تھے۔ اس کی عمر اسی سال کی ہوئی آخر وقت تک اس کی صحت نہایت درست اور قابلِ رشک حالت میں رہی۔ اس کے غسل کے طریقے آج بھی مغرب کے لوگوں میں بہت مقبول ہیں۔ اور لوگ اس کے رائج کیے ہوئے طریقوں پر عمل کر کے امراض سے شفا اور نجات حاصل کرتے ہیں۔

لیپزک میں جہاں کا وہ رہنے والا تھا، اس نے ایک بہت بڑا ہسپتال جاری کیا۔ جہاں ہزاروں لاکھوں لوگوں نے اس کے ہاتھوں علاج کرا کے شفا حاصل کی۔

امراض کی واحد بنیاد کوہنی کو اس کا یقین تھا کہ تمام امراض کی جڑ ایک ہی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اس نے زندگی بھر اپنے طریق

علاج میں لوگوں کو یہ ذہن نشین کرنے کی کوشش کی کہ مرض خواہ کوئی بھی ہو، لیکن ان کا علاج ایک ہی ہے۔ انسانی نظامِ جسمانی کی داخلی اور اندرونی صفائی سے تمام بیماریوں کا علاج کیا جا سکتا ہے اور تمام امراض دور ہو سکتے ہیں۔ پھل اور ترکاریاں کھانے پر زیادہ زور دیتا تھا۔ اس نے اپنے فن میں اس درجے مہارت حاصل کر لی تھی کہ کسی کا محض چہرہ دیکھ کر ہی وہ اس کی تمام بیماریوں کی تفصیل معلوم کر لیتا تھا۔ اس کی مشہور تصنیف "اندمالِ زخم کی نئی سائنس" بہت سے ملکوں میں پڑھی جاتی ہے اور لوگوں میں بہت مقبول ہے۔

کوہنی کے بعد اڈولف جسٹ نامی ایک مشہور طبیب نے پانی کے علاج کے علاوہ گیلی مٹی سے امراض کے علاج پر بھی پورا پورا زور دیا۔ اس نے اپنے زیرِ اہتمام دو پارک بنائے، ایک مردوں کے لیے دوسرا عورتوں کے لیے۔ ان پارکوں میں مریض مردوں اور عورتوں کو ننگا بٹھا کر علیحدہ علیحدہ دھوپ میں علاج کیا جاتا تھا۔ اس ڈاکٹر کی رائے تھی کہ جو شخص فطری زندگی بسر کرے گا اسے کبھی بڑھاپے سے دوچار ہی نہیں ہونا پڑے گا۔

امریکہ کے ایک مشہور ڈاکٹر ہنری سڈلر نے بھی قدرتی طریقِ علاج کے سلسلے میں بڑا نام پیدا کیا تھا۔ اس موضوع پر اس نے ایک اہم تصنیف "قدرتی طریقِ علاج" کے نام سے بھی پیش کی تھی۔ ڈاکٹر کیلاگ اور ڈاکٹر میک فیڈن کے نام تو اس درجہ مشہور ہو چکے ہیں کہ تعارف کی ضرورت نہیں۔

ہندوستان میں قدرتی طریقِ علاج کی تاریخ

ہندوستان میں مراد آباد کے ایک زندہ دل شخص شری دتیہ کرشن سروپ سے قدرتی طریقِ علاج کی تاریخ شروع ہوتی ہے۔ یہ شخص ڈاکٹر کوہنی سے براہِ راست خط و کتابت کرتا رہتا تھا۔ اس نے ڈاکٹر کوہنی کی مشہور تصنیف "اندمالِ زخم کی نئی سائنس" اور دیگر تصانیف کا اردو اور ہندی میں بھی ترجمہ کیا تھا۔ اور اپنے ضلع مراد آباد میں اس نے قدرتی طریقِ علاج کے رواج و اشاعت کے لیے ایک بڑا ہسپتال بھی قائم کیا تھا۔ پڑوکوٹھ کے ایک صاحب مسٹر کے لکشمن شرما بھی اس علاج کی خوب خدمت کر رہے ہیں۔ اور اس کے رواج دینے میں مصروف ہیں۔ "عملی طور پر قدرتی طریقِ علاج" کے نام سے وہ ایک اہم کتاب بھی تصنیف کر چکے ہیں جس کے کئی ایڈیشن نکل گئے ہیں۔

آں جہانی رائے بہادر ایل۔ این۔ چودھری ریٹائرڈ سول سرجن بھی اس طریقِ علاج کی خوب اشاعت کرتے رہتے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ ان کی وفات سے اس فن کے قدردانوں کو بڑا صدمہ ہوا ہوگا۔ اور ہندوستان میں اس طریقِ علاج کی ترقی میں بھی رکاوٹ پیدا ہو گئی ہو گی۔

ہندوستان اسکاوٹس ایسوسی ایشن الٰہ آباد کے ہیڈ کوارٹرز کمشنر مسٹر جانکی سرن اور ڈاکٹر بشیشور پرشاد سہنا قدرتی طریقِ علاج کے سلسلے میں کافی سرگرمی سے کام لے رہے ہیں۔ ڈاکٹر سہنا نے تو الٰہ آباد میں قدرتی طریقِ علاج کا شفاخانہ بھی قائم کیا ہے، جہاں ہر سال صدہا مریضوں کا کامیابی کے ساتھ علاج بھی ہو رہا ہے۔ "جیون سکھ" کے نام سے ایک ہندی رسالہ بھی اس سلسلے میں جاری ہے۔ یہ رسالہ اسی طریقۂ علاج کے پروپیگنڈے کے لیے جاری کیا گیا ہے۔

دوسرے ملکوں کے مقابلے میں اگر ہندوستان کے باشندوں کا اوسط عمر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ فرانس اور انگلستان کے رہنے والوں کی عمرِ اوسطاً ۵۰ سال سے زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن ہندوستان کے باشندوں کی عمر کا اوسط صرف ۲۳ سال قرار پایا ہے۔ دنیا بھر میں ایسا بدنصیب ملک غالباً ہندوستان ہی ہے۔ جہاں کے باشندوں کی عمر کا اوسط اتنا کم ہو چکا ہے۔ اگر ہماری صحت کے زوال کی یہی رفتار رہی تو وہ دن دور نہیں معلوم ہوتا جب کہ جسمانی صحت کے اعتبار سے ہمارا عدم و وجود برابر ہو جائے گا۔

قدیم ہندوستان کے باشندوں کا اوسط عمر عموماً سو سال کا ہوا کرتا تھا، جیسا کہ ان پرانے منتروں اور دعاؤں سے بھی پتہ چل سکتا ہے جو آج تک دوپہر کی سندھیا میں پڑھی اور مانگی جاتی ہیں۔ لیکن اب تو عالم یہ ہے کہ اکثر آدمی چالیس اور پچاس کی درمیانی عمر میں موت کا لقمہ بن جاتے ہیں بعض تو پچیس سال کی عمر کو بھی نہیں پہنچنے پاتے کہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے لیے بقول شاعر حسرت و اندوہ کے ساتھ یہی مرثیہ پڑھنا پڑتا ہے کہ ؎

پھول تو دو دن بہارِ جاں فزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

ہماری صحت کے زوال کے اسباب آخر ہماری صحت کے زوال کے اسباب کیا ہیں؟ کوئی تو وجہ ہو گی کہ ہم اپنے اسلاف کے

اختلاف ہونے کے باوجود جن کی عمریں بعض حالتوں میں ہزار ہزار سال تک کی ہوئی ہیں، خود چالیس، پچاس سال کی عمر میں ہی دنیا کو خیرباد کہنے لگتے ہیں جہاں تک میں نے غور کیا ہے مجھے تو اس کا بڑا سبب یہ نظر آتا ہے کہ قدیم زمانے کے لوگ قدرتی طور پر زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ فطرت جس راستے پر انہیں چلاتی تھی وہ اسی پر چلتے تھے اور اس کے اصولوں پر عمل کرتے تھے۔ ان کے بالکل برعکس ہم نیچر اور فطرت سے دُور بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہمیشہ اس سے الگ الگ رہتے ہیں۔

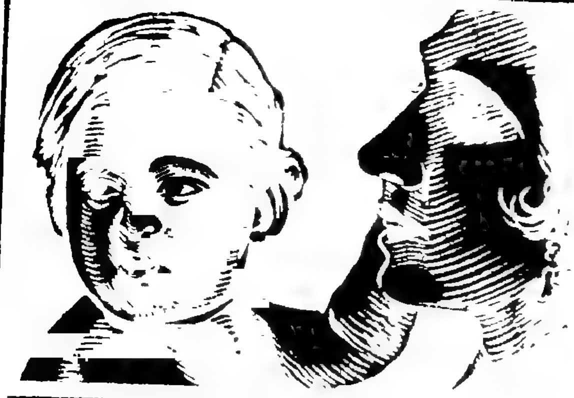
قدیم زمانے کے لوگ صبح سویرے بیدار ہو کر ضروریات سے فارغ ہوتے تھے۔ اس کے بعد ان کا معمول تھا کہ روزانہ صبح ٹھنڈے پانی سے غسل کرتے اور پھر کچھ دیر ورزش اور کسرت میں صرف کرتے۔ اور ناشتہ کے ساتھ دُودھ پینے کے بعد اپنے روزمرہ کے کاموں سے لگتے۔ دوپہر کو موٹے آٹے کی روٹی کھاتے اس کے ساتھ ترکاریاں اور دال وغیرہ استعمال کرتے تیسرے پہر تازہ پھل کھاتے اور رات کو پھر موٹے آٹے کی روٹیاں اور دال وغیرہ استعمال کرتے خاص خاص موقعوں اور دعوتوں میں ہی پُرتکلف کھانا کھایا جاتا تھا۔ یہی سبب تھا کہ ان لوگوں کی عام صحت ہمیشہ قابلِ رشک حالت میں رہتی تھی۔ اور بیماری وغیرہ سے بھی وہ لوگ آشنا نہیں ہوتے تھے۔ عمریں بھی ان کی کافی ہوتی تھیں۔ اور موجودہ زمانے کے لوگوں کی طرح نوجوانی میں ہی اکثر نہیں انتقال کر جایا کرتے تھے۔ وہ تو بڑھاپے میں بھی خوب توانا اور تن درست دیکھے جاتے تھے۔ چائے، سگرٹ اور شراب جیسی چیزوں کو وہ ہاتھ بھی نہیں لگاتے تھے۔

اب تو ہماری قدیم طرزِ معاشرت اور تہذیب جدید میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ تہذیب کے اس انقلاب اور تمدن کے اس تغیر نے تباہی مچا دی ہے۔ ہم تو گرمیوں میں صبح سات بجے اور سردیوں ہوں تو کہیں آٹھ بجے سو کر اُٹھتے ہیں۔ تمام دنیا کی مخلوق اور کیڑے مکوڑے تک چاہے صبح سویرے اُٹھ جائیں۔ لیکن ہم ۸ بجے تک اپنے بستروں میں کروٹیں ہی بدلتے رہتے ہیں۔ آٹھ بجے اُٹھنے کے بعد بھی یہ نہیں کہ حوائج ضروری سے فراغت حاصل کریں بلکہ پہلے چائے اور سگرٹ منہ کو لگا لیتے ہیں اس کے بعد کہیں بیت الخلا یا پاخانہ سے فارغ ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ ناشتے میں ہم چائے، کیک اور مٹھائی وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ دن میں ہم کئی کئی مرتبہ جو کچھ جی میں آتا ہے اناپ شناپ کھاتے رہتے ہیں۔ روٹی بھی کھاتے ہیں تو نفیس میدے کی۔ نفیس چاول اور پھٹکی اور چھنی ہوئی دالیں استعمال کرتے ہیں۔ کچھ شیرینی اور چٹنی وغیرہ بھی چٹ کر جاتے ہیں۔ ہم میں سے کچھ لوگ گوشت کھاتے ہیں ۲۴ گھنٹے میں ہم دو تین درجن سگرٹ اور کئی کئی پیالیاں چائے کی بھی اُڑا جاتے ہیں۔ تازہ پھلوں اور ترکاریوں کی طرف ہم چنداں توجہ نہیں کرتے۔

شراب، چائے، اور قہوہ ایسڈ پیدا کرنے والے مشروبات میں بدترین حیثیت رکھتے ہیں چوں کہ اس ملک میں ان چیزوں کا استعمال بہت عام ہو چکا ہے، اس لیے خرابیٔ ہضم وغیرہ کی شکایتیں اکثر لوگوں کو ہو جانا کوئی تعجب خیز بات نہیں۔ چائے اور قہوہ وغیرہ میں تو چوں کہ کیفین وغیرہ کی خاصی مقدار ہوتی ہے، اس لیے صحت پر بہت خراب اثر پڑتا ہے۔ چائے سے تو کچھ اور بیماریاں بھی لاحق ہو جانے کا اندیشہ کیا جا سکتا ہے۔ متواتر چائے کے استعمال سے گٹھیا تک ہو جانے کا اندیشہ کیا جا سکتا ہے۔

اس قسم کی غیر فطری اور غیر قدرتی غذائیں استعمال کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے ملک کے عوام اکثر کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا رہتے ہیں نزلہ، دردِ سر اور آشوبِ چشم وغیرہ تو ایسے عام مرض ہیں کہ بارہ مہینوں کہیں نہ کہیں نظر آ ہی سکتے ہیں۔

معدے کے لیے آرام کی ضرورت بڑے تعجب کی بات تو یہ ہے کہ معمولی سی تکلیف کی حالت میں بھی ہم ڈاکٹروں کے پاس جا کر سینکڑوں روپیہ برباد کر کے بھی اصلی مرضوں سے نجات نہیں حاصل کر پاتے۔ یہ ہمیں سب کو معلوم ہے کہ تقریباً تمام بیماریاں معدے سے ہی شروع ہوتی ہیں۔ کیڑے مکوڑے تک آرام لینے کے عادی ہوتے ہیں، لیکن ہم اپنے معدے کو آرام نہیں کرنے دیتے۔ تمام کالج، اسکول اور دفتر ہفتے میں کم سے کم ایک روز ضرور بند رہتے ہیں۔ لیکن ہمارے معدے کو چھٹی نہیں دی جاتی۔ چھٹیوں میں خوب پیٹ بھر کر ہر چیز کھاتے پیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے معدے کے نظام میں فرق پڑ جاتا ہے اور ہم بیمار ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم چھوٹی موٹی بیماریوں کی حالت میں بھی دو ایک روز فاقہ کر لیا کریں تو شفا حاصل ہو سکتی ہے۔ مغربی ڈاکٹروں نے تو بعض نئی بیماریاں اور ہزارہا دوائیں ایجاد کر دی ہیں اگر مرض کی تشخیص ہی صحیح نہیں ہو گی تو تجویز کیا خاک اثر کرے گی۔ ایسی صورت میں تو دوائیں فائدے کی بجائے نقصان پہنچائیں گی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے قدرتی طریقۂ علاج میں تو تمام امراض کی جڑ ایک مانی گئی ہے اس لیے ان کے علاج کا بھی ایک ہی طریقہ ہے جسم میں غیر ضروری اور خارجی عنصر کی موجودگی ہی بیماری کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لیے معدے سے ایسے عنصر کو علیحدہ رکھا جائے بس ہم صحت یاب ہیں۔







فاقہ، روزہ، یا برت

(از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعیدؔ بریلوی)

آج ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان دوسرے جاندار وں سے بہت ہی اشرف اور افضل کوئی مخلوق ہے لیکن ابتدائی زمانے کا انسان اپنی عادت خصائل میں بھیڑ بکریوں یا گئے بیلوں سے کچھ زیادہ مختلف نہ تھا۔ آج ہم اپنے علم اور آگاہی پر جس قدر چاہیں فخر کرلیں، اور اپنی عقل و دانش کی بنا پر جانوروں کو چاہے جس قدر حقارت سے دیکھیں، لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہم نے قدرت کے بہت سے سربستہ راز ان ہی حقیر اور ذلیل جانوروں سے معلوم کیے ہیں۔ ہم نے کتوں کو دیکھا کہ جب وہ بیمار ہوتے ہیں تو ایک مخصوص گھاس کی تلاش میں ایک ایک جڑی بوٹی کو سونگھتے پھرتے ہیں، اور جب وہ مخصوص گھاس انہیں مل جاتی ہے تو گو شت خور ہونے کے باوجود نہایت شوق سے اسے کھا جاتے ہیں اور اس طرح سے کر اپنے مرض سے نجات حاصل کرلیتے ہیں۔ ہم نے اپنے اس مشاہدے سے یہ نتیجہ نکالا کہ خاص قسم کی گھاس پھوس میں خاص قسم کے اثرات ہوتے ہیں، اور تجربے کرنے بیٹھ گئے۔ سطح زمین پر جو جڑی بوٹی نظر آئی ہم نے اُسی کو اکھیڑ لیا اور طرح طرح سے آزما کر اس کے خواص اور فوائد متعین کر دیے۔

ہم نے اکثر پرندوں اور درندوں کی یہ عادت دیکھی کہ روزانہ تھوڑی دیر کے لیے اپنا بدن اچھی طرح پھیلا کر دھوپ میں لیٹ جاتے ہیں ہماری عقل نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ دھوپ میں ضرور کچھ ایسے اثرات ہوتے ہیں کہ جو محنت و مشقت کے بعد ہمارے جسموں کو از سر نو تازہ اور محنت کے لیے آمادہ کر دیتے ہیں۔ بے زبان اُستادوں سے اتنا سبق سیکھ کر ہم اسے لے دَوڑے، اور آفتاب کی ایک ایک شعاع کا تجربہ کرکے اس کے جاں بخش اثرات معلوم کرلیے۔ آج ان ممالک میں کہ جن میں مہینوں سورج کے درشن نہیں ہوتے، مصنوعی طور پر آفتاب کی یہ شعاعیں پیدا کی جاتی ہیں اور ان سے امراض کا علاج کیا جاتا ہے، اور جہاں مطلع صاف رہتا ہے اور سورج روزانہ نکلتا ہے وہاں اس کی پرستش کی یہ حالت ہے کہ مردوں اور عورتوں کے غول کے غول بالکل برہنہ یا نیم برہنہ سمندر کے کنارے ریت میں لوٹتے اور اپنے جسموں میں مافوق البنفشی شعاعیں بھرتے نظر آتے ہیں۔

ہم نے جنگل کے جانوروں سے سینکڑوں سبق سیکھے ہیں اور ان سینکڑوں سبقوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ جب بیمار ہوتے ہیں تو کھانا چھوڑ دیتے ہیں اور خاموش پڑے رہتے ہیں۔ ہماری عقل نے جب کافی ترقی کرلی اور جب ہم نے انسانی جسم کی بناوٹ اور مختلف اعضائے جسمانی کا طریق کار معلوم کرلیا تو ہماری سمجھ میں جانوروں کا یہ طرز علاج آ گیا کہ وہ بیمار ہونے پر غذا سے پرہیز کیوں اختیار کرلیتے ہیں۔

جانور تو یقیناً اس کا سبب معلوم نہیں کر سکتے کہ مرض کی حالت میں اشتہا کیوں جاتی رہتی ہے، اور کیوں ان کا دل کسی طرح غذا کو قبول نہیں کرتا، لیکن انسان اب اتنا نادان نہیں ہے اس نے ہزاروں بلکہ لاکھوں قسم کے تجربے اور مختلف حالات کے مشاہدے کرکے اس کا راز معلوم کرلیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پیدا کرنے والے نے ہمارے جسم کا نظام کچھ اس طرز پر رکھا ہے کہ جب ہمارے بدن کے کسی عضو کو صدمہ پہنچتا ہے یا یوں کہہ لیجیے کہ وہ بیمار ہوجاتا ہے تو ہمارا قلب خود بخود ہمارے ارادے اور اطلاع کے بغیر، اس عضو میں خون زیادہ مقدار میں بھیجنے لگتا ہے۔ خون کے متعلق مدتوں تک تو حکما کا یہی خیال تھا کہ یہی روح ہے، لیکن وہ خیال بدل گیا۔ مگر نظریے کے بدل جانے پر بھی یہ خیال تو آج تک قائم ہے کہ خون ہی زندگی ہے۔ خیر وہ روح اور زندگی نہ سہی لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ خون "سیالِ زندگی" ضرور ہے، اور قلب بیمار اعضا کی طرف اسی لیے خون زیادہ مقدار میں بھیجتا ہے کہ وہ مرنے نہ پائیں اور زندگی کے سیال کی مدد سے اپنے مرض کو دفع کرسکیں۔ ہماری انگلی میں اگر پھانس بھی چبھ جاتی ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ انگلی سُرخ اور متورم ہو جاتی ہے اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ دل نے زخم خوردہ یا مریض اُنگلی میں خون زیادہ مقدار میں پہنچا دیا ہے۔

نمونیا میں ایک مخصوص قسم کے جراثیم پھیپھڑوں میں پہنچ جاتے ہیں تو اس صورت میں بھی قلب اپنی عادت کے مطابق پھیپھڑوں میں

بہت زیادہ مقدار میں خون بھیج دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ متورم ہو جاتے ہیں۔ زکام میں بھی یہی ہوتا ہے کہ ناک میں سردی کے اثر سے خراش پہنچتی ہے اور دل فوراً اس کی تکلیف دُور کرنے کے لیے بہت سا خون اس میں بھیج دیتا ہے۔ اسی وجہ سے نتھنے کسی قدر سوج جاتے ہیں۔

بالکل اسی طرح جب ہم کھانا کھاتے ہیں اور معدے پر بوجھ پڑتا ہے اور اسے غذا کے ہضم کرنے کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے تو دل سے معدے میں زیادہ مقدار میں خون پہنچنے لگتا ہے۔ بیماری کی حالت میں یوں ہی دل کو کسی نہ کسی عضو میں، جس میں کہ بیماری ہے، خون زیادہ مقدار میں بھیجنا پڑتا ہے، اب اگر ہم نے کھانا کھا کر معدے پر بوجھ ڈال دیا تو دل کو مجبور ہونا پڑے گا کہ دونوں مقاموں پر خون زیادہ مقدار میں بھیجے۔ دل اپنے امکان بھر کوشش کرتا ہے کہ دونوں جگہوں کی مانگ پوری کرے، لیکن یہ کوئی آسان کام نہیں ہے اس لیے بالعموم یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر مریض عضو میں کافی مقدار میں خون پہنچ گیا تو معدے کو کم حصہ ملا اور وہ غذا کو پورے طور پر ہضم نہ کر سکا۔ یا معدے کو پورے طور پر مل گیا تو بیمار عضو کے حصے میں کمی واقع ہو گئی اور وہ مرض کے دفعیے میں ناکام رہا کبھی کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے، کہ معدے میں بھی تھوڑی کمی رہی اور بیمار عضو کو بھی خون تھوڑا کم ملا ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ مرض دفعیے میں بھی تھوڑی کمی رہی اور غذا بھی پورے طور پہ ہضم نہ ہو سکی۔

مختصر یہ ہے کہ مرض کی حالت میں اگر معمول کے مطابق غذا کھائی جائے تو مرض کے دُور ہونے میں بھی دیر لگتی ہے اور فتور ہضم بھی لاحق ہو جاتا ہے۔

قدرت نے اسی لیے تمام جان داروں کو یہ سبق سکھایا ہو کہ جب کبھی وہ مریض و معلول ہوں تو ان کی بھوک کم ہو جائے تاکہ وہ بہت سا کھانا کھا کر مرض کے دفعیے میں رکاوٹ نہ پیدا کریں، اور قلب کے اوپر دو دو جگہوں پر زیادہ خون پہنچانے کا بار نہ ڈال دیں۔

ان تمام باتوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اگر ہم بار بار پیٹ میں غذا بھرتے رہیں گے تو ایک طرف تو معدے کو سخت تکلیف پہنچے گی اور وہ کام کرتے کرتے تھک جائے گا، اور دوسری طرف قلب پر کام کا بوجھ بہت زیادہ ہو جائے گا اور یہ بالکل ممکن ہے کہ جب ہمیں کوئی مرض لاحق ہو تو وہ پورے طور پر مریض عضو کی مدد نہ کر سکے۔

اسی طرح اس سے یہ نتیجہ بھی نکالا جا سکتا ہے کہ اگر ہم سادہ اور ہلکی غذا مقررہ اوقات پر کھایا کریں، اور کبھی کبھی دس بارہ گھنٹے بھوکے رہ کر اپنے معدے کو کامل آرام کا موقع دے دیا کریں تو نہ صرف یہ کہ معدہ تن درست اور توانا رہے گا بلکہ قلب بھی اسی مناسبت سے آرام ملنے کی وجہ سے قوی اور مضبوط رہ سکتا ہے۔

جسم میں کوئی مرض پیدا ہو جانے کی صورت میں تو قدرت خود ہماری بھوک کم کر کے ہمارے معدے اور ہمارے قلب کو آرام پہنچا دیا کرتی ہے لیکن اگر ہم بغیر کسی مرض کے فاقہ کشی کریں یا روزہ رکھیں تو وہ بھی یقیناً ہمارے لیے بہت کافی مفید ہو گا۔

دنیا کے جتنے بڑے بڑے مذہب ہیں سب نے اپنے پیروؤں کو روزے رکھنے کا حکم دیا ہے، اور حق یہ ہے کہ روزے سے روح اور جسم دونوں کا تزکیہ اور تصفیہ ہوتا ہے۔ یہاں روزے کے روحانی اور اخلاقی فوائد سے بحث نہیں ہے، وہ تو بے شمار ہیں ہی، لیکن اس میں شک نہیں کہ اگر اس کے صرف جسمانی فوائد ہی مدنظر ہوں تب بھی روزہ بہترین عبادتوں میں سے ہے۔ روزے کی حالت میں جب معدے میں غذا نہ ہو اور اسے آرام کرنے کا موقع ملے تو ہضم سے تعلق رکھنے والے دوسرے اعضاء کو بھی آرام میسر آ جاتا ہے۔ جگر کو صفرا پیدا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور اسی طرح آنتوں اور بانقراس (لبلبہ) پر بھی کام کا بوجھ نہیں پڑتا۔ اور یہ بات تو عوام الناس کو بھی معلوم ہے کہ اگر معدہ خالی ہو تو دماغ پر فرحت بخش سکون سا طاری رہتا ہے۔ اور اس کے برعکس اگر معدہ غذا سے پُر ہے تو دماغ پر ایک قسم کی برہمی سی، اور ایک خاص قسم کی ناخوش گوار کیفیت سی طاری رہتی ہے۔ مشرق کے فلسفی شاعر سعدیؔ رحمہ نے بھی لکھا ہے کہ ؎

اندروں از طعام خالی دار
تا درو نورِ معرفت بینی

معرفتِ نفس یا معرفتِ الٰہی اُسی وقت حاصل ہو سکتی ہے کہ جب آدمی کو دماغی سکون حاصل ہو اور وہ ٹھنڈے دل سے چیزوں کی حقیقتوں پر غور و تدبر کر سکے، غذا سے بھرپور معدہ دماغ کو ہر وقت اپنی ہی طرف متوجہ رکھتا ہے اور اسے کسی اور چیز کے متعلق غور کرنے کا موقعہ ہی نہیں دیتا۔

سعدی صاحب اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہو گئے تھے۔ انہوں نے ایک جگہ لکھا ہو کہ ؎

خوردن برائے زیستن و ذکر کردنست
تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردنست

ہندوستان کے انگریزوں ... سفیر جب ... گاندھی بھی اس نکتے سے بہت اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ اپنے خون کے دباؤ کی زیادتی کا علاج بھی برت رکھکر ہی کیا کرتے ہیں ... درازی عمر کا راز بھی ان کے برت رکھنے اور بالکل سادہ اور زود ہضم غذا کھانے میں پوشیدہ ہے۔ ہم بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں اگر ہم اپنے معدے کو گاہے گاہے یا سال کے سال تھوڑا سا آرام پہنچانا جانتے ہوں۔

صحت ور جسم میں صحت ور دماغ

ایک تن درست جسم اور اس کے اندر ایک صحیح دماغ ہر بچے کا پیدائشی حق ہے۔ والدین اس بات کے متعلق کس طرح یقین کر سکتے ہیں کہ ان کے بچے ضرور تن درست اور صحیح الدماغ ہوں گے۔

ایک تن درست جسم بلکہ سی کے ساتھ یہ کہنا چاہیئے کہ ایک صحیح دماغ کی بھی بنیاد فی الحقیقت اس وقت رکھی جاتی ہے جب بچہ ماں کی پیٹ میں ہوتا ہے۔ حاملہ عورت کو مناسب خوراک اور کافی ورزش دے کر ہم بچے کی زندگی کی ابتدا اچھی کر سکتے ہیں۔ اور اس زمانے میں اس قسم کی معلومات بہم پہنچانے کے ذرائع اس قدر کثرت کے ساتھ مہیا ہیں کہ کوئی شخص یہ عذر پیش نہیں کر سکتا کہ اسے یہ باتیں معلوم نہ تھیں اور جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس کی پرورش اور تربیت میں بھی غذا اور ورزش بطریق مناسب ہی سب سے زیادہ اہم چیزیں ہیں۔ پہلے دن سے بچے کو وقت کی پابندی اور عادات کی باقاعدگی کی عادت ڈال دینی چاہیئے۔ بچے کے سونے کا کمرہ اگر ممکن ہو تو الگ ہونا چاہیئے تاکہ اسے ہوا بھی زیادہ ملے اور والدین کے چلنے پھرنے سے اس کی نیند اُچاٹ نہ ہو۔

یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ بچہ جب روتا ہو تو ضرور اسے کوئی چیز تکلیف دے رہی ہے۔ والدین کو اس تکلیف دہ چیز کا پتہ چلانا اور اسے دُور کر دینا چاہیئے اور کبھی یہ نہ کرنا چاہیئے کہ اسے کھلونے مٹھائی یا شہد کے ذریعے سے بہلا کر چپ کر دیا جائے۔

والدین میں عموماً یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ بچوں سے اس طرح کھیلتے ہیں کہ گویا وہ کوئی گڑیا یا کھلونا ہیں، حالانکہ انہیں کرنا یہ چاہیئے کہ ایسے وسائل اختراع کریں کہ بچے کا دل بھی بہلے اور اس کی معلومات میں بھی اضافہ ہو۔ آج بازار میں اس مقصد کے لیے بکثرت کھلونے بالکل سستے داموں میں بکتے ہیں۔

بچہ ایک معقولیت پسند جانور ہوتا ہے اور اس میں انصاف کا احساس بہت کافی ہوتا ہے، اور اسے سمجھا کر زیادہ آسانی سے معقول اور منصفانہ باتوں پر راضی کیا جا سکتا ہے، بہ نسبت اس کے کہ اس پر جبر و تشدد کیا جائے۔ اگر والدین اس چیز کو سمجھ جائیں تو بچوں کی تربیت میں وہ بہت آگے بڑھ جائیں گے۔ اگر بچہ کوئی ایسا کام کر رہا ہو کہ جو ہم مناسب نہیں سمجھتے تو اسے سختی کے ساتھ یہ کہہ کر منع کرنے کی بجائے کہ دیکھو ایسا کرو۔ اگر ہم کوئی بات ایسی کہہ دیں یا کوئی کام ایسا کریں کہ جس سے اس کی توجہ اپنے کام کی طرف سے ہٹ جائے تو یہ طریقہ زیادہ مفید اور مؤثر ثابت ہوگا۔ کیونکہ ہماری سختی کے جواب میں بچے کے دل میں ہمیشہ یہ عزم پیدا ہو جاتا ہے کہ ذرا والدین کی آنکھ بچے اور وہ پھر اسی کام میں مشغول ہو جائیں۔ اگر سزا دینی ضروری ہی ٹھہر جائے تو خطا کے بعد فوراً ہی سزا دینی چاہیئے تاکہ بچے کو یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ اسے کس قصور پر سزا ملی ہے۔ پھر بھی ضروری ہے کہ والدین پہلے تو اس بات کے متعلق کامل اطمینان کر لیں کہ سزا دینی ناگزیر ہے اور پھر جو سزا دیں وہ غصے سے نہیں، بلکہ ٹھنڈے دل سے دیں جب سزا مل گئی تو بچے کی طرف سے بالکل دل صاف ہو جانا چاہیئے اور اس سزا کا ذکر آئندہ اس سے نہ کرنا چاہیئے۔

بچوں پر کبھی ہنسنا یا ان کا مذاق اُڑانا نہ چاہیئے، اور نہ ان سے طعن آمیز گفتگو کرنی چاہیئے، کیونکہ اکثر بچے بہت ہی حساس ہوتے ہیں اور یہ ذرا ذرا سی باتیں ان کے دل کو لگ جاتی ہیں اور یہ خیال قائم ہو جاتا ہے کہ ہم حقیر اور ذلیل ہیں جس کی بدولت بدترین نتیجے پیدا ہو جاتے ہیں۔

ہیکت تن درست بچہ لازمی طور پر اپنی معلومات بڑھانے کے لیے صدہا سوال ماں باپ سے کیا کرتا ہے۔ ماں باپ کا فرض ہے کہ اس کے تمام سوالات کا جواب اپنی پوری قابلیت سے اور بالکل صحیح صحیح دیں۔ بچہ صنفی معلومات حاصل کرنے کے لیے بھی سوال کرتا ہے اور ان کا جواب بھی نہایت سادہ اور سلیس طرز پر دینا چاہیے۔ جو باتیں ایسی ہوں کہ جنہیں والدین بچے کے علم میں نہ لانا چاہیں۔ ان کا ذکر ہی بچے کے سامنے نہ کرنا چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ تو ابھی بچہ ہے، ابھی یہ ان باتوں کو کیا سمجھے گا۔ اگر ہم بچے کے ساتھ اس انداز میں برتاؤ کریں کہ گویا بچے کے بھی کچھ حقوق ہیں اور وہ اپنا خاص ایک مذاق بھی رکھتا ہے اور اپنی ایک رائے بھی تو بچوں پہ یہ جو کچھ جبر و تشدد کیا جاتا ہے اس کی قطعاً ضرورت نہ رہے گی۔

انفلوئنزا اور نمونیا

انفلوئنزا اس قسم کی بیماری ہے جو آسانی کے ساتھ ایک سے دوسرے شخص تک پھیل جاتی ہے۔ اگرچہ اس کی ابتدائی علامتیں ایسی ہی ہوتی ہیں جیسی نزلہ زکام کی حالت کی۔ لیکن سردی کے ساتھ ہی جب مریض یہ شکایت کرنے لگے کہ اس کے اعضا میں درد ہے۔ سر پھٹا جاتا ہے اور ریڑھ کی ہڈی دکھنے لگی ہے، سمجھنا چاہیے کہ انفلوئنزا اپنا وار کر چکا ہے۔ بچوں پر نمونیا کا حملہ ہونے کی صورت میں یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی بھوک جاتی رہے اور وہ معدے میں بھی درد کی شکایت کرنے لگیں۔ بعض مریض ایسے بھی دیکھے گئے ہیں کہ ان پر انفلوئنزا کا حملہ ہوا تو انہیں سردی وغیرہ نہیں محسوس ہوئی بلکہ وہ یکایک شدید بخار میں مبتلا ہو گئے۔ بچوں پر جب انفلوئنزا کا حملہ ہوا تو چاہے مرض دو چار روز میں ہی کیوں نہ دور ہو جائے۔ لیکن صحت کی بحالی کے لیے بچے کو ہفتوں درکار ہوتے ہیں۔

انفلوئنزا کی سب سے زیادہ خوف ناک صورت برانکو نمونیا ہوتی ہے۔ لیکن انفلوئنزا کی دوسری صورتیں بھی کچھ کم خطرناک نہیں ہوتیں خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ انفلوئنزا کے جراثیم کانوں کے پردوں پر حملہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

انفلوئنزا کا حملہ ہوتے ہی سب سے زیادہ ضروری چیز آرام ہے۔ مریض کو جس قدر زیادہ سے زیادہ آرام دیا جائے گا، بہتر ہوگا۔ ساتھ ہی یہ بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ اوّل وقت ہی معالج کو طلب کر لیا جائے۔ اس مرض میں ذرا سی غفلت اور کوتاہی بھی مرض کو زیادہ خطرناک حالت تک پہنچا سکتی ہے۔

نمونیا بچوں کی عام اور سخت خطرناک بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے۔ اصل میں یہ مرض پھیپھڑوں سے متعلق ہے اور تینوں قسم کے جراثیم (نیوموکوکس، اسٹرپٹوکوکس اور انفلوئنزا باسیلس) میں سے کسی کے حملے سے نمودار ہوتی ہے۔ جسم کی قوّتِ مدافعت جب کبھی تھکن، سردی، بیماری یا ضعف ہونے کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہے تو اس قسم کے جراثیم بدن میں راہ پا جاتے ہیں ان کے حملے سے سینہ مجروح اور حلق بھی عارضے کا شکار ہو جاتا ہے۔ نمونیا کا حملہ مختلف صورتوں سے ہوتا ہے۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ سردی لگی۔ کھانسی آنی شروع ہوئی اور نمونیا ہو گیا۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یکایک حلق کی جگہ پر جراثیم کا حملہ کامیاب ہو گیا اور مریض نمونیا کے اثر میں آ گیا۔ جوں جوں یہ مرض ترقی کرتا جاتا ہے مریض بچے کے ہونٹ اور انگلیوں کے ناخن نیلے پڑتے جاتے ہیں۔ سانس جلدی جلدی اُدھورے آنے لگتے ہیں کیوں کہ پھیپھڑے کے کسی نہ کسی حصے پر تو نمونیا کا اثر ہو چکا ہوتا ہے اور سمیت پھیل جاتی ہے۔ بخار عموماً بہت تیز ہو جاتا ہے اور کھانسی بہت تکلیف دہ رہتی ہے۔ بچے بلغم کو عموماً تھوکتے نہیں بلکہ نگل جاتے ہیں۔ بچہ اگر بالکل ہی شیر خوار ہو تو جب تک مرض انتہا کو نہ پہنچ جائے اور بچے کی صحت پورے طور پر خطرات میں نہ گھر جائے عموماً اس کا پتہ چلتا ہی نہیں اس قسم کے بچے نمونیا کی اس حالت میں مبتلا ہو کر بسا اوقات فوت ہی ہو جاتے ہیں؛ اور اس طرح زندگی ختم ہو جاتی ہے کہ کسی کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ بچوں پر جس وقت بھی نمونیا کا حملہ ہو انہیں فوراً بستروں میں چھپا دینا چاہیے۔ کبھی بھی اِدھر اُدھر پھرنے نہ دیا جائے اور ہر ممکن کوشش کی جائے کہ وہ مرض کو دفع کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ انہیں غسل کرنے اور غسل خانوں میں جانے سے بھی روک دینا چاہیے۔ البتہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں پھلوں کا رس اور پانی پینے دینا چاہیے۔ بچے کے پاس کسی ہوشیار نرس کا رہنا ضروری ہے کیوں کہ نمونیا کے مرض میں تیمارداری میں سخت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ مرض کو خطرناک حد تک پہنچنے دینے سے قبل مناسب احتیاطی و انسدادی تدابیر عمل میں لے آنا چاہییں۔ یہ واقعہ ہے کہ ابتدا میں اگر مرض کی روک تھام کے سلسلے میں بھاگ دوڑ کر لی جائے تو آئندہ کی بہت سی پریشانیوں سے نجات مل جاتی ہے۔ معالج کو اگر شروع ہی میں خبر دے دی جائے تو بچے کے دل کی حرکت، پھیپھڑوں کی حالت، کانوں کی کیفیت، حلق کی حالت وغیرہ دیکھ کر مرض کے ازالے کی تدابیر میں مصروف ہو جاتا ہے اور چوں کہ مرض اس وقت تک زور نہیں پکڑ چکا ہوتا ہے اس وجہ سے اکثر معالج اپنی تدابیر عمل میں لانے اور مریض کو نمونیا سے چھٹکارا دلانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ نمونیا کو معمولی مرض نہ سمجھو ورنہ یہ گور کے کنارے لگا دے گا۔



"خود توجہی"

فرانسیسی فسانہ نگار فریڈرک بوتے (Fredric Boutet) کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے افسانوں کا بنیاد انسانی فطرت کے کسی پہلو پر قائم کرنے کے بجائے ہمیشہ کسی نہ کسی سائنٹی فک تخیل پر قائم کرتا ہے ذیل میں اس کے شاہکار (L'experience) کا ترجمہ ہے جس میں اس نے "خود توجہی" کے مسئلے پر روشنی ڈالی ہے۔ سہولت کے خیال سے ترجمے میں ہندوستانی نام اختیار کیے گئے ہیں۔ "ہمدرد صحت"

رات کے دس بج چکے تھے۔ ڈاکٹر اشرف نے چائے کی پیالی پیتے ہوئے کہا، "دوستو، میں نے آپ کو اس غیر مناسب وقت میں اس لیے تکلیف دی ہے کہ میں ایک بہت بڑا تجربہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تجربہ بہت خطرناک ہے اور کوئی معمولی شخص اس کی جرأت بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن میں یہ قدم اٹھانے کے لیے مجبور ہوں۔ کیوں کہ اگر میں کامیاب ہوگیا تو علم طب کی تاریخ میں ایک نئے انقلاب آفریں باب کا اضافہ ہو جائے گا۔ اور اس سے بندگانِ خدا کو بہت فائدہ پہنچے گا۔"

ڈاکٹر اشرف کی زبان سے یہ الفاظ سن کر دونوں دوست حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ اس لیے نہیں کہ انہیں تجربے کے اہم ہونے میں شبہ تھا۔ بلکہ اس لیے کہ ڈاکٹر اشرف اپنے حیرت انگیز اور خطرناک تجربات کے لیے تمام دنیا میں شہرت حاصل کر چکا تھا اس کے متعلق مشہور تھا کہ وہ تجربات کے معاملے میں غیر معمولی طور پر دلیر اور بے باک ہے اور نتائج کی ذرہ برابر پروا نہیں کرتا۔ اسی لیے اس کے بہت سے معاصرین اس کے تجربات میں حصہ لینے سے گھبراتے تھے۔

ڈاکٹر اشرف نے پوچھا، "آپ دونوں خاموش کیوں ہیں۔ یہ تو علم طب اور بنی نوع انسان کی خدمت ہے۔ اُٹھیے، اور میرے ساتھ لیبوریٹری میں چلیے۔"

دونوں دوست ڈاکٹر اشرف کے ساتھ چلے۔ یہ دوست کون تھے۔ ایک علم تشریح الاعضا (اناٹومی) کے نامور ترین ماہر ڈاکٹر جعفری اور دوسرے ڈاکٹر اکرم حیاتیات (بیالوجی) پر جن کے اہم مقالات نے غیر ممالک سے بھی خراج تحسین حاصل کر لیا تھا۔

ڈاکٹر اشرف کے عظیم الشان معمل میں داخل ہو کر ڈاکٹر جعفری اور ڈاکٹر اکرم نے بجلی کی تیز روشنی میں بے شمار سائنٹی فک آلات کے علاوہ ایک بہت بڑا ٹب دیکھا جس میں پانی گرم ہو رہا تھا۔ اور ایک گوشے میں اسٹول پر ایک قوی ہیکل آدمی بیٹھا تھا جس کے ہاتھ اور پیر رسّی سے جکڑے ہوئے تھے۔ اور اُس کے پیچھے ڈاکٹر اشرف کا پرانا دیو پیکر سرحدی ملازم ارباب خاں کھڑا تھا۔

ڈاکٹر اشرف نے اس آدمی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اپنے دوستوں سے پوچھا، "آپ لوگ اسے پہچانتے ہیں؟"

دونوں نے اسے بغور دیکھنے کے بعد نفی میں جواب دیا۔

ڈاکٹر اشرف نے کہا، یہ راج پوتانے کا مشہور ڈاکو کھیم سنگھ ہے جو اب تک درجنوں بے گناہوں کے خون سے ہاتھ رنگ چکا ہے اور جسے زندہ یا مردہ گرفتار کرنے کے لیے حکومت ہند اور مختلف ریاستوں نے کئی ہزار روپے کے انعامات مشتہر کر رکھے ہیں۔ ——"

دونوں ڈاکٹروں نے حیرت سے چونک کر پوچھا —— "یہ کھیم سنگھ ہے —— ! آپ کے ہاتھ کس طرح لگا؟"

ڈاکٹر اشرف نے پشت کی جانب سے اپنی قمیص اُٹھا کر کہا، "یہ دیکھیے ان کی مہربانی۔"

بائیں پھیپھڑے کے پاس خنجر کا گہرا زخم تھا۔ ڈاکٹر نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا، "گزشتہ شب میں اپنے ایک دولت مند

مریض کو، جو جودھپور میں بڑا جاگیر دار ہے، دیکھ کر موٹر میں واپس آ رہا تھا جنگل میں میری موٹر خراب ہو گئی۔ میرے پاس تقریباً تین ہزار روپے تھے۔ میں اپنی موٹر درست کر رہا تھا کہ ان ذاتِ شریف نے پیچھے سے آ کر مجھ پر خنجر سے حملہ کیا۔ انسان کے جسم میں کونسی رگ ایسی ہے جس سے میں واقف نہیں۔ میں نے فوراً ان کی ایک خاص رگ دبا دی اور یہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ میں نے اپنے رفیق ملازم ارباب خاں کی مدد سے انہیں جکڑ دیا اور موٹر پر لاد کر اپنے ساتھ لے آیا۔ اب یہ آپ کے سامنے موجود ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ پولیس مدت سے ان ذاتِ شریف کی تلاش میں ہے اور تین مرتبہ انہیں غائبانہ سزائے موت بھی دی جا چکی ہے۔ اب اگر میں اپنے دوست کیم سنگھ کو پولیس کے حوالے کر دوں مجھے کئی ہزار روپے بطور انعام مل جائیں اور یہ پھانسی کے تختے پر لٹکا دیے جائیں تو کیا آپ اسے میری غلطی سمجھیں گے؟"

دونوں دوستوں نے ایک زبان ہو کر جواب دیا، "ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، بلکہ آپ بے شمار بندگانِ خدا کو ایک بے رحم اور خونخوار ڈاکو کے عذاب سے نجات دلائیں گے۔"

ڈاکٹر اشرف نے کہا، "لیکن نہیں۔ میرے ذہن میں ایک بالکل نئی تجویز آئی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ میں تجربات کا شیدائی ہوں، خدا کے فضل سے مجھے انعامی رقم کی ضرورت نہیں۔ اور میں کسی کو پھانسی کے تختے پر چڑھانا بھی نہیں چاہتا۔ ٹھاکر کیم سنگھ اب میرے دوست ہیں۔ میں انہیں نہ تو پولیس کے حوالے کروں گا اور نہ ان سے اپنے زخم کا بدلہ لوں گا۔ بلکہ میں ان پر ایک اہم تجربہ کروں گا۔ اور مجھے مسرت ہے کہ میرے دوست ٹھاکر کیم سنگھ اس تجربے میں میری مدد کرنے کے لیے رضامند ہو گئے ہیں ——"

ڈاکٹر جعفری نے حیرت سے بات کاٹ کر پوچھا "ڈاکو پر سائنٹفک تجربہ!"

ڈاکٹر اشرف نے جواب دیا، "جی ہاں، آپ کو معلوم ہے کہ میں حکومت سے کئی مرتبہ درخواست کر چکا ہوں کہ جن مجرموں کے لیے سزائے موت تجویز کی جاتی ہے۔ انہیں پھانسی کے تختے پر چڑھانے کے بجائے میرے سپرد کر دیا جائے، تاکہ میں ان پر طبی تجربات کر کے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤں۔ مگر افسوس ہے کہ دنیا ابھی اس قدر روشن خیال نہیں بن سکی ہے۔ میری درخواستیں ہمیشہ مسترد کر دی گئیں۔ لیکن اب کئی سال کے انتظار کے بعد ایسا موقع میرے ہاتھ آیا ہے، جب کہ کسی شخص کی زندگی یا موت پر مجھے پورا اختیار ہو۔ لہٰذا میں اپنے تجربے سے باز نہیں رہ سکتا۔"

"آپ کو کس چیز کا تجربہ کرنا ہے؟"

"میں نے ایک خاص قسم کا سیرم تیار کیا ہے جو انسانی خون کا نعم البدل ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ میں نے جو مصنوعی خون تیار کیا ہے وہ قدرتی خون سے بدرجہا بہتر ہے۔ یہ جو آپ کے سامنے ایک بڑا ٹب رکھا ہے میں اس میں اپنے دوست ٹھاکر کیم سنگھ کو بٹھا کر نشتر سے ان کے بازو کی شریان کھول دوں گا۔ اور جب ان کے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے گا یا دوسرے الفاظ میں یوں سمجھو کہ وہ کئی منٹ کے لیے بالکل مردہ ہو جائیں گے تو میں انجکشن کے ذریعے سے انکے جسم میں اپنا نو ایجاد سیرم داخل کر دوں گا جو فوراً ان کے نکلے ہوئے خون کا نعم البدل بن جائے گا۔"

ڈاکٹر جعفری نے کہا، "تو یہ کہیے کہ آپ اپنے تجربات کے شوق میں کیم سنگھ کی جان لینا چاہتے ہیں؟"

ڈاکٹر اشرف نے مسکرا کر جواب دیا، "اس میں جان لینے کی کیا بات ہے۔ یہ تو سائنس کی خدمت ہے۔ ہمارے دوست ڈاکٹر کیم سنگھ تو موت کے دروازے پر دستک دے ہی رہے ہیں۔ ابھی پولیس کو خبر ہو جائے تو انہیں پکڑ کر پہلے تو طرح طرح کی تکلیفیں دے گی اور پھر پھانسی کے تختے پر چڑھا دے گی۔ لیکن اگر میرا تجربہ کامیاب ہو گیا تو میں صرف یہی نہیں کہ کیم سنگھ کو رہا کر دوں گا بلکہ انہیں دو ہزار روپے دے کر کسی غیر ملک میں بھیج دوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ جب یہ خونخوار ڈاکو باہر چلا جائے گا تو پولیس بھی اس کی جستجو نہ کرے گی۔"

ڈاکٹر اکرم نے کہا، "مجھے معاف فرمائیے۔ میں آپ کے تجربے میں شریک ہونا نہیں چاہتا۔ اس تجربے کے تو یہ معنی ہیں کہ آپ یا تو اس ڈاکو کو قتل کر ڈالیں گے یا اسے بے گناہ بندگانِ خدا کا خون بہانے کے لیے دوبارہ آزاد کر دیں گے۔"

ڈاکٹر اشرف نے جواب دیا، "کیم سنگھ نے مجھ سے وعدہ کر لیا ہے کہ رہائی کے بعد وہ ڈاکہ زنی سے بالکل توبہ کر لیں گے۔ اور اپنی زندگی شرافت کے ساتھ بسر کریں گے —— میرے دوستو، آپ لوگ ذرا ذرا سی بات پر اُلجھتے ہیں۔ یہ نہیں خیال کرتے کہ میرے تجربے

تو دانش ہوئی نوع انسان کو کس قدر فائدہ پہنچے گا۔ جو زخمی اشخاص جسم سے زیادہ مقدار میں خون نکل جانے کی وجہ سے مرجاتے ہیں وہ میرے سیرم کی مدد سے دوبارہ زندہ کیے جاسکیں گے۔ آئیے اس قسم کے فضول اعتراضات دل سے نکال کر ہم خدمت خلق کے نام پر اپنے تجربے میں مصروف ہوں ——— کیوں بھائی کھیم سنگھ، خوب سوچ سمجھ لو۔ تمہیں میری شرطیں منظور ہیں ——— ؟"

کھیم سنگھ کے چہرے پر مردنی چھائی ہوئی تھی۔ اس نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا، "مجھے منظور ہیں۔"

ڈاکٹر اشرف کے اشارے سے اس کے دیو پیکر سرحدی ملازم ارباب خاں نے کھیم سنگھ کو ٹب کے اندر لٹا دیا۔ ڈاکٹر اشرف نے ڈاکو سے کہا، "تم میرے تجربے کے لیے تیار ہو۔ دوران تجربہ میں تم اٹھ کر بھاگ نہیں سکتے۔ تم ٹب میں بے حس و حرکت پڑے رہو گے۔"

ٹھاکر کھیم سنگھ نے کہا، "آپ اپنا کام کیجیے۔ میں خاموش پڑا رہوں گا۔"

ڈاکو کے ہاتھ پیر کھول دیے گئے۔ ڈاکٹر اشرف نے اس کا بازو کھول کر نشتر سے چرکا دیا۔ ڈاکو کے جسم کو ہلکی سی لرزش ہوئی اور بازو سے خون کی دھار نکل پڑی۔

ڈاکٹر اشرف نے اپنے دوستوں سے بلند آواز سے کہا، "آپ کو معلوم ہے کہ اب کیا ہوگا۔ اس شخص کی نبض کی رفتار تیز ہو جائے گی شرائین کی سختی کم ہو جائے گی۔ اس کا سر چکرائے گا، سخت پیاس معلوم ہوگی اور یہ عالم سکرات میں آجائے گا۔"

ارباب خاں کھیم سنگھ کا سر پکڑے ہوئے تھا۔ ڈاکٹر اشرف نے ڈاکو کی نبض دیکھی۔ ایک آلے کی مدد سے شرائین کی سختی کا معائنہ کیا کھیم سنگھ کے بازو سے خون کا اخراج برابر ہو رہا تھا۔ ٹب کا پانی سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ ذرا دیر بعد ڈاکو کی آنکھیں بند ہو گئیں اور ٹب کا پانی بالکل سرخ تھا۔

ڈاکٹر اشرف نے کہا، "دباؤ کم ہو گیا۔ نبض چھوٹ گئی۔ اب اس کے خاتمے کا وقت قریب آگیا ———"

ڈاکو نے لرزتی آواز سے کہا، "پانی، پانی ———!"

اس کے منہ میں چند قطرے پانی کے ٹپکا دیے گئے۔ وہ دو تین مرتبہ کراہ کر خاموش ہو گیا۔

ڈاکٹر اشرف نے اس کی نبض پر ہاتھ رکھا۔ دوستوں سے کہا، "دباؤ بالکل کم ہو گیا۔ نبض کا پتہ نہیں۔ اب یہ ختم ہونے ہی والا ہے ———"

ڈاکو نے آہستہ سے کراہ کر کہا، "اندھیرا، اندھیرا۔" اس نے دفعتاً آنکھیں کھول دیں ——— بھیانک پھٹی پھٹی آنکھیں۔ ——— پھر اٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولا، "ایشور کے لیے مجھے نکال لو۔"

ڈاکٹر اشرف نے کہا، "نہیں، ہرگز نہیں۔"

ارباب خاں نے جاں بلب ڈاکو کو زور سے پکڑ لیا۔ ڈاکو کے جسم پر تشنج کی ہلکی سی کیفیت طاری ہوئی اور سر ایک جانب کو جھک گیا۔

ڈاکٹر اشرف نے اپنے دوستوں کی طرف دیکھ کر کہا، "جسم سے خون نکل جانے کی وجہ سے یہ مر گیا۔"

ڈاکٹر جعفری نے آگے بڑھ کر ٹب پر نظر ڈالی۔ اور ڈاکو کے سینے وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر کہا، "درحقیقت یہ مر گیا ہے۔ آؤ، اب اسے ٹب سے باہر نکال لیں۔ ڈاکٹر اشرف صاحب، اب آپ پانچ منٹ کے بعد اپنے سیرم کا انجکشن دیجیے گا۔ آپ کا تجربہ اگر کامیاب ہوا تو سائنس کی دنیا میں انقلاب برپا ہو جائے گا۔"

ڈاکٹر اشرف نے مسکرا کر جواب دیا، "میرا تجربہ تو کامیاب ہو گیا۔"

معاصر ڈاکٹروں نے حیرت سے پوچھا، "یہ کس طرح؟"

ڈاکٹر اشرف نے جواب دیا، "میں نے آپ دونوں سے حقیقت پردۂ راز میں رکھی تھی۔ مجھے اس وقت اپنے کسی سیرم کا نہیں بلکہ "خود توجہی" (آٹو سجیشن) کا تجربہ کرنا تھا۔"

"خود توجہی ———!"

"جی ہاں، اس لیبورٹیری میں آپ کی تشریف آوری، یہ اسباب اور نشتر، یہ سب کچھ محض ڈاکو کو متاثر کرنے کے لیے تھا۔ ورنہ واقعہ یہ ہے کہ اس کے جسم سے خون کا ایک قطرہ بھی نہیں نکالا گیا۔"

"ڈاکٹر صاحب، آپ کیا کہہ رہے ہیں۔"

"میں بالکل صحیح عرض کر رہا ہوں۔ یہ دیکھیے، کھیم سنگھ کا بازو۔"

ڈاکٹر جعفری اور ڈاکٹر اکرم نے کھیم سنگھ کا بازو تولیہ سے صاف کر کے دیکھا۔ نہ نشتر کا زخم تھا۔ نہ خون نکلنے کی کوئی علامت، بہت ہی ہلکی سی برائے نام خراش تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ڈاکٹر اشرف نے کسی چیز سے اُس کے بازو کو ذرا سا کھرچ دیا ہو۔ ڈاکٹر جعفری نے ٹب کے سُرخ پانی کی جانب اشارہ کر کے پوچھا، "یہ کیا ہے؟"

ڈاکٹر اشرف نے مسکرا کر اپنے پٹھان ملازم کی طرف دیکھا، اس نے کہا، "صاحب، مجھے ڈاکٹر صاحب نے لال رنگ کی ایک شیشی دی تھی اور کہا تھا کہ اسے چھپالو اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس کے دو دو چار چار قطرے پانی میں ٹپکاتے رہنا۔"

ڈاکٹر جعفری اور ڈاکٹر اکرم حیرت سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ ڈاکٹر اشرف نے کہا، "جس وقت میں آپ لوگوں کے سامنے اپنے تجربے کے نتائج بیان کر رہا تھا کہ ڈاکو کے جسم سے خون نکلے گا، اسے سخت پیاس معلوم ہوگی، اس کا سر چکرائے گا اور عالم سکرات میں آجائے گا، اس وقت میرا روئے سخن آپ لوگوں کی جانب نہ تھا۔ بلکہ میں ڈاکو کو "توجہ" (سجشن) دے رہا تھا۔ میری توجہ کے زیر اثر ڈاکو کو یقین ہو گیا کہ درحقیقت اُس کے جسم سے خون نکل رہا ہے اور وہ مر جائے گا۔ چنانچہ اس نے میری نشتر کی نوک کا نہیں، بلکہ خود توجہی کا شکار ہو کر جان دی۔ اور اُس کی لاش آپ کے سامنے موجود ہے۔"

معاصر ڈاکٹروں نے پوچھا، "اب اس لاش کا کیا انتظام ہوگا؟"

ڈاکٹر اشرف نے قہقہہ لگا کر جواب دیا، "میں اس کی لاش پولیس کے حوالے کر دوں گا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حکومت نے کھیم سنگھ کو زندہ یا مردہ گرفتار کرنے کے لیے کئی ہزار روپے کا انعام مشتہر کیا ہے۔ ایک ڈاکٹر کسی خونخوار ڈاکو کو بندوق اور ریوالور سے نہیں بلکہ اپنے آلات اور علم ہی کی مدد سے ہلاک کر سکتا ہے۔"

رُوحانی عِلاج

از نثار الملک میر احمدی (امراؤ علی ھاؤس) اجمیر شریف

کیوں نہ ہو ہمدرد یونانی دواخانہ کی دُھوم
ہیں دوائیں اس کی یکتا ، اور لاثانی عِلاج

ختم ہو جائے گا اب امراض جسمانی کا دَور
کر رہا ہے رُوح کی اصلاح ، روحانی علاج

چشمِ حق بیں کھول کر دیکھیں اگر اہلِ نظر
کم نہیں اے میرؔ انگریزی سے یونانی عِلاج





پانی کا خزانہ اُونٹ کے پیٹ میں پانی جمع رکھنے کے لیے تیس سے چالیس تک الگ الگ خانے ہوتے ہیں۔ ان خانوں کی شکل ممتا کو رکھنے کی تھیلی کی طرح کی ہوتی ہے۔ ہر ایک تھیلی میں اگر وہ بھری ہوئی ہو تو تین گیلن پانی آجاتا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ اگر سب تھیلیاں بھری جاسکیں تو اُونٹ اپنے جسم کے اندر ایک سو بیس گیلن پانی جمع رکھ سکتا ہے۔ لیکن ایک وقت میں سب تھیلیوں کا بھرنا بھی ناممکن ہے اور اگر بھری جائیں تو ان میں اتنا زیادہ پانی بھی نہیں آسکتا کیوں کہ وہ بدن میں بالکل پاس پاس ہوتی ہیں اور ایک کے پورے طور پر بھرنے سے دوسری دب جاتی ہے۔ اور اتنا پانی نہیں رہ سکتی۔ اُونٹ اس بات پر قادر ہوتا ہے کہ جب ضرورت پڑے تو ان میں سے کسی تھیلی کا پانی استعمال کرے۔ وہ اس کی مرضی اور اس کے ارادے کے مطابق کھلتی ہیں۔ لق ودق بیابانوں کو عبور کرنے کے لیے اونٹ کو "صحرائی جہاز" کہا جاتا ہے۔ لیکن اس کی اس خصوصیت کو دیکھ کر اسے "پانی کا جہاز" کہنا بھی غیر موزوں نہ ہوگا۔

سنگتروں کا رس بچوں کے لیے ناموزوں دنیا میں جتنی بھی غذائیں ایسی ہیں جو بچوں کو دی جاسکیں اور جتنی بھی غذائیں اس وقت تک مختلف ماہرین فن نے بچوں کے لیے تیار کی ہیں ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں ہے کہ جو ماں کے دُودھ کا مقابلہ کرسکے۔ ڈاکٹر آلیور وینڈل ہومس نے اسے اچھی طرح ثابت کردیا تھا۔ اب سویڈن کے ایک ڈاکٹر جینس وارڈ نے اس رائے کی تصدیق کی ہے اور اس پر اتنا اور اضافہ کیا ہے کہ قدرت نے جو غذا بچوں کے لیے مقرر کردی ہے اس میں کچھ ترمیم یا اس سے بہتر کوئی چیز بتانے کی جسارت کرنا سخت گستاخی ہے۔ اور اس کا نتیجہ مضرت ہی۔ خصوصیت کے ساتھ اُنہوں نے متواتر تجربوں کے بعد یہ معلوم کیا ہے کہ ماں کی چھاتی سے دُودھ پینے والے بچوں کی غذا میں سنگترے کے رس کا اضافہ نہ صرف غیر ضروری بلکہ نقصان دہ ہے۔

اس بات کا کوئی ثبوت پہلے بھی موجود نہ تھا کہ نارنگی کے رس کا بچے کے وزن پر کوئی مفید اثر پڑتا ہے۔ اب یہ دیکھا گیا ہے کہ اس سے بچے کا پاخانہ بے قاعدگی سے آنے لگتا ہے اور کئی کئی مرتبہ آتا ہے اور بعض اوقات دستوں کی کیفیت بدہضمی کے دستوں کی سی ہوتی ہے۔

لیموں اور ٹماٹر کے رس سے بھی اسی قسم کے تجربے کیے گئے اور بالکل اسی قسم کے نتائج برآمد ہوئے۔ بعض بچوں کے جسم پر اس فالتو غذا کے اثر سے مختلف قسم کے دانے ظاہر ہوگئے۔ بعض بچوں پر یہ اثر ہوا کہ ان کے منہ کا مزہ ہی بگڑ گیا اور اُنہوں نے ماں کا دُودھ ہی پینا چھوڑ دیا اور کچھ بچوں کے حلق خراب ہوگئے اور گلے آگئے۔

اگر حیاتین کی بڑی مقدار بچے کے جسم میں پہنچانا مقصود ہے تو اس کے لیے بہترین طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ماں کو ایسی غذائیں دی جائیں جن میں حیاتین کی زیادتی ہو۔ اس طرح قدرتی طریقے پر ماں کے دُودھ کے ساتھ وہ بچے کے جسم میں پہنچ جائیں گے۔

غسل آفتابی آفتابی غسل اگر معقول طریقے پر لیا جائے تو یقیناً مفید ہے۔ ہندوستان میں ایک کہاوت ہوگئی ہے کہ "تیز دھوپ میں یا تو پاگل کتے غسل کیا کرتے ہیں یا انگریز"۔ تمام جانور چرند ہوں یا پرند تیز دھوپ سے بھاگتے ہیں۔ ان کی عقل حیوانی انہیں بتادیتی ہے کہ جھلسا دینے والی دھوپ سے دُور ہی رہیں۔ مہذب دنیا کے انسان اپنی عقل حیوانی کھو چکے ہیں اور اب بعض احمقوں کی لکھی ہوئی کتابوں اور تحریروں پر عمل کیا کرتے ہیں اور بالکل برہنہ ہوکر شدید اور جھلس دینے والی دھوپ میں لیٹتے یا بیٹھتے ہیں اگرچہ ان کو برابر حد درجے کی تکلیف کا احساس ہوتا رہتا ہے۔

اس قسم کے آفتابی غش کا عام طور پر یہ اثر ہوتا ہے کہ بدن کی کھال جھلس جاتی ہے۔ جلد پر آبلے پڑ جاتے ہیں، اور کبھی یہاں تک بھی ہوتا ہے کہ کوئی مستقل جلدی مرض پیدا ہو جاتا ہے اور سب سے بُرا نتیجہ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آکلہ جیسے موذی مرض کا تعدیہ ہو جائے اور مریض کی جان پر بن جائے۔ دھوپ کی وجہ سے آکلے کا عارضہ ایسے لوگوں میں بہ کثرت دیکھا گیا ہے کہ جو دھوپ میں محنت مزدوری کرتے ہیں۔ بالخصوص جہاز رانوں میں، کاشت کاروں میں اور معماروں میں۔ ان لوگوں کے جسم کے ان حصوں پر جو کام کے وقت دھوپ میں ننگے رہتے ہیں، یعنی چہرہ، گردن، رخسار اور کان وغیرہ پر آکلہ اکثر دیکھنے میں آیا ہے۔　　　(پریکٹیکل میڈیسن)

اکھوے پھوٹتا ہوا اناج مسٹر ایف۔ آر۔ ایس نے رسالہ "گڈ ہیلتھ" کو یہ تحریر بھیجی ہے:-

"حال میں، میں نے ان فوائد کے متعلق بہت سے مضامین پڑھے ہیں جو غلے کو ایسی حالت میں کھانے سے پیدا ہوتے ہیں کہ جب ان میں بیج سے پودا برآمد ہونا شروع ہی ہوتا ہو یعنی اکھوے پھوٹتے ہیں۔ میں مجبور ہوا ہوں کہ آپ سے دریافت کروں کہ اس خاص نظریے کے متعلق آپ کی معلومات کیا ہیں؟"

اکھوے پھوٹتے ہوئے اناج کا کھانا کوئی نئی تحقیقات نہیں ہے۔ یہ طریقہ ایک زمانۂ دراز سے جاری رہا ہو کہ تازہ پھلوں کی بجائے اس قسم کا اناج استعمال کیا جائے۔ اصل یہ ہے کہ بیجوں میں جب اکھوے پھوٹتے ہیں تو ان میں اس وقت حیاتین کی تعداد بہت ہی زیادہ ہوتی ہے۔ اوہیو کے ڈاکٹر آسکر آرف نے اس قسم کا اناج کھلانے اور اس کے اثرات کے متعلق بہت کچھ تحقیقات کی ہے اور ان کی تحقیقات کی نتائج یہ ہیں:-

اکھوے کے پھوٹتے ہوئے اناج کھلانے سے انسانوں میں نیز حیوانوں میں تپ دق، کان کی سوزش، اور بخاروں کی مدافعت کی قوت زیادہ ہو جاتی ہے۔ جن گایوں کو اس قسم کا اناج کھلایا گیا ان میں یہ بات پیدا ہو گئی کہ ان میں بچے پیدا کرنے کی طاقت اس عمر کے بعد بھی بہت دنوں تک رہی کہ جس عمر میں معمولاً ان کے بچوں کا پیدا ہونا بند ہو جاتا ہو۔

ڈاکٹر فرانسس پاٹینجر نے اسی قسم کے تجربے انسانوں پر کیے، وہ بھی اسی نتیجے پر پہنچے۔

موٹے آدمیوں کو کیوں دُبلا ہونے کی ضرورت ہے اس سوال کا جواب کہ مُٹاپے سے تن درستی کو کیا نقصانات پہنچتے ہیں اور کیوں موٹے آدمیوں کو اپنا وزن کم کر لینا چاہیے، پانچ باتوں پر مشتمل ہے۔

(۱) موٹے آدمی کو اس لیے دُبلا بن جانا چاہیے کہ مُٹاپا اور تن درستی ایک جسم پر جمع نہیں ہو سکتے۔ چربی کے متعلق یہ مسلّم ہے کہ وہ جسم کو طاقت نہیں بخشتی۔ موٹا آدمی ضروری نہیں ہے کہ طاقت ور بھی ہو۔

(۲) موٹا آدمی دیکھنے میں بھدا اور بدصورت نظر آتا ہے۔ اس لیے بھی اُسے اپنا مٹاپا دُور کرنا چاہیے۔ ہماری تہذیب کے موجودہ دَور میں اچھی صورت اور خوب صورت جسم کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔

(۳) موٹے آدمی کو اس لیے دُبلا ہونا ضروری ہے کہ دُبلا ہو جانے پر اسے چلنے پھرنے اور اپنا کام کرنے میں سہولت میسّر آ سکتی ہے۔ دُبلا ہو کر وہ جسمانی محنت بھی زیادہ کر سکتا ہے اور دماغی کام بھی۔

(۴) موٹے آدمی کے عضلات پر بہت زیادہ بار پڑتا ہے۔ اس بار کو ہٹانے کے لیے اسے دُبلا ہونے کی ضرورت ہے۔ وزن میں اگر کمی پیدا ہو گئی تو وہ قلب اور دوسرے اعضائے جسمانی کے لیے، جن پر بار پڑ رہا ہے اور جن کو چربی کی تہوں کی وجہ سے آزادانہ حرکت کے لیے جگہ نہیں ملتی، ایک بہت اچھا اثر ڈالے گا۔

(۵) موٹے آدمی کو اس لیے اپنی چربی کو تحلیل کر دینا چاہیے کہ قدرت کا منشا ہرگز یہ نہیں کہ آدمی چربی کے تھیلے بن جائیں۔ اور جو شخص قدرت کے قواعد کی خلاف ورزی کرتا ہے، اُسے سزا بھگتنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

کیا دق کے مریضوں کو شادی کرنا چاہیئے ایک سوال کہ جو بار بار اہل فن سے کیا جاتا ہو یہ ہے کہ کیا دق کے مریضوں کو شادی کرنا اور بچے پیدا کرنا چاہیے۔

مرد اگر دق میں مبتلا ہے تو اس سے دوسروں کو بیماری لگنے کے خطرے اتنے زیادہ نہیں ہیں جتنے عورت سے ہیں۔ اور عورتوں کے معاملے میں یہ سوال اور بھی زیادہ پیچیدہ بن جاتا ہے جب کہ اس بات کو ملحوظ رکھا جائے کہ اسے بچے پالنے ہیں جس کی وجہ سے خود مریضہ کے بہت بھی خطرے بڑھ جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر مریض کے متعلق اس قسم کا فیصلہ کرنے کا حق اس کے معالج ہی کو حاصل ہے کیوں کہ اس بات سے وہی واقف ہوتا ہے کہ مرض کس حد تک ترقی کر چکا ہے، مریض کے اچھا ہو جانے کی کس حد تک اُمید ہے اور شادی کے بعد جو بچے پیدا ہوں گے انہیں بیماری سے بچانا ممکن ہوگا یا نہیں۔ عام طور پر ماہرین کی رائے یہی ہے کہ مدقوقہ ماں کو اس بات کی اجازت نہ دینی چاہیے کہ وہ خود اپنے بچے کی پرورش کرے۔ اگرچہ یہ مسئلہ بھی ایسا ہی ہے کہ جس کے متعلق مریضہ کے معالج ہی کا فیصلہ سب سے زیادہ صحیح ہو سکتا ہے۔

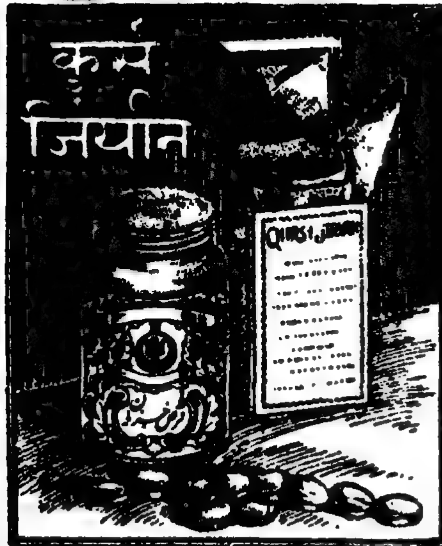
دق اور سل موروثی مرض نہیں ہے۔ لیکن کمزور پھیپھڑے ورثے کے طور پر ماں باپ سے اولاد کو مل سکتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسے بچے جو کم زور پھیپھڑے لے کر پیدا ہوئے ہیں اور جن میں قبولیت مرض کی استعداد موجود ہے اجب ہر وقت مریض ماں باپ کی گود میں رہتے ہیں تو ان کو بیماری لگ جانے کا بہت ہی اندیشہ ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ان بچوں میں اس وقت مرض کی علامات نہ ظاہر ہوں لیکن بہت اغلب ہے کہ وہ آگے چل کر اس مرض کا شکار ہو جائیں گے۔

دق کے متعلق چند صحیح باتیں عام طور پر یہ بیماری بچپن ہی میں لگ جاتی ہے گو اس وقت ظاہر نہ ہو۔

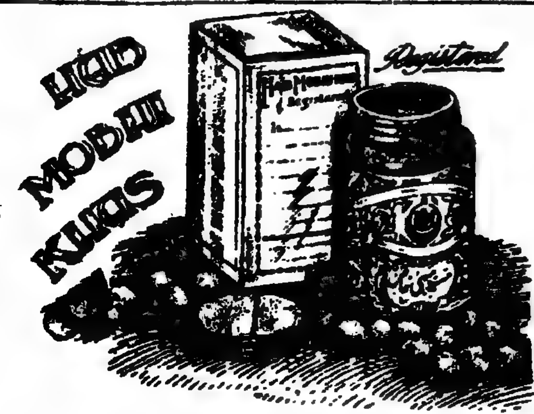
یہ بیماری موروثی نہیں ہے۔ گویا ماں باپ سے اولاد کو ورثے کے طور پر نہیں ملتی۔ عموماً یہ خاندانوں میں ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک پہنچتی رہتی ہے۔ جن گائے بیلوں کو یہ بیماری ہو ان کا دودھ پینے یا گوشت کھانے سے بھی یہ بیماری ہو سکتی ہے۔ جتنی جلدی مرض تشخیص ہو جائے اور علاج پر جس قدر غور کیا جائے اسی قدر جلد افاقے کی اُمید کی جا سکتی ہے۔

سل کی بیماری خود کبھی کسی کے اندر سے نہیں پیدا ہوتی۔ ہمیشہ ایک کو دوسرے سے لگتی ہے۔

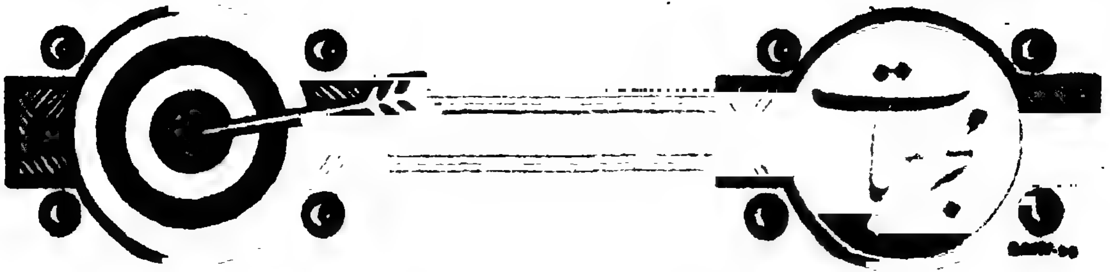
موجودہ طریق ہائے تشخیص سے چھپی ہوئی سل بھی معلوم کی جا سکتی ہے اور موجودہ طریق ہائے علاج سے اس کا دفعیہ بھی ممکن ہے۔



QURSI
JIRYAN



Registered



جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

معجون مقوی باہ یہ نسخہ حکیم مختار احمد صاحب مدیر رسالہ طب جدید کا ترتیب دیا ہوا ہے۔ میں نے کچھ اجزا کا تغیر و تبدل کر کے اس کو بہت قوی الاثر کر دیا ہے۔ حکیم صاحب موصوف کا اور میرا یہی خیال ہے کہ یہ نسخہ ہر قسم کی کمزوریٔ باہ کے لیے مفید ہے۔ میں نے کثرت سے شاکیانِ ضعفِ باہ کو یہ نسخہ استعمال کرا کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ رفاہِ عام کی غرض سے نسخہ لکھا جاتا ہے :-

بیج بند، موصلی سفید، اسگند ناگوری، ثعلب مصری ہر ایک پانچ تولے، تخم کونچ ۳ تولے، جاوتری، زعفران کشمیری، درونج عقربی ہر ایک دو تولے، جائفل، قرنفل، دانہ الائچی خورد، دارچینی، خولنجان ہر ایک ایک تولہ سات ماشے، تخم قنب ۲ تولے۔ دواؤں کو خوب باریک کر لیں۔ بکرے کے خصیے کا رُب، بھیجے کا رُب ہر ایک دس تولے، روغن بیر بہوٹی خالص ۳ تولے، روغن بیضۂ مرغ ۵ تولے، کشتہ عقیق ایک تولہ کشتہ قلعی بھنگ والا ایک تولہ، کشتہ فولاد ۹ ماشے، کشتہ صدف مروارید سوا تولے، کشتہ چاندی ۱ ماشے، ورق طلا دو ماشے یا کشتہ طلا ڈیڑھ ماشے، مروارید محلول ۳ ماشے، گلیسرین اس قدر ڈالیں کہ جس سے تمام دوا معجون کی طرح ہو جائے۔ ڈیڑھ ماشے سے ۳ ماشے تک، غذا کے دو گھنٹے بعد گائے کے دودھ کے ساتھ ایک یا مریض برداشت کر سکے تو دونوں وقت استعمال کرائیں۔

فوائد :- مقویٔ اعصاب، مقویٔ دل و دماغ، مقوی معدہ و جگر اور مقویٔ باہ ہے۔ جریان، احتلام، سرعت اور رقت وغیرہ کو دفع کرتی ہے۔ خون صالح پیدا کر کے موٹا تازہ اور سرخ و سفید بنا دیتی ہے۔ اگر ساٹھ ستر سالہ بوڑھا کھائے تو شباب عود کر آئے گا۔

بھیجے کا رُب :- جھلی وغیرہ صاف کیا ہوا بھیجہ حسب ضرورت لے کر برابر کی قند ملائیں اور ہاتھ سے یا کسی دوسری چیز سے ملیں۔ جب خوب اچھی طرح حل ہو جائے تو ایک پتیلی میں ڈال کر پانی کی بھاپ پر اس قدر پکائیں کہ خشک ہو جائے۔ بھاپ سے پکانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک بڑے سے برتن میں پانی ڈال کر اُسے آگ پر رکھ دیں اور منہ پر بھیجے والی پتیلی رکھ دیں۔ پانی کی بھاپ سے بھیجے والی دیگچی کو حرارت پہنچتی رہے گی اور رُب تیار ہو جائے گا۔ بھیجے کی پتیلی آگ پر رکھ دینے سے جوہر جل جاتا ہے۔

بکرے کے خصیے کا رُب :- جوان بکرے کے خصیے کا گودا حسب ضرورت لے کر برابر کی قند ملائیں۔ اور ہاتھ سے خوب ملیں۔ یہاں تک کہ سیال بن جائے۔ پھر باریک کپڑے میں چھان کر ایک قلعی دار دیگچی میں ڈال دیں۔ پانی کی بھاپ پر پکائیں، حتیٰ کہ خشک سفوف بن جائے

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب، آنریری مجسٹریٹ جودھپور

سرمہ نزول الماء پارہ مصفّٰی دو تولے، سرمہ اصفہانی ۴ تولے، عقیق یمنی ۶ ماشے، ممیران چینی ایک تولہ، صدف صادق ایک تولہ، ناخن نیل ایک تولہ، تخم نیل ایک تولہ، تخم سرس سیاہ ایک تولہ۔ سب کو خوب پیس کر چھانیں اور ایک بوتل عرق سونف میں کھرل کر کے شیشی میں رکھ لیں۔ صبح و شام ایک ایک سلائی آنکھوں میں لگائیں۔

فوائد :- یہ سرمہ آنکھوں کے تمام امراض کے لیے مفید ہے اور نزول الماء کے لیے مخصوص ہے۔

سفوف ذیابیطس کشتہ طلا ۲ ماشے، کشتہ زمرد ۲ ماشے، ستِ سلاجیت ۳ ماشے، کشتہ فولاد سرد ۲ ماشے، ستِ گلو ۲ ماشے، طباشیر کبود ۶ ماشے۔ الائچی خورد ۶ ماشے، خاکستر خارِ مغیلاں ۳ ماشے، خرفہ ۳ ماشے، کاسنی ۳ ماشے، گل ببول ۳ ماشے، برگ ببول ۶ ماشے، بیخ ببول ۳ ماشے پوست ببول ۳ ماشے، عنب الثعلب خشک ۱ تولہ، تخم جامن ایک تولہ، تاج خروس سوختہ ۴ عدد۔ تمام دواؤں کا سفوف بنا کر رکھیں۔ ہر روز ۳ ماشہ

عرق نیلوفر ۳ تولے، عرق بید مشک سادہ ۳ تولے اور عرق گاؤزبان ۵ تولے کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد: یہ سفوف گردے اور مثانے کو قوی کرتا ہے، پیشاب کی زیادتی کو کم کرتا ہے اور شکر کو خارج ہونے سے روکتا ہے ذیابیطس خواہ کسی درجے میں ہو اس سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

اکسیر سیلان ثعلب مصری پنجہ ۲ تولے، چکنی چھالیہ ۱ تولے، بنسلوچن، دانہ الائچی خورد، بیج بند ہر ایک ایک تولہ، موچرس ایک تولہ ۱۰ ماشے، گوندِ سال ۱ تولہ ۹ ماشے، بھیلی سی، سبز گلو جبلی، اکسیر نقرہ ہر ایک ایک تولہ، کشتہ مروارید، کشتہ سیپ صادق، کشتہ مرجان ہر ایک ۶ ماشے۔ سب دواؤں کو کوٹ کر سفوف بنالیں اور باریک کپڑے میں چھان لیں۔ پھر اس میں ۲ تولے شیر برگد ملائیں اور دواؤں کے ہم وزن مصری ملا کر برابر کی چھ چھ ماشہ خوراکیں بنالیں۔ ایک خوراک روزانہ صبح کو گائے کے پاؤ ڈیڑھ پاؤ دودھ کے ساتھ مریضہ کو استعمال کرائیں۔ مجامعت، لال مرچ، گڑ، تیل اور کھٹائی سے پرہیز کرائیں۔

فوائد: رحم سے رطوبت ٹپکنے کو بند کرتا ہے اور سیلان الرحم سے پیدا ہونے والی تمام خرابیوں کو دور کرتا ہے۔ مریضہ کے جسم میں طاقت پیدا کرتا ہے اور مقوی رحم ہے۔ چہرے پر رونق لاتا ہے۔

جناب حکیم محمد ابراہیم صاحب ہزاری باغ

دوائے سعال صمغ عربی، کتیرا، شکر تیغال، ست ملٹھی، دانہ الائچی خورد، تخم خشخاش۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف تیار کریں۔ اور دو ماشے یہ سفوف خالص شہد میں ملا کر دن میں تین مرتبہ استعمال کریں۔

دوائے بواسیر خونی پوست ریٹھا سوختہ ایک تولہ، کتھہ سفید ایک تولہ، مغز تخم بکائن آٹھ ماشے۔ سفوف تیار کریں اور تین ماشے صبح اور تین ماشے شام کو مکھن میں ملا کر کھائیں۔

نسخۂ ممسک مومیائی ایک تولہ، زعفران ایک تولہ، افیون ایک تولہ، عاقرقرحا، جوزبوا، جدوار خطائی ہر ایک ایک شہ۔ بکری کے دودھ کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ جماع سے پہلے ایک گولی کھالیں۔ بے حد ممسک ہے۔ اس کے علاوہ جریان کے لیے بھی مفید اور مجرب ہے۔

سفوف ورم جگر افسنتین رومی ۲ تولے، نوشادر دیسی ایک تولہ لے کر سفوف تیار کریں اور ایک ایک رتی کھانے کے بعد پانی کے ساتھ پھنکائیں۔

جناب حکیم فرید احمد صاحب جامعی، سند یافتہ جامعہ طبیہ دہلی۔ جگدیش پور

سفوف سوزاک بہروزہ مصفےٰ، طباشیر، دانہ الائچی کلاں، کباب چینی ہر ایک ۶ ماشے، نبات سفید دو تولے، کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور روغن صندل ملا کر کسی ڈبے میں محفوظ رکھیں۔ روزانہ صبح و شام دو ماشے گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ نئے اور پرانے سوزاک کے لیے یکساں مفید ہے۔

عرق سوزاک سبز دھنیے کا پانی ۱۰ تولے، برانڈی ۲ تولے، روغن صندل سرخ ۶ ماشے۔ تینوں ملا کر رکھیں۔ ایک ایک تولہ صبح، دوپہر اور شام کو پئیں۔

جوشاندۂ سوزاک تخم خیارین ۶ ماشے، چھال بید ۳ ماشے، گندک آملہ سار ۳ ماشے، سلاجیت خالص ۴ ماشے۔ سب کو نیم کوب کرکے تین پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب ۱۰ تولے پانی باقی رہ جائے تو شہد خالص ۲ تولے ملا کر پلائیں۔ چار پانچ دن کے استعمال سے سوزاک دور ہو جائے گا۔

نسخۂ پچکاری رسوت ۹ ماشے کو ایک پاؤ عرق گلاب میں بھگو کر رات کے وقت شبنم میں رکھیں۔ صبح اس کا صاف

پانی نتھار کر اس کی پچکاری کریں۔

دوائے اکسیر دم الاخوین ۳ ماشے، بورک ایسڈ ۳ ماشے۔ دونوں کو پیس کر ۱ماشہ گلیسرین میں ملائیں اور پھریری سے لگائیں۔ قلاع مزمن کے لیے نہایت مفید ہے۔

جناب حکیم ارشاد حسن صاحب، ہرچند پور

دوائے خاص پوکھرمول، تج قلمی، ہلدی، سجی سفید، میدہ لکڑی ہر ایک ایک تولہ۔ قند سیاہ ۶ تولے۔ قند سیاہ کے علاوہ پہلے سب کو کوٹ کر باریک کپڑے میں چھان لیں اور بعد میں قند سیاہ ملا کر دوبارہ کوٹیں جب گولی بنانے کے قابل ہو جائے تو جنگلی بیر برابر گولیاں بنالیں ایک یا دو گولی صبح و شام گنگنے پانی کے ساتھ کھائیں۔ اور ایک گولی گرم پانی میں گھس کر ماؤف مقام پر لیپ کردیں۔

فوائد:۔ چوٹ کے لیے مومیائی کا بدل ہے حتیٰ کہ ٹوٹی ہوئی ہڈی بھی جوڑ دیتی ہے۔

دوائے سعال فلفل دراز ایک تولہ، شہد خالص دو تولے۔ پہلے فلفل دراز کو خوب باریک پیس لیں۔ بعد میں شہد ملا کر لعوق بنالیں صبح دوپہر اور شام کو ایک ایک ماشہ کھالیا کریں۔

فوائد:۔ ہر قسم کی کھانسی کے لیے مفید ہے۔

دوائے چشم توتیائے کرمانی مغسول، صدف مروارید سوختہ ہر ایک تین ماشے، رسوت مصفیٰ ۵ ماشے۔ کافور قیصوری ایک ماشہ، طباشیر سفید ایک ماشہ۔ سب دواؤں کو خوب کھرل کریں اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔ صبح و شام ایک ایک سلائی آنکھوں میں لگائیں۔

فوائد:۔ آنکھوں کے جملہ امراض کے لیے مفید ہے۔



پیچش کا مجرب علاج

ازجناب حکیم نور احمد صاحب گلچین، کرنال

گیرو، گل ارمنی، دم الاخوین ہر ایک ایک ماشہ، مازو سبز، مصطگی رومی، الائچی خورد، اکتیرا ہر ایک تین ماشے۔ باریک پیس کر تین تین ماشے دن میں ۴ مرتبہ دہی میں رکھ کر نگل جائیں۔ غذا میں حریرہ خشخاش سفید، مونگ کی دال کی کھچڑی اور کیلا دیں۔ **فوائد**۔ پیچش کے لیے اکسیر ہے۔ اگر سدے کا خیال ہو تو پہلے روغن بید انجیر ۲ تولے عرق بادیان یا دودھ کے ساتھ پلا کر آنتوں کو صاف کردیں۔

جناب منور علی خاں صاحب

دوائے بواسیر رسوت ۱ تولے، عرق گلاب ۸ تولے مٹی کے برتن میں ڈال کر اچھی طرح حل کر کے باریک کپڑے میں چھان لیں اور سائے میں خشک ہونے کے لیے رکھ دیں۔ دو چار دن بعد جھاڑی کے بیر برابر گولیاں بنالیں۔ دو دو گولیاں صبح شام اور رات کو سوتے وقت عرق گلاب یا پانی کے ساتھ نگل لیں۔ دوران استعمال میں گرم اور بادی چیزوں سے پرہیز کریں پھل خوب کھائیں۔ **فوائد**:۔ بواسیر خونی اور بادی دونوں کے لیے یکساں مفید ہے۔

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی۔ فاضل الطب و الجراحت، کھاتولی

قلت الدم (انیمیا)

بیرنسبس ۱ رتی
صیبادۃ جرانتہ ۳ تولے

دو بار بعد غذا دیں۔ بیرکسیس کی سبز رنگ کی قلمیں اچھی ہوتی ہیں۔

نوٹ:۔ قلت الدم کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ (۱) ابتدائی (۲) ثانوی۔ ابتدائی اقسام میں قلت الدم مہلک" اور "مرض اخضر" شامل ہیں۔ ان امراض میں خون کے سرخ دانوں میں شدید تغیرات واقع ہوتے ہیں جن کے اسباب ابھی تک یقینی طور پر نہیں معلوم ہوسکے ہیں۔ ثانوی قسم بارہے لکہ، بہت عام ہے۔ اس کے اسباب بھی بہت ہیں۔ مثلاً موسمی بخار، چیچک، دق وسل، کالا آزار اور عورتوں کی ابتدائی عمر میں کثرت تولید، کثیر جریان خون، بواسیر اور امراض متعدیہ وغیرہ۔ غرض جب کوئی بیماری طوالت اختیار کرتی ہے تو اس کے نتیجے میں عموماً قلت الدم کی شکایت ہوجایا کرتی ہے اور جب تک یہ شکایت رفع نہیں ہوتی اصل مرض کو لوٹ آنے کا خطرہ رہتا ہے۔ قلت الدم ایک ایسی حالت ہے جو مریض اور اس کی کمل صحت کے درمیان قائم ہوتی ہے۔ معالجاتی نقطہ نظر سے جب حالت کمزور ہوتی ہے تو علاوہ فولاد کے ایسی چیزیں بھی استعمال کرانی چاہئیں جو ان اعضا کو بھی تحریک پہنچائیں جو خون کے اجزا تیار کرنے کا وظیفہ انجام دیتے ہیں۔

قلت الدم ثانوی (سیکنڈری انیمیا)

کشتہ تابیسر ۲ چاول
معجون خبث الحدید ۳ ماشے

بعد غذا کھلائیں۔

قلت الدم ثانوی

ہیرا کسیس ۱۔ ماشے
ایلوا ۱۔ "
دارچینی ۳۔ "
شہد بقدر ضرورت

۲۴ گولیاں بنائیں۔ خوراک دو دو گولیاں بعد غذا دیں۔

نوٹ: چونکہ ان گولیوں میں ایلوا ہے اس لیے بواسیر کے مریض اور حاملہ کے لیے نامناسب ہیں۔

قلت الدم ثانوی

کشتہ فولاد ۲ چاول
جوارش جالینوس ۳۔ ماشے

بعد غذا دیں۔

قلت الدم ثانوی

آب گوشت تازہ ۵ تولے
آب ٹماٹر سبز ۱۵ "

آب گوشت: آدھ سیر عمدہ گوشت کا قیمہ کر کے کھرل میں ڈالیں اور اس میں ایک چھٹانک پانی ملا کر اور ۲۰ بوند تیزاب نمک محلول (ہائیڈرو کلورک ایسڈ ڈائلیوٹ) شامل کریں۔ اور اس کو دبا کر نچوڑیں۔ تقریباً تین چھٹانک پانی حاصل ہوجائے گا۔ کھانا کھانے کے بعد یہ سیال پئیں۔

قلت الدم ثانوی

آش جو ۵ تولے
شربت فولاد ایک چمچہ

یہ نسخہ "مالٹ ایکسٹرکٹ" کا بدل ہے۔

قلت الدم مہلک (پرنیشس انیمیا)

آب جگر تازہ ۳ تولے
آب گدز تازہ ۳ تولے

دن میں تین بار دیں۔

قلت الدم مہلک

مغز استخوان ساق گاؤ ۵ تولے
شہد ۵ "

کھرل میں حل کرلیں۔ خوراک ایک چمچہ۔

قلت الدم مہلک

جوہر سین ½ چاول
کشتہ فولاد ۲ "

کیپسول میں ڈال کر بعد غذا کھلائیں۔

مرض اخضر (کلوروسس)

فولاد سیال ۴ بوند
عرق دارچینی ۳ تولے

بعد غذا پلائیں۔ اس مرض میں جگر کا علاج بے کار ہے۔

نوٹ: یہ مرض عورتوں کو اور بالخصوص جوان لڑکیوں کو ہوا کرتا ہے اور اس میں عورتوں کی مخصوص شکایتوں کا بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔

یرقان

آب مرو قین ۵ تولے
نوشادر ۵ رتی

حسب دستور دن میں دو بار دیں۔

سنگ مرارہ

روغن زیتون ایک چمچہ چار
غذا سے آدھ گھنٹے پہلے دیں۔ ذائقے کے لیے اس میں قدرے لیموں کا پانی بھی شامل کرسکتے ہیں۔ رفع درد کے لیے مارفیا (½ گرین) ایسٹروپین (½ گرین) کے جلدی انجکشن کریں۔

سنگ مرارہ

سوڈیم فاسفیٹ ۳۔ ماشے
عرق دارچینی ۳ تولے

بحالت وقفہ دیں۔

سنگ گردہ

شورہ قلمی ۶ رتی
جواکھار ۱ ماشہ
لیتھیم سائٹریٹ ۲۔ رتی

پانی میں حل کرکے تین بار دیں۔

سنگ گردہ

کشتہ حجر الیہود ۱ رتی
سنگ سرماہی ۱ ماشہ
پوٹاس سائٹریٹ ۱ "

پانی میں حل کرکے تین بار دیں۔

سنگ گردہ

جواکھار ½۱ اوقیہ
ست لیموں ایک اوقیہ
پانی ۱۲ "

خوراک، ایک اوقیہ (اونس) ایک چھٹانک پانی میں ملا کر پلائیں

درد گردہ

ایلوا ایک تولہ
نوشادر ایک تولہ

سہاگہ	ایک تولہ
فلفل سیاہ	ایک تولہ
افیون	۱۰ ماشے

سفوف بنالیں - خوراک ۲ رتی - درد گردہ میں فوری تسکین کے لیے مارفیا کے انجکشن کی ضرورت ہوتی ہے۔

درد حوالی گردہ

نوٹ - یہ مرض زبان زد عوام ہے لیکن تشریحی اور تشخیصی نقطۂ نظر سے مجہول الحقیقت اور بے اصل ہے۔ اس میں لفظ "حوالی" ایک عجیب پلٹ ادا کر رہا ہے۔ چناں چہ اگر مریض کو صاف لفظوں میں بتایا جائے کہ اس کے گردے کے کہیں آس پاس درد ہے تو وہ بھی اس عجیب غریب تشخیص کو سن کر ششدر رہ جائے۔ اور اس کا عقیدت مند چہرہ آئینۂ حیرت بن جائے۔

تشریح کی نہایت معمولی اور ادنیٰ ترین رہبری اس عقدے کو حل کر سکتی ہے اور یقین کے ساتھ بتایا جا سکتا ہے۔ اگر گردے کے ارد گرد کسی جگہ درد ہے تو کس مقام پر ہے اور فی الواقع کونسا عضو ماؤف ہے۔ اور جب مرض کی تشخیص اور تعیین ہو سکتی ہے تو علاج کا راستہ بھی صاف نظر آ سکتا ہے۔ اور مناسب اور مؤثر طریقہ علاج اختیار کیا جا سکتا ہے۔ درد حوالی گردہ کی مبہم تشخیص (جس کو صحیح معنے میں تشخیص نہیں کہا جا سکتا) پر کوئی موزوں اور معقول نسخہ تجویز نہیں کیا جا سکتا۔

بول زلالی (البیومی نوریا)

فولاد سیال	۲ بوند
سکنجبین بزوری	۲ تولے
پانی	۳ تولے

بول کیلوسی (کائلی یوریا)

دار چینی سائیدہ	۳ ماشے
اجوائن سائیدہ	۳ "

دن میں دو بار دیں۔

نوٹ - اجوائن یا ستِ اجوائن فرتیت لسیلی دظیریا کو معدوم کرتے ہیں۔

بول کیلوسی

ستِ اجوائن	ایک رتی
ہارڈ سوپ	بقدر حاجت
سپرٹ ریکٹی فائیڈ	بقدر حاجت

ایک گولی بنائیں اور ایسی گولیاں دن میں تین بار دیں۔

بول کیلوسی

سفوف لودھ	۳ ماشے

دن میں دو بار دیں۔

بول صدیدی (پائی یوریا)

ہیگزامین	۲۰ رتی
عرق پودینہ	۳ تولے

دن میں دو یا تین بار دیں۔

بول دموی (ہیمےچوریا)

پھٹکری سائیدہ	۵ رتی
دار چینی سائیدہ	۵ "

یہ ایک خوراک کسی مناسب بدرقے کے ساتھ دیں۔

تسمّم البول (یوریمیا)

ستِ لوبان	۴ رتی
قند سفید	۲½ ماشے

اس کی ۶ خوراکیں بنائیں اور ایک خوراک ہر دو گھنٹے بعد دیں۔

بول نورانی (فاسفیوریا)

کشتہ فولاد	۲ چاول
جوارش جالی نوس	۳ ماشے

نوٹ : اس مرض میں فاسفیٹ پیشاب کے ساتھ خارج ہوتے ہیں اس کے ساتھ عموماً مزمن ضعفِ معدہ کی شکایت ہوا کرتی ہے اور جگر کا فعل خراب ہوتا ہے۔

بند کشاد

نوٹ : اس مرض کی کیفیت یہ بتائی گئی ہے کہ پیشاب کی نالی میں فراخی اور کشادگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے دو سبب نمایاں ہیں، سوزاک اور کثرتِ جماع - لہٰذا جب اسباب پر غور و فکر کیا جاتا ہے تو مسبّب (مرض) کا کہیں پتہ نہیں چلتا چنانچہ سوزاک کے عوارض میں پیشاب کی نالی (مجری البول) فراخ اور کشادہ نہیں ہوتی بلکہ تنگ ہو جاتی ہے - کیوں کہ سوزاک کا زخم جب مندمل ہوتا ہے تو ندبی ساخت بن جاتی ہے جو سکڑ کر پیشاب کی نالی میں تنگی پیدا کر دیتی ہے۔ اس شکایت کو رفع کرنے کے لیے دھات کی ٹھوس سلائیاں (بوجیز) پاس کی جاتی ہیں یا بذریعہ عمل جراحت مجری البول کشادہ کیا جاتا ہے۔ اگر ناواقف شخص ایک مرتبہ مجری البول میں استعمال ہونے والے آلات کی شکل وصورت اور حجم و ضخامت کا مشاہدہ کر لے تو پھر آسانی کے ساتھ یقین نہیں کر سکتا کہ مادۂ تولید کا اخراج مجری البول کو کشادہ کر دے گا۔ علاوہ ازیں کثرتِ جماع میں مادۂ تولید لازمی طور پر رقیق ہو جاتا ہے جس کے اخراج میں توسیع کا احتمال اور بھی کم ہو جاتا ہے اور اگر احتمال اور اندیشہ لاحق ہو سکتا ہے تو پھر جریان کے مریضوں کو اس مرض سے محفوظ رہنا نہایت مشکل ہے۔ اسی طرح سلسل البول، تقطیر البول، سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کے مریض بھی بند کشاد کے خطرے سے خالی نظر نہیں آتے اور اس طرح یہ مرض ایک عمومی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

مزید برآں اس مرض کے علاج میں جو نسخے قرابادینوں میں ملتے ہیں وہ زیادہ تر مقلّعات سے بھرے ہوئے ہیں۔ جن کی افادی حیثیت اس مرض میں مشتبہ ہے۔

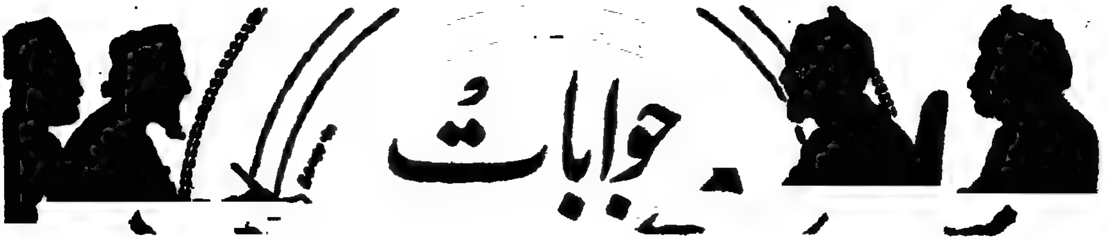
سلسل البول

دار چینی	ایک تولہ
جوز بوا	ایک تولہ
تخم تنب	ایک تولہ
کنجد سیاہ	ایک تولہ

چنے برابر گولیاں بنالیں اور دن میں دو بار دیں

نوٹ : بعض اطبا سلسل البول کو ذیابیطیس کا مرادف قرار دیتے ہیں - جو درحقیقت صحیح نہیں - کیوں کہ ان دونوں بیماریوں میں اگرچہ پیشاب مقدار طبعی سے زیادہ آنے لگتا ہے لیکن فرق اتنا ہے کہ سلسل البول میں پیشاب بلا ارادہ آتا ہے اور ذیابیطیس میں بارادہ۔

(باقی آئندہ)



(۲۶) **خارش** :- (ا) جلدی امراض کی صحیح تشخیص مریض کو دیکھ کر ہی ہوسکتی ہے۔ آپ کے لیے مناسب یہی ہے کہ مقامی طور پر کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔ وہ آپ کو دیکھ کر صحیح اور مفید مشورہ دے سکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ یہ نسخہ بنا کر استعمال کیجیے۔ انشاء اللہ شکایت جاتی رہے گی:- گندک آملہ سار حسب ضرورت لے کر ایک ہفتہ آب لیموں کاغذی میں کھرل کرنے کے بعد خشک کر کے رکھیں۔ ایک رتی صبح اور ایک رتی شام ڈیڑھ تولے مکھن میں رکھ کر نگل جایا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) میرے خیال میں منضجات و مسہلات کے ذریعے سے مناسب علاج نہیں کیا گیا۔ ورنہ مریض کو ضرور آرام ہو جاتا۔ اگر باقاعدہ منضج و مسہل ہو چکے ہیں تو خیر، ورنہ منضج و مسہل لیجیے۔ اور بعد میں تین مہینے تک برابر معجون عشبہ ایک تولہ روزانہ صبح کو یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں ہمیشہ کے لیے یہ شکایت دور ہو جائے گی۔ مگر تیل، کھٹائی اور بادی چیزوں سے ایک سال تک پرہیز ضروری ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) آپ کے مریض کے خون میں خاص قسم کے جراثیم پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کو "اسٹیفائی لوکوکس" کہتے ہیں۔ یہ جراثیم عموماً برسات کے موسم میں کثرت سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے تمام جسم پر دانے نکل آتے ہیں۔ آپ چھ انجکشن اسٹیفائی لوکوکس کمبائنڈ ویکسین کے کرا دیجیے انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی اور غسل کا کوئی اچھا سا مرکب دے دیجیے۔ (ڈاکٹر ایم۔ اے۔ شکور، کلکتہ)

(ہ) سفوف بھنگرہ ۳۔۳ ماشے روزانہ صبح و شام ٹھنڈے پانی سے پھانکا کریں۔ تین چار ہفتے کے استعمال سے فائدہ ہو جائے گا۔ (حکیم ہمایوں)

(و) مریض کے خون میں خرابی ہے۔ یہ نسخہ دیں:- مگند بابری، بیخ خطمی، پھلی لیکر، پوست اندرون نیم، عشبہ مغربی، گلو سبز، چرائتہ، چرائتہ میٹھا، درچ، کنکی، برادہ صندل سفید، کشنیز، دار ہلد، گل سرخ ہر ایک دس تولے، کشمش سبز ۴۰ تولے، شہد ایک سیر، پانی ۵ سیر سب چیزوں کو چینی کے برتن میں ڈال کر ایک ہفتے تک دھوپ میں رکھیں۔ پھر چھان کر صبح کو ۵ تولے پیا کریں یا عرق کشید کر کے ۵ تولے پیا کریں۔

(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ز) صحیح علاج کسی مقامی ماہر معالج سے کامل تشخیص ہونے کے بعد ہی ہوسکتا ہے۔ (حکیم تاج محمد راجو خانانی)

(۲۷) **پیشاب کے رسوب وغیرہ** (ا) آپ کے اعصاب کمزور ہیں اور ہاضمہ درست نہیں ہے۔ پیشاب میں جو سفید چیز آتی ہے وہ غالباً معدے کی خرابی کی وجہ سے ہے۔ قبض کو دور کرنے کے لیے "کروشن سالٹ" کا استعمال آپ کے لیے بہت مفید ہوگا۔ اس کے استعمال کے متعلق ہدایات آپ کو ڈبے کے ساتھ ملیں گی۔ غالباً دل کا دھڑکنا بھی اسی سبب سے ہے کہ معدے میں ریاح بھرنے سے وہ پھولتا ہے اور اس کا دباؤ قلب پر پڑتا ہے۔ یہ چیز کہ اختلاج قلب کا باعث صرف ہضم کا فتور ہے یا خدانخواستہ آپ قلب کے کسی مرض میں مبتلا ہیں، آپ کے قلب کا امتحان کیے بغیر نہیں معلوم ہوسکتی۔ بہتر ہو کہ آپ وہیں کسی ہوشیار معالج کو دکھا کر اطمینان کر لیں۔ فتور ہضم اور ضعف اعصاب کے لیے یہ نسخہ استعمال کیجیے۔

فیری ایٹ ایمونیا سائٹراس ۵ گرین۔ ایسڈ نائٹرو ہائیڈروکلورک ڈائلیوٹ ۱۰ بوند، ٹنکچر نکس وامیکا ۵ بوند، ٹنکچر جنشین کمپاؤنڈ ۲۰ بوند، پیپر منٹ کا پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ روزانہ ایسی تین خوراکیں صبح، دوپہر اور شام غذا کے بعد استعمال کیا کیجیے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) غذا کے ۲۰ منٹ بعد دونوں وقت جوارش جالی نوس ۶-۶ ماشے سونف کے عرق کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پیشاب میں اس قسم کی چیزیں ہضم کی خرابی اور قبض کی خرابی کی وجہ سے آتی ہیں۔ دل کی دھڑکن، بدن کی زردی اور طبیعت کی سستی بھی اسی وجہ سے ہیں۔ آپ یہ دوائیں استعمال کریں:- صبح کو قرص فولاد ایک عدد، قرص مرجان ۲ عدد جوارش جالی نوس ۵ ماشے میں ملا کر کھائیں۔ رات کو جوارش شاہی ایک تولہ کھائیں۔ کھانے کے بعد دونوں وقت شربت اکسیر خاص ایک ایک تولہ چاٹیں۔ جب عام جسمانی حالت اچھی ہو جائے، اور بھوک اچھی طرح لگنے لگے تو مقوی باہ دواؤں میں سے معجون جالینوس لولوی ۶ ماشے میں قرص کشتہ کلاں ایک عدد ملا کر صبح کو یا رات کے وقت کھایا کریں۔ صبح کا ٹہلنا اور معمولی ورزش آپ کے لیے مفید رہے گی۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) آپ کسی معتبر اور تجربہ کار ڈاکٹر سے پیشاب کا امتحان کرائیے کہ آپ کے پیشاب میں کیا چیز آتی ہے۔ جب تک پیشاب کا معقول امتحان نہ ہو جائے مرض کی تشخیص و تجویز ناممکن ہے۔ (ڈاکٹر ایم۔ اے۔ شکور کلکتہ)

(ہ) کشتہ فولاد ۲ تولے، کشتہ سہ دھاتہ ۲ تولے، کشتہ نقرہ ۱ تولہ، کشتہ قلعی ایک تولہ، مومیائی اصلی ایک تولہ۔ سب کو خیسانده پوست خشخاش میں کھرل کر کے ۴۔۴ رتی کی گولیاں بنائیں۔ اور ایک ایک گولی صبح و شام دودھ سے کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(و) ضعف گردہ و مثانہ کی وجہ سے یہ تمام شکایتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ کثرت احتلام، جریان منی یا کثرت مباشرت کے سبب سے ضعف باہ کا مرض

قبض دائمی بھی ان ہی امراض کی وجہ سے ہے۔ آپ سب سے پہلے یہ نسخہ استعمال کیجیے۔ پوست ہڑ زرد، پوست بہیڑہ، پوست آملہ، مغز کشنیز، مغز بادیان، دانہ الائچی خورد، طباشیر کبود، موصلی کالی ہر ایک ۵ تولے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر روغن بادام شیریں ۱۰ تولے میں چرب کر کے مصری ۲۰ چند ملالیں۔ اور ۳ تولے صبح کو تازے میٹھے دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ذ) بہتر ہے کسی حکیم یا ڈاکٹر سے پیشاب کا امتحان کرائیں۔ اسی طرح دوسرے عوارض کا صحیح علاج بھی کسی مقامی معالج سے کامل تشخیص کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔ (حکیم تاج محمد راجو خانی)

(ح) آپ کو کمزوری اعصاب کی شکایت ہے۔ معجون فلاسفہ ۸ ماشے میں کشتہ پوست بیضہ مرغ ایک رتی، کشتہ فولاد ایک رتی ملا کر صبح کو عرق بادیان ۵ تولے، عرق گاؤزباں ۵ تولے کے ساتھ اور شام کو جوارش جالینوس ۸ ماشے دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ جماع سے پرہیز کریں۔ (حکیم بشن داس)

(۲۸) **فالج**:۔ (ا) آپ کے سوال کو پڑھ کر حقیقتاً حیرت ہوئی۔ آپ کے دوست پر لقوے کا اور فالج حملہ ہوا تھا۔ آپ کا بیان ہے کہ مقامی طور پر علاج کرنے سے بہت کچھ فائدہ ہو گیا ہے۔ اب آپ اس علاج کو چھوڑ کر ہم لوگوں سے مشورے کے طالب ہوتے ہیں کہ جو مریض سے کوسوں دور ہیں۔ اگر علاج سے فائدہ نہ ہوا ہوتا تو آپ کا یہ سوال بے جا نہ ہوتا۔ لیکن ایسی حالت میں کہ مقامی علاج فائدہ پہنچا رہا ہے اُسے چھوڑ کر کسی اور کا علاج کرنا کہ جس نے مریض کو دیکھا بھی نہیں ہے کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ آپ اسی علاج کو جاری رکھیے خدا نے چاہا تو پورے طور پر بھی اسے آرام ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) قرص گاؤزبانی ایک عدد معجون جوگ راج گوگل ۶ ماشے میں ملا کر صبح کے وقت کھلائیے۔ اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت معجون اذاراقی ایک ماشہ اور جوارش جالینوس ۷ ماشے ملا کر دیا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) جناب آپ کے سیاسی دوست پر ابھی تک فالج کا اثر موجود ہے۔ آپ انہیں سنیاسی تصور فرمائیں مگر مجھے معاف کیجیے۔ فالج کا نوے فی صدی سبب مرض آتشک کے جراثیم ہیں جنہیں اسپائروچیٹا پلیڈا کہتے ہیں۔ لہذا ان کے خون کا باقاعدہ امتحان کرائیے۔ اگر واشرمین ری ایکشن ٹیسٹ مثبت ہو تو انہیں سولو سلوسان کے انجکشن لگوا دیجیے۔ خاطر خواہ فائدہ ہو گا۔ (ڈاکٹر اے۔ ایم۔ مشکور، کلکتہ)

(د) معجون سپر منگا کر کھلائیں۔ شہد کے ہمراہ روٹی کھلایا کریں۔ اور گھی کوار کے گودے کا سالن بنا کر کھلایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(لا) معجون لنا دو ماشے یا معجون فلاسفہ ایک تولہ صبح و شام عرق بادیان ۵ تولے کے ساتھ یا کم دودھ کی چائے میں روغن بادام ۶ ماشے ڈال کر پلائیں۔ غذا میں حریرہ بادام، یخنی چوزہ مرغ، بیضہ نیم برشت دیں۔ (حکیم نور احمد کیمپ بیلہ)

(۲۹) **خرابی ہضم اور اسہال**:۔ (ا) گمان غالب یہی ہے کہ آپ کو دستوں کی شکایت آپ کی عصبی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ آپ ایسا کیجیے کہ چند روز کے لیے ہر قسم کی غذا سے پرہیز اختیار کیجیے۔ اور غذا میں موسمی پھل، کچے دودھ کی ملائی، جسے کریم کہا جاتا ہے ملا کر کھایا کیجیے۔ ضرورت باقی رہے تو تھوڑا دودھ یا دہی بھی کھا سکتے ہیں۔ دوا کے طور پر یہ نسخہ مناسب ہو گا:۔ ایسٹنس سیرپ ۳۰ بوند، ٹنکچر نکس وامی کا ۵ بوند، سیرپ کیلسیا فی ہائپو فاسفیٹس ۱ ڈرام، پیپر منٹ کا پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ غذا کے بعد استعمال کیجیے۔ سیب کا گودا کریم کے ساتھ کھایا جائے تو خصوصیت کے ساتھ مفید ہے۔ اپنی اہلیہ محترمہ کو چند روز کے لیے ان کے میکے بھیج دیجیے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دھات وغیرہ کا علاج اُس وقت مفید ہو گا جب آپ کا معدہ درست حالت میں اپنا فعل انجام دینے لگے۔ لہذا پہلے یہ آسان نسخہ بنا کر استعمال کیجیے:۔ گل ملارہ، سیاہ مرچ، ساتوں نمک ہر ایک ایک تولہ، ایک دن آب ادرک میں اور ایک دن آب لیموں کاغذی میں کھرل کر کے جنگلی بیر برابر گولیاں بنالیں۔ دونوں وقت غذا کے بعد ایک ایک گولی کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) قرص ماتی سبنت ایک عدد، قرص تو تیائے کبیر ایک عدد، معجون سنگ دانہ مرغ ۶ ماشے میں ملا کر صبح کے وقت کھائیں اور کھانا کھانے کے بعد جوارش عود شیریں ۹۔۹ ماشے کھائیں۔ ان دونوں دواؤں کے دو تین ہفتے کے استعمال سے دست بند ہو جائیں گے اور کھانا ہضم ہونے لگے گا۔ اس کے بعد دھات کو گاڑھا کرنے کے لیے روزانہ صبح کو سفوف عجیب ۶ ماشے دودھ کے ساتھ کھایا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) اسہال کے لیے اسٹو وا اسال کی ایک گولی روزانہ کھانا کھانے سے پندرہ منٹ پہلے پانی سے نگل لیا کریں۔ اور ہذیان کے لیے جواب نمبر ۲۸ کی گولیاں کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(کا) آپ فولاد محلول اکسیری تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ اگست کے ہمدرد صحت میں ملاحظہ فرمائیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) دواؤں کے استعمال کے دوران میں جماع سے پرہیز کریں۔ روزانہ پیدل ہوا خوری کیا کریں۔ جسم پر تیل کی مالش کیا کریں۔ کونڈو چپین (ڈاکٹری دوا) دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد دو گولیاں استعمال کیا کریں۔ جب غذا ہضم ہونے لگے اور دست آنے بند ہو جائیں تو یہ دوا استعمال کریں:۔ موصلی سیاہ، موصلی سفید، تال مکھانہ، موچرس، ریچ بند، طباشیر، الائچی خورد، ستاور، سنگھاڑا، ثعلب مصری ہر ایک ۹ ماشے، کشتہ قلعی ۶ ماشے سب کو کوٹ چھان کر ہم وزن قند سفید اور ¼ حصہ سبوس اسپغول شامل کر کے ۶ ماشے صبح اور ۶ ماشے شام گائے کے دودھ کے استعمال کریں۔

(حکیم بشن داس)

(۳۰) **زکام اور کثرت بلغم**:۔ (ا) بہتر ہو کہ آپ کولائڈل کیلسیم و وٹامن ڈی کے انجکشن لگوالیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مغز بادام ۵ عدد، مویز منقٰی ۱۱ دانے، سیاہ مرچ ۱۱ دانے سب کو باریک کر کے دو تولے مکھن میں ملا کر رات کو سوتے وقت چند یوم استعمال

کریں۔ انشاء اللہ ہمیشہ کے لیے شکایات جاتی رہیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ روزانہ رات کو سوتے وقت اطریفل اسطوخودوس ۹ ماشے کھائیے، اور صبح کو قرص مرجان جواہر والا ایک عدد، خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشے میں ملا کر کھائیے۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۹۔۹ ماشے کھا لیجیے۔ چالیس روز تک برابر دواؤں کو استعمال کیجیے۔ بزنے کی یہ شکایت بالکل دور ہو جائے گی۔

(د) حب بلادر عنبری خاص کی دو دو گولیاں روزانہ صبح و شام دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) آیور ویدک مرکب چیون پراش اوپیہ استعمال کیجیے، ہزار ہا سال کی مجرب دستند دوا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) آپ چالیس دن تک بکری کے بھیجے کا سالن یا کباب بنا کر کھائیں اور رات کو روغن ماہی دو تولے دودھ میں ڈال کر پئیں۔ (حکیم نور احمد)

(۳۱) **مقوی نسخہ** :- مقوی جگر، مقوی گردہ، مقوی معدہ، مقوی دل، مقوی دماغ، اور مزید برآں یہ کہ مقوی باہ ایک مرکب نسخہ آپ کو درکار ہے۔ آپ نے سیدھے سادے لفظوں میں ہی کیوں نہ لکھ دیا کہ کسی صاحب کو اکسیر کا، آب حیات کا نسخہ معلوم ہو تو وہ آپ کو بتادیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے عجیب نسخے کی ضرورت آپ کو کیوں پیش آئی۔ یہ تو کسی طرح قیاس میں نہیں آتا کہ آپ کا جگر، گردے، دل، دماغ، معدہ اور اعصاب سب کچھ کمزور ہیں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہے تو پھر اب علاج کی جستجو فضول ہے۔ ذکر الٰہی میں باقی ایام زندگی بسر کیجیے۔ اگر تجارتی اغراض کے لیے نسخہ درکار ہے تو آپ بردہ اکے متعلق یہ اشتہار دے سکتے ہیں کہ وہ ان تمام فائدوں کے لیے جامع ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جوارش محمد شاہی اور طلاء محمد شاہی ہمدرد صحت میں شائع کرا چکا ہوں۔ جوارش ۶ ماشے کشتہ فولاد ملا کر استعمال کریں۔ اور طلاء بھی استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مغز بادام شیریں مقشر، مغز چلغوزہ، مغز بلادر، اسگند ناگوری، خولنجان، عاقرقرحا ہر ایک تین تولے، جائفل، ثعلب مصری، شقاقل، بہمن سرخ، بہمن سفید، تودری سرخ، تودری سفید، سونٹھ ہر ایک ۲ تولے، زعفران، جاوتری، تخم گزر، تخم اوٹنگن، مغز تخم کونچ، پیپل، مصطگی، تخم بلیلان ہر ایک ڈیڑھ تولے، کنجد مقشر، سمندر سوکھ ہر ایک ایک تولہ، مشک خالص ۶ ماشے، قند سفید پچاس تولے، شہد خالص ڈیڑھ سو تولے۔ بدستور معجون بنائیں اور چھ چھ ماشے صبح و شام دودھ کے ساتھ کھائیں۔

نسخہ طلاء جو اعلیٰ درجے کا مقوی باہ اور مقوی ہونے کے علاوہ نہایت آسان اور مختصر ہے۔ بچھناگ ۲ تولے، عاقرقرحا ایک تولہ، سیندور ۶ ماشے، آکھ کا دودھ آٹھ تولے، گائے کا گھی ۸ تولے۔ دواؤں کو باریک پیس کر کڑاہی میں ڈالیں اور گائے کا گھی اور آکھ کا دودھ شامل کر کے نیم کی لکڑی کے سونٹے سے اس قدر گھوٹیں کہ ملائم ہو جائے۔ ایک ماشہ قضیب پر ملا کر اوپر سے پان باندھیں۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) ہبوب اعظم میں یہ تمام صفات موجود ہیں۔ طلاء کا نسخہ یہ ہے :- افیون خالص ۶ ماشے، چربی شیر خالص نئی ۶ ماشے، بچھناگ ۱۰ ماشے۔ تمام دواؤں کو خوب حل کر کے شیشی میں رکھیں۔ اگلا حصہ چھوڑ کر عضو پر طلاء کریں اور پان باندھ دیں۔ چار گھنٹے کے بعد گرم پانی سے دھوئیں۔ طاقت، فربہی اور قوت پیدا کرتا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) فولاد محلول اکیلی ہی جگر، معدہ، گردہ، دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے۔ نسخہ اگست کے ہمدرد صحت میں دیکھیے۔ اور روغن کافور اور روغن موم کی مالش اعضائے مخصوصہ کے لیے بے ضرر ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) موصلی سفید ۱۰ تولے، موصلی سیاہ ۱۰ تولے کوٹ چھان کر گائے کے دودھ میں اتنا جوش دیں کہ کھویا بن جائے۔ پھر گھی میں بھون کر علیحدہ رکھیں۔ اس کے بعد زردی بیضۂ مرغ ۲۰ عدد، گھی تین پاؤ، شکر سفید دو سیر ملا کر نرم آنچ پر پکائیں۔ جب گھی چھوڑ دے تو پہلی دوا ملا دیں۔ اور پھر مغز بادام ایک پاؤ، ثعلب مصری ۵ تولے، زعفران ۳ ماشے پیس کر شامل کر دیں۔ اور ۵۰ عدد چاندی کے ورق ملا کر گھوٹ دیں۔ ایک تولہ صبح کو کھائیں۔

طلاء کے طور پر مشک خالص ۲۰ رتی، فلفل سیاہ پونے چھ ماشے، جند بیدستر سوا پانچ ماشے، ہینگ سوا پانچ ماشے، مغز پنبہ دانہ ۹ ماشے۔ ان کو باریک پیس کر روغن چنبیلی میں حل کر کے لگائیں۔ (حکیم تاج محمود راجو خانانی)

(۳۲) **غدودوں پر آتشک کا اثر** : (ا) اگر آپ خون کا معائنہ کرا چکے ہیں اور آتشک کے جراثیم اس میں پائے گئے ہیں تو آپ کو جلد سے جلد "نیو سلوارسن" کے انجکشن لگوا لینے چاہییں۔ علاج کے دوسرے طریقے نہ اتنے مؤثر ہیں اور نہ اتنے یقینی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اگر مکمل طور پر علاج کرنا چاہتے ہیں تو پہلے تین ہفتے تک شاہترہ، چرائتہ والا منضج پیجیے۔ اس کے بعد سات دن تک مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل لیجیے۔ مسہلات سے فارغ ہونے کے بعد کم از کم چالیس روز تک معجون مصفی خاص ۶ ماشے رات کو پانی کے ساتھ اور جوہری ایک عدد صبح کو بکری کے دودھ کے ساتھ کھائیے۔ (حکیم عبد الواحد)

(ج) بقول آپ کے، خون میں جراثیم آتشک موجود ہیں تو آپ "سوآمین" کے انجکشن ہفتے میں دو بار لگوائیے۔ اس سے تمام جلدی شکایتیں، جو جرثومۂ آتشک کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں، رفع ہو جائیں گی۔ (ڈاکٹر ایم۔ اے۔ شکور کلکتہ)

(د) سفوف بھنگرہ ۳-۳ ماشے صبح و شام تازے پانی سے ۴۰ دن تک کھائیں۔ بہت فائدہ پہنچے گا۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) جواب نمبر ۲۹ کا نسخہ بہت مفید ہے۔ غدود تحلیل ہو جائیں گے۔ خون صاف ہو جائے گا۔ روغن کافور اور روغن موم ہم وزن ملا کر کان میں ڈالیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) املتاس، رسوت، نمک سانبھر، سہاگہ، گیرو ہر ایک ۶ ماشے سرکے میں پیس کر غدودں پر لیپ کریں۔ اور چار رتی رسوت صبح و شام پانی سے نگل جایا کریں۔
سر پر روغن گل کی عرصے تک مالش کرائیں۔ چاول وغیرہ سے پرہیز کریں۔ (حکیم نور احمد گل چین)

(۳۳) بندش حیض :- (ا) مریضہ کو دیکھے بغیر کوئی مفید رائے نہیں دی جاسکتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) چوں کہ مریضہ کے جسم میں خون نہیں ہے اور خون پیدا بھی کم ہوتا ہے۔ اس لیے حیض جاری کرنا مناسب نہیں ہے۔ خمیرہ مروارید، خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا اور خمیرہ گاؤزباں عنبری دو دو ماشے دن میں تین بار استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)
(ج) موجودہ حالت میں ایام جاری کرانے کی کوشش مناسب نہیں ہے بلکہ اس بات کی ضرورت ہے کہ مریضہ کی حرارت درجۂ اعتدال پر آجائے اور عام جسمانی کمزوری رفع ہو جائے۔ (حکیم عبد الواحد)
(د) جس ہسپتال میں آپ نے ریڈیم لگوایا ہے اسی ہسپتال کے "ریڈیولوجسٹ" سے اگر آپ رجوع کریں تو بہتر ہوگا۔ (ڈاکٹر ایم اے شکور)
(ہ) کسی مقامی حاذق معالج سے اصولی علاج کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)
(و) مریضہ کا معائنہ کرا کر باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۳۴) دیمک :- (ا) جن چیزوں کو دیمک سے محفوظ کرنا ہو ان پر کوتار یا "سولگنم" لگا دیا جائے۔ دیواروں پر ایک ایک فٹ کی اونچائی تک اور دیواروں سے ملحقہ فرش پر بھی یہی چیز لگا دیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) آپ کاربالک ایسڈ اور کریا زوٹ ۱۰،۱۰ ڈرام ایک بوتل پانی میں حل کر کے جہاں دیمک کا خدشہ ہو وہاں تھوڑا تھوڑا چھڑک دیجیے، دیمک کا حملہ پھر اس جگہ نہ ہوگا۔ (ڈاکٹر ایم۔ اے۔ شکور، کلکتہ)
(ج) جہاں دیمک لگتی ہو وہاں نار کول مٹی کے تیل میں ملا کر لگا دیں۔ پھر نہیں لگے گی۔ (حکیم بشن داس)

(۳۵) پیٹھ کا زخم :- (ا) روزانہ دونوں وقت جو مقام متورم ہے اس کی مالش برانڈی سے کر کے پھر اچھی طرح بورک ایسڈ چھڑک دیا کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) یہ مرہم بنا کر لگائیے، انشاء اللہ شکایت جاتی رہے گی۔ سیندور، سفیدۂ کاشغری، موم خالص، سیماب، گندک آملہ سار ہر ایک ایک تولہ، توتیا، مردار سنگ ۶،۶ ماشے، برگ نیب سوختہ سوا تولے، رال سفید دو تولے، بیروزہ مصفّٰی دو تولے، السی کا تیل ۲۰ تولے۔ اوّل گندک و سیماب کی کجلی بنائیں۔ بعد میں دواؤں کو خوب باریک کریں۔ السی کا تیل، موم اور بیروزے کو گرم کریں اور سب دوائیں ملا کر رکھیں۔ کپڑے پر لگا کر زخم پر رکھیں اوپر سے پٹی باندھ دیں۔ اسی طرح روزانہ لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)
(ج) آپ یہ مرہم بنا کر زخم پر لگائیں۔ چھالیہ ایک تولہ، نیلا تھوتھا ایک تولہ، دونوں کو کڑاہی میں ڈال کر اوپر سے سرسوں کا تیل اتنا ڈالیں کہ دونوں چیزیں ڈوب جائیں۔ پھر کڑاہی کے نیچے آگ جلائیں، یہاں تک کہ دونوں چیزیں جل جائیں۔ پھر ان کو گھوٹ کر مرہم بنالیں۔ (حکیم عبد الواحد)
(د) آپ کو بہترین مشورہ یہ دینا چاہتا ہوں کہ آپ کسی نزدیک کے ہسپتال میں اپنے والد بزرگوار کو لے جائیے اور وہاں باقاعدہ علاج کرائیے۔ مختلف مرہم لگا کر زخم کو ہرگز خراب نہ کریں۔ (ڈاکٹر ایم۔ اے۔ شکور، کلکتہ)
(ہ) کسی مقامی ماہر معالج سے معائنہ کرا کے علاج کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)
(و) زخم کا معائنہ کرنے کے بعد ہی کوئی رائے قائم ہوسکتی ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۳۶) بول الدم اور جریان :- (ا) چوں کہ آپ صرف ہمدرد دواخانے کی کوئی دوا چاہتے ہیں اور مجھے اس دواخانے کی دواؤں کے نام یاد نہیں ہیں۔ اس لیے کچھ نہیں لکھ سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) آپ اپنے دوست کو سفوف کوندکیترے والا ۶ ماشے صبح کو اور معجون مقوّی دو ماشے رات کو سونے سے پہلے دودھ کے ساتھ کھانے کا مشورہ دیجیے۔ ان کے استعمال سے جریان اور سرعتِ انزال کی شکایتیں بھی دور ہو جائیں گی اور پیشاب کے بعد خون کا قطرہ آنا بھی بند ہو جائے گا۔ (حکیم عبد الواحد)
(ج) قرص جریان، لبوب اعظم اور طلائے مقوّیٔ خاص کا یکے بعد دیگرے استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)
(د) جواب نمبر ۲ کا نسخہ تیار کر کے استعمال کریں۔ بہت مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۳۷) نیا علم شفا بخشی :- (ا) بہتر ہو کہ آپ میسرز تھیکر اسپنک اینڈ کمپنی کلکتہ سے خط و کتابت کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی و ڈاکٹر ایم۔ اے۔ شکور، کلکتہ)

(۳۸) پستانوں کی خشکی :- (ا) زچاؤں کو جو گوند بنا کر کھلایا جاتا ہے وہی مریضہ کو کھلائیے، کھانے اور زیرہ دودھ زیادہ کرنے میں بے نظیر دوائیں ہیں اور دودھ کی پیداوار میں زیادتی کے صرف یہی معنی ہیں کہ دودھ پیدا کرنے والی گلٹیوں میں تحریک پہنچے، اور وہ اپنا فعل درستی کے ساتھ کرنے لگیں اور فربہ ہو جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) سبز رنگ کی بوتل میں سرسوں کا خالص تیل بھر کر چالیس دن دھوپ میں رکھیں۔ پھر اس روغن کی سینے پر دونوں وقت مالش

کریں۔ چھاتیاں درست حالت میں ہو جائیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بھیڑ کی چربی، بطخ کی چربی اور بھینس کی چربی۔ ان میں سے جو بھی آسانی سے مل سکے، پانچ تولے لیں اور اس میں قسطِ تلخ، خولنجان خشک، جونک خشک ہر ایک ۶ ماشے پکائیں۔ جب یہ چیزیں جلنے کے قریب پہنچیں تو اس میں موم ایک تولہ ملا کر آگ سے نیچے اتار لیں۔ اور خوب گھوٹ کر مرہم سا بنا لیں اور حفاظت سے ایک شیشی میں رکھ چھوڑیں۔ روزانہ اس مرہم کی نیم گرم مالش پستانوں پر کریں اور ارنڈ کے پتوں کی ٹکیا بنا کر باندھیں۔ امید ہے کہ پندرہ بیس روز کے استعمال سے نمایاں فرق محسوس کریں گے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) مریضہ کی چھاتیاں بلاڈونا پلاسٹر کے لگانے سے خشک ہو گئی ہیں۔ ایسا تو ہونا ہی تھا اس لیے کہ بلاڈونا یا اس کا جوہر ایٹروپین، ہر قسم کی رطوبت کو خشک کر دیتا ہے۔ اب آپ "فاذہر بلاڈونا" کا استعمال کیجیے۔ تشفی بخش نتیجہ حاصل ہوگا۔ "فی زوسٹگمین آئنٹ منٹ" کسی انگریزی دوا فروش کے ہاں سے بنوا کر دن میں تین بار مالش کرا دیجیے۔

(نوٹ) اگرچہ میٹیریا میڈیکا میں لکھا ہوا ہے کہ "فی زوسٹگمین سالی سلاس" ہر قسم کی رُکی ہوئی رطوبتوں کو خارج کر دیتا ہے۔ سوائے پیشاب اور دودھ کے لیکن یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اس سے بلاڈونا کا مقامی اثر زائل ہو جاتا ہے اور دوبارہ پھر سے رطوبت آنے لگتی ہے۔

(ڈاکٹر ایم۔ اے۔ شکور، کلکتہ)

(ہ) مریضہ کا معائنہ کرا کر باقاعدہ علاج کرانا حصولِ صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔ (حکیم لالہ سری رام درساجہ)

۳۹) **جلد پھٹنا اور منہ کا چھالا** :۔ (ا) آپ غالباً فتورِ ہضم میں مبتلا ہیں۔ منہ کے چھالے ہمیشہ پیٹ کی خرابی ہی سے ہوتے ہیں۔ ہاتھوں کی خشکی کا بھی یہی سبب ہو سکتا ہے۔ آپ ویزلین اور لینولین ملا کر مرہم بنا لیجیے۔ اس میں خوشبو کے لیے گلاب یا کوئی دوسرا عطر شامل کر سکتے ہیں۔ یہ مرہم ہمیشہ ہاتھوں پر اچھی طرح مل لیا کیجیے۔ اس کے علاوہ یہ نسخہ چند روز استعمال کرتے رہیے:۔

سوڈا بائی کارب۔ اگرین، ٹنکچر کاریم کپاونڈ ۱۰ بوند، ٹنکچر آرنشیائی ۱۰ بوند، ٹنکچر جنجر ۱۰ بوند، ٹنکچر کارمی نیٹو ۱۰ بوند۔ پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی تین خوراکیں روزانہ غذا کے بعد استعمال کیجیے۔ غذا بہت زود ہضم اور ہلکی کھائیے اور چلنے پھرنے کی کافی ورزش کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رات کو اطریفل زمانی ۹ ماشے کھا کر اوپر سے عرق بادیان ۱۰ تولے پی لیں۔ غذا کے بعد دونوں وقت جوارش کمونی ۶-۶ ماشے کھا لیا کریں۔ پھٹی ہوئی جلد پر لگانے کے لیے ویزلین ۱۰ تولے میں رال سفید ایک تولہ ملا کر رکھیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ مصفیٔ خون دواؤں کا منضج پی کر مسہل لیجیے اور اس کے بعد دو تین مہینے تک بکری کے پاؤ سیر تازہ دودھ میں شربت عناب چار تولے ملا کر پیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) منہ کے چھالے پر بیس فی صدی سلور نائٹریٹ لوشن لگایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) جواب نمبر ۲ کا نسخہ تیار کر کے استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام درساجہ)

(و) آپ کے خون میں حیاتین "ج" کی کمی ہے۔ آپ انار، انگور، سیب، ناشپاتی، مکھن، انڈے، مچھلی کا تیل اور چونے کا پانی استعمال کریں۔ ان میں حیاتین "ج" بہت ہوتی ہے۔ (حکیم نور احمد گل حسین)

۴۰) **تنگیٔ تنفس وغیرہ** :۔ (ا) بچی کا باقاعدہ امتحان کسی ہوشیار حکیم یا ڈاکٹر سے کرائیے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اسے خدانخواستہ دق تو نہیں ہے۔ اسی معالج کی رائے سے اسے مچھلی کا تیل اور گریسالٹس سیرپ ایک عرصے تک استعمال کراتے رہیے۔ غفلت کا نتیجہ بہت خراب ہوگا۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مغز کرنجوہ ایک تولہ، سہاگہ بریاں، کاکڑا سینگی سوختہ ہر ایک تین ماشے، باریک کر لیں۔ شربت بنفشہ میں دو رتی دوا ملا کر چٹائیں۔ اسی طرح دن میں چار مرتبہ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ اس بچی کو یہ نسخہ صبح و شام پلائیے:۔ گاؤزباں، گل بنفشہ، تخم خطمی ہر ایک ایک ماشہ، عناب ایک دانہ، اصل السوس مقشر ایک ماشہ، انجیر زرد ایک دانہ، مویز منقیٰ دو دانے، خاکسی ۲ ماشے، مصری ۶ ماشے۔ پانی میں جوش دے کر چھان کر پلائیں۔ اور بچی کی والدہ کو تا بعض بادی چیزوں سے پرہیز کرنے کی ہدایت کر دیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) آپ کی لڑکی مرض اتساع الشعب (برونکائٹس) میں مبتلا ہے۔ آپ جلدی کسی مقامی ڈاکٹر سے علاج شروع کرا دیجیے۔ ورنہ نمونیا ہو جائے گا۔ بچی پر رحم فرمائیے۔ (ڈاکٹر ایم۔ اے۔ شکور، کلکتہ)

(ہ) ایم۔ بی ۶۹۳ کی ایک گولی باریک پیس کر چھ پڑیاں بنا لیں اور چار چار گھنٹے کے وقفے سے بچی کو ایک پڑیہ پانی میں حل کر کے پلائیں۔ انشاءاللہ ایک دو گولیوں کے استعمال سے صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(و) چیون پراش اولیہ جو ایک ویدک دوا ہے، استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام درساجہ)

۴۱) **ضعفِ معدہ اور کثرتِ ریاح** :۔ (ا) مرض کے حالات آپ نے بہت ہی ناکافی لکھے ہیں تاہم اگر آپ "ایگزرو پیپٹیز" استعمال کریں تو آپ کو بہت فائدہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اگر ہر مرتبہ کھانا کھانے سے پہلے سوڈا بائی کارب۔ اگرین ذرا سے پانی کے ساتھ کھا لیا کریں

تو بہتر ہے۔ آپ کی غذا بہت ہی سادہ اور زود ہضم ہونی چاہیے۔ روزانہ اگر صبح ہی صبح تیز چال سے دو میل جانا اور دو میل آنا اپنا معمول بنالیں تو پھر کسی دوا کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ روزانہ صبح کو قرص فولاد ایک عدد، قرص زہر مہرہ ایک عدد، جوارش جالینوس ۹ ماشے میں ملا کر کھائیے۔ اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت قرص نمک مرکانگ ایک عدد، جوارش سفرجلی ۹ ماشے میں ملا کر استعمال کیجیے۔ قابض، بادی غذاؤں، ہر قسم کی ترشی اور مٹھائیوں سے پرہیز کیجیے۔ روزانہ سبز ترکاریاں اور بکری کا گوشت کھائیے۔ صبح و شام کم سے کم دو تین میل تک پیدل ہوا خوری کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) پہلے ایک مہینے تک سفوف سنگرہ ۳-۴ ماشے روزانہ صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ پھانکیں۔ اس کے بعد جواب نمبر ۲ کی گولیاں کھائیں۔
(حکیم ہمایوں لامپوری)

(د) مصطگی رومی ۶ ماشے، فلفل دراز ۶ ماشے، بادیان ایک تولہ، مصری ۳ تولے۔ ان کا سفوف بنائیں اور ۶-۶ ماشے دونوں وقت کھانے کے بعد پھانک لیں۔ (حکیم تاج محمد راجو خانانی)

(۴۲) طبی درس گاہیں۔ (۱) [illegible] براہِ کرم گورنمنٹ آف انڈیا کے متعلقہ محکمے سے درخواست کیجیے کہ وہ آپ کو مطلوبہ اطلاعات فراہم کر دے۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گورنمنٹ آف انڈیا نے کسی بھی درس گاہ کو مستند قرار نہیں دیا۔ البتہ مقامی حکومتوں کی جانب سے جو درس گاہیں جاری کی گئی ہیں، یا جن کو مقامی حکومتیں گرانٹ دیتی ہیں وہ یہ ہیں۔ (۱) آیورویدک اینڈ یونانی طبیہ کالج دہلی، (۲) گورنمنٹ طبیہ اسکول پٹنہ، (۳) گورنمنٹ طبیہ اسکول لکھنؤ، (۴) یونانی طبی کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، (۵) طبیہ کلاسز اسلامیہ کالج لاہور، (۶) گورنمنٹ طبیہ اسکول بمبئی۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) طبیہ کالج دہلی، طبیہ کالج علی گڑھ، طبیہ کالج پٹیالہ، طبیہ کالج لاہور، تکمیل الطب لکھنؤ، وغیرہ مستند طبیہ کالج ہیں۔ (ہمایوں)

(۴۳) کشتہ فولاد۔ (۱) آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ہر کشتہ خواہ دیسی طریقے پر تیار ہوا ہو یا انگریزی طور پر، پانی میں حل نہیں ہو سکتا۔ بہت سے ایسے ہیں کہ پانی میں حل ہو جاتے ہیں اور بہت سے بغیر کسی تیزاب کی آمیزش کے حل نہیں ہوتے۔ سب کے لیے ایک قاعدہ نہیں لکھا جا سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دیسی طریقے سے بنا ہوا کشتہ فولاد عرق یا شربت میں ہرگز حل نہیں ہوگا اور تہ نشین ہو جائے گا۔ آپ پہلے فولاد کو دیسی طریقے سے حل کریں، اس کے بعد شربت یا عرق میں ملا دیں۔ ترکیب یہ ہے کہ ایک گچھا فولاد کے تاروں کا آب برگ جامن سبز میں بھگو دیں جب سب تار پانی میں حل ہو جائیں تو عرق یا شربت میں ملا دیں۔ لیکن یہ سب پریشانیاں آپ کیوں مول لیتے ہیں۔ آپ فیری ایٹ امونیا سائیٹراس، لائیکر فیرائی پرکلور یا ٹنکچر فیرائی پرکلور انگریزی دواخانوں سے خرید لیں اور شربت یا عرق میں ملا دیں۔ ان سب میں فولاد محلول ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) دیسی طریقے سے بنے ہوئے کشتہ فولاد کو اس طرح حل کرنا کہ وہ عرق یا شربت میں تہ نشین نہ ہو، ناممکن ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) پہلے کشتہ نہایت لطیف بنائیے۔ پھر اسے تیزاب گندک میں حل کر کے پانی میں ملا لیں۔ تہ نشین نہ ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(۴۴) خون کی کمی۔ (۱) نسخوں کے متعلق اس قسم کی شرطیں لگانا کہ اس میں یہ چیز ہو اور یہ چیز نہ ہو بہت ہی عجیب سی بات ہے۔ اگر آپ خود یہ بات جانتے ہیں کہ بکرے کے خصیے آپ کے لیے مفید ہیں اور سنکھیا یا کچلے کے مرکبات آپ پر بُرا اثر کریں گے تو پھر ہندوستان بھر کے حکیموں اور ڈاکٹروں کو اپنے لیے نسخے تجویز کرنے کی تکلیف دینا اور ہمدرد صحت میں دو یا تین سطروں کی جگہ اپنے سوال سے گھیرنا لاحاصل ہے۔ یہ جگہ کسی ایسے مریض کے کام آ سکتی تھی جو خود لقمان اور جالینوس نہیں ہے۔ یا تو آپ طبیب پر بھروسہ کیجیے یا پھر اس سے استمداد ہی نہ کیجیے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے دل میں "ہمدرد صحت" کے ان چند صفحوں کی جو دو مریضوں کے سوالات اور طبیبوں کے جوابات پر ہر مہینے سیاہ کیا کرتا ہے، کافی اہمیت نہیں ہے۔ دوسرے تفریحی اشغال کی طرح آپ یہ سمجھ کر کہ کسی اخبار کے معمے کا حل نہ بھیجا "ہمدرد صحت" میں ایک سوال ہی بھیج دیا، جو جی میں آتا ہے لکھ مارتے ہیں۔ آپ کے اس فعل سے ہمدرد صحت کو تو کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا لیکن ان بیچارے حقیقی مریضوں کو جو درد اور تکلیف میں مبتلا ہیں مزید نقصان پہنچ جاتا ہے۔ آپ کے سوال کے لیے جو جگہ نکالی گئی اس کی وجہ سے کسی ایک سچ مچ کے بیمار کا سوال چھپنے سے رہ گیا کہ جس نے محض مذاق کے طور پر نہیں بلکہ اپنے درد سے مجبور ہو کر اطبائے مشورہ کرنا چاہا تھا۔ بہر حال اگر آپ سچ مچ بیمار ہیں تو میں آپ کو یہ بتائے دیتا ہوں کہ خصیوں کا ست "ٹیسٹی کیولر ایکسٹریکٹ" کے نام سے بازار میں بکتا ہے۔ آپ جن دواؤں کے ساتھ مناسب خیال کریں اسے آمیز کر کے استعمال کر لیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اگر آپ کو بکرے کے خصیوں سے فائدہ پہنچا ہے تو مناسب تدبیر یہی ہے کہ روزانہ تازہ خصیے پکا کر کھائے جائیں۔ آپ ان کا خلاصہ کسی مرکب میں ملا کر استعمال کرنے کی صورت میں روزانہ کے جھگڑے سے ضرور بچ جائیں گے۔ لیکن زیادہ فائدے حاصل نہ کر سکیں گے۔ کمی خون، ضعف اعصاب، ضعف اعضائے رئیسہ اور عام جسمانی کمزوری دور کرنے کے لیے صبح کو دواء المسک معتدل جواہر والی چھ ماشے کھائیے اور کھانا کھانے کے بعد شربت اکسیر خاص ۱۔ اتولہ چاٹ لیا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) خصیہ بکرا جوان آدھ سیر اور مصری کوزہ ایک پاؤ کو ہاتھوں سے مسلتے رہیں جب شربت سا بن جائے تو کپڑے میں چھان کر چھیچڑوں وغیرہ

سے صاف کرکے پانی کی بھاپ پر پکائیں اور اس میں کشتہ مرداریہ ایک تولہ ملا کر رکھ لیں اور ۲-۳ ماشے صبح و شام دودھ سے کھائیں (ہمایوں)

(۴۵) **مکھیاں** :- (ا) مکھی، مچھر اور پسو وغیرہ کے مارنے کے لیے "فلٹ" ایک بہت ہی قابلِ اعتبار دوا ہے۔ اس کے ڈبے بھی فروخت ہوتے ہیں اور چھڑکنے کی پچکاریاں بھی۔ ایک پچکاری اور ایک چھوٹا ڈبہ فلٹ کا خرید لیجیے۔ مکھیوں کی تکلیف سے نجات مل جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) ایسی چیزیں تو بہت ہیں کہ جن کی دھونی دینے سے یا چھڑک دینے سے مکھیاں تھوڑی دیر کے لیے وہاں نہ رہیں۔ لیکن اس کا علاج نہ میرے پاس ہے نہ آپ کے کہ پھر دوبارہ وہاں مکھیاں نہ آئیں۔ لہٰذا اس کی کوشش فضول ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) مکھیوں کا زور کم کرنے کے لیے سب سے بہتر چیز صفائی ہے۔ مکان کو پاک و صاف رکھیے صحن اور نالیوں میں گندگی جمع نہ ہونے دیجیے۔ کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانک کر رکھیے۔ ادھر ادھر پانی پھینکنے سے گھر کے لوگوں کو منع کر دیجیے۔ فینائل چھڑکوا دیجیے اور اگر وقتی طور پر مکھیوں کو ضائع کرنا چاہیں تو مکھی مار کاغذ استعمال کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) آپ جواب نمبر ۳۴ پر عمل کیجیے۔ (ڈاکٹر ایم۔ اے شکور کلکتہ)

(ہ) مکانوں میں فینائل چھڑکا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(و) نمک چکنی کی دھونی سے مکھیاں بھاگ جاتی ہیں۔ مگر یہ علاج ذرا مہنگا پڑتا ہے۔ اس کے بجائے اگر صفائی سے کام لیں تو زیادہ بہتر ہے۔ (حکیم نور احمد گل چین)

(ز) گندک کو پانی میں پیس کر دیواروں پر چھڑکنے سے مکھیاں نہیں آتیں۔ (حکیم بشن داس)

(۴۶) **بندشِ حیض** :- تیس سال کی عمر اور ۱۶ سال شادی کو ہو چکے۔ گویا چودہ برس کی عمر میں شادی ہوئی تھی۔ اور پھر اولاد کی اتنی کثرت۔ چودہ برس کی عمر میں لڑکی گو دیکھنے میں بالغ اور جوان معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس کے مخصوص نسوانی اعضاء کی تکمیل نہیں ہوتی۔ اسی لیے چھوٹی عمر کی شادیاں لڑکی کے لیے سخت مضرت رساں ہوتی ہیں۔ ان اعضاء پر جو ہنوز نامکمل ہیں ایک بچے کی پرورش کا بار پڑتا ہے۔ جسے وہ کسی طرح آسانی سے برداشت نہیں کر سکتے اور حمل کی تکرار انہیں اور بھی ناکارہ بنا دیتی ہے۔ یقیناً مریضہ کے جسم میں خون بہت کم رہ گیا ہوگا، اور تعجب ہے کہ ابھی تک انہیں کوئی خطرناک مرض لاحق نہیں ہوا۔ اب آپ سب سے پہلے تو انہیں وظائفِ زوجیت سے ایک طویل عرصے کے لیے چھٹی دیجیے۔ اور دوا اور غذا کے ذریعے سے ان کے جسم میں خون کی مقدار بڑھائیے "سیرپ ہیموگلوبین" اس مقصد کے لیے ایک بہت اچھی دوا ہے۔ "زیرتھ جین پور ایکسٹریکٹ" کے انجکشن بہت مفید ہیں۔ غذا میں روزانہ کلیجی کھلانا اور دودھ اور پھلوں کا زیادہ استعمال کرنا بہتر ہوگا۔ کھلی ہوا میں رہنا، زیادہ وقت دھوپ میں گزارنا اور ممکن ہو تو روزانہ تھوڑی دیر ٹہلنا سب ایسی تدابیر ہیں کہ جن سے ان کی صحت بحال ہو سکتی ہے۔ چاول کی عادت ہو تو کھانے دیجیے کچھ حرج نہیں ہے۔ البتہ سیلا چاول جو مشین سے پالش کیے ہوئے ہوتے ہیں، نہ کھائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مرچ سیاہ، صبر زرد، دار چینی، سونٹھ، فلفل دراز، پوست ہلیلہ زرد، سہاگہ بریاں، ہینگ بریاں، شحم حنظل، جو یہ تجی، نمک سونچر، نمک سیاہ، نمک لاہوری، نمک سانبھر ہر ایک ایک چھٹانک۔ سب کو باریک کرکے ۲۴ گھنٹے تیز سرکے میں کھرل کریں۔ پھر ۲۴ گھنٹے گھی کوار کے گودے میں کھرل کرکے جنگلی بیر برابر گولیاں بنائیں اور سائے میں خشک کریں۔ ایک گولی صبح ایک دوپہر کو اور دو گولیاں رات کو سوتے وقت کنکنے پانی سے استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) سب سے پہلے مریضہ کی عام صحت کو درست کیجیے۔ صبح کے وقت قرص فولاد ایک عدد، دوا المسک معتدل جواہر والی ۶ ماشے میں ملا کر کھلائیے۔ اور کھانا کھانے کے بعد جوارش بسباسہ نو ماشے دیجیے۔ جب عام جسمانی کمزوری اور خون کی کمی کی شکایت دور ہو جائے تو حیض جاری کرنے والی دوائیں استعمال کرائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) کشتہ قلمی شورہ بھنگ والا ایک ایک رتی روزانہ کھائیں۔ چند یوم میں پیٹ چھوٹا ہو جائے گا۔ (حکیم ہمایوں لائل پور)

(ہ) معائنہ کرا کر باقاعدہ علاج کرائیں تاکہ یقیناً صحت نصیب ہو۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۴۷) **فوطوں کا پانی** :- (ا) جو مجبوریاں آپ کو اپنے مرض کا صحیح علاج کرانے سے مانع ہیں پہلے ان کا علاج کیجیے اور پھر آپریشن کرائیے حقیقی اور مستقل علاج آپ کی تکلیف کا آپریشن ہی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) یہ مرض آپریشن کے بغیر جڑ سے نہیں جا سکتا۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) جب آپ کی مجبوریاں ختم ہو جائیں تو آپ فوراً ہسپتال میں داخل ہو کر آپریشن کرا ڈالیے۔ سوائے آپریشن کے اس مرض کا کوئی دوسرا علاج شافی نہیں ہو سکتا۔ (ڈاکٹر ایم۔ اے۔ شکور، کلکتہ)

(د) کشتہ قلمی شورہ بھنگ والا ایک ایک رتی روزانہ کھلائیں۔ دو تین ہفتے میں صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(۴۸) **ورزشوں کی کتاب** :- (ا) میسرز ٹھیکر اسپنک اینڈ کمپنی کلکتہ کو ایک خط لکھ دیجیے۔ وہ آپ کو اپنی فہرست بھیج دیں گے۔ پھر حسب پسند کتاب منگا لیجیے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ورزش کے متعلق کتابیں انگریزی میں ہیں اور بعض اردو میں بھی شائع ہوئی ہیں۔ انگریزی کتابوں کے لیے "بٹر ورتھ اینڈ کمپنی

کلکتہ " سے خط وکتابت کیجیے ، اور اُردو کتابوں کے لیے نول کشور بک ڈپو لکھنؤ سے ۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) آپ میسرز تھیکر اسپنک کے ہاں سے ایک جلد " دی بک آف موڈرن ایکسرسائز " منگوا کر مطالعہ فرمائیے ۔ (ڈاکٹر ایم ۔ اے شکور)

(د) فزیکل ٹریننگ کورس کے دونوں حصوں کا مطالعہ فرمائیں ۔ (حکیم ہمایوں)

(۴۹) ملیریا :- (ا) ملیریا بخار کے لیے کونین بمنزلہ اکسیر ہے ۔ اگر زیادہ مقدار میں دواساز سے خریدی جائے گی تو غالباً سستی بھی مل سکتی ہے اگر آپ گورنمنٹ پر بھی اپنا یہ مفت تقسیم کرنے کا مقصد ظاہر کر دیں تو غالباً وہ بھی آپ کو اپنے اسٹور سے اسی نرخ پر دے دے کہ جس نرخ پر وہ دواساز سے خریدتی ہے ۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مغز کرنجوہ ۴ تولے فل فل دراز ۲ تولے ، سیاہ مرچ ایک تولہ ۔ دواؤں کو باریک کر کے دو گھنٹے آب دھتورہ سبز میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنا کر صبح ، دوپہر اور شام کو ایک ایک گولی کھائیں ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) گلابی پھٹکری کو توے پر بھون کر اور باریک پیس کر شیشی میں رکھیں ۔ ملیریا میں جاڑا چڑھنے سے پہلے یہ پھٹکری چار رتی سے ایک ماشہ تک بتاشہ میں رکھ کر کھلائیں یا کھانڈ میں ملا کر پھنکائیں ، اوپر سے دو چار گھونٹ پانی پلائیں ۔ ایک ڈیڑھ گھنٹے بعد ایک خوراک اور دینے سے بخار نہیں آئے گا ۔ لیکن اگر قبض ہو تو پہلے بادیان ، سنا مکی ہر ایک ۳ ماشے ، گل قند دو تولے کا جوشاندہ پلا کر دفع کریں ۔ پھر یہ دوا کھلائیں ۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) ملیریا بخار کے لیے سوائے کونین کے اور کوئی دوسری دوا مجرب نہیں ہو سکتی ۔ (ڈاکٹر اے ۔ ایم ۔ شکور ، کلکتہ)

(ہ) سفوف کرنجوہ استعمال کرائیں ۔ کرنجوہ ۵ تولے ، فل فل دراز ۲ تولے ، پھٹکری سلاجری ۱ تولہ ۔ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں ۔ ۹-۹ رتی صبح دوپہر و شام کے وقت کھائیں ۔ پہلے قبض کا رفع کرنا ضروری ہے ۔ (حکیم ہمایوں)

(و) مغز کرنجوہ ایک تولہ ، دار فل فل ایک تولہ ، زیرہ سفید ۶ ماشے ، ببول کی پتی ۶ ماشے ۔ سب کو باریک پیس کر پانی یا گوند کے لعاب سے چنے برابر گولیاں بنائیں ۔ صبح ، دوپہر و شام کو پانی کے ساتھ ایک ایک گولی دیں ۔ (حکیم تاج محمد راجو خانانی)

(ز) کٹکی ایک تولہ ، کافور چار رتی باریک پیس کر رکھ چھوڑیں ۔ بڑے آدمی کو چار چار رتی پانی کے ساتھ دن میں تین مرتبہ کھلائیں ۔ (حکیم نور احمد)

(ح) شنگرف شدہ ایک تولہ ، مرچ سیاہ ایک تولہ کو آب لیموں ایک بوتل میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنائیں ۔ ایک گولی ہمراہ شربت بنفشہ کھلائیں ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ط) کشتہ ابرک عمدہ ، کافور ، کونین سلفاس ، ست گلو ۔ سب کو ہم وزن پیس کر رکھ لیں ۔ اور ۳ رتی صبح اور ۳ رتی شام ، تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں ۔ مگر پہلے ایک مسہل دے دیں ۔ (حکیم بشن داس)

(۵۰) چاندی پڑنا :- (ا) آپ نے بیماری کا ایسا عجیب نام لکھا ہے کہ جو میں نے کبھی نہیں سنا تھا میں نے صرف اس غرض سے کہ آپ کو جواب دے سکوں دوسرے ڈاکٹروں سے بھی دریافت کیا لیکن وہ بھی " چاندی پڑنا " کی اصطلاح سے ناواقف تھے ۔ یہ خیال کر کے کہ شاید عورتوں کا کوئی مخصوص مرض ہوتا ہو اور اُن ہی کی یہ اصطلاح ہو اپنے گھر میں بھی دریافت کیا لیکن وہ بھی اس اصطلاح کو نہ سمجھیں ۔ آپ نے مجھے خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی ہے یقین کیجیے کہ میں سخت شرمندگی محسوس کر رہا ہوں کہ میں اس بیماری کو جانتا بھی نہیں ۔ بجائے اصطلاح لکھنے کے اگر آپ مرض کی علامات لکھ دیتے تو غالباً یہ دقت نہ ہوتی ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ آپ کے شہر کی مخصوص اصطلاح ہے ۔ بہر حال اگر آپ واضح طور پر پھر اپنا سوال بھیجیں تو میں بہت ہی خوشی سے مشورہ دے سکوں گا ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) میں جناب کا سوال ہی نہیں سمجھا تو جواب کیا دوں " چاندی پڑنا " تو میری سمجھ میں نہیں آیا ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مہربانی فرما کر یہ بتائیے کہ " چاندی پڑنا " کس کو کہتے ہیں ۔ یہ خاص اصطلاحی لفظ لکھنے کے بجائے اگر مرض کی علامتیں لکھ دیتے تو جواب دیا جا سکتا تھا ۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) ہمیں معلوم نہیں کہ یہ کیا مرض ہے ۔ اس کی علامات اور مرض کی کیفیت تفصیل سے لکھیں ۔ یا اس مرض کا طبی نام لکھیں ۔ (حکیم ہمایوں)

(۵۱) گندک کا تیل :- (ا) آملہ ایک پھل ہے اور آملہ سار گندک کی ایک قسم ، اب نہ معلوم آپ کی مراد کس سے ہے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مصفیٔ خون ہے ، زخم ، خارش ، داد کو فائدہ پہنچائے گا ، مقوی باہ ثابت ہوگا ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کیمیاوی اثرات کو تو کیمیا داں جانیں ۔ البتہ ہم اتنا ضرور بتا سکتے ہیں کہ یہ روغن گندک اعلیٰ درجے کا مصفیٔ خون ہونے کے علاوہ بھوک خوب لگائے گا ۔ اور پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرے گا ۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) خنازیر ، خرابی خون ، بھگندر ، خارش ، پھوڑے پھنسی وغیرہ امراض کے لیے بہت مفید ثابت ہوگا ۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) آملہ سار گندک کے تیل کی ترکیب تیاری تحریر کریں ۔ پھر اس کے فوائد بھی درج کر دیے جائیں گے ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) روغن کبریت مصفیٔ خون ہے ۔ ۶-۵ قطرے بتاشے میں ڈال کر دودھ کے ساتھ یا عرق مصفیٔ خون ۱ تولے شربت عناب ۲ تولے کے ساتھ دو وقت استعمال کریں ۔ (حکیم نور احمد گل چیں)

سوالات

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اجرت بھیجنی چاہیئے۔

(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کیجیے۔

(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں۔ شائع نہیں ہو سکے گا۔

(۶) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔

(۷) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔

منیجر "ہمدرد صحت"

---

(۵۲) عمر ۵۵ سال ہے۔ اعادۂ قوت باہ و بحالی قوت داخلی و خارجی کے لیے ارزاں و سہل الحصول کوئی ایسی دوا تجویز فرمائیں جس کا بغیر کسی سخت پرہیز کے ہر موسم اور ہر حالت میں برابر استعمال جاری رکھا جا سکے۔ دوا قبض کشا اور معدے کی اصلاح کرنے والی بھی ہو۔ (خریدار نمبر ۱۰۲۸۰)

(۵۳) مجھ کو رسالہ ہمدرد صحت جولائی ۱۹۳۱ء لغایت جون ۱۹۳۲ء کے پرچوں کی ضرورت ہے۔ نیز جون ۱۹۳۳ء جولائی ۱۹۳۶ء اور اکتوبر ۱۹۳۶ء کے پرچے جن اصحاب کے پاس ہوں قیمت وغیرہ سے مطلع فرمائیں اور اپنا پورا پتہ لکھیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۱۲۸)

(۵۴) ۴۰ سالہ مریض جملہ بدعنوانیوں میں مبتلا رہا ہے۔ دس سال ہوئے آتشک میں بھی مبتلا رہ چکا ہے۔ شراب بھی پیا کرتا تھا۔ دو مہینے سے اجابت ٹھیک نہیں ہوتی قبض رہتا ہے کبھی دست بھی آ جاتے ہیں۔ اجابت کے وقت درد ہوتا ہے۔ سر میں کھانسنے یا چھینکنے سے درد ہو جاتا ہے کنپٹی اور پیشانی کی رگوں میں پھڑکن ہوتی ہے۔ مزاج بلغمی اور سوداوی ہے۔ مریض چائے اور بیڑی پیا کرتا ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۴۶)

(۵۵) عمر ۲۷ سال ہے۔ ایک سال پہلے بخار آیا تھا جو علاج سے رفع ہو گیا تھا۔ لیکن قبض کی وجہ سے مسہل لے لیے۔ دست تمام دن آئے۔ دوسرے دن بے ہوشی کا دورہ پڑا اور ہذیانی کیفیت طاری ہو گئی۔ ہونٹ پیلے ہو گئے۔ ایک ہفتے تک تمام جسم میں درد رہا۔ اسی زمانے سے بائیں جانب سر، گردن اور آنکھ میں درد ہے۔ آنکھ کبھی سرخ ہو جاتی ہے۔ حافظہ بالکل کمزور ہے۔ قبض کی شکایت ہے۔ تمام مقوی خمیرے کھا چکا ہوں۔ کوئی زود اثر نسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۲۸۹)

(۵۶) گائے کے دودھ اور بھینس کے دودھ کے فائدے اور نقصانات الگ الگ تحریر فرمائیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ ان دونوں میں کون سا زیادہ اچھا ہے کیا دودھ کے استعمال سے جسم فربہ ہو سکتا ہے۔ دودھ پینے کا وقت کیا ہونا چاہیئے اور کس مقدار میں استعمال کرنا چاہیئے۔ (خریدار نمبر ۱۰۱۸۱)

(۵۷) تیس سالہ مریض پرانے سوزاک میں مبتلا ہے۔ پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔ لیکن ہر بار چند قطرے آتے ہیں۔ جلن بھی ہوتی ہے اور دبانے سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ پیشاب اگر کھل کر آتا ہے تو پہلے پیپ کی طرح کی جھلی آتی ہے۔ اس کے بعد چند قطرے خون کے آ جاتے ہیں۔ مجرب اور آزمودہ نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۷۵۵۰)

(۵۸) اطبائے کرام برائے المقعد اور دماغ کی کمزوری کے لیے کوئی مجرب کم خرچ اور زود اثر نسخہ تجویز فرما کر ممنون فرمائیں۔ نسخے کے اجزا آسانی سے مل جانے والے ہوں۔ نیز یہ بھی تحریر فرمائیں کہ دماغ کی کمزوری میں سر کی مالش کے لیے کون سا تیل مفید ہوگا۔ (خریدار نمبر ۹۰۵۶)

(۵۹) سات سال سے ایک دوست کی بغلوں میں خارش ہوتی ہے اور متورم ہو کر کھرنڈ بن کر بھوسی سی اڑ جاتی ہے اور آرام ہو جاتا ہے۔ ریشمی اور اونی کپڑوں کے استعمال سے زیادہ ہوتا ہے۔ کبھی سوزاک یا آتشک نہیں ہوئی۔ اطریفل سیاہ کا دور مطابق نسخہ نصیر الدین چراغ دہلوی کیا گیا۔ افاقہ تو ہوا لیکن قطعاً نہیں۔ یونانی جنکلہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۷۲۲۱)

(۶۰) سر کے بال پیدا کرنے کے لیے ایک عام فہم نسخہ درکار ہے۔ جو دماغ کو بھی نقصان نہ پہنچائے۔ (خریدار نمبر ۶۰۱۳)

(۶۱) مجھے ہمزاد کو تابع کرنا مطلوب ہے۔ کوئی عامل آسان اور بلا خطر نسخہ تحریر فرمائیں۔ کاربندی کی شرطوں کو قبول کرنے کے لیے تیار ہوں حفاظت جان کے واسطے بھی ترکیب تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۷۷۸)

(۶۲) روغن موم نکالنے کی کوئی صاحب ایسی ترکیب درج کریں جو بہت آسان ہو۔ نیز برف وغیرہ میں رکھنے سے منجمد بھی نہ ہو اور سریع الاثر ہو۔ یہی

لکھیں کہ روغن موم سے کس حساب میں نکلے گا۔ بہت ممنون ہوں گا۔ (خریدار نمبر ۸۳۸۷)

(۶۳) میری عمر ۲۰ سال کی ہے پندرہ برس سے میرے تمام جسم میں ہر وقت درد رہتا ہے۔ گردن سے کمر تک زیادہ ہے۔ بہت علاج کیے مگر فائدہ بالکل نہیں ہوا بچپن میں خونی بواسیر بھی ہو چکی ہے۔ اور جوانی میں دو مرتبہ سوزاک بھی ہو چکا ہے۔ دو دفعہ گڈی اڑاتے ہوئے کوٹھے سے بھی گر چکا ہوں سخت جان اتنا ہوں کہ زندہ ہوں۔ معقول علاج تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۱۰۸)

(۶۴) پندرہ برس سے ہمارے ایک عزیز کو خونی بواسیر کی شکایت ہے۔ مہینے کے آخر میں خون آتا ہے۔ علاج طبی اور ڈاکٹری کیے مگر فائدہ نہیں ہوا۔ اطبا اور ڈاکٹر صاحبان توجہ فرماکر کوئی کامیاب نسخہ یا انجکشن تجویز فرمائیں۔ دوا ایسی ہو کہ ۱۰۔۱۵ دن میں مستوں کو معدوم یا کم سے کم جھڑنے کے قابل بنا دے، اور تکلیف بھی نہ ہو۔ دوائیں آسانی سے مل جانے والی ہوں۔ (خریدار نمبر ۱۰۲۵۳)

(۶۵) مجھے سترہ سال کے پرانے نزلہ کے لیے ایسے نسخے کی ضرورت ہے جس کے صرف کرنے سے یہ مرض قطعی دور ہو جائے۔ نسخہ مجرب ہو۔ دوا تر ہو اور آسانی سے بھی مل سکے۔ اطبائے کرام توجہ فرماکر ثواب دارین حاصل کریں۔ (خریدار نمبر ۹۵۲۶)

(۶۶) کیا بال دوبارہ کالے پیدا ہو سکتے ہیں؟ اگر کوئی صاحب بال کالے پیدا کرنے والا نسخہ یا تدبیر تحریر فرمائیں تو ان کی خدمت میں ایک سو روپے پیش کیے جائیں گے۔ بشرطیکہ تجربہ اس کو صحیح ثابت کر دے۔ (خریدار نمبر ۷۴۳۱)

(۶۷) ایک ایسا نسخہ مطلوب ہے جو مشتہی، مقوی معدہ، مقوی جگر، مقوی قلب، اور مقوی اعصاب ہو۔ دائمی قبض کو دور کرے۔ خون میں حدت پیدا نہ کرے معتدل مزاج کے موافق ہو۔ اجزا آسانی سے مل سکیں۔ اطبائے کرام توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۷۵۰)

(۶۸) چار پانچ سال سے نزلہ و زکام کی شکایت ہے۔ مہینے میں ۲۔۳ مرتبہ زکام ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور ہو گیا ہے۔ مسوڑھوں میں ورم رہتا ہے جس کی وجہ سے چبانے میں دقت ہوتی ہے۔ قبض رہتا ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ کوئی اچھا سا نسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۶۴۲)

(۶۹) میرے ۲۴ سالہ عزیز ۷۔۸ سال سے احتلام میں مبتلا ہیں۔ مزاج گرم ہے۔ علاج بہت کرائے۔ لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ ایک مہینے میں ۵۔۶ دفعہ احتلام ہو جاتا ہے۔ دل اور جگر کمزور ہیں۔ عام بدن لاغر ہے۔ ذکاوت حس کچھ۔ لاغری اور کوتاہی بھی ہے۔ سرعت انزال کی شکایت بھی ہے۔ جلق کی عادت بھی رہی ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ دوا تحریر فرمائیں۔ (۱۰۰۵۸)

(۷۰) گزشتہ مارچ میں عضو تناسل کے درد اور خصیے کی کجی وغیرہ کے متعلق ایک سوال درج کرایا تھا۔ جواب میں اطبائے نسخے عنایت فرمائے جن میں سے بعض کے استعمال سے درد کو تو فائدہ ہوا۔ مگر دوسرے عوارض بدستور موجود ہیں۔ لہٰذا جملہ حذاق سے پھر عرض ہے کہ از راہ کرم کوئی مجرب علاج تحریر فرمائیں جس سے خصیے کا ٹیڑھا پن اور رگوں کی گانٹھیں بھی دور ہو جائیں۔ شرطیہ علاج فرمانے والے صاحب اپنا پتہ درج رسالہ فرمائیں۔ مزید حالات کے لیے سوال نمبر ۸۳ رسالہ مارچ ۱۹۶۱ء ملاحظہ ہو۔ (خریدار نمبر ۹۷۲۶)

(۷۱) لاغری اور نسیان کے لیے ایسے مجرب المجرب نسخے درکار ہیں جو آسان ہوں اور ہر جگہ آسانی سے حاصل ہو سکیں۔ (خریدار نمبر ۸۶۸۸)

(۷۲) میرے ۱۴ سالہ بھائی کو گزشتہ آٹھ سال سے مرگی کے دورے پڑتے رہے ہیں۔ خدا کے لیے کوئی نسخہ عطا فرمائیں۔ تمام عمر احسان مند رہوں گا۔ (خریدار نمبر ۸۱۱۱)

(۷۳) سات دن کے بچے ایک مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جسے ہمارے ملک کی زبان میں جھٹوا کہتے ہیں۔ اس بیماری سے بچے دو تین ہی دن میں ضائع ہو جاتے ہیں۔ اطبائے کرام اس پر غور و خوض کر کے کوئی ایسا نسخہ مرحمت فرمائیں جس سے بچے ضائع نہ ہو سکیں۔ (خریدار نمبر ۹۸۲۲)

(۷۴) میرے ایک دوست کی اہلیہ کو ۹ سال سے دائمی زکام کی شکایت رہتی ہے۔ ہمیشہ چھینکیں آتی رہتی ہیں۔ کوئی مجرب اور یقینی علاج بتائیں۔ عمر تقریباً ۲۵ سال ہے۔ جسمانی حالت کمزور ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۰۶)

(۷۵) کوئی صاحب گرمی، دھڑکن اور ضعف دماغ کا مجرب اور کم خرچ نسخہ تحریر فرماکر ممنون فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۲۵۱۵)

(۷۶) کینسر، آکلہ یا اس کے مانند مرض کا مجرب علاج درکار ہے۔ شکایت منہ میں بائیں طرف ہے۔ اندر قدرے سرخی اور باہر ورم ہے۔ رات میں تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ عمر ۵۰ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۱۰۹)

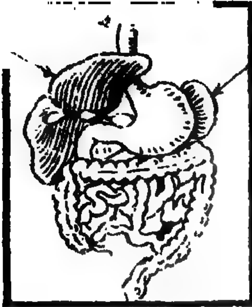
(۷۷) میرے ایک عزیز کی پنڈلی پر ۲ انچ مربع سفید نشان ہو گیا ہے جو بالکل سُن ہے۔ سوئی چبھانے پر بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ کئی تیل لگائے، اور مصفی خون دوائیں بھی پلائیں۔ مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ اب جسم کے دوسرے حصوں پر بھی داغ ظاہر ہو رہے ہیں۔ حکیم اکبر حسین صاحب خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۴۳۵)

(۷۸) مجھے دو سال پہلے سوزاک اور آتشک کی شکایت رہ چکی ہے۔ علاج سے فائدہ تو ہو گیا ہے۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ خون صاف نہیں ہے۔ لہٰذا کوئی مصفی خون نسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۹۳)

(۷۹) میری والدہ کو ۲۲ سال سے درد سر کی شکایت ہے۔ پہلے دل گھبراتا ہے۔ پھر کان اور آنکھ کے درمیانی حصے سے درد شروع ہو کر تمام سر میں شدت سے ہو جاتا ہے۔ قبض کی اکثر شکایت رہا کرتی ہے۔ سردیوں میں ایک مہینے میں تین چار مرتبہ اور گرمیوں میں ۵۔۶ مرتبہ ہوتا ہے۔ کبھی کبھی قے ہونے سے کمی ہو جاتی ہے۔ (۱۰۳۸۵)

(۸۰) پنیر کا سریش کیا ہے اور کس طرح بنتا ہے۔ اطبائے کرام خصوصاً حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آبادی توجہ فرمائیں۔ (جوہر بریلوی)

ملیریا کے بعد کی کمزوری



ملیریا یا موسمی بخار کے بعد عام جسمانی کمزوری کے علاوہ آپ کا جگر اور آپ کی تلی خاص طور پر بڑھ جاتی ہے۔ اور یہ دونوں اعضاء اپنا کام اچھی طرح نہیں کرتے۔ موسمی بخار کے بعد آپ کی پیلی پیلی رنگت، بھوک کی کمی اور کام میں دل نہ لگنا یہ سب باتیں اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ کے پیٹ کے اعضاء اپنا اپنا فرض اچھی طرح ادا نہیں کر رہے اور وہ بیچارے ملیریا کے بے پناہ حملے سے گھائل ہو گئے ہیں اور ان کو مدد کی فوری ضرورت ہے۔ یہ مدد آپ کو **ہمدرد دواخانے کے**



ملیریا کا کمزور مریض

شربت اکسیر خاص (رجسٹرڈ)



سے مل سکتی ہے۔ یہ شربت جگر و تلی کی ان کمزوریوں کے لیے جو ملیریا سے پیدا ہو گئی ہوں، آب حیات سے کم نہیں ہے۔ خون کے سرخ دانے جنھیں بخار کے حملے کثرت سے برباد کر دیتے ہیں، اس شربت سے بہت زیادہ تعداد میں پیدا ہونے لگتے ہیں۔ عام کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ آپ اپنا کام دل لگا کر کرنے لگتے ہیں۔ غذا اچھی طرح ہضم ہونے لگتی ہے۔ قبض بالکل نہیں رہتا۔ غرض بیس دن کے اندر ہی اندر آپ ایسے ہی چست اور مضبوط ہو جاتے ہیں جیسے پہلے تھے۔ آپ کا سرخ و سفید چہرہ خود اس کی گواہی دے گا کہ آپ بالکل تن درست ہیں۔

بالکل تن درست ہونے کے بعد



آپ

اپنے آپ کو اور اپنے بال بچوں کو اس خوش مزہ اور عجیب شربت سے محروم نہ رکھیے

دو شیشیوں کی قیمت جو بیس دن کے لیے کافی ہیں، تین روپے ہے۔

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

مینیجر ہمدرد دواخانہ، دہلی

رسالہ

ہمدرد شباب

جس میں

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی کے مشہور و شباب آور ماء اللحم

یعنی

عرق ماء اللحم نسخۂ خاص دو آتشہ

[illegible]

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ملنے کا پتہ: ہمدرد دہلی [illegible]



یادگار

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم

بانی ہمدرد دواخانہ۔ دہلی

نگران حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مدیر حافظ محمد سعید دہلوی



سالانہ ایک روپیہ

مقام اشاعت ہمدرد منزل دہلی

فی پرچہ چھ پیسے









رسالہ

ہمدرد نوجوان

ہمدرد دواخانہ دہلی

ان رسالوں میں … [illegible] … آپ کی ضرورت ہے مثلاً ایک
… لکھ کر مفت منگائیے … ہمدرد صحت کی صحامت … اور
ہمدرد نوجوان کی … صفحے ہیں

… ہمدرد دواخانہ دہلی



صفحہ	مضمون	نگارندہ

[illegible]



انتقاد



حمیات القانون سائز ۱۸×۲۲/۴، ضخامت ۴۵۶ صفحے، قیمت پانچ روپے۔

پتہ :- منیجر صاحب دارالتالیفات، اجمل روڈ، ڈول باغ، نئی دہلی۔

شیخ بوعلی سینا نے اپنی کتاب قانون کی چوتھی جلد امراض عامہ کے لیے وقف کی ہے۔ اس میں پہلے تو بخاروں اور بحرانوں کا ذکر بڑی تفصیل سے ہے۔ اس کے بعد دیگر امراض عامہ پر مباحث درج کیے گئے ہیں۔ حمیات قانون سے مراد قانون کی چوتھی جلد کا وہی حصہ ہے جسے شیخ نے دو فنوں میں تقسیم کیا ہے۔ پھر پہلا فن دو مقالوں میں اور ہر مقالہ علی الترتیب ۳۰ اور ۵۹ فصلوں میں منقسم ہے۔ ان مقالوں میں شیخ نے اپنے عہد تک کی تمام معلومات کو بڑی جامعیت سے لکھا ہے۔ اور ماہیت اسباب احکام اور تدابیر و معالجات حمیات پر اس نکتہ رسی سے بحث کی ہے کہ اس کا مطالعہ شاید کسی زمانے میں بھی فائدے سے خالی نہ رہے گا۔

تلخیصات قانون کی شرحوں کے علاوہ خود قانون کی بھی بڑی بڑی شرحیں لکھی گئی ہیں۔ چناں چہ نجندی، سمرقندی، آملی، قرشی اور گیلانی وغیرہ شرحوں سے اصحاب فن ناواقف نہیں ہیں۔ ان شرحوں میں حمیات قانون کی شرحیں شامل ہیں جو مطالعے کے قابل ہیں، لیکن حمیات قانون پر جو حاشیہ اشرف الحکما حکیم شریف خاں مرحوم نے سپرد قلم کیا ہے وہ بہت سی خوبیوں کا حامل ہے۔ یہ حاشیہ یا شرح قانون کی تمام اہم شرحوں کے آخر میں لکھی گئی ہے اس لیے فاضل شارح کے سامنے وہ تمام افکار و خیالات ہیں جو پہلے کے شارحوں نے ظاہر کیے ہیں، بلکہ ان پر جا بجا محاکمہ کیا گیا ہے۔ یہ شرح عموماً مختصر ہے۔ فاضل شارح نے اپنے الفاظ میں مطالب واضح کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کے لیے انھوں نے نہایت سادہ اور سلیس فارسی زبان استعمال کی ہے۔ لیکن جن مواقع پر شارح کو دوسرے شارحوں سے اختلاف کرنا پڑا ہے وہاں وہ اپنی پوری علمی شان کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔ درحقیقت یہی وہ مواقع ہیں جہاں پڑھنے والے کو حکیم شریف خاں کے علم و عمل طب کا معترف ہونا پڑتا ہے۔ یہ شرح اس وجہ سے بھی اپنے اندر اہمیت رکھتی ہے کہ ہمارے شارح کو عمل طب کے جس قدر مواقع ملے وہ شاید کسی اور شارح کو نہیں ملے۔ یہی وجہ ہے کہ طالب علم جتنے فنی نکات اس شرح سے حاصل کر سکتا ہے وہ غالباً کسی اور شرح میں اسے نہیں مل سکتے۔

یہ حاشیہ یا شرح نامکمل طور پر پہلے بھی بعض مطابع نے شائع کی ہے لیکن اس کو مع متن کے مکمل اور عمدہ شکل میں مرتب کر کے شائع کرنے کا سہرا طبیہ کالج دہلی کے مشہور پروفیسر جناب حکیم خواجہ رضوان احمد صاحب کے سر ہے۔ اور اس کے لیے وہ جمہور اطبا کی طرف سے شکریے کے مستحق ہیں۔ کتاب کے شروع میں جناب حکیم مولوی سید علی احمد صاحب نیر واسطی کا ۲۱ صفحے کا ایک مقدمہ ہے جس میں موصوف نے اپنے مخصوص رنگ میں مصنف اور شارح کے سوانح حیات اور ان کی تصانیف پر تبصرہ کیا ہے۔ بہرحال یہ کتاب اطبا کے لیے ایک مفید اضافے کی حیثیت رکھتی ہے۔ اُمید ہے کہ مرتب کی محنت اور ہمت کی داد دی جائے گی۔

پھلوں سے علاج سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۱۵۲ صفحے، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

پتہ :- منیجر صاحب دارالعلاج، روڑی، ضلع حصار (پنجاب)

رسالہ "العلاج" کی یہ ایک خاص اشاعت ہے جس میں پھلوں سے علاج کے متعلق بہت کچھ معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ امراض کی ترتیب کیا لی ہے یعنی سر سے پاؤں تک کے امراض کا علاج مختلف پھلوں کے ذریعے سے بتایا گیا ہے۔ اس چھوٹے سے رسالے میں ہر مرض اور اس کے علاج کو تلاش کرنا تو فضول ہے۔ لیکن مؤلف نے عام طور پر پائے جانے والے امراض کو نظرانداز نہیں کیا ہے۔ بہرحال اس اشاعت کے مفید ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا یہ معالجوں ہی کے لیے کارآمد نہیں ہے بلکہ عوام بھی اس کے مطالعے سے فائدہ اٹھائیں گے۔

علم الادویہ

الٹ کمبل

از جناب حکیم محمد علی صاحب چھپروی - ڈی - آئی - ایم -

مترادفات - لاطینی نام ایبروما آگسٹا (Abroma Augusta) انگریزی نام ڈیولس کاٹن (Devils Cotton) سنسکرت نام پوشرنا اور پیورنی - **ماہیت** - اس کا درخت تقریباً سات آٹھ ہاتھ بلند ہوتا ہے - پتے چوڑے اور کنارے پر کٹے ہوئے ہوتے ہیں - ان پتوں کی پشت پر روئیں ہوتے ہیں - پھول پیلے اور ارغوانی رنگ کے ہوتے ہیں جو پانچ پنکھڑیوں سے بنے ہوتے ہیں - پھول جون سے لے کر آخر اگست تک لگتے ہیں - پھولوں کے درمیان تخم بھرے رہتے ہیں - تخم پختہ ہونے پر سیاہ رنگ کے ہو جاتے ہیں - پھل شکل کمرکھ کے ہوتے ہیں - اس کی جڑ کی چھال دبیز ریشے دار اور بھورے رنگ کی ہوتی ہے - تازی کٹی ہوئی جڑ سے ایک گوند جیسا مادہ بہت زیادہ خارج ہوتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ دوائی خصوصیات کا حامل یہی لعاب دار مادہ ہوتا ہے - چھال سے بہت باریک مضبوط اور ریشم جیسے دھاگے نکلتے ہیں جو کسی زمانے میں پارچہ بافی کے لیے بہت استعمال ہوتے تھے - لیکن اب اس غرض کے لیے بہت کم استعمال ہوتے ہیں -



مقام پیدائش - ہندوستان کے بہت سے حصوں میں ہوتا ہے خصوصاً بنگال میں بہت زیادہ ہوتا ہے - اکثر باغوں میں خوب صورتی کے لیے بویا جاتا ہے، کیوں کہ اس کے چمکیلے ارغوانی پھول بہت خوش نما معلوم ہوتے ہیں - **تاریخی حالات** - یہ دوا زمانہ قدیم سے مستعمل نہیں بلکہ تقریباً نصف صدی سے اس کا رواج ہوا - فی زمانہ اس کو بہت شہرت حاصل ہو رہی ہے - آج کل معالجین کی توجہ اس کی طرف اسی طرح بڑھ رہی ہے جس طرح اسرول اور سوم کلپا تا کی طرف - شاید یونانی اطبا کی توجہ ابھی تک اس کی طرف مبذول نہیں ہوئی - ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ ابھی ان سے اس کا تعارف نہیں کرایا گیا - اطبائے کرام اس مفید دوا کو ضرور استعمال کریں - **قابل استعمال حصے** - اس درخت کی جڑ کی چھال کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اور سائے میں خشک کر کے رکھی جاتی ہے - یہی چھال دوا زیادہ مستعمل ہے - بعض لوگ پتیاں بھی سائے میں خشک کر کے رکھ لیتے ہیں - لیکن بہ نسبت خشک پتیوں کے ہری پتیاں زیادہ مستعمل ہیں، کیوں کہ یہ زیادہ موثر ہوتی ہیں - ہری پتیوں کا پانی نچوڑ کر استعمال کیا جاتا ہے -

مزاج - غالباً دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے - **افعال** - مدر حیض، مقوی رحم اور معین حمل ہے - اس کی پتیوں کا پانی ماسک البول ہے اور پیشاب میں شکر کی مقدار کو کم کرتا ہے - نافع بواسیر بھی ہے - **استعمال** - احتباس طمث میں اس کی جڑ کا سفوف استعمال کیا جاتا ہے - یہی سفوف قلت حیض و عسر طمث میں مجرب ہے، خصوصیت سے ایسے احتباس طمث و عسر طمث میں جو عصبی و دموی (اجتماع الدم) ہوں - یہ سفوف کبھی خطا نہیں کرتا - یہ حیض کو باقاعدہ جاری کر کے اس کی طبعی حالت پر لا کر رحم کو بہت زیادہ قوت پہنچاتا ہے جس سے رحم میں استقرار حمل کی بہت زیادہ استعداد پیدا ہوتی ہے - کثرت البول، ذیابیطس شکری و غیر شکری میں اس کی تازہ پتیوں کا پانی ایک ایک تولہ صبح و شام پلانے سے نفع ہوتا ہے -

الٹ کمبل کو امراض نسواں میں ڈاکٹر صاحبان بھی بہت کامیابی کے ساتھ استعمال کر رہے ہیں - دوا سازی کی بڑی بڑی کمپنیوں نے اس کا خلاصہ بھی تیار کیا ہے - چند ڈاکٹروں کی رائیں ان ہی کے الفاظ میں اس کے متعلق درج کی جاتی ہیں :-

"اس کی مستطیل جڑیں عصبی و دموی (اجتماع الدم) اقسام عسر الطمث میں مفید ہیں - یہ حیض کو باقاعدہ جاری کرتی ہیں اور بطور مقوی رحم عمل کرتی ہیں (یعنی رحم کو تقویت پہنچاتی ہیں)" - (ڈاکٹر منو رن نت)

"تکلیف دہ عسر الطمث کو فوری شفا دینے میں میرے ہاتھ سے اس دوا نے کبھی خطا نہیں کی" (ڈاکٹر اکرس)

"عسر الطمث کے لیے یہ ایک قیمتی دوا ہے - عام طور پر اس کی تازہ جڑ کو سیاہ مرچ کے ساتھ پیس کر ایام شروع ہونے سے ایک

ہفتے پہلے دیا جاتا ہے۔ اور اُس وقت تک استعمال جاری رکھا جاتا ہے جب تک کہ ایام شروع نہ ہو جائیں " (ڈاکٹر آر میکلیوڈ)

مقدار خوراک۔ جڑ کی چھال ۶ ماشے سفوف کی شکل میں۔ تازہ پتیوں کا پانی ایک سے دو تولے تک۔ خشک پتیاں دو تولے بصورت جوشاندہ۔ **نسخہ**:۔ پوست بیخ الٹ کمبل ۶ ماشے، مرچ سیاہ ۳ سے ۵ عدد۔ دونوں چیزوں کو ٹھنڈے پانی میں پیس کر ایام شروع ہونے سے ایک ہفتے پہلے پینا شروع کریں۔ اور اس وقت تک استعمال جاری رکھیں جب تک کہ ایام شروع نہ ہو جائیں۔ اس سے احتباس طمث، عسر طمث و قلت طمث کی شکایات دور ہوتی ہیں۔ رحم کو بہت قوت پہنچتی ہے اور استقرار حمل کی استعداد زیادہ ہوتی ہے۔

الامراض والعلاج — حکایات مرضیٰ

ترجمہ از موز اعظم

از جناب حکیم مولوی عبدالواحد صاحب رُکن مجلس تشخیص و تجویز، ہمدرد دواخانہ دہلی

حکایت نمبر ۱:- ایک عورت کو غسل کرنے اور سرد ہوا کی وجہ سے شقیقہ (آدھا سیسی) ہو گیا، اور نزلے کی ریزش بہت زیادہ ہو گئی۔ آنکھیں سُرخ اور بھاری ہو گئیں۔ اس کے لیے یہ نسخہ تجویز کیا گیا۔

اسطوخودوس دو ماشے، بادیان ۹ ماشے، شکر سُرخ ۲ تولے۔ پانی میں جوش دے کر چھان کر پییں۔

گیہوں کی بھوسی اور نمک کی پوٹلی بنا کر توے پر گرم کر کے پیشانی اور کنپٹیوں کو سینکیں۔ ان کے علاوہ تمباکو کی تیز ناس پینے کے لیے کہا گیا۔ دو تین روز میں آرام ہو گیا۔

حکایت نمبر ۲:- ایک شخص کو سرسام ہوا، آنکھیں سُرخ تھیں، ناک سے ریزش جاری تھی، گلا اس قدر بیٹھا ہوا تھا کہ آواز نہیں نکلتی تھی، اس کو یہ نسخہ دیا گیا۔

بہدانہ ۳ ماشے، عناب ۴ دانے، سپستاں ۹ دانے، عرق گاؤزبان ۲ تولے میں جوش دے کر چھان کر شیرہ تخم کاہو ۳ ماشے اور شربت نیلوفر ۲ تولے اضافہ کر کے خاکسی ۴ ماشے چھڑک کر پلائیں۔

گیہوں کی بھوسی، بیری کے پتے اور مکوئے کے جوشاندے سے پاشویہ کرائیں۔

چند روز کے استعمال سے آرام ہو گیا۔

حکایت نمبر ۳:- ایک مراقی نے گاجریں اور مولیاں بہت کھائیں، اس کے احشاء میں پہلے سے شدت کی گرمی تھی اور دائمی درد سر تھا۔ پیٹ کی گرمی کے باعث پیشاب مشکل سے آتا تھا، اس نے پیٹ بھر کر پانی پیا۔ نزلہ و زکام ہو گیا۔ رخسار سُرخ ہو گئے اور چہرہ سوج گیا۔ یہاں تک کہ شرا کا گمان ہونے لگا۔ سردیوں کا زمانہ تھا، اور مادۂ بلغمی کا غلبہ، لہٰذا بحالتِ موجودہ فصد کو مناسب نہ سمجھ کر سردست نزلے اور خون کی اصلاح کو ضروری خیال کرتے ہوئے یہ خیساندہ دیا گیا۔

تخم خطمی ۹ ماشے، سپستاں ۲۰ دانے، بلیسی ۶ ماشے، گاؤزبان ۴ ماشے، شاہترہ ۶ ماشے، املی ۳ تولے، بہدانہ ۳ ماشے، گل بنفشہ ۶ ماشے، گل نیلوفر ۶ ماشے۔ رات کو پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو مل چھان کر شیرۂ مغز تربوز ۶ ماشے، شیرۂ تخم کاہو ۶ ماشے، شربت نیلوفر ۲ تولے اضافہ کر کے خاکسی ۴ ماشے اوپر سے چھڑک کر پییں۔

اس نسخے کے ۶-۵ روز کے استعمال سے مزاج کی گرمی اور خون کا جوش کم ہو گیا، ورم بھی تحلیل ہو گیا۔ لیکن قبض بدستور رہا۔ البتہ اس نسخے کے استعمال سے بہت سا پکا ہوا بلغم منہ کے راستے خارج ہوا۔ اور مریض کو آرام ہو گیا۔

حکایت نمبر ۴:- ایک صوفی جو عموماً یادِ الٰہی میں مصروف رہتے تھے اور دماغی مرض میں مبتلا تھے، ایک روز وجد میں آئے، آسمان اور زمین گھومتے ہوئے نظر آنے لگے۔ آنکھیں بے ڈھنگی سی ہو گئیں، اور ایسا معلوم ہونے لگا گویا آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اُن کو اسطوخودوس ۵ ماشے، پرسیاؤشاں ۵ ماشے، پوست بلیلہ زرد ۵ ماشے جوش دے کر شہد خالص دو تولے ملا کر پلایا گیا، بطور غذا شوربا دیا گیا۔ پانی کی جگہ عرق کیوڑہ اور عرق گاؤزبان پلایا گیا۔ فالج کے خطرے سے دماغ اور اعصاب کی تقویت منظور تھی۔ آنکھ کا بھینگا پن موقوف ہو گیا، اور چند روز کے بعد تھوڑا آرام محسوس ہونے لگا، تب یہ نسخہ دیا گیا۔

اسطوخودوس ۱ ماشہ باریک پیس کر بطریق کشنیزی ۱ تولہ میں ملا کر کھائیں، اوپر سے تخم خشخاش ۵ ماشے عرق بادیان ۱۲ تولے میں پیس کر چھان کر مصری ۲ تولے میں ملا کر پلائیں۔

حکایت نمبر ۵ ۔ ایک شخص کو بخار آنے کے بعد مرض سہر (بیداری) لاحق ہوا، سولہ روز تک رات دن جاگتا رہا۔ نیند لانے کی بہتیری تدبیریں کی گئیں لیکن کچھ بھی فائدہ نہ ہوا تو انہوں نے مندرجہ ذیل ضماد تالو پر لگانے کے لیے تجویز کیا۔ لگانے کے بعد مریض چار گھڑی تک سو گیا۔ دوسرے روز پھر یہی ضماد لگایا گیا تو مریض کو ایک پہر نیند آئی، اور تیسرے روز کے لگانے سے بفضل خدا شفائے کلی پائی۔ ضماد یہ تھا۔

گل نیلوفر ۳ ماشے، تخم کاہو ۳ ماشے، تخم خرفہ ۳ ماشے، صندل سفید ۳ ماشے، کافور ایک ماشہ، افیون چار رتی، زعفران چار رتی۔ تمام کو پیس کر روغن گل ایک تولہ، سبز دھنیے کا پانی ۲ تولے، اور تھوڑا سا سرکہ ملا کر سر پر لیپ لگائیں۔

حکایت نمبر ۶ ۔ ایک شخص پاگل ہو گیا۔ بے ہودہ بکتا تھا۔ اس کا بدن لاغر تھا اور دو آنکھوں کو ہر وقت بند رکھتا تھا۔ اس کو بکری کا دودھ ۱۰ تولے میں مصری دو تولے ملا کر نانخواہ ۱ ماشے چھڑک کر صبح کے وقت دیا گیا اور آب کدو مشوی ۱۰ تولے میں مصری دو تولے ملا کر تخم ریحان ۵ ماشے اوپر سے چھڑک کر شام کے وقت پلایا گیا۔ چند روز کے استعمال سے اس کے مرض میں بہت تخفیف ہو گئی۔

حکایت نمبر ۷ ۔ ایک شخص کو مالیخولیا ہوا۔ ساتھ ہی درد سر تھا اور وحشت بھی تھی۔ عالم بے خودی میں گھر سے نکل جاتا تھا اس کو پہلے یہ تبرید دی گئی:۔

لعاب بہدانہ ۴ ماشے، شیرہ تخم کاسنی ۶ ماشے، شیرہ تخم خرفہ ۶ ماشے، شیرہ تخم کاہو ۶ ماشے، شیرہ عناب ۵ دانے، شیرہ تخم خیارین ۶ ماشے، شیرہ آلو ۳ تولے، شیرہ آلو بخارا ۱۰ دانے، عرق کاسنی ۵ تولے، عرق شاہترہ ۵ تولے، عرق گلاب ۴ تولے میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولے اور گاہے شربت نیلوفر دو تولے ملا کر پلائیں۔

اس کے علاوہ فصد باسلیق کے ذریعے سے پاؤ سیر خون نکالا گیا۔ لیکن درد سر ہنوز باقی تھا۔ پھر دونوں صافن کی فصد کھلوائی گئی۔ اور ایک روز میں پاؤ سیر خون لیا گیا۔ اور تقویت کے لیے مربہ آملہ ایک عدد چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلایا گیا۔ اوپر سے شیرہ عناب ۵ دانے عرقیات میں نکال کر خمیرۂ صندل ایک تولہ ملا کر دیا گیا۔ اور غذا میں خشک چاول شوربے کے ساتھ کھلایا گیا۔

دس روز کے بعد قیفال کی فصد کھولی گئی اور تقویت کے لیے مربہ آملہ وغیرہ دے کر پانچویں روز سے صبح کو یہ منضج پلانا شروع کیا گیا اور رات کو سوتے وقت مربہ ہلیلہ ایک عدد ورق گاؤزبان ۵ تولے کے ساتھ کھلاتے رہیں۔

گل بنفشہ ۴ ماشے، گل نیلوفر ۴ ماشے، عناب ۵ دانے، سپستان ۲۰ دانے، آلو بخارا ۵ دانے، گاؤزبان ۴ ماشے، تخم کاسنی نیم کوفتہ ۶ ماشے تخم خیارین نیم کوفتہ ۶ ماشے۔ رات کے وقت پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ تین تولے ملا کر پلائیں۔

دوسرے روز اس منضج میں شاہترہ ۶ ماشے اضافہ کیا گیا، اور نویں روز بیخ کاسنی ۶ ماشے، ملیٹھی ۴ ماشے، اسطوخودوس ۴ ماشے، بادرنجبویہ ۶ ماشے، بسفائج ۶ ماشے، پوست ہلیلہ زرد ۶ ماشے بڑھایا گیا، اور خمیرہ بنفشہ کے بجائے گلقند آفتابی ملایا گیا۔ اس کے پلانے سے چار دست ہوئے مسہل کے روز سنا مکی ۶ ماشے، افتیمون ۶ ماشے پوٹلی میں باندھ کر اضافہ کیا گیا۔ اور مغز املتاس ۶ تولے، ترنجبین ۴ تولے، روغن بادام شیریں ۶ ماشے حل کر کے دیا گیا۔ دس اجابتیں ہوئیں۔ دوسرے روز یہ تبرید پلائی گئی:۔

لعاب بہدانہ ۳ ماشے، شیرۂ مغز تخم خیارین ۶ ماشے۔ عرقیات میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولے ملا کر اسپغول مسلم ۶ ماشے اوپر سے چھڑک کر پلائیں۔

اس کے بعد منضج پلایا گیا اور پھر دوسرا مسہل دیا گیا اس سے بھی دس اجابتیں ہوئیں۔ پھر منضج پلا کر تیسرا مسہل اس طرح دیا گیا کہ گھڑی رات باقی رہے حب لاجوردی دی گئیں اور صبح کو بدستور مسہل پلا دیا گیا، اس سے سات اجابتیں ہوئیں اور اگلے روز یہ تبرید پلائی گئی:۔

لعاب بہدانہ ۳ ماشے، شیرہ تخم خیارین ۶ ماشے، شیرۂ مغز کدوئے شیریں ۶ ماشے عرقیات میں نکال کر شربت نیلوفر چار تولے ملا کر پلا[illegible] پھر اس تبرید کے ساتھ دواء المسک اضافہ کی گئی، اور شیرہ جات خرفہ وغیرہ تبدیل کیے گئے اور مغز تخم تربوزہ ۵ تولے کو مصری کے قوام [illegible]

ملاکر ترطیب دماغ کے لیے دیا گیا۔ خدا کے فضل سے مریض کو شفا ہوئی۔

نسخہ حب لاجورد:۔ پوست بلیلہ زرد، پوست بلیلہ کابلی ہر ایک سوا دو ماشے، بلیلہ سیاہ سوا چار ماشے۔ آملہ گٹھلی نکالا ہوا سوا دو ماشے، بسفائج سوا چار ماشے، افتیمون سوا دو ماشے، ترید سفید، ریوند چینی، گل سرخ، لاجورد مغسول ہر ایک ساڑھے تین ماشے، اسطوخودوس، رب السوس، غاریقون، کتیرا ہر ایک سوا دو ماشے۔ کوٹ چھان کر روغن بادام سے چرب کر کے گولیاں بنائیں۔ اور جب چار گھڑی رات باقی رہے مریض کو دے کر صبح کے وقت مسہل پلائیں۔

حکایت نمبر ۸:۔ دائمی نزلے کے ایک مریض کو بد ہیری کی شکایت تھی۔ قبض رہتا تھا، اجابت میں گٹھلیاں نکلتی تھیں۔ اس کو زکام کے ساتھ بخار اور دردِ سر ہو گیا۔ بخار کی گرمی کے باعث بلغم غلیظ ہو گیا۔ اور تمام رطوبات بدنیہ میں جوش آگیا۔ اگرچہ فصل ربیع تھی، لیکن فصد مناسب نہ تھی، لہٰذا پہلے بخار اور نزلہ و زکام کی تسکین کے لیے یہ نسخہ دیا گیا۔

شیرہ عناب ۵ دانے، شیرہ تخم کاہو ۶ ماشے، شیرہ مغز کدو ۶ ماشے۔ عرق گاؤزبان ۱۲ تولے میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولے ملا کر خاکسی ۶ ماشے اوپر سے چھڑک کر پلا دیں۔

اس نسخے کے چند روز پلانے سے آرام ہو گیا۔ لیکن مریض نے بعد میں بد پرہیزی کی۔ چنانچہ حلوا اور گوشت جو کہ دونوں منع ہیں اور چربی جو اس حالت میں زہر ہے، کھانے کے بعد ٹھنڈا پانی پی لیا، مرض لوٹ آیا اور دردِ سر، بخار اور دوسرے عوارض شدید ہو گئے، مادے کا رجحان گردن کی طرف ہو گیا اور تشنج ہونے لگا۔ پھر وہی پہلا نسخہ دیا گیا اور یہ نقوع بطور منضج پلایا گیا۔

عناب ۵ دانے، بہدانہ ۳ ماشے، بنفشہ ۴ ماشے، خبازی ۴ ماشے، سپستاں ۲۰ دانے، میتھی ۴ ماشے پانی میں بھگو رکھیں اور شیرہ تخم کاہو ۶ ماشے، شیرہ مغز تخم کدو ۶ ماشے، گاؤزبان ۳ ماشے، شیرہ مغز تخم خیارین، پانی میں نکال کر اس خیساندے میں ملا دیں اور شربت بنفشہ دو تولے شامل کر کے پلائیں۔

اس نسخے کے پلانے سے پسینہ آکر بخار اتر گیا۔ اور طبیعت درست ہو گئی۔ اس کے بعد سوداوی مادے کو نضج دینے والا یہ نقوع دیا گیا۔

عناب ۵ دانے، بہدانہ ۳ ماشے، تخم خطمی ۶ ماشے، گاؤزبان ۴ ماشے، سپستاں ۱۵ دانے، رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو چھان کر شربت بنفشہ دو تولے، شیرہ تخم کاہو ۶ ماشے، خاکسی ۶ ماشے اضافہ کر کے پلائیں۔

غذا میں آب یخنی، مونگ کی دال خشکے کے ساتھ، یا کھچڑی دینے کے لیے کہا گیا۔ لیکن بخار کی حالت میں یخنی کو منع کر دیا گیا۔ جب مادے میں کچھ نضج آگیا تو بخار جاتا رہا، لیکن قبض تھا۔ کھچڑی کھائی، لیکن بلغم کی زیادتی کے عوارض صفرا کی نسبت زیادہ تھے۔ لہٰذا بلغم کی غلظت کو دفع کرنے اور اس کو لطیف بنانے کے لیے مویز منقی ۱۰ دانے، زوفا ۳ ماشے، پرسیاوشاں ۳ ماشے کو جوش دے کر پلایا گیا، تاکہ سینہ بلغم سے پاک و صاف ہو جائے اور قبض رفع ہو جائے۔

حکایت نمبر ۹:۔ حکیم شریف خاں لکھتے ہیں کہ میرے ایک دوست کے دماغ پر سردی کا بے حد غلبہ تھا، اور ان کو سرد نزلہ رہتا تھا، وہ ہمیشہ مختلف قسم کی گرم معجونیں مثلاً تریاق وغیرہ تقویتِ دماغ کے لیے کھاتے رہتے تھے۔ لیکن آرام نہیں ہوتا تھا، البتہ حب کچلہ کے استعمال سے ان کا مزاج اعتدال پر آیا۔ وہ افیون کے عادی تھے اس کو بھی ترک کیا، اس طرح کہ پہلے افیون کے ساتھ تھوڑا کچلہ ملا کر کھایا، اس کے بعد روزانہ تھوڑی تھوڑی افیون گھٹاتے اور کچلہ بڑھاتے رہے۔ تھوڑا سا نزلے کا اثر باقی رہ گیا تھا وہ حب بلادر کے استعمال سے بالکل زائل ہو گیا۔

حکایت نمبر ۱۰:۔ ایک شخص کو نکسیر پھوٹی، تین روز گزر گئے لیکن بند نہیں ہوئی۔ اس کو یہ نسخہ دیا گیا۔

لعاب بہدانہ ۳ ماشے، شیرہ عناب ۵ دانے، شیرہ تخم کاہو ۵ ماشے۔ عرقیات میں نکال کر شربت نیلوفر ۲ تولے ملا کر پئیں اور آملہ خشک کو پانی میں پیس کر ٹکیہ بنا کر سر پر رکھیں۔

لیکن ان کے استعمال سے نکسیر بند نہیں ہوئی۔ آخر کار گدھے کی لید کا پانی نچوڑ کر اس میں کافور حل کر کے ناک میں ٹپکایا گیا اور کنگھی کے جالے کو گوند ببول کے پانی میں تر کر کے فتیلہ بنایا اور اقاقیا، گل نار، مائین ہر ایک چار رتی، مسور، چکی کی گرد ہر ایک ایک ماشہ کو باریک پیس چھان کر فتیلے پر چھڑک کر ناک میں رکھنے کی ہدایت کی۔ اس تدبیر سے نکسیر بند ہو گئی۔

حکایت نمبر ۱۱:- ایک شخص کو ہیضہ ہوا۔ رات کے وقت اُس نے خربوزہ اور چاول کھائے۔ تھوڑی رات باقی رہی تھی کہ دست آنے لگے، اور رات کے کھائے ہوئے چاول قے میں سالم نکلے۔ اس کو گلقند آفتابی تین تولے، عرق بادیان، عرق کیوڑہ، عرق گلاب ہر ایک ۵ تولے میں ملا کر سکنجبین سادہ دو تولے ملا کر پلایا۔ اور پانی کے بجائے عرق کیوڑہ دیا۔ جب معدہ صاف ہو گیا تو آخر روز شربت انار ترش منعنع چار تولے، عرق کیوڑہ، عرق کاسنی، عرق گلاب ہر ایک چار تولے میں ملا کر پلایا۔ آرام ہو گیا۔

حکایت نمبر ۱۲:- ایک مرتبہ فصل خریف میں وبائے عام پھیلی ہوئی تھی۔ ایک ادھیڑ عمر کا شخص وبائے عام میں مبتلا ہوا۔ دست آنے لگے، پیاس بہت زیادہ تھی، پسینہ بکثرت آ رہا تھا، اور چاول دست سبز رنگ کے پتلے دست آ رہے تھے۔ اس کو پہلے عرق بادیان، عرق گلاب ہر ایک ۶ تولے میں شربت انار ترش ۴ تولے ملا کر دیا۔ اس کے بعد پھر یہ نسخہ پلایا۔

تخم خرفہ، پوست بیرون پستہ، دانہ الائچی خورد، گل گاؤزبان، صندل ہر ایک ایک ماشہ نہایت باریک کر کے چاٹیں، اور اوپر سے عرق کاسنی، عرق کیوڑہ، عرق گاؤزبان اور عرق گلاب ہر ایک ۵ تولے میں شربت انار دو تولے ملا کر پئیں۔

یہ نسخہ معدہ اور دل کو طاقت دیتا ہے۔ غذا کو ہضم کرتا ہے۔ بغیر کسی تکلیف کے دستوں کو بند کرتا ہے اور وبا کی اصلاح کرتا ہے۔

حکایت نمبر ۱۳:- ایک فربہ اندام اور بلغمی مزاج کی عورت کو ہیضہ ہوا۔ پیٹ میں درد بہت شدید تھا۔ اس کو عرق بادیان، عرق کیوڑہ ہر ایک ۵ تولے میں عرق گلاب شربت دینار ایک چار تولے ملا کر دیا۔ لیکن قے ہو گئی اور دست بند نہیں آیا تو یہ نسخہ پلایا۔

بادیان ۴ ماشے، بیخ بادیان ۶ ماشے، گل سرخ ۶ ماشے، مویز منقٰی دس دانے، سنا مکی ۶ ماشے جوش دے کر گلقند ۴ تولے ملا کر دیں۔

ہیضہ بند تھا، اب بھی کوئی دست نہ ہوا۔ اس کے بعد جوارش کمونی ۹ ماشے اور عرق دیا۔ تب بھی اجابت نہ ہوئی۔ آخر کار لاچار ہو کر دو دانے سیاہ جمال گوٹے دال دیے۔ اس سے دست ہوئے اور مریضہ کو افاقے کی صورت نظر آئی۔

حکایت نمبر ۱۴:- ایک عورت کو پرانی روٹی اور ٹھیکرے کھانے کی عادت تھی۔ روزمرہ آدھ سیر تک کھا جاتی تھی۔ اس کو خوبانی روٹی میں رکھ کر کھلانی شروع کی۔ روزانہ خوبانی کو زیادہ اور روٹی کو کم کرتے رہے۔ اور نیم پختہ ٹھیکروں کے بجائے صندل کو عرق گلاب اور عرق کیوڑہ میں کھرل کر کے قرص بنا کر رکھ لیا گیا اور ان کو کھلایا گیا۔ ماء الجبن مسہل لاج کر دہلوی خاں کے ساتھ پلایا گیا۔ غذا میں پلاؤ دیا گیا۔ اور رات کو لاجورد مصطگی ہر ایک ایک ماشہ، جوارش جالینوس ایک تولہ میں ملا کر عرق دار چینی، عرق عود ہر ایک ۵ تولے اور شربت سیب و عود دو تولے کے ساتھ کھلایا گیا۔ ایک مہینے کے استعمال سے آرام ہو گیا۔

بقیہ مضمون صفحہ ۱۵ سے

تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ تین سال سے کم عمر کے بچوں میں شاذو نادر ہی کسی کو بے ہوش کیا جا سکتا ہے۔ چھ سال تک کی عمر کے بچوں پر بھی تنویمی کیفیت مشکل سے طاری کی جا سکتی ہے۔ سات آٹھ سال سے گیارہ بارہ سال تک کی عمر کے بچے اگرچہ بآسانی متاثر کیے جا سکتے ہیں، لیکن ان پر تنویمی کیفیت طاری کرنے کے لیے کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہیے جس میں انہیں کسی چیز کو دیر تک ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے یا توجہ کو کسی ایک نقطے پر جمانے کی ضرورت نہ ہو۔ کیوں کہ اس عمر کے بچوں کے خیالات بہت جلد منتشر ہو جاتے ہیں اور وہ یک سوئی قائم نہیں رکھ سکتے۔ ابتدا میں بعض ماہرین فن کا خیال تھا کہ بڈھوں پر عمل تنویم زیادہ کامیاب نہیں ہوتا، لیکن بعد کی تحقیقات سے اس خیال کی تردید ہوتی ہے۔ بڈھوں پر تنویمی تجربات صرف یہی نہیں کہ کامیاب ہوتے ہیں بلکہ امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ گہری تنویمی کیفیت طاری ہو جانے کے بعد کہ جب بہت سے جوانوں کو بیدار ہو کر دوران تنویم کی کوئی بات یاد نہیں رہتی، بڈھوں کو یہ باتیں اکثر یاد رہتی ہیں۔

ضمیمہ

اشاعتِ خاص رُوحانی عِلاج

تنویمی حالت پیدا کرنے کے مختلف طریقے اور انسانی طبیعتوں پر اس کی مختلف اثرات!

عامل ایک شخص پر تنویمی کیفیت پیدا کرنی چاہتا ہے اور اسے بہت جلد کامیابی ہو جاتی ہے۔ دوسرے شخص پر کامیابی کم ہوتی ہے اور تیسرے پر بالکل نہیں۔ اسی طرح تنویمی کیفیت طاری کرنے کا کوئی ایک طریقہ جو ایک شخص کو جلد متاثر کر دیتا ہے، دوسرے کے لیے عامل کی سخت کوشش کے باوجود بے اثر ثابت ہوتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ انسانی طبائع کا اختلاف۔ بعض انسانوں میں تنویمی اثرات قبول کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے بعض میں کم اور بعض میں بالکل نہیں۔ کوئی بھی شخص عمل تنویم میں صرف اسی وقت پوری کامیابی حاصل کر سکتا ہے کہ جب وہ انسانی نفسیات کا بغور مطالعہ کرنے کے ساتھ تنویمی کیفیت طاری کرنے کے مختلف طریقوں سے واقف ہو اور یہ جانتا ہو کہ کس طبیعت کے انسان کو کس خاص طریقۂ تنویم سے متاثر کیا جا سکتا ہے۔

تنویم کے دو خاص طریقے انسان کے خصائص پر غور کرنے سے پہلے ہمیں تنویم کے مختلف طریقوں پر ایک نظر ڈال لینی چاہیے، تاکہ جس مزاج یا عمر کا مریض ہمارے سامنے آئے ہم اس پر کسی خاص طریقۂ تنویم کو برت سکیں۔

اس وقت متمدن ممالک میں تنویمی کیفیت طاری کرنے کے جو مختلف طریقے رائج ہیں، انہیں دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) ذہنی (Mental)　　　(۲) جسمانی (Physical)

ذہنی طریقوں سے ہماری مراد وہ طریقے ہیں جن میں ڈاکٹر بریڈ کے اصول کے مطابق معمول کی توجہ کسی ایک خاص چیز کی جانب مرکوز کر دی جاتی ہے یا شارکوٹ کے الفاظ میں "معمول کے دماغ میں تنویمی کیفیت کی تصویر پیدا کر دی جاتی ہے۔" جسمانی طریقے ہم انہیں قرار دیتے ہیں جن میں عامل اپنے معمول کے حواسِ خمسہ میں سے کسی حس کو متاثر کر کے یا بسا اوقات محض زبانی احکام سے اس پر تنویمی کیفیت طاری کر دیتا ہے۔

ذہنی طریقۂ تنویم کے بے ضرر اور مؤثر ہونے میں کلام نہیں۔ لیکن یہ عموماً صرف اُن ہی لوگوں پر زیادہ کامیاب ثابت ہوتا ہے جن پر پہلے تنویمی کیفیت طاری کی جا چکی ہو یا معمول کافی تعلیم یافتہ، تنویم کے اصولوں کو سمجھنے والا ہو اور اسے یکسوئی دماغ بھی حاصل ہو۔ وہ عوام پر اور خاص کر ایسے لوگوں پر جو کمزوریٔ دماغ اور عصبی شکایات میں مبتلا ہوں، ذہنی طریقے کچھ زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتے۔

"خود تنویمی" (Auto-Hypnotism) بھی ذہنی طریقوں میں شامل ہے۔ اس کے فائدوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اس کے لیے کافی مشق اور یکسوئی قلب و دماغ کی ضرورت ہے۔

تنویم کے ذہنی طریقوں کے استعمال میں یورپ کے جن مشاہیر نے شہرت حاصل کی ان میں شارکوٹ، ریشر، ہیٹرس، بوبزاک، سانشز، ہریرو، اعظم، دونسین، بریاد، لاڑوی، اور ڈیوڈ خاص طور قابل ذکر ہیں۔

ڈاکٹر بریڈ نے اگرچہ تنویم کے ذہنی طریقوں کے اصول و قواعد مرتب کئے ہیں، لیکن دائرۂ فوائد کو محدود سمجھتے ہوئے اس نے ہمیشہ زیادہ تر جسمانی طریقوں سے کام لیا۔ مشہور فرانسیسی ماہرِ تنویم ڈاکٹر فاریا عرصہ دراز تک ذہنی طریقوں پر کاربند رہا۔ لیکن بعد میں اسے جسمانی

طریقوں کو دریافت کرنا پڑا۔ اور یہی طریقے اس کی شہرت کا سبب بنے۔ انسانی طبیعتوں کے زبردست اختلافات کو دیکھتے ہوئے بھی ہم جسمانی طریقوں کو زیادہ کارآمد سمجھنے کے لیے مجبور ہیں۔

بریڈ کا نظر والا طریقہ تنویم کے جسمانی طریقوں میں سب سے زیادہ مشہور بریڈ کا طریقۂ نظری ہے جس میں معمول سے کسی چیز کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے کے لیے کہا جاتا ہے۔ یہ چیز روشن بھی ہوسکتی ہے اور تاریک بھی۔ جس شے کی طرف دیکھنے کے لیے معمول سے کہا جائے وہ کسی قدر بلندی پر رکھی یا لٹکادی جاتی ہے اور اس سے خاص مقصد آنکھوں کو تھکادینا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر گلگوٹ سوارڈ نے بلوری گولوں کی بجائے محض اپنی نگاہ کو معمول کی توجہ کا مرکز بنانے کا طریقہ دریافت کیا اور ڈاکٹر لوئیس نے تنویمی کیفیت طاری کرنے کے لیے ایک ایسا شیشہ ایجاد کیا جو تیزی سے گھومتا تھا۔ اس کی مدد سے بیک وقت کئی آدمیوں پر تنویمی کیفیت طاری کی جاسکتی تھی۔ اور اب بھی بعض ماہرین تنویم اسی قسم کا گھومنے والا شیشہ استعمال کرتے ہیں۔ لیموئین اور ژروئر نے خاص طور پر لوئیس کے شیشے کو دوسرے تنویمی طریقوں پر ترجیح دی ہے اور اپنے ذاتی تجربات قلم بند کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اختناق الرحم اور دماغی شکایات کے بعض ایسے مریضوں کو جن پر تنویمی کیفیت طاری کرنے میں تمام دوسرے طریقے ناکام رہے تھے، مندرجہ بالا شیشے کی مدد سے متاثر کردیا گیا۔

بعد کے ماہرین تنویم میں ڈاکٹر بریلون نے لوئیس کے شیشے میں کئی ضروری ترمیمیں کیں۔ اور تقریباً اسی زمانے میں اوبرائی نے میگنیشیم لیمپ ایجاد کیا۔

سماعت کے ذریعے سے عمل تنویم ڈاکٹر بریڈ نے جب پہلی بار تنویم کے اصول مرتب کیے تو اس نے زیادہ زور نظر پر دیا تھا۔ لیکن بعد میں وین ہولڈ اور ہیڈ ہین کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ معمول کی قوتِ سامعہ کو بھی متاثر کرکے اس پر تنویمی کیفیت طاری کی جاسکتی ہے۔ ڈاکٹر وین ہولڈ نے سب سے پہلے اس مقصد کے لیے گھڑی استعمال کی۔ وہ معمول کے کانوں سے گھڑی لگا دیتا تھا اور اس کی ٹِک ٹِک "سنتے سنتے معمول سو جاتا تھا۔

تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لیے جو غیر متمدن اور وحشی یا نیم وحشی ہوں، سماعت کے ذریعے سے تنویمی عمل خاص طور پر کامیاب ثابت ہوتا ہے۔ ڈاکٹر شارکوٹ نے امریکہ کے بعض وحشی قبیلوں کے افراد پر ایک بڑا گھنٹہ بجا کر تنویمی کیفیت طاری کی تھی اور فن لینڈ کے علاوہ لیپ لینڈ میں آج بھی خانہ بدوش قبائل کے جادوگر معالج " (وزرڈ ڈاکٹرز) اپنے مریضوں کا علاج کرنے کے لیے انہیں ڈھول بجا کر بے ہوش کرتے ہیں۔

برفستانی ممالک میں عمل تنویم ڈاکٹر برگر نے تنویم کے جسمانی طریقوں کے سلسلے میں لیپ لینڈ اور آئس لینڈ وغیرہ برفستانی ممالک کے باشندوں پر تنویمی کیفیت طاری کرنے کے لیے گرمی کا طریقہ دریافت کیا۔ یعنی معدنی پلیٹیں خوب گرم کرکے مریض کے سامنے رکھ دی جاتی تھیں۔ اور انہیں دیکھتے دیکھتے اس پر تنویمی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

لطیف طبیعتوں کے لیے چھونے کا طریقہ بعض ایسے نازک مزاج اور کمزور مریض بھی ہوتے ہیں جنہیں کسی خاص چیز کی طرف دیر تک ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ یا جو لوگ بینائی سے محروم ہوں ان کے لیے ڈاکٹر بریڈ کا نظر والا طریقہ کارآمد ثابت نہیں ہوسکتا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کے لیے ڈاکٹر کلسوس نے چھونے کا طریقہ دریافت کیا، جس کی رو سے مریض کے سر یا پیٹھ کو آہستہ آہستہ سہلا کر اس پر تنویمی کیفیت طاری کی جاسکتی ہے۔ بعد میں ڈاکٹر پٹرس نے چھونے کے طریقے کے سلسلے میں اور تجربات کرکے دریافت کیا کہ انسان کے جسم میں بعض ایسے مقامات ہیں جنہیں سہلانے سے تنویمی کیفیت جلد طاری ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر پٹرس کے مندرجہ بالا مقامات میں چندیا، ناک کی جڑ، کہنیاں اور انگوٹھے خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ بروسلز (بلجیم) کے ڈاکٹر کروک نے ڈاکٹر پٹرس کے نظریے کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے اس کے مقامات میں چند نئے مقامات کا اضافہ کیا۔

صفراوی مزاج والوں پر تنویمی کیفیت فرانسیسی ماہر تنویم ڈاکٹر شام بورد نے دریافت کیا کہ صفراوی مزاج کے لوگوں کی گردنوں کی جلد اگر آہستہ آہستہ کھجائی جائے تو ان پر تنویمی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ فرانس ہی کے ایک دوسرے مشہور ڈاکٹر پور کینشے

نے لکھا ہے کہ وہ لوگ جو دردِ اعصاب میں مبتلا رہتے ہوں ان پر پیشانی سہلانے سے تنویمی کیفیت جلد پیدا کی جا سکتی ہے۔ انگلستان میں ڈاکٹر کینڈلو بھی اسی طریقے پر اپنے کم زور اور نازک مزاج مریضوں پر تنویمی کیفیت طاری کرتا تھا۔ ہمارے ہندوستان میں سوتے وقت امیروں کے تلوے سہلائے جاتے ہیں۔ گو بہ ظاہر اس کا تعلق تنویم سے نہیں ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ عملِ تنویم کے سلسلے میں اس کی آزمائش بھی کی جا سکتی ہے۔

بجلی اور شعاعوں سے تنویم تنویم کے جن طریقوں کو ہم نے جسمانی قرار دیا ہے، ان کی فہرست میں برقی بیٹری اور شعاعوں کے ذریعے بھی شامل کیے جا سکتے ہیں۔ برقی بیٹری کے ذریعے سے تنویمی کیفیت طاری کرنے کا طریقہ سب سے پہلے ڈاکٹر وین ہولڈ نے دریافت کیا تھا۔ ایسے لوگوں کے لیے جن کی بصارت کم زور ہو یا طفرس وغیرہ میں مبتلا رہتے ہوں برقی بیٹری کا طریقۂ تنویم بہت مفید ہے۔ ڈاکٹر ہرسین لو نے اعلان کیا ہے کہ رانٹجن شعاعوں کے ذریعے سے بھی تنویمی کیفیت طاری کی جا سکتی ہے۔

ناچنے اور گانے بجانے سے تنویمی کیفیت جن لوگوں کا دماغی توازن درست نہ ہو۔ یا وہ اختناق الرحم کے شدید حملوں میں مبتلا ہوں یا جن میں یک سوئی قلب کی کمی ہو، انہیں کوئی چیز دکھا کر عموماً بے ہوش نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے لوگوں کے لیے ڈاکٹر برٹ اور ڈاکٹر فیگو نیر نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ انہیں رقص و سرود کے ذریعے سے تنویمی حالت میں لے جایا جا سکتا ہے اور بعد میں بعض ماہرینِ طب و تنویم نے اس کی آزمائش بھی کی۔ ڈاکٹر برٹ اور ڈاکٹر فیگو نیر کو یہ خیال الجزائر کے شہر قسطنطین میں ایک خاص طبقے کے درویشوں کو دیکھ کر پیدا ہوا تھا، جن پر گاتے گاتے اور ناچتے ناچتے اس قدر گہری تنویمی حالت طاری ہو جاتی ہے کہ اس کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں تک کہ ان کے جسم کو گہرے سے گہرے زخم کا بھی احساس نہیں رہتا۔ یہ درویش بے خودی کے عالم میں اپنے جسم میں لوہے کے نوک دار ٹکڑے، اور چھریاں پیوست کر لیتے ہیں۔ اور انہیں ذرا بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ ہندوستان میں بھی درویشوں کا ایک فرقہ جو رفاعی کہلاتا ہے اس قسم کے اعمال میں انہماک رکھتا ہے۔ ہیلو الڈ کے بیان کے مطابق تبت کی بعض خانقاہوں میں بھی رقص و سرود کے ذریعے سے گہری تنویمی کیفیت طاری کرنے کا رواج عام ہے۔ گبریل یک اور ڈلفن کے خیال میں غیر متمدن، وحشی اور نیم پاگل لوگوں اور اختناق الرحم میں گرفتار عورتوں کو رقص و سرود سے آسانی کے ساتھ سلایا جا سکتا ہے۔

گہرے سانس سے تنویم زیادہ نازک مزاج لوگوں کے لیے جو کسی چیز کو زیادہ دیر تک ٹکٹکی باندھ کر نہ دیکھ سکیں یا جن میں برقی بیٹری کے خفیف جھٹکے برداشت کرنے کی قوت نہ ہو، بوڈاپسٹ (ہنگری)، کے ڈاکٹر جندراسک نے گہرے سانسوں سے تنویم کا طریقہ دریافت کیا۔ یعنی وہ مریض کو کرسی پر بٹھا کر اس سے کہتا تھا کہ وہ دماغ کو یک سو کر کے گہرے سانس لینے شروع کرے اسی دوران میں مریض پر تنویمی کیفیت طاری ہو جاتی تھی بعض ماہرینِ فن کا خیال ہے کہ اس طریقۂ تنویم میں ڈاکٹر جنڈراسک کی توجہ کو بھی کافی حد تک دخل ہوتا تھا۔

ڈاکٹر ہارٹنبرگ نے ڈاکٹر جنڈراسک کے تنفسی طریقۂ تنویم کے متعلق بہت کچھ تحقیقات کے بعد ۱۹۰۰ء میں پہلی مرتبہ اس کا مظاہرہ پیرس میں کیا۔ ڈاکٹر مذکور نے ڈاکٹر جنڈراسک کے تنفسی طریقے میں اس قدر ترمیم کر دی تھی کہ اس سے پہلے کہ مریض گہرے سانس لینے شروع کرے وہ اس کے کانوں میں روئی ٹھونس دیتا تھا۔ غالباً اس کا مقصد اس سے یہ تھا کہ مریض کو زیادہ یک سوئی حاصل ہو جائے۔ کچھ عرصے کے بعد ہارٹنبرگ نے اس طریقے میں تھوڑی تبدیلی اور کی۔ وہ یہ کہ مریض جب گہرے گہرے سانس لینے شروع کرتا تھا تو وہ ایک برقیرہ (Electrode) اس کی پیشانی پر اور دوسرا سینے پر لگا کر فیراڈک کرنٹ جاری کر دیتا تھا اور مریض سے کہتا تھا کہ وہ اپنی پوری توجہ تنفس کی جانب لگائے رکھے۔ ہارٹنبرگ مریض کو زبان سے سو جانے کا حکم نہیں دیتا تھا اور سانس لیتے ہی لیتے اس پر تنویمی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ ڈاکٹر مذکور کا بیان ہے کہ مندرجۂ بالا طریقۂ تنویم بعض ایسے مریضوں کے لیے بہت مفید ثابت ہوا جنہیں راتوں کو نیند کم آتی تھی یا وہ نخاعی امراض میں مبتلا تھے۔

مسمرازم کے "پاس" مسمرازم میں حیوانی مقناطیسیت کے نظریے کے مطابق معمول کو بے ہوش کرنے لیے جو "پاس"

کیے جاتے ہیں وہ ڈاکٹر کلسوس کے تنویمی طریقہ لمس سے ملتے جلتے ہیں۔ ان "پاسوں" کے متعلق بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ہر مزاج کے مریض کے لیے موثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ مشہور فرانسیسی مسمرائیزر رزشست نے ایک مرتبہ دعوےٰ کیا تھا کہ وہ ہر شخص کو خواہ وہ کسی طبیعت اور مزاج کا ہو اپنے "پاسوں" سے بے ہوش کر سکتا ہے۔ لیکن آزمائش سے اس کا یہ دعوےٰ غلط ثابت ہوا۔ برنہیم اور بریڈ وغیرہ جیسے مشہور ماہرین تنویم کے تجربات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی ایک خاص طریقۂ تنویم کو مختلف طبیعتوں کے لیے یکساں موثر قرار نہیں دیا جا سکتا۔

عمل تنویم کے لیے دواؤں کی مدد ڈاکٹر فارنیر نے اس اہم سوال پر بحث کرتے ہوئے کہ کن لوگوں پر عمل تنویم موثر ثابت ہوتا ہے اور کن لوگوں پر غیر موثر، لکھا ہے کہ بعض انسان قدرتی طور پر کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں تنویم کے کسی طریقے سے متاثر نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے لوگوں پر تنویمی کیفیت طاری کرنے کے لیے اس نے دواؤں سے مدد لینے کی سفارش کی ہے۔ ڈاکٹر ہڈ کور نے اپنے متعدد مریضوں کو حالتِ تنویم میں لے جانے کے لیے "سومنوفورم" کی آزمائش کی تھی اور اسے بہت کامیابی ہوئی تھی۔ یہ دوا در اصل اتھائل کلورائیڈ، میتھائل کلورائڈ اور میتھائل بروما ئیڈ کا مرکب ہے۔ شامبرڈ نے ایتھر اور کلوروفارم کے ذریعے سے مریضوں پر تنویمی کیفیت طاری کرنے کے بعض کامیاب تجربات کیے ہیں۔ ویٹ اسٹرینڈ اور ستر نگ لونز برگ نے مارفین اور بھنگ سے بھی کام لیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ان چیزوں کے زیر اثر مریض میں توجہات کو قبول کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ بعد میں فیوُل لیڈ اور دیا زسکی نے ڈاکٹر فارنیر کی تجویز کردہ دوا "سومنوفورم" کی آزمائش کئی مریضوں پر کی اور انہیں بہت کامیابی ہوئی۔ ڈاکٹر البرٹ مول نے کلورل ہائیڈریٹ کے ذریعے سے بعض کامیاب تنویمی تجربات کا ذکر اپنی کتاب "ہپناٹزم" میں کیا ہے۔

زبانی احکام سے تنویم تنویم کے تمام طریقوں میں بظاہر سب سے آسان مگر در حقیقت سب سے مشکل طریقہ یہ ہے کہ مریض پر کوئی عام طریقۂ تنویم آزمانے کے بجائے محض زبانی حکم دے کر اسے بے ہوش کر دیا جائے۔ یہ طریقہ بہت مفید اور بیشتر انسانی طبائع کے لیے موثر ثابت ہوتا ہے لیکن اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے بہت زیادہ مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب تک عامل کی قوت ارادی غیر معمولی طور پر زبردست نہ ہو وہ کسی معمول پر محض زبان سے "سو جاؤ" کہہ کر تنویمی کیفیت طاری نہیں کر سکتا۔

زبانی احکام کے ذریعے سے تنویم کا ایک دلچسپ تجربہ ڈاکٹر البرٹ مول نے قلم بند کیا ہے جو انہی کے الفاظ میں یہ ہے:-

"مسٹر ایکس، عمر ۴۱ سال۔ کرسی پر بیٹھ گیا۔ میں نے اس سے کہا 'تمہیں سونے کی کوشش کرنی چاہیے۔ سوائے نیند کے کسی دوسری بات کا خیال نہ کرو' چند لمحوں کے بعد میں نے کہنا شروع کیا ------ 'تمہارے پپوٹے بند ہونے لگے۔ تمہاری آنکھوں میں زیادہ سے زیادہ خمار پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ تم تھکن محسوس کر رہے ہو۔ تمہارے بازؤں کو بھی سستی معلوم ہو رہی ہے۔ تمہارے پیر بھی تھک گئے۔ تمہارا سر بھاری ہو رہا ہے۔ تمہارے سارے جسم پر نیند کا غلبہ ہو رہا ہے۔ تمہارے خیالات اُلجھ گئے۔ اب تم نیند کو روک نہیں سکتے۔ اب تمہاری آنکھیں بند ہو گئیں۔ سو جاؤ ------'

جب معمول کی آنکھیں بند ہو گئیں تو میں نے اس سے پوچھا 'کیا تم آنکھیں کھول سکتے ہو؟' اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ اس کے بعد میں نے اس کا دایاں بازو اوپر کو اُٹھا دیا۔ معمول نے بازو نیچے لانے کی کوشش کی۔ مگر اسے کامیابی نہ ہوئی۔ بازو بدستور کھڑا رہا۔ میں نے اس سے پوچھا 'کیا تم بے خبر سو رہے ہو؟' اس نے جواب دیا 'جی ہاں، خوب بے خبر سو رہا ہوں۔'

میں نے پوچھا 'کیا تم پرندکا چہچہانا سُن رہے ہو؟'

اُس نے جواب دیا، 'جی ہاں۔'

'کیا تم موسیقی سُن سکتے ہو؟'

"جی ہاں۔"

میں نے ایک کالا کپڑا اٹھا کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا اور اس سے کہا: "کیا تم اس کتے کو اچھی طرح محسوس کر رہے ہو؟"

اس نے جواب دیا: "اچھی طرح۔"

"اب تم آنکھیں کھول سکتے ہو۔ پھر کتا تمہیں صاف طور پر نظر آئے گا۔ اس کے بعد تم پھر سو جانا اور جب تک میں تمہیں نہ کہوں بیدار نہ ہونا۔"

اس نے آنکھیں کھول کر دیکھتے (کو جو دراصل کالے رنگ کا کپڑا تھا) دیکھا اور سے تھپکا۔ میں نے کپڑا اس کے ہاتھ سے لے کر فرش پر رکھ دیا۔ وہ کرسی سے اٹھا اور وہاں تک گیا۔

میں نے اس سے کہا کہ "تم اس وقت چڑیا خانے کے باغ میں ہو۔" اس نے ہاں میں جواب دیا اور کہا کہ "یہاں درخت بھی ہیں۔ مجھے چشمہ بھی نظر آرہا ہے اور میں بچوں کو بھی کھیلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔"

اس قسم کے طریقۂ تنویم کو نینسی اسکول کے محققین نے پایۂ کمال تک پہنچایا ہے۔

عملِ تنویم کن پر کیا جا سکتا ہے؟ تنویمی کیفیت کن لوگوں پر طاری کی جا سکتی ہے، یہ سوال بہت اہم اور غور طلب ہے۔ یہ خیال کہ عملِ تنویم سے ہر شخص کو یکساں متاثر کیا جا سکتا ہے، غلط ہے۔ اسی طرح تنویم کا کوئی ایک خاص طریقہ تمام مختلف طبیعتوں کے لوگوں کے لیے کارآمد ثابت نہیں ہو سکتا۔ تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض لوگوں میں تنویمی اثرات قبول کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے اور بعض میں کم۔ اور اس اختلاف کے سوال پر ہمیشہ ماہرینِ تنویم کی توجہ مبذول رہی ہے۔ سب سے پہلے روسی ماہرِ تنویم "وستور دو ریچ" نے "ہیپنا سکوپ" کے نام سے ایک آلہ ایجاد کیا جس کے ذریعے یہ معلوم کیا جا سکتا تھا کہ کس شخص میں تنویمی اثرات قبول کرنے کی صلاحیت زیادہ ہے اور کس میں کم۔ یہ آلہ مقناطیسی لوہے کے ایک چھلے کی شکل میں تھا۔ جس شخص کی آزمائش کرنی ہوتی یہ چھلا اس کی انگلی میں پہنا دیا جاتا تھا۔ اگر اس کی جلد میں ہلکی سی خارش یا پٹھوں میں ہلکا سا کھنچاؤ محسوس ہو تو یہ سمجھ لیا جاتا تھا کہ اس میں تنویمی اثرات قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ لیکن بعد میں اوبرسٹیز، گسمان، بوئے اور گراسٹ وغیرہ کے تجربات سے اس انگوٹھی کے تجربے کچھ زیادہ صحیح ثابت نہیں ہوئے۔ اسی طرح فرانس، جرمنی اور انگلستان میں تنویمی صلاحیتوں کی آزمائش کے لیے جو مختلف چیزیں ایجاد کی گئیں وہ سب بے کار نکلیں۔

بعض ماہرینِ تنویم کا خیال ہے کہ جن لوگوں کو نیند کم آتی ہو یا اختناق کا معمولی اثر ہو ان پر تنویم کا اثر زیادہ ہوتا ہے لیکن ہر شاف اور گمپرٹز کے تجربات سے ثابت ہے کہ ایسے لوگوں میں بھی تنویمی اثرات قبول کرنے کی کوئی خاص صلاحیت نہیں ہوتی۔ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ جن لوگوں پر اختناق کا معمولی اثر تھا لیکن وہ تنویم کے کسی طریقے سے بھی متاثر نہیں کیے جا سکے۔

جو لوگ وہمی امراض میں مبتلا رہتے ہیں، یعنی درحقیقت کوئی خاص مرض نہ ہونے کے باوجود اپنے کو مختلف امراض میں گرفتار سمجھتے ہیں ان پر تنویمی کیفیت نسبتاً جلد طاری کی جا سکتی ہے۔ عصبی شکایتوں میں مبتلا اشخاص بھی عموماً آسانی سے سلائے جا سکتے ہیں۔ برانڈلیس، لشنشاڈٹ اور دیرتھ وغیرہ قدیم ماہرینِ مسمرازم کا خیال تھا کہ جن لوگوں کی صحت بہت اچھی ہو وہ مسمرازم سے بیہوش نہیں کیے جا سکتے۔ لیکن ہانسن وغیرہ ماہرین نے اس خیال کی سختی سے تردید کی اور اپنے عملی تجربات سے ثابت کر دیا کہ جن لوگوں کی صحت غیر معمولی طور پر اچھی ہو ان پر تنویمی کیفیت آسانی سے طاری کی جا سکتی ہے۔ گمپرٹز اور برٹرانڈ وغیرہ نے کئی مشہور پہلوانوں کو تنویمی نیند سلایا۔

تنویمی اثرات سے محفوظ فوریل (Forel) کی بھی یہی رائے ہے کہ تندرست لوگ خاص کر وہ لوگ جن کی دماغی طاقت اچھی ہو، مقابلتاً آسانی سے تنویمی نیند نہیں سلائے جا سکتے۔ عام طور پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ فاترالعقل لوگوں پر تنویمی کیفیت طاری کرنا اگر غیر

ممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔ دیوانوں کو منتوم کرنے کے سلسلے میں سب سے زیادہ شہرت و کامیابی وو یزین (Voisin) نے حاصل کی ہے۔ لیکن وہ دس فی صدی سے زیادہ دیوانوں پر تنویمی کیفیت طاری کرنے میں کبھی کامیاب نہ ہو سکا اور اس میں اسے غیر معمولی محنت کرنی پڑتی تھی

کم عقل، بے ہودہ، گستاخ اور بہت جلد مشتعل ہو جانے والے لوگوں پر تنویمی اثر کم ہوتا ہے۔ دماغی ہیجان عام طور پر تنویمی کیفیت کی راہ میں حائل ہوتا ہے۔ لہٰذا جس وقت کوئی شخص زیادہ مغموم، پریشان یا غیظ و غضب کی حالت میں ہو اس پر تنویمی کیفیت طاری کرنے کی کوشش بے سود ہے۔ جن لوگوں میں غور و فکر کی عادت نہ ہو یا کسی خاص مسئلے کی جانب کچھ دیر تک توجہ مبذول رکھ سکتے ہوں یا جن کا دماغ حاضر نہ رہتا ہو ان پر بھی تنویمی کیفیت طاری کرنا دشواری سے خالی نہیں۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ جن لوگوں کی قوتِ ارادی کم زور ہو یا جو لوگ دوسروں کی باتوں پر فوراً یقین کر لیتے ہوں انہیں آسانی عملِ تنویم سے متاثر کیا جا سکتا ہے لیکن بی بالٹ، وو یزین اور دوسرے ماہرینِ فن کے تجربات سے اس خیال کی بھی کچھ زیادہ تائید نہیں ہوتی۔ بہت سے ایسے لوگ جو دوسروں کی باتوں پر جلد یقین کر لیتے ہوں، ان میں تنویمی اثرات قبول کرنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے۔

فوجیوں پر تنویمی اثرات تقریباً تمام ماہرینِ فن اس بات پر متفق ہیں کہ فوجی سپاہیوں پر تنویمی کیفیت بہت جلد طاری ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سپاہیوں کو احکام ماننے کی شروع ہی سے عادت ہوتی ہے اور اپنے افسر کی زبان سے حکم سننے کے بعد وہ کبھی اس کی مخالفت نہیں کر سکتے۔ کم عمر لڑکوں پر جو تنویمی کیفیت جلد طاری ہو جاتی ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ ان کے لیے بزرگوں کی فرماں برداری فرض ہوتی ہے اور وہ پابندیٔ احکام کے عادی ہوتے ہیں۔ تنویمی اثرات کو کامیاب بنانے کے لیے سب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ معمول کو عامل کے کمال و مہارتِ فن پر پورا اعتقاد ہو۔ عقیدے کی کمی راہِ تنویم میں مانع ہوتی ہے۔ معمول کا اعتقاد بڑھانے کے لیے زمانۂ قدیم کے ماہرینِ مسمرازم خاص قسم کی ڈھیلی ڈھالی پوشاکیں استعمال کرتے تھے۔ اب اس قسم کی پوشاکیں تو استعمال نہیں کی جاتیں۔ لیکن جس حصۂ مکان میں عامل کی نشست ہو اس کی آرائش وغیرہ کا خیال اب بھی اسی طرح رکھا جاتا ہے کہ وہاں کچھ روحانی ماحول سا پیدا ہو جائے اور معمول اس سے متاثر ہو۔

شاہی خاندان کے افراد اور تنویم مسمرازم اور ہپناٹزم کی دنیا میں ایک قدیم روایت چلی آ رہی ہے کہ شاہی خاندان کے افراد پر تنویم کا اثر نہیں ہوتا۔ مشہور فرانسیسی ماہرِ تنویم دی شامبرے (De Chambre) نے ایک دل چسپ واقعہ قلم بند کیا ہے کہ پیرس میں ڈاکٹر مسمر نے ایک مرتبہ اعلان کیا کہ وہ ہر شخص پر، چاہے وہ شاہی خاندان ہی کا رکن کیوں نہ ہو، مقناطیسی نیند طاری کر سکتا ہے۔ فریڈرک اعظم کے چھوٹے بھائی شہزادہ ہنری کو جب اس دعوے کی خبر ہوئی تو وہ خاندانِ شاہی کی پرانی روایات کا احترام برقرار رکھنے کے لیے پیرس آیا اور اس نے ڈاکٹر مسمر اور اس کے تمام رفقائے کار کو چیلنج دیا۔ شہزادے پر تنویمی کیفیت طاری کرنے کا انتظام کیا گیا اور خود ڈاکٹر مسمر نے بہت کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہوا اور پرنس ہنری کو سلایا نہیں جا سکا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پرنس ہنری نے برسلو اور فرائیڈبرگ میں بھی ماہرینِ مسمرازم کو چیلنج دیا تھا اور وہ اسے بے ہوش نہیں کر سکے تھے۔

یہ خیال کہ خاندانِ شاہی کے افراد تنویمی اثرات سے محفوظ ہیں، کس حد تک صحیح ہے۔ اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا کیوں کہ ماہرینِ تنویم کو خاندانِ شاہی کے افراد پر تجربات کے مواقع بہت کم دست یاب ہوئے ہیں۔ اور فریڈرک اعظم کے بھائی شہزادہ ہنری کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ ممکن ہے وہ خود بھی اصولِ تنویم سے واقف ہو اور اس لیے اس پر تنویمی کیفیت طاری نہ کی جا سکی ہو۔

تنویمی کیفیت پر قومیت کا اثر بعض ماہرینِ فن کے خیال میں تنویمی نتائج کی کمی و بیشی میں قومیت کا بھی اثر ہوتا ہے۔ یعنی بعض قوموں میں تنویمی اثرات قبول کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے اور بعض میں کم۔ اگرچہ ڈاکٹر ایوالد (Dr. Ewald) اور ڈاکٹر بروگیا (Dr. Brugia) نے اس خیال کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ تنویمی نتائج پر معمول کی نفسیاتی کیفیت کا اثر تو ضرور

پڑتا ہے۔ لیکن قومیت کا نہیں اور ہر قوم کے افراد یکساں متاثر کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن بہت سے ماہرینِ فن کے تجربات سے مندرجۂ بالا نظریہ صحیح ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً جرمن قوم کے افراد پر عملِ تنویم کا اثر کم ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک مشہور جرمن ماہرِ فن نے اپنی قوم سے ناراض ہو کر یہاں تک لکھ دیا تھا کہ "جرمن قوم میں تنویم جیسی نعمت سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت ہی نہیں۔" جرمنوں کی بالکل ضد روسی ہیں، یعنی دنیا کی غالباً تمام اقوام میں روسی قوم سب سے زیادہ تنویمی اثرات قبول کرتی ہے۔ انگریزوں میں بھی عملِ تنویم سے متاثر ہو جانے کا مادہ زیادہ ہے۔ ڈاکٹر بریڈ کے تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے اگر اٹھارہ آدمیوں پر عملِ تنویم کیا تو ان میں سولہ آدمی جلد متاثر ہو جاتے تھے۔

رینجر اور نیرین کے تجربات شاہد ہیں کہ شہری باشندوں کے مقابلے میں دیہات کے باشندے تنویمی اثرات جلد قبول کرتے ہیں۔ مشرقی یورپ کی قوموں میں ہنگری کے باشندے سب سے زیادہ تنویمی اثرات قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ عملِ تنویم کا سب سے زیادہ رواج بھی ہنگری ہی میں ہے۔ مشہور ہے کہ وہاں نوعمر بچوں کو بھی اس فن میں مہارت ہوتی ہے۔ ہنگری کے بعد علی الترتیب بلغاریہ اور یونان کا درجہ ہے۔ ممالکِ بلقان میں ترکوں اور سرویہ (موجودہ یوگوسلاویہ) کے باشندوں پر تنویم کا اثر کم ہوتا ہے۔

جاپانیوں میں تنویمی اثرات مشرقی اقوام میں غالباً سب سے زیادہ جاپانیوں کو عملِ تنویم میں مہارت ہے اور وہ لوگ اس کے اثرات جلد قبول کر لیتے ہیں۔ تیس چالیس سال پہلے جب جاپانیوں کی غیر معمولی مہارتِ تنویم کی شہرت یورپ کے ممالک تک پہنچی تو وہاں جاپانیوں کے متعلق بعض عجیب و غریب روایتیں مشہور ہو گئیں، یہاں تک کہ جاپانیوں کی مشہور قومی بنوٹ "جیو جتسو" (Jiu-Jitsu) کو، جس کی مدد سے ایک کمزور آدمی کسی مضبوط شخص کو آسانی کے ساتھ مغلوب کر سکتا ہے اور جس کا رواج اب آہستہ آہستہ ہندوستان میں بھی ہو رہا ہے، اسی عملِ تنویم کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک مشہور جرمن ڈاکٹر جاپانیوں کے شوقِ تنویم پر روشنی ڈالتے ہوئے "جیو جتسو" کے متعلق اپنی کتاب "ہپناٹزم" میں لکھتا ہے:

> "جاپانیوں کے ذوقِ تنویم کے متعلق بعض پُراسرار اطلاعات حال میں یورپ پہنچی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جاپانیوں نے "جیو جتسو" کے نام سے ایک خاص طریقہ دریافت کیا ہے، جس کے ذریعے سے تنویمی کیفیت طاری کی جاتی ہے۔ یہ طریقہ پولیس کے ملازموں اور دوسرے لوگوں کو ٹوکیو ما کے ایک خاص اسکول میں سکھایا جاتا ہے۔ اس طریقے کی تفصیلات بصیغۂ راز رکھی جاتی ہیں۔ جو اطلاعات حاصل ہو سکی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مخالف جتنی زیادہ قوت مقابلے میں صرف کرتا ہے اسی قدر زیادہ آسانی سے "جیو جتسو" کا جاننے والا اسے مغلوب کر لیتا ہے۔ ماہرِ فن کے ہاتھ لگاتے ہی آدمی بالکل مفلوج اور بے بس ہو جاتا ہے۔ اگر ہم سے اب کہا جائے کہ جاپانیوں کی جو عظیم الشان فوجی فتوحات حاصل ہوئی ہیں اس کا راز یہ ہے کہ جاپانیوں کو عملِ تنویم میں زبردست مہارت حاصل ہے تو ہمیں زیادہ تعجب نہیں ہو گا۔"

شرنک ناٹزنگ کی بین الاقوامی تحقیقات مختلف اقوام کے باشندوں پر تنویمی اثرات کا مطالعہ کرنے کے لیے ڈاکٹر شرنک ناٹزنگ نے ایک بین الاقوامی تجربہ کیا تھا۔ انگلستان، سویڈن، جرمنی، فرانس، الجزائر، کینیڈا اور سوئزرلینڈ کے آٹھ ہزار سات سو پچاس (۸۷،۵۰) باشندوں پر تنویمی عمل کیا گیا۔ ان میں چھ فی صدی باشندوں پر ذرا بھی اثر نہیں ہوا۔ بقیہ ۹۴ فی صدی باشندوں میں ۲۹ فی صدی پر اس قسم کی ہلکی غنودگی طاری ہوئی، جس میں عامل کی توجہ کی مخالفت تو کی جا سکتی ہے لیکن دشواری سے۔ ۴۹ فی صدی باشندوں پر تنویمی کیفیت طاری ہو گئی۔ یعنی ان کی آنکھیں بالکل بند ہو گئیں اور وہ عامل کے احکام کی مخالفت نہیں کر سکتے تھے۔

۱۵ فی صدی لوگوں پر اس قسم کی بہت گہری تنویم طاری ہوئی جس میں بیدار ہونے کے بعد معمول کو کوئی بات یاد نہیں رہتی۔

تنویم کا تعلق عمر سے نفسیات اور انسانی طبیعتوں کے اختلاف کے علاوہ عمر کا بھی تنویمی کیفیات پر بڑا اثر ہے (بقیہ صفحہ ۳ پر)

جنگ بلقان کا ایک واقعہ

جنگ بلقان میں جب انگلستان اور روس کی شہ پاکر بلقان حکومتوں نے ترکی کے خلاف علم عداوت بلند کرکے امن پسند ترکوں کو پریشان کرنا شروع کردیا تھا اس وقت ایڈریانوپل کی حفاظت جنرل شکری پاشا ترک کمانڈر کی فوجیں کر رہی تھیں۔ ترکوں کی بہادری کا سکہ تمام یورپ کے دلوں پر بیٹھا ہوا ہے لیکن اخبارات نے یہ خبر بڑی حیرت کے ساتھ شائع کی کہ بلغاریہ کے سپاہیوں نے ترکوں کی فوج کو مورچہ خالی کرنے اور پسپائی اختیار کرنے پر مجبور کردیا۔ تحقیقات پر پتہ چلا کہ راشن اور خوراک میں کمی کی وجہ سے ترک سپاہی آٹے میں مٹی ملاکر کھاتے رہے تھے جس کی وجہ سے انہیں پیچش ہوگئی تھی اور وہ دلجمعی اور یکسوئی کے ساتھ جنگ میں حصہ نہیں لے سکے تھے اس انکشاف سے دنیا کو معلوم ہوا کہ پیچش

بہادر کو بزدل بنادینے والا مرض

ہے جس نے بلغاری جیسے لوگوں کو جو ہمیشہ ترکوں کے نام سے لرزتے رہتے تھے کچھ دن کے لئے ترکوں پر غالب کردیا آخر انور پاشا شہید کو جب ترکوں کی اس پسپائی کا حال معلوم ہوا تو انھوں نے اول مریض فوج کا علاج کردیا اور پھر خود پیش قدمی کرکے ادرنہ ایڈریانوپل پر قبضہ حاصل کرلیا یہی نہیں بلکہ بلغاریہ کے پایۂ تخت صوفیہ تک پہنچ گئے۔ پیچش کے اس خوفناک اثر نے مشرق اور مغرب کے **طبیبوں اور ڈاکٹروں کی آنکھیں کھولدیں** اور ہندوستانیوں میں ماہرین کی ایک کمیٹی اس کا موثر علاج تلاش کرنے میں مصروف ہوئی آخر مشہور ہمدرد دواخانہ دہلی نے **پیچ** نام کی دوا تیار کردی جو پیچش اور ہر قسم کے دستوں کے لئے موثر اور بے نظیر ہے۔ اس کی ایک دو خوراکیں ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیدیتی ہیں۔ معدہ اور آنتوں کی قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں ہر گھر میں احتیاطاً رکھنا نہایت ضروری ہے قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

مینیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

بیگم وائسرائے کا پیغام

ہندوستان کے موجودہ وائسرائے لارڈ لنلتھگو کی بیگم ہندوستان میں مرض دق کی تباہ کاریوں کا مطالعہ کرکے اپنی پوری کوشش اس کے انسداد اور لاکھوں ہندوستانی مردوں اور عورتوں کو اس کے ہلاکت خیز پنجہ سے نجات دلانے اور محفوظ رکھنے میں صرف فرمارہی ہیں بچے بچے کے نام آپکا یہ پیغام اخباروں میں شائع ہوچکا ہے کہ دق کے جراثیم ضائع کرنے میں پورے کوشش کی جائے۔

ہمدرد دواخانہ دہلی کی طرف سے خیر مقدم

ہمدرد دواخانہ دہلی نے بیگم وائسرائے کے پیغام کا اس طرح خیر مقدم کیا کہ پھیپھڑوں کے امراض کے لئے ایک بہترین اور مقوی دوا جسے دنیا میں بہترین دوا کہا جاسکتا ہے تیار کردی۔ اور بیشمار تجربات کے بعد خاطر خواہ نتیجہ حاصل کرکے اور اپنی آنکھوں سے اس کے حیرت انگیز فائدے دیکھ کر دواخانے کے اطبا نے اسے پبلک میں پیش کیا ہے اور ایک عرصہ کی مسلسل اور انتھک کوششوں کے بعد یہ دوا مکمل کیجاسکی ہے۔ **صدوری** کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً دور ہونے لگتی ہیں درجۂ حرارت بھی کم ہو جاتا ہے اور مریض اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو بہت جلد حاصل کرلیتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعضا کے لئے یہ دوا بہترین ہے۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہیں یہ دوا ایک نعمت ہے۔ پھیپھڑوں کی کمزوری دور کرنے کے علاوہ بچوں کے مرض کساح (جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہوجاتی ہیں) میں بھی یہ دوا مفید ہے۔ یہ دوا شربت کی صورت میں ہے مفصل ترکیب شیشی کے ہمراہ ارسال کیجاتی ہے۔ اس خیال سے کہ غریب مریض بھی اس حیرت انگیز اثرات والی دوا سے محروم نہ رہیں اسکی قیمت بھی بہت ہی کم یعنی صرف عہ رکھی گئی ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اس مرض کی اتنی مفید دوا اول تو کسی قیمت میں بھی کسی اور جگہ سے میسر نہیں آسکتی اور پھر ایک روپیہ میں صدوری جیسی دوا کا کہیں اور مل جانا تو ناممکن ہے۔

مینیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

رُوئداد مجلسِ تشخیص و تجویز ہمدرد دواخانہ دہلی

ضعفِ گردہ و ہضم

مریضہ نمبر ۲۲۸۳۵ / ۲۶۳۸

۴۵ سالہ مریضہ کے حسبِ ذیل حالات مجلس تشخیص و تجویز کے سامنے آئے :-

"ایک سال سے میری والدہ صاحبہ کو یکایک پیشاب دودھ کی طرح سفید آنے لگا ہے۔ کمزوری بے حد پیدا ہو گئی ہے۔ ڈاکٹروں نے مختلف تشخیصیں کیں۔ علاج بھی ہوئے۔ انجکشن بھی لگے۔ فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن عارضی۔ ڈاکٹروں کی رائے سے غذا بالکل بند ہے۔ جب تک غذا بند رہتی ہے فائدہ رہتا ہے۔ ذرا کچھ کھاتے ہی دوائیں اور انجکشن بے کار ہو جاتے ہیں اور پیشاب پھر سفید ہو جاتا ہے۔ کچھ دن سے ایک اور شکایت ہو گئی ہے سیدھی پسلیوں کے نیچے سے درد شروع ہوتا ہے۔ شانوں تک پھیلتا ہے۔ ٹانگ کی طرف بھی دوڑتا ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ مزاج چڑچڑا اور طبیعت گری گری رہتی ہے۔"

مجلس نے حسبِ ذیل دوائیں استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی :-

(صبح) قرص زمرد ایک عدد، جوارش زرعونی عنبری ۶ ماشے میں ملا کر کھلائیں۔

(شب) قرص طین ۲-۲ عدد ایک روز کے وقفے سے۔

(بعد غذا) جوارش جالینوس ۶-۶ ماشے استعمال کرائیں۔

۱۱ روز دوائیں استعمال کر کے حسبِ ذیل حالات سے مطلع کیا گیا۔

"صحت بہت ترقی کر گئی ہے۔ پیشاب میں سفیدی بالکل نہیں ہے۔ پسلی کا درد اب بھی کبھی کبھار ہو جاتا ہے۔ کمزوری ابھی بدستور ہے بھوک بھی کم لگتی ہے۔"

دوائیں سابقہ ہی استعمال کرنے کو کہا گیا۔ سہ پہر کو دواء المسک سادہ ۶ ماشے کا اضافہ کیا گیا۔

۵ دن کے بعد مریضہ کے حسبِ ذیل حالات سے اطلاع دی :-

"قارورے کا مرض اب بالکل نہیں رہا۔ درد بالکل نہیں ہے۔ آپ کی ہدایت کے مطابق پرہیز ابھی کرا رہے ہیں۔ غذا اب کھاتی ہیں۔ کمزوری تھوڑی سی باقی ہے۔ چڑچڑا پن اب نہیں ہے۔ مریضہ بشاش اور شگفتہ رہتی ہیں۔ براہِ کرم کمزوری کا علاج کیجیے۔ دوائیں روانہ فرمائیں۔"

سابقہ دوائیں بند کر کے کمزوری دُور کرنے کے لیے یہ دوائیں دی گئیں :-

(صبح) قرص کشتہ فولاد سونے چاندی والا ۱ عدد، دواء المسک معتدل جواہر والی ۶ ماشے میں ملا کر کھلائیں۔

(بعد غذا) معجون مقوی معدہ ۶-۶ ماشے غذا کے بعد دونوں وقت استعمال کرائیں۔

۲۰ دن کے استعمال سے مریضہ کو بالکل صحت ہو گئی۔

ماہواری کی خرابی

مریضہ نمبر ۲۳۵۳۲

مریضہ کے حسبِ ذیل حالات سے بذریعہ خط اطلاع دی :-

"وہ شادی شدہ ہے۔ بچے تین ہوئے۔ پہلا بچہ بقیدِ حیات ہے اور بچے آٹھ آٹھ مہینے کے ہو کر مر گئے۔ اس وقت مریضہ کو یہ شکایت ہے کہ ماہواری خلاصہ بالکل نہیں ہوتا۔ تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے۔ درد ہوتا ہے۔ کبھی وقت پر۔ اور کبھی بے وقت۔ ریڑھ کی ہڈی میں اور کمر میں دائیں جانب درد رہتا ہے۔ ان شکایتوں کو ایک سال ہو گیا ہے۔"

مجلس نے حالات پر غور کرنے کے بعد حسب ذیل دوائیں تجویز فرمائیں:۔
(صبح) ستوین، ایک تولہ دودھ میں ملا کر پلائیں۔
(شب) ستو سپاری سونٹھ ایک تولہ دودھ کے ساتھ کھلائیں۔
"۔۔۔ ان دوائیں استعمال کر کے حسب ذیل حالات سے اطلاع دی گئی:
"مریضہ کے لیے دوائیں ۔ تاریخ کو میں ۔ مریضہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے شفا بخشی ۔ اب مریضہ کو چھٹے کا حمل ہے ۔ مریضہ بالکل تن درست ہے۔"

سعال نزلی

مریض نمبر $\frac{3264}{4993}$

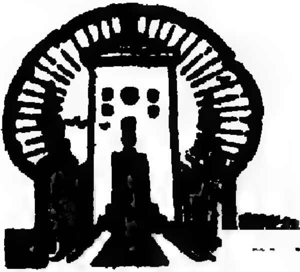
"ایک سال ہوا بارش میں تین گھنٹے تک بھیگنے سے کھانسی کی شکایت ہوگئی تھی۔ اور بہت علاج کے بعد آرام ہوا تھا۔ اب ایک نئی شکایت شروع ہوئی ہے۔ صبح ہی کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ دم پھولنے لگتا ہے۔ اور آدھ گھنٹے تک یہی حالت رہتی ہے۔ جب سینہ بلغم سے صاف ہو جاتا ہے تو کہیں جا کر کھانسی کم ہوتی ہے۔ یہاں کے اطبا اور ڈاکٹروں نے دمہ تشخیص کیا ہے۔ ہاتھوں اور پیروں میں ہر وقت درد رہتا ہے۔ بھوک بالکل نہیں لگتی۔ سانس میں گھڑگھڑاہٹ ہوتی ہے۔ عمر ۲۶ سال ہے۔"

مجلس نے مندرجہ ذیل دوائیں استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی:۔
(شب) خمیرہ نزلی جواہر والا ۶ ماشے عرق بادیان ۱۲ تولے کے ساتھ استعمال کریں۔
(بعد غذا) جوارش عود شیریں ۹-۹ ماشے دونوں وقت کھائیں۔
"۲۰ ان دواؤں کو استعمال کر کے مندرجہ ذیل حالات سے اطلاع دی:۔
"دوائیں حسب الارشاد استعمال کر رہا ہوں اور خدا کے فضل سے مستفید بھی ہو رہا ہوں۔ موجودہ حالت بہت امید افزا ہے۔ سینہ بلغم سے بالکل صاف معلوم ہو رہا ہے اور تین دن سے تو بالکل صحت محسوس کر رہا ہوں۔ مرض دواؤں کی گرفت میں آگیا ہے۔"

جریان و احتلام

مریض نمبر ۱۳۹۲۵

حسب ذیل حالات سے اطلاع دی:۔
"میں احتلام اور جریان کے مرض میں عرصے سے مبتلا ہوں مدکا دٹ بالکل نہیں ہوتی۔ شادی ہو چکی ہے۔ سرعت کی ازحد شکایت ہے اس کی وجہ سے بہت شرم محسوس ہوتی ہے۔ کیا آپ میرا علاج کر سکتے ہیں؟ دوائیں جو تجویز فرمائیں فوراً ہی روانہ فرما دیں۔ ہاضمہ بالکل خراب ہے۔"
حسب ذیل دوائیں تجویز ہوئیں۔
(صبح) قرص جریان ۴ عدد دودھ کے ساتھ۔
(بعد غذا) معجون مقوی معدہ ۶-۶ ماشے۔
استعمال کے بعد مریض نے اطلاع دی:۔
"دوائیں ملیں اور اسی دن سے استعمال شروع کر دیا گیا۔ ان پندرہ دنوں میں صرف ایک مرتبہ احتلام ہوا۔ ورنہ ۶-۵ دفعہ ہوا کرتا تھا۔ پیشاب کے بعد جو سفیدی نمودار ہوتی تھی وہ اب قطعاً نہیں دکھائی دیتی۔ ۲۰ دن کی دوائیں چار دن میں ختم ہو جائیں گی۔ آپ میرے خیال میں یہی دوائیں اور روانہ کر دیں تاکہ مرض جڑ سے کٹ جائے۔"



باب الصحت — بیماریوں سے بچنے کے طریقے

ازجناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب ستیہ بریلوی

دُنیا میں جتنی چیزیں پائی جاتی ہیں ان کا احساس تو ہر ذی روح کو ہوا کرتا ہے، لیکن ان کی حقیقت سے آگاہی صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو اپنا عیش و آرام سب کچھ ترک کر کے رات دن جلتی ہوئی بھٹیوں کے سامنے بیٹھے ہوئے خاموشی سے تجربے کرتے رہتے ہیں۔ آگ، پانی، ہوا، روشنی، بادل، بجلی سب موجوداتِ عالم ہیں، اور ان کا صرف احساس تو ہر عامی و جاہل کو بھی ہوتا رہتا ہے۔ لیکن قدرت کے ان عجائبات کے متعلق یہ معلوم کرنا کہ یہ کیا چیزیں ہیں اور انہیں تسخیر کر کے ایسے طریقے اختراع کرنا کہ انسانی جماعت ان سے اپنے حسبِ مرضی کام لے سکے، یہ سائنس کا کرشمہ ہے۔ سائنس نے گزشتہ سو برس میں قدرت کے اتنے بھید کھولے ہیں کہ اس سے پہلے کسی ایک صدی میں شاید اتنے نہ کھولے تھے۔

نفس پرست اور بندۂ ہوس انسان نے سائنس کی بہت سی مفید ایجادات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر انہیں اپنے جذبۂ خون ریزی کی تسکین کے لیے بھی استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور یہ دیکھ کر کہ سائنس کی ایجادات بندگانِ خدا کا خون بہانے میں بہت کچھ مدد دیا کرتی ہیں، بہ کثرت لوگوں نے یہ خیال کرنا شروع کر دیا ہے کہ سائنس، اس کی تحقیقات اور ایجادیں سب نسلِ انسانی کے لیے ایک لعنت ہیں۔ یہ لوگ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ لاٹھی سے ایک سانپ یا ایک باؤلے کتے کو بھی مارا جا سکتا ہے کہ جو بہت سی انسانی جانوں کو ضائع کر دیتا ہے اور اسی لاٹھی سے ایک راہ چلتے مسافر کا سر پھوڑ کر اسے لوٹا بھی جا سکتا ہے۔ سائنس نے بھی اسی قسم کے سینکڑوں ہتھیار ہمارے ہاتھوں میں دے دیے ہیں۔ اور برابر دیتی چلی جا رہی ہے۔ اور اب یہ ہمارا اپنا کام ہے کہ ان ہتھیاروں کو بنی نوعِ انسان کے فائدے کے لیے استعمال کریں۔ یا ان سے اپنے ابنائے جنس کا خون بہائیں۔ موٹریں اور ہوائی جہاز جس طرح ایک قاتل یا ڈاکو کو ارتکابِ جرم میں مدد دے سکتے ہیں، بالکل اسی طرح ایک مریض کو معالج کے پاس بروقت پہنچ جانے یا پولیس کو مجرموں کا پیچھا کرنے میں مددگار ہو سکتے ہیں۔ اس لیے یہ کہنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہو سکتا کہ سائنس نے قدرت کے اسرار معلوم کر کے یا قدرت کی پوشیدہ طاقتوں پر قابو حاصل کر کے انسانی دنیا کے ساتھ دشمنی کی ہے۔

سائنس یعنی علم کے دوسرے تمام شعبوں کے ساتھ ساتھ علمِ طب نے بھی گزشتہ سو برس میں بہت کچھ ترقی کی ہے۔ اور اس کی تمام ترقیوں میں اس کی وہ تحقیقات بہت ہی ممتاز ہیں جو حفظ ماتقدم یعنی بیماریوں سے محفوظ رہنے کے متعلق کی گئی ہے۔ کچھ عرصے پہلے تک دنیائے طب میں ایسے طریقوں کو جن کی مدد سے بیماریوں کو پیدا ہی نہ ہونے دیا جائے اور بیماریوں کو جسمِ انسانی سے دور رکھا جائے، بہت زیادہ اہمیت نہ دی جاتی تھی لیکن اب کچھ عرصے سے عام خیال یہی ہو گیا ہے کہ "علاج سے حفظ ماتقدم بہتر ہے"۔ دشمن اگر گھر میں گھس آئے تو اس کا نکالنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ اس لیے دانش مندی اسی میں ہے کہ دشمن کو گھر میں داخل ہونے کا موقع ہی نہ دیا جائے اور ایسی تدابیر اختیار کی جائیں کہ جب وہ گھر میں آنے کا قصد کرے اُسے دروازے بند اور پاسبان ہوشیار ملیں۔

حفظ ماتقدم کے طور پر پہلے جو تدابیر اختیار کی جاتی تھیں وہ جسم کی قوتِ مدافعت کو تقویت دینے تک محدود تھیں اور معمولی حالات میں بالکل کافی بھی تھیں، اگر مریض ان پر عمل پیرا ہونے کی تکلیف گوارا کیا کرتے۔ لیکن انسان اپنی تکلیفوں کو اس قدر جلد بھول جاتا ہے اور اپنے مستقبل کی طرف سے اس درجہ غافل رہنا پسند کرتا ہے کہ تاوقتیکہ کسی مرض میں گرفتار ہو کر بالکل مجبور و ناچار نہ ہو جائے وہ پہلے سے پہلے آنے والی بیماریوں کی روک تھام نہیں کیا کرتا۔ قدرت نے اس دنیا میں زندگی بسر کرنے کے جو طریقے ہمیں سکھائے تھے اگر ہم ان پر عمل درآمد کرتے تو یقیناً ہماری زندگیاں اس سے بدرجہا زیادہ پُرسکون اور آرام دہ ہوتیں۔ اور ہم بیماریوں سے اس سے بہت زیادہ محفوظ رہ سکتے تھے کہ جتنا آج کل رہتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جنگل کے جانور، چرند ہوں یا پرند، ناگہانی حادثات کے شکار ہو جائیں تو ہو جائیں، لیکن امراض کے شکار شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں۔ اور اس کا سبب

صرف یہ ہے کہ انہوں نے زندگی بسر کرنے کے مصنوعی طریقے نہیں سیکھے ہیں۔ کھلی ہوا، کھلی دھوپ، سادہ غذا، بکثرت ورزش، اور رنج و غم سے آزادی سب ایسی چیزیں ہیں کہ جو ہمارے جسم کی قوتِ مدافعت کو زیادہ کرتی ہیں اور سینکڑوں بیماریوں کے جراثیم ہمارے جسم میں گھستے ہیں اور ناکام و نامراد لوٹتے ہیں۔ انہیں ہر مقام پر چوکیدار ہوشیار ملتے ہیں اور جب طاقت کا بھی وہ رخ کرتے ہیں دور ہی سے "دور باش" کی صدائیں کان میں آنے لگتی ہیں۔ طاعون، موتی جھرہ، چیچک، خسرہ، نمونیا، سل غرض کہ ہر قسم کی بیماری کے جراثیم غذا، پانی اور سانس کے ذریعے سے ہمارے بدن میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن صحت ور جسموں کی قوتِ مدافعت انہیں دم بھر میں فنا کر کے رکھ دیتی ہے اور وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

لیکن ہمارے جسموں میں اتنی زبردست قوتِ مدافعت تو اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے کہ جب ہم قدرت کے پیدا کیے ہوئے اُن ذریعوں سے فائدہ اٹھائیں کہ جو اس قوت کو ترقی دیتے ہیں۔ ہماری حالت آج کل یہ ہے کہ ہم نے اپنے رہنے بسنے کے متعلق خود کچھ تھوڑے سے قاعدے ایجاد کر لیے ہیں اور ان کا نام تہذیب اور تمدن رکھ کر ہر شخص کو اس بات پر مجبور کر دیا ہو کہ وہ اگر اپنے آپ کو مہذب کہلانا چاہتا ہے تو ان ہی مصنوعی طریقوں پر زندگی بسر کرے کہ جو اکثر و بیشتر مضرِ صحت اور قوتِ مدافعت کو کمزور کرنے والے ہیں۔ بند اور تاریک کمروں میں رات دن مقید اور ہوا اور روشنی کے فائدے سے محروم رہ کر ہم یکسر نہیں تو اکثر جسم کی قوتِ مدافعت کو فنا کر دیتے ہیں۔ اور جو کچھ باقی رہ جاتی ہے اُسے ہماری چٹ پٹی اور مسالے دار غذائیں ختم کر دیتی ہیں، جن میں زبان کے ذائقے کے علاوہ جسم کو جسمانی قوتوں کو ترقی دینے والے اجزا بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ پانی کے متعلق بھی ہمارے طبقۂ معاشرت نے کچھ اسی میں آسانی سمجھی ہے کہ پہاڑی چشموں کے جاں بخش پانی کے بجائے جس میں سورج کی شعاعیں دن بھر نہا نہا کر اسے مخصوص حیاتین سے پُر اور مضرت رساں جراثیم سے بالکل پاک کر دیتی ہیں، ہم اکثر و بیشتر لوہے کے تالابوں اور نلوں کے اندر بند رہنے والے پانی کو ترجیح دیتے ہیں۔ خواہ اس میں حیاتین کا ایک شمہ بھی نہ پایا جاتا ہو۔

ہمارے پیدا کرنے والے نے ہمارا جسمانی نظام اس طرز پر بنایا ہے کہ جب ہم دن بھر محنت و مشقت کرتے ہیں تو ہمارے جسم کی بافتوں میں اس مسلسل محنت کی وجہ سے کسی قدر فرسودگی پیدا ہوتی ہے اور فرسودگی پیدا ہونے پر ہمارا معدہ ہم سے غذا طلب کرتا ہے جس کا نام بھوک ہے۔ اس حالت میں جو غذا ہم اس میں بھرتے ہیں وہ اسے جلد سے جلد کوٹ پیس کر "کوبیدہ، جوشیدہ، مالیدہ، غیسانیدہ، بنوشند" کر جاتا ہے۔ ہماری آنتیں معدے کے بھیجے ہوئے اس نسخے سے جلد سے جلد جسم کی ضروریات پوری کرنے کے لیے غذا حاصل کر لیتی ہیں۔ اور باقی ماندہ فضلے کو ایک وقتِ مقررہ پر خارج کر دیتی ہیں۔ اور خدا کی بنائی ہوئی رات ہمیں دنیا و مافیہا سے بے خبر کر کے چھ گھنٹے یا آٹھ گھنٹے تک برابر جسم کے تمام کل پرزوں کی مرمت کرتی رہتی ہیں جنہیں دن کی محنتِ شاقہ نے گھس دیا تھا۔ اور اس طرح کوٹ اور پانی لے کر اور پیچ اور ڈھبریاں کسوا کر ہمارے جسم کا انجن پھر دوسرے دن کی محنت کے لیے پورے طور پر تیار ہو جاتا ہے۔

یہ تو تھا قدرتی طریقہ، لیکن ہماری تہذیب اور ہمارے تمدن نے ہمیں یہ سکھایا کہ ہم محنت تو بالکل نہ کریں، لیکن بھوک لگے بغیر دواؤں، چٹنیوں، اچاروں اور چورنوں کے ذریعے سے زبردستی کچھ اشتہا پیدا کر کے معدے کو انتہا درجے کے ثقیل مگر خوش ذائقہ اور لذیذ کھانوں سے خوب اچھی طرح بھر دیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چوں کہ محنت نہ کرنے کی وجہ سے جسم کو غذا کی ضرورت نہیں ہوتی اور غذا پہنچ جاتی ہے بکثرت، وہ پڑی سڑتی رہتی ہے۔ اس سے متعفن گیسیں پیدا ہو ہو کر خون میں جذب ہوتی ہیں اور ایک زہریلا مادہ کہ جسے یورک ایسڈ کہتے ہیں ہمارے عضلات کی رگوں میں اور ہمارے جوڑوں میں جمع ہوتا رہتا ہے اور کچھ عرصے کے بعد عضلات کو ناقابلِ حرکت اور جوڑوں کو دردمند بنا دیتا ہے۔ ہم اس طرح بیمار ہو جانے کے بعد اس درد کا نام گٹھیا رکھ دیتے ہیں۔ اور بستر پر پڑے پڑے رات دن خدا سے شکایت کرتے رہتے ہیں کہ اُس نے ہمیں اس عذاب میں مبتلا کر دیا۔

ہماری تہذیب نے ہمیں ایک ورزش کی بھی تعلیم دی ہے اور وہ گا بجا کر تھرا تھرا کر ناچنا ہے۔ ناچنا یقیناً ایک عمدہ ورزش ہے۔ اور اگر ہم یہ عادت ڈال لیں کہ روزانہ تھوڑی دیر کے لیے ناچ لیا کریں تو ہمارے محنت و مشقت سے جی چرانے کی ایک بڑی حد تک تلافی ہو جایا کرے۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ ہم ورزش کرنے کے خیال سے نہیں، بلکہ عیش پرستی کی غرض سے ناچا کرتے ہیں، خوب شراب پی پی کر کہ جو بجائے خود جسم کے لیے ایک سمِ قاتل ہے، ہم راتوں کو ناچنے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور بسا اوقات رات کے دو تین بجے

تک ناچ، گانے، شراب خواری، اور شاید موقع میسر آجانے پر خواہشاتِ نفسانی کی تکمیل میں مصروف رہتے ہیں، اور اس طرح وہ تمام وقت برباد کر دیتے ہیں جو جسم کی مرمت کے لیے مخصوص تھا۔ یہ ورزش فائدے کے بجائے ہمیں بہت کچھ نقصان پہنچا دیتی ہے۔

ہماری تہذیب ہمیں مرمت یا آرام کے وقت سے یوں بھی بہت کم فائدہ اُٹھانے کا موقع دیتی ہے۔ تہذیب یافتہ دُنیا کا یہ دکھ اگر ناچ گانا، دعوت اور شراب نہیں ہو تب بھی رات کے وقت آرام کرنے کو وہ بُرا بلکہ "تہذیب سے گری ہوئی" کوئی چیز خیال کرتی اور یہ راتوں کو ایک ایک اور دو دو بجے تک لوگ مختلف ہوٹلوں، سینماؤں اور تھیٹروں میں وقت گزارتے ہیں، جہاں بند کمروں میں سینکڑوں اور ہزاروں آدمی بیک وقت سانس لے کر ہوا کو آکسیجن سے بالکل خالی اور انفلوئنزا، نمونیا اور تپ دق کے جراثیم سے پورے طور آلودہ کر دیتے ہیں۔ یہ "تماش بین" جب دوسرے دن صبح کو سو کر اُٹھتے ہیں تو دردِ سر، دورانِ سر اور قبض ان کو متنبہ کرتا ہے، لیکن یہ بجائے آج ہوشیار ہوتے ہیں نہ کل، یہاں تک کہ قدرت کا زبردست ہاتھ قانون شکنی کی سزا کے طور پر انہیں کسی نہ کسی مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔

یہ مثالیں جو اوپر بیان ہوئیں "مشتے نمونہ از خروارے" ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تہذیب کے نام سے دنیائے انسانی کی انتہا سے زیادہ تخریب کی ہے، اور اب مجبور ہو کر اہلِ علم یا اربابِ سائنس کو اس طرف توجہ کرنی پڑی کہ بیماریوں کے بڑھتے ہوئے طوفان سے دنیا کو کس طرح بچائیں۔ رات دن کی اَن تھک کوشش اور محنت سے اُنہوں نے بہت سے امراض کے متعلق یہ پتہ لگایا کہ خاص خاص جراثیم ان کا باعث ہوتے ہیں۔ لیکن صرف اتنا دریافت کر لینا اس بات کے لیے کافی نہ تھا کہ ان سے محفوظ رہنے کے طریقے بھی معلوم ہو جائیں۔ جستجو اور تلاش کا سلسلہ جاری رہا۔ مختلف امراض کے جراثیم کو پال پال کر ان کی عادات اور خصوصیات معلوم کیں اور یہ معلوم کر لیا کہ اگر موافق حالات میسر آجائیں تو وہ اپنی تعداد کو کس طرح بڑھاتے ہیں۔

بہت سے مختلف قسم کے تجربوں نے سالہا سال کے بعد انہیں یہ بتایا کہ امراض کے جراثیم جب انسانی یا حیوانی خون میں پہنچتے ہیں تو قدرت کے انتظامات کے مطابق خون کے اندر بہت بڑی تعداد میں "اجسامِ مخالف" پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ اجسامِ مخالف بیماریوں کے جراثیم کا مقابلہ اس طرح کرتے ہیں کہ چاروں طرف سے جراثیم کو اپنے اندر لے کر بالکل ملفوف کر دیتے ہیں اور اس طرح ایک ایک مخالف جسم کے اندر ایک ایک جرثومہ مقید ہو کر رہ جاتا ہے اور جسم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اگر بیماری کے جراثیم تعداد میں ان اجسامِ مخالف سے بہت زیادہ نہیں ہیں کہ جو جسم پیدا کر سکتا ہے، تو جراثیم کا حملہ ناکام رہتا ہے، لیکن اگر جسم کی قوتِ مدافعت کمزور ہے، اور وہ مخالف اجسام کی کافی تعداد نہیں پیدا کر سکتا تو جراثیم حاوی ہو جاتے ہیں اور مرض رُونما ہو جاتا ہے۔

محققین نے اس راز کو معلوم کرنے کے بعد غور و خوض کرنا شروع کیا اور اپنے تجربے اور مشاہدے جاری رکھے یہاں تک کہ انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ اگر مردہ جراثیم بھی کسی جان دار کے جسم میں داخل کر دیے جائیں تو یہی نتیجہ ظاہر ہوتا ہے یعنی مخالف اجسام بہت کثیر تعداد میں خون کے اندر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُنہوں نے تجربات کا سلسلہ اور آگے بڑھایا تو دیکھا کہ اگر جانوروں کے جسم میں مردہ جراثیم داخل کر دیے جائیں اور پھر مخالف اجسام پیدا ہو جانے پر اسی بیماری کے زندہ جراثیم اس جانور کے جسم میں پہنچائے جائیں تو یہ پیدا شدہ مخالف اجسام فوراً ہی ان جراثیم کو مقید کر کے بے کار اور بے اثر بنا دیتے ہیں۔ اس تجربے نے اربابِ تحقیق کی ہمتیں بڑھائیں اور اُنہوں نے مختلف بیماریوں کے متعلق ہزارہا جانوروں پر تجربے کر کے پورے طور پر اطمینان کر لیا کہ ان کی تحقیق صحیح ہے۔ اب اُنہوں نے انسانی دنیا کو ان مردہ جراثیم سے رُوشناس کرایا، اور جو بیماری وبا کے طور پر پھیلتی تھی اُسی کے جراثیم کو مار کر ایک ایسا محلول تیار کر لیا کہ جو پچکاری کے ذریعے سے بآسانی جِلد کے نیچے داخل کیا جا سکے۔ اور ان علاقوں میں کہ جہاں وبا پھیل رہی تھی، سب تن درستوں کے بدن میں مردہ جراثیم کے ٹیکے لگا دیے۔ اس کارروائی کا اثر بیّن طور پر یہ ظاہر ہوا کہ وبا رُک گئی، کیوں کہ جراثیم اب جو آدمی کے جسم پر حملہ کرتے تھے اُسی کے خون میں اجسامِ مخالف کی ایک فوج کی فوج اپنے مقابلے پر تیار پاتے تھے جو ذرا سی دیر میں انہیں مغلوب کر ڈال دیتی تھی۔

تجربوں نے بتایا کہ ٹیکا لگے ہوئے آدمیوں میں باوجود وبا زدہ علاقے میں رہنے کے بلکہ باوجود مریض کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہنے کے

بھی نہیں تو نوے فی صدی آدمی بیماری سے محفوظ رہتے ہیں حالانکہ بغیر ٹیکا لگے ہوئے آدمیوں میں محفوظ رہنے والوں کا اوسط بمشکل دس پندرہ فی صدی ہوتا ہے۔

مختلف امراض کے ٹیکے دنیائے طب کی ایک ایسی ایجاد ہے کہ جس نے لاکھوں بلکہ کروڑوں انسانی جانیں اس وقت تک بچائی ہیں اور شاید اربوں اور سنکھوں آئندہ بچاتی رہے گی۔ لیکن یہ دیکھنا کس قدر حیرت انگیز ہے کہ جاہ و حشمت کا بھوکا انسان، مال و دولت کا غلام انسان انسانی خون کا پیاسا انسان اس مفید ترین ایجاد کو بھی خوں ریزی کا ایک آلہ بنانا چاہتا ہے۔ اور سُنا گیا ہے کہ ہٹلر کے یہ منصوبے ہیں کہ دشمنوں کے ملکوں میں ایسے بم برسائے جائیں جن میں مختلف بیماریوں کے جراثیم بھرے ہوں تاکہ دشمنوں کے ملک میں خوب وبائیں پھیلیں اور ہٹلر کے جذبۂ سفاکی کی تسکین ہو۔۔

امریکہ والوں کی جسمانی صحت کا راز

امریکہ کے مشہور اخبار نویس، جن کا نام مسٹر آرتھر برسبین ہے، صرف ایک کالم روزانہ لکھتے ہیں۔ جو بذریعہ تار مختلف بڑے بڑے شہروں میں بھیجا جاتا ہو اور اُن شہروں کے مشہور روزانہ اخباروں میں چھپتا ہو۔ یہ کالم مسٹر برسبین کے گہرے مطالعے اور غور و فکر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس کالم میں اُنہوں نے ایک دفعہ اپنے ملک کے باشندوں کی صحت پر ایک مضمون اس پہلو سے لکھا تھا کہ آج سے سو سال قبل ان کی صحت اور تن درستی کی کیا حالت تھی اور اب کیا ہے۔ یہ مضمون ہندوستانیوں کے لیے بہت غور طلب ہے جو اندھا دھند مغربی تقلید میں مشرقی خصوصیات اور صحت بخش طریقہ ہائے زندگی کو چھوڑ کر پُر تکلف اور مصنوعی مغربی زندگی کو اختیار کر رہے ہیں۔

مسٹر آرتھر برسبین کا کہنا ہے کہ اُس وقت کے امریکہ والوں سے آج کل کے امریکی اوسطاً قد کی اونچائی میں دو انچ زیادہ، وزن میں بیس پونڈ زیادہ اور عمر میں دس سال بڑھے ہوئے ہیں اور ان کی صحت اور قوت سو سال پہلے کے امریکیوں سے اوسطاً پچیس فی صدی زیادہ ہے۔ مسٹر برسبین نے سرکاری دفاتر کے ریکارڈوں سے ان باتوں کو صحیح ثابت کیا ہے۔ آج سے سو سال پہلے کے امریکی دراصل وہ لوگ ہیں جو یورپ سے جاکر وہاں آباد ہوئے۔ ایک سیاح جو اس زمانے میں یورپ سے گزر کر امریکہ جائے، فاضل مضمون نگار کے قول کی تصدیق اپنی آنکھوں سے کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دراصل غور طلب بات یہ ہے کہ دوسرے ملکوں کے مقابلے میں امریکہ میں کیا ایسی خاص بات ہے کہ وہاں کے لوگوں کی صحت بہتر ہے، اور وہ کون سے اسباب ہیں جن سے امریکہ والوں کو صحت اور عمر کے لحاظ سے یہ برتری حاصل ہوئی ہے۔

ایک غیر جانب دار شخص کے نزدیک اس ترقی کے اسباب یہ ہیں:۔

(۱) خیال اور عمل کی آزادی۔ (۲) مساوات یا برابری کا احساس۔ (۳) صفائی اور تعلیم کا عام انتظام۔ (۴) انسانی صحت اور امراض کے متعلق طبی تحقیقات۔ (۵) ہر شخص کا یہ جذبہ کہ وہ صحت کے اصول معلوم کرے۔

ممکن ہے کہ ان امور کے علاوہ اور بھی امور امریکہ والوں کی دماغی اور جسمانی ترقی کے موجب ہوں، مگر ان میں اوپر کی باتوں کا پایا جانا لازمی ہے۔

خیال اور عمل کی آزادی سب سے بڑا خیال آزادی کا خیال ہے۔ وہ کسی کے ماتحت نہیں ہیں۔ ملک کی حکومت خود ملک والوں کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اپنے حاکم خود منتخب کرتے ہیں اور جب چاہے انہیں علیحدہ کر سکتے ہیں۔ ان پر قانون حکومت کرتا ہے نہ کہ حکام۔ یہ خیال کہ وہ کسی ملک کے تابع نہیں ہیں، نہ ان کا کوئی بادشاہ ہے اور نہ کسی غیر ملک کا بادشاہ ان پر حکومت کر رہا ہے، اپنے اندر بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ بعض لوگوں کو شاید زیادہ اہم نہ معلوم ہو، مگر نفسیات (سائیکالوجی) کے عالم اس بات کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ خیال کا اثر انسان کی صحت پر اور اس کے اخلاق پر کیا پڑتا ہے۔ ہندوستان ہی میں بعض ذاتیں مثلاً سیّد اور برہمن جسمانی اور ذہنی طور پر دوسری ذاتوں سے بہتر اور ارفع ہوتی ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ محض اس وجہ سے کہ ان کا یہ خیال اُن کے ذہنوں کو بلند کرتا رہتا ہے کہ وہ ایک اونچی اور ارفع ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ فخر طبعاً ان کو دوسرں

میں ایک احساس برتری (سُپیریَرٹی کمپلیکس) پیدا کر دیتا ہے اور اس کا اثر لازمی طور پر ان کی صحت اور ظاہری صورت پر بھی پڑتا ہے۔

مساوات یا برابری کا احساس دوسرا سبب برابری کا احساس ہے۔ اس میں شک نہیں کہ امریکہ میں کروڑپتی کیا، اس سے بھی بڑھ کر بہت لوگ مالدار ہیں۔ لیکن ان کی معاشرت، طرز رہائش، لباس اور غذا وغیرہ میں ایک عالمگیر مساوات پائی جاتی ہے۔ ظاہری طور پر چھوٹے، بڑے اور امیر و غریب کے درمیان کوئی نمایاں فرق نظر نہیں آتا۔ ریلوں میں سب کے واسطے ایک ہی درجہ ہوتا ہے۔ اوّل، دوم اور سوم کا فرق نہیں ہے۔ ساری ریل میں ڈبے اس طرح ملائے جاتے ہیں کہ انجن سے لے کر گارڈ تک اندر ہی اندر آسانی سے گھوم سکتا ہے ٹکٹ لینے کی جگہ، اندر جانے اور آنے کا راستہ سب کے واسطے ایک ہوتا ہے۔ ٹریم میں اوّل اور دوم درجے نہیں ہوتے۔ بڑے بڑے شاندار باغ ہر شہر کے اندر اور اس کے ساتھ ہوتے ہیں، جن میں ہر شخص آزادی کے ساتھ جا سکتا ہے۔ نہ ظاہری خطابات ہیں کہ کوئی سر ہے تو کوئی خان بہادر اور رائے صاحب۔ ہر شخص وہاں مسٹر ہے حتیٰ کہ خود امریکہ کی جمہوریت کا صدر اعظم بھی مسٹر ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ نہ بالشویکوں کی طرح ان کی حکومت ہے کہ جس کے پاس زیادہ روپیہ یا جائداد ہے اسے چھین کر غریبوں اور مزدوروں کو دے دی جائے اور نہ شخصی حکومت کی مطلق العنانی ہے کہ غریب بھوکے مر رہے ہوں اور ان کی گاڑھی کمائی سے چند افراد فائدہ اٹھا رہے ہوں اور انہیں ترقی کرنے سے روکا جا رہا ہو۔ ہر شخص آزادی کے ساتھ اپنی محنت اور صلاحیتِ جسم و دماغ کے مطابق جس قدر روزی کما سکتا ہے کماتا ہے اور آزادی کے ساتھ خرچ کرتا ہے۔ ہر ایک کو روپیہ جمع کرنے اور جائداد پیدا کرنے کی آزادی حاصل ہے کوئی چیز اس کی راہ میں مانع نہیں۔ ملک کو سب سے دولت مند راک فیلر کی یہ حالت تھی کہ گو وہ دولت میں دنیا میں سب سے بڑا تھا۔ مگر ملکی امور میں اُسے کوئی دخل نہ تھا۔ ہنری فورڈ کا بھی یہی حال ہے ان دونوں کو نہ کسی حکومت کا اختیار دیا گیا اور نہ کسی صوبے کے حاکم بنا دیے گئے۔ مساوات کی یہ فضا اس ملک کے باشندوں کی صحت پر بہت مبارک اثر ڈالتی ہے اور ڈال رہی ہے۔

صفائی اور تعلیم کا عام انتظام تیسرا سبب صحت کی ترقی کا کھلی ہوا میں رہنا سہنا ہے۔ عام طور پر غریب و امیر سب کو اس ملک میں کھلی ہوا حاصل ہے۔ بات یہ ہے کہ وہاں کے گاؤں اور شہر اس زمانے کے بعد بننے شروع ہوئے جب مہذب دنیا میں شہروں کی تعمیر کا سلسلہ نئے اصولِ حفظانِ صحت کے مطابق شروع ہو چکا تھا۔ آج کل جیسے نئی دہلی بنی ہوئی ہے بالکل اسی طرح صحت بخش نقشوں کے مطابق وہاں کا ہر قریہ اور ہر شہر بنایا گیا ہے۔ بہت کھلی اور چوڑی ہوادار گلیوں کے درمیان مکان بنائے جاتے ہیں۔ ہر مکان کے آگے اور پیچھے لازمی طور پر کوچہ ہوتا ہے اور ایک چھوٹا سا باغیچہ دونوں طرف لگایا جاتا ہے۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر شہر کے اندر کھلے میدان اور چوراہے چھوڑ دیے جاتے ہیں کارخانوں میں مشینیں ایک دوسرے کے قریب نہیں ہوتیں بلکہ کافی فاصلے پر رکھی جاتی ہیں۔ اور ہر ایک مزدور کو عمدہ ہوا کی کافی مقدار برابر پہنچتی رہتی ہے، جس سے اس کی صحت بحال رہتی ہے۔ غرض ہر مکان، ہر دکان اور ہر کارخانے میں عمدہ ہوا کا کثرت سے مہیا ہونا وہاں کے باشندوں کی صحت پر بہت عمدہ اثر ڈال رہا ہے۔

غذا تازہ ہوا کے بعد انسان کی غذا کا معاملہ آتا ہے۔ عمدہ خوراک سے یہ مطلب نہیں ہے کہ مسالے دار مرغن غذائیں کھائی جائیں۔ سادہ اور صاف ستھری ترکاریاں، پھل، کچھ گوشت، مکھن، دودھ اور دہی صحت بخش غذائیں ہیں۔ جن کا امریکہ کے باشندوں کے لیے بہترین انتظام ہے۔ غلوں میں گیہوں کو اونچا درجہ حاصل ہے۔ اس ملک کے کاشتکار زراعتی کالجوں کے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ اصولِ کاشت سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں اور غلے کو اچھی سے اچھی حالت میں پیدا کرنا ان کا مشغلہ ہوتا ہے۔ عمدہ غلوں کا اثر کھانے والوں کی صحت پر لازمی طور پر اچھا پڑتا ہے۔ دودھ اور مکھن عمدہ چراگاہوں میں پلی ہوئی تنومند گایوں سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ انڈے حاصل کرنے کے لیے مرغیوں کو سائنٹفک طریقوں پر سرکاری مرغی خانوں میں پالا جاتا ہے۔

انسانی صحت اور امراض کی طبّی تحقیقات سے جو اعلیٰ نتیجے کسی جماعت کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ سب امریکہ والوں کو حاصل ہیں، کیوں کہ انہوں نے ہر قسم کی تحقیقات کا معقول بندوبست کر رکھا ہے۔ اس مختصر سے مضمون میں ہر طبّی ادارے کے ناموں اور کاموں کی تفصیلات کی مطلق گنجائش نہیں ہے۔ بس اس بات سے ہی کاموں کی وسعت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خود مختار ریاستوں کے مقامی طبّی

خراجات کو چھوڑ کر امریکہ کی مرکزی حکومت حفظانِ صحت کے کاموں پر سالانہ اربوں ڈالر خرچ کرتی ہے۔ ذاتی نوعیت کے کاموں کا خرچ اس سے الگ رہے۔

امریکہ کے نصابِ تعلیم میں جسمانی تربیت کو بہت بڑا درجہ دیا گیا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ وہاں کے سب لوگ جو تعلیم یافتہ ہوتے ہیں اپنے اندر صحت حاصل کرنے اور اس کو قائم رکھنے کا بے پناہ جذبہ رکھتے ہیں۔

صحت کا سائنس!

بسلسلہ ستمبر ۱۹۴۰ء

از مسٹر ایس۔ اے۔ خالق (علیگ) دہلی

شاید آپ یہ معلوم کرنا پسند فرمائیں کہ ان باون سال کی ضعیف خاتون، ۹۰ سال کے مسلمان مرد اور ۱۰۰ سال کے ہندو مرد سے ہماری ملاقات کیوں کر ہوئی، مسٹر اقلیدس نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا، اور ہم نے ان سے درازیٔ عمر اور صحت قائم رکھنے کے متعلق ایسے سوالات کیوں کر کیے جس طرح عدالت میں جرح کی جاتی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

ایک روز میں، مسٹر مورسین، مسٹر جمشید جی، آشوبابو اور حاجی اشفاق ایک ہوٹل میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ ہمارے سامنے میز پر دو پارسی مرد اور تین خواتین بیٹھی تھیں۔ خواتین میں سے دو تو پچاس باون برس کی عمر کی ہوں گی اور ایک سن رسیدہ تھیں۔ یعنی کوئی اسّی کے لگ بھگ۔ یہ پارٹی بھی چائے کے شغل اور خوش گپیوں میں مصروف تھی کہ اتنے میں ان کا اپنا ملازم آیا اور اُس نے معمر خاتون کے ہاتھ میں تار کا لفافہ دیا۔

"خدا خیر کرے"، کپکپاتے ہوئے ہاتھ سے چائے کی پیالی رکھتے ہوئے خاتون نے کہا:۔

میں کچھ کچھ گجراتی زبان سمجھتا ہوں میرا ماتھا ٹھنکا۔ اور کنکھیوں سے خاتون کی طرف دیکھنے لگا۔ تار پڑھتے ہی پہلے تو ایک چیخ سنائی دی پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔ تو پل میں آیا، ہم سب ہوٹل کا منیجر اور جتنے لوگ ہال میں جمع تھے وہ، بیرے خانساماں سب ہی تو بیگم صاحبہ کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ اسی وقت معلوم ہو گیا کہ تار میں ان کے اکلوتے بیٹے کے انتقال کی خبر تھی۔ وہ عرصے سے دق کے مریض تھے۔ ایک بیوہ، آٹھ نو چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ تین سو روپے ماہوار کے ملازم تھے۔ اب کوئی آمدنی کی صورت نہیں۔ تھوڑی سی رقم کا جان کا بیمہ کیا ہوا تھا۔ گریجے کی پالیسی لکھوائی تھی، اُس پر قرض لے چکے تھے۔ اب اتنے بڑے کنبے کی پرورش کا بظاہر کوئی سہارا نہ تھا۔ پارسی قوم مخیر ہے، شاید خیرات ہی پر گزر کی جائے۔

اس وقت ہمارے دوست مسٹر جمشید نے بڑی ہمدردی اور شرافت کا اظہار کیا، بیگم صاحبہ کو گجراتی زبان میں تسلی دیتے رہے۔ پھر ہم سب نیچے موٹر تک اُن کو پہنچانے آئے، جب ہم آ کر بیٹھے تو یہی تذکرہ تھا۔

مسٹر مورسین نے اپنے چشمے کو ناک کے آخری سرے پر جمایا، "غمگین لہجے میں فرمایا: تقریباً ایک ہفتہ ہوا، آپ اسی ہوٹل میں تپ دق کے علاج کے متعلق کچھ تذکرہ کر رہے تھے۔ اور آپ نے ہمدرد دواخانے کی دو دواؤں کا نام بھی لیا تھا کہ وہ بہت کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔"

مسٹر اقلیدس: جی ہاں قرص سحر اور ماءُ الحیات تپ دق اور سل وغیرہ میں بہت کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ بیگم صاحبہ کو ان کی اطلاع نہ ہو گی۔

حاجی اشفاق: اب پچھتائے کیا ہوتا ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ بیچاری کا اکلوتا بیٹا داغِ مفارقت دے گیا۔ اب تو ماتم ہی ماتم ہے۔

غرض اس افسوس ناک واقعے سے ہم سب متاثر تھے۔ خصوصاً مسٹر مورسین تو بہت ہی غمگین نظر آتے تھے۔ یہ صاحب ہمارے پُرانے دوست ہیں۔ اگرچہ امریکن ہیں، مگر ہم ہندوستانیوں سے ان کو بے انتہا محبت ہے۔ اور ہر وقت ہماری پریشانیاں دور کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔

مسٹر جمشید جی نے مسٹر مورسین کا شکریہ ادا کیا اور کہا، کیا کوئی ایسا راستہ ہے کہ بیماریوں سے کشتی لڑی جائے اور یورپ اور امریکہ کی طرح ہم ہندوستانی بھی حفظانِ صحت کے قوانین کو اچھی طرح سمجھنے لگیں۔

مسٹر اقلیدس۔ علم طب کی تاریخ شمشان بھومی اور قبرستانوں کی ایک لمبی داستان ہے۔ حکیموں، ویدوں اور ڈاکٹروں کی جونسل بھی پیدا ہوئی ہے، اُس نے صرف نسخے لکھنے اور دوائیں تجویز کرنے پر اکتفا کی اور عوام کو حفظانِ صحت کے قوانین سمجھانا اپنے فرائض میں داخل نہ سمجھا۔

حاجی اشفاق۔ انگریزی زبان کی مثل ہے "حفظِ ماتقدم علاج سے بہتر ہے"۔ حکیم اور ڈاکٹر اگر اب تک نہیں سمجھتے تھے تو ان کو اب سمجھ لینا چاہیے کہ عوام کو حفظانِ صحت کے قوانین سمجھانا بیماریوں کا علاج کرنے سے زیادہ ضروری ہے۔

آشو بابو۔ مگر حکیم اور ڈاکٹر کیا کریں۔ ان میں سے اسّی فی صدی خود مریض رہتے ہیں۔ زرد چہرہ، جسم میں خون کا نام نہیں۔ یہ ہمارے معالجوں کی شناخت ہے۔ وہ خود ہی نہیں سمجھتے کہ حفظانِ صحت کیا چیز ہے تو دوسروں کو کیا سمجھا سکتے ہیں۔

مسٹر اقلیدس۔ آپ نے بالکل صحیح فرمایا۔ دلّی کے بڑے بڑے بلند پایہ حکما میں سے اکثر، ہاں میں زور سے کہوں گا، اکثر پچاس ساٹھ سال کے اندر اندر انتقال کر گئے۔ ان کے نزدیک حفظانِ صحت کے لیے صرف ورزش کر لینا کافی تھا۔ اور ورزش بھی غیر سائنٹی فک، یعنی ہزار ہزار ڈنڑ اور بیٹھکیاں۔ میں دوبارہ کہوں گا کہ ہزار ہزار ڈنڑ اور بیٹھکوں سے انگرکھے کی شان دکھانے کے لیے ان کے جسم تو سڈول نظر آتے تھے۔ مگر دل کمزور ہوتا جاتا تھا۔ یہ کیا حماقت اور حکمت تھی۔ گھڑی کی بال کمانی کو کمزور کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ پچاس اور پچپن سال کی عمر میں ختم۔

پہلوانوں کو دیکھیے۔ ہمارے بچپن میں جس قدر مشہور اور کڑیل پہلوان تھے ان میں سے اب ایک بھی باقی نہیں، یہ اُن ہی دو دو ہزار ڈنڑوں کا نتیجہ ہے۔ جس سے جسمانی مشینری کا بے حد نازک اور ضروری پرزہ کمزور ہو گیا تھا۔ غیر سائنٹی فک ورزشیں یعنی دو دو ہزار ڈنڑ پیلنے سے ان کے ڈنڑ اور رانیں تو فربہ ہوتی تھیں مگر اس گھڑی کی بال کمانی یعنی دل اس بوجھ کو نہ سہار سکنے کی وجہ سے جواب دے گیا، ورنہ جسمانی طاقت اور فربہی کے لحاظ سے چاہیے تو یہ تھا کہ یہ "پہلوان" سو سال سے پہلے ہرگز نہ مرتے۔

حاجی اشفاق۔ تو جناب کیا ڈنڑ اور بیٹھکیاں فضول ہیں؟

مسٹر اقلیدس۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بہت مفید ہیں مگر ایک حد کے اندر۔ جس چیز یا جس دوا میں نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں ہوتی وہ زیادہ مفید بھی نہیں ہوتی۔ کھانا بھی ایک حد کے اندر مفید ہے اس کے بعد زہر۔ اگر کمر سیدھی رکھنے اور غذا کو ہضم کرنے کے لیے ستر۔ اسّی ڈنڑ پیلے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں، بلکہ ضروری ہیں۔ مگر اس حد کے اندر رہنا چاہیے۔ بلکہ زیادہ مناسب یہ ہے کہ کسی اچھے ڈاکٹر یا طبیب سے اپنے دل کا ضرور امتحان کرا لیا جائے۔

مسٹر مورسین۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ قبل از وقت یعنی عمرِ طبعی سے پہلے موت کیوں واقع ہوتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جسمانی مشینری کا کوئی ایک پرزہ خراب ہو جاتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے۔ جس طرح گھڑی یا موٹر کے تمام پرزے اچھی حالت میں ہوں اور صرف ایک پرزہ ٹوٹ جائے تو موٹر یا گھڑی رُک جاتی ہے۔

حاجی اشفاق۔ آپ نے بالکل صحیح فرمایا۔ ہم ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں جن کی اسّی اسّی نوے نوے سال کی عمر ہے، جنکو پھونک مار دو تو اُڑ جائیں اگرچہ ان کی گھڑی کمزور ہے مگر اس کے سب کل پرزے درست ہیں۔ اس لیے چل رہی ہے، مگر ان کے زمانے کے رستم زماں، پیلتن، ایک ایک سانس میں ہزار ہزار ڈنڑ پیلنے والے، دودھ کے ٹوکنوں کو منہ لگا کر دس دس سیر دودھ پی جانے والے شہ زور کڑیل پہلوان کہاں ہیں۔ ان کو دفن ہوئے بھی عرصہ دراز ہو چکا۔

آشو بابو۔ بے شک، مسٹر حاجی، آپ کا خیال بالکل درست ہے۔ یہ بات اب ثابت ہو چکی ہے کہ اگر اور حالات یکساں ہوں تو حفظانِ صحت کی پابندی کرنے والا آدمی اس شخص کی نسبت جو ان کو فضول سمجھتا ہے، دنیا کی دوڑ میں کہیں زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔

مسٹر مورسین۔ میں ایسے اصحاب سے واقف ہوں جن کی صحت تیس، پینتیس سال کی عمر میں خراب ہو چکی تھی اور وہ ہر وقت کچھ نہ کچھ بیمار

رہتے تھے۔ علاج کرتے کرتے پچاس پچپن سال کے ہو گئے، مگر ان کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کہ یکایک ان کو حفظانِ صحت کے قوانین کی دانستہ طور پر پیروی کرنے کا خیال آیا۔ وہ تندرست ہونے شروع ہو گئے۔ پھر اُنہوں نے بڑے بڑے کام کیے۔ پچھتر اسّی سال کی عمر تک کام کرتے رہے۔ اور بڑی دولت اور بڑا نام پیدا کیا۔

مسٹر جمشید جی۔ میری بھی ایک صاحب سے دوستی ہے جن کی نسبت ان کے ڈاکٹروں نے کہدیا تھا کہ بس اب چند روز کے مہمان ہیں۔ اُنہوں نے ڈاکٹروں کے اس موت کے فتوے کی پروا نہیں کی، توہمات دل سے نکال دیے اور اپنی حالت پر خود غور کرنا شروع کیا۔ کھانے پینے، رہنے سہنے اور سونے میں عقل کے مطابق تبدیلیاں کیں۔ عرصہ ہوا ان کے وہ معالج جوان کو "چند روز کا مہمان" کہتے تھے خود انتقال کر گئے، اور وہ مریض آج تک زندہ سلامت اور چاق چوبند موجود ہیں۔

مسٹر اقلیدس۔ میں آپ کی حرف بحرف تائید کرتا ہوں، اور یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ توہمات بھی بیماریوں کا بہت بڑا سبب ہیں۔ چنانچہ تمام ڈاکٹر، حکیم اور وید تسلیم کرتے ہیں کہ بیماریوں کے پیدا ہونے کے دو سبب ہیں۔ ایک تو وہم دوسرے جسم کے اندرونی زہریلے مادے، جراثیم بھی اسی وقت اثر کرتے ہیں جب اندر زہریلا مادّہ موجود ہو۔ اگر بدن میں زہریلا مادّہ پہلے سے موجود نہ ہو تو خوفناک سے خوفناک جرثومہ اندر پہنچتے ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے وار مضمون میں آگے چل کر ہم زہریلے مادے کی پیدائش روکنے کی ترکیب اور وہم کا صحیح اور مکمل علاج بھی بتائیں گے۔

حاجی اشفاق۔ اچھا تو وہم کا علاج تو لقمان کے پاس بھی نہیں تھا آپ کیوں کر بتائیں گے؟

مسٹر اقلیدس۔ دنیا اب پہلے سے بہت ترقی کر چکی ہے۔ لقمان اگر آج پھر پیدا ہو جائیں، اور ایک آدمی کو صرف سائیکل پر آتا ہوا دیکھ لیں تو حیران رہ جائیں۔ بے شک وہم کا علاج لقمان کے پاس نہیں تھا مگر ہمارے پاس ہے، بقول غالبؔ، ؎

یہ کیا ضرور ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب
آؤ ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی

(باقی آئندہ)

"تن درستی"

از نثار الملک میر احدی، امداد علی ہاؤس، اجمیر شریف

اے بصارت آدمی لاچار ہے تیرے بغیر — ہر چمن اس کی نظر میں خار ہے تیرے بغیر
اے مری کھوئی ہوئی طاقت کہاں پاؤں تجھے — زندگی کا ہر نفس دشوار ہے تیرے بغیر
اے شفا تو کون سے دارالشفا میں جا چھپی — آج دستِ چارہ گر ناچار ہے تیرے بغیر
واقعی اے "تن درستی" تو ہے جانِ زندگی — آدمی کی زندگی بے کار ہے تیرے بغیر

اے مری "وعدہ وفائی" تو نہیں تو کچھ نہیں
میر کا اقرار ہے بھی، انکار ہے تیرے بغیر



سل اور دق کی مریضہ موت کے آغوش میں پہنچ چکی تھی

لیکن ماء الحیات اور قرص سحر نے اس کو دوبارہ زندگی عطا کردی

یہ مریضہ سل و دق کے تیسرے درجے سے بھی گزر چکی تھی۔ تمام ڈاکٹروں نے متفقہ طور پر اس کی موت کا حکم سنا دیا تھا جب ہر طرف سے مایوس ہوگئی تو اس نے ہمدرد دواخانے کو اپنی تکلیف لکھ کر بھیجی۔ اس کا خط بے حد دردناک تھا۔ چنانچہ اس کے خط کے جواب میں ہمدرد دواخانے نے دق و سل کی دو مجرب دوائیں ماء الحیات اور قرص سحر بھیج دیں۔ چنانچہ ان دونوں دواؤں کے چالیس روز استعمال کے بعد خاتون مذکور کی صورت بالکل بدل گئی۔ اور انھوں نے ایک خط کے ذریعے اس دوا کے بہترین ہونے کی تصدیق کی ہے۔



یہ خاتون لکھتی ہیں

منیجر صاحب ہمدرد دواخانہ

میں زندگی سے مایوس ہو چکی تھی آپ کی دوا نے مجھے بچا لیا معلوم نہیں کہ ہم میں کیا اثر تھا کہ میں سنبھلتی چلی آئی بخار جاتا رہا کمزوری میں کمی ہو گئی تدیوں کی سوزش کم ہو گئی۔ دوا کے استعمال کے بعد میں نے خون کا معائنہ کرایا تو دق و سل کے جراثیم نابود تھے

مسز ایف جی ایس

ماء الحیات ہمدرد دواخانے کا وہ نایاب عرق ہے جو ایک ایسے نسخے سے تیار کیا جاتا ہے جو صرف ہمدرد دواخانے کو حاصل ہے۔ اس عرق کے بدن میں پہنچتے ہی دق اور سل کے جراثیم مرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ عرق دق اور سل کے جراثیم قطعی طور پر فنا کر دیتا ہے اور مریض خود بخود سنبھلتا چلا آتا ہے۔

قرص سحر۔ اس عرق کے ساتھ قرص سحر کو اس لیے لگایا گیا ہے کہ ان قرصوں سے مریض کی گئی ہوئی طاقت واپس آئے۔ چنانچہ ماء الحیات تو مرض کو دور کرتا ہے اور قرص مریض کو تن درست کرتے ہیں۔

دق و سل کا نیا علاج۔ ہمارے اس طریق علاج کو دق اور سل کا بالکل نیا علاج تسلیم کیا جا چکا ہے۔ اور خدا کے فضل سے اس وقت تک بے شمار مریض تن درست ہو چکے ہیں چالیس روز میں یقینی طور پر شفا ہو جاتی ہے۔

ماء الحیات کیونکہ عرق ہے اس لیے فرمائش بھیجتے وقت بذریعہ ریل طلب کیجیے، ورنہ محصول بہت زیادہ لگے گا۔ رفاہ عام کی غرض سے ان تیر بہدف دواؤں کی قیمت بہت کم ہے۔ قرص سحر فی ٹکیہ دو آنے (۲ ٫) اور ماء الحیات فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے دو روپے (عہ)

(روزانہ ایک ٹکیہ اور ۵ تولے عرق دیا جاتا ہے)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



از جناب مولانا سید ظہور احمد صاحب، دہلی

شہر میں جابجا بڑے بڑے پوسٹر دیواروں پر چسپاں ہیں۔ ایک موٹر پھولوں سے لدی ہوئی بازاروں میں گشت کر رہی ہے اور راہ گیروں پر سبز و سرخ ہینڈ بلوں کی بارش ہو رہی ہے۔ سینما گھروں میں "انٹرول" کے موقع پر کافی دیر تک سلائڈ پر ایک خاص اشتہار کی نمائش کی جاتی ہے۔ گھر گھر چرچا ہو رہا ہے کہ بہت بڑے عامل صاحب تشریف لائے ہیں۔ یہ عامل صاحب "ماہر سلب امراض" ہیں۔ ان کے اشتہارات میں امراء، حکام اور مشاہیر ملک کے سدہا سارٹیفکٹ درج ہیں جن سے اُن کے کمالات کی تصدیق ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو دوا سے گھبراتے ہیں اور وہ لوگ جو طبیبوں کے علاج سے مایوس ہو چکے ہیں عامل صاحب کے اشتہارات کو غور سے پڑھ رہے ہیں۔ اور اُن کے دلوں میں شفایابی کی اُمید پیدا ہو رہی ہے۔ خوش اعتقاد عورتیں جو ہمیشہ دعا کو دوا پر ترجیح دیتی ہیں اور طبعاً سے بہت زیادہ عاملوں پر بھروسہ کرتی ہیں، چہار دیواریوں میں بے چین ہو رہی ہیں کہ کس طرح عامل صاحب تک اُن کی رسائی ہو جائے اور وہ اپنے لیے اور اپنے بچوں کے لیے تن درستی کا لیسنس حاصل کر لیں۔

ماہر سلب امراض ایک سن رسیدہ بزرگ ہیں۔ سرخ و سفید رنگ، سفید بال، شاندار داڑھی، نورانی چہرہ، چار شاگرد یا خادم ہم رکاب ہیں۔ ایک مکان کرائے پر لیا گیا ہے جس میں باہر نکلنے کے کئی دروازے ہیں اور بالاخانے پر کئی کمرے ہیں۔ ایک کمرا حاضرات کے لیے تیار کیا جا رہا ہے کئی دن سے ہوشیار بڑھئی کام کر رہے ہیں۔ کسی کو اس کمرے میں جانے کی اجازت نہیں۔ ماہر صاحب اپنی نگرانی میں کام لے رہے ہیں۔ بڑھئی بھی دوسرے شہر سے بلائے گئے ہیں۔ کمرے کے اندر لکڑی کا ایک اور کمرا بنایا گیا ہے جس کے دروازے عجیب و غریب ہیں۔ یہ کمرا سیاہ رنگوایا گیا ہے۔ چھت بھی سیاہ ہے۔ اس کے پہلو میں جو کمرا ہے اُس میں بھی کچھ ترمیم کی گئی ہے۔ ماہر صاحب کے دو شاگرد تمام دن شہر میں گشت کرتے ہیں۔ مکان اندر سے بند رہتا ہے اور ابھی اس دارالشفا کا افتتاح نہیں ہوا ہے۔

ایک ہفتے میں اس طرف تو مکان کی ترمیم و درستی سے فراغت حاصل ہوئی اور دوسری طرف مریضوں کو باریابی کا موقع ملا جو روزانہ آتے تھے، اور مایوس ہو کر چلے جاتے تھے۔ بہت سے مریض آئے اُن سب کی سرگزشت لکھی جائے تو ہزاروں صفحے سیاہ ہو جائیں۔ یہاں صرف قاضی محمد صالح صاحب کے واقعات درج کیے جاتے ہیں اور اسے "مشتے نمونہ از خروارے" سمجھ کر آپ عامل صاحب کے شاندار کاموں کو قیاس کی نظر سے مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

قاضی محمد صالح کی عمر اگرچہ پچاس سے زیادہ نہیں لیکن سر اور داڑھی کے بال وقت سے پہلے ہی بالکل سفید ہو گئے ہیں۔ میانہ قد ہے چھریرا بدن ہے۔ مزاج سوداوی ہے۔ مراق اور عصبی کمزوری کے مریض ہیں۔ خاندانی وجاہت نہیں رکھتے لیکن فتنہ، غدر میں ان کے داؤ کو کچھ ایسے مواقع حاصل ہو گئے کہ اب شہر کے دولت مندوں اور اہلِ ثروت میں شمار ہوتے ہیں۔ صنفِ نازک کے بہت گرویدہ ہیں۔ پہلی بیوی کا انتقال ہو گیا ہے اور حال میں اُنہوں نے دوسری شادی کی ہے۔ کچھ تقاضائے عمر اور کچھ عصبی کمزوری کی وجہ سے نو خیز رفیقۂ زندگی کے حسن و شباب کا پورا لطف اُٹھانے سے معذور ہیں اور اس لیے ہمیشہ کسی ایسے معالج کی جستجو میں رہتے ہیں جو انہیں ایک دفعہ اور جوان بنا دے، اور طبعی بخل کے باوجود اس مقصد پر وہ بے دریغ روپیہ صرف کرنے کے لیے تیار ہیں۔

۲

قاضی صاحب ان ہی خیالات میں تھے کہ یکایک بیمار پڑ گئے۔ مرض یہ تھا کہ سر میں ہر وقت درد رہتا تھا۔ اعضا شکنی ہوتی تھی اور بھوک بالکل جاتی رہی تھی۔ اُنہوں نے سب سے بڑے مقامی طبیب کو نبض دکھائی۔ نسخہ پیا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ روزانہ وہ عامل صاحب کا نام سنتے

تھے۔ اور ایک ایک اشتہار نظر سے گزرتا تھا۔ آخر انہوں نے فیصلہ کیا کہ روحانی قوت سے سلب مرض کا انتظام کرنا چاہیے۔ آخر کار وہ صبح کے وقت اپنی فٹن میں بیٹھ کر عامل صاحب کے مکان پر پہنچ گئے۔ یہ مکان سڑک سے دور گلیوں میں واقع تھا جس کی خاص وجہ یہ تھی کہ سڑکوں کا شور و شغب حاضرات ارواح میں مخل ہوتا ہے اور روحانی قوتیں ایسے مقامات میں بیدار ہوتی ہیں جہاں کامل سکون ہو۔ قاضی صاحب ان لوگوں کے لیے بالکل اجنبی تھے۔ لیکن جس وقت وہ عامل صاحب کے سامنے پہنچے تو انہوں نے مسکرا کر کہا، "قاضی محمد صالح صاحب تشریف لائیے"۔

قاضی صاحب اپنا نام سُن کر بہت متعجب ہوئے۔ لیکن تعجب کو چھپا کر اپنے آنے کی وجہ بیان کرنے لگے۔ عامل صاحب نے فرمایا "میں پہلے مرض کی تشخیص کرلوں اس کے بعد آپ کا علاج کروں گا، اور آپ بہت جلد اچھے ہو جائیں گے۔" تھوڑی دیر کے بعد عامل صاحب قاضی صاحب کو ساتھ لے کر حاضرات کے کمرے میں داخل ہوئے جہاں بالکل تاریکی تھی۔ لیکن ان کے پہنچتے ہی ہلکی نیلی روشنی تاریک کمرے میں پھیل گئی مگر ایک خاص قسم کی بھینی خوش بو سے معطر ہو رہا تھا جو حواس اور دماغ پر نمایاں اثر ڈال رہی تھی۔ عامل صاحب نے قاضی جی کو ایک خاص وضع کی کرسی پر بٹھا دیا اور ان کے روبرو کھڑے ہو کر تین بار آہستہ سے دستک دی جس کے جواب میں کسی شخص نے عجیب غریب لب و لہجے کے ساتھ کہا "پٹھوں اور رگوں پر اثر ہے تین دن کے لیے اپنا گھر چھوڑ دیں اور روزانہ تین بار ان پر سلب مرض کا عمل کیا جائے۔"

اِن جملوں کے ختم ہوتے ہی ایک ہلکی سی جھنکار سنائی دی اور یکایک روشنی معدوم ہو گئی۔ عامل صاحب قاضی صاحب کو لے کر دوسرے کمرے میں آئے اور ایک میز پر لٹا دیا۔ پھر انہوں نے قاضی صاحب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے دونوں ہاتھوں کو جنبش دی۔ وہ دونوں ہاتھ سر سے کمر تک لا کر انگلیاں ایک پیالے میں ڈبو دیتے تھے۔ پھر دونوں ہاتھ کمر سے پیروں کے انگوٹھوں تک لا کر انگلیاں پانی میں تر کرتے تھے۔ عامل صاحب پندرہ منٹ تک یہی عمل کرتے رہے۔ اس کے بعد کمرے کے باہر نکل آئے اور قاضی صاحب سے کہا "اب آپ اپنے گھر نہ جائیں بلکہ کسی دوست کے ہاں یا کسی ہوٹل میں تشریف لے جائیں۔ گھر کے کسی آدمی سے ملاقات نہ کریں اور نہ اپنے گھر کی کوئی چیز کھائیں۔ شام کو پھر تشریف لائیے۔"

قاضی صاحب اس ہدایت کے مطابق ایک ہوٹل میں ٹھیر گئے۔ کھانا بھی ہوٹل ہی میں کھایا۔ دن بھر آرام کر کے شام کو عامل صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کو اپنی حالت میں نمایاں فرق معلوم ہوا۔ سر کے درد اور گرانی میں کمی تھی۔ معدے کی امتلائی حالت بھی ایک حد تک درست ہو چکی تھی۔ اُنہوں نے عامل صاحب سے اپنا حال بیان کر کے شکریہ ادا کیا۔ عامل صاحب نے انہیں پھر میز پر لٹا دیا اور بدستور سابق سلب امراض کا عمل کیا۔ جس وقت عامل صاحب اپنے ہاتھ "پاس" کر رہے تھے۔ قاضی صاحب کو محسوس ہو رہا تھا کہ ان کا مرض رگ رگ سے نکل رہا ہے۔ عامل صاحب نے عمل سے فارغ ہو کر قاضی صاحب کو رخصت کیا اور ہدایت کی کہ کل صبح سات بجے تشریف لائیں۔

۳

دوسرے دن جب قاضی صاحب سو کر اٹھے تو ان کی حالت بہت بہتر تھی۔ اپنی تن درستی کا یہ حال دیکھ کر قاضی صاحب کا عقیدہ عامل صاحب کے متعلق مضبوط ہوتا گیا۔ تین دن میں وہ بالکل تن درست تھے۔ ان کو اپنے مکان پر جانے اور رہنے کی اجازت بھی مل گئی۔ قاضی صاحب نے عامل صاحب کی دعوت کی اور بڑی عقیدت کے ساتھ سو روپے کی رقم بطور نذرانہ پیش کی۔ اس واقعے سے قاضی صاحب کی ذہنیت پر گہرا اثر پڑا۔ وہ عامل صاحب کے کمالات اور کرامات کے دل سے معتقد ہو گئے اور ان کو یقین آگیا کہ اگر عامل صاحب چاہیں تو وہ انہیں جوان بنا سکتے ہیں۔ دوسرے دن وہ عامل صاحب کی فرودگاہ پر پہنچے اور اِدھر اُدھر کی گفتگو کے بعد انہوں نے اصل مطلب کو لطیف تمہید کے ساتھ ظاہر کیا۔ قاضی صاحب نے کہا "حضرت اعصابی کمزوری بھی ایک طرح کا مرض ہے۔ بالوں کی سفیدی اور قویٰ کی کمزوری بھی مرض ہے۔ پس جس طرح دیگر امراض کو دُور کیا جا سکتا ہے کیا اس مرض کو بھی روحانی طاقت سے دور کیا جا سکتا ہے؟"

عامل صاحب۔ یقیناً۔ یہ سب امراض ہیں اور ان کو بھی سلب کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ان کا علاج معمولی امراض کی طرح آسان نہیں۔ عامل کو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔

قاضی صاحب۔ (شادمانی کے لہجے میں) تو کیا آپ کی کوشش سے میری جسمانی کمزوری دُور ہو سکتی ہے؟

عامل صاحب۔ ہاں دور ہو سکتی ہے۔

قاضی صاحب۔ اور کیا جناب، میرے سفید بال بھی سیاہ ہو سکتے ہیں؟

عامل صاحب۔ ہاں ہو سکتے ہیں۔

قاضی صاحب۔ اس کے تو یہ معنی ہیں کہ میں دوبارہ جوان ہو سکتا ہوں۔

عامل صاحب۔ اس میں شک بھی کیا ہے۔ لیکن ہر شخص جوان بننے کی ہمت نہیں کر سکتا۔

قاضی صاحب۔ میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا۔

عامل صاحب۔ اس مقصد کے لیے بڑی رقم درکار ہے۔

قاضی صاحب۔ آپ مجھے کتنی رقم میں جوان بنا دیں گے؟

عامل صاحب۔ آپ کی جسمانی کمزوری دُور ہو جائے گی۔ چہرے پر جوانوں کی طرح سُرخی آجائے گی۔ سفید بال سیاہ ہو جائیں گے اور اس کایا پلٹ کے لیے آپ کو دو ہزار روپے خرچ کرنے پڑیں گے۔

قاضی صاحب۔ میری یہ حالت کب تک قائم رہے گی؟

عامل صاحب۔ جب تک آپ زندہ رہیں گے۔

قاضی صاحب۔ یہ رقم مجھے علاج کے بعد ادا کرنی ہوگی۔

عامل صاحب۔ جی نہیں۔ آپ کے علاج میں ایک ہفتہ صرف ہوگا۔ روزانہ آپ کو اپنی حالت میں فرق محسوس ہوگا۔ ایک ہزار روپے آپ کو پیشگی ادا کرنے ہوں گے اور ایک ہزار روپے علاج کے چوتھے دن۔

قاضی صاحب۔ کیا مجھے اپنا گھر چھوڑ دینا ہوگا؟

عامل صاحب۔ جی ہاں۔ علاج پورا ہونے تک آپ اِسی مکان میں ٹھیریں گے۔

۴

قاضی صاحب بڑی دیر تک عامل صاحب سے گفتگو کرتے رہے۔ عامل صاحب نے انہیں اچھی طرح اطمینان دلا دیا اور اس طرح معاملہ طے کیا کہ قاضی صاحب کے لیے شک و شبہہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ دوسرے دن وہ اپنی چیک بک لے کر اور گھر میں یہ کہہ کر کہ ایک ہفتے کے لیے باہر جا رہے ہیں، عامل صاحب کے مکان پر آگئے۔ اُن کے لیے تیسری منزل پر ایک کمرا مخصوص کر دیا گیا۔ عامل صاحب نے کہا، "آپ کا علاج عملِ تنویم کے بغیر نہیں ہو سکتا اور اس عمل کے لیے آپ کا قلب اور دماغ کمزور ہے۔ اس لیے ضرورت ہے کہ عمل سے پہلے آپ کو مقوی اور مفرح دوا استعمال کرائی جائے۔" قاضی صاحب نے کہا، "آپ کو اختیار ہے جس طرح چاہیں میرا علاج کریں۔ میں نے اپنے آپ کو آپ کے سُپرد کر دیا ہے۔"

قاضی صاحب نے ایک ہزار روپے کا چیک عامل صاحب کے حوالے کر دیا اور عامل صاحب نے ان کا علاج شروع کر دیا۔ سب سے پہلے انہیں ایک چمچہ کسی معجون کا کھلا کر ایک گلاس شربت کا پلایا گیا۔ پھر اُنہیں پلنگ پر لیٹ رہنے کی ہدایت کی گئی۔ عامل صاحب نے ان پر عمل شروع کیا۔ وہ اپنے ہاتھوں کو چاروں طرف چکر دیتے تھے اور یہ عمل آدھ گھنٹے تک جاری رہا جس کے بعد قاضی صاحب کو نیند آگئی اور عامل صاحب نے اپنی ناک پر رومال باندھ کر تھوڑی سی روئی جو کسی عرق میں بھیگی ہوئی تھی قاضی صاحب کے نتھنوں سے لگا دی۔ ۵ منٹ کے بعد یہ روئی ہٹا دی گئی۔ عامل صاحب نے قاضی صاحب کو جھنجوڑ کر دیکھا لیکن وہ ایسی گہری نیند میں تھے کہ انہیں مطلق خبر نہ ہوئی۔ اب عامل صاحب نے دستک دی۔ ان کا ایک شاگرد دو شیشیاں لیے حاضر ہوا۔ عامل صاحب نے ایک شیشی کا عرق پیالی میں نکال کر قاضی صاحب کے سر اور ڈاڑھی میں برش سے لگایا اور دوسری شیشی میں جو روغن تھا وہ ان کے شاگرد نے قاضی صاحب کو بطور طلاء استعمال کرایا۔ دو گھنٹے بعد عامل صاحب نے قاضی صاحب کو ایک شیشی سنگھائی جس سے انہیں چھینک آئی اور وہ بیدار ہو گئے۔ ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور چہرے سے کسلمندی ظاہر تھی۔

ایک گھنٹے بعد ان کی طبیعت کچھ بحال ہوئی۔ ان کے پلنگ کے پاس میز پر کچھ کھانا رکھا گیا اور قاضی صاحب نے شکم سیر ہو کر کھایا۔ کھانے سے فارغ ہو کر قاضی صاحب پھر لیٹ رہے اور تھوڑی دیر کے بعد ان کو نیند آ گئی۔ شام کو وہ خود ہی بیدار ہوئے۔ رات کا کھانا کھا کر پھر سو رہے اور تمام شب آرام سے سوتے رہے۔ صبح کو جب وہ اٹھے تو عامل صاحب نے انہیں غسل کی ہدایت کی۔ قاضی صاحب نے غسل کیا۔ لباس بدلا اور جب انہوں نے آئینہ دیکھا تو اپنے بالوں کی سفیدی میں تبدیلی محسوس کی۔ سر اور ڈاڑھی کا رنگ ہلکا بھورا معلوم ہو رہا تھا جس کے ساتھ ہی قاضی صاحب کے دل میں مسرت کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے جی میں کہا کہ جب ایک دن میں یہ نمایاں تبدیلی ہوئی ہے تو یقیناً سات دن میں میں جوان بن جاؤں گا۔ آج پھر عامل صاحب نے انہیں معجون کھلا کر اور قہوہ پلا کر اپنا عمل شروع کیا۔ گہری نیند کے بعد بدستور ڈاڑھی اور سر کے بالوں میں برتن سے عرق لگایا اور شاگردوں نے طلا استعمال کرایا۔ دو گھنٹے کے بعد انہیں بیدار کیا گیا۔ لذیذ اور مقوی غذائیں میز پر چنی گئیں۔ قاضی صاحب کو کھانے سے فارغ ہو کر نیند آ گئی۔ یہ دن اور رات بھی آرام سے بسر ہوئی۔ دوسرے دن صبح کو جب قاضی صاحب بیدار ہوئے تو عامل صاحب نے اپنے ایک شاگرد کو بھیج کر ان کے بدن پر از سر تا پا مالش کرائی۔ پھر انہوں نے غسل کر کے لباس تبدیل کیا۔ آج انہوں نے آئینہ دیکھا تو ان کے بالوں کا بھورا پن کل سے زیادہ گہرا تھا۔ چہرہ بارونق تھا اور دست و پا میں انہیں معمول سے بڑھ کر چستی اور توانائی محسوس ہو رہی تھی۔

۵

چوتھے دن قاضی صاحب نے اپنی حالت میں نمایاں تغیر محسوس کیا۔ ان کی طبیعت شگفتہ تھی۔ چہرے کا رنگ نکھر آیا تھا۔ ڈاڑھی اور سر کے بال سیاہی مائل بھورے ہو گئے تھے۔ عامل صاحب کی یاد دہانی پر انہوں نے مزید ایک ہزار روپے کا چیک لکھ کر دیا۔ جو تھوڑی دیر میں کیش ہو گیا۔ قاضی صاحب کے علاج کی تکمیل میں اب صرف تین دن باقی تھے اور تین دن کا بسر ہو جانا کچھ دشوار نہ تھا کیونکہ رات دن کا بیشتر حصہ خواب گراں میں گزرتا تھا۔ ان کے دل میں عامل صاحب کی وقعت روز بروز زیادہ ہو رہی تھی۔ وہ دو ہزار روپے میں اپنی جوانی کو بہت ارزاں سمجھ رہے تھے۔ پانچویں چھٹے دن ان کی ظاہری اور باطنی حالت نے اور زیادہ ترقی کی۔ اب وہ کسی کسی وقت صنفی خواہش بھی محسوس کرتے تھے۔ قدیم امنگیں اور پرانے ولولے نئی روپ میں ظاہر ہو رہے تھے۔ وہ اس خیال سے دل ہی دل میں مسکرا رہے تھے کہ اب وہ جوان بن کر گھر واپس جائیں گے تو ان کی جوان بیوی نہ انہیں پہچان سکیں گی نہ رات میں سسرال کی شوخ لڑکیاں اب ان کو بڑھاپے کا طعنہ نہیں دیں گی۔ قاضی صاحب ان ہی مسرت انگیز خیالات میں تھے کہ علاج کے سات دن پورے ہو گئے۔ آٹھویں دن جب وہ نہا دھو کر اور کپڑے بدل کر آئینے کے سامنے آئے تو اپنے آپ کو مشکل سے پہچان سکتے تھے۔ ان کے بال ایسے سیاہ تھے کہ شاید جوانی کے زمانے میں بھی یہ حالت نہ ہوگی۔ رخسار سرخ ہو رہے تھے۔ وہ اپنا یہ حال دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ روح میں بالیدگی پیدا ہوئی۔ دل باغ باغ ہو گیا۔ خوابیدہ قوتوں میں بیداری محسوس ہوئی۔ آرائش جسمانی سے فارغ ہو کر قاضی صاحب بیٹھے ہی تھے اور گھر جانے کا منصوبہ باندھ رہے تھے کہ یکایک عامل صاحب نمودار ہوئے۔ قاضی صاحب جوش عقیدت سے کھڑے ہو گئے اور مصافحے کے وقت بے اختیار عامل صاحب کے ہاتھوں کو چوم لیا۔

قاضی صاحب نے عامل صاحب کی کوشش اور توجہ کا بے حد شکریہ ادا کیا اور نہایت ادب کے ساتھ عرض کیا "اب اگر حضرت کی اجازت ہو تو میں اپنے گھر چلا جاؤں۔" عامل صاحب نے مسکرا کر جواب دیا "بے شک آپ اپنے گھر جانے کے لیے بیتاب ہوں گے اور ہر جوان شخص کو بیتاب ہونا چاہیے۔ لیکن افسوس کہ ابھی آپ کو اجازت نہیں دی جائے گی۔" اس جواب سے قاضی صاحب کا دل کسی قدر افسردہ ہو گیا اور انہوں نے گھبرا کر کہا "پھر حضرت، میں کب تک اپنے گھر جا سکوں گا؟" قاضی صاحب سے پھر تبسم کے ساتھ ارشاد فرمایا "صرف دس روز کا قرنطینہ اور ہے اس کے بعد آپ شوق سے اپنے گھر جائیں۔" قاضی صاحب نے دریافت کیا "تو کیا میرا قیام دس روز تک اسی مکان میں رہے گا؟" اس کے جواب میں عامل صاحب نے فرمایا "آج رات کی گاڑی سے آپ بمبئی روانہ ہو جائیں۔ اور اپنا زیادہ وقت ساحلی ہوا میں بسر کریں تاکہ آپ کا علاج دائمی ثابت ہو۔ دس روز تک ساحلی ہوا میں سانس لینے کے بعد آپ تمام عمر بڑھاپے کا منہ نہ دیکھیں گے۔ ہاں ایک شرط یہ بھی ہے کہ آپ دس روز تک آئینہ نہ دیکھیں۔ تاکہ پچھلے بڑھاپے کا عکس آپ کے ذہن پر پڑ کر موجودہ شبابی کیفیت میں کوئی نقصان واقع نہ کرے۔ دس دن کے بعد آپ اپنے وطن کو واپس ہو جائیں اور شوق سے اپنے گھر پر جوانی کی تفریحات سے لطف اندوز ہوں۔" قاضی صاحب کا دل نہیں چاہتا تھا کہ اس قدر

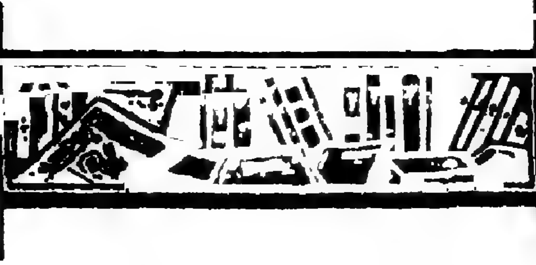
تن درست ہو جانے کے بعد اپنے گھر سے ایک لمحہ کے لیے جُدا ہوں لیکن انہیں عامل صاحب سے ایسی عقیدت تھی کہ ان کے حکم کے خلاف ایک قدم بھی نہیں اُٹھانا چاہتے تھے۔ ناچار اُنہوں نے سفر کا سامان درست کیا اور عامل صاحب کی ہدایت کے مطابق رات کی خاموشی میں یکہ و تنہا بمبئی روانہ ہو گئے۔

۶

قاضی محمد صالح صاحب اگرچہ روانگی کے وقت افسردہ تھے لیکن بمبئی کے دل کش مناظر نے ان کی افسردگی دُور کر دی۔ ایک ہوٹل میں اُنہوں نے قیام کیا۔ اپنا زیادہ وقت وہ عامل صاحب کی ہدایت کے مطابق چوپاٹی یا اپالو بند پر بسر کرتے تھے تاکہ سمندر کی ہوائیں جذب کریں۔ بمبئی میں ان کے چند احباب بھی تھے لیکن اُنہوں نے دانستہ کسی سے ملاقات نہیں کی۔ وہ دن بھر سمندر کے کنارے وقت گزارتے تھے اور رات کو سینما میں جی بہلاتے تھے۔ خدا خدا کر کے دس دن کی مدت ختم ہوئی۔ گیارھویں دن جب اُنہوں نے نہا دھو کر اور کپڑے بدل کر آئینہ دیکھا تو ان کی حیرت کی کچھ انتہا نہ تھی یعنی ان کے بالوں کا کچھ حصہ سفید، کچھ حصہ بھورا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ چند دن پہلے خضاب لگایا گیا تھا جس کا کچھ اثر باقی ہے۔ اور اتنے عرصے میں جو نئے بال نکلے انہوں نے ڈاڑھی کے گرد ایک نئی تحریر پیدا کر دی تھی۔ بالوں کی اس بے رنگی سے چہرہ بہت بے رونق بلکہ ایسا ہو گیا تھا کہ دیکھنے سے ہنسی آتی تھی۔ اب قاضی صاحب کے لیے صرف دو ہی تدبیریں تھیں یا وہ ڈاڑھی مونچھ منڈوا دیتے یا خضاب استعمال کرنے لگیں۔ لیکن ان میں سے ایک صورت بھی منظور نہ تھی۔ قاضی صاحب کو اپنی یہ حالت دیکھ کر بہت ملال ہوا اور بے ساختہ ان کی زبان پر آیا کہ "دھوکا دیا گیا۔"

رفتہ رفتہ تمام باتیں ان کی سمجھ میں آنے لگیں۔ وہ پہلی گاڑی سے اپنے وطن کو روانہ ہو گئے اور گھر پر سامان رکھ کر اُنہوں نے عامل صاحب کی فرودگاہ کا راستہ لیا۔ وہ اس وقت ایسے مشتعل تھے کہ اگر عامل صاحب اُن کو مل جاتے تو شاید علیک سلیک کی جگہ ملاقات کی ابتدا ر تپا ڈکی اور گالی گلوچ سے ہوتی۔ لیکن مکان میں داخل ہو کر اُنہوں نے جو کچھ دیکھا اس سے اشتعال بالکل فرو ہو گیا۔ ایک سب انسپکٹر اور چار کانسٹبل بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے شہر کے چند اشخاص اور عامل صاحب کا ایک شاگرد تھا۔ جسے حراست میں لے رکھا تھا۔ بیان قلم بند کیے جا رہے تھے۔ قاضی جی کو معلوم ہوا کہ ان کی طرح ایک اور صاحب بھی کایا پلٹ کا شکار بنائے گئے۔ عامل صاحب نے شہر کے مختلف اشخاص سے دس ہزار کی رقم حاصل کی اور اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ فرار ہو گئے۔ ایک ساتھی جو بعد کے انتظام کے لیے باقی رہ گیا تھا گرفتار ہو گیا۔ پولیس نے اس شخص کو سرکاری گواہ بنا لینے کا وعدہ کر کے عامل صاحب کے تمام حالات معلوم کر لیے۔ اُس کی نشان دہی کے مطابق تمام شہروں میں جستجو شروع کی گئی۔

قاضی صاحب نے مناسب نہ سمجھا کہ پولیس میں اپنا بیان دے کر نقصانِ مایہ کے ساتھ شماتتِ ہمسایہ کے زخم بھی کھائیں، اس لیے خاموشی اختیار کی۔ البتہ انہیں معلوم ہو گیا کہ عامل صاحب نے اُن پر کوئی رُوحانی عمل نہیں کیا۔ ان کے بالوں میں خضاب لگایا گیا اور انہیں جسمانی طاقت کے لیے جو دوا کھلائی گئی تھی وہ ہمدرد دواخانے کی معجون شباب آور تھی اور جو طلاء استعمال کرایا گیا تھا وہ طلائے اعظم تھا۔ عامل صاحب نے یہ انتظام کر رکھا تھا کہ شہر میں اپنے مطلب کے چند خوش حال لوگ منتخب کر کے ان کے باورچیوں کو لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیتے تھے اور ایک بوٹی کا عرق کھانے میں ملوا دیتے تھے جس سے عارضی طور پر دردِ سر اور اعضا شکنی کی شکایت پیدا ہو جاتی تھی۔ پھر وہ شخص آسانی کے ساتھ عامل صاحب کا شکار بن جاتا تھا۔ بہر حال قاضی صاحب نے یہی غنیمت سمجھا کہ اتنی رقم صرف کر کے دو نادر دواؤں کا علم ہو گیا جن کی بدولت اگر وہ جوان نہیں بن سکتے تو کچھ نہ کچھ لطفِ زندگی تو ضرور حاصل کر سکتے۔


آنکھوں کا علاج غذا سے امریکہ کی پبلک ہیلتھ سروس کے ڈاکٹر کچھ عرصے سے آنکھوں کے امراض اور انکے علاج کے متعلق تحقیقات میں مصروف تھے۔ حال ہی میں حکومت امریکہ کے محکمۂ حفظان صحت کی سرکاری رپورٹ میں ان کی تحقیقات کے نتائج اور تجربات شائع ہوئے ہیں۔ امریکہ میں بہت سے آدمی مرض شب کوری میں مبتلا ہیں۔ یعنی رات کے وقت انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔ اب بھی یہ عارضہ اکثر امریکیوں کو لاحق ہوتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر اس مرض کی تحقیقات کرکے اس نتیجے پر پہنچے کہ ریبو فلیون نامی غذا کے ایک خاص عنصر کی کمی کی وجہ سے، جو انڈوں، دودھ، ترکاریوں میں عموماً پایا جاتا ہے یہ عارضہ لاحق ہو سکتا ہے۔ ان ڈاکٹروں کو پتہ چلا کہ اگر یہ مریض ان غذاؤں سے محروم نہ رہتے تو انہیں کبھی بھی یہ عارضہ لاحق نہ ہوتا۔ چنانچہ ان ڈاکٹروں نے اس مرض کے ازالے کی تدبیریں سوچنے میں بھی جلدت سے کام لیا۔ اور ان مریضوں کو اس قسم کی غذائیں دینی شروع کیں جن میں وہ غذائی عنصر موجود ہوتا ہے جس کی کمی سے انہیں یہ بیماری لاحق ہوتی تھی۔ بعض حالتوں میں یہ مرض اس طرح بھی پیدا ہوا تھا کہ اس عنصر والی غذاؤں کو استعمال تو کیا گیا لیکن معدے نے اس عنصر کو ہضم نہیں کیا تھا۔ اور آنکھوں کا یہ مرض لاحق ہو گیا تھا۔ ایسی حالتوں میں اس غذا کا استعمال روک دیا گیا تھا۔

کان کی جگہ ناک تقریباً ہر ملک میں کبھی نہ کبھی ایسے بچے پیدا ہوتے رہتے ہیں جن کی جسمانی اور عضوی بناوٹ میں کوئی نہ کوئی ایسی تبدیلی یا کمی نظر آیا کرتی ہے جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی دلچسپی اور حیرت کا سبب بن جایا کرتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ قدرت جب کسی بچے کو خواہ وہ انسان کا ہو یا کسی حیوان کا، کسی عضو سے محروم کر دیتی ہے تو اس کے دوسرے اعضا میں سے کسی ایک یا کئی میں ایسی صلاحیت ضرور پیدا کر دیتی ہے جس سے اس عضو کی کمی کی تلافی ہو جاتی ہے۔ کچھ زیادہ دن نہیں ہوئے کہ کابل کے سرکاری اخبار "اصلاح" نے ایک خبر شائع کی کہ افغانستان کے شہر ہرات کے ایک موضع پایاں کلا مزہ" میں ایک شخص عبدالرحمٰن کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کے نہ کان ہیں نہ کانوں کے سوراخ ہیں۔ لیکن ہر ایک آواز کو پوری طرح سن لیتا ہے۔ اور اسے کسی لحاظ سے بھی گراں گوش نہیں قرار دیا جا سکتا۔ ہرات کے ڈاکٹر بڑے غور کے ساتھ اس بچے کا طبی معائنہ کر چکے ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ یہ بچہ قدرتی طور پر اپنی ناک کو اپنے کان کی جگہ استعمال کرتا ہے اور ناک سے سونگھنے کے علاوہ سننے کا بھی کام لیتا ہے۔ بظاہر یہ بات کچھ کم عجیب نہیں معلوم ہوتی۔ لیکن یہ حقیقت اور مشاہدہ ہے اور اس کی صداقت سے کسی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان میں بھی مختلف اوقات میں اس قسم کے بچوں کی پیدائش کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں لیکن یہاں کے آدمی اپنے بچوں کی نمائش کرکے دس بیس روپے پیدا کر لینا ہی سب سے بڑی معراج سمجھ بیٹھتے ہیں۔ اور اب تک سننے میں نہیں آیا کہ یہاں کے ڈاکٹروں اور طبیبوں نے مستقل طور پر اس قسم کے واقعات کی تحقیقات کی ہو اور ان کے نتائج سے وقتاً فوقتاً پبلک کو مطلع کرتے رہے ہوں۔ ضرورت ہے کہ اس اہم امر کی جانب معقول توجہ کی جایا کرے۔

گوشت خور پودے افریقہ کے ان جنگلات میں جو منطقہ حارہ میں واقع ہیں۔ نیز وسط آسٹریلیا کے بعض صحرائی علاقوں میں کچھ درخت اس قسم کے دیکھے گئے ہیں جن کی اصلی غذا جاندار وں کا خون یا گوشت ہوتا ہے۔ یہ پودے صرف جانوروں کے خون پر یا گوشت پر ہی اکتفا نہیں کرتے، بلکہ جب کبھی کوئی شامت کا مارا آدمی اس طرف سے گزرتا ہے تو اس کا خون چوسنے میں بھی ان درختوں کو پس و پیش نہیں ہوتا۔ امریکہ کے ایک سائنس داں ڈاکٹر ٹیلر نے افریقہ اور آسٹریلیا کے صحرائی علاقوں کا پُرخطر سفر اختیار کرکے ان پودوں اور درختوں کے متعلق تحقیقات کی اور اہم معلومات حاصل کیں۔ اس سائنس داں نے اندازہ لگایا ہے کہ ایسے پودوں کی تعداد جنہیں مردم خور، گوشت خور یا خون آشام قرار دیا جا سکتا ہے، اگرچہ ہزاروں لاکھوں پر پہنچتی ہے۔ لیکن ان کی قسمیں تقریباً پانچ سو ہوتی ہیں۔ ان میں سے اکثر پودے ایسے نشیبی اور مرطوب خطوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں نائٹروجن کی کمی ہوتی ہے۔ غذا کے

اس ضروری عنصر کو حاصل کرنے کے لیے یہ پودے کیڑے مکوڑوں اور چھوٹے جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔ یہ بات بہت کچھ عجیب سی معلوم ہوتی ہو کہ بے جان پودے جان داروں کا شکار کریں اور انہیں اپنا لقمہ بنا ڈالیں، لیکن یہ ایک حقیقت ہے جس سے دیکھنے والی آنکھیں انکار نہیں کر سکتیں۔ قدرت نے شکار کے لیے ان پودوں کو طرح طرح کے ہتھیار دیے ہیں۔ بعض پودوں میں ایسی خاردار شاخوں اور پتوں کا جال ہوتا ہے جو زمین کے کیڑوں اور ہوا میں اُڑنے والے چھوٹے چھوٹے جانوروں کو پھانس کر ان پودوں کے لیے غذا مہیا کرتا ہے۔ بعض پودوں میں جانوروں اور انسانوں سے لپٹ جانے والی بیلیں ہوتی ہیں جن کے حملوں کے طریقے مختلف ہوتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے جانور تو خود ہی ان سے جا لپٹتے ہیں کیوں کہ قدرت نے ان بیلوں اور پودوں میں خاص قسم کی کشش پائی جاتی ہے جو چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑوں اور تتلی وغیرہ کو اپنی طرف کھینچ کر مردم خور پودوں کے جنگل میں پھنسا دیتی ہے۔ بعض پودوں میں جو خون پینے والی بیل ہوتی ہے اس میں دھاردار پتے اور ڈنڈیاں کانٹوں سے زیادہ تیز اور مضبوط ہوتی ہیں۔ یہ بیلیں کسی انسان کے قریب سے گزرنے پر پودے کو چھوڑ کر ایک ساتھ اچانک اس مسافر پر حملہ کر بیٹھتی ہیں۔ اس کے تمام بدن کو جکڑ کر اس کا خون چوس لیتی ہیں۔ اپنے اس ظالمانہ کام سے فارغ ہو کر بیلیں فوراً پودے پر واپس چلی جاتی ہیں۔ اور اس طرح درخت کی شاخوں اور گڑھوں میں جا چھپتی ہیں گویا انہوں نے کوئی سفاکانہ کام ہی نہیں کیا۔ ان بیلوں سے ان پودوں کو جن پر یہ چھائی ہوتی ہیں عمدہ غذا مہیا ہوتی رہتی ہے۔ بعض ایسے قاتل درختوں کے رگ و ریشے میں خون کے بجائے ایک قسم کا مادہ گردش کرتا رہتا ہے اور جب کوئی جانور، کیڑا مکوڑا یا تتلی ان کے جال میں آ پھنستا ہے تو یہ مادہ اپنی گردش قدرتی طور پر تیز کر دیتا ہے اور پھنسے ہوئے شکار کو درخت کے پتے اور اس کی شاخیں اس قدر مضبوطی سے جکڑ لیتی ہیں کہ وہ حرکت کیے بغیر اپنا تمام خون نکلوا دیتا ہے۔ جب پھنسے ہوئے جانور کی روح نکل چکتی ہے تو شاخوں کی گرفت خود بہ خود ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔

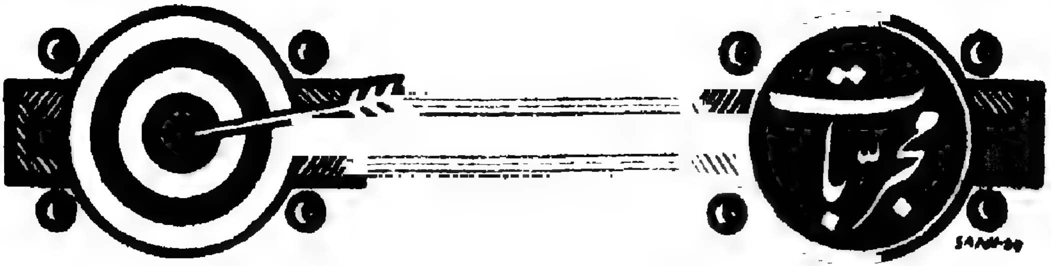
مرد زیادہ خوش ہے یا عورت؟ یورپ اور امریکہ کے بے فکر سائنس دانوں کو اس کے سوا کوئی کام نہیں معلوم ہوتا کہ وہ لوگوں کے آنسوؤں اور قہقہوں کی تعداد معلوم کر کے وقت گزاری کریں۔ حال ہی میں اما کے اخبار "ورلڈ ہیرلڈ" میں ایک امریکی یونی ورسٹی کے پروفیسروں کی تحقیقات کے دل چسپ نتائج شائع ہوئے ہیں۔ یہ تحقیقات بڑی حد تک اس یونی ورسٹی کے طلبا اور طالبات کے مزاجی تغیر و تبدل اور نفسیاتی مشاہدے کی بناء پر عمل میں لائی گئی تھی۔ اگر کسی شخص سے سوال کیا جائے کہ وہ دن میں کتنی مرتبہ ہنستا اور کتنی مرتبہ روتا ہے، اور اس کے ہنسنے رونے کا اوسط روزانہ کیا ہے تو شاید کوئی بھی صحیح طور پر جواب نہ دے سکے، لیکن امریکی یونی ورسٹی میں اس پیچیدہ مسئلے کا بھی حل تلاش کر لیا گیا ہے۔ وہاں کی تحقیقات کی رُو سے ہر لڑکی روزانہ اوسطاً تیس مرتبہ قہقہہ لگاتی ہے۔ اور روزانہ تبسموں کا اوسط پچاس سے سو تک رہتا ہے۔ حالاں کہ ان کے رونے کا اوسط مہینہ دن میں ایک مرتبہ آتا ہے۔ اس طرح مسکراہٹوں اور قہقہوں کا تناسب آنسوؤں اور سسکیوں کے مقابلے میں چار سو اور ایک کا رہتا ہے۔ یہی حال طلبا کا بھی ہے۔ البتہ تیس سال سے زیادہ عمر والی عورتوں کے متعلق جو نتائج تحقیقات اخذ کیے گئے ہیں وہ بہت مایوس کن اور افسوس ناک ہیں۔ ایسی عورتیں اپنے ہم عمر مردوں کے مقابلے میں تیس گنا زیادہ روتی ہیں۔

بحیثیت مجموعی مرد ہی زیادہ خوش نظر آتے ہیں۔ عورتوں کے مقابلے میں مردوں کے مسکرانے، ہنسنے اور مذاق کرنے کی تعداد دس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

کیا عام انسان موت سے پہلے مر جاتے ہیں؟ روس کے مشہور ماہر نفسیات اور معروف ڈاکٹر پروفیسر مشنکوف نے پچیس سال کی مکمل اور مستقل تحقیقات کے بعد طب اور سائنس کے حلقوں میں اپنی اس رائے سے سخت حیرت اور استعجاب پھیلا دیا ہے کہ دنیا میں تقریباً سو فی صدی آدمی بے موت مر جاتے ہیں۔ روس کے علاوہ جرمنی و فرانس، انگلستان اور امریکہ کے ڈاکٹروں نے موصوف کے اس اظہار رائے پر سخت لے دے کی لیکن ڈاکٹر مشنکوف کے طرزِ استدلال نے سب کو خاموش کر دیا۔ مشنکوف کی تحقیقات کی تفصیل یہ ہے کہ عام طور پر مرنے والے لوگوں کے جسم میں مر جانے کے بعد کسی نہ کسی مقدار میں وہ جوہر اور مادہ محفوظ ہوتا ہے جو ان کی مدتِ زندگی میں مزید اضافے کا باعث ہو سکتا تھا۔ یعنی جس وقت ان لوگوں پر موت طاری ہوتی ہے ان کا تمام خزانۂ حیات ختم نہیں ہو چکا ہوتا۔ پروفیسر صاحب کا کہنا ہے کہ ہم اس حالت کو پہنچنے سے بہت پہلے دنیاوی کلفتوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے موت کو دعوت دے دیتے ہیں۔ اگر انسان اُن غلطیوں سے بچے کہ جو رشتۂ حیات

کاملٹ ڈلنے کا باعث ہو جایا کرتی ہیں تو وہ اس وقت تک زندہ رہ سکتا ہے جب تک وہ واقعی طور پر اپنے آپ کو زندگی سے درماندہ اور موت کا خواہاں محسوس نہ کرنے لگے۔ اگر سوسائٹی کے نظام کی اصلاح کر دی جائے اور ہماری مجلسی حالت درست ہو جائے تو اس ڈاکٹر کی تحقیقات کی رُو سے کوئی شخص بھی موت کا وقت آنے سے پہلے نہ مر سکے۔ ڈاکٹر مذکور نے بے وقت کی شادی اور میاں بیوی کی ناموزونیتِ طبع کو بھی اُن اسباب میں سے قرار دیا ہے جو انسان کی زندگی کو کم یا ختم کر دیتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ کے طبی حلقوں میں ڈاکٹر صاحب کی رائے پر بڑی سنجیدگی کے ساتھ غور کیا جا رہا ہے۔ جرمنی اور امریکہ کے بعض ڈاکٹروں نے تو اس سلسلے میں اپنی تحقیقات کے نتائج بھی شائع کر دیے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ روسی ڈاکٹر کے دعوے میں بڑی حد تک جان اور حقیقت ہے۔ سوویٹ روس کی حکومت نے سرکاری طور پر ماسکو کے مشہور طبی تحقیقات کے ادارے کا انتظام ڈاکٹر شنکوف کے سپرد کر دیا ہے۔ اور وہاں کے سرکاری اخبار اور نیم سرکاری انجمنوں کے بہت سے رسالوں میں ڈاکٹر صاحب کی تحقیقات کے اہم نتائج بڑی شرح اور تفصیل کے ساتھ شائع کیے جاتے ہیں۔ اس روسی ڈاکٹر کے خیال میں ہر صحیح الاعضا انسان کا کم سے کم سو سال کی عمر تک پہنچ جانا یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ جرمنی کے طبی اداروں نے بھی اس شعبے میں خاصی ترقی کر لی ہے اور وہاں انسانوں کے علاوہ جانوروں پر بھی اس قسم کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ امریکہ کے ڈاکٹروں نے تحقیقات میں کیا کچھ کیا اور کن نتائج تک وہ پہنچے، اس کا اظہار ابھی تک نہیں ہو سکا۔ کیوں کہ اُنھوں نے اپنی تحقیقات کے نتائج ابھی تک مشہور رسالوں اور اخباروں میں شائع نہیں کرائے۔ خیال ہے کہ یورپ کے ترقی یافتہ ملکوں کی طرح امریکہ بھی اس میدانِ تحقیقات میں کچھ پیچھے نہ ہوگا۔ اور جلد یا بدیر امریکی ڈاکٹروں کے بیانات سے یہ سمجھنے کا موقع مل جائے گا کہ کتنے عرصے بعد نسلِ انسانی قدیم بزرگوں کی طرح عمرِ طبعی حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ ایشیا میں سوائے جاپان کے اور کوئی ملک ایسا نظر نہیں آتا جس نے مغربی طب کی تحقیقات کی راہ میں یورپ اور امریکہ کے دوش بدوش رہنے کی کوشش کی ہو۔ بہرحال جاپانی ڈاکٹر اور سائنس داں بھی اس اہم تحقیقات سے غافل نہیں ہیں۔ اور شاید مستقبل قریب میں ہی ان کی کوششوں کے نتائج بھی دنیا کی نگاہوں کے سامنے آ جائیں۔

اولوں کا تعلق عالمِ بالا سے　بارش کے موسم میں جب کبھی آسمان کی طرف سے اولے گرتے ہیں تو ان کے متعلق عام لوگ یہی رائے قائم کرتے ہیں کہ بارش کا پانی بادلوں میں خنکی پا کر منجمد ہو جاتا ہے اور وہ اولوں کی صورت اختیار کر کے وزنی ہو جانے کی وجہ سے زمین پر گرنے لگتا ہے۔ یہ خیال بہت سے محققوں تک ہی محدود نہیں بلکہ عام لوگوں کی بھی یہی رائے ہے۔ حال ہی میں ایک برطانوی نجومی نے کئی سال کی مسلسل تحقیقات کے بعد جو نتائج شائع کیے ہیں وہ عام رائے اور سابقہ تحقیقات کے نتائج سے بالکل مختلف ہیں۔ سائنس داں کا کہنا ہے کہ اولے کرۂ ارض یا کرۂ مادہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ وہ تو عالمِ بالا کی کوئی چیز ہیں۔ اور اس کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ اولوں کے اندر جو اجزا پائے جاتے ہیں۔ وہ اس دنیا سے تعلق ہی نہیں رکھتے۔ اگر ان کا تجزیہ کیا جائے تو ان میں ایک قسم کا سلفیٹ آف مگنیشیا ملے گا اور یہ مادہ مرطوب ماحول اور فضا میں ہوتا ہی نہیں۔ اس سے یہ حقیقت تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ اولے ہمارے سیارۂ زمین کے علاوہ کسی اور سیارے، ستارے یا دنیا سے تعلق رکھنے والی چیز ہیں۔ اس محقق نے اولوں کا تعلق جن سیاروں سے قرار دیا ہے وہ منجمد گیس کی عظیم گیندوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان سیاروں کے ٹکڑے اس محقق کے بیان کے مطابق کسی نہ کسی طرح اس دنیا کے نظامِ شمسی میں آ پھنستے ہیں۔ کرۂ ارض کی ارد گرد کی فضا انھیں چور چور کر ڈالتی ہے، اور بادلوں کے قریب تک دو ہزار چار سو میل فی گھنٹے کی رفتار سے نازل ہونے کے بعد یہ ذرات اولوں کی شکل میں سطحِ زمین پر آ گرتے ہیں۔ اور ہم غلطی سے انھیں منجمد پانی، یا پہاڑوں سے اُڑا ہوا برف سمجھ بیٹھتے ہیں۔



جناب حکیم محمود علی صاحب ماہر، اکبر آبادی

سفوف مقوی باہ و اعضائے رئیسہ مصطگی رومی ۶ ماشے، عاقرقرحا ۶ ماشے، شقاقل مصری ۶ ماشے، نمک چکنی دو ماشے، مغز تخم معصفر ۱/۲ تال مکھانہ ایک تولہ، دانہ الائچی خورد ۳ ماشے، جاوتری ۳ ماشے، عنبر اشہب ۱ ماشے، ورق طلا دو عدد، ورق نقرہ ۵ عدد، مصری دو چند ادویہ۔ سفوف بنا کر ڈیڑھ ماشے سے تین ماشے تک دودھ کے ساتھ کھائیں۔

معجون خاص مصطگی رومی ایک تولہ، موصلی سیاہ ایک تولہ، موصلی سفید ایک تولہ، اسگندھ ناگوری ایک تولہ، تخم خشخاش سفید دو تولے، خولنجان ۶ ماشے، کبابہ ۶ ماشے، قرنفل ۹ ماشے۔ سب کو کوٹ چھان کر شہد خالص کف گرفتہ دو چند میں معجون بنائیں۔ ۶ ماشے سے ۹ ماشے تک استعمال کریں۔

فوائد:۔ یہ معجون باہ کو قوت پہنچاتی ہے اور جسم کو فربہ کرتی ہے۔

جناب حکیم اکبر حسین صاحب، الہ آبادی

دوائے مقوی باہ شاہی مغز بادام شیریں آدھ پاؤ کو دودھ میں بھگو کر چھلکا اتار لیں۔ پھر ان کو تھوڑے سے دودھ میں خوب باریک پیس لیں اور پانچ سیر دودھ میں ملا لیں۔ اس کے بعد موصلی سفید آدھ سیر کا سفوف اس دودھ میں ڈال کر آگ پر پکائیں۔ جب کھویا ہو جائے تو سیر بھر گھی میں بھون لیں جب اچھی طرح سرخ ہو جائے تو مندرجہ ذیل دواؤں کا باریک سفوف ملا لیں اور تھوڑی دیر بھون کر اتار لیں۔ ستاور، جائفل، اسگندھ، گوکھرو، زیرہ سفید، چھوہارا، چترک، پرزج، سونٹھ، مرچ سیاہ، اجوائن، آملہ، کچور، دھنیا، بلیلہ، ناگر موتھا، سمندر سوکھ، پیپلا مول، لونگ، جاوتری، ناگ کیسر، بانگ بلا، آتی بلا، تالمکھانا، کونچ، بیجی، تخم کونچ، مغز پستہ، اصل السوس مقشر، سنگھاڑا، گوند سنبھل، کنول گٹہ، مغز بادام، طباشیر، کنکول، عاقرقرحا، مغز چلغوزہ، کافور، مغز اخروٹ، ہر ایک ایک تولہ، موصلی سنبھل ۲ تولے، دانہ الائچی خورد، دارچینی، زعفران، موتی، ہر ایک ۶ ماشے، کنجد مقشر ایک پاؤ، چند ادویہ رس ایک تولہ، کشتہ نقرہ ایک تولہ، کشتہ ابرک سیاہ نو ماشے، شکر سفید دو سیر۔ خوراک ایک تولہ سے دو تولے تک۔

فوائد:۔ باہ کو قوت پہنچانے کا شاہی نسخہ ہے۔ اس سے رقت، سرعت، کثرت عیاشی یا غلط کاری کی وجہ سے پیدا شدہ تمام امراض دور ہو جاتے ہیں۔ نامرد مرد بن جاتا ہے۔ مفرح، مبہی، مقوی، ممسک ہے، چہرے کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ بوڑھا آدمی اگر چالیس دن کھائے تو جوانوں کی سی قوت آ جاتی ہے۔ جو شخص شراب خوری کی زیادتی کی وجہ سے ناکارہ ہو چکا ہو۔ یا وہ شخص جس میں اولاد پیدا کرنے کی قابلیت نہ ہو۔ اگر اس نسخے کو استعمال کرے تو خاطر خواہ فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

طلاء کرم شب تاب کنجد سیاہ۔ ستاور کو باریک کر کے پتال جنتر سے روغن کشید کریں۔ اور اس روغن میں فی تولہ کو حساب سے جونک (خوجوان کی) عضو پر جونک لگا دیں۔ جب وہ خود بخود گر جائے اس کو رکھ لیں، ایک عدد، کرم شب تاب پانچ عدد داخل کر کے ایک دن مسلسل کھرل کریں اور شیشی میں رکھیں اور بطریق معروف عضو پر چار رتی لگائیں۔

فوائد:۔ بغیر نقصان پہنچائے اس درجہ سریع الاثر طلاء ہے کہ اگر اس کی تعریف کی جائے تو مبالغہ سمجھا جائے گا۔ عضو کی تمام خرابیوں کو دور کر دیتا ہے۔

جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب مدیر حبیب الاطبا، ماہلان والا

سفوف عرق النساء و نقرس برگ سنا کی دو تولے، تربد سفید خراشیدہ ۲ تولے، غاریقون معزل، پوست بلیلہ زرد، بلیلہ سیاہ، زیرہ سیاہ

زنجبیل بے ریشہ، خونچی سفید، نمک لاہوری ہر ایک ایک تولہ، سورنجان شیریں ۲ تولے۔ سب کو باریک کرکے سفوف بنائیں۔ ۲ ماشے صبح کے وقت ٹھنڈے پانی سے استعمال کیا کریں۔

حب رفع البواسیر مکروندے کا پانی حسب ضرورت نکال کر آگ پر جوش دیں جب گاڑھا ہو جائے تو کھرل میں ڈال کر اس کا دسواں حصہ فلفل دراز اور بیسواں حصہ ہینگ خالص ڈال کر، مکروندے کا تازہ رس اضافہ کرکے آٹھ پہر کھرل کریں جب خشک ہو جائے تو جنگلی بیر برابر گولیاں بنائیں۔ صبح و شام ایک ایک گولی تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں۔ ورادپر سے مالیدہ گندم روغن زرد سے چرب کرکے کھلائیں۔

جناب حکیم کبیر احمد صاحب تھنگانوی

دافع پائیریا انجبار ۲ تولے، برگ توت ایک تولہ، برگ گوندنی ایک تولہ، برگ شفتالو ایک تولہ، برگ امرود ایک تولہ، ملٹھی مقشر ایک تولہ، مغز طوس... تیار شنبر ایک تولہ۔ ان سب دواؤں کو حسب ضرورت پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور دن میں چند بار کلیاں کی جائیں۔

(۲) گیرو امرخ، توتیا نے، بیر سوختہ، قتیل۔ باریک پیس کر بدستور سنون تیار کریں اور صبح و شام استعمال میں لائیں۔

جناب حکیم ابو قمر محمد ایوب صاحب گونڈوی، بہاری

طحالی برادہ فولاد، ریوند خطائی، شورہ قلمی، نوشادر، سہاگہ، پھٹکری سبز زرد، جوکھار، نمک سونچر، لونا محچی، انجیر کابلی ہر ایک ۱۰ ماشے، سب کو علیٰحدہ علیحدہ کوٹ چھان کر گھی کوار کے گودے میں اکیس یوم کھرل کرکے جنگلی بیر برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی روزانہ صبح کو سرکہ جامن، عرق بادیان ۰۰۰۰۲ تولے کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد:- ورم طحال، ورم جگر نیز اُن عوارض کے لیے جو جگر اور طحال کی خرابی سے پیدا ہوں بہت مفید ہے۔

جناب حکیم مولوی مقبول شاہ صاحب وارثی، دہلوی

اکسیر بخار نمبر (۱) پوست بیخ مدار کو سائے میں خشک کرکے باریک پیس لیں۔ پھر اس میں نصف وزن سے گیرو کا اضافہ کریں۔ خوراک دو رتی مناسب بدرقے کے ساتھ۔ **فوائد:-** چڑھے ہوئے بخار کو اتارنے میں اکسیر کی طرح کام کرتا ہے۔

تجاری بخار کا جادو اثر نسخہ برگ دھتورہ ۳ تولے، پھٹکری سفید ایک تولہ۔ دونوں دواؤں کو کھرل کرکے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی بخار چڑھنے سے دو گھنٹے پہلے دیں۔ اور پھر بخار کے وقت دو گولیاں دیں۔

ہر قسم کے بخاروں کی اکسیر دوا پھٹکری سفید دو تولے، ہڑتال ورقی ایک تولہ کو نیم کے پتوں کے ۵ تولے پانی میں کھرل کرکے ٹکیہ بنالیں۔ پھر اسے تین اُپلوں کی محفوظ آنچ دیں، سنہری رنگ کا کشتہ برآمد ہوگا۔ خوراک ایک سرخ ہمراہ شربت بزوری۔

تریاق ملیریا سفوف کرٹو ڈیڑھ تولے، نوشادر ۳ ماشے، سہاگہ بریاں ۳ ماشے، شورہ قلمی ۲ ماشے، پھٹکری سفید بریاں ۳ ماشے۔ سب دواؤں کو دس گھنٹے تک خوب کھرل کریں۔ خوراک ایک رتی سے ۴ رتی تک۔ چڑھے ہوئے بخار کو اتارتا اور اُترے ہوئے کو روکتا ہے۔

میٹھی کونین شیر مدار ایک تولہ، مصری ۱۰ تولے کو باہم ملا کر اتنا کھرل کریں کہ دودھ خشک ہو جائے۔ خوراک ۲ سرخ۔

فوائد:- یہ دوا چڑھے ہوئے بخار کو اتارتی اور اُترے ہوئے کو روکتی ہے۔

اکسیر موسمی بخار شکر خام ۵ تولے، گیرو ۲ تولے، پھٹکری سفید بریاں ۲ تولے۔ سب چیزوں کو باہم ملا کر کھرل کر لیا جائے۔ خوراک ۱ ماشہ سے ۳ ماشے تک۔

اکسیر تپ لرزہ پوست بیخ مدار سائے میں خشک کی ہوئی ایک تولہ اور مرچ سیاہ ۶ ماشے کو گائے کے دودھ میں ۶ گھنٹے تک کھرل کرکے چنے برابر گولیاں بنالیں اور بخار چڑھنے سے ایک گھنٹہ پہلے ایک گولی دیں۔

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی - فاضل الطب و الجراحت" کھاتولی

ضعفِ باہ

(۱) کچلہ مدبر ۱ تولہ
کشتہ فولاد ۳ ماشے
سم الفار ۴ رتی

بقدر دانۂ مونگ گولیاں بنالیں۔ خوراک ایک گولی بعد غذا۔

(نوٹ) یوں تو ہر مرض کے لیے مجرب اور آزمودہ نسخوں کی مانگ جاری ہے لیکن باہ کا میدان صدرنگ الحقی اور تیر بہدف نسخوں کے لیے خصوصیت کے ساتھ مرکز توجہ ہے۔ اس میں زود اثر نسخے پیش کرنے کی انتہائی اور امکانی کوشش کی جاتی ہے۔

مجربات کے جوش ربا طوفان میں سکونِ قلب اور اطمینان کے ساتھ یہ دیکھ لینا چاہیے کہ مریض کی عمر کیا ہے۔ تقاضائے سن کیا ہے اور اس نقطۂ نگاہ سے اُس کے مطالبات اور خواہشات کا کیا تناسب ہو سکتا ہے اور یہ ہماری کوششیں قانونِ فطرت سے تو متصادم نہ ہوں گی۔ اگر ایسا ہے تو معالج کی شکست اور مریض کی تباہ حالی لازمی نتیجہ ہے۔ اگر مریض جوان ہے اور اسے ضعفِ باہ کی شکایت ہو تو یہ معلوم کرنا چاہیے کہ وہ کثرتِ جماع کا تو مرتکب نہیں ہے یا ترک جماع پر تو عامل نہیں۔ اگر ایسا ہے تو علاج بالضد کے اصول پر مشورہ دینا کافی ہے۔ کسی دوا کی ضرورت نہیں ہے۔ ضعفِ اعصاب سے بھی قوتِ مردمی مفقود ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں مقوی اعصاب دوائیں استعمال کرانی چاہییں۔ بے حسی اور ہزالی شکل میں برقی علاج بھی نہایت مفید ہے۔ بعض امراض کے ضمن میں سمّی مواد کی وجہ سے ضعفِ باہ کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ ذیابطیس میں دورانِ خون میں شکر کی موجودگی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اصل مرض کا علاج کریں۔ فوری اثر کے لیے عموماً محرکات یا منشیات تجویز کیے جاتے ہیں۔ جن سے مریض کی نفسانی خواہشات اور شہوانی جذبات جلد برانگیختہ ہو جاتے ہیں اور اپنی نشاطِ زندگی کا سبز باغ دیکھنے لگتا ہے لیکن اس قسم کے نمائشی اثرات کا نفع بالکل عارضی ہوتا ہے اور اس کا ردِ عمل افسردہ خاطری اور مایوسی کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ بغیر تیل کے چراغ کی روشنی بتی کو اُکسا کر حاصل کی جائے ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ بتی جلتی ہے تیل نہیں جلتا اور وہ بہت جلد عمرِ طبعی کو پہنچ جاتی ہے۔ قوتِ باہ کمسل تن درستی اور بہترین قوتی کی تابع ہے اور نعمت معقول و مناسب غذاؤں اور بے فکری سے حاصل ہو سکتی ہے۔ ضعفِ باہ کے مریضوں کو ہر قسم کی مقوی غذائیں زیادہ مفید ہیں جو خصوصیا فاس فورس سے معمور ہوں، جیسا کہ زردیٔ بیضہ، بھیجا اور مچھلی وغیرہ۔ مذکورہ بالا نسخے میں تولید خون، تحریکِ باہ اور تقویتِ اعصاب کا لحاظ بدرجۂ اتم ہے جس کو مناسب موقعوں پر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ذیل میں مختلف نوعیت اور ترکیب کے ساتھ مقوی نسخے پیش کیے جاتے ہیں جن کو حسب موقع کام میں لائیں۔

(۲) برادہ کچلہ مدبر ۵ تولے
فل فل سیاہ ۰۲ "
دار فل فل ۰۲ "
عنبر ۶ ماشے
ایکسٹریکٹ ڈمیانہ ۰۲ تولے

چنے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک ایک گولی بعد غذا۔

(۳) زنک فاسفائڈ ۱/۲۰ رتی
معجون اذاراقی ۲ ماشے

گولی بنا کر بعد غذا کھائیں۔

(۴) کشتہ فولاد ۶ ماشے
کچلہ مدبر ۲ "
کونین سلفٹ ۶ "

چنے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی بعد غذا کھائیں۔

(۵) کشتہ نقرہ ۴۰ ماشے
زعفران ۰۱ تولے
جاوتری ۰۱ "
مشک ۰۱ ماشے
ریگ ماہی ۰۱ تولے
جوزبوا ۹ ماشے
زہر مہرہ ۱/۲ "
بوہمین ۱ ماشہ

چنے برابر گولیاں بنائیں۔

(۶) ایکسٹریکٹ ڈمیانہ سیال ۰۱ ماشے
شربت اکسیر خاص ۱ تولہ

یہ مقدار دن میں تین بار دیں۔

(۷) کشتہ طلاء ۲ چاول
معجون جالینوس لولوی ۳ ماشے

طلے

(۱) مغز بیدانجیر ۶ ماشے
اسپند ۶ "
رائی ۶ "

روغن یاسمین میں باریک کر کے طلا بنائیں اور حسب دستور استعمال کریں۔

(نوٹ) اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کا بازو کہنی سے ذرا اوپر دبائیے۔ آپ دیکھیں گے کہ کلائی کی نیل گوں رگیں خون سے پُر ہو کر نمایاں ہو جائیں گی اور اُن کی آڑی ترچھی رفتار بھی صاف نظر آنے لگے گی اور جن مقامات سے ان کی شاخیں نکلیں گی وہ بھی پھولی ہوئی گرہ کی شکل میں دکھائی دے گی اور جب آپ یہ دباؤ ہٹا دیں گے تو دفعتاً یہ منظر غائب ہو جائے گا۔ جسم کے تمام حصوں میں یہی نظام موجود ہے عضو مخصوص کی استادگی اور نعوذ کی حالت میں عضلہ ناصبۃ القضیب کی گرفت عضو مخصوص کی جڑ پر قائم ہوتی ہے اور قضیب کے جسم پر وریدیں خون سے پُر ہو کر نمایاں ہو جاتی ہیں۔ اس کو بکثرت لوگ مرضی اور غیر طبعی حالت خیال کر کے لوگوں کو غلط فہمی اور پریشانی میں مبتلا کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان رگوں میں زہریلا مادہ اور فاسد پانی موجود ہے جس کے لیے طلاء کی ضرورت ناگزیر ہے۔ طلاء کا مقصد ایسا ہرگز نہیں ہے

اور نہ ہی ان حصوں میں فاسد پانی موجود ہوتا ہے۔ طلاء تو رگوں کی یا عضو تناسل کی خیدگی اور کجی کو بھی دُور نہیں کر سکتا۔ طلاء کا فائدہ صرف یہ ہے کہ وہ سوزش دار دواؤں کے اثر سے عصبی احساس تیز کر دے اور خون کی آمد عضو مخصوص کی طرف بڑھا دے۔ اس نظریے کے ماتحت ذکاوت حس کے مریضوں میں محرک طلاؤں کا بے ذریغ استعمال صریحاً غلط ہو اور اس کا نتیجہ نقصان کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ محرک طلا کم قیمت اور سادہ اجزا سے بھی نہایت مؤثر تیار کیا جا سکتا ہے اور خوش فہمی کے طور پر جواہرات اور قیمتی دواؤں کا اضافہ کر کے دلفریبی پیدا کی جا سکتی ہے۔

(۲) روغن دارچینی	۱۰ بوند
روغن قرنفل	۱۰ "
شہد	۳ ماشے
(۳) مغز جمال گوٹہ	۱ تولہ
جاوتری	۱ "
گھونگچی سرخ	۱ "

باریک کر کے روغن زرد میں ملالیں۔

(۴) فلفل سرخ	۲ ماشے
سہاگہ شگفتہ	۳ "
روغن زرد	۲ تولے
(۵) ٹنکچر کنتھرڈس	۳ ماشے
روغن جبگاہی	ایک اونس (ایک وقیہ)

جریان

(۱) پوست خشخاش	۶ ماشے
سبوس اسپغول	۱ تولہ
شکر سفید	۲ تولے

خوراک ایک تولہ، دودھ کے ساتھ۔ سبوس اسپغول تغلیظ کے لیے نہیں لکھا گیا ہے بلکہ ازلاق و تلیین کے لیے ہے۔

(نوٹ) آگ اور گرمی، برف اور خنکی، سورج اور روشنی یہ تصورات لازم اور ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کچھ اسی نوعیت کا تصور جریان اور مغلظات کا ہو گیا ہے۔ مغلظات کی فہرست بڑی لمبی ہے جس کی ابتدا ثعلب مصری ہے اور انتہا نامعلوم۔ اگر آپ کو مغلظات کی بہار دیکھنی ہو تو کسی مقوی باہ معجون یا حلوے کا نسخہ تیار کرنے کی کوشش کیجیے۔ آپ کو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا کسی دواخانے کا افتتاح کا سامان کیا جا رہا ہے اور باوجود اس شان و اہتمام کے مریض جب ایک مرتبہ اس قسم کے ذہنی یا جسمانی عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے تو پھر اس کی نجات مشکل سے ہوتی ہے۔ اس کا خاص سبب تشخیص کی غلطی ہے اور وہ یہ کہ مجری البول سے جو رطوبت بھی خارج ہوتی ہے اس کو صرف منی خیال کیا جاتا ہے حالاں کہ مادۂ تولید کے علاوہ بھی مختلف اقسام کی رطوبات کا اخراج ہوتا ہے اور مادۂ تولید کا اخراج بہت کم ہوتا ہے۔ لہٰذا علاج سے پیشتر تشخیص کا مستحکم کر لینا ضروری ہے۔ تاکہ مریض فضول مصارف، تضییع اوقات اور پریشانیوں سے بچ جائے، اور تختۂ مشق بھی۔ بے تشخیص کا بہترین اور یقینی ذریعہ یہ ہے کہ پیشاب کی نالی سے آنے والی رطوبت کا خوردبینی امتحان کیا جائے۔ اگر منی کے مخصوص کیڑے نظر آتے ہیں تو یقیناً جریان منی ہے، ورنہ ہرگز نہیں ہے۔ مادہ تولید کا اخراج اکثر لذت کے ساتھ ہوتا ہے جس کے بعد طبیعت کم و بیش مضمحل ہو جاتی ہے کیوں کہ مادۂ تولید میں قوت حیات زوا نیشیلٹی ہوتی ہے جس کا اخراج کمزوری پیدا کرتا ہے۔ اگر خوردبینی مشاہدہ کسی وجہ سے پسند خاطر نہیں ہے تو صحیح تشخیص قائم کرنے کی آسان صورت یہ ہے کہ جس کثرت کے ساتھ بے تکلف جریان منی تشخیص کیا جاتا ہے اتنا ہی کم کر دیا جائے۔ ایسا کرنے سے اور تخیل کا رخ ذرا پلٹ دینے سے ایک حد تک تشخیص کا مناسب توازن قائم ہو سکتا ہے۔

تشخیص کے بعد علاج کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ علاج میں مغلظات کی جگہ مسکنات کو دیں۔ جریان کے مریضوں میں آلات منی ذکی الحس ہو جاتے ہیں اور معمولی وادنیٰ تحریک واشتعال سے اپنا فعل انجام دے دیتے ہیں۔ لہٰذا ذکاوت حس رفع کرنے کے لیے مسکنات تجویز کریں اور جب حالت بہتر ہو جائے تو مقوی اعصاب دوائیں دیں۔ ہضم اور قبض کی رعایتیں ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔ قبض کی حالت میں اوعیہ منی اور غدہ مذی پر دباؤ پڑتا ہے اور پیشاب سے پہلے یا بعد منی اور مذی خارج ہو جاتی ہے۔

فساد ہضم کی صورت میں قارورے کے ساتھ مختلف اقسام کے مواد خارج ہوا کرتے ہیں مثلاً فاسفیٹس، رطوبت بیضیہ وغیرہ۔ اگر تشخیص مستحکم اصول پر قائم کرنے کے بعد علاج میں تقلید فرسودہ و نفود ستور اور مہمل روایات کی بندشوں سے دماغ کو آزاد اور قوت مفکرہ کو بیدار کر کے تنقید اور تجسس سے کام لیا جائے اور جدید نظریوں میں قدیم دوائیں پیش کی جائیں، عوام کا مذاق اور رجحان طبع کا اندازہ کر کے بادۂ کہن کی نئے جام اور نئے دور کے ساتھ تواضع کی جائے تو قدامت پسند لوگ وجد میں آجائیں اور دیسی علاج کا زوال پذیر آفتاب پھر نصف النہار پر چمکنے لگے ؎

وجد میں جھومنے لگے آج تمام کائنات
چھیڑ دو ساز مطرب میکدۂ بہار طب

(نیر واسطی)

(۲) صندل سفید	ایک تولہ
طباشیر سفید	" "
نشاستہ	" "
اجوائن خراسانی	" "
تخم کاہو	" "

سفوف بنالیں۔ خوراک دو ماشے۔ یہ دوا مسکن ہے۔

(۳) کشتہ نقرہ	۲ چاول
معجون فلک سیر	۱ ماشہ
(۴) کشتہ مرجان	۲ چاول
سلاجیت سائیدہ	۱ ماشہ

دن میں دو بار دیں۔

(۵) سہاگہ نیم بریاں	۰۲ تولے
مازو سوختہ	۰۲ "
مصطگی	۰۱ "
برادہ کچیلہ مدبر	۰۲ "
مروارید	۶ ماشے
عنبر اشہب	۶ "

ہر دوا کو علیحدہ باریک کریں۔ پھر سب کو ملا کر گلاب میں چنے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح ایک شام۔

سرعتِ انزال

(۱) افیون	۳ ماشے
کافور	۹ "
اجوائن خراسانی	۶ "

آب ادرک کی مدد سے ایک ایک رتی کی گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی قبل جماع۔

(نوٹ) سرعت کا مسئلہ سمجھنے کے لیے اعتدالی کیفیت کا علم ضروری ہے۔ چناں چہ اس کے متعلق اوسط وقت قریباً تین چار منٹ بتائی گئی ہے اس لحاظ سے "تا ترشی ......" والے نسخے اور چٹکلے محض عیاشی اور فحاشی کے پروپیگنڈے ہیں کہ جو ایک طبیب کے فرائض اور وقار کے منافی ہیں اطلاس شریف فن کے پاکیزہ دامن پر ناپاک

دیتے ہیں۔ اس قسم کے مرکبات اور نشاط آفرین نسخوں سے لوگوں کی تن درستی اور توانائی ختم کی جاتی ہے ان کا وصلہ، شجاعت اور مردانگی کو پامال کرکے بندۂ حرص و تابع نفس کر دیا جاتا ہے۔ امساک کی مؤثر دوائیں مخدر یا مسکن ہوا کرتی ہیں جن کی عادت اور مداومت سے بالآخر نامردی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ممسک دواؤں کا استعمال صرف ایسی حالت میں کریں جب مریض اعتدالی کیفیت سے بھی محروم ہو۔ ساتھ ہی یہ بھی خیال رہے کہ مریض اس قسم کی اشیاء کا عادی نہ ہو جائے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ عالم شباب، تجرد، طاقت اور کثرت منی میں سرعت کی شکایت زیادہ ہوتی ہے جس میں کوئی اندیشہ اور تشویش کا موقع نہیں ہے۔ سن کہولت اور سن شیخوخت میں سرعت انزال کی شکایت بہت کم ہوتی ہے۔ نئے شادی شدہ نوجوان اکثر سرعت کی شکایت لے کر آیا کرتے ہیں۔ میں ان کی عقیدت کا احترام کرتے ہوئے طمانیت قلب اور قوت ارادی کو غالب کرنے کے لیے نہایت سادہ اور معمولی قسم کی کوئی دوا تجویز کر دیتا ہوں۔ دو چار ہی دن میں وہ اپنی حیرت انگیز کامیابی پر مسرت کے پھول برساتے ہوئے دوا کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ سب میں ان سے حقیقت کا تعارف کرا کے بتا دیتا ہوں کہ وہ آپ کا طوفان شباب تھا اور یہ زوال جوش ہے اور آپ کی خوش گوار زندگی کا راز صحت دل میں پوشیدہ ہے۔

(۲) عاقرقرحا ۱ تولہ
زنجبیل ۱ "
کافور ۱ "
زعفران ۱ "
دارفلفل ۱ "
لونگ ۱ "
افیون ۱ "

چنے برابر گولیاں بنائیں

(۳) کافور ۲۰ رتی
افیون ۱۰ "

۲ گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی۔

احتلام

(۱) کشنیز خشک سائیدہ ۱۳ ماشے
تخم کاہو سائیدہ ۳ "
شکر سفید سائیدہ ۱۶ ماشے

یہ ایک خوراک ہے۔ رات کو سوتے وقت کھائیں۔

نوٹ:۔ اس مرض میں خیالی اور جذباتی دنیا کی تبدیلی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ بیداری کے مشاغل، دلچسپیاں اور واقعات کا سینما خواب میں دماغی پردوں پر ہوتا ہے۔ یہ شکایت عموماً بے کار، غیر شادی شدہ اور آزاد خیال لوگوں کو ہوا کرتی ہے جس کے لیے خیالات اور تصورات کی اصلاح، کاروباری اور مشغول زندگی اور بہتر ماحول خاص اثر رکھتا ہے۔ مذہبی اذکار و اشغال اس مرض کے دشمن ہیں۔ اگر تن درست اور جوان آدمی کو مہینے میں ایک یا دو بار احتلام ہو جائے تو مرض خیال نہ کرنا چاہیے۔ اس مرض میں کسی اندرونی یا بیرونی محرکات کا استعمال خلاف اصول ہے۔

(۲) اجوائن خراسانی ۱۶ ماشے
کافور ۹ "

ایک ایک رتی کی گولیاں بنائیں اور سوتے وقت کھائیں۔

(۳) برشعشا ½ تا ایک ماشہ

رات کو سوتے وقت کھائیں۔

جلق

خلاصہ شقائق النعمان سیال (ایکسٹریکٹ پلسا ٹلا لیکوئڈ) ۲ ماشے
پانی ۴ اوقیہ

خوراک: ایک چمچہ چار۔ دن میں چار بار۔

نوٹ: جس طرح نوجوان لڑکے مشت زنی میں مبتلا ہو کر اپنی دماغی، ذہنی اور عصبی قوت برباد کرتے ہیں، اسی طرح نوجوان لڑکیاں انگشت زنی میں اپنی تن درستی تباہ کر لیتی ہیں۔ اس بدعادت اور مضر خصلت کو ترک کرنے کے لیے اخلاقی تعلیم، معقول تربیت، مناسب فضا اور نیک صحبت یقینی طور پر مفید ہیں۔ بلحاظ دوا شقائق النعمان سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے کیوں کہ یہ دوا شہوانی تحریک کو کم کرتی ہے۔ مگر ساتھ ہی قوت باہ کو کمزور نہیں کرتی۔ اس شکایت میں خواہشات نفسانی کم کرنے کے لیے دوائیں تجویز کرنی چاہییں۔ مسکن اور مخدر دوائیں اس مقصد کو ضرور پورا کرتی ہیں۔ شہوانی تحریک کو کم کر دیتی ہیں۔ لیکن قوت باہ بھی کمزور کر دیتی ہیں۔ ڈاکٹری دواؤں میں برومائڈز بہترین مسکنات تسلیم کیے جاتے ہیں اور کثیر الاستعمال ہیں۔ مگر مذکورہ نقص سے یہ بھی خالی نہیں ہیں۔ تحریک شہوانی اجوائن خراسانی، ہلیلہ، پوست خشخاش اور افیون وغیرہ کے ذریعے سے کم کی جا سکتی ہے۔

ذکاوت حس

(۱) کافور ۱۰ رتی
افیون ۱۰ "
ایلوا ۲۰ "

ایک ایک رتی کی گولیاں بنائیں۔

نوٹ: مذکورہ بالا امراض و عوارض کا سلسلہ بیان کرنے کے بعد علیحدہ اس عنوان کے پیش کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی ہے۔ یہاں صرف امراض مخصوصہ میں ایک عام معالجاتی تخیل قائم کرنے کے لیے نسخے لکھے گئے ہیں۔ بعض لوگ بے تحقیق جریان یا سرعت انزال میں محرک اور لاذع طلاء تجویز کر دیتے ہیں جس سے مریض کی شکایت میں بجائے افاقے کے اضافہ ہو جاتا ہے۔ گاہے اس معاملے میں اس قدر دلیری سے کام لیا جاتا ہے کہ تیز زہریلی اور اکال دواؤں سے مریض کو زخمی کر دیا جاتا ہے۔ امراض مخصوصہ کا خلاصۂ علاج صرف یہ ہے کہ ذکاوت حس کی شکایتوں میں اندرونی اور بیرونی محرکات کے استعمال سے پرہیز کریں۔ اور جب مریض کی حالت قابل اطمینان ہو جائے تو مقویات استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ نکتہ مذکورہ بالا امراض کے علاج کی پیچیدگیوں کا واحد حل ہے۔

(۲) کافور ۱ رتی
افیون ½ تا ¼ رتی

ایک گولی بنائیں اور حسب ضرورت استعمال کرائیں۔

طلاءِ مسکن

سہاگہ ۹ ماشے
کافور ۳ "
ویزلین ۲ تولے

(باقی آئندہ)



بیس برس کے بعد نظر اصلی حالت پر آگئی

چشمہ کی ضرورت نہیں رہی

پروفیسر ایم۔ ایچ۔ این لکھتے ہیں کہ میں گزشتہ بیس برس سے چشمہ کا عادی تھا۔ چشمہ کے بغیر کام نہیں کر سکتا تھا۔ میرے ایک دوست نے مجھے

نرگسی سرمہ

کے استعمال کا مشورہ دیا۔ میں اس سرمہ کو برابر لگاتا رہا۔ اس سرمہ کا حیرت انگیز اثر یہ ہے کہ میں نے چشمہ اتار دیا ہے۔ پروفیسر مذکور کے علاوہ ہزاروں مریضوں کا بیان ہے کہ یہ سرمہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ روہے۔ پھولا۔ ناخونہ اور نزول الماء موتیا بند کے لیے اکسیر ہے۔ بطور حفظ ماتقدم نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے +

قیمت فی شیشی تین ماشے دو روپے (عہ)

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



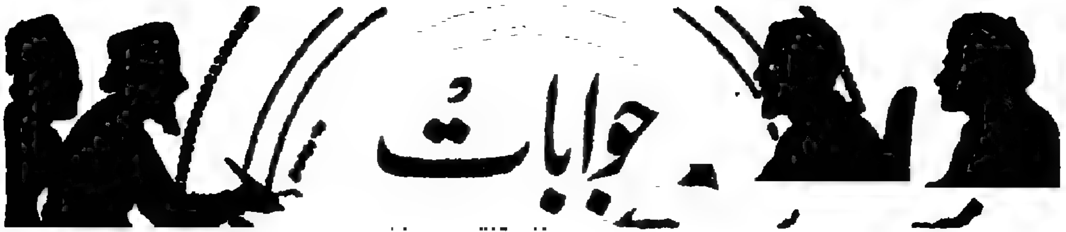
رحم میں شدید تکلیف

کھانا پینا حرام ہو گیا ہے

اس خاتون کے رحم میں شدید تکلیف تھی یہاں تک کہ ڈاکٹروں نے رحم کا پھوڑا تشخیص کیا تھا۔ یہ اس تکلیف کی وجہ سے نہ سو سکتی تھی نہ کھا سکتی تھی لیکن **مستورین** کے استعمال نے اس کی حالت کو بدل دیا۔ یہ بغیر اپریشن کے اچھی ہو گئی۔ مستورین ایام کی بےقاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا۔ خون کی کمی یا زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹیریا)، رطوبت کا غیر معمولی اخراج اور رحم کے شدید سے شدید امراض میں اکسیر ثابت ہو رہی ہے۔ یہ عورتوں کی تکالیف ہی کو دور نہیں کرتی بلکہ اس کے ساتھ ہی عورتوں کی صحت پر بھی اس دوا کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ اس دوا نے ہزاروں عورتوں کو رحم کے اپریشن سے بچا لیا ہے۔

قیمت فی شیشی صرف (عہ)

ملنے کا پتہ:۔ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



(۵۲) **ضعفِ باہ شیخوخی**:- (ا) اعادۂ قوتِ باہ تو سمجھ میں آگیا، لیکن ہیجانی قوت داخلی و خارجی کا مطلب سمجھ میں نہ آسکا۔ اگر انسانی جسم میں داخلی اور خارجی دو قسم کی قوتیں ہوتی ہیں تو مجھے سچے دل سے اس کا اعتراف ہے کہ میں ان سے واقف نہیں ہوں۔ میرا تو یہ خیال تھا کہ جسم انسانی میں جتنی بھی قوتیں ہیں وہ سب داخلی ہی ہیں۔ اب یہ تحقیق کرنے کی کوشش کروں گا کہ ایسی کونسی انسانی قوتیں ہیں جو جسم سے باہر رہتی ہیں، لیکن پھر بھی اسی جسم کی قوتیں کہلاتی ہیں۔ بہرحال آپ کچھ عرصے تک "انکریٹون" استعمال کیجیے۔ اس عمر میں وہ آپ کے لیے بہت موزوں دوا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) صبح نہار منہ مغز چلغوزہ ۲۰ عدد اور کشمش سبز ۴۰ عدد خوب چبا کر کھائیں۔ اوپر سے دو تین گھونٹ دودھ پی لیں۔ رات کو سوتے وقت غذا سے تین گھنٹے بعد مغز بادام شیریں ۲ عدد، مویز منقیٰ ۵ عدد، دانہ الائچی خورد ایک ماشہ، بسفائج رومی چار رتی، کلونجی ۲ تولے، شکر سفید حسبِ خواہش۔ سب کو باریک کر کے چاٹ لیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ترنجبین آدھ سیر کو تھوڑے پانی میں حل کر کے چھان لیجیے اور تھوڑی دیر بعد نتھار لیجیے۔ تاکہ اس میں جس قدر ریگ اور مٹی کی آمیزش ہو وہ تہ نشین ہو جائے۔ اس کے بعد پاؤ سیر قند ملا کر قوام بنائیے۔ اور اس میں کھوپا پاؤ سیر، موصلی سفید ۵ تولے، بہمن سرخ، بہمن سفید، سونٹھ ہر ایک دو تولے، دارچینی ایک تولہ، باریک پیس کر ملائیں، روزانہ صبح و شام ڈھائی ڈھائی تولے کی مقدار میں دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) بیج کونچ تازہ ایک تولہ روزانہ صبح و شام دودھ سے کھایا کریں۔ پہلی خوراک ہی اثر دکھائے گی اور ایک بوٹی ایک تولہ کو ایک تولہ روغن بیر بہوٹی اور ایک تولہ روغن جونک میں کھرل کر کے طلاء استعمال کریں۔ پہلے روز کی مالش ہی حیرت انگیز فائدہ دکھائے گی۔ (حکیم ہمایوں لائل پور)

(ہ) آپ فولاد محلول اکسیری تیار کر کے استعمال کریں آپ کے مطلوبہ فوائد اس میں موجود ہیں، گویا کایا کلپ ہے۔ نسخہ اگست کے ہمدرد صحت میں ملاحظہ فرمائیں۔ (حکیم لادسری رام دوساجھ)

(و) ثعلب مصری ۶ تولے، مغز پنبہ دانہ ۵ تولے، دار فلفل، کندر، تخم بلیون، مغز چلغوزہ ہر ایک ۳ تولے، ماہی شترا عرابی، شقاقل مصری، تخم گذر ہر ایک ۱ تولے۔ سب کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد میں ملا کر معجون بنائیں اور معز شنجشک ملا کر گھوٹ دیں۔

(۲) خراطین خشک ۵ ماشے، بیر بہوٹی ۳ ماشے، عاقرقرحا ۳ ماشے، قرنفل، جائفل ہر ایک تین ماشے، چربی شیر ایک تولہ۔ دواؤں کو باریک کر کے چربی اور روغن چنبیلی میں کھرل کر کے عضو خاص پر لگا کر پان باندھ دیا کریں۔ (حکیم تاج محمد راجو غاناتی)

(ز) شہد اصلی ۵ تولے، آب ادرک ایک تولہ، زردی بیضۂ مرغ ایک عدد، شیر گاؤ خالص پاؤ بھر۔ سب اچھا گرم کر کے صبح بطور ناشتہ استعمال کریں۔ موسم سرما میں زردی ۲ عدد لیں۔ ترشی سے پرہیز کریں۔ (حکیم سید نجم الدین احمد)

(ح) میں حیران ہوں کہ اس پیرانہ سالی میں آپ کو قوتِ باہ کے برانگیختہ کرنے کی کیوں ضرورت محسوس ہوئی۔ شاید آپ نکاح ثانی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اگر یہ بات ہو تو خدا کے لیے باز آئیں۔ اس عمر میں پرہیزگاری کی زندگی بسر کریں۔ شہوانی خیالات سے دور رہیں۔ آپ کی قوت دوبارہ بحال نہیں ہو سکتی۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ط) پیامِ صحت ۲ رتی کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔ صبح کو جوارش جالینوس ۵ ماشے میں کشتہ خبث الحدید ۲ رتی ملا کر کھائیں اوپر سے عرق بادیان ۵ تولے پی لیں۔ رات کو سوتے وقت معجون مفرح الارواح ۶ ماشے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ خارجی طور پر طلاء الماس استعمال کریں۔ دورانِ استعمال میں مجامعت سے پرہیز لازمی ہے۔ غذا مقوی کھائیں۔ (حکیم بشن داس)

(۵۳) **ہمدرد صحت کے پرانے پرچے**:- (ا) میرے پاس یہ پرچے موجود نہیں ہیں، اور جن کے پاس ہوں گے وہ غالباً انہیں فروخت کرنا پسند نہ کریں گے۔ آپ "ہمدرد صحت" کے دفتر سے خط و کتابت کریں۔ ممکن ہے کہ وہاں سے مل سکیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہمدرد صحت کے سب پرچے میرے پاس موجود ہیں۔ لیکن میں فروخت کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ آپ عاریتاً دو چار مہینے کے لیے منگوا کر ان کو پڑھ سکتے ہیں۔ پرچے منگانے سے پہلے فی پرچہ چار آنے بطور ضمانت آپ کو جمع کرنے ہوں گے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) دفتر رسالہ ہمدرد صحت دہلی سے طلب فرمائیں۔ اگر نہ ملیں تو مجھ سے منگائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پور)

(۵۴) **آتشک وغیرہ کے عوارض**:- (ا) آپ نے مرض کی علامات صرف اس قدر لکھی ہیں کہ دو مہینے سے اجابت ٹھیک نہیں ہوتی، اور درد سے اجابت ہوا کرتی ہے اور یہ کہ کھانسنے سے سر میں درد ہوتا ہے۔ ان دو باتوں سے مرض کی تشخیص کیسے ہو؟ آپ نے یہ فرمایا کہ دس سال پہلے مریض کو آتشک ہوئی تھی، لیکن یہ کچھ نہ لکھا کہ صحت ہو گئی تھی یا نہیں۔ اسی طرح یہ فرمایا ہے کہ مریض شراب پیا کرتا تھا۔ لیکن یہ تحریر نہ فرمایا کہ اب چھوڑ دی یا اب بھی یہ شغل جاری ہے، اور اس کی وجہ سے صحت کو کیا کیا نقصانات پہنچے۔ آپ کی تحریر سے تو میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ

آپ کو فی الحقیقت کوئی خاص تکلیف نہیں ہے۔ بعض شوقیہ چند روز کچھ دوا پینا چاہتے ہیں، کیوں کہ اگر کچھ تکالیف ہوتیں تو آپ ان کا ذکر کرتے۔ آپ دونوں وقت کھانے کے ساتھ سرکہ استعمال کیا کریں۔ اس سے یہ شکایات رفع ہو جائیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مرض پیچیدہ ہے۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ کسی مقامی طبیب سے مل کر باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ ان کو کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت معجون مقوی معدہ ۶۔ ۶ ماشے کھلایئے۔ اور صبح کو دوا المسک معتدل جواہر والی ۶ ماشے اور سہ پہر کو خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۶ ماشے استعمال کرایئے۔ ان کے علاوہ کھانے پینے میں اعتدال سے کام لینے کی ہدایت کیجیے۔ صبح و شام ٹہل کر ہلکی ورزش کرایئے، جس سے معدے اور آنتوں میں تحریک پیدا ہو اور وہ اپنے اپنے افعال کو بدستور انجام دے سکیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) اصولی علاج کیجیے، ورنہ صحت ناممکن ہے۔ اصولی علاج یہ ہے:

سیال مسکن:۔ پوٹاسیم برومائیڈ، سوڈیم برومائیڈ ہر ایک سوا تولے، یومی نل سوڈا سوا ماشے، محلول نقرہ ۲ تولے، شربت نارنج ۵ تولے، عرق بادیان ۵ تولے۔ سب کو حل کر کے بوتل میں بھر لیں۔ اور ایک ایک ڈرام دن میں تین بار کھانا کھانے کے بعد ایک گھونٹ سرد پانی میں ملا کر پندرہ روز تک پئیں۔ پھر حب اسرار کھائیں۔

حب اسرار:۔ کشتہ فولاد ۳ تولے، کشتہ سہ دھاتہ ۳ تولے، کشتہ چاندی، کشتہ قلعی ہر ایک ایک تولہ، کشتہ طلا ۲ ماشے، مومیائی ایک تولہ، مشک خالص ۳ ماشے۔ سب کو خیساندہ پوست میں کھرل کر کے ۲۔۲ رتی کی گولیاں بنائیں۔ اور ایک ایک یا دو دو گولی صبح و شام دودھ سے پندرہ دن تک کھائیں۔ ساتھ ساتھ رات کو سوتے وقت طلاء مطول استعمال کریں۔

طلاء مطول:۔ عنبر اشہب ۱ ماشے، مومیائی کانی ۶ ماشے، روغن بلسان، روغن زیتون، روغن بیر بہوٹی، روغن مورچہ کلاں سُرخ رنگ ہر ایک سوا تولے، مصطگی رومی ایک تولہ، جوہر کچلہ ۲ رتی۔ سب کو حل کر کے نرم آگ پر پکائیں۔ پھر خوب کھرل کر کے محفوظ رکھیں۔ یہ طلاء استعمال کرنے سے عضو کے جملہ نقائص کو دور کر کے فربہ اور دراز کرتا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۲) سب سے پہلے آپ یہ نسخہ استعمال کریں۔ تخم بادوری، بیخ حنظل، بیلگری، پوست اندروں نیم، عشبہ مغربی، گلو سبز، چرائتہ، مجیٹھ، درج کسنکی، دو چوب صندل سفید، کشنیز، خار۔ گل سرخ ہر ایک دس تولے، کشمش سبز چالیس تولے۔ شہد ایک سیر، پانی ۵ سیر کو چینی کے برتن میں ڈال کر ایک ہفتہ دھوپ میں رکھیں۔ پھر چھان کر ڈھائی تولے صبح کے وقت پیا کریں۔ یا عرق کشید کر کے ۵ تولے پیا کریں۔ نتیجے سے مطلع کریں تاکہ دوسرا نسخہ تجویز کیا جائے۔

(حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(د) میرا خیال ہے کہ مریض فشار الدم قوی (ہائی بلڈ پریشر) میں مبتلا ہے۔ آپ چائے، بیڑی کی عادت ترک کرا دیجیے۔ قبض رفع کرنے کے لیے ایونڈ فروٹ سالٹ استعمال کرایئے۔ مناسب یہ ہے کہ کسی مقامی ہوشیار ڈاکٹر سے خون کے دباؤ کا امتحان کرا کر علاج کرائیں۔ یا اس کی رپورٹ ہمدرد صحت میں شائع کرا دیں۔ (ڈاکٹر عبدالشکور، مٹیا برج)

(ذ) ضعف دماغ کے لیے خمیرہ گاؤزبان عنبری، اور دائمی قبض کے لیے روغن بادام شیریں ایک چمچہ سوتے وقت دودھ میں ملا کر پیا کریں۔ موسمی پھلوں کا استعمال زیادہ کریں۔ ساگ، پالک، ٹنڈا، توری وغیرہ سبزیاں چپاتی سے کھائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ح) پہلے مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل دیں۔ اور صبح کو جوہری ایک عدد پانی کے ساتھ نگلوا دیا کریں۔ اور شام کو جوارش جالینوس ۷ ماشے عرق بادیان ۵ تولے کے ساتھ دیا کریں۔ (حکیم بشن داس)

(۵۵) حافظے کی کمزوری وغیرہ:۔ (۱) سب سے پہلے تو آپ اپنی بیٹھے رہنے یا لیٹے رہنے کی عادت کو اگر ہے تو ترک کیجیے۔ اگر ممکن ہو تو علی الصباح کھلی ہوئی سڑکوں پر ہوا خوری کے لیے جایا کیجیے اور دوا کے طور پر "پنڈ شیشیاں" "جوہر فاسفیٹس" کی پی ڈالیے۔ غذا سادہ، زود ہضم اور طاقت بخش ہونی چاہیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آب انار ترش و شیریں، آب سیب، آب بہی، آب امرود، آب زرشک، آب سماق، آب لیموں ترش و شیریں ایک ایک حصہ، آب آملہ سبز دو حصے، آب انگور تین حصے، مربہ ہڑ کلاں سب دواؤں کے نصف وزن، عرق بید مشک سب دواؤں کے نصف وزن۔ شہد اور قند سفید دواؤں سے سہ چند۔ جوارش بنائیں۔ دونوں وقت ۹ ماشے سے سوا تولے تک کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معلوم ہوتا ہے کہ مریض کے جسم میں قابل اخراج مادہ اس قدر زیادہ تھا کہ اس کے لیے ایک مسہل کافی نہیں ہوا۔ بلکہ اس نے حرکت اور جوش میں آ کر دماغ و اعصاب کو بھی ماؤف کر دیا۔ بہتر تو یہ ہے کہ باقاعدہ منضج پی کر مسہل لیا جائے اور تنقیہ خاص کی غرض سے حب ایارج کے دو مسہل لیے جائیں۔ پھر دماغ و اعصاب کے لیے مقوی دوائیں کھلائی جائیں۔ لیکن اگر کسی وجہ سے یہ طریقہ علاج ممکن نہ ہو تو ایک روز رات کو اطریفل زمانی ۹ ماشے کھلایا جائے۔ اس کے بعد روزانہ معجون برہمی جدید نو ماشے رات کو سوتے وقت ہی استعمال کرائی جائے۔ چوتھے یا پانچویں روز معجون برہمی جدید موقوف کر کے صرف ایک روز اطریفل زمانی کھلائیں، اور پھر صرف صبح خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۶ ماشے کھلاتے رہیں۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(ذ) آپ پندرہ یوم تک جواب نمبر ۵۴ کا سیال مسکن تیار کر کے پئیں۔ پھر صبح کے وقت خمیرہ بادام مبھنوی اور رات کو سوتے وقت اطریفل کشنیزی کھایا کریں۔ پندرہ دن کھانے کے بعد حالات سے مطلع کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۶) آپ کے لیے کشتہ طلا مرواریدی اچھا رہے گا۔ زیادہ تقویت کے لیے اس میں مشک، کستوری، مومیائی کانی شدہ اور کچلہ ہم وزن ملا کر ایک

کوٹ کے رکھیں۔ دودھ چاول صبح و شام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ تمام کمزوری رفع ہو جائے گی۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(د) میرا خیال ہے کہ دماغی جھلیوں کے ورم کی وجہ سے آپ کو ایک سال تک بخار رہا اور اس کے نتیجے میں آپ کے "نظام عصبی" پر نہایت برا اثر پڑا ہے اور موجودہ شکایتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ آپ دن میں تین بار پی کاکس برومائیڈ" (ساختہ سلطان کمپنی امریکہ) نصف ڈرام ایک اونس پانی میں ڈال کر پی لیا کریں۔ جب تمام شکایتیں رفع ہو جائیں تو فوراً بند کر دیں۔ (ڈاکٹر عبد الشکور مٹیا برج)

(۵۶) دودھ :- (ا) گائے اور بھینس کا دودھ دوا نہیں بلکہ غذا ہے۔ دونوں کی طرح سے ان کے خواص و فوائد متعین نہیں ہیں۔ گائے کا دودھ بھینس کی بہ نسبت کسی قدر لطیف اور زود ہضم ہوتا ہے۔ بھینس کے دودھ میں روغنی اجزاء گائے کے دودھ سے زیادہ ہوتے ہیں۔ دونوں میں سے کوئی سا دودھ بھی مضرت رساں نہیں ہے۔ اور دونوں یکساں مفید و قوت بخش ہیں۔ چوں کہ گایوں میں سل کا مرض بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس لیے اس کا دودھ استعمال کرنے میں، یا بچوں کو پلانے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ گائے تن درست ہو۔ دودھ کے استعمال سے چوں کہ جسم کو بہت کافی اور بہت اچھی غذا ملتی ہے اس لیے اس کو ضرور فربہ ہو جانا چاہیے۔ شب کو کھانا کھانے کے بعد اگر نیم گرم دودھ پی جائے تو اس سے ایک یہ بھی فائدہ پہنچتا ہے کہ قبض نہیں ہونے پاتا۔ مقدار دودھ کی اپنے حسب خواہش اور اپنے حسب استطاعت ہونی چاہیے۔ یہ کوئی دوا تھوڑی ہی ہے کہ مقدار معین ہو۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) یہ باتیں طبی کتابوں میں بہت وضاحت سے لکھی گئی ہیں۔ جب سے سوال درج کرنے سے پہلے اگر یہ باتیں مقامی طبیب سے دریافت کر لی ہوتیں تو آپ کا مقصد حاصل ہو جاتا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ایک لطیف اور زود ہضم غذا ہے بدن کو طاقت بخشتا اور اس کی پرورش کرتا ہے، عقل و فہم کو تیز کرتا اور عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کا رنگ نکھارتا ہے۔ بھینس کے دودھ کے فائدے بھی یہی ہیں۔ البتہ اس کے متواتر استعمال سے بدن موٹا اور تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اس میں گائے کے دودھ کی نسبت روغنی اجزاء اور پنیر کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لیے یہ اس کے مقابلے میں دیر ہضم اور نفاخ ہے۔ اس کے علاوہ عقل و فہم پر بھی اس کا اثر اچھا نہیں ہوتا۔ دودھ پینے کے لیے رات کا وقت زیادہ موزوں ہے۔ سونے سے آدھ گھنٹے یا ایک گھنٹے پہلے پی لینے سے صبح کو اجابت بھی بافراغت ہو جاتی ہے اور دوسرے فوائد بھی اچھی طرح حاصل ہوتے ہیں۔ دودھ کی مقدار سب آدمیوں کے لیے یکساں مقرر نہیں کی جا سکتی ہے۔ بس اتنا پیا جائے کہ معدے پر بار نہ ہو۔

(حکیم محمد عبد الواحد)

(د) دودھ اور اس کے فوائد نامی کتاب ملاحظہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں، نائل پور)

(ہ) بھینس کا دودھ صبح و شام تھنوں سے منہ لگا کر خوب پینا چاہیے۔ جسم اتنا موٹا ہو جاتا ہے کہ سنبھالنا مشکل ہے۔ گائے کا دودھ دماغی کام کرنے والوں کے لیے بہت مفید ہے۔ دودھ صبح کے وقت نہار منہ پی لینا چاہیے پھر جب تک بھوک نہ لگے کھانا نہیں کھانا چاہیے۔ (حکیم لالہ سری رام)

(و) گائے کا دودھ بھینس کے دودھ کے مقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہے۔ اس لیے کہ گائے کے دودھ میں کیلسیم زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور کیلسیم جسم کے نشو و نما کے لیے بے مثل جزو ہے۔ ہڈیوں کو طاقت ور بناتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت پہنچاتا ہے۔ بھینس کا دودھ نفاخ اور دیر ہضم ہوتا ہے۔

(ڈاکٹر عبد الشکور مٹیا برج)

(۵۷) پرانا سوزاک :- (ا) پرانے سوزاک کے لیے "یوپیرون" بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے اس کی گولیاں استعمال کیجیے اور اگر ضرورت باقی رہے تو "آرجنٹ گون" کے انجکشن لگوایئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ست بروزہ، ست سلاجیت، ست ویان، پھٹکری بریاں، کشتہ حجر الیہود، گل ارمنی، کشتہ سنگ جراحت، دم الاخوین، دانہ الائچی خورد، کشتہ اثمد، کتھ سفید، رال سفید، گوند ببول۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر خوب باریک سفوف بنا کر رکھ لیں۔ صبح و شام ڈیڑھ ڈیڑھ ماشے پھانک کر اوپر سے آدھ پاؤ بکری کے دودھ میں پانچ قطرے روغن صندل ملا کر پی لیں۔ ڈیڑھ دو ہفتے کے استعمال سے آرام ہو جائے گا۔ (نوٹ) دوا شروع کرنے سے پہلے کوئی دوا ایسی کھا لیں جس سے دو تین دست ہو جائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جوہر تی ایک عدد صبح کو پانی کے گھونٹ کے ساتھ بغیر چبائے نگل جائیں۔ اور کرمعائی والی دوا ایک قرص کھا کر اوپر سے شربت بزوری چار تولے پانی میں ملا کر پئیں۔ اور نیلا تھوتھا ۴ ماشے، پھٹکری بریاں ۲ ماشے، کتھ سفید ۶ ماشے کو باریک پیس کر ایک بوتل پانی میں حل کر کے دن میں دو بار پچکاری کریں۔ پچکاری کا استعمال تین چار روز کافی ہے۔ البتہ کھانے کی دوائیں تین چار ہفتے تک استعمال کرنی چاہئیں۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) لائیکر سنٹل فلیواسی کیوبب ایٹ بکو کی ۱۵-۱۵ بوندوں میں چار پانچ مرتبہ ایک اونس پانی میں ملا کر پی لیا کریں۔ اوپر سے چھاچھ پی لیا کریں۔ دو تین ہفتے کے استعمال سے کل صحت ہو گی۔ (حکیم ہمایوں لائل پور)

(ہ) جواب نمبر ۴۹ کا نسخہ استعمال کریں۔ اس کے ساتھ تب شکن کشتہ چہار دھاتہ استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(و) پرانے سوزاک کی وجہ سے پیشاب کی نالی میں تنگی پیدا ہو گئی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ کسی ہسپتال میں سلائی ڈلوا لیں۔ اس کے بعد یہ نسخہ پیتے رہیں۔ پٹاسیم سائٹراس ۱۵ گرین، پٹاسیم نائٹراس ۱۰ گرین، ہیکسامین ایٹ سوڈا سیلی سلیٹ ۱۰ گرین، ٹنکچر سکوپاری ۵ بوند، انفیوزن بکو ایک اونس۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی خوراکیں دن میں تین بار پئیں۔ اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت ایک ایک ٹکیہ ہیل می ٹال ٹیبلٹس تھوڑے پانی کے ساتھ کھائیں۔ (ڈاکٹر عبد الشکور مٹیا برج)

(ز) ہمدرد دواخانے سے قرص کرمعائی والا منگوا کر ایک قرص اس نسخے کے ساتھ استعمال کریں۔ زیرہ سفید ۶ ماشے، نیلوفر ۷ ماشے رات کو مٹی کے برتن

میں بھگو دیں۔ صبح ایک تولہ مصری ملا کر پی لیں۔ غذا میں آش جو، دودھ سوڈا زیادہ استعمال کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ح) کشتہ قلعی ۲ ماشے، کشتہ قشر بیضہ مرغ ۱۰ ماشے، شربت انار شیریں ۵ تولے۔ کشتہ جات کو شربت میں ملا کر رکھ لیں۔ خوراک تین ماشے روزانہ۔ (حکیم کبیر احمد بہنگانوی)

(۵۸) "براز المقعد" اور کمزوریٔ دماغ :- (ا) "براز المقعد" کون سی بیماری ہے میں کچھ نہ سمجھ سکا۔ مجھے اپنی کم علمی کا اعتراف ہے لیکن کیا یہ بہتر نہ ہو کہ سائل صاحب "براز المقعد" لکھنے کی بجائے اپنی بیماری کی علامات اور اپنی شکایات لکھ دیتے، اور یہ کام اطبا کے لیے چھوڑ دیتے کہ وہ اسے براز المقعد تشخیص کرتے ہیں یا کچھ اور۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کا سوال سمجھ میں نہیں آیا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پوست ہلیلہ زرد، پوست بہیڑہ، آملہ گٹھلی نکالا ہوا ہر ایک دو تولے، گل سرخ ایک تولہ، برہمی بوٹی دو تولے، بادیان، اسطوخودوس ہر ایک ایک تولہ، مغز بادام شیریں مقشر دو تولے، مویز منقیٰ ۱۰ تولے، شہد خالص دواؤں سے دو چند اور شکر سفید دواؤں کے برابر۔ معجون تیار کر کے ایک تولہ روزانہ رات کو یا صبح کے وقت کھائیں اور رفع حاجت سے فارغ ہونے کے بعد ٹھنڈے پانی میں پھٹکری ملا کر اس سے آبدست کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) دماغ کی کمزوری کے لیے ست برہمی کی ٹکیاں کھائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) مربہ آملہ ایک ورق چاندی میں لپیٹ کر صبح کو کھائیں۔ دوپہر کو عرق بادیان ۱۰ تولے پی لیا کریں۔ سر پر مالش کرنے کے لیے آپ آملے کا تیل لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۵۹) بغلوں کی خارش :- (ا) کاشغری سفیدہ ایک تولہ، بورک ایسڈ ایک تولہ، عمدہ باریک میدہ ۲ تولے۔ ان سب کو باہم ملا کر سفوف بنائیں اور روزانہ دو تین مرتبہ بغلوں میں ملا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گندھک آملہ سار ایک ہفتے مسلسل آب لیموں میں کھرل کریں۔ صبح کے وقت ایک رتی سے ۴ رتی تک استعمال کرائیں۔ اور یہی دوا روغن چنبیلی میں ملا کر بغلوں میں لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) گندھک آملہ سار ایک تولہ، ریٹھہ ۲ عدد کو آدھ پاؤ پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کے وقت صاف نتھرا ہوا پانی لے کر پئیں۔ اور کمیلہ ایک تولہ کو سرسوں کے تیل ۵ تولے میں تپا کر پکائیں۔ یہاں تک کہ روغن کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہو جائے۔ یہ روغن بغل میں لگایا کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) گندھک آملہ سار ۲ ماشے، مرچ سیاہ ۲ دانے ایک پاؤ پانی میں پیس چھان کر ایک ہفتے تک پئیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) فساد خون ہے۔ جواب نمبر ۴۵ کا نسخہ استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) بغلوں کو نیم کے جوشاندے سے دھو کر یہ تیل لگائیں۔ کمیلہ ایک تولہ، کافور ۲ ماشے، گندھک آملہ سار ۳ ماشے، بابچی ۳ ماشے، روغن سرسوں ایک چھٹانک میں جوش دیں۔ پھر نتھار کر محفوظ رکھیں۔ اور چرائتہ، شاہترہ، برگ نیم ہر ایک ۶ ماشے رات کو مٹی کے برتن میں بھگو دیں۔ صبح پانی لے کر ایک تولہ شہد ملا کر پی لیا کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ز) شاہترہ، چرائتہ، برگ حنا، ہلیلہ سیاہ ہر ایک تین ماشے، بسفائج فستقی، افتیمون ہر ایک پونے ۲ ماشے۔ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو چھان کر شکر سرخ ۲ تولے اضافہ کر کے ۵ عدد فلفل سیاہ پسی ہوئی ملا کر پلائیں۔ اور خارش کی جگہ گندم کا تیل ملیں۔ تھوڑی دیر بعد ہلیلہ سیاہ کو سرکے میں پیس کر اوپر لگائیں۔ (حکیم بشن داس)

(۶۰) سر کے بال پیدا کرنا :- (ا) جس مقام پر بالوں کی گٹھلیاں موجود نہ ہوں یا جس جگہ کی یہ گٹھلیاں ضائع ہو گئی ہوں، اس جگہ بال کسی طرح پیدا نہیں ہو سکتے۔ جہاں گٹھلیاں موجود ہیں لیکن ان کی کمزوری کی وجہ سے بال گر گئے ہیں۔ وہاں دوا کے ذریعے سے پھر ان میں تحریکی عمل پہنچائی جا سکتی ہے اس کام کے لیے "ونیکس" ایک اچھی دوا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آدھ سیر روغن نارجیل میں آدھ پاؤ کا ایک مینڈک ڈال کر خوب پکائیں۔ اور پھر تیل صاف کر کے سر پر مالش کریں۔ سر پر بال نکل آئیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) سر کے بال اُگانے کے لیے آسان اور عام فہم نسخہ یہ ہے عرصے تک استعمال کیا جائے۔ اس کے استعمال سے دماغ کو کسی قسم کا ضرر نہیں پہنچتا۔ قیصوم، پرسیاؤشاں، گل بابونہ، ہر ایک ۱۰ تولے کو ایک سیر پانی میں پکائیں۔ یہاں تک کہ پاؤ سیر پانی باقی رہ جائے۔ اس کو چھان لیں، اور آب آملہ سبز ۱۰ تولے، روغن زیتون پاؤ سیر اضافہ کر کے ہلکی آنچ پر پکائیں، یہاں تک کہ صرف تیل رہ جائے، اس کو صاف کر کے شیشی میں رکھیں اور روزانہ لگایا کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) قلمی شورہ ۲ تولے کو ۱۲ تولے آب لیموں کاغذی میں خوب کھرل کر کے رکھیں اور دن میں دو چار بار لگایا کریں۔ ایک گھنٹے بعد صابون سے دھو کر سرسوں کا تیل لگا دیا کریں۔ ہفتہ ڈیڑھ ہفتے کے استعمال سے بال پیدا ہو جائیں گے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) جزخورد پہلے روز ایک عدد، دوسرے روز ۲ عدد، اسی طرح ایک عدد روزانہ بڑھا کر دس عدد تک بڑھائیں اور پھر ایک عدد کم کر کے یہ سلسلہ تا صحت جاری رکھیں۔ اس سے بڑھ کر نسخہ ملنا مشکل ہے۔ دودھ بکثرت پینا چاہیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۶۱) عمل ہمزاد :- (ا) ہمزاد کو تابع کرنے کے بجائے کہ جس کا انسانی واہمہ کے سوا کہیں وجود نہیں ہے، کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ آپ اپنے نفس

کو اپنا تابع کرلیں ۔ ہمزاد کے متعلق یہی مشہور ہے کہ اگر وہ تابع ہو جائے تو ہماری ہر ایک خواہش پوری کر دیتا ہے جو بہت کچھ مشتبہ ہے لیکن نفس پر اگر آپ نے قابو پا لیا تو بالکل یقینی طور پر آپ خواہشات کے جنجال ہی سے نجات پا جائیں گے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اپنا مفصل پتہ تحریر کیجیے ۔ اور یہ بھی لکھیے کہ آپ کس غرض کے لیے ہمزاد کو تابع کرنا چاہتے ہیں ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مجرب عمل ہمزاد ایک آنے کا ٹکٹ بھیج کر مجھ سے طلب کریں ۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) آپ پنڈت دیوی پرشاد صاحب سے مل کر کامیاب ہو سکتے ہیں ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۶۲) **روغن موم** :- (ا) کتابوں میں ترکیب لکھی ہوئی ہے ۔ لیکن اس میں مشق کی ضرورت ہے ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) موم میں ریگ پیس کر ملائیں اور آتشی شیشی میں ڈال کر تپال جنتر کے ذریعے روغن کشید کریں ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۶۳) **اوجاع** :- (ا) اگر ممکن ہو تو پہلے اپنے پیشاب کا خوردبینی معائنہ کرائیے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ سوزاک کا اثر اب باقی نہیں ہے ۔ اگر ہے تو بجائے کچھ اور علاج کرنے کے پہلے سوزاک کا علاج کیجیے ۔ اس مقصد کے لیے "یو ڈیرون" ایک بہت ہی عمدہ دوا ہے ۔ ضرورت ہو تو انجکشن بھی لگوا کر سوزاک کا اثر جسم سے دور ہوتے ہی درد جاتا رہے گا ۔ اگر سوزاک کا اثر اب باقی نہیں ہے تو اپنے مسوڑھوں کو دیکھیے یا دکھائیے کہ ان سے پیپ تو نہیں آتی ۔ اگر یہ شکایت ہے تو گوشت بالکل چھوڑ دیجیے ۔ سبزترکاریاں اور لیموں کی قسم کے پھل خوب کھائیے ۔ منہ صاف کرنے کے لیے کوئی جراثیم کش لوشن ہو لیجیے ۔ اور منجن بھی اسی قسم کا استعمال کیجیے جو جراثیم کو مارتا ہو ۔ اگر یہ دونوں شکایتیں نہیں ہیں تو پھر چند روز یہ نسخہ استعمال کر لیجیے :- سوڈا اسیلی سلاس ۔ اگرین ، سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ بوند ، ٹنکچر جنجر ۱۰ بوند ۔ پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے ۔ یہ ایک خوراک ہے ۔ ایسی تین خوراکیں روزانہ صبح ، دوپہر اور شام کو استعمال کیجیے ۔ "ٹیوفین" ایک بہت ہی عمدہ دوا ہے ۔ لیکن آج کل لڑائی کی وجہ سے اس کا آنا بند ہو گیا ہے ۔ اگر کسی دوکاندار کے یہاں مل جائے تو اس نسخے کے بجائے اسی کو استعمال کیجیے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) میرا خیال ہے کہ آپ کو وجع مفاصل سوزاکی ہے ۔ کسی ہوشیار طبیب کو حالات بتا کر علاج کرانا مناسب ہے ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ معجون چوب چینی بہ نسخہ خاص ۶ ماشے روزانہ صبح کو دودھ کے ساتھ کھائیے ۔ اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت معجون اذاراقی ایک ماشہ ، جوارش جالینوس ۶ ماشے میں ملا کر کھا لیا کیجیے ۔ کم سے کم چالیس روز متواتر استعمال کیجیے ۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) اکسیر فالج استعمال فرمائیں ۔ نسخہ ستمبر ۱۹۳۷ء کی اشاعت میں ہے ۔ دردوں کا نام و نشان بھی نہ رہے گا ۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) آپ معائنہ کرا کر باقاعدہ علاج کرائیں یا سب سلاجیت ایک رتی دودھ کے ساتھ کھا لیا کریں ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) آپ صبح و شام جوارش زرعونی ۶ ماشے نیم گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں ، ضرور فائدہ ہوگا ۔ خارجی طور پر روغن کا لونگی مالش کریں ۔ (حکیم بشن داس)

(۶۴) **بواسیر خونی** :- (ا) سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ کے عزیز آپریشن کرا لیں ۔ اگرچہ یقینی نہیں ہے کہ مسّے دوبارہ پیدا نہ ہوں گے ۔ لیکن بہت امید ہے کہ ہمیشہ ہی کے لیے یہ روگ جاتا رہے گا ۔ اگر اس کا انتظام رکھیں کہ قبض نہ ہونے پائے تو غالباً آپریشن کے بعد پھر تکلیف نہ ہوگی ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) زیادہ مناسب تو یہ ہے کہ آپ اپنے عزیز کو میرے پاس بھیج دیجیے ۔ ان کا علاج آپ کے حسب منشا ہوگا ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) دس پندرہ روز کے استعمال سے بواسیر خونی کا بغیر کسی تکلیف کے دور ہو جانا بہت مشکل ہے ۔ تاہم آپ یہ دوائیں استعمال کیجیے ۔ ان کے استعمال سے آپ کو مستقل فائدہ پہنچے گا ، اگرچہ کچھ مدت ضرور لگے گی ۔

ناگ کیسر تازہ عمدہ دس تولے ، سیاہ تل چھلے ہوئے دس تولے ، مصری یا قند بیس تولے ۔ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور روزانہ ایک تولہ سفوف گائے کے گھی ۲ تولے میں ملا کر کھائیں ۔ اور اگر پی سکیں تو اوپر سے ایک دو گھونٹ گھی گرم کر کے پییں اور مسّوں پر یہ مرہم لگائیں ۔ بھلانوے کلاوہ دور کیے ہوئے پانچ عدد ، منسل ۶ ماشے ، تلوں کا تیل ڈھائی تولے ، موم خالص ۶ ماشے ۔ تیل کو ایک لوہے کے کڑچھے میں ڈال کر آگ پر رکھیں ۔ جب وہ پکنے لگے تو اس میں بھلانوے کچل کر ڈال دیں ، جب وہ جل جائیں تو ان کو تیل سے نکال دیں اور موم شامل کر کے پگھلائیں ، پھر منسل باریک پیس کر ملائیں اور لوہے کے دستے سے گھوٹ کر دو سیر پانی گرائیں ۔ اور اوپر سے مرہم اتار کر رکھیں پھر اس کو مسّوں پر لگائیں ۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) برگ کوہنج تازہ کا رس پانچ سات قطرے ایک گلاس شربت مصری میں ملا کر ایک ہفتے تک روزانہ پلائیں ۔ خونی بواسیر کا شرطیہ مجرب علاج ہے ۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) مردار سنگ ، خرمہرہ زرد سوختہ ، صدف صادق ، مومیائی کانی ، ہلیلہ سیاہ ، مرچ سیاہ ہر ایک ۶ ماشے کو آب لیموں ۲ سیر پختہ میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں ۔ ایک گولی صبح ایک شام کو پانی کے ساتھ کھا لیا کریں ۔ اور ایک گولی پانی میں گھس کر مسّوں پر لگایا کریں ۔ بہت مفید ہے ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) آپ ہمدرد دواخانے سے حب خبث الحدید منگا کر تین گولیاں صبح تازے پانی سے استعمال کریں اور یہ مرہم مسّوں پر لگائیں ۔ رسوت ، پھٹکری بریاں ، مغز تخم نیم ، کافور ، مازو سبز ، افیون ہر ایک ایک ماشہ ۔ نیلا تھوتھا بریاں ایک رتی ۔ ویسلین ۱ تولے ، مرہم بنائیں ۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(۶۵) **پرانا داد** :- (ا) کھانے کی دواؤں سے ایسے داد کا اچھا ہو جانا جو سترہ سال سے موجود ہے ممکن نہیں ۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ آپ علاج کے متعلق اس قسم کی فضول شرطیں کیوں لگایا کرتے ہیں ۔ اگر دوا سے آپ کو تکلیف پہنچا رہی ہے تو آپ کی خواہش تو صرف یہ ہونی چاہیے کہ داد اچھا ہو جائے ۔ اس قسم

کی شرطیں پوری ثابت کرتی ہیں کہ آپ بیمار نہیں ہیں بلکہ تجارتی اغراض کے لیے نسخہ حاصل کرنے کی فکر ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مشکل یہ ہے کہ جو دوا آپ کی شرطوں پر پوری اُترے گی۔ اس کی بعض بوٹیوں کا نام میں خود نہیں جانتا۔ لہٰذا نسخے کی وضاحت سے مجبور ہوں لیکن جناب کو بامر کرانے کے لیے ایسی دوا بلا قیمت روانہ کردوں گا جس کے چار پانچ دن کے کھانے سے داد اور خارش یقیناً جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین)

(ج) سترہ سال کے پرانے داد کو دور کرنے والا زود اثر اور آسان نسخہ ملنا ناممکن ہے۔ اگر آپ کی یہی خواہش رہی تو آپ کا مقصد کبھی حاصل نہ ہوگا۔ باقاعدہ علاج کر لیجئے۔ اگر صحت منظور ہو تو دو تین ماہ کے مستقل علاج سے فائدہ ہو جائے گا۔ چنانچہ اگر دادکسی محدود جگہ پر ہے تو اس جگہ زخم ڈالنے والی دوائیں لگائی جائیں یا سنگیوں کے ذریعے سے پچھنے لگا کر خون نکالا جائے اور پھر نیچے لکھا ہوا ضماد استعمال کریں۔ لیکن اگر داد بدن کے اکثر حصوں پر ہو تو منضج و مسہل کے بعد معجون عشبہ خاص و ماشے روزانہ رات کے وقت کھائیں، اور جب لیموں ایک مرد صبح کے وقت کھا کر اوپر سے بکری کے دودھ سات تولے میں شربت عناب دو تولے ملا کر پئیں۔ تین روز اسی مقدار میں استعمال کریں۔ اس کے بعد ایک تولہ دودھ اور تھوڑا تھوڑا شربت بڑھاتے رہیں۔ یہاں تک کہ دودھ ایک پاؤ تولے تک اور شربت چار تولے تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد جس طرح بڑھایا تھا اسی طرح کم کریں۔ یہاں تک کہ پہلی مقدار تک پہنچ جائیں تین روز پینے کے بعد ترک کردیں۔ اور یہ ضماد لگاتے رہیں۔ افیون ایک ماشہ، سنگھ زرد ۶ ماشے۔ دونوں کو لیموں کے رس میں پیس کر ضماد کریں۔ ضماد کرنے سے پہلے داد کو کھردرے کپڑے سے رگڑ لیا جائے۔ مرچ، گوشت، ترشی، تیل اور گڑ شکر سے پرہیز رکھیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) روغن شیشم یا روغن کریل دو چار دفعہ اوپر لگائیں۔ بالکل نابود ہو جائیں گے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) جواب نمبر ۵۵ کا نسخہ استعمال کریں۔ بہت مفید ثابت ہوگا۔ (حکیم لالہ سری رام رودساجد)

(و) مندرجہ ذیل گولیاں بنا کر ۳ ماشے عرق شاہترہ کے ساتھ استعمال کریں۔ بہت مفید ثابت ہوں گی۔ گندھک آملہ سار مغسول ۳ تولے، پوست ہلیلہ زرد ۲ تولے، پوست بلیلہ ½ تولے، آملہ، ہلیلہ سیاہ سرپھوکہ، اصل السوس، صندل سرخ، شاہترہ ہر ایک ½ تولے، گیرو ۱ تولہ، گل سرخ ایک تولہ گل نیلوفر ایک تولہ، کوٹ چھان کر چنے برابر گولیاں بنا لیں۔ (حکیم کبیر احمد جھنکانوی)

(ز) جواب نمبر ۵۹ پر عمل کریں۔ (حکیم بشن داس)

(۶۶) **سیاہ بال**: اگر مادہ شباب ممکن ہے تو دوبارہ سیاہ بال پیدا ہونا بھی ممکن ہے۔ کیوں نہ آپ ڈاکٹر وارونافؔ سے خط و کتابت کریں جن وید صاحب نے جنہوں نے مالوی جی کا کایا کلپ کرایا تھا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تین چار مہینے میں بال از سر نو سیاہ پیدا ہو سکتے ہیں۔ نسخہ اور اس کے بنانے کی ترکیب بھی بتائی جا سکتی ہے۔ بہتر صورت تو یہ ہوگی کہ نسخہ میری نگرانی میں تیار کیا جائے۔ ایک سو روپے معاوضہ کم ہے۔ کم سے کم ڈھائی سو روپے ہونا چاہیے۔ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اٹھارہ بیس دن میں برص (سفید داغ) دور ہو جاتا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) اگر قبل از وقت بال سفید ہونے لگیں تو مناسب تدابیر کے ذریعے سے ان کو روکا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر بال وقت مقررہ پر بہ تقاضائے عمر سفید ہوں تو کھانے کی دواؤں سے ان کی سفیدی کو سیاہی میں تبدیل کردینا ناممکن ہے۔ افسوس ہے کہ آپ نے ایک نایاب چیز حاصل کرنے کے لیے جس پیشکش کا اعلان کیا ہے وہ بہت کم ہے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) اصولاً اور عملاً بال سیاہ پیدا ہو سکتے ہیں۔ ایک سو روپیہ دفتر ہمدرد صحت میں امانتاً جمع کرا کر ایک آنے کا ٹکٹ بھیج کر مجرب نسخہ یا دوا طلب فرمائیں۔ کامیابی کے بعد انعام دفتر ہمدرد صحت سے منگا لیا جائے گا۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۶۷) **مقوی نسخہ**۔ (ا) ایک ایسا مرض مطلوب ہے جس کو قطعاً بھوک نہ لگتی ہو جس کا معدہ حد سے زیادہ ضعیف ہو۔ جس کا جگر بالکل ناکارہ ہو چکا ہو جس کا دل بے حد کمزور ہو چکا ہو، جس کے اعصاب تارِ عنکبوت ہو چکے ہوں۔ اور وہ اب تک زندہ و سلامت ہو۔ ہاں جسے دائمی طور پر قبض رہتا ہو اور مزاج صفراوی ہو۔ بندہ نواز آپ اس قسم کے سوالات بھیج کر ہم لوگوں کا وقت اور ہمدرد صحت کے صفحے ضائع کیا کرتے ہیں۔ اگر درحقیقت آپ مریض ہیں تو اپنے مرض کی علامات لکھیے اور اپنی تکلیفیں بیان کیجیے تاکہ ہم لوگوں سے جو کچھ ہو سکے وہ کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایک ہی نسخے سے تمام دنیا کے مرضوں کو فائدہ ہو جانا ناممکن ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(۶۸) **نزلہ و زکام** (ا) آپ اپنی صحت کی طرف اس سے زیادہ توجہ کیجیے جتنی اب تک کرتے رہے ہیں۔ بہتر ہو کہ کولائیڈل کیلسیم کے انجکشن لگوائیں۔ پینے کے لیے ڈاٹر بیر بزکمپاؤنڈ نہایت مناسب ہوگا مسلسل کئی ایک شیشیاں پی ڈالیے۔ ترکیب استعمال دوا کے ساتھ ملے گی۔ مسوڑھوں کے لیے "کانڈیز لوشن" سے غرارے کیا کیجیے اور ایک یا دو لیموں روزانہ چوسیے۔ گوشت ترک کر دیجیے اور سبز ترکاریاں کھایئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کو باقاعدگی کے ساتھ کم سے کم تین چار مہینے مسلسل داخلی اور خارجی دوائیں یکے بعد دیگرے استعمال کرنی ہوں گی۔ مناسب یہ ہوگا کہ آپ مجھ سے خط و کتابت کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)۔ (ج) آپ اطریفل اسطوخودوس ۶ ماشے رات کو سوتے وقت کھایئے، اور صبح کو قرص مرجان جواہر والا ایک قرص خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشے میں ملا کر کھایئے۔ اور مسوڑھوں پر سنون تمباکو ملا کیجیے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)۔ (د) چون پرانش اولیہ نزلہ زکام اور کھانسی کے لیے اکسیر اعظم ہے۔ مسوڑھوں کے لیے کیکر کی مسواک کیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام رود ساجد)

(۶۹) **احتلام**۔ (ا) آپ کے عزیز باہ وغیرہ کے ضعف کے علاوہ غالباً فتور ہضم میں بھی مبتلا ہیں۔ انہیں ہدایت کر دیجیے کہ دونوں وقت بہت ہی زود ہضم اور سادہ غذا استعمال کیا کریں اور شام کا کھانا مغرب سے کچھ پہلے ہی کھا لیا کریں۔ دوا کے طور پر یہ نسخہ استعمال کریں۔ پٹاسیم برومائڈ ۱۰ گرین، سوڈا بائی کارب

…گرین، ٹنکچر نکس وامیکا ۱۰ بوند، ٹنکچر کارڈیمم کمپاؤنڈ ۳۰ بوند، سیرپ آرنشیائی ۱ ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہو۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کریں۔ جب احتلام کا سلسلہ بند ہو جائے تو کوئی مقوی دوا استعمال کر سکتے ہیں۔ "اوکا سان" مناسب ہوگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) مریض کو دیکھے بغیر شرطیہ علاج کی ذمہ داری نہیں لی جا سکتی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)۔ (ج) احتلام اور سرعت انزال وغیرہ شکایتوں کے لیے یہ سفوف نہایت مفید ہے۔ خصوصاً گرم مزاجوں کے لیے۔ اسپغول ۵ تولے، کتیرا ۳ تولے، پوست خشخاش ۳ عدد، دھنیا خشک ۲ تولے، گل سرخ ۲ تولے، مغز تخم املی بریاں ۲ تولے، مصری ۱۰ تولے۔ سفوف بنائیں اور روزانہ صبح کو یہ سفوف ۱ ماشہ دودھ یا پانی کے ساتھ کھائیں۔ اگر معدہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کریں۔ جب احتلام بند ہو جائے اور عام جسمانی حالت درست ہو جائے تو عضو مخصوص کی شکایتوں کا علاج کریں۔ (حکیم عبدالواحد)۔ (د) جواب نمبر ۶۵ پر عمل کیجیے۔ یہ اصولی علاج ہے۔ انشاء اللہ تمام عوارض دور ہو جائیں گے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۷۰) حافظے کی کمی ۔ (ا) ان خرابیوں سے آپ کا کوئی حقیقی نقصان نہیں ہے۔ اس لیے خواہ مخواہ ان سے پریشان نہ ہوں۔ کوشش کیجیے کہ جو قوت حاصل ہو گئی ہے اپنی غلطیوں سے اسے پھر ضائع نہ کر دیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) اپریل میں جو علاج آپ کو بتایا گیا تھا وہ مجرب ہی ہے۔ اس قسم کے عوارض دس بیس دن دواؤں کے استعمال سے زائل نہیں ہو سکتے۔ ان کو پورے طور پر دور کرنے کے لیے کئی مہینے تک دوائیں استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کے علاوہ ایک اور مفید چیز آپ کو بتاتے ہیں۔ لیکن اس کو بھی عرصہ تک استعمال کرنا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ مچھلی کا تیل خالص ۵ تولے کر اس میں موم خالص ایک تولہ ملا کر نہایت ہلکی آنچ پر پگھلا کر رکھ لیجیے۔ روزانہ اس کی نیم گرم مالش کیجیے۔ اوپر سے پان گرم کر کے باندھ دیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)۔ (ج) جواب نمبر ۶۵ کا طلا مطوق تیار کر کے استعمال کریں۔ بہتر ہے کہ حب اسرار بھی کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ جواب نمبر ۶۵ پر عمل کریں۔ روغن موم اور روغن کا فور ہم وزن ملا کر مالش کیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۷۱) لاغری اور نسیان ۔ (ا) مچھلی کا تیل جاڑوں بھر استعمال کرتے رہیے۔ چائے کا ایک چمچہ بھر صبح، ایک چمچہ بھر دوپہر کو، اور ایک چمچہ بھر شام کو ذرا سے دودھ کے ہمراہ پی لیا کیجیے۔ اگر دماغی کام کیا کرتے ہیں تو چند دن کے لیے چھوڑ دیجیے۔ جسمانی ورزش ہلکی ہوا میں کیا کیجیے۔ مکھن اور دودھ کافی مقدار میں استعمال کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) آدھ سیر گائے کے دودھ اور آدھ سیر پانی میں بہمن سفید نیم کوفتہ ایک تولہ، ستاور نیم کوفتہ ۶ ماشے شامل کر کے ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب پانی جل جائے تو دودھ کو چھان لیں اور پہلے اوپر سے آدھ پاؤ دودھ میں شکر ملا کر پی لیں۔ پندرہ دن کے استعمال سے نمایاں فائدہ ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)۔ (ج) لاغری اور نسیان کے لیے یہ معجون بنا کر استعمال کیجیے۔ برہمی بوٹی سائے میں خشک کی ہوئی ۱ تولہ، مغز بادام شیریں مقشر ۵ تولے، مغز چلغوزہ، مغز چرونجی، مغز فندق، مغز اخروٹ ہر ایک دو تولے، دارچینی ایک تولہ، مرچ سیاہ ۶ ماشے۔ مغزیات کو الگ اور خشک دواؤں کو الگ پیس چھان کر مصری سہ چند وزن ادویہ کے قوام میں ملا کر معجون بنائیں۔ ایک ایک تولہ معجون صبح و شام دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم عبدالواحد)۔ (د) لاغری کے لیے جواب نمبر ۶۵ کی حب اسرار استعمال کریں۔ اور نسیان کے لیے حب برہمی کھائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۷۲) مرگی ۔ (ا) آپ اپنے بھائی کو تربیل بروما ئڈ استعمال کرائیے۔ مقامی طور پر کسی حکیم یا ڈاکٹر سے مشورہ کر کے معلوم کر لیجیے کہ پیٹ میں کیچوے یا اور کسی قسم کے کیڑے تو نہیں ہیں۔ اگر ہوں تو پہلے ان کا علاج کرائیے۔ مرگی کے دورے از خود رک جائیں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) آپ کے لیے دوا تیار کرنا مشکل ہوگا۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ آپ اپنا پتہ تحریر کریں تاکہ آپ کو دوا بلا قیمت روانہ کر دی جائے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)۔ (ج) مناسب تو یہ ہے کہ مفصل حالات بتا کر علاج کرائیں۔ تاہم ایک مختصر دوا بتاتا ہوں استعمال کرائیے۔ شاید خدا اپنا فضل کرے۔ رات کو معجون زبیب ۶ ماشے کھلا دیا کیجیے۔ اور آدمی کے سر کی ہڈی جلائی ہوئی اور عود صلیب ہم وزن کو پیس کر شکر ملا کر رکھ لیجیے۔ صبح کے وقت ۳ ماشے یہ سفوف عرق گاؤزبان کے ساتھ دیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)۔ (د) دو چاول لہسن کا کھانا کھلانے کے بعد ایک گھونٹ پانی سے روزانہ کھلائیں۔ ہفتے میں پانچ دن کھلائیں اور دو دن ناغہ کریں۔ اسی طرح متواتر چار ہفتے استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ بالکل صحت ہو جائے گی۔ اس نسخے سے ساٹھ ستر سالہ بوڑھوں کی مرگی بھی رفع ہو چکی ہے جسے عسیر العلاج یا لا علاج کہا جاتا ہے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)۔ (ہ) باقاعدہ علاج کرانے سے تندرستی حاصل ہو سکتی ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۷۳) جمبوا ۔ (ا) آپ نے یہ کیوں فرض کر لیا کہ آپ کے شہر یا صوبے کی زبان ہم سب لوگ سمجھتے ہیں۔ اپنی زبان میں آپ نے بیماری کا تو نام لکھ دیا لیکن یہ نہ لکھا کہ اس میں کیا ہوتا ہے۔ اگر بجائے نام کے آپ بیماری کی علامتیں لکھ دیتے تو سمجھنے میں آسانی ہو جاتی۔ اتنے چھوٹے بچے اکثر کزاز سے مرا کرتے ہیں جو ایک تشنجی مرض ہے اور بہت ہی مہلک۔ اس میں جسم اکڑ کر تختے کی طرح ہو جاتا ہے۔ کبھی داہنی سمت پر اکڑ جاتا اور کبھی بائیں سمت پر۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک طرف سر اور دوسری طرف ایڑیاں تو بستر پر ٹکی رہتی ہیں اور بیچ میں سے بدن کھنچ کر اوپر کو اٹھ جاتا ہے۔ اکثر زچاؤں کی بھی اس مرض میں جان جاتی ہے اور یہ بالعموم زچہ یا دائی کے میلے کپڑوں کی غلاظت یا دائی کے ناپاک ہاتھوں اور ناخنوں وغیرہ کے میل کے سرایت کر جانے سے ہوا کرتا ہے۔ نوزائیدہ بچوں کی نال کاٹنے کے چاقو سے اگر وہ میلا ہے تو یہ علت پہنچتی ہے اور ان کی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے۔ علاج کی بہ نسبت حفظ ماتقدم زیادہ ضروری ہے۔ زچہ کے کپڑے اور بستر بالکل صاف ہوں۔ دائی کے کپڑے اور ہاتھ بالکل صاف ہوں اور ناخن تازہ کٹے ہوئے ہوں اور وہ چاقو جس سے نال کاٹی جائے اسے پہلے پانی میں خوب جوش دے لیا جائے۔ نال کاٹنے کے بعد کھلا نہ چھوڑا جائے بلکہ اس کے اوپر بورک ایسڈ چھڑک کر بالکل صاف کپڑے کی پٹی لپیٹ دی جائے۔ ان تدابیر پر اگر عمل کیا گیا تو بچے انشاء اللہ ضائع نہ ہوں گے اگر جمبوا کوئی اور بیماری ہے تو مجھے افسوس ہے کہ میں نے ناحق "ہمدرد صحت" کے صفحہ کا کچھ حصہ ضائع کیا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کاغذ یا کپڑے کی سفید رنگ کی چکیا رچھوٹی چھوٹی ٹکیاں سے کر باریک کر کے رکھ لیں اور تین مرتبہ آدھ آدھ گھنٹے کے وقفے سے دیجیے۔ انشاء اللہ دو گھنٹے کے اندر شکایت جاتی رہے گی اور جس وقت مرض کا حملہ شروع ہو تو فوراً ایک خوراک دے دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۷۴) دائمی زکام ۔ (ا) آپ اپنے دوست کی اہلیہ کے پھیپھڑوں کا کسی ہوشیار معالج سے امتحان کرائیے۔ اگر پھیپھڑے بالکل درست ہیں تو پہلی چھینک آتے ہی "ایفیڈرین" کے چند قطرے ڈال لیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) آپ اپنے دوست کی اہلیہ کو رات کے وقت اطریفل اسطوخودوس ۹ ماشے کھلائیں اور صبح کو خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۹ ماشے کھانے کی ہدایت کیجیے۔ دائمی نزلہ کو دور کرنے اور عام جسمانی کمزوری خصوصاً دماغی کمزوری دور کرنے کے لیے بہت اچھی چیز ہے۔ اس کے علاوہ اگر ہضم بھی خراب ہو تو کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۶۔۶ ماشے کھائی جائے۔ (حکیم عبدالواحد)۔ (ج) خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ہمدرد دواخانے سے منگا کر کھلائیں۔ (حکیم ہمایوں)۔ (د) "چون پراش اولیہ" آیورویدک مستند و مجرب دوا ہے۔ آپ ضرور استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۷۵) گرمی، دھڑکن وغیرہ: گرمی کے معنی آتشک کے آپ نے نہیں لیے ہیں تو کوئی مرض نہیں ہے۔ گرمی زیادہ محسوس ہونا، یا ہتھیلیوں اور تلووں میں سے آگ نکلنا یا سینے پر گرمی اور جلن محسوس ہونا سب بدہضمی اور ضعف اعصاب کی علامتیں ہیں۔ دھڑکن بھی اکثر ان ہی دو سببوں سے ہوا کرتی ہے۔ چونکہ آپ نے کچھ اتنی شکایتیں نہیں لکھی ہیں۔ اس لیے میں مجبوراً یہی فرض کیے لیتا ہوں کہ آپ بدہضمی میں مبتلا ہیں۔ میرے خیال میں یہ بہت بہتر ہوگا کہ آپ مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج سے مشورہ کر لیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) دو تولے عرق بید مشک قسم اول میں چالیس عدد کشمش بھگو دیں۔ اور صبح کشمش کھا کر عرق بید مشک پی لیں بعد چند ہفتوں میں شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)۔ (ج) مربہ آملہ، مربہ سیب اور مربہ ہلیلہ ہر ایک ۱ تولے لے کر پانی سے دھو ڈالیں اور گٹھلی نکال کر سب کو باریک پیس کر رکھیں۔ روزانہ ۲ تولے چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۷۶) کینسر، آکلہ: (ا) آپ نے آکلہ کو ایسا معمولی سا مرض خیال فرما لیا ہے کہ کوئی صاحب نسخہ لکھ دیں گے اور اس کے استعمال سے مرض دور ہو جائے گا فن طب کی اس درجہ ترقی کے باوجود آج تک آکلہ کا کوئی یقینی علاج دریافت نہیں ہو سکا ہے۔ آپ اگر مریض کو پٹنہ لے جا کر ریڈیم سے علاج کرانے کے مصارف برداشت کر سکتے ہیں تو مریض کو فوراً پٹنہ لے جائیے۔ اگر بالکل ابتدائی حالت میں مریض وہاں پہنچ جائے تو کلی طور پر شفایاب ہونے کے امکانات ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گلیسرین سوا تولے، بورک ایسڈ ایک ماشہ، ٹنکچر آئیوڈین دو ماشے۔ سب کو حل کر کے رکھیں اور مقام مرض پر روئی سے لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ایپسوم سالٹ چند روز تک پئیں۔ اور آکلہ پر بیس فی صدی کا سلوشن نائٹریٹ لوشن لگایا کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) کلکتے کے ایک ڈاکٹر صاحب اور حکیم صاحب نے مسلسل تجربات اور محنت کاوش کے بعد مزمن اور لاعلاج امراض کا علاج دریافت فرما کر دنیا پر احسان عظیم کیا ہے۔ ناسور سرطان، آکلہ، کنٹھ مالا، بواسیر، آتشک کہنہ، سوزاک کہنہ، جذام، موتیا بند، ذیابیطس جیسے لاعلاج امراض کے مریض شفایاب ہو رہے ہیں۔ خود حکیم صاحب کی ایڑی میں سرطانی زخم تھا جس سے وہ بے حد پریشان و معذور تھے۔ بفضلہ اس علاج سے تن درست ہیں آپ بھی براہ کرم فوراً اس طرف رجوع کیجیے۔ پتے یہ ہیں۔

مولانا حکیم سید ابو یوسف اصفہانی، ۵۳ کورو ٹولہ اسٹریٹ کلکتہ۔ ڈاکٹر احمد حسین صاحب، ۲۳ ذکریا اسٹریٹ، کلکتہ۔ (حکیم سید نجم الدین احمد)

(۷۷) سفید نشان: آپ اپنے عزیز کو مشورہ دیجیے کہ اپنے علاج میں غفلت نہ کریں۔ یہ علامات جو آپ نے لکھی ہیں ایک بہت ہی خبیث مرض کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ کسی ہوشیار اور اچھے معالج سے جلد سے جلد مشورہ کر لیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) اگر آپ کے عزیز میرے پاس آ جائیں تو صرف ۱۰ دن میں سفید داغ دُور کیے جا سکتے ہیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)۔ (ج) باکچی بقدر ضرورت کو رات کے وقت ترپھلے کے پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح دال کی طرح دھو کر چھلکا دور کریں، اور اس کے ہم وزن گندھک مصفیٰ اور ہم وزن ہی ترپھلہ ملا کر خوب باریک پیسیں اور جنگلی بیر برابر گولیاں بنائیں۔ روزانہ صبح کے وقت ایک گولی کھائیں، اور ایک گولی ترپھلے کے پانی میں گھس کر داغ پر لگائیں۔ (حکیم عبدالواحد)۔ (د) بتھوے کے پتوں کا رس دن میں چار پانچ دفعہ داغ پر لگا دیا کریں۔ اور بتھوے کی بھجیا نمک سندھیا اور کالی مرچیں ڈال کر کھایا کریں۔ انشاءاللہ بالکل صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)۔ (ہ) جواب نمبر ۲۵ پر عمل کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۷۸) نسخہ مصفی خون: (ا) آپ اپنے خون کا امتحان کرا کے اپنا اطمینان کر سکتے ہیں۔ مصفی خون دوا پینا ہی چاہتے ہیں تو سارساپریلا کی دو ایک شیشیاں استعمال کر ڈالیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) مفصل حالات سامنے آئے بغیر تشخیص و تجویز مشکل ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)۔

(ج) آپ اپنے خون کو آتشک و سوزاک کے زہر سے پاک صاف کرنے کے لیے روزانہ صبح کو جوہری ایک عدد بکری کے دودھ ۱۰ تولے اور شربت عناب دو تولے کے ساتھ کھائیے اور رات کو سوتے وقت ہمدرد دواخانے کی معجون مصفی خاص ۷ ماشے کھائیے۔ (حکیم عبدالواحد)۔ (د) سفوف بھنگرہ ۳-۲ ماشے صبح و شام چالیس دن تک پانی سے کھائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)۔ (ہ) جواب نمبر ۲۵ کا مصفی خون نسخہ آپ ضرور استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) آپ "ڈیل کن سن سارساپریلا" کی تین شیشیاں پی ڈالیے۔ (ڈاکٹر عبدالشکور، مٹیابرج)۔ (ز) آپ ہمدرد دواخانے سے جوہری منگا کر کم از کم چالیس دن استعمال میں لائیں۔ نہایت عمدہ مصفی خون دوا ہے۔ (حکیم کبیر احمد ہنگانوی)۔ (ح) عشبہ، چرائتہ ہر ایک چار تولے۔ دونوں کو کوٹ کر رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دے کر ۶ تولے عرق سلفاس ملا کر بوتل میں حفاظت سے رکھیں۔ صبح و شام ۴-۴ تولے پییں۔ انشاءاللہ آرام ہوگا۔ (حکیم بشیر احمد قریشی)

(۷۹) درد سر: اس درد کا باعث ان کا دائمی قبض ہے۔ آج کل دفع قبض کے لیے صدہا دوائیں بازار میں ملتی ہیں "کروشن سالٹ" ایک بہت اچھی چیز ہے۔ اگر یہ پسند نہ ہو تو "پیرو گلیسرائڈ" ایک یا ڈیڑھ یا آٹھ ماشے کی مقدار میں رات کو سوتے وقت تھوڑے سے گرم دودھ کے ہمراہ پھانک لیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اپنی والدہ کو اطریفل کشنیزی ایک تولہ رات کو سوتے وقت اور اکسیر شفا ایک قرص غیرہ کا ذُنباں عنبری ۶ ماشے میں ملا کر صبح کے وقت کھلائیے۔ ایک مہینے تک برابر ان کا استعمال جاری رکھیے۔ اگر اطریفل کشنیزی کے استعمال سے روزانہ اجابت بافراغت نہ آئے تو اس میں قرص ملین ۱ عدد ملا کر کھلایا جائے، اکسیر شفا ہمدرد دواخانے سے مل سکتی ہے۔ (حکیم عبدالواحد)۔ (ج) اکسیر صداع کا استعمال فرمائیں۔ بہر درد نہ ہوگا۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) پوست ہڑ زرد، پوست بہیڑہ، پوست آملہ، دانہ الائچی خورد، تخم کشنیز، برنج بادیان، برادہ صندل سفید، مومیائی کانی، طباشیر ہر ایک ۵ تولے۔ کوٹ چھان کر روغن بادام ۱ تولے میں چرب کر کے مصری دو چند ملالیں۔ ۳ تولے صبح کو دودھ کے ساتھ کھا لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) آپ جواب نمبر ۵ پر عمل کیجیے۔ فائدہ ہوگا۔ لیکن پہلے قبض کو رفع کیجیے۔ ایپسوم سالٹ ایک چمچہ بھر دن میں دو یا تین بار تھوڑے سے پانی میں حل کر کے پلائیے۔ (ڈاکٹر عبدالشکور، مٹیابرج)

(۸۰) پنیر کا سرشیش: (ا) جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی دوا نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) مجھ کو پنیر کا سرشیش بنانا نہیں آتا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)۔ (ج) چھاچھ کا پنیر بنا کر خشک کر لیا جاتا ہے جو عرصۂ دراز تک خراب نہیں ہوتا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)



HAMDARD-I-HAJIYAN



سمندری سفر کرنے والوں کے لیے

دو روپے میں پورا دواخانہ

زائرین حجاز کے لیے ہمدرد دواخانے نے "ہمدرد حاجیان" کے نام سے ایک ایسا سفری دواخانہ تیار کیا ہو جس میں سمندری سفر کرنے والوں کی تمام بیماریوں کی تیر بہدف دوائیں موجود ہوتی ہیں۔ ابتدا میں تو یہ سفری دواخانہ صرف حاجیوں تک کے لیے محدود تھا۔ لیکن اب یورپ، افریقہ، امریکہ اور رنگون۔ جاپان، آسٹریلیا اور ملایا جانے والے بھی اس سے پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ سمندری مسافروں کا بیان ہو کہ اس سفری دواخانے نے ان کو بیجا خرچ اور ناگہانی مصیبتوں سے بچا لیا ہو۔ اس لیے جو حضرات حج کے لیے جائیں یا سمندری سفر کریں وہ بھی ضرور فائدہ اٹھائیں ◆ ہمدرد حاجیان کے سفری دواخانے میں متلی۔ قے پیچش۔ قبض۔ بخار۔ بدہضمی۔ نزلہ۔ زکام کھانسی۔ کان کا درد۔ حلق کا درد۔ داڑھ کا درد۔ زخم اور چوٹ کا مرہم۔ پانی کو صاف کرنے کی دوا غرض وہ تمام دوائیں جن کی ضرورت سفر میں پیش آ سکتی ہو موجود ہیں ◆



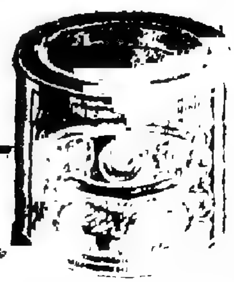
قیمت فی بکس دو روپے — **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** — پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے

جوانی صحت اور تن درستی کی تباہی کا پیش خیمہ

معدے میں غلاظت کا انبار

جب انسان کے معدے غلاظت جمع ہونے لگتی ہو تو انسان کے معدے اور جگر کا فعل خراب ہو جاتا ہو اور معدے کا زہر تمام جسم میں پھیلنے لگتا ہو۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ جوانی، صحت اور تن درستی برباد ہو جاتی ہو۔ اس خطرے سے اپنے آپ کو بچانے کے لیے "معجون مقوی معدہ" استعمال کیا کیجیے۔ یہ معدے کی غلاظت کو دھو ڈالتی ہو۔ معدے کی خرابی کی وجہ سے جتنی بھی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان کو دور کرتی ہو۔ وہ باہ کی کمزوری جو معدے کی خرابی کے زہریلے اثرات سے پیدا ہو جاتی ہو اُسے رفع کرتی ہو قبض کی شکایت جاتی رہتی ہو بھوک بہت زیادہ بڑھ جاتی ہو معدے کے لیے لاجواب چیز ہو





بیس دن کے لیے ایک ڈبیہ کی قیمت دو روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

سوالات

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اُجرت بھیجنی چاہیے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کراسکتے ہیں، زیادہ سطروں کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کیجیے۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال الّا کسی خاص حالت کے جس کا فیصلہ جناب مدیر کرسکتے ہیں شائع نہیں ہوسکے گا۔
(۶) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۷) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہوجانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہوسکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے بزنس کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔

مینیجر "ہمدرد صحت"

---

(۸۱) عورت اور مرد کے بانجھ ہونے کی پہچان کیا ہے اور گھر میں خود کس طرح امتحان کیا جاسکتا ہے۔ جب کہ میاں بیوی دونوں اکہرے بدن کے ہوں۔ فربہی بالکل نہ ہو۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی اور حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آبادی خصوصی توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۰۲۱)

(۸۲) میرا ایک دوست آتشک میں مبتلا ہے۔ جڑوں میں گلٹیاں نکل ہوئی ہیں اور پاری کے اوپر والا پردہ پیچھے نہیں ہٹتا سوجن پیدا ہوگئی ہے۔ اور زخموں کی وجہ سے پیپ بھی نکلتی ہے۔ ایسا نسخہ درکار ہے کہ گلٹیاں بیٹھ جائیں اور پردہ ہٹ جائے تاکہ زخموں کا بھی علاج ہوسکے۔ (خریدار نمبر ۸۸۴۰)

(۸۳) میری بیس سالہ اہلیہ کو دو سال سے یہ شکایت ہے کہ اجابت شدید قبض، تکلیف اور خارش کے ساتھ ہوتی ہے۔ خون پہلے آیا تھا اب بالکل نہیں آتا ہے۔ حکیمات کے ڈوش استعمال کیے گئے۔ نیز معجون شاہترہ اور معجون مقل کھائی، مگر بے سود۔ اس کے ساتھ ہی رحم میں درد ہے اور دونوں لب سوجے ہوئے ہیں۔ رحم میں گول سی چیز مٹر کے برابر اٹکی ہوئی معلوم ہوتی ہے کبھی پتلی، کبھی گاڑھی پیپ جیسی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ مریضہ کو چلنے پھرنے میں نیز کپڑے کی رگڑ سے تکلیف ہوتی ہے۔ نیز دونوں جانگھ کی رگیں ابھری ہوئی ہیں ان میں تکلیف ہے۔ ایام ٹھیک مقررہ وقت پر ہوتے ہیں یہ سب تکلیفیں دوسرے ایام کے دو چار دن کے بعد سے ہوتی ہیں۔ ایک ہفتہ کم و بیش رہتی ہیں۔ پھر بتدریج کم ہوجاتی ہیں۔ مگر قبض کی شکایت برابر رہتی ہے۔ بھوک ٹھیک لگتی ہے جسمانی حالت ٹھیک ہے۔ تلوے اور ہتھیلی میں کبھی کبھی گرمی محسوس ہوتی ہے۔ درد کے وقت نفخ ہوجاتا ہے اور بھوک بھی کم ہوجاتی ہے۔ ہر قسم کا علاج کیا گیا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ایک بچہ بھی ہے۔ اطبائے کرام اور ماہرین فن سے التماس ہے کہ پوری توجہ کے ساتھ مرض کی تشخیص اور آسان علاج سے رسالہ ہمدرد صحت کے ذریعے مطلع فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ (خریدار نمبر ۷۵۳)

(۸۴) جسم کو فربہ، طاقتور اور قدآور کس طرح بنایا جاسکتا ہے۔ پورا نسخہ دوسری احتیاطی تدبیروں کے ساتھ تحریر فرماکر ممنون فرمائیں۔ بوڑھے اور بچوں کے لیے یکساں مفید ہو۔ (خریدار نمبر ۱۰۵۰)

(۸۵) ۲۵ سالہ مریضہ کو ۱۰-۱۲ سال سے دائمی نزلہ کی شکایت ہے۔ صبح اٹھتے ہی چھینکیں کثرت سے آتی ہیں۔ درد سر اور قبض کی شکایت رہتی ہے۔ سر کے دائیں طرف جلد سے کبھی کبھی بہت زیادہ خون نکلتا ہے۔ ٹانگ میں درد رہتا ہے جو کبھی کولہے میں بھی ہوجاتا ہے۔ احتباس طمث کی شکایت ہے۔ (ایک خریدار)

(۸۶) ۲۵ سالہ مریضہ کا ایک بچہ چھ مہینے ہوئے ہٹ گیا تھا۔ اس کے بعد سے یہ شکایت ہے کہ پیڑو کے پاس سے گیس نکل کر پیٹ پھول جاتا ہے اور زور زور کی ڈکاریں آنے لگتی ہیں یہاں تک کہ دانت بند ہوجاتے ہیں پیروں میں گولا سا معلوم ہوتا ہے۔ تقریباً سات مہینے سے حیض بھی بند ہے۔ کھانے کے بعد ریاح دل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۲۵۸۹)

(۸۷) گرمی، دھڑکن اور ضعف دماغ کے لیے مجرب اور کم خرچ نسخہ تحریر فرماکر شکر گزار فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۴۲۹)

(۸۸) میرے باپ کی عمر ۵۰-۵۶ سال ہے۔ تقریباً ۱۰ سال سے دمے کا عارضہ ہے (ان کے والدین بھی دمے میں مبتلا رہ چکے ہیں) بواسیر بھی ہے جس سے پانی چلتا رہتا ہے۔ اچھا سا نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۵۵۵)

(۸۹) میرے دانت درد کی وجہ سے بہت دن ہوئے جو نکلوا چکے ہیں۔ اب مسوڑھوں میں سے سفید مادہ نکلتا ہے اور خون بھی آتا ہے جس کو طبیعت پریشان رہتی ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب اور اطبائے کرام کی خصوصی توجہ کا محتاج ہوں۔ (خریدار نمبر ۹۸۲۰)

(۹۰) یاقوت کا کشتہ کرنے کی آسان ترکیب معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کشتہ باہ کے لیے مقوی اور اکسیر ہو۔ ماہرین فن توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۹۴)

(۹۱) [illegible] سال سے [illegible] صاحب کی خصوصی توجہ کا طالب ہوں۔ (خریدار نمبر [illegible])

(۹۲) [illegible] کے استعمال [illegible] کے نیچے [illegible] تک آ [illegible] (خریدار نمبر [illegible])

(۹۳) میرے ایک عزیز کو چند سال سے بڑ بالوں کی شکایت ہے [illegible] کچھ مدت افاقہ رہا، مگر پھر یہ شکایت پہلے سے بھی زیادہ ہو گئی ہے آنکھیں بدنما ہو گئی ہیں۔ ان کے لیے نہایت ہی مجرب، زود اثر اور آسان دوا کی ضرورت ہے۔ حکیم و ڈاکٹر صاحبان توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۹۲)

(۹۴) ایک ۲۰ سالہ شادی شدہ مریض کے پیشاب میں مادۂ تولید یا منی خارج ہوتے ہیں۔ بُری عادتوں کی وجہ سے عضو مخصوص میں تمام حصے ڈھیلے ہیں، ہاضمہ خراب رہتا ہے۔ قبض کی شکایت رہتی ہے۔ گرم چیزیں نقصان دیتی ہیں۔ مجرب نسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۴۳۰)

(۹۵) میری عمر بیس سال ہے۔ جو پہلے سے سیدھے پیر میں ورم آ گیا ہے۔ صبح کے وقت ورم بالکل نہیں ہوتا، لیکن چلنے سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کی تشخیص فائلیریا ہے۔ لیکن بخار مجھے کبھی نہیں آیا۔ ہاں قلت الدم کی شکایت عرصے سے ہے۔ زندگی کے قیمتی اوقات اسی پریشانی میں ضائع ہو رہے ہیں۔ خدارا کرم فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۵۶۹)

(۹۶) عمر تیس سال۔ تین سال سے رات کو روزانہ مادۂ تولید کا اخراج ہو جاتا ہے کوئی شکل نظر نہیں آتی۔ سرعت کی شکایت ہے نیز مادۂ تولید رقیق معلوم ہوتا ہے کیونکہ کوئی دھبہ وغیرہ نہیں پڑتا۔ اطبائے کرام ازراہ کرم مجرب نسخہ تجویز فرما کر ممنون فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۹۶۲)

(۹۷) پستانوں کی سختی اور زبان کی تنگی اور امساک کے لیے پیٹنٹ دوائیں تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۴۴)

(۹۸) عمر ۲۲ سال۔ قد ۵ فٹ ۴ انچ۔ سینہ ۳۴ وزن ۱۰۰ پونڈ کا لاغر شخص موٹا ہونا چاہتا ہے۔ دوائیں جو بھی تجویز ہوں پیٹنٹ ہوں (خریدار نمبر ۱۰۴۴)

(۹۹) بچھو کے عضو تناسل کے متعلق جیسا کہا جاتا ہے، کیا صحیح ہے؟ اگر ہاں تو اس کے طریقہ استعمال سے مطلع فرمائیں۔ جو صاحب صحیح مشورہ دیں گے ان کی خدمت میں ایک عمدہ تحفہ پیش کیا جائے گا۔ (خریدار نمبر ۱۰۴۴)

(۱۰۰) عمر ۲۰ سال ہے۔ سوزاک تیسری مرتبہ ہوا ہے۔ ڈاکٹری اور یونانی علاج کراتے ریپ اور سوزش تو بند ہو گئی لیکن عضو مخصوص ہمیشہ گاڑھا پانی بہتا ہے اور پیشاب کے وقت جڑ میں جلن ہوتی ہے، قبض، جریان، سرعت انزال اور ضعف باہ کی شکایتیں موجود ہیں۔ ایستادگی قطعی نہیں ہوتی صحت ٹھیک ہے۔ جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی خاص توجہ کا محتاج ہوں۔ دوسرے اطبائے کرام ہمدردانہ اپنے کی مجرب دوائیں تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۴۷)

(۱۰۱) میرے ایک ۲۲ سالہ دوست کو ناک کے سامنے کے حصے میں پھنسیوں کی شکایت ہے علاج سے باوجود فائدہ نہیں عالی جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب برلوی کی خاص توجہ کا امیدوار ہوں۔ (خریدار نمبر ۹۳۶۳)

(۱۰۲) ہم کو ایسی مشین کی ضرورت ہے جس کے ذریعے سے درخت کے پتوں کا پانی نکالا جا سکے مشین کہاں مل سکے گی، کوئی صاحب توجہ فرمائیں۔ (خریدار ۶۶۱)

(۱۰۳) میری جوان اہلیہ کے منہ پر تقریباً تین سال سے خارش ہوتی ہے۔ خارش سردیوں میں زیادہ اور گرمیوں میں کم رہتی ہے مصفی خون دوائیں استعمال کر چکی ہیں لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ اطبائے کرام خصوصاً ڈاکٹر سعید احمد صاحب خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۵۰)

(۱۰۴) عمر ۲۲ سال، ۶ سال سے احتلام کی شکایت ہے عضو مخصوص نرم بھی۔ لاغری، کوتاہی اور احتقانی کیفیت بدرجہ اتم موجود ہیں۔ چار برس سے منہ میں بدبو پیدا ہو گئی۔ جو کبھی کھٹی سی ہوتی ہے اور کبھی پاخانے کی طرح۔ پائیریا نہیں ہے۔ دانت برش سے صاف کیے جاتے ہیں۔ سگریٹ اور پان کی عادت ہے۔ پاخانہ ۲۴ گھنٹے میں دو دفعہ صاف ہو جاتا ہے۔ منہ میں بدبو کی وجہ سے مریض کے قریب بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یوں حالت اچھی ہے۔ مگر جسم لاغر ہے احتلام منہ کی بدبو اور لاغری دور کرنے کے لیے علیحدہ علیحدہ دوائیں تجویز فرمائیں۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۱۶)

(۱۰۵) اطبائے کرام سے گزارش ہے کہ ایسا مجرب نسخہ تجویز فرمائیں جس کے چند روز کے استعمال سے عورتوں کی گری اور ڈھلی ہوئی چھاتیاں نوجوان دوشیزہ کے مانند سڈول اور سخت ہو جائیں۔ دوا بے ضرر، آزمودہ اور کم خرچ ہو اور بنانے کی ترکیب بھی آسان ہو۔ اگر دوا مرہم یا تیل کی شکل میں ہو تو بہتر ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۵۹۵)

(۱۰۶) ڈیڑھ سال سے بواسیر کی شکایت ہے، رطوبت ہر وقت رستی رہتی ہے۔ کبھی خون اور پیپ بھی آتی ہے۔ پاخانہ دن میں چھ سات دفعہ ہوتا ہے، غذا سادہ کھاتا ہوں۔ سائیکل پر ۲۰ میل روزانہ چلنا پڑتا ہے۔ ۵ میل پیدل بھی چلتا ہوں۔ اطبائے کرام اور ڈاکٹر سعید احمد صاحب خصوصاً ایسی دوائیں تجویز فرمائیں کہ لینے میں آسانی ہو۔ یہاں برا میں مفرد دوائیں مشکل سے ملتی ہیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۸)

(۱۰۷) میرا ۳ سالہ بچہ پیدائش کے آٹھ مہینے بعد سے ام الصبیان میں مبتلا ہے۔ دورہ ۲۰، ۲۰ دن میں پڑتا ہے۔ دورے سے پہلے قبض ہو جاتا ہے۔ تے آتی ہے۔ ہاتھ پاؤں اینٹھ جاتے ہیں اور آنکھیں پتھرا جاتی ہیں۔ منہ سے جھاگ بھی نکلتے ہیں۔ دو تین منٹ میں دورہ ختم ہو کر پاخانہ آ جاتا ہے۔ بخار بھی جاتا رہتا ہے۔ مجرب علاج تجویز فرمائیں۔


دواخانہ کا عالیشان و قابل دید گودام مفردات و مرکبات و دفتر ہمدرد صحت کمرہ میں
हमदर्द
दवाखाना यूनानी
देहली
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
HAMDARD
DAWAKHANA
UNANI
DELHI

حفظ صحت و طب کا



بیادگار

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رح

بانی ہمدرد دواخانہ۔ دہلی

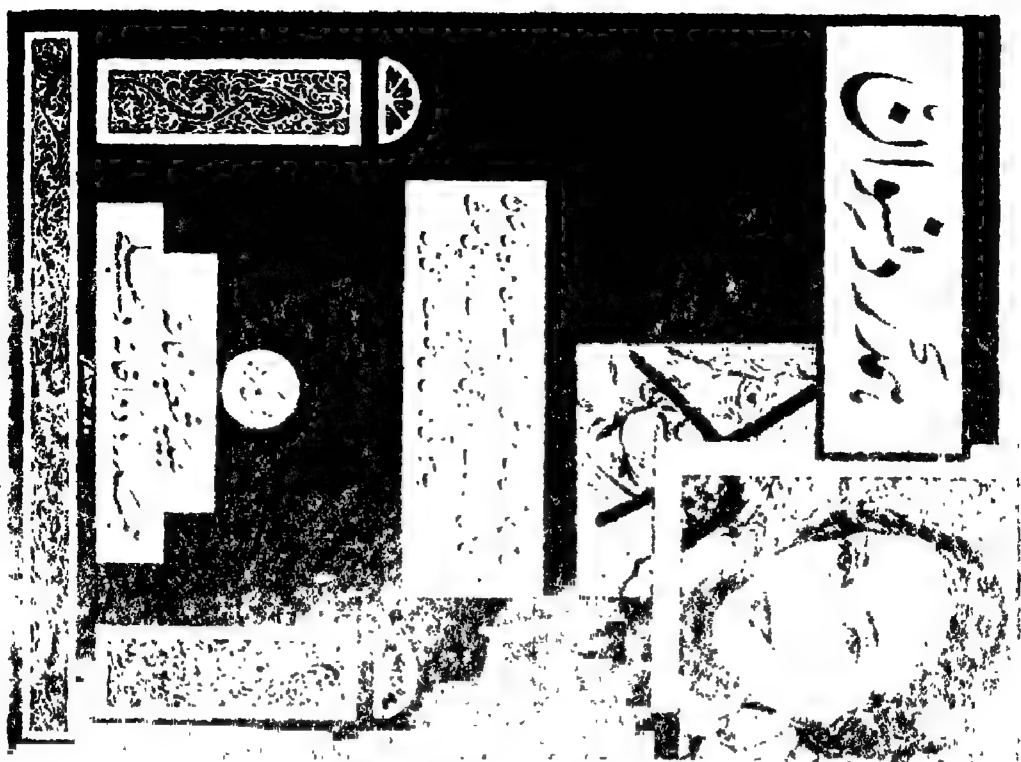
نگران

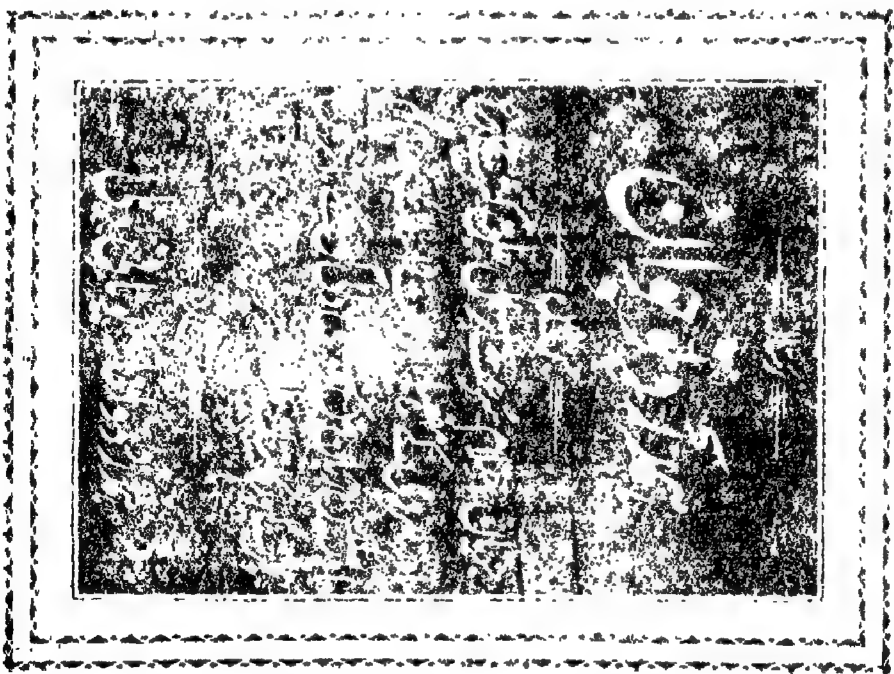
حکیم حاجی عبد الحمید دہلوی

مرتبہ

حکیم حافظ محمد سعید دہلوی







جلد (۹) دسمبر ۱۹۴۰ء نمبر (۶)

فہرست مضامین

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر برما وغیرہ سے تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

حکیم حافظ محمد سعید ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر نے لطیفی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

ہمدردِ صحت کی اشاعتِ خاص

رُوحانی علاج

بغیر دوا کے مرضوں کو دور کرنے کے طریقے

اس نمبر کے ذریعے سے اردو زبان میں پہلی بار تنویم اور تنویمی علاج پر تفصیل اور سنجیدگی سے بحث کی گئی ہے اس کی فہرست مضامین کو دیکھئے



سے آپ اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ نمبر
خاص علمی، طبی اور ادبی کارنامہ ہے جس میں
اس نمبر کے ذریعے سے جہاں اس بے گانگی
کے معالجین اور روحانی علاج کے درمیان
کی بھی صحیح رہنمائی کی گئی ہے۔

تنویم اور نفسیاتی علاج کی تاریخ
حاوی ہے کہ اس کی نظیر شاید کسی مشرقی زبان
کہ اسلام اور ہندو دھرم میں روحانی علاج کے
مظاہر، توجہ اور خود توجہی، تنویمی معالجات اور
بابوں کے نام ہیں۔ ایک باب میں روحانی
مضامین ہیں۔ یہ نمبر علاج کرنے والوں کو ترقی

بازاری معلومات کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ ایک
تمام متعلقہ چیزوں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے
کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ہندوستان
موجود تھی اور جو روحانی علاج کے متعلق عوام

کی بحث جو اس نمبر میں ہے اس قدر جامع اور
میں نہیں مل سکے گی۔ اس نمبر میں یہ بتایا گیا ہے
کیا کیا طریقے بتائے گئے ہیں۔ تنویم، اس کے
واقعات و مشاہدات وغیرہ اس کے مستقل
علاج کے متعلق دلچسپ افسانے اور مزاحیہ
کا ایک سیارہ سا دکھائے گا۔ ادب سے دلچسپی

رکھنے والوں کو اس کا مطالعہ یہ بتا دے گا کہ مشکل مضامین کو کس طرح عام اور سلیس زبان میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ عوام اس خاص نمبر کے مطالعہ سے روحانی علاج کی حقیقت معلوم کر لیں گے اور پھر کوئی شخص انہیں دھوکا نہیں دے سکے گا۔ فہرست مضامین دیکھیے اور پھر فیصلہ کیجیے کہ آیا آپ کی معلومات اس نمبر کے مطالعہ کے بغیر مکمل ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو کیا آج ہی آپ اس نمبر کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے؟

روحانی علاج کی اہمیت اور اس کی نوعیت کا سرسری اندازہ فہرست مضامین سے اور ان رایوں سے ہو جائے گا جو اسی رسالے میں شائع ہو رہی ہیں، لیکن اشاعت خاص دراصل کیا چیز ہے اس کا صحیح جواب آپ کو "روحانی علاج" نمبر ہی دے سکتا ہے۔

اِس نمبر کو حاصِل کرنے کی ۲ صورتیں

(۱) اگر آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ یا نوٹ لفافے میں رکھ کر ہم کو بھیج دیں گے تو نہ صرف یہ خاص نمبر آپ کے پاس پہنچ جائے گا بلکہ اگست ۱۹۴۰ء سے جون ۱۹۴۱ء تک گیارہ مہینے کے رسالے آپ کے پاس پہنچتے رہیں گے۔ جون ۱۹۴۱ء میں ہمدرد صحت کی گیارہ سو صفحوں کی جلد کے آپ مالک ہوں گے اور حیرت کریں گے کہ صرف ایک روپے میں اتنا علمی اور ادبی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے۔

(۲) اگر آپ کو صرف "روحانی علاج" نمبر درکار ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ایک آنہ) لفافے میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجیے، چند روز میں آپکے پاس یہ عظیم الشان نمبر پہنچ جائے گا۔

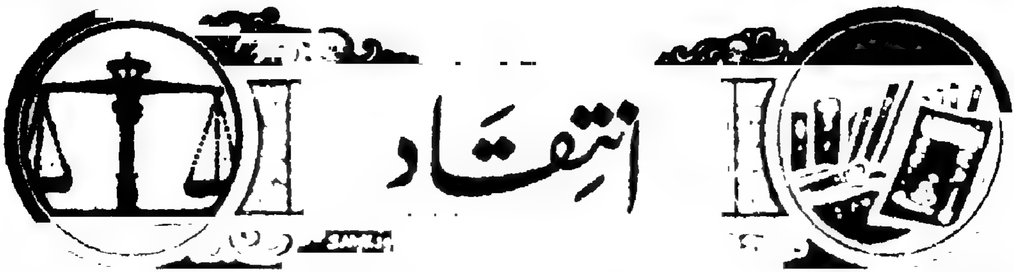
قیمت :- اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲)، معمولی ایڈیشن آٹھ آنے۔ محصول ڈاک ار

مینجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

فہرست مضامین روحانی علاج نمبر!!

عکسی تصاویر: (۱) ڈاکٹر فریڈرک انٹن مسمر۔ (۲) پروفیسر فرائڈ

دستی تصاویر: (۱ سے ۴ تک) ڈاکٹر ووتس کا طریقۂ تنویم (صفحہ ۸۱ و ۸۲) (۵) ورزش کی ایک ہیئت (صفحہ ۸۶) (۶) ورزش کی دوسری ہیئت (صفحہ ۸۷)



تذکرۃ الہند معروف بہ یادگار رضائی ۔ ضخامت پہلی جلد کی ۶۰۰ صفحے، دوسری جلد کی ۴۸۰ صفحے، قیمت ہر جلد کی عشر
پتہ :- دفتر انجمن اطبائے یونانی ، افضل گنج ، حیدرآباد دکن ۔

اس تالیف کی بنا "فوائد الادویہ" نامی ایک مختصر رسالے پر ہے جسے مولف کے والد جناب حکیم محمود علی بن حکیم حضرت اللہ صاحب نے علم الادویہ میں تالیف فرمایا تھا اور جس میں موصوف نے ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کا تذکرہ بنقصر انداز میں کیا تھا۔ ہمارے مولف نے اپنے اس تذکرے میں نہ صرف شمالی ہندوستان بلکہ دکن کی جڑی بوٹیوں کو شامل کیا اور ان کے متعلق جو معلومات مولف کے زمانے تک موجود تھیں انہیں یک جا کیا۔

یہ تالیف چوں کہ علم الادویہ کے متعلق دکن میں اپنی نوعیت کے اعتبار سے پہلی مفصل تالیف تھی اس لیے اُسے قبول عام حاصل ہوا۔ اس کا پہلا ایڈیشن اب نایاب تھا اس لیے انجمن اطبائے یونانی کی توجہ اس کے نئے ایڈیشن کی طباعت کی طرف مبذول ہوئی۔ اور آج اس توجہ کا نتیجہ سامنے ہے۔ اطبا کو انجمن کا ممنون ہونا چاہیے کہ اس نے ان کو ایک مفید کتاب سے استفادے کا موقع بہم پہنچایا۔ لیکن یہ ممنونیت اس وقت زیادہ بامعنی ہوتی جب کہ انجمن اس کتاب کو زیادہ مفید بنانے کے اپنے دعووں میں کام یاب ہوجاتی یا وہ ان اصول ترتیب کو سامنے رکھ کر اس کتاب کو مرتب کر سکتی جو موجودہ زمانے میں مروج و موجود ہیں۔

ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ انجمن نے جس مفید علمی کام کا بیڑا اٹھایا اور اس کو چھ سات سال کی مدت میں پورا کیا اور غالباً اسی مناسبت سے اس پر زرِ کثیر صرف کیا لیکن اصل کتاب میں چند فروعی تبدیلیوں کے سوا وہ کچھ نہ کر سکی۔ انجمن کے معتمد صاحب نے مقدمۃ الکتاب میں دو اضافوں پر خصوصیت سے زور دیا ہے۔ اول یہ کہ "دواؤں کے مختلف زبانوں کے نام بہ امداد کتب مندرجہ حاشیہ معلوم کر کے نفسِ کتاب کے حاشیے پر اضافہ کیے گئے ہیں کیوں کہ اس کی اشد ضرورت تھی۔" دوسرے یہ کہ "دواؤں کے اسما تلاش کرنے میں ورق گردانی کی زحمت گوارا کرنی پڑتی تھی، کیوں کہ تا وقتیکہ مختلف زبانوں کے نام معلوم نہ ہوں، اس کتاب میں نام نہیں ملتا تھا۔ اس دشواری کو رفع کرنے کی غرض سے فہرست ادویہ مرتب کر کے آخر میں منسلک کر دی گئی ہے۔ اس فہرست میں یہ خوبی ہے کہ جس زبان کا نام معلوم ہو، اس کو ردیف مختلفہ میں دیکھ لیجیے۔ اس کے محاذ میں آپ کو دوا کا وہ نام مل جائے گا جو کتاب ہذا میں درج ہے۔"

ان دو اضافوں کو کارکنان انجمن نے جس طرح نبھایا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اوّل اوّل تو جوش میں بہت سی دواؤں کے دنیا بھر کی زبانوں کے نام لکھ دیے گئے ہیں لیکن اس کے بعد جو جوش ٹھنڈا پڑتا ہے تو پھر وہ کہیں اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ اوّل تو یہ بات ہی محلِ غور و تدبر ہے کہ علم الادویہ کی ایک ایسی تالیف میں جو ہندوستانی اطبا کے لیے شائع کی جا رہی ہو اور جس کا مقصد خاص ادویہ کے افعال و خواص وغیرہ سے اطبا کو واقف کرنا ہے، بے شمار ناموں کو جمع کرنے کا التزام کس حد تک ضروری ہے۔ اگر دلائل سے اس ضرورت کو ثابت کیا جا سکتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ادویہ کی عظیم اکثریت کو اس شرف سے محروم رکھا گیا۔ کیا سنگِ جراحت، کمیلہ اور کلونجی جیسی چیزوں کے نام بھی دوسری زبانوں میں نہیں ہیں؟

اب رہا دوسرا اضافہ جو فہرست کے متعلق ہے، اس کی کیفیت یہ ہے کہ جب ہمیں جناب معتمد صاحب نے یہ یقین دلایا کہ "جس زبان کا نام معلوم ہو اس کو ردیف مختلفہ میں دیکھ لیجیے" تو ہمیں وہ فہرست بڑے اشتیاق سے دیکھنی پڑی، کیوں کہ ہمارے نزدیک اس قسم کا مکمل انڈکس تیار کرنا آسان نہیں تھا۔ چنانچہ ہم نے اپنے حافظے میں محفوظ ادویہ کے نام نہیں بلکہ خود اس کتاب میں درج کیے ہوئے

ناموں کو اس فہرست میں تلاش کرنا شروع کیا تو ہمیں مشکل سے پچاس فی صدی کامیابی ہوئی۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر دواؤں کے ناموں کو درج کرنے کا جوش اسی طرح قائم رہتا جس طرح وہ پہلے پہل تھا اور پھر ان ناموں کا انڈکس بھی تیار کیا جاتا تو یہ کتاب "تذکرہ اسمار الادویہ" بن جاتی اور انجمن کو شاید ایک جلد کا اور اضافہ کرنا پڑتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی مشکلوں کا اندازہ پہلے سے نہیں کیا گیا اور جب یہ مشکلات سامنے آئیں تو ان کو حل کرنے کے بجائے گول مول کر کے چھوڑ دیا گیا۔ اس طرح کتاب کی ترمیم و اصلاح کے جو دعوے کیے گئے وہ بھی عملی جامہ نہ پہن سکے۔

ہمارے نزدیک "یادگار رضائی" کی اصلاح و ترتیب کا کام کسی فاضل مجلس منتخبہ کے بجائے کسی ماہر علم الادویہ اور واقف ترتیب و طباعت کے سپرد کیا جاتا تو نتائج بہتر صورت میں نکلتے۔ مگر کوئی ایسی جامع شخصیت جس کی نظر میں نہیں تھی تو پھر ان دونوں ماہرین کا اشتراک عمل اس کام کو آسان بنا سکتا تھا۔ بہر حال انجمن اطبار یونانی جہاں اس ہمت کے لیے تحسین کی مستحق ہے کہ اس نے ایک مفید کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا وہاں اس سے ہماری یہ شکایت بھی ہے کہ اس نے اس بار کو صحیح طریقے سے اُٹھانے میں کوتاہی کی ہے۔ تعجب ہے کہ مجلس منتخبہ کے فاضل ارکان نے اتنا بھی تو نہیں کیا کہ اس کتاب کو آج سے چالیس پچاس برس پہلے کے اُس معیار کو ترتیب و تدوین تک پہنچا دیتے جو حکیم اعظم خاں وغیرہ کی تالیفات سے قائم ہوا تھا۔ کتاب کی زبان کے متعلق ہم انجمن کے ارکان کی خدمت میں یہی گزارش کریں گے کہ اگر اس کو اُردو زبان میں منتقل کر کے شائع کیا جاتا تو اس کے افادے کا دائرہ موجودہ دائرے سے وسیع ہوتا۔ کچھ دلائل ایسے بھی ہیں جنھیں اس کتاب کی فارسی زبان کے حق میں استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن زیادہ تعداد اُن براہین کی ہے جو ترجمے کے جواز میں پیش کی جا سکتی ہیں۔

اُن گزارشات سے قطع نظر جو ہم نے انجمن کی خدمت میں پیش کیں، ہمارے نزدیک تذکرۃ الہند معروف بہ یادگار رضائی اپنے وقت کی بہترین تالیف ہے۔ آج سے سوا سو برس پہلے کا زمانہ علم الادویہ کی کسی ایسی جامع تالیف کے لیے کچھ زیادہ سازگار نہ تھا۔ اسی لیے مولف کتاب جناب حکیم رضا علی خاں صاحب کی ہمت اور تحقیق کی داد دیے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ مولف نے اس کتاب کی تالیف میں جو جاں فشانی کی ہے اس کا اندازہ ان کے ان الفاظ سے ہو سکتا ہے:-

"بنا تا تے راکہ آوردن آنہا ممکن بود طلبیدہ و آں کہ ممکن نبود خود رفتہ ملاحظہ نمودہ و از ثقات شنیدہ۔ ماہیت آں نوشتہ اکثرے را بہ تجربہ آوردہ و بعضے را بہ اعتماد کتب ہندیہ قدیمہ گزاشتہ بقید تحریر درآوردم کہ افادۂ خاص و عام شود۔" مولف کی محنت اور اس کا مت دلی لگاؤ کا ثبوت اس کتاب کے ہر صفحے سے مل سکتا ہے۔ یقیناً یہ کتاب اسی قبول عام کی مستحق تھی جو اسے حاصل ہوئی۔ مولف کی یہ خدمت بھی قدر کی مستحق ہے کہ اس نے اپنے تذکرے میں نہ صرف ان ہی دواؤں کو شامل نہیں کیا جو طب یونانی میں عموماً مروج ہیں بلکہ اُن دواؤں کا تذکرہ بھی کیا ہے جو دکن کی سرزمین میں پیدا ہوتی ہیں اور اپنے دوائی خواص کی وجہ سے لائق توجہ ہیں۔ جنوبی ہند کے اطبار کے لیے تو یہ کتاب مفید ہے ہی لیکن شمالی ہند کے معالجین کے لیے اس کا مطالعہ معلومات میں اضافہ کرنے اور معالجات میں توسیع و ترقی کے لیے ضروری ہے۔

یہ کتاب تین تذکروں اور ایک خاتمے پر مشتمل ہے۔ پہلے تذکرے میں مولف نے اصول بدن، عناصر بدن، کیفیت خلقت انسان، اخلاط، ماکول و مشروب، اقالیم، ادویہ و اغذیہ کے مزے اور اس کے درجے اور دواؤں کے بننے کے مقامات وغیرہ عنوانوں پر ۲۲ صفحات میں اظہار خیال کیا ہے۔ دوسرے تذکرے میں دواؤں کے اوزان، مضر و مصلح کے مسائل زیر بحث رہے ہیں۔ یہ تذکرہ ۱۴ صفحوں کا ہے۔ اس کے بعد تیسرے تذکرے سے اصل کتاب شروع ہو جاتی ہے۔ کتاب کی ظاہری شان انجمن کی توجہ کی بدولت اس کے پہلے ایڈیشن کے مقابلے میں کہیں اچھی ہے۔ کتابت اور طباعت کا خاصا اہتمام کیا گیا ہے اور کاغذ سفید چکنا لگایا گیا ہے۔ غرض بحیثیت مجموعی یہ کتاب مفید اور قابل مطالعہ ہے۔

مفتاح الحکمت (جلد دوم) سائز $\frac{18 \times 22}{8}$، ضخامت ۱۱۱۶ صفحے، قیمت مجلد عایتی چار روپے آٹھ آنے، بلا جلد تین روپے بارہ آنے

پتہ: منیجر صاحب دار الکتب رفیق الصحت، برکت علی روڈ، بیرون موچی دروازہ، لاہور۔

مفتاح الحکمت موسوم بہ کتاب العلاج، جناب حکیم محمد شریف صاحب، ایچ۔ پی۔ ایل۔ ایل مدیر "الطبیب" کی تالیف ہے۔ اس کتاب کی پہلی جلد طبقۂ اطبار میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھی گئی تھی، اس لیے قابل مولف نے یہ جلد لکھ کر کتاب کی تکمیل کی طرف دوسرا قدم اٹھایا ہے۔ اس جلد کو مردوں، عورتوں اور بچوں کے خاص و عام امراض کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ امراض کے ان تین عنوانوں کی

اہمیت سے کسی صاحبِ علم کو انکار نہیں ہو سکتا۔ ان پر جتنا بھی اعلیٰ مواد فراہم ہو سکے، اچھا ہے۔ مفتاح الحکمت میں ہمیں یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ مولف نے تینوں عنوانوں پر اتنی ہی توجہ کی ہے جس کے کہ وہ مستحق تھے۔ چنانچہ مردوں اور عورتوں کے امراض کے لیے اس کتاب کے علی الترتیب ساڑھے تین سو صفحے اور سوا پانسو صفحے وقف کیے گئے ہیں۔ بچوں کے امراض و معالجات کی تفصیلات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ سوا دو سو صفحوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس تالیف کا مقصد جیسا کہ اس کے ایک نام "کتاب العلاج" سے ظاہر ہے، یہ ہے کہ معالجات اور نسخوں کا ایک ایسا ذخیرہ فراہم کیا جائے جو معالجین کو بڑی حد تک نسخوں کی دوسری کتابوں سے بے نیاز کر دے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنے اس خاص مقصد میں یہ کتاب کامیاب ہو۔ اس کتاب میں اگرچہ امراض کے اسباب و علامات پر دل کھول کر بحث نہیں کی گئی لیکن فراہمیٔ معالجات کے لیے مولف نے جان توڑ کوشش کی ہے۔ ایک مرض نقصان باہ کو لے لیجیے جس کے لیے اس کتاب کے ۱۴۰ صفحے وقف ہیں۔ پانچ صفحوں میں تو ضعف باہ کے اسباب و علامات اور عام ہدایات درج ہیں۔ اس کے بعد ۱۳۵ صفحوں میں ضعف باہ کے متعلق سینکڑوں مرکبات کے نسخے مع ترکیب استعمال و ہدایات درج ہیں۔ کشتوں کے بیان میں ایک ایک چیز کو کشتہ کرنے کی بہت سی ترکیبیں لکھی گئی ہیں۔ غرض مولف نے جس عنوان کو بھی لیا ہے اس کو معالجاتی نقطۂ نظر سے زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ نسخوں کے انتخاب میں مولف کی پرکھ قابلِ داد ہے کہ ذیلی عنوان کے بیس نسخوں میں سے شاید ایک دو ہی ایسے نکلیں جن کو نظر انداز کیا جا سکے۔ باقی سب اپنی اپنی جگہ اہم اور مفید ہیں۔ بہرحال یہ کتاب معالجین کے لیے بڑی کارآمد ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ اس کی قدر کریں گے۔

چھوٹی چندن۔ سائز ۲۲×۱۸/۸، ضخامت ۴۸ صفحے، قیمت چار آنے (۴؍)

پتہ: کویراج جگن ناتھ صاحب وئید، جنڈ ضلع اٹک (پنجاب)

کویراج جگن ناتھ صاحب نے ہندوستان کی مشہور جڑی بوٹیوں کا تذکرہ لکھنا شروع کیا ہے۔ رسالہ چھوٹی چندن اسی تذکرے کا ایک باب ہے جسے لائق مولف نے علیحدہ شایع کر دیا ہے اور اس طرح ایک عام ضرورت کو پورا کیا ہے۔ چھوٹی چندن اب حلقۂ اطبا میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ یہ ہندوستان کی ایک ایسی بوٹی ہے جس نے یورپ تک کے محققین کی توجہ اپنی طرف کھینچی ہے اور اب بھی اس کے متعلق برابر تجربات کیے جا رہے ہیں۔ کویراج جگن ناتھ صاحب نے اپنے اس رسالے میں اس بوٹی کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی ہے اور اس سلسلے میں ان کی نظر ہندوستان اور بیرونِ ہندوستان کے محققین کے تجربات پر بھی ہے اور انھوں نے ان کا تذکرہ عام فہم انداز میں کر دیا ہے۔ بوٹی کی شکل و صورت، جائے پیدائش اور دوسری تمام معلومات کے ساتھ اس رسالے میں افعال و خواص اور مختلف نسخے بھی درج کیے ہیں۔ غرض یہ رسالہ اپنے مقصد کو بڑی حد تک پورا کر رہا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ مولف کی محنت کی داد دی جائیگی۔

سلاجیت۔ سائز ۲۲×۱۸/۸، ضخامت ۸۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے (۸؍)

پتہ: کویراج جگن ناتھ صاحب وئید، جنڈ ضلع اٹک (پنجاب)

یہ رسالہ بھی رسالہ "چھوٹی چندن" کے مولف جناب کویراج جگن ناتھ صاحب کی تالیف ہے جس میں موصوف نے اس مشہور دوا کے متعلق قیمتی معلومات جمع کی ہیں۔ سلاجیت کی پیدائش کے متعلق جدید و قدیم خیالات، اس کی قسمیں، صاف کرنے کی ترکیبیں، اصلی اور نقلی کی پہچانیں اور کیمیاوی تجزیے کی تفصیل عام فہم انداز میں بیان کی ہے۔ آخر میں سلاجیت کے خواص اور فوائد کے ساتھ اس کے مفید مرکبات بھی درج کر دیے ہیں۔ یقیناً یہ رسالہ سلاجیت کے متعلق مستند اور مفید معلومات اپنے اندر رکھتا ہے اور اس کے مطالعے کو علاج پیشہ اصحاب یقیناً کارآمد پائیں گے۔

مجربات سلطانی (حصہ سوم)۔ سائز ۲۲×۱۸/۸، ضخامت ۲۴۰ صفحے، قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲؍۸)

پتہ: منیجر صاحب دار الکتب نقشبندیہ، للیانی ضلع شاہ پور (پنجاب)

جناب حکیم محمد یار خاں صاحب کھوکر قریشی علوی نقشبندی نے "مجربات سلطانی" کے نام سے مجربات کے مجموعوں کا ایک سلسلہ ترتیب دیا ہے۔ اس سلسلے کے دو حصے حکیم صاحب پہلے شائع فرما چکے ہیں۔ اب حال میں انھوں نے تیسرا حصہ شائع فرمایا ہے۔ پہلے دونوں

حصوں کے متعلق ہم یہ اظہار خیال کر چکے ہیں کہ مولف نے انھیں بڑی محنت اور تلاش سے مرتب کیا ہے۔ اب تیسرے حصے کے سامنے آنے سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکیم صاحب کو واقعی اس کام سے بڑی دل چسپی ہے۔ انھوں نے مفید اور مجرب نسخے نہ صرف مختلف کتب سے انتخاب کرنے میں سلیقے کا ثبوت دیا ہے بلکہ موجودہ اطبا، سے بھی ان کے مجربات حاصل کر کے داخل کتاب کیے ہیں۔ اس طرح اس مجموعے کو مفید اور کارآمد بنانے میں حکیم صاحب کو بڑی کامیابی ہوئی ہے۔ مجربات سلطانی کا یہ حصہ بھی امراض سر سے شروع ہو کر امراض عامہ تک ختم ہوتا ہے۔ اور مجربات کی تعداد ۷۸۰ ہے۔ کتاب کی کتابت اور طباعت خاصی ہے۔

علاج بالغذا ۔ سائز ۱۸×۲۲/۸ ، ضخامت ۱۵۰ صفحے ، قیمت ایک روپیہ (عہ)

پتہ: ناظم مشیر الاطبا، وچشمہ زندگی، دل محمد روڈ، لاہور۔

لاہور کا مشہور طبی رسالہ "مشیر الاطبا" کا اس سال کا خاص نمبر "علاج بالغذا" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اس کا موضوع جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، یہ ہے کہ معالجات میں غذا کو کیا اہمیت حاصل ہے اور محض غذا کے مسئلے کے حل ہو جانے سے نہ صرف یہ کہ صحت برقرار رکھی جاتی ہے بلکہ امراض بھی دفع کیے جا سکتے ہیں۔ معالجات اور غذا کا باہمی تعلق کوئی نیا نظریہ نہیں ہے۔ اطبا، قدیم نے اسباب ستہ ضروریہ میں ہوا کے بعد غذا ہی کے مسئلے پر بحث کی ہے۔ اور معالجات میں دوا کے مقابلے میں غذا کو ترجیح دی ہے لیکن آج کل طبی سائنس کی ترقی نے اس مسئلے میں نئے نئے انداز پیدا کر دیے ہیں۔ حیاتین کے انکشاف نے غذا کے مسئلے کو بالکل ہی نئے قالب میں پیش کیا ہے۔ ادارۂ مشیر الاطبا مستحق ہمت افزائی ہے کہ اس نے غذا اور معالجات پر معلومات کا خاصا ذخیرہ اطبا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ یہ نمبر ۵ بابوں پر تقسیم ہے۔ پہلا باب "عمومی تذکرہ" کے نام سے ہے جس میں علاج بالغذا کا عام بیان اور علم الغذا اور صحت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوسرا باب "علاج بالغذا کی اہمیت" بھی مفید معلومات اپنے اندر رکھتا ہے۔ تیسرا باب "غذا کے اجزا کی ہیئت" جس میں حیاتین کی تاریخ اور اس کی قسموں کے علاوہ بہت سی غذاؤں کے اجزا کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ چوتھا باب "مخصوص غذائی امراض اور ان کا علاج" اور پانچواں باب "مختلف امراض میں غذا" نہ صرف اطبا کے مطالعے کے قابل ہے بلکہ عوام بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بہرحال ادارۂ مشیر نے یہ خاص نمبر مرتب کر کے قابل ستائش خدمت انجام دی ہے۔ امید ہے کہ شائقین اس نمبر سے فائدہ اٹھائیں گے۔

حکمت ۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ ، ضخامت ۲۴ صفحے ، قیمت سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

پتہ: مینجر صاحب رسالہ "حکمت" سہارن پور۔

"حکمت" کے نام سے ایک نیا طبی رسالہ سہارن پور سے جناب حکیم ناظر حسن صاحب شمیم کی ادارت میں نکلنا شروع ہوا ہے۔ اس کا پہلا پرچہ اس وقت ہمارے سامنے ہے، جس میں بعض عنوانات پر مفید طبی مضامین جمع کر کے شائع کیے گئے ہیں۔ طبی معلومات اور الامراض والعلاج کے علاوہ مجربات بھی اس میں موجود ہیں جو خود مدیر صاحب کے قلم سے ہیں۔ ضرورت ہو کہ رسالے کے مضامین کے معیار کو بلند کیا جائے اور اس کی کتابت اور طباعت کا انتظام بھی بہتر کیا جائے ہمیں امید ہے کہ اگر مدیر صاحب کی توجہ اس رسالے پر صرف ہوتی رہی تو وہ اس رسالے کو مفید بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

تصحیح بسلسلہ "گھر کا حکیم" ۔ ستمبر ۱۹۴۰ء کے ہمدرد صحت میں جوم ڈاکٹر یا گھر کا حکیم نامی کتاب پر جو تبصرہ شائع ہوا تھا اس میں اس کی ضخامت ۱۲۰ صفحے غلطی سے درج ہو گئی ہے۔ کتاب کی اصل ضخامت ۳۲۰ (تین سو بیس) صفحے ہے۔ ناظرین تصحیح فرمالیں۔ (مینجر ہمدرد صحت)



مکتوبات حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۴۴ صفحے، قیمت بارہ آنے۔

پتہ ناظم کتب خانہ نذیریہ، پھاٹک حبش خاں، دہلی۔

جناب مولانا سید محمد عبدالرؤف صاحب ناظم کتب خانہ نذیریہ اہل علم کے دلی شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے حکیم الامت حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مکتوبات جمع کرکے شائع فرمائے۔ یہ مکتوبات فارسی زبان میں ہیں اور ان کا اردو ترجمہ مقابل کے کالم میں دیا گیا ہے۔ ترجمہ گرچہ صاف اور سلیس نہیں ہے پھر بھی قابل قبول ہے۔ لیکن ترتیب یا کتابت کا جو سب سے بڑا نقص اس میں پیدا ہو گیا ہے وہ یہ ہے کہ ترجمہ متن کے مقابل نہیں رہا، یہاں تک کہ آخر میں تین تین چار چار صفحوں کا فرق پڑ گیا ہے۔ بہرحال اصل چیز مکتوبات ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے معتقدین و معتقدین کی بڑی اکثریت انھیں فارسی زبان ہی میں دیکھنا پسند کرے گی۔ بہتر ہوتا کہ جناب مرتب نے جہاں حضرت شاہ صاحب کی مختصر سوانح حیات درج فرمائی وہاں وہ ان مکتوبات کے سلسلے میں بھی کچھ تحریر فرما دیتے۔ بہ حال یہ مکتوبات خالص علمی نوعیت کے ہیں اور ان کا موضوع زیادہ تر تصوف ہے۔ ہمیں امید ہے کہ مرتب کی کوشش کی داد دی جائے گی۔ شائقین اوپر کے پتے سے یہ کتاب منگا سکتے ہیں۔

جوگی اور دوسرے افسانے سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۱۹۲ صفحے، قیمت ایک روپیہ تین آنے۔

پتہ:- کریسنٹ ٹریڈنگ کمپنی، اسٹیشن روڈ، گورکھپور۔

آٹھ مختصر افسانوں کا یہ مجموعہ جناب عبدالقیوم صاحب رسا کی تصنیف ہے، جسے جناب ایم۔ عبدالرحیم صاحب بستاپوری نے مرتب فرما کر شائع کیا ہے۔ جناب مرتب نے اس مجموعے پر جو مقدمہ سپرد قلم فرمایا ہے اس میں جناب رسا کے تعارف کے بعد ان کے افسانوں پر بھی اظہار خیال کیا ہے، لیکن انھوں نے شاید خاطر داری کو زیادہ ملحوظ رکھا ہے، ورنہ جناب رسا کے افسانوں کی اصل افسانوی خوبیاں ہی کیا کم تھیں کہ افسانوں کو گھسیٹ کر خواہ مخواہ "تعات" کا ہمسر قرار دیا جائے۔ رسا صاحب کی طبیعت افسانہ نویسی کے لیے خاصی موزوں ہے۔ پلاٹ بُرے نہیں ہوتے، وہ تسلسل کا خیال رکھتے ہیں، الفاظ کا استعمال عموماً صحیح کرتے ہیں، فقرے ٹھیک اور رواں ہوتے ہیں اور بحیثیت مجموعی ان کا افسانہ دل چسپی اور افادیت سے خالی نہیں ہوتا۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ افسانہ ہی رہتا ہے، "واقعہ" نہیں بنتا۔ ہم نے اس مجموعے کے خاص افسانے "جوگی" کا مطالعہ خصوصیت سے غور کے ساتھ کیا۔ عوام کی دل چسپی کے لیے اچھا افسانہ ہے، لیکن ہمیں افسوس ہے کہ رسا صاحب کی قوت مشاہدہ کی کمزوری کا ثبوت پڑھنے والے کو جگہ جگہ سے ملتا ہے۔ چندر مکھی اور سادھو کا صرف چھ سال کی مدت میں اتنی محبت اور تعلق رہنے کے باوجود ایک دوسرے کو اتنے جتنوں کے بعد بھی نہ پہچاننا تعجب انگیز ہے۔ پھر بزرگ ایک دہقانی مجمع میں جو تقریر ارشاد فرماتے ہیں وہ اتنی طویل اور بہنگم ہے کہ اسے مجذوب کی بڑ تو قرار دیا جا سکتا ہے لیکن ایک اچھے پڑھے لکھے یا ہوش و حواس انسان کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ آخر میں نوعمر چندر مکھی جس انداز سے سادھو سے گفتگو کرتی ہے اور جس طرح ساری رات اس کے تعاقب میں بھاگتی رہتی ہے اس کا ثبوت نہ تو ہماری موجودہ معاشرت میں آسانی کے ساتھ مل سکتا ہے اور نہ عام مشاہدہ اس کی تائید کرنے کو تیار ہے کہ رات کی تاریکی میں کوئی عورت یا مرد ہی سہی، پچیس تیس میل نوک دم بھاگتے چلے جائیں اور ان میں سے کسی ایک کو بھی کوئی ایسا حادثہ پیش نہ آئے کہ وہ ذرا رک جانے پر مجبور ہو۔ خیر، یہاں تک تو جو کچھ ہوا اچھا ہوا۔ اب جوگی اور چندر مکھی کے خاتمے کی تفصیلات بھی دیکھ لیجیے۔

> "اُس کا (جوگی کا) پانی میں گرنا تھا کہ چندر مکھی بھی چھم سے کود پڑی۔ دریا کی تہ سے جب دونوں لاشیں سطح آب پر نکلیں تو اس طرح کہ چندر مکھی کی باہیں جوگی کے گلے میں اور جوگی کی باہیں چندر مکھی کے گلے میں۔ دونوں اس طرح لپٹے ہوئے تھے جس طرح وصل کی رات عاشق و معشوق گلے مل کر سو رہے ہوں۔ ان کے چہرے مثل ماہتاب روشن تھے ——
>
> دریا کی لہریں بہا کر ان کو غیر معلوم مقام پر لے گئیں جہاں سے ان کا کوئی کھوج نہیں ملا۔"

کاش اس انجام کو دکھانے سے پہلے رسا صاحب یا تو خود بہتے دریا میں ایک غوطہ لگا کر دیکھ لیتے یا کسی پیراک ہی سے معلوم

کرلیتے کہ بہتے پانی میں گرنے کے بعد انسان کی کیا حالت ہوتی ہی۔ بہر حال پانی کے اندر خواہ کچھ ہی ہوتا ہو لیکن جہاں تک ہمیں علم ہی یہ نہیں ہوتا کہ اگر جان دینے والے دو آدمی یکے بعد دیگرے تیز بہتے پانی میں گریں اس کے بعد ان میں سے ایک اطمینان سے اندر کھڑے رہ کر دوسرے کا انتظار کرے اور پھر دونوں بغل گیر ہوکر دریا کی تہ میں رہیں اور اس وقت کا انتظار کریں جب کہ رما صاحب دریا کے کنارے اشنان کے لیے نہ پہنچ جائیں اور پھر وہ عاشق و معشوق کے اس جوڑے کو سطحِ آب پر بہتے کا نظارہ اطمینان اور دل جمعی سے دیکھ کر اُسے "غیر معلوم مقام" پر چلے جانے کی اجازت نہ دے دیں۔

بہر حال افسانوں کا یہ مجموعہ دل چسپی سے کسی طرح خالی نہیں ہی۔ شائقین اُوپر کے پتے سے منگوا سکتے ہیں۔

ترقی کی پہلی سیڑھی

سائز ۲۲×۱۸/۱۶ ضخامت ۴۴ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ:- حاجی ایم۔ اشفاق مالک دولت، صحت، اور عزت لائبریری۔ دہلی۔

"ترقی کی پہلی سیڑھی" کے مصنف جناب ایس۔ اے۔ خالق صاحب ماہر اصول تجارت سے ناظرین ناواقف نہ ہوں گے۔ موصوف کے مضامین "ہمدرد صحت" میں بھی شائع ہوتے ہیں۔ اور بہت سے ناظرین نے ان کے اندازِ تحریر کو پسند کیا ہی۔ خالق صاحب نے چوں کہ جدید اصولِ تجارت کا علمی نقطۂ نظر سے مطالعہ کیا ہی اس لیے ان کی تحریریں تجارت پیشہ اصحاب کے لیے نہایت مفید اور کارآمد ہوتی ہیں۔ اور دل چسپ اس وجہ سے ہوتی ہیں کہ موصوف اپنے مطالب اکثر مکالمے کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ "ترقی کی پہلی سیڑھی" میں مصنف نے تجارت میں کامیابی کے ذرائع کو ایسی عمدگی اور سلاست سے لکھا ہی کہ معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی اس سے دل چسپی لیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ حالانکہ جن مسائل پر خالق صاحب نے قلم اٹھایا ہی وہ بڑی حد تک فلسفیانہ ہیں۔ تقریباً ستر صفحوں میں ان ذرائع پر بحث کرنے کے بعد مصنف نے پڑھنے والے کو کلکتے کی تجارتی سیر کرائی ہی۔ اس سیر سے مفید نتائج حاصل کیے ہیں۔ ہمیں یقین ہی کہ اس رسالے کا مطالعہ تجارتی اصحاب کے لیے نہایت کارآمد ثابت ہوگا۔ رسالہ کی قیمت آٹھ آنے نہایت مناسب رکھی گئی ہی۔ شائقین اوپر کے پتے سے یہ رسالہ بذریعہ وی۔ پی یا سوا نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر بلا وی۔ پی منگا سکتے ہیں۔

خلاصۃ المیزان

سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۲۴ صفحے، قیمت چھ آنے۔

پتہ:- سنٹرل بک ڈپو، اُردو بازار، دہلی

یہ مختصر لیکن مفید اور کارآمد رسالہ جناب حافظ محمد صادق صاحب کی تصنیف ہی۔ یہ دراصل اُن کی مفصل کتاب "المیزان" کا خلاصہ ہی جس میں موصوف نے ریاضیات کی تجدید و اصلاح کے سلسلے میں اپنے خیالات اور تجاویز کا اظہار فرمایا ہی۔ اس خلاصے میں ریاضی کے ابتدائی اصول جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم پر بحث کی گئی ہی اور ان خامیوں کو بتایا ہی جو مروجہ قواعد میں پائی جاتی ہیں۔ مصنف نے صرف اعتراض پر اکتفا نہیں کی ہی بلکہ اپنے وضع کیے ہوئے جدید قواعد اور ضابطے بھی پیش کیے ہیں۔ حافظ صاحب کے خیالات یقیناً قابلِ غور ہیں۔ ہمیں یقین ہی کہ ریاضیات والے اس رسالے کو مفید پائیں گے۔ شائقین اُوپر کے پتے سے سوا سات آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ منگا سکتے ہیں۔ رسالہ مجلد ہی۔

اقبال

سائز ۲۰×۳۰/۱۶؛ ضخامت ۱۱۲ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ:- خورشید اینڈ برادرز، فراش خانہ، دہلی۔

حضرت علامہ اقبال رح کے سوانح و اذکار اور ان کے کلام پر تبصروں کا سلسلہ ہماری زبان میں جاری ہی۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی یہ رسالہ ہی جو جناب محمد حسین خاں صاحب ایم، اے۔ بی۔ ٹی (علیگ) کی تالیف ہی۔ اس میں موصوف نے مرحوم کے سوانح حیات جمع کیے ہیں پھر "پیامِ اقبال" کے عنوان سے اقبال کے کلام پر تبصرہ ہی۔ اس تبصرے میں مؤلف نے فلسفۂ اقبال کے اہم عنوانات کو سامنے رکھا ہی۔ لیکن چونکہ مؤلف نے اس کا التزام رکھا ہی کہ مطالب کی توضیح و تشریح اقبال کے صرف اردو کلام سے کی جائے اس لیے بعض امور کا تشنہ رہ جانا کوئی تعجب کی بات نہیں ہی۔ اقبال کا فلسفہ زیادہ تر فارسی زبان میں ہی۔ اور بظاہر یہ مشکل معلوم ہوتا ہی کہ اس فلسفے پر فارسی کلام سے بے نیاز ہو کر کچھ لکھا جاسکے۔ لیکن جناب محمد حسین خاں صاحب نے ہمت اور کوشش سے کام لے کر یہ تبصرہ لکھ ہی دیا اور سچ تو یہ ہی کہ ان کی محنت رائگاں نہیں گئی۔

اور اس عام فہم تالیف کا یہ مقصد "نوجوانوں کو حضرت علامہ کے کلام کا مطالعہ کرنے اور ان کی تعلیمات سے فیض حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو جائے" بڑی حد پورا ہو گیا ہے۔ مؤلف نے آخر میں "ماتم اقبال" کے عنوان سے وہ اشعار اور قطعات بھی خاصی تعداد میں جمع کر دیے ہیں جو علامہ مرحوم کے انتقال کے بعد مختلف شاعروں نے کہے تھے۔ یہ رسالہ شائقین اوپر کے پتے سے منگا سکتے ہیں۔

تذکرۂ حبیب سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۱۲۰ صفحے، قیمت چھے آنے۔

پتہ :۔ خورشید اینڈ برادرز، فراش خانہ، دہلی۔

یہ چھوٹا سا رسالہ جناب محمد حسین صاحب ایم۔اے۔بی۔ٹی (علیگ) اسسٹنٹ ماسٹر اینگلو عربک ہائی سکول دہلی کی تالیف ہے جس میں موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت عام فہم اور سلیس زبان میں لکھی ہے۔ مقصد تالیف خود مؤلف کی زبانی یہ ہے کہ صحیح اور مستند واقعات کو سلیس صاف اور سادہ زبان میں لکھا گیا ہے جو بچوں کے سمجھنے کے قابل ہے۔ یہ مختصر رسالہ ماسٹر صاحب کے مقصد کو پورا کر رہا ہے۔ ماسٹر صاحب نے اپنی تحریر میں مولانا حالی کی مسدس کے اقتباسات بھی جا بجا دیے ہیں۔ جن سے یہ رسالہ دل کش اور مفید ہو گیا ہے۔ اوپر کے پتے سے یہ رسالہ منگایا جا سکتا ہے۔

سالنامہ خیام ۱۹۴۱ء سائز ۲۰×۳۰/۸، ضخامت ۱۹۰ صفحے، قیمت صرف آٹھ آنے۔

پتہ :۔ مینجر خیام، تحصیل بازار، لاہور۔

لاہور کے مشہور ہفتہ وار اخبار خیام کا سالنامہ حسب معمول نہایت شان سے شائع ہوا ہے۔ کاغذ اور سامانِ طباعت کی اس گرانی کے دور میں ادارہ خیام نے یہ ضخیم اور خوب صورت سالنامہ شائع کر کے اپنے وسائل کی وسعت اور خدمت ادب کے جذبے کو ثابت کر دیا ہے۔ یہ سالنامہ ظاہری حیثیت سے ہی شاندار نہیں ہے بلکہ معنوی لحاظ سے بھی قابل قدر ہے۔ تاریخی اور سنجیدہ علمی و ادبی مضامین کے علاوہ دلچسپ اور نتیجہ خیز افسانے، ڈرامے اور منظومات کا بہترین انتخاب اس سالنامے کی خصوصیات ہیں۔ کتابت و طباعت عمدہ ہے۔ دو تین رنگین تصویروں کے علاوہ اس سالنامہ میں بہت سے مضمون نگاروں کی تصویریں بھی شامل ہیں۔ شائقین نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ سالنامہ اوپر کے پتے سے منگا سکتے ہیں۔

مشرقی جنتری ۱۹۴۱ء سائز ۲۲×۲۹/۸، ضخامت ۸۰ صفحے، قیمت دو آنے۔

پتہ :۔ مینجر صاحب مشرقی جنتری، کوچہ چیلان، دہلی۔

مشرقی جنتری اپنی عمدہ ترتیب، اچھی کتابت و طباعت اور نہایت مفید اور دلچسپ معلومات اور مضامین کی وجہ سے ملک میں خاصی مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ اس کے مرتب جناب حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب سہسوانی نے آنے والے سال کی جنتری بھی اسی محنت اور لگاؤ سے مرتب کی ہے جس طرح وہ پہلے کرتے رہے ہیں، اور جس کی وجہ سے وہ اس بات کے بجا طور پر مستحق ہیں کہ انھیں ہندوستان بھر کی جنتریاں مرتب کرنے والوں میں امتیازی درجہ دیا جائے۔ معلومات کو جمع کر لینا اور پھر انھیں چھاپ کر شائع کر دینا تو کوئی مشکل کام نہیں، لیکن ان کو قرینے اور سلیقے سے مذاق کا لحاظ کر کے مرتب کرنا اور پھر کتابت کی خوش نمائی اور طباعت کی عمدگی کا اس درجہ اہتمام کرنا کہ بخلاف عام جنتریوں کے اسے دیکھنے اور پڑھنے کو جی چاہے، مشرقی جنتری کے مرتب قابل تحسین کارنامہ ہے۔ جنتری میں دو خوشنما بلاک کی تصویریں بھی شامل ہیں۔ ٹائیٹل عمدہ ہے۔ یہ جنتری کتب فروشوں سے عموماً مل جاتی ہے۔ لیکن اگر نہ ملے تو شائقین اسے براہ راست دفتر سے تین آنے کے ٹکٹ مع محصول ڈاک بھیج کر منگا سکتے ہیں۔ کتب فروشوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔

الامراض والعلاج + حکایاتِ مرضیٰ

ترجمہ از معمولات مطب

ازجناب حکیم مولوی عبدالواحد صاحب رکن مجلس تشخیص و تجویز، ہمدرد دواخانہ، دہلی

(گزشتہ سے پیوستہ)

حکایت نمبر ۱۵:- ایک عورت روزانہ آدھ پاؤ شب جراحت کھاجاتی تھی۔ اور انجبین بھی استعمال کرایا گیا، لیکن اس کے استعمال سے فائدہ نہ ہوا۔ اس کے لیے یہ تدبیر کی کہ سنگ جراحت کے ساتھ اترتی اور اندرسے کی گولیاں کھلائی گئیں اور اوپر سے سفوف زیرہ دیا گیا۔ رات کو حب مسہل عرق بادیان کے ساتھ استعمال کرائی گئی۔ چالیس روز تک ان دواؤں کا استعمال جاری رہا۔ روزانہ دو تین اجابتیں مختلف رنگوں کی ہوتی تھیں۔ آخرکار انھیں تدابیر سے آرام ہوگیا۔

نسخہ سفوف زیرہ:- زیرہ کرمانی، تخم کرفس، انیسون ہر ایک ڈیڑھ تولے، ناگرموتھا، پودینہ خشک ہر ایک ساڑھے دس ماشے، زرنباد سات ماشے، لونگ ۳ ماشے، تل سیاہ دو تولے۔ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ مقدار خوراک ۹ ماشے۔

حکایت نمبر ۱۶:- ایک بوڑھے شخص کو ورم معدہ لاحق ہوا۔ فم معدہ کے مقام پر سختی تھی، بخار تھا اور پیاس کی شدت تھی، ہچکیاں متواتر تھیں اور دست جاری تھے۔ اس کی فصد باسلیق کھلوائی گئی اور سیر خون نکالا گیا۔ اس کے بعد یہ نسخہ دیا گیا۔

آب کاسنی سبز مروق، آب مکو سبز مروق ہر ایک دو تولے، شیرہ مغز تخم کدو چار ماشے، مغز املتاس ایک تولہ، روغن بادام ۴ ماشے اور پانی کے بجائے عرق مکو پلایا گیا۔ چند دن کے استعمال سے صحت ہوگئی۔

حکایت نمبر ۱۷:- ایک شخص کو ورم معدہ لاحق ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ہچکیاں اور ابکائیاں بھی تھیں۔ چہرے پر تہیج تھا۔ اس کو یہ نسخہ دیا گیا: گل خطمی ۳ ماشے، گل سرخ ۴ ماشے، مویز منقیٰ دس دانے، مکو خشک ۴ ماشے۔ ان کو عرق مکو ۲ تولے میں جوش دیں اور شربت دینار ۲ تولے ملا کر پلائیں۔ پانی کے بجائے عرق مکو دیں۔

حکایت نمبر ۱۹:- ایک شخص کو ورم معدہ تھا۔ روزانہ تین تین دست آرہے تھے۔ بخار تھا، اور سوء تنفس لاحق تھا۔ سانس لینے سے ناک کے نتھنے نزع والوں کی طرح حرکت کررہے تھے۔ فصد کرائی گئی، سیاہ خون نکلا۔ پینے کے لیے یہ نسخہ دیا گیا۔

شیرہ تخم کاسنی، شیرہ مکو خشک ہر ایک ۶ ماشے، شربت بزوری بارد ڈیڑھ تولے ملا کر پلائیں۔

دوسرے روز آب کاسنی سبز مروق، آب مکو سبز مروق ہر ایک ڈیڑھ تولے، مغز املتاس ایک تولہ حل کرکے دیا گیا۔ چند روز کے استعمال سے آرام ہوگیا۔

حکایت نمبر ۱۹:- ایک شخص ورم معدہ میں مبتلا تھے۔ جو کچھ کھاتے تھے، قے کے ذریعے سے خارج ہوجاتا تھا۔ ایک طبیب ان کو گل بنفشہ، گل سرخ، پرسیاؤشاں، مویز منقیٰ، سنا مکی اور گل قند دے رہے تھے۔ (لیکن) تشخیص صحیح نہ تھی۔ بات معلوم ہوئی تو انھوں نے اس لیے کہ مریض لاغر اور کمزور تھا اور اس کے مزاج میں حدت تھی۔ سنا مکی کے جوشاندے کی حدت سے ابتدا کا ورم بڑھ گیا۔ بخار زیادہ ہوگیا اور پیاس بھی بڑھ گئی۔ ان کو یہ۔

شیرہ مکو خشک ۶ ماشے، لعاب ریشہ خطمی ۱۳ ماشے، شیرہ تخم کاسنی ۶ ماشے عرق بادیان اور عرق مکو میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولے ملا کر پلایا گیا۔ اس کے علاوہ پیٹ پر روغن گل ملنے اور فصد باسلیق کھولنے کے لیے فرمایا۔ پھر آب مکو سبز مروق اور آب کاسنی سبز مروق ہر ایک دو تولے میں مغز املتاس ایک تولہ اور گل قند دو تولے حل کرکے دیا گیا۔

حکایت نمبر ۲۰:- ایک شخص کو ورم معدہ کی شکایت تھی۔ معدے میں درد تھا۔ ابکائیاں متواتر تھیں اور دست آرہے تھے۔ وہ اس سے

پہلے گرم دوائیں استعمال کر چکا تھا، اور اس کے شکم میں جگہ جگہ سختی تھی۔ اس کی فصد باسلیق کھلوائی گئی۔ خون سیاہ رنگ کا تقریباً سوا پاؤ نکالا گیا۔ اس کے بعد نسخہ پلایا گیا۔

لعاب گل خطمی ۳ ماشے، شیرۂ تخم کدو خشک ۴ ماشے، لعاب اسپغول ۶ ماشے۔ تینوں عرقیات میں نکال کر گلاب ۷ تولے، شربت انار شیریں ۲ تولے ملا کر دیں۔

یہ نسخہ دو مرتبہ دیا گیا اور دونوں مرتبہ قے کے ذریعے سے نکل گیا۔ لہٰذا اس کو موقوف کر دیا گیا، اور خیال کیا کہ چونکہ معدہ ماؤف ہے اور اس کی حالت زیادہ خراب ہے۔ اس لیے کوئی چیز پینی مناسب نہیں ہے۔ البتہ مریض کے تنے ہوئے شکم پر مغز املتاس روغن گل کے ساتھ ضماد کیا گیا۔ اور دوسرے روز گل خطمی ۳ ماشے ۷ عدد تخم کدو بارہ تولے میں جوش دے کر صرف ایک تولہ ملا کر پلایا گیا اور بھوک کے وقت ملائم کھچڑی کھانے کی اجازت دی۔ اس کے بعد جب مریض کا بدن ٹھنڈا ہو گیا تو سونٹھ کو باریک پیس کر تلووں پر ملنے کے لیے کہا گیا اور پھر یہ نسخہ دیا گیا اور اسی نسخے کے متواتر استعمال سے آرام ہو گیا۔

آب کاسنی سبز مروق، آب کدو سبز مروق ہر یک ۵ تولے میں، مغز املتاس ایک تولہ حل کر کے چھان لیں۔ اوپر سے زعفران سائیدہ دو رتی اور نمک سائیدہ ۲ ماشے چھڑک کر گلقند آفتابی ۲ تولے ملا کر پلائیں۔

حکایت نمبر ۲۱: ایک شخص کا پیٹ سخت تھا اور گرمی سے دکھتا تھا۔ اور روزانہ دو تین دست آیا کرتے تھے۔ تپ بھی تھا اس کو حکیم شریف خاں صاحب نے آب کدو سبز مروق سات تولے میں شکر سفید ایک تولہ ملا کر تخم ریحان ۶ ماشے اوپر سے چھڑک کر پلانے کے لیے دیا اور مغز املتاس آب کدو سبز میں حل کر کے ضماد کرنے کے لیے تجویز کیا۔ دو تین روز کے استعمال سے بہت افاقہ محسوس ہوا۔ اس کے بعد آب کدو سبز روزانہ ایک ایک تولہ اضافہ کر کے پلانے کے لیے فرمایا۔

حکایت نمبر ۲۲: ایک پچاس سالہ مراقی اور حفقانی مریض صلابت معدہ و معدے کی سختی میں مبتلا تھا۔ بواسیر بھی اور قبض دائمی کی شکایت بھی تھی۔ جب موسم سرما آیا تو شکم میں سختی بڑھ گئی اور قبض بھی زیادہ ہو گیا۔ کبھی کبھی خون آلودہ مسے نکلتے تھے۔ اس کو سب سے پہلے یہ نسخہ منضج پلایا۔

بنفشہ ۶ ماشے، کدو خشک ۶ ماشے، اصل السوس ۵ ماشے، پوست بیخ کاسنی ۵ ماشے، بیخ بادیان ۶ ماشے، گاؤزبان ۶ ماشے، مویز منقیٰ ۱۰ دانے، سب دواؤں کو ۱۰ تولے عرق کاسنی ۱۰ تولے میں رات کو بھگو رکھیں۔ صبح کے وقت جوش دے کر گل قند آفتابی ۲ تولے ملائیں۔ اور چھان کر نیم گرم تین چار روز تک پئیں۔ دوسرے روز اس نسخے میں بواسیر کی رعایت سے تخم خطمی، ریشہ خطمی اضافہ کیا گیا۔ چوتھے روز خون آلود مسوں کا نکلنا موقوف ہو گیا۔ لیکن پیٹ میں اکثر نفخ رہتا تھا کبھی کبھی ڈکاریں بھی آتی تھیں۔ لیکن نیچے کی طرف سے ریاح کم خارج ہوتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شکم میں کوئی چیز چمٹی ہوئی ہے۔ گاڑھا گاڑھا پیشاب کثرت سے آتا تھا۔ تب اس نسخے میں انیسون ۳ ماشے، بادیان ۶ ماشے، تخم کشوث ۳ ماشے، سپستاں ۱۰ دانے اضافہ کر کے دو روز پلایا گیا اور اس کے بعد سنا مکی کو شامل نسخہ و پیٹ کو نرم کرنے کے لیے مسہل سے ایک روز پہلے سنا مکی نو ماشے اضافہ کی گئی جس سے دو تین دست آئے دوسرے روز مغز املتاس ۶ ماشے، ترنجبین ۲ تولے اور روغن بادام شیریں ۶ ماشے اضافہ کر کے مسہل دیا گیا۔ ان کے علاوہ جوشاندے میں مغز تخم کدو ایک تولہ بڑھایا گیا تھا۔ غذا میں چنے کا پانی اور ملائم کھچڑی اور پانی کے بجائے عرق گاؤزبان، عرق کاسنی، عرق کدو نیم گرم پینے کے لیے کہا گیا۔ اس مسہل سے چھ سات دست ہوئے اور مرض میں کسی قدر تخفیف معلوم ہوئی۔ اس کے بعد یہ تبرید دی گئی:۔

لعاب ریشہ خطمی ۶ ماشے، شیرہ تخم خیارین ۶ ماشے، گاؤزبان کاسنی اور کدو کے عرقوں میں نکال کر شربت بزوری ۲ تولے ملائیں اور تخم ریحان ۶ ماشے چھڑک کر پلائیں۔ دوسرا روز اس تبرید کے بجائے عرق بادیان ۱۰ تولے عرق گلاب ۲ تولے، شربت بزوری ۲ تولے، تخم ریحان ۶ ماشے دیا گیا اور کبھی شربت کے بجائے گل قند آفتابی بھی دیا گیا۔

دو تین روز کی مہلت دینے کے بعد یہ منضج دو تین دن پلایا گیا۔

بنفشہ ۶ ماشے کدو خشک ۶ ماشے، بیخ بادیان ۶ ماشے، مویز منقیٰ ۱۰ دانے، تخم کشوث ۳ ماشے، بادیان ۶ ماشے، انیسون ۳ ماشے، تخم خیارین نیم کوفتہ ۶ ماشے، انجیر زرد ۳ دانے، گاؤزبان ۶ ماشے، پوست بیخ کاسنی ۶ ماشے۔ سب دواؤں کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح کے وقت گل قند ۲ تولے ملا کر چھان کر پلائیں۔

[illegible] دوسرے مسہل میں بسفائج فستقی ۶ ماشے، ریوند خطائی ۶ ماشے، غاریقون ۳ ماشے اضافہ کیا گیا۔ سات

دست ہوئے، جن میں جلا ہوا مواد اور چھچھڑے کے ساتھ بلغم نکلا۔ اس کے بعد بدستور تبرید پلانے کے بعد یہ منضج دیا گیا۔

گاؤزبان ۶ ماشے، مکو خشک ۶ ماشے، بیخ کاسنی ۶ ماشے، بنفشہ ۶ ماشے، بیخ بادیان ۶ ماشے، مویز منقیٰ ۱ تولہ، تخم خربزہ ۶ ماشے، تخم خیارین ۶ ماشے، تخم کشوث ۳ ماشے، گل نیلوفر ۱ تولہ، گل قند آفتابی ۲ تولے۔

دو تین روز پلانے کے بعد تیسرے مسہل میں حب ایارج اور حب لاجورد عرق گاؤزبان اور عرق مکو کے ساتھ چار گھڑی رات باقی رہے کھلا کر صبح کو مسہل کی دواؤں میں منضج کی دوائیں اضافہ کر کے پلائی گئیں۔ پیٹ میں مروڑ ہو کر دست ہوئے لیکن دار بلغم تھوڑا تھوڑا نکلا۔ پھر دو تین روز منضج دے کر چوتھا مسہل بدستور حب ایارج اور حب لاجورد کے ساتھ دیا گیا۔ اور پھر معجون بیدانجیر، عرق گاؤزبان، عرق مکو اور شربت بزوری اور گل قند بطور تبرید پلائی گئی۔ اس کے بعد چند روز ذیل معجون کھلائی گئی جس سے کچھ دنوں میں صلابت دور ہو گئی۔

معجون: ابریشم مقرض، گاؤزبان، بادرنجبویہ، اسطوخودوس، تیزپات، اسارون، ذنجر، بہمن، صندل، افتیمون، گل بنفشہ، بسبائیہ، گل سرخ، نیلوفر، ہر ایک سات ماشے، گل گاؤزبان تولے، زرنب ۴ ماشے، دانہ الائچی خورد پانچ ماشے، زرنباد، دارچینی، زرنباد، بادیان، اگر، مصطگی، انیسون ہر ایک ساڑھے تین ماشے، خولنجان، بالچھڑ، تخم خرفہ، تخم کاسنی، ہر ایک ساڑھے دس ماشے، بہمن سفید چودہ ماشے، بالفل، جاوتری، ہر ایک پونے دو ماشے۔ مصری دواؤں سے دوچند، شہد دواؤں کے برابر، عرق گلاب پاؤسیر۔ قوام تیار کر کے بدستور معجون بنائیں۔ آخر میں مشک دو ماشے، زعفران چار ماشے عرق گلاب میں کھرل کر کے ملائیں۔

فوائد: پیٹ کی سختی اور مراق کے لیے مفید ہے۔ سوداوی اخلاط کا تنقیہ کرتی ہے۔

رُوئداد مجلسِ تشخیص وتجویز، ہمدرد دواخانہ دہلی

دِق وسل

مریضہ نمبر ۷۵۵۶۱

مریضہ کے حسب ذیل حالات سے مجلس کو آگاہ کیا گیا۔

"مریضہ کو کھانسی اور بخار کی شکایت ہے حکیموں اور ڈاکٹروں نے دق تشخیص فرمایا ہے۔ آپ کے پاس حالات لکھ کر بھیج رہے ہیں، تشخیص کے بعد دوا بہت جلد روانہ فرمادیں۔ پیٹ میں درد رہا کرتا ہے۔ سینے میں ہر وقت دائیں طرف درد رہتا ہے۔ بلغم پیپ کی طرح کا نکلتا ہے۔ خون بھی آچکا ہے۔ ہاضمہ بہت خراب ہے۔ ڈکاریں بہت آتی ہیں۔ بھوک کا تو نام ونشان نہیں ہے۔ اعضاء شکنی بھی ہے تلوے اور ہتھیلیاں جلتی رہتی ہیں۔"

مجلس نے حسب ذیل دوائیں تجویز فرمائیں۔

قرص عنبر ایک عدد، لعوق سپستاں ۵ تولے کے ساتھ روزانہ صبح کے وقت استعمال کرائیں۔ دوائیں ۲۰ دن استعمال کرکے مندرجہ ذیل حالات سے اطلاع دی گئی۔

حالات ماقبل استعمال ادویہ	حالات مابعد استعمال ادویہ
۱ کھانسی چوبیس گھنٹے ستاتی رہتی تھی۔	اب صرف صبح یا شام کو کبھی اُٹھ جاتی ہے۔
۲ گھبراہٹ تھی۔	اب نہیں ہے۔
۳ پیٹ میں درد رہا کرتا تھا۔	اب نہیں ہے۔
۴ قبض شدید تھا۔	بہت کمی ہے۔
۵ ڈکاروں کی کثرت تھی۔	اب کبھی آجاتی ہے۔
۶ اعضاء شکنی رہا کرتی تھی تلوے اور ہاتھ جلتے تھے۔	اب ایسی بات نہیں ہے۔
۷ درد سینہ کی شکایت تھی۔	اس میں تھوڑی سی کمی ہو گئی ہے۔
۸ بھوک بند تھی۔	اب کھل گئی ہے۔
۹ لعاب دہن کی کثرت تھی۔	اب بہت کمی ہے۔
۱۰ منہ کا مزا پھیکا تھا۔	اب بھی مزا پھیکا ہے۔

مجلس نے مندرجہ بالا دوا ہی بدستور استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی اور مفرح بارد جواہر والی ۶ ماشے شام کے وقت کھانے کے لیے اضافہ کی۔

اسہالِ دَوری

مریضہ نمبر ۳۱۴۹۳/۲۶۶۹

حسب ذیل حالات سے ہمدرد دواخانے کی مجلس تشخیص وتجویز کو اطلاع دی گئی۔

"مریضہ کی عمر انیس بیس برس کی ہے۔ ایک لڑکا ہے۔ شادی ہوئے ڈھ برس ہوئے۔ ہر بائیس روز کے بعد دست شروع ہوجاتے ہیں۔ اس کے بعد چہرے پر زردی چھاجاتی ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہوجاتی ہے۔ دو تین دن یہی حالت رہ کر ٹھیک ہوجاتی ہے اور پھر بائیس دن کے بعد دورہ ہوجاتا ہے۔ بھوک تو لگتی ہی نہیں۔ ٹھنڈ میں رہنے سے جوڑ جوڑ میں درد ہوجاتا ہے۔ ڈاکٹری علاج ہوئے۔ انجکشن بھی لگے۔ لیکن حالت بدستور ہے۔"

مجلس نے حسب ذیل دوائیں تجویز فرمائیں۔

(صبح) قرص مالتی بسنت ایک عدد معجون سنگ دانہ مرغ ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں۔

(بعد غذا) جوارش عود شیریں ۶-۶ ماشے دونوں وقت استعمال کریں۔

بیس دن مسلسل دوائیں استعمال کرنے کے بعد حسب ذیل حالات سے اطلاع دی گئی ۔

"گزارش خدمت یہ ہے کہ حضور کے دواخانے سے دوائیں منگا کر استعمال کرائی گئیں ۔ خدا کے فضل و کرم سے بہت زیادہ فائدہ ہوا اس مرتبہ دست آنے ہی نہیں اور روٹی بھی بھوک کے ساتھ کھاتی ہے ۔"



ضعفِ ہضم بلغمی

مریض نمبر ۳۶۲۹۵/۹۰۸۹

حسب ذیل حالات سے خط کے ذریعے سے اطلاع دی گئی ۔

"عمر قریباً اڑتالیس سال کی ہے ۔ مزاج بلغمی واقع ہوا ہے جسم دوہرا ہے ۔ منہ سے رطوبت ٹپکتی رہتی ہے ۔ مسوڑھے پھول جاتے ہیں ۔ قبض لازمی رہتا ہے پیٹ بھاری رہتا ہے ۔ طبیعت ہر وقت گری گری سی رہتی ہے ۔ دل پر میٹھا میٹھا درد اور کمزوری معلوم ہوتی ہے ۔ بھوک بالکل نہیں لگتی ۔ نزلہ و زکام دائمی ہیں ۔ خالی اُبکائیاں بھی آتی ہیں ۔ دو سال سے گر گئے ہیں ۔ کچھ میں توان میں درد رہتا ہے ۔ دوائیں تجویز کر کے صرف ۱۵ دن کے لیے بھیج دیجیے ۔"

مجلس نے حسب ذیل دوائیں استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی ۔

(صبح) قرص کشتہ خبث الحدید ایک عدد، قرص کشتہ مرجان ایک عدد، دوالمسک سادہ ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں ۔

(شب) قرص ملین ۲ عدد ایک روز کے وقفے سے کھائیں ۔

(بعد غذا) جوارش جالینوس نو نو ماشے استعمال کریں ۔

۱۳ دن دوائیں استعمال کر کے حسب ذیل حالات سے باخبر کیا ۔

حسب ہدایت آپ کی دواؤں کا استعمال جاری ہے ۔ قریب قریب سب ہی شکایتیں دور ہو گئی ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ چند دن دوائیں اور کھاؤں ۔ اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو ۱۰ دن کے لیے دوائیں اور روانہ کر دیں ۔"

سیلان الرحم

مریضہ نمبر ۳۹۳۹۱/۹۵۷۱

"مریضہ کو عرصے سے سفیدی آنے کا مرض ہے ۔ بہت سے علاج کر ڈالے لیکن افاقے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ۔ ماہواری کی بے قاعدگی نے الگ پریشان کر رکھا ہے ۔ اکثر دورانِ سر کی شکایت رہتی ہے ۔ آپ سے یہ بھی مشورہ کرنا چاہتا ہوں کہ جواہر مہرہ اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے تو کیوں نہ مریضہ کو استعمال کرا دیا جائے ۔"

مجلس نے حالات پر غور کر کے مندرجۂ ذیل دوائیں استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی ۔

(صبح) مستورین ایک تولہ آدھ پاؤ دودھ میں حل کر کے پلایا کریں ۔

(شب) معجون سہاگ سونٹھ ایک تولہ سوتے وقت کھلایا کریں ۔

دس دن دوائیں استعمال کرنے کے بعد مریضہ کے حسب ذیل حالات سے اطلاع دی گئی ۔

"آپ کی ارسال کردہ دوائیں مع ہدایات و پرہیز کے ساتھ استعمال کرائی گئیں ۔ الحمد للہ بہت افاقہ ہوا ۔ میرا یہ خیال ہے کہ دس دن کے لیے انہیں دواؤں کا کھلانا اچھا رہے گا ۔ اگر اب جواہر مہرہ مناسب ہو تو ان ہی دواؤں کے ساتھ روانہ کر دیں ۔"



ڈاکٹر کی تشخیص

(مشہور فرانسیسی فسانہ نگار سال ژوئیر (Saint-juirs) کا شاہ کار)

ڈاکٹر نے اس کی صورت دیکھتے ہی کہا: تم مر جاؤ گے۔ تمہارے مرنے میں کوئی شبہ نہیں۔ مجھے تو تم اس وقت بھی مردہ نظر آرہے ہو۔"

اتنے بڑے ڈاکٹر کی زبان سے یہ الفاظ سن کر نوجوان سلیم خوف سے کانپنے لگا۔ ڈاکٹر بدری داس کو ماہر سمیات کی حیثیت سے بین الاقوامی شہرت حاصل تھی۔ اور دنیا میں کوئی ملک ایسا نہ تھا جہاں ان کے علم و کمال کا اعتراف نہ کیا جاتا ہو۔ سلیم اُن کے مرحوم دوست کا اکلوتا فرزند تھا۔ ڈاکٹر بدری داس کو اس سے محبت تھی۔ اور وہ بھی ان کے پاس تیسرے چوتھے دن آتا رہتا تھا۔ ڈاکٹر بدری داس نے سلیم کی آنکھوں کو دوبارہ غور سے دیکھا اور بولے: "زہر کا پورا اثر ہے۔ بد نصیب لڑکے سچ بتا تو نے کیا کیا ہے؟"

موت کو نظروں کے سامنے دیکھ کر سلیم کے ہونٹ خشک ہو رہے تھے۔ خوف سے کانپتے ہوئے بولا: "میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔"

ڈاکٹر صاحب اس کی زبان کا معائنہ کرتے ہوئے بولے: "بیٹا! ذرا اپنی یادداشت پر زور دو۔ تم نے کوئی چیز کھائی ہے۔ کوئی چیز پی لی ہے۔ کوئی چیز سونگھی ہے؟"

سلیم نے کہا: "میرے ایک دوست مالوہ کے جنگلوں کی سیاحت کر رہے ہیں۔ انھوں نے مجھے سرخ رنگ کا ایک پھول لفافے میں بند کر کے بھیجا تھا۔ وہ میں نے ضرور سونگھا تھا۔"

ڈاکٹر بدری داس ایک دافع سمیت عرق کی پوری شیشی اپنے رومال پر انڈھا کر بولے: "کہاں ہے وہ پھول، کہاں ہے وہ پھول! ذرا مجھے بھی دکھاؤ۔"

سلیم نے جیب سے لفافہ نکالا اور پھول ڈاکٹر صاحب کی میز پر رکھ دیا۔

ڈاکٹر صاحب پھول کو دیکھتے ہی زور سے بولے: "میری تشخیص بالکل صحیح ہے۔ اس پھول کا نام ہے پائیرامینس انڈیکا (Pyramenais Indica) یہ سخت زہریلا ہوتا ہے۔ اور اس کو سونگھنے سے انسان مر جاتا ہے ——— تم نے یہ پھول کس وقت سونگھا تھا؟"

"آج نو بجے دن کو"

"اس کا زہر پورے چوبیس گھنٹے میں اثر کرتا ہے۔ کل ٹھیک نو بجے دن کو تم مر جاؤ گے۔"

سلیم کا چہرہ زرد ہو گیا۔ وہ بولا: "ڈاکٹر صاحب۔ میری صحت تو بالکل اچھی ہے۔"

ڈاکٹر بدری داس بولے: "تم سمیات کا حال نہیں جانتے۔ کل جب نو بجنے میں پانچ منٹ باقی رہیں گے تو تمہارے قلب میں ایکا ایکی درد اٹھے گا اور تم پانچ منٹ کے اندر تڑپ تڑپ کر مر جاؤ گے ———"

"ڈاکٹر صاحب! کوئی علاج؟"

"کوئی علاج نہیں۔"

ڈاکٹر بدری داس کی تشخیص کس طرح غلط ہو سکتی ہے۔ یورپ اور امریکہ کے اطبا بھی اس نامور ماہر سمیات کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کئے ہیں ——— تئیس چوبیس سال کا نوجوان سلیم دیوانوں کی طرح ڈاکٹر صاحب کے مطب سے باہر نکلا۔ قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ موت کی تصویر نظروں کے سامنے ——— کل ٹھیک نو بجے دن کو میں مر جاؤں گا ——— یہی ایک خیال دل میں بسا ہوا تھا۔

آٹھ بجے رات کو گرتا پڑتا مکان پہنچا۔

بوڑھی ملازمہ نے کہا، "کھانا کھا لو۔"

"مگر کھانا کس سے کھایا جائے۔ اور اب کھانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بارہ گھنٹے کے بعد تو زندگی کا چراغ گل ہو جائے گا۔"

وہ درد سر کا بہانہ کر کے لیٹ رہا۔ مگر آنکھوں میں نیند کہاں۔ سوچنے لگا ——— میری سو روپے مہینے کی جائداد ہے۔ اس کا وصیت نامہ مرتب کر دینا چاہیے۔ مگر جائداد کا وارث کسے قرار دیا جائے۔ نہ کوئی دوست نہ رشتہ دار۔ ہاں اس کے مرحوم چچا کی ایک نوعمر لڑکی نسیمہ تھی جو کئی سال سے اپنے ماموں کے پاس یتیمی کا پرغم زندگی بسر کر رہی تھی۔ سلیم کو اس سے درپردہ محبت تھی۔ لیکن شادی کی درخواست کس طرح کرتا۔ جانتا تھا کہ ماموں زر پرست ہے۔

اس نے وصیت نامہ مرتب کر کے اپنی مختصر جائداد نسیمہ کے نام منتقل کر دی۔

وہ سوچنے لگا ——— "نسیمہ کس قدر خوب صورت اور شریف طینت لڑکی ہے۔ مگر مصیبت میں گرفتار۔ تین چار دن ہوئے جب اس سے میری ملاقات ہوئی تو وہ کس قدر غمگین تھی۔ معلوم ہوا کہ اس کو ماموں نے ادھیڑ عمر کے ایک اُجڈ مگر دولت مند فوجی افسر کے ساتھ اس کی منگنی کر دی ہے۔ وہ قیانوسی خیالات کا غیر تعلیم یافتہ زمیندار، اسے لبریز شباب دلوں کے جذبات کا کیا احساس! وہ تو ہر وقت روپیہ آنہ پائی کے چکر میں گرفتار رہتا ہے۔ اسے روپیہ چاہیے۔ اس کے نزدیک روپیہ ہی سب کچھ ہے ——— نسیمہ، بدنصیب نسیمہ مجھ سے رو رو کر کہتی تھی کہ وہ زہر کھا کے مر جائے گی۔ مگر اس بدمزاج فوجی افسر کے ساتھ ہرگز شادی نہیں کرے گی ——— اس کی گفتگو سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسے بھی کسی سے محبت ہے ——— کاش نسیمہ کو مجھ سے محبت ہوتی! ——— اس میں کوئی شک نہیں کہ نسیمہ میرے لیے بہترین شریک زندگی ثابت ہوتی ——— مگر اب ان باتوں کا ذکر کیا؟ رات کے دو بج چکے۔ سات گھنٹے بعد میری زندگی کا چراغ گل ہو جائے گا ——— مگر جب مجھے مرنا ہے تو اپنی پیاری نسیمہ کو مصیبت سے نکالنے کی آخری کوشش کیوں نہ کروں۔ کیوں نہ اس کے ماموں سے جا کر لڑ دوں کہ وہ روپے کے لالچ میں اس اُجڈ فوجی افسر کے ساتھ نسیمہ کی شادی نہ کرے ——— مگر وہ کس طرح رضامند ہو جائے گا۔ بہت ضدی آدمی ہے ——— میں نسیمہ کے لیے اپنی جان پر کھیل جاؤں گا۔ مرنے والے کے مقابلے پر کوئی نہیں آتا۔ جب مجھے مرنا ہی ہے تو کیوں نہ ایک نیک مقصد کے لیے جان دوں ——— "

یہ سوچ کر سلیم اُٹھا۔ گھڑی میں دیکھا تین بج چکے تھے۔ اس نے کپڑے پہنے اور نسیمہ کے ماموں کے گھر کی طرف چل دیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے پہلے آہستہ سے دستک دی پھر دو چار آوازیں دیں لیکن جب کوئی نہیں بولا تو اس نے ایک بڑا سا پتھر اٹھا کر دروازے کو بری طرح پیٹنا شروع کر دیا۔ نسیمہ کے ماموں کی آنکھ کھل گئی۔ گھبرا کر بولا، "کون ہے؟"

سلیم نے جواب دیا، "ذرا نیچے تشریف لائیے۔ میں ہوں سلیم۔"

"سلیم ——— اس وقت تم کیسے آئے؟"

"کام ہی سے آیا ہوں اور کیوں آیا۔"

نسیمہ کا ماموں شب خوابی کے کپڑے پہنے ہوئے نیچے اتر آیا اور بولا، "کہو کیا بات ہے؟"

سلیم نے کہا، "مجھے آپ سے یہ عرض کرنا ہے کہ اس بوڑھے رسالدار عبداللہ خاں سے جس کی پہلی بیوی سے چار لڑکے موجود ہیں، نسیمہ کی شادی کا ارادہ ترک کر دیجیے۔"

"تم کیا کہہ رہے ہو؟"

"میں جو کچھ کہہ رہا ہوں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ سوچ سمجھ کر کہہ رہا ہوں۔ میرے لفظوں میں کوئی اُلجھن نہیں۔ صاف الفاظ ہیں اور صاف ہی ان کا مطلب ہے اور اُردو زبان میں کہہ رہا ہوں۔ کیا آپ سمجھے نہیں؟"

"ایسا نہیں ہو سکتا۔"

"ایسا ہو کر رہے گا۔"

"میں نے زبان دے دی ہے۔ اب رسالدار عبداللہ خاں کے ساتھ نسیمہ کی شادی ضرور ہوگی۔"

"ہرگز نہیں ہوگی۔"

"کون مزاحم ہوگا؟"

"میں۔"

"دیکھا جائے گا۔ خیر میں تمہاری بات کا جواب دے چکا۔ اب تم جاؤ اور جو کچھ کرنا ہو کر لو۔"

"سردی میں اتنی رات کو جاؤں کہاں۔ میں تو آپ کے پاس رہوں گا۔"

نسیمہ کے ماموں نے جھلا کر کہا: "رہتے ہو تو رہو۔ لیکن میں یہ سمجھ لوں گا کہ تم چلے گئے۔ اور میں تم سے بات چیت نہ کروں گا۔"

سلیم نے مسکرا کر جواب دیا: "آپ شوق سے بات نہ کیجیے لیکن مجھے اپنے گھر میں اتنی رات تو کاٹ لینے دیجیے۔"

یہ کہہ کر وہ نسیمہ کے ماموں کے ساتھ مکان کے اندر داخل ہوگیا۔ نسیمہ کا ماموں بڑبڑاتا ہوا بستر پر لیٹ رہا: "کیا شرافت ہے! کیا تمیزداری ہے! سردی کے موسم میں کسی شخص کو دروازہ پیٹ پیٹ کر تین بجے رات کو سوتے سے جگانا، اس کی نیند خراب کرنا اور پھر ایک لغو بات کے لیے۔"

سلیم نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔ ایک گوشے میں نسیمہ کے ماموں کا پرانا ستار رکھا ہوا تھا جسے وہ اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتا تھا۔ سلیم نے ستار اٹھا کر بجانا شروع کیا: "———— تان تاں، تنوم تنوم ————"

نسیمہ کا ماموں گھبرا کر اٹھ بیٹھا، بولا: "سلیم خدا کے لیے میرے ستار کو ہاتھ نہ لگاؤ۔"

سلیم نے جواب دیا: "آپ نے یہ پہلے ہی سے سمجھ رکھا ہے کہ میں چلا گیا۔ میں یہ سمجھ لوں گا کہ آپ کمرے میں تشریف فرما نہیں۔ جو میرا جی چاہے گا کروں گا ———— تُن تُن، تاں تاں ————"

"دیکھو میاں سلیم۔ میں تمھیں سمجھاتا ہوں۔ اپنی شرارتوں سے باز آؤ۔ مجھے اس قسم کی بے ہودہ باتیں پسند نہیں۔"

"آپ کمرے میں تشریف ہی کب رکھتے ہیں ———— تُن تُن، تنوم، تان، تنوم، تان تان ————"

"خدا کے لیے میرے ستار پر رحم کرو۔ یہ میرے پاس بیس برس سے ہے اور ابھی میں نے تین روپے خرچ کر کے اس کے تار بدلوائے ہیں۔ اس زمانے کے چھوکروں کو پیسے کا درد ہی نہیں۔ گویا تین روپے کچھ ہوتے ہی نہیں۔"

"اچھا تو آپ میری بات منظور کرتے ہیں؟"

"کون سی بات؟"

"روپے کی لالچ میں نسیمہ کی شادی اس اجڈ فوجی افسر سے نہ کیجیے۔"

"یہ تو نہیں ہو سکتا۔"

"اچھا تو پھر لیجیے ———— تان، تنوم، تان، تُن تُن تُن تُن، تنوم تنوم، تان ————"

"ہائے میرا ستار ناس ہوا۔"

"ہائے میری نسیمہ کی زندگی ناس ہوئی ———— تُن تُن، تان، تان ————"

"ہائے میرے گزرے ہوئے عہد شباب کی نشانی ستار۔"

"ہائے میرے مرحوم چچا کی نشانی نسیمہ ———— تان، تان، تن تن، تان تان، تنوم تنوم، تن تن تن ————"

بوڑھے زمیندار نے تنگ آکر کہا: "آخر تم چاہتے کیا ہو؟"

سلیم نے جواب دیا: "یہی کہ اس وحشی فوجی افسر کے ساتھ نسیمہ کی شادی نہ ہو ———— تنوم، تنوم، تن تن ————"

"رسالدار بہت ہی بدمزاج ہے۔"

"یہی تو میں بھی کہتا ہوں ــــــ تان تان تان، تن۔ ــــ"

"خدا کے لیے ستار رکھ دو۔ انسانوں کی طرح بات کرو۔"

"خدا کے لیے مجھے ستار بجانے دیجیے ــــــ تن تن تن، تنوم تنوم، تان تان تان تان، تنوم ــــــ"

معلوم ہوتا تھا کہ سلیم اب ستار کو توڑ ہی ڈالے گا۔

زمیندار نے کہا، "اگر میں نے اب منگنی فسخ کی تو رسالدار مجھے جان سے مار ڈالے گا۔"

"بس اتنی سی بات، اسے آپ مجھ پر چھوڑیے۔ اگر اس جاہل رسالدار نے شادی کا ارادہ ترک کر دیا تو نسیمہ اپنی پسند کے مطابق شادی کے لیے آزاد ہوگی ــــــ تن تن تن، تان تان ــــــ"

"ہاں میاں سلیم ہاں۔ خدا کے لیے اب تو میرا ستار خراب نہ کرو۔"

"تن تن تن، تان تان، تن، تنوم تنوم، تن تن ــــــ"

بوڑھے زمیندار نے بگڑ کر کہا، "اب کیا شرارت ہے؟"

سلیم نے قہقہہ لگا کر جواب دیا، "یہ خوشی کا نغمہ ہے۔ اب ذرا یہ بتا دیجیے کہ وہ جاہل رسالدار رہتا کہاں ہے۔"

زمیندار نے اسے مکان کا پتہ بتاتے ہوئے کہا، "ذرا وہاں سوچ سمجھ کر قدم رکھنا۔ بہت بدمزاج فوجی افسر ہے۔ اوّل تو وہ تمھاری صورت دیکھتے ہی مشتعل ہو جائے گا، اور اگر کوئی ایسی ویسی بات زبان سے نکل گئی تو تمھیں جان سے مار ڈالے گا۔"

سلیم نے جواب دیا، "دیکھا جائے گا۔"

یہ کہہ کر وہ رسالدار کے مکان روانہ ہوا۔ اور پانچ بجے کے قریب وہاں پہنچا۔ دروازے پر دستک دی۔ صدائے برنخاست۔ سلیم نے چیخنا شروع کیا، "اجی رسالدار صاحب! اجی رسالدار صاحب!!"

اندر سے بھیانک آواز آئی، "کون بدتمیز شور مچا رہا ہے؟"

سلیم نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا، "سرکار ذرا نیچے تشریف لائیے۔ میں زمیندار صاحب کا ایک ضروری پیام لے کر حاضر ہوا ہوں۔"

بھاری قدموں کی آہٹ ہوئی۔ مکان کا دروازہ کھلا۔ رسالدار باہر نکلا۔ تقریباً پچاس سال کی عمر، اچھی صحت، بڑی بڑی مونچھیں، پُر رعب چہرہ، آنکھوں سے خونخواری ٹپکتی تھی۔ کڑے تیور سے بولا، "کہیے کیا کام ہے؟"

سلیم نے جواب دیا، "میں اندر بیٹھ کر عرض کر سکتا ہوں۔"

رسالدار اسے اپنے کمرے میں لے گیا۔ دیواروں پر ہر طرف طرح طرح کے ہتھیار آراستہ تھے۔ بستر کے سرہانے کرچ تھی، پہلو میں رائفل اور میز پر دو دو ریوالور۔

ہتھیاروں کو دیکھ کر پہلے سلیم کسی قدر گھبرایا۔ پھر اس نے سوچا کہ جب میں دنیا میں چار ساڑھے چار گھنٹے کا مہمان ہوں تو پھر موت سے ڈرنا کیسا۔

رسالدار نے اس سے کہا، "اب آپ اپنا مقصد بتائیے۔"

سلیم نے کہا، "آپ زمیندار صاحب کی بھانجی سے شادی کرنا چاہتے ہیں؟"

"ہاں۔"

"آپ اس کے ساتھ شادی نہیں کر سکتے۔"

"مجھے کون روک سکتا ہے۔ خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔"

"میں روکتا ہوں۔"

"تم کون ہو؟"

"اس کا چچیرا بھائی۔"

رسالدار عبداللہ نے اپنی بڑی بڑی مونچھوں پر تاؤ دے کر سلیم کے چہرے پر نظر دوڑائی چھریرے بدن کا خوب صورت نوجوان مگر چہرے پر غضب کی مستقل مزاجی۔ بولا "جا لڑکے جا۔ مجھے تیری نوجوانی پر رحم آتا ہے۔"

سلیم نے جواب دیا "مجھے رحم کی ضرورت نہیں۔"

"کیا تو اپنی زندگی سے تنگ آچکا ہے جو مجھ سے لڑنے آیا ہے؟"

"اور کیا تو اپنی زندگی سے تنگ آچکا ہے جو میری چچیری بہن کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے؟"

"دیکھ میں سینکڑوں آدمیوں کو تلوار کے گھاٹ اتار چکا ہوں۔ اس وقت مجھ سے بڑا شمشیر زن دنیا کے پردے پر موجود نہیں۔"

"مجھے بھی کسی ایسے ہی مرد میدان کی ضرورت تھی جو میرے مقابلے کی تاب لا سکے۔"

رسالدار نے شیر کی طرح گرج کر کہا "کیا تو واقعی مجھ سے لڑنا چاہتا ہے؟"

سلیم نے میز پر زور سے گھونسہ مار کر جواب دیا "اور کیا تو مذاق سمجھتا ہے؟"

"دیکھ تیری ماں سر پر ہاتھ دھر کر روئے گی۔"

"خوب! میں اپنی ماں کو پہلے ہی رو چکا۔ بتا کس چیز سے لڑے گا؟ تلوار سے یا بندوق سے یا ریوالور سے لڑے گا؟" میز پر دو ریوالور پڑے تھے ان کی طرف ہاتھ بڑھا کر سلیم نے کہا "آ ریوالور ہی سے لڑیں۔ ایک ریوالور تو لے۔ ایک مجھے دے۔"

رسالدار نے ریوالوروں کو ہٹاتے ہوئے کہا "میاں صاحبزادے۔ آتشیں اسلحات کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ ان سے کھیلنا مذاق نہیں۔ جان کا خطرہ رہتا ہے۔"

سلیم نے جواب دیا "تو مرنے سے ڈرتا ہی کون ہے؟ کیا میری تمھاری طرح بزدل ہوں۔"

"میں بزدل ہوں! اتنا مشہور فوجی افسر!"

"واہ کیا کہنا میرے رسالدار بہادر کا۔ جب ہی تو موت سے تھر تھر کانپ رہے ہو۔"

"میں خوف سے نہیں کانپ رہا ہوں۔ بلکہ اس وقت سردی زیادہ ہے۔"

"اگر خوف سے نہیں کانپ رہے ہو تو مجھ سے لڑو۔"

رسالدار نے نرمی سے کہا "میاں لڑنے جھگڑنے سے کیا فائدہ۔ شریفوں کی طرح بیٹھ کر بات چیت کرو۔ آخر تم چاہتے کیا ہو؟"

سلیم نے اپنا ہونٹ درست کرتے ہوئے جواب دیا "بس یہی کہ تم نسیمہ کے ساتھ شادی کا خیال ترک کر دو۔"

رسالدار نے کہا "صاف بات یہ ہے کہ میں تو زمیندار صاحب کی بھانجی کے ساتھ خود ہی شادی کرنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ سولہ سترہ برس کی نوجوان لڑکی اور میری پچاس سال کی عمر۔ اس سے بڑے تو میرے لڑکے ہیں۔ مگر زمیندار صاحب میری جائداد کی لالچ میں مجھے بری طرح گھیرے ہوئے تھے۔ میں تمھارا مطالبہ پورا کرنے کے لیے بخوشی تیار ہوں۔ مگر دشواری یہ ہے کہ تم نے مجھے دھمکیاں دی ہیں اور میں آج تک کسی کی دھمکی سے مرعوب نہیں ہوا۔"

سلیم نے جواب دیا "جی حضرت میں اپنی ساری دھمکیاں واپس لیتا ہوں۔ آپ تو میرے باپ کے برابر ہیں۔ اور پھر اتنے بڑے نامور فوجی افسر ہیں بھلا آپ کو کیا دھمکیاں دوں گا۔ کہیے تو دست بستہ آپ سے معافی مانگ لوں۔"

رسالدار نے اس کی پیٹھ پر آہستہ سے تھپکی دے کر کہا "جب یہ بات ہے تو مجھے تمھاری خواہش منظور ہے۔ میں تمھاری چچیری بہن کے ساتھ شادی کا ارادہ ترک کرتا ہوں۔"

سلیم نے کہا "تو ازراہ کرم مجھے یہ لکھ کر دے دیجیے۔"

رسالدار مسکراکر بولا، "میاں صاحب زادے تم ہو بڑے ذاتِ شریف۔ آسانی سے ٹلنے والے نہیں۔" یہ کہہ کر اس نے شادی سے انکار کا خط نسیمہ کے ماموں کے نام لکھ دیا۔

سلیم ۵ ½ بجے رسالدار سے رخصت ہو کر سات بجے کے قریب نسیمہ کے ماموں کے گھر پہنچا۔ زمیندار صاحب دیوان خانے میں بیٹھے ہوئے حقے سے شغل فرما رہے تھے۔ سلیم کی صورت دیکھتے ہی بولے: "اب تم پھر مجھے تنگ کرنے آ گئے!"

سلیم نے جواب دیا، "میں آپ کو تنگ کرنے نہیں۔ بلکہ خوش خبری سنانے آیا ہوں۔ رسالدار صاحب نے شادی سے انکار کا خط لکھ دیا۔"

زمیندار نے حیرت سے چونک کر پوچھا، "کیا تم واقعی اس بدمزاج رسالدار کے پاس گئے تھے؟"

"جی ہاں۔"

"ہو نہیں سکتا۔ وہاں اگر جاتے تو زندہ بچ کر نہیں آ سکتے تھے۔"

"اجی دیکھیے یہ رہا رسالدار کا خط۔"

زمیندار نے خط لے کر متحیر نگاہوں سے دیکھا۔ اور بولا، "تم نے اس پہ کیا جادو کر دیا۔ وہ تو بہت ہی ضدی شخص ہے۔"

"اور کیا میں کم ضدی ہوں! لایئے اس خوشی میں آپ کو ستار کا ایک نغمہ تو سنا دوں۔"

یہ کہہ کر وہ مکان کے اندر بھاگا۔ زمیندار صاحب اس کے پیچھے شور مچاتے ہوئے، "دیکھو خبردار۔ میرا ستار خراب نہ کرنا۔ ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہ ہوگا۔"

سلیم نے اندر جا کر نسیمہ کو دیکھا۔ وہ غسل خانے میں تھی۔ سلیم نے چیخنا شروع کیا "نسیمہ، نسیمہ!! جلد باہر نکلو۔"

سلیم کی آواز سن کر نسیمہ جلدی سے غسل خانے سے باہر نکلی۔ بالوں سے ٹپکنے والے پانی کے قطروں نے اس کے حسن کی جاذبیت اور بھی بڑھا دی تھی۔ نسیمہ نے کہا، "آج صبح صبح کیسے راستہ بھول گئے۔ ماموں جان کہتے تھے کہ تم تین بجے رات کو بھی آئے تھے۔ خیر تو ہے، کیا بات ہے؟"

زمیندار نے کہا، "بات کیا ہے۔ تیرے چچیرے بھائی کا دماغ خراب ہو گیا۔ ساری رات خود بھی پریشان رہا اور دوسروں کی بھی نیند حرام کی۔"

نسیمہ بولی، "آخر یہ کیا کرتے رہے۔"

زمیندار نے کہا، "انہی سے پوچھو۔"

سلیم بولا، "اب اس اجڈ رسالدار کے ساتھ تمہاری شادی نہیں ہوگی۔ میں نے اس سے خط لکھوا لیا۔ ماموں صاحب نے مجھ سے وعدہ کر لیا کہ اب تم شادی کے معاملے میں آزاد ہو گی۔ تمہاری شادی وہاں ہوگی جہاں تم چاہو گی۔"

نسیمہ نے سر جھکا کر کنکھیوں سے سلیم کی طرف دیکھا۔ بوڑھے زمیندار کی تجربہ کار آنکھوں نے نسیمہ کی دزدیدہ نگاہوں میں سب کچھ دیکھ لیا۔ وہ سب کچھ سمجھ گیا۔ بولا، "سلیم۔ میں نسیمہ کے ساتھ تمہاری شادی منظور کرتا ہوں۔"

سلیم کے دل کی حرکت تیز ہو گئی۔ پیشانی پر پسینہ آ گیا۔ بولا، "میری شادی نسیمہ کے ساتھ ——— !نہیں میں ان کی زندگی برباد کرنا نہیں چاہتا۔ میں آپ کے پاس صرف اس لیے آیا تھا کہ اپنے مرحوم چچا کی واحد یادگار نسیمہ کو بوڑھے رسالدار کے عذاب سے نجات دلاؤں اور اسے اپنا وصیت نامہ دے دوں۔"

زمیندار نے پوچھا، "وصیت نامہ! کیسا وصیت نامہ؟"

"میرا وصیت نامہ۔ میں نے اپنی جائداد نسیمہ کے نام منتقل کر دی ہے۔"

"یہ کیوں؟"

"آٹھ بجنے والے ہیں۔ میں اب اس دنیا میں گھنٹہ سوا گھنٹے کا مہمان ہوں۔ میں اب گھر جا رہا ہوں۔ مرنے کے لیے۔"

نسیمہ سر جھکائے خاموش کھڑی تھی۔ اس نے گھبرا کر سلیم کی طرف دیکھا۔ بولی "آج تمھیں کیا ہو گیا ہے؟ کیسی باتیں کر رہے ہو۔ اپنی موت کا علم بھی کسی کو ہوا ہے؟"

سلیم آہ سرد بھر کر بولا "ہاں نسیمہ، مجھے اپنی موت کا علم ہے۔ میں نے کل ایک زہریلا پھول سونگھ لیا تھا۔ اس کی سمیت سے میں آج نو بجے رات کو مر جاؤں گا۔"

نسیمہ نے پوچھا "تم سے یہ کس نے کہہ دیا؟"

سلیم نے جواب دیا "ڈاکٹر نے۔"

"کون ڈاکٹر؟"

"ڈاکٹر بدری داس جو ملک میں سمیات کے سب سے بڑے ماہر ہیں۔ ان کی تشخیص کبھی غلط نہیں ہوتی۔" ڈاکٹر بدری داس کا نام سن کر نسیمہ اور اس کے ماموں دونوں نے قہقہہ لگایا۔ سلیم نے تعجب سے ہنسنے کا سبب پوچھا۔ نسیمہ دوڑ کر کمرے کے اندر سے ایک روزنامے کا پرچہ اٹھا لائی اور ایک مضمون کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی "اپنے ڈاکٹر بدری داس کا حال تم خود پڑھ لو۔"

سلیم نے پڑھنا شروع کیا۔ اخبار میں لکھا تھا:

"افسوس ہے کہ ہمارے شہر کے نامور طبیب ڈاکٹر بدری داس کا دماغی توازن دفعتاً بگڑ گیا۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ وہ ملک میں سمیات کے سب سے بڑے ماہر تھے۔ وہ ہمیشہ زہریلی چیزوں کی تحقیقات میں مصروف رہتے تھے۔ سمیات پر غور و فکر کی کثرت سے ان کے ذہن میں یہ خیال بیٹھ گیا کہ جو شخص بھی ان سے ملنے آتا ہے وہ کسی زہر کے زیر اثر ہے۔ چنانچہ رات کو نو بجے کے قریب اپنا مطب بند کرتے ہوئے ان کا دماغی توازن بالکل بگڑ گیا اور انھوں نے اپنے دواخانے کی تمام شیشیاں، دوائیں اور مرتبان یہ کہہ کر [illegible] سڑک پر پھینکنا شروع کیا کہ یہ دوائیں زہریلی ہیں۔ یہ نرسیں بھی زہریلی ہیں [illegible] ان کی اس حرکت سے کئی راہگیر سخت مجروح ہوئے۔ پولیس نے انھیں بڑی مشکل سے قابو میں کیا اور وہ ایک [illegible] کی مدت کے لیے آگرے کے پاگل خانے روانہ کر دیے گئے۔"

سلیم نے اخبار ہاتھ سے رکھ دیا اور نسیمہ کی طرف دیکھا۔ بولا "نسیمہ"

نسیمہ نے آہستہ سے کہا "سلیم"

دونوں کی آنکھوں میں آنسوؤں کے دو دو قطرے تھے۔



نسل انسانی کے دشمن

شیر، سانپ، جراثیم، سل اور دِق

شیر اور سانپ کو تو گولی اور لاٹھی سے ہلاک [illegible] مگر ان ننھے ننھے خوردبینی جراثیم کا بقراط اور سقراط کے زمانے سے کوئی خاص علاج نہیں تھا۔

لعاب اور دہن میں جراثیم ہوتے ہیں۔

گندے ہوٹلوں [illegible] کے گلاسوں اور چائے کی پیالیوں سے یہ مرض روز بروز ترقی کر رہا ہے۔

چونکہ پھیپھڑوں [illegible] اور دل [illegible] یعنی سانس کے ساتھ [illegible] اس لیے ان کے نقائص [illegible] وغیرہ دور کرنا ممکن تو نہیں مگر حد درجہ دشوار ضرور تھا۔

ہمدرد کی مجلس تجربات نے دس سال تک [illegible] اور **قرص سحر** اور **ماء الحیات** دو اکسیر دوائیں دنیا کے سامنے پیش کر دیں جن سے پھیپھڑوں کے جراثیم [illegible] شروع ہو جاتی ہے۔

ہلکی حرارت، کھانسی، سانس پھولنا [illegible] دق کے خطرے کی علامات ہیں۔

[illegible] دونوں [illegible] ثابت ہوں گی [illegible] قوت بھر دیں گی۔

[illegible] فی صدی ایسے [illegible] بالکل تندرست ہو گئے ہیں۔

مریض خوش ہو جائیں، ماں باپ، بچے، عزیز، رشتے دار اور دوست بھی خوشیاں منائیں، زیادہ سے زیادہ چالیس روز میں مریض کو مکمل شفا ہو جاتی ہے۔

قیمت قرص سحر فی عدد [illegible] ماء الحیات [illegible] بڑی بوتل دو روپے۔ ابھی منگائیے۔

ترکیب استعمال بہت آسان ہے [illegible]

ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجیے [illegible] استعمال کیجیے۔

غذا نرم اور زود ہضم کھائیں [illegible] مناسب ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



از جناب حکیم مولوی عبد الواحد صاحب رکن مجلس تحقیق و تجویز ہمدرد دواخانہ دہلی

رسوت ان چند دواؤں میں سے ہے جن کے اکثر افعال و تاثیرات میں تینوں مروجہ طبیں آیورویدک، طب یونانی اور ڈاکٹری متفق ہیں۔ اگرچہ ڈاکٹری میں اس کا استعمال زیادہ نہیں ہے۔ لیکن آیورویدک اور طب یونانی میں یہ دوا کثرت سے استعمال کی جاتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ کثرت سے استعمال ہونے کے باوجود ہماری علم الادویہ کی کتابوں میں اس کی ماہیت کے متعلق مختلف اقوال ملتے ہیں جن کو دیکھ کر صحیح رائے قائم نہیں کی جاسکتی کہ رسوت درحقیقت کس درخت یا بوٹی سے بنائی جاتی ہے۔ اس لیے ہم اس مضمون میں اس دوا کے متعلق مختلف اقوال، اس کی صحیح ماہیت اور دوسری ضروری معلومات ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

رسوت کے نام رسوت اردو، ہندی میں اسی نام سے مشہور ہے۔ بقہ عربی میں اس کو حُضُض (ح اور ض پر پیش) اور سنسکرت میں رساانجن کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ مرہٹی اور بنگالی زبانوں میں بھی یہی سنسکرت نام معمولی تبدیلی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ گجراتی میں اس کو رسوتی کہا جاتا ہے اور انگریزی میں اس کو ایکسٹریکٹ آف بربیرس اور لاطینی میں ایکسٹریکٹم بربیرس کہتے ہیں۔ اور اس کا قدیم یونانی نام لوکیون ہے۔

مخزن الادویہ اور محیط اعظم میں اس کا یونانی نام لوفیون لکھا ہے جو شمس الاطبا تو م کی تحقیق کے مطابق غلط ہے۔ صحیح لفظ لوکیون ہے اور یہ کچھ بھی بعید نہیں ہے۔ اکثر الفاظ میں اس قسم کی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ لوکیون کو شروع میں کاتب نے غلطی سے کاف کے بجائے قاف سے لکھ دیا ہوگا۔ لوقیون کچھ مدت گزرنے کے بعد قاف کا ایک نقطہ اڑ گیا۔ پڑھنے والے نے غلطی سے لوفیون پڑھا اور دوسری جگہ لوفیون ہی نقل کیا گیا۔ دوسری زبان کا لفظ تھا۔ امتداد زمانہ کے بعد کسی کو اس کے صحیح تلفظ کی خبر ہی نہیں رہی۔ لہذا لوفیون ہی مشہور ہو گیا۔

رسوت کی وجہ تسمیہ رسوت کا لفظ عام طور پر رے کے زبر اور سین کے زبر یا پیش کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یعنی رَسوت اور رُسوت۔ واو مجہول کے ساتھ۔ درحقیقت یہ لفظ "رس" اور "اوٹ" دو لفظوں سے مرکب ہے۔ رس کسی بوٹی یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی یا پانی میں جوش دے کر حاصل کیے ہوئے جوشاندے کو کہتے ہیں اور اوٹ کے معنی اوٹانا یعنی جوش دینا ہے۔ چونکہ رسوت ایک درخت کی لکڑیوں کو جوش دے کر حاصل شدہ رس کو پکا کر بنائی جاتی ہے۔ اس لیے اس کو "رسوٹ" کہنے لگے اور پھر یہی لفظ "ٹ" کو "ت" سے تبدیل کر کے رسوت بولا جانے لگا۔

رسوت کی تاریخ طب یونانی اور آیورویدک میں رسوت زمانہ قدیم سے استعمال کی جاتی ہے۔ چنانچہ دیسقوریدوس، بلنوس اور جالینوس وغیرہ قدیم اطبا نے لوکیون کے نام سے اس کو بیان کیا ہے۔ اسی طرح آیورویدک کی پرانی کتابوں میں بھی اس کا تذکرہ موجود ہے۔

رسوت کی قسمیں رسوت دو قسم کی ہوتی ہے (۱) رسوت مکی جس کا بیان علم الادویہ کی کتابوں میں حضض مکی کے نام سے موجود ہے۔ (۲) رسوت ہندی۔ جو آج کل مستعمل ہے۔

حضض مکی جو کسی زمانے میں مکہ معظمہ میں بنائی جاتی تھی اور وہاں سے مختلف ممالک میں پہنچتی تھی۔ آج کل نایاب ہے۔

رسوت کی طبعی صفات تازہ اور خالص رسوت کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ کچھ مدت گزرنے پر رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ بیسکن پانی میں گھولنے سے پانی زرد ہو جاتا ہے۔ مزہ کڑوا ہوتا ہے اور بو خاص قسم کی ہوتی ہے۔

بازار میں تازہ اور خالص رسوت کا ملنا مشکل ہے۔ کیونکہ کچھ مدت اس پر گزر چکی ہوتی ہے۔ اس لیے رسوت بازار میں سیاہ رنگ کی بے ڈھنگی ڈلیوں کی شکل میں ملتی ہے جس پر مختلف قسم کے درختوں کے پتے چپٹے ہوتے ہیں۔ اور کنکر مٹی کی ملاوٹ بھی عموماً ہوا کرتی ہے۔ اگر رسوت کی ڈلیاں یا ٹکڑے نسبتاً ہلکے ہوں۔ توڑنے پر آسانی سے ٹوٹ جائیں۔ رنگ سیاہ اور زردی مائل ہو اور مزے میں تلخی

تو اس کو بہترین رسوت سمجھنا چاہیے۔ گویا یہ امتیازی علامتیں ہیں جن کو معلوم کر کے ہم رسوت کے اچھا یا بد ہونے کا حکم لگا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اصلی اور عمدہ رسوت اگر منہ میں چبائی جائے تو اس سے زبان کچھ سکڑتی ہے لیکن جس رسوت میں ملاوٹ ہوتی ہے وہ چبانے سے زبان پر قبض نہیں پیدا کرتی۔ اس کا مزہ بہت زیادہ کڑوا ہوتا ہے۔ اس کے ٹکڑے بھاری ہوتے ہیں اور اگر ان کو توڑ کر دیکھا جائے تو ان میں وہ چمک بھی نہیں ہوتی جو توڑنے پر رسوت کے ٹکڑوں میں دیکھی جاتی ہے۔

رسوت کی ماہیت رسوت ایک درخت یا پودے کا عصارہ ہے لیکن وہ درخت کون سا ہے۔ اس میں اطبا کا اختلاف ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضض مکی کے متعلق جو کچھ مشہور ہے وہ یہ ہے کہ وہ ایک خاردار درخت کے پتوں اور پھل کا عصارہ ہے۔ یہ درخت تقریباً تین گز بلند ہوتا ہے اس کی چھال کا رنگ کاہی ہوتا ہے۔ پتے شمشاد کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں۔ پھل سیاہ مرچ کے مانند گول اور کالے لیکن یہ سیاہ مرچ کی طرح کھردرے نہیں ہوتے بلکہ ہموار اور چکنے ہوتے ہیں اور ان کے مزے میں تلخی ہوتی ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ حضض مکی کے درخت کے پتے گول اور کسی قدر موٹے ہوتے ہیں اور ان کی نوکیں اندر کی طرف مڑی ہوئی ہوتی ہیں اور یہ عرفات کے میدان میں پیدا ہوتا ہے۔

اس درخت کی جڑ، پتوں، بیجوں اور لکڑیوں کو لے کر کوٹ کر ٹکڑے کر کے ایک حوض میں بھگوتے ہیں۔ وہاں ان کو خوب ملتے ہیں اس کے بعد چھوڑ دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ تلچھٹ نیچے بیٹھ جاتی ہے۔ اس کے بعد اوپر سے صاف پانی نتھار کر جوش دیتے ہیں اور جب وہ گاڑھا ہو جاتا ہے تو اس کو مشکیزوں میں بھر کر مختلف ممالک میں فروخت کے لیے لے جاتے ہیں اور اس کو خاص طور پر "خولان" کہتے ہیں۔ اور جو گاد نیچے بیٹھ جاتی ہے پھر اس کو چھانتے ہیں، تنکے اور لکڑیوں وغیرہ کو پھینک دیتے ہیں اور پھر اس چھنی ہوئی گاد کو تھوڑا سا پکاتے ہیں۔ جب یہ گاڑھی ہو جاتی ہے تو اس کے قلوے سے بنا لیتے ہیں۔ اس کو حضض کہتے ہیں۔ لیکن اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ خولان اور حضض الگ الگ چیزیں ہیں۔ درحقیقت دونوں چیزیں ایک ہی ہیں۔ ان میں فرق لطافت اور کثافت کا ہے۔ پہلی قسم کی حضض لطیف اور نفیس ہوتی ہے، زیادہ قیمت پاتی ہے اور دوسری قسم کی حضض کثیف اور غلیظ ہوتی ہے۔ قیمت میں ارزاں ہوتی ہے۔ لیکن ہوتی ہیں دونوں اصلی۔

صاحب مخزن الادویہ تحریر فرماتے ہیں کہ معتبر شخص سے سنا گیا ہے اور یہی تحقیق بھی ہے کہ رسوت جس پودے سے بنائی جاتی ہے وہ چنبہ کوہ کے پودے کے مانند ہوتا ہے۔ رسوت ہندی کے متعلق بعض کہتے ہیں کہ وہ فیل زہرج کا عصارہ ہے لیکن صاحب مخزن الادویہ اس کی تردید کرتے ہیں۔ صاحب دستور الاطبا لکھتے ہیں کہ بہترین رسوت وہ ہے جو نگرکوٹ اور نیپور کے مضافات میں تازہ بلیلہ کے رس سے بناتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ رسوت چند بوٹیوں کے پتوں کا عصارہ ہے بعض بوٹیوں کے پتے مینھی کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں اور وہ خاردار ہوتی ہیں۔ بعض کے پتے فرنجے کے پتوں سے مشابہ اور ان سے زیادہ موٹے ہوتے ہیں۔ بعض کے پتے بس چھرے کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ ان کو لکڑی کی بڑی اوکھلی میں کوٹ کر چھان لیتے ہیں پھر اس کو جوش دیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ گاڑھا ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو پتوں پر پھیلا کر خشک کر لیتے ہیں۔

حکیم عبد الحمید صاحب نے تحفہ میں لکھتے ہیں کہ جو کچھ دیسیدوں اور ان کی معتبر کتابوں سے تحقیق ہوا ہے وہ یہ ہے کہ رسوت دار ہلد کا عصارہ ہے اور یہی درست بھی ہے۔

صاحب محیط نے نسخہ سعیدی کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ نواب محمد سعید خاں والی رامپور ایک مرتبہ کوہ نادون اور نگرکوٹ کی طرف شکار کے لیے گئے تھے۔ انہوں نے رسوت کے درخت دیکھے اور ان سے رسوت بھی تیار کرائی۔ نسخہ مذکورہ میں درخت رسوت کے متعلق لکھا ہے کہ

"رسوت کا درخت (دارہلد) نارنگی کے درخت کے برابر ہوتا ہے۔ اس پر کانٹے لگتے ہیں۔ اس کی جڑ اور لکڑی زرد رنگ کی ہوتی ہے پتے روامن کے پتوں کے مانند اور پھل کوہ اور فالسے جیسے ہوتے ہیں۔ پختہ ہونے پر ان کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ مزہ ترش ہوتا ہے اور پہاڑی لوگ اسے کھاتے ہیں۔ اور وہ اس کو کشمبل کہتے ہیں۔

رسوت کا درخت ہی زرشک کا درخت ہے

شمس الاطباء مرحوم مخزن الادویہ [illegible] میں لکھتے ہیں کہ "دارہلد کا ڈاکٹری نام بربرس اور اس کا طبی نام بربارس درحقیقت ایک ہی نام ہے لیکن ڈاکٹری میں بربرس سے دارہلد یا رسوت کی لکڑی مراد لی جاتی ہے اور طب میں بربارس یا امبرباریس سے زرشک مراد لی جاتی ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ اصل میں وہ درخت زرشک کے تنے کی لکڑی کو دارہلد اور اس کے عصارے کو حضض یا رسوت، اس کی جڑ کو [illegible] اور اس کے پھل کو زرشک کہتے ہیں"۔

[illegible] بھی یہ تحقیق صحیح معلوم ہوتی ہے۔ [illegible] بربرس اور امبرباریس دونوں لفظ ایک ہی معلوم ہوتے ہیں۔ یہ لفظی تغیرات اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ علاوہ ازیں [illegible] علم الادویہ کی کتابوں میں دارہلد کے پھل کو اگرچہ زرشک نہیں لکھا۔ لیکن زرشک کے مانند ضرور لکھا ہے۔ [illegible] زرشک کے درخت کی بابت [illegible] غور کرتے ہیں تو اس میں اور دارہلد کے درخت میں کوئی بڑا اختلاف نہیں پاتے۔ [illegible] زرشک کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ خاردار ہوتا ہے پہاڑوں پر اگتا ہے، دو تین قدم بلند ہوتا ہے، پتے [illegible] پیلی [illegible] جیسے ہوتے ہیں، پھول زرد ہوتے ہیں، [illegible] کی حالت میں سبز، پختہ ہونے کی حالت میں سرخ ہوتے ہیں اور [illegible] ہونے پر سیاہ ہو جاتے ہیں۔ [illegible] خوشے ہوتے ہیں [illegible] اس درخت کی جڑ کی چھال کو [illegible] زرد کہتے ہیں۔

اس [illegible] زرشک کا درخت اور رسوت کا درخت ایک ہی ہے۔ یہ بھی خاردار ہوتا ہے اور رسوت کا درخت بھی۔ دونوں کا مقام پیدائش کوہستان ہے۔ بلندی کے لحاظ سے دونوں یکساں ہیں، پھل بھی دونوں کا ایک ہی معلوم ہوتا ہے۔ پھل کی ضخامت و شکل اس کی رنگت اور مزہ سب ایک ہے۔ درخت زرشک کے [illegible] زرد [illegible] ہے کہ اس کا رنگ بھی دارہلد کے مانند زرد ہوتا ہے۔ الغرض رسوت اور زرشک کا درخت ایک ہی ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ البتہ اختلاف مقامات کے لحاظ سے ان میں جزوی اختلافات پائے جاتے ہیں [illegible] رسوت [illegible] ہوتی ہو [illegible] رسوت اپنے افعال و خواص کے لحاظ سے ایک [illegible] ہو۔

[illegible] واقعہ [illegible] کا باشندہ تھا، میرے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ جب [illegible] زرشک کو دیکھا [illegible] اس کے چند دانے اٹھا کر دیکھے اور ان کو چکھ کر کہنے لگا "حکیم صاحب یہ دوا تو ہمارے پہاڑوں میں ہوتی ہے [illegible] اور اس کے درخت کی لکڑی سے رسوت بناتے ہیں۔"

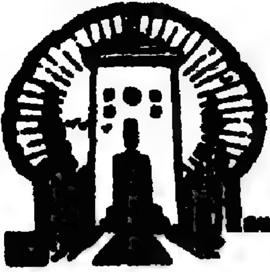
میں نے اس کی یہ بات [illegible] رسوت کا بیان دیکھا تو اس کے بیان کی تصدیق ہوئی کہ جس چیز کو ہم زرشک کہتے ہیں، پہاڑی لوگ اس کو [illegible] کہتے ہیں [illegible] وہ درخت بھی دارہلد یا زرشک کا درخت ہے۔

[illegible] درخت کی لکڑیوں سے رسوت بنائی جاتی ہے، اس کو نباتی اصطلاحات میں [illegible] کہتے ہیں۔ ہندوستان میں [illegible] درختوں سے رسوت بنائی جاتی ہے [illegible] کے لحاظ سے کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ فارماکوپیا آف انڈیا میں مندرجہ ذیل تین قسم کے درختوں کا بیان کیا گیا ہے:

(۱) بربرس ارسٹے ٹا (Berberis Aristata) اس کو انگریزی میں نیپال باربری (Nepal Barberry) کہتے ہیں اور اس قسم کے درخت نیپال کے پہاڑوں پر پیدا ہوتے ہیں۔

(۲) بربرس لیسی اَم (Betberis Lycium) اس کو انگریزی میں آپتھلمک باربری (Ophthelmic Barberry) کہتے ہیں۔ اس قسم کے درختوں کا مقام پیدائش [illegible] ہے۔

(۳) بربرس ایشیاٹیکا (Berberis Asiatica) اس کو انگریزی میں ایشیاٹک باربری (Asiatic Barberry) کہتے ہیں اور اس قسم کے درخت [illegible] سے لے کر [illegible] تک تمام کوہستانی سلسلے میں پائے جاتے ہیں۔ (باقی آئندہ)



بابُ الصحت

جاپانیوں کی جسمانی طاقت اور قوت برداشت

ڈاکٹر جان ہاروے کیلاگ، ایم۔ ڈی۔

پروفیسر بایلز ایک مشہور جرمن طبیب ہیں جو سابق شہنشاہ جاپان میکاڈو کے شاہی معالج رہ چکے ہیں۔ انہیں جاپانیوں کے طرز معاشرت اور صحت زندگی کے بارے میں جس قدر قریبی معلومات حاصل ہیں شاید اور کسی کو نہیں ہوں۔ چنانچہ ایک جگہ وہ لکھتے ہیں کہ جاپان کے نچلے طبقے کے لوگ جو زیادہ تر نباتی غذا کھاتے ہیں، ان لوگوں کی نسبت جو لحمی غذاؤں پر پرورش پاتے ہیں اور لازمی طور پر خوش حال ہوتے ہیں زیادہ قوی اور ہمت والے ہوتے ہیں۔ غذائیات کا مطالعہ کرنے والے اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ جاپانی کئی ہزار سال سے صرف نباتاتی غذا پر پل رہے ہیں اور اس وقت بھی جاپان کی آبادی کا بڑا حصہ صرف چاول اور سبزیوں پر گزارا کرتا ہے اور یہ چیزان کے جسموں میں غذا کا ایک معقول تناسب و توازن پیدا کرنے اور نائٹروجن کی کافی مقدار مہیا کرنے میں بالکل کامیاب ثابت ہوتی ہے۔

پروفیسر بایلز کے پاس دو ہٹے کٹے جاپانی نوجوان ۲۵ اور ۲۲ سال کی عمر کے خدمت گاری کے کام پر ملازم تھے۔ انھوں نے ان دونوں کو اپنے تجربات کا موضوع بنایا۔ انھیں ایک خاص اور متعین مقدار اور حالت کی غذائیں مہیا کی جاتی تھیں جن کی کیمیاوی ترکیب کا اندازہ علمی ذرائع سے لگالیا جاتا تھا۔ ان خدمت گاروں سے خاص خاص کام بھی لیے جاتے تھے۔ مثلاً تین ہفتے تک مسلسل انھیں رکشا کھینچنی پڑتی تھی جس میں وہ خود سوار ہوتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کا وزن ۲۰۰ پونڈ تھا۔ انھیں ۲۵ میل روزانہ دوڑنا پڑتا تھا اور بیچ میں کہیں ٹھیرنا نہیں ہوتا تھا۔ بظاہر یہ محنت نہایت سخت معلوم ہوتی ہے لیکن دراصل ان خدمت گاروں کے لیے یہ کوئی بڑی بات نہ تھی بلکہ وہ خود نہایت خوشی سے اس سخت جسمانی مشقت کو برداشت کرلیا کرتے تھے اور کچھ چون وچرا نہ کرتے تھے۔ اگر کسی سے صرف ۲۵ میل روزانہ ہی تین ہفتے تک چلنے کے لیے کہا جائے تو نہ معلوم اس کا کیا حال ہو۔ لیکن ۲۵ میل کے فاصلہ دوڑتے ہوئے طے کرنا ۱۶۰ پونڈ کا آدمی رکشا میں بٹھا کر کھینچنا اور مسلسل تین ہفتے تک اس مشقت کو بلا تامل برداشت کرنا بہادری اور جسمانی توانائی کا ایک غیر معمولی کارنامہ ہے۔

اس تجربے کے دوران میں ان خدمت گاروں کو عام خوراک کے علاوہ اور کچھ نہیں دیا جاتا تھا۔ ایک معمولی آدمی کے لیے لازمی طور پر جس قدر چربی استعمال کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے اس سے بہت کم ان قلیوں کو دی جاتی تھی۔ ان کی پروٹین کی تعداد بھی ۶۰ سے ۸۰ فی صدی کے حساب سے کم وبیش ہوتی رہتی تھی۔ شکریلے اجزاء انھیں مختلف غذاؤں سے فراہم کیے جاتے تھے۔ جن میں چاول، آلو، جو اور مقامی سبزیاں شامل تھیں۔ تجربے کے آخر میں ان کا وزن کیا گیا۔ ایک خدمت گار کا وزن آدھا پونڈ بڑھ گیا اور دوسرے کا وزن وہی رہا جو پہلے تھا۔ اس کے بعد پروفیسر بایلز نے ان خدمت گاروں کو یہ خوش خبری سنائی کہ اب انھیں خوب گوشت کھانے کے لیے دیا جائے گا۔ نوکر یہ خبر مسرت اثر سن کر باغ باغ ہوگئے، کیوں کہ گوشت ان کے لیے ایک نعمت تھا۔ شکریلے اجزاء والی غذا کم کردی گئی، اور لحمی غذائیں بڑھا دی گئیں۔ اگرچہ پروٹینز کی مقدار پروفیسر وائٹ کے نظریے اور معیار کے مطابق نہیں دی گئی مگر پھر بھی بڑھا ضرور دی گئی۔ تین روز تک ان نوکروں نے خوب ڈٹ کر کھایا۔ تیسرے روز کے آخر میں نوکر کہنے لگے کہ اب ان سے اس قدر تیزی کے ساتھ نہیں دوڑا جاتا، جس قدر وہ پہلے دوڑا کرتے تھے، اس لیے انھیں گوشت کھانے کے لیے نہ دیا جائے۔ چنانچہ بایلز نے انھیں پھر وہی غذا کھانے کے لیے کہہ دیا اور اس کا نتیجہ وہی نکلا جو پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔ ایک کا وزن بدستور وہی رہا یا زیادہ سے زیادہ ۱۰۰ گرام کی زیادتی محسوس کی گئی۔ دوسرا آدمی پاؤ بھر کے قریب وزن میں بڑھ گیا۔

بائیلز نے قوتِ برداشت کا ایک اور حال لکھا ہے۔ وہ ٹوکیو سے نکو جارہا تھا۔ ان دونوں کے درمیان ۹۰ میل کا فاصلہ ہے۔ گرمیوں کا موسم تھا اور گرمی بھی خاصی تھی۔ شام کے چھ بجے سے صبح کے آٹھ بجے تک ۱۴ گھنٹے اس سفر کو طے کرنے میں لگے۔ وہ لکھتا ہے کہ جوں ہی میں ٹوکیو سے نکلا میں نے رکشا میں ایک جاپانی کو دیکھا۔ وہ بھی نکو ہی جارہا تھا۔ اس کی رکشا کو ایک آدمی کھینچ رہا تھا۔ وہ نکو میں بائیلز کے پہنچنے کے کوئی آدھ گھنٹے بعد پہنچا۔ بائیلز لکھتا ہے کہ اسے خود راستے میں چھ مرتبہ گھوڑے بدلنے پڑے تھے۔ لیکن اس کا ہم سفر جس کا وزن ۱۱۹ پونڈ تھا، رکشا میں بیٹھا ہوا تقریباً اسی وقت اپنی منزل پر پہنچ گیا۔ اور راستے میں کہیں نہیں رکا۔ اس قلی کی خوراک بالکل نباتاتی تھی۔

یہ بات سب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ جاپانی چھوٹے قد کے ہوتے ہیں لیکن وہ برداشت اور طاقت کے کارناموں میں کسی طرح بھی دوسری اقوام سے کم نہیں ہوتے۔ جیسا کہ حال کے بہت سے تجربات اور واقعات نے ہم کو بتادیا ہے۔ ان میں ہمت، امنگ اور زندگی کی تڑپ کسی طرح بھی دوسری اقوام کے افراد سے کم نہیں ہوئی۔

"برٹش میڈیکل جرنل" میں ایک مضمون نویس لکھتا ہے کہ خود جاپانی لوگ اپنی غیر معمولی طاقت، توانائی اور قوتِ برداشت کی وجہ معمولی اور سادہ غذا کو بتاتے ہیں۔ نیز ورزش اور کسرت کے ایک خاص طریقے کو بھی جس میں "جو جوسو" نامی مشہور کرتب بھی شامل ہے، خاص دخل ہے۔ اس طریقے کو جاننے کے لیے علم تشریح اور پانی کے اندرونی اور بیرونی استعمال کی واقفیت بھی ضروری ہے۔ ۱۸۸۹ء میں یہ معلوم کرنے کے لیے کہ گوشت کھانے یا غذا میں کسی قسم کی تبدیلی سے جاپانیوں کے قد بڑھ سکتے ہیں یا نہیں، ایک کمیشن مقرر کیا گیا۔ نتیجہ اس تحقیقات کا یہ نکلا کہ اگرچہ دوسری اقوام سے ان کے قد چھوٹے ہیں مگر قوتِ برداشت اور طاقت و توانائی میں وہ کسی سے کم نہیں ہیں بلکہ بعض سے افضل ہیں۔ اس لیے ان کے قد کا چھوٹا ہونا کوئی نقصان کی بات نہیں ہے۔ رہ گئی ان کی غذا تو وہ نہایت معمولی اور سادہ ہوتی ہے۔ ہر کھانے میں چاول کا استعمال ضرور ہوتا ہے۔ جاپانی افواج نے ریکارڈ قائم کرنے والے دھاوے صرف چند مٹھی چاولوں کی غذا پر بولے ہیں۔ جاپان میں پھل اور سبزی کثرت سے بوئی جاتی ہے۔ یورپ کی نسبت جاپان کے لوگ سبزی خوری کے فائدوں سے بہت زیادہ واقف و آگاہ ہیں۔ حد ہے کہ ایک معمولی مزدور چند ٹماٹروں اور ایک دو ککڑیوں پر سارا دن محنت کرنے کے لیے بالکل تیار رہتا ہے۔ جاپان میں دودھ کی کمی ہے، کیونکہ صرف دودھ کی خاطر سے گائے پالنا فائدے کی بات نہیں ہے۔ اور گوشت کوئی کھاتا نہیں ہے۔

تمباکو، کافی اور چائے

(از ڈاکٹر آرتھر این۔ ڈونلڈسن)

تقریباً تین سال کا عرصہ ہوا میرے پاس ایک شخص بغرضِ علاج آیا۔ اس کا ایک پیر خاص کر انگوٹھا بالکل بے کار اور سُن ہو رہا تھا۔ نبض دیکھنے سے اس کی کلائی کی رگوں میں غیر معمولی سختی محسوس ہوئی اور ٹخنوں کے پاس بھی رگوں کی صحیح حالت نہ تھی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ سگریٹ کے دو پیکٹ روزانہ پی جاتا ہے۔ میں نے اسے سگریٹ نوشی کم کرنے کا مشورہ دیا۔ لیکن اس نے قبول نہ کیا اور میں نے انجکشن لگا کر اسے رخصت کر دیا۔

چند روز بعد پھر وہی مریض میرے پاس آیا۔ اس کی حالت پہلے سے خراب ہو رہی تھی۔ میں نے اس سے پھر وہی کہا، "تمھاری شرائین کی سختی کا سبب خاص زیادہ تمباکو نوشی ہے تمہیں یہ عادت کم کرنی چاہیے"۔ چوں کہ اس کی تکلیف بہت بڑھ گئی تھی۔ اس لیے اس نے ناچار ہو کر میرا مشورہ قبول کر لیا اور چند روز کے اندر ہی اندر اس کی حالت میں خاصا افاقہ محسوس ہونے لگا۔

میری تشخیص صحیح ثابت ہوئی۔ بات یہ تھی کہ زیادہ سگریٹ نوشی کی وجہ سے تمباکو کا مضر ترین مسموم جزو نکوٹین اس کے جسم کی باریک باریک رگوں اور دق شعریہ کا منہ بند کر رہا تھا جسم کی۔ رگوں کا یہ نظام غذائیت اور آکسیجن کا سرچشمہ ہے اور اس کے ذریعے سے فضلات خارج ہوتے ہیں۔ جب اس نظام کی خرابی سے جسم میں آکسیجن کافی مقدار میں داخل نہ ہو سکے اور فضلات کے اخراج میں دشواری ہو تو درد پیدا ہوتا ہے۔ پنڈلیاں کثرت سے تھکتی ہیں اور ہاتھ، پیر اور انگلیاں بےحس و حرکت ہو جاتی ہیں۔ نکوٹین جب زیادہ مقدار میں جسم کے اندر داخل ہو جائے تو وہ شرائین میں جم کر ان کے فعل یعنی خون کی تقسیم میں فتور برپا کر دیتا ہے۔

اس سلسلے میں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ ہر شخص پر سگریٹ پینے کا اثر یکساں نہیں ہوتا۔ بعض لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو دن رات میں کئی کئی پیکٹ سگریٹ کے پی جاتے ہیں۔ مگر آخر وقت تک ان کی صحت میں کوئی خاص خرابی نظر نہیں آتی۔ لیکن اس قسم کی مثالوں کو مستثنیات میں سمجھنا چاہیے۔ میں نے ایکس رے کے ذریعے سے امتحان لینے پر ساٹھ فی صدی سے زیادہ تمباکو پینے والوں کا قلب بڑھا ہوا پایا۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ شرائین کے سخت ہو جانے کی وجہ سے خون کی کافی مقدار دل تک نہیں پہنچ سکتی ہے۔ تمباکو کا ایک خاص اثر ارتعاش پیدا کرنا ہے۔ اس کی کثرت سے نظامِ جسمانی جب متاثر ہوتا ہے تو انسان وقت سے پہلے ہی بوڑھا نظر آتا ہے۔

تمباکو نوشی کی طرح میں کافی پینے کی عادت کے بھی خلاف ہوں اور میرے ذاتی تجربات شاہد ہیں کہ کافی کے اجزا کا بھی شرائین پر تقریباً وہی اثر ہوتا ہے جو نکوٹین کا۔

جلد کی حرارتِ غریزی کے نہایت ادنیٰ فرق کو بھی معلوم کرنے کے لیے جو آلہ بنایا گیا ہے اس سے اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ کافی پینے سے جلد کا درجۂ حرارت بہت تیزی سے گر جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کافی کے اجزا سے جلد کے مسامات ایک دم سکڑ جاتے ہیں۔ اور یہی چیز بڑھ کر شرائین کی سختی کا خاص سبب بن جاتی ہے کافی کا مضر ترین جزو "کافین" ہے اور کافی کی ایک پیالی میں اس کی مقدار دو گرین سے چار گرین تک ہوتی ہے۔ یہی حال چائے کا ہے۔ جہاں تک شرائین کی سختی کا تعلق ہے اسے بھی تمباکو اور کافی سے کم درجے پر نہیں رکھا جا سکتا۔

شرائین کے سخت ہو جانے سے خون کی روانی اپنی اصلی حالت پر قائم نہیں رہ سکتی۔ جب خون گردش کرتا ہوا جسم کے ایسے حصے میں پہنچتا ہے جہاں کی رگیں سخت ہوں تو اس میں پھٹکیاں پڑ جاتی ہیں اور خون کی یہی پھٹکیاں آہستہ آہستہ سخت ہو کر رگوں میں جم جاتی ہیں۔ اگر دماغ تک خون پہنچانے والی رگوں میں یہ پھٹکیاں جم جائیں تو انسان کو دردِ سر، غشی، دورانِ سر اور نکسیر جاری ہو جانے کی شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح اگر اس رگ کا تعلق قلب سے ہو تو امراضِ قلب کا حملہ ہوتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ خون کی سخت پھٹکیوں میں جو جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں وہ جسم کے کسی حصے کو بھی متاثر کر دیتے ہیں۔

میرا ایک مریض جو قلب کی شکایتوں میں عرصے سے مبتلا تھا، ایک رات اس کی پنڈلی میں بہت سخت درد ہوا۔ معائنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ خرابیِ قلب کی وجہ سے جو پھٹکیاں خون میں بڑھتی جا رہی تھیں انھوں نے داہنی پنڈلی تک خون کے پہنچنے کا راستہ بند کر دیا۔ کوشش کے باوجود اس کی پنڈلی کی رگیں درست نہ ہو سکیں اور اس کی جان بچانے کے لیے پنڈلی کاٹنی پڑی۔

شرائین کی سختی یا ارٹیریوس کلیروسس کا نتیجہ محض کمزوریِ قلب و دماغ، وجع مفاصل یا کسی خاص حصے کے بے کار ہو جانے ہی تک محدود نہیں رہتا بلکہ کبھی کبھی خون کی پھٹکیاں کسی ایسے مقام پر جا کر جم جاتی ہیں کہ دورانِ خون کے رک جانے کا نتیجہ فوری موت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

صحت کا سائنس

(۳)

از مسٹر ایس۔ اے۔ خالق صاحب، بلی ماران، دہلی

(اس مضمون کا کاپی رائٹ بحق مسٹر حاجی ایم۔ اشفاق، مالک دولت صحت عزت لائبریری دہلی محفوظ ہے)

وہم۔ احتیاط اور وہم میں بہت بڑا فرق ہے۔ احتیاط جس قدر مفید ہے، وہم اتنا ہی مضر ہے۔ وہم ایک خیالی بیماری ہے۔ وہم اس چیز پر یقین کا نام ہے جس کا ظہور ہم نہیں چاہتے۔

ہزاروں اصحاب اس وہم میں مبتلا ہیں کہ ان کو تپ دق، ذیابیطس یا اور کوئی مہلک مرض لاحق ہو جائے گا۔ خیال میں قوت ہے، اور بے پناہ قوت ہے۔ خیال میں کشش ہے۔ یہ خیال ان امراض کو کھینچ لیتا ہے اور بالآخر ان کو وہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

کلکتہ کی ایک صحبت میں، جس میں میں بھی موجود تھا، حضرت مولانا محمد علی نے وہم پر اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے ایک قصہ سنایا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ حضرت کے خیالات سے آپ بھی مستفید ہوں۔

مولانا نے فرمایا، ایک مرتبہ طاعون ایک قصبے میں جا رہا تھا۔ کسی شخص نے اس سے پوچھا بھئی تم کہاں جا رہے ہو؟ بولا سامنے قصبے میں جا رہا ہوں۔ اس شخص نے دریافت کیا یہاں کتنے آدمی مارو گے؟ کہنے لگا سات سو۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ قصبے میں افراتفری مچ گئی۔ ہزاروں آدمی طاعون سے مر گئے۔ جب خدا خدا کر کے وبا ختم ہو گئی تو طاعون اسی آدمی کو پھر کہیں مل گیا۔ اس نے طاعون سے کہا، تم بڑے جھوٹے ہو۔ تم تو کہتے تھے سات سو آدمی ماروں گا۔ وہاں تو ہزاروں مر گئے! طاعون نے جواب دیا "مجھے بدنام نہ کرو۔ میں نے تو سات سو آدمی ہی مارے تھے۔ باقی آدمی وہم کی وجہ سے ڈر گئے، بیماری میں مبتلا ہو گئے اور مر گئے۔"

مسٹر اقلیدس۔ فی الحقیقت ہم کو دوربین سے زیادہ خوردبین کی ضرورت ہے۔ اگر ہم غور سے دیکھیں تو یہ بات ہم کو صاف طور سے نظر آ جاتی ہے کہ وہم ہر روز آدمیوں کو اس طرح ذبح کرتا ہے جس طرح صبح کے وقت کمیلے میں بکرے ذبح کیے جاتے ہیں۔

حاجی اشفاق۔ بے شک آپ وہم کے متعلق ماہرانہ طور پر لکھ سکتے ہیں اس لیے کہ عرصہ دراز تک آپ خود توہمات میں مبتلا رہے ہیں۔

مسٹر اقلیدس۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ میں عرصہ دراز تک توہمات کا شکار رہا ہوں۔ مگر یہ توہمات دوسری قسم کے تھے۔

مسٹر جمشید جی۔ کیا مطلب؟

مسٹر اقلیدس۔ یہی جھاڑ پھونک، گنڈہ تعویذ وغیرہ۔ میں نے ان کے متعلق سائنٹیفک تحقیقات شروع کی تھی۔ دوران تحقیقات میں خود مجھ پر اتنا اثر ہو گیا کہ میں خود وہمی ہو گیا۔ تمام امراض اور تکالیف کا علاج جھاڑ پھونک اور گنڈہ تعویذ ہی کو سمجھنے لگا۔ میں نے دیکھا کہ صبح کے وقت ہندو مسلمان عاملوں کے ہاں مرادیں مانگنے والے مرد اور عورتوں کا جمگھٹ رہتا ہے۔ کوئی ایسی تکلیف کوئی ایسی بیماری نہیں جس کا "علاج" اور دفعیہ عامل صاحب نہ کرتے ہوں۔ کسی کے ہاں چوری ہو گئی۔ چوری کے مال کا پتہ لگانے کے لیے دیوار میں ٹھونکنے کے لیے کیل "پڑھ کر" دے دی گئی۔ میاں بیوی کی لڑائی ہے۔ بیوی کو پُر مہر رکھنے کے لیے تعویذ دے دیا گیا۔ تعویذ رکھنے کی ترکیب یہ بتائی کہ "پہلے گھر میں اچھی طرح جھاڑو دلواؤ۔ پلنگوں کی چادریں اور تکیوں کے غلاف بدلو۔ پھر غسل کرواؤ۔ سب سے اچھا لباس پہنو۔ بالیوں میں پھول پرو دو۔ کیونکہ اوپر والے یعنی جنات اس تعویذ کے اثر سے تمہارے گھر میں آئیں گے اور تمہارے شوہر کو مجبور کریں گے کہ تم سے خفا نہ رہیں۔"

عامل صاحب کی عقل کا میں قائل ہوں۔ سارا گھر جنت بنا ہوا ہے، صاف ستھرے بستر ہیں۔ مٹکوں کی کائی تک اتار دی گئی ہے۔ بیوی نہائی دھوئی پھول پہنے بیٹھی ہیں۔ کون سے ایسے میاں ہیں جو اس سلیقے کو دیکھ کر خوش نہ ہوں گے۔ بیوی کا مزاج بھی صفائی ستھرائی کی وجہ سے درست ہے۔ میاں بیوی سے اچھی طرح "بولے"۔ صبح کو عامل صاحب کی چاندی ہے۔ مٹھائی کی جگہ مٹھائی

جوڑے کی جگہ جوڑا، پانچ روپے نقد۔ ماما سے کہلوا دیا "حضرت آپ کے تعویذ نے تو جادو کا اثر کیا"۔

عامل صاحب نے جواب دیا "اوپر والے عمل اور ہفتے کو تمھارے گھر آیا کریں گے۔ صفائی، غسل، پھولوں کا اسی طرح خیال رکھنا۔ پرسوں چاندرات ہے۔ میں تمھارے لیے ختم بھی پڑھوں گا اور تعویذ بھی لکھوں گا۔ اس ختم کے بعد کسی غریب لڑکی کی شادی کے لیے سونا اور چاندی دیا جاتا ہے۔ اور کچھ کپڑا اور ایک بکرا خیرات کیا جاتا ہے۔ اس لیے کل تین ماشے سونا اور دو تولے چاندی۔ گز بھر لٹھا (دیکھیے سستی چیز کتنی کم ہے) اور ایک بکرا بھیج دینا"۔

عورتوں نے محلے کے قصائی سے عامل صاحب نے معاملہ طے کر رکھا ہے۔ بکرا قصائی کے حوالے کر دیا گیا، وہ آٹھ روپے کے بکرے کے ساڑھے پانچ روپے لگا دیتا تھا۔ عامل صاحب کے پاس بھی بکرے مفت ہی آتے ہیں۔ قصائی عامل صاحب کا راز دار ہے کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی۔ عامل صاحب بکروں کی قیمت نقد نہیں لیتے۔ سیر ڈیڑھ سیر گوشت روزانہ "حساب" میں آتا رہتا ہے۔

اگر میں اپنے پورے تجربات لکھوں تو ایک علیحدہ دفتر درکار ہے۔ یہ چونکہ صحت کے متعلق مضمون ہے، اس لیے یہاں صرف چند ایسے واقعات لکھتا ہوں جن کا تعلق صحت سے ہے۔

یہ لکھتے ہوئے میرا کلیجہ منہ کو آتا ہے، جگر شق ہوتا ہو کہ میرے علم میں ایسے جاں گداز حادثے ہیں جن میں بیماروں کے رشتے داروں نے ان "پاکھنڈیوں" کے ہتھکنڈوں میں پھنس کر طبّی علاج سے مجرمانہ غفلت برتی۔ اور مریضوں نے تڑپ تڑپ کر جانیں دیں۔

ایک عورت کو دردِ زہ شروع ہوا۔ کنجری دائی موجود ہے۔ درد بڑھ رہا ہے، ناقابلِ برداشت بے چینی ہے، گھر والے سب پریشان ہیں، ہر گھر میں ایک عقل کل ضرور ہوتا ہے، بوجھ بجھکڑ کی رائے کے مطابق میاں ہانپتے کانپتے، عامل صاحب کی خدمتِ اقدس میں پہنچے اور ایک نیلے رنگ کا کچے سوت کا دوڑا لیے ہوئے واپس آئے، جو بیوی کے پیٹ سے باندھ دیا گیا۔

تین گھنٹے کے بعد درد بڑھ گیا۔ بیوی کے منہ پر ہوائیاں اڑ رہی ہیں۔ بے چینی حد سے زیادہ ہے۔ گھر والے سب پریشان ہیں خدا خیر کرے۔ میاں پھر عامل صاحب کے پاس پہنچے۔ عرض حال کی۔ عامل صاحب نے بڑی توجہ سے پورا حال سنا۔ درمیان میں سوالات بھی کرتے جاتے تھے، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیدک، یونانی، ڈاکٹری اور منڈیفری ان کے سامنے بے حقیقت ہیں۔

تھوڑی سی دیر میں انھوں نے ایک سوکھی ہوئی لکڑی کا ٹکڑا، جو کسی درخت کی جڑ معلوم ہوتی تھی، دیا۔ اور کہا سات مرتبہ اس کو پیروں کی طرف سے سر کی طرف "اُتارو" پھر اس کو تکیے کے نیچے رکھ دو۔

دو گھنٹے کے بعد مریضہ پر نیم غشی کی سی کیفیت طاری ہو اور حد تکلیف ہے۔ سب کی پریشانی پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی تو عامل صاحب کو بلایا گیا انھوں نے تسلی تشفی دی۔ کچھ جھاڑ پھونک بھی کی اور ان ہی ہدایتوں کے ساتھ لکڑی کا ایک اور مختلف ٹکڑا دے کر چلے گئے۔

رات کے بارہ بجے جب مریضہ کے چہرے پر موت کے آثار صاف دکھائی دینے لگے تو طبیبہ کو بلایا گیا۔ طبیبہ کے آتے آتے مریضہ ختم۔

ایک اور صاحب کا لڑکا تپ دق میں مبتلا تھا۔ ابتدائی درجوں میں علاج ہو سکتا تھا مگر یہ "عاملوں" کے جال میں پھنسے ہوئے تھے، دولت مند آدمی ہیں۔ عاملوں کے نصیب تو کھل گئے، مگر ان کا مقدر سو گیا۔ نذر نذرانے، ختم، بکرے، خیر خیرات تو حد کو پہنچ گئی، مگر مریض کو اس بیماری کے لحاظ سے غلیظ محلے میں رکھا گیا۔ مریض کا کمرا بند رہتا تھا صفائی کا بھی کچھ لحاظ نہیں رکھا جاتا تھا۔ برائے نام زیادہ تر نام و نمود کے لیے ڈاکٹر اور حکیم بھی آتے رہتے تھے۔ مگر علاج پر کوئی خاص توجہ نہ تھی۔ جھاڑ پھونک سب سے مقدم، علاج ایسا ضروری نہیں۔ حالانکہ دنیا کا ہر مذہب علاج کرنے کا حکم دیتا ہے۔

میں صدقہ اور خیرات کو بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ دعا بھی اتنی ہی ضروری ہو، مگر طبی علاج بھی ایسا ہی ضروری ہو۔ ان کا خیال تھا کہ چونکہ وہ پچاس پچاس بکرے پکوا کر کھلاتے ہیں۔ ہزاروں روپے خیرات کر رہے ہیں۔ عاملوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ نذر نذرانوں

میں ہتھیلیاں خالی ہو رہی ہیں۔ اس لیے خدا کی بنائی ہوئی دوائیں اور خدا کی دی ہوئی نعمتیں، جیسے صفائی، روشنی اور ہوا ضروری نہیں۔ یہ لوگ نعوذ باللہ من ذالک، اللہ میاں سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق بڑی رقم کی خیرات قبول ہوتی ہے۔ پچاس پچاس بکرے تو قبول ہو سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی غریب آدمی مٹھی بھر چنے تقسیم کر دے تو وہ درگاہ ایزدی میں قابل قبول نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

توہمات کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ ہم کسی نہ کسی بیماری اور ایک نہ ایک آزار کے انتظار میں رہتے ہیں۔ ہم کو یقین ہوتا ہے کہ بہت جلد فلاں مرض ہم کو چمٹ جائے گا۔

ممکن ہے کہ آپ کے سامنے تاریک پہلو بھی ہو یعنی فی الحقیقت آپ بیمار بھی ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ وہمی بھی ہوں۔ اس وہم کو دور کرنے کے لیے سب سے پہلے تو مذہب کی صحیح رہنمائی سے کام لیجیے اگر آپ مذہب پر اعتقاد نہیں رکھتے تو سائنٹفک طریقے آپ کی مدد کریں گے۔ میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ سائنس اور مذہب اسلام میں حد درجے مطابقت ہے۔

سب سے پہلے میں مذہبی نقطۂ نظر سے لکھتا ہوں۔ قرآن شریف کی آیت ہے۔ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ (اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو) عربی قواعد کی رو سے "لا" نفی جنس ہے یعنی ہمیشہ ہر حالت میں۔ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے کو منع کیا گیا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ سے مایوسی حرام ہے۔ پھر آپ کو کیا فکر؟ یقین رکھیے کہ خدا بہتر کرے گا۔ ہاں پورا غیر متزلزل۔ سو فی صدی یقین کہ وہ مرض جس کا ہر وقت آپ کو کھٹکا لگا ہوا ہے، آپ کو لاحق نہیں ہوگا۔

اگر آپ سائنس کے لحاظ سے وہم کا علاج چاہتے ہیں تو دنیا کے سب سے بڑے فرانسیسی ماہر نفسیات موسیو کوئے کی تحقیقات سے مدد لیجیے۔ موسیو کوئے نے اچھے خیالات اور اچھی عادتیں اختیار کرنے اور برے خیالات اور بری عادتیں چھوڑنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ بتایا ہے کہ ہم بیس مرتبہ روزانہ صبح کے وقت اور بیس مرتبہ شام کو خود اپنے سے کہا کریں (آٹو سجشن۔ خود توجہی) کہ فلاں خیال یا فلاں عادت ہم میں سے غائب ہوتی جا رہی ہے۔ اگر آپ وہمی ہیں اور توہمات نے آپ کے دل پر تسلط جما رکھا ہے تو آپ بیس مرتبہ صبح کو اور بیس مرتبہ شام کو مندرجۂ ذیل فارمولوں میں سے جون سا آپ کے حسب حال ہو اپنی زبان سے دہرایا کیجیے۔

(۱) میرا دل مضبوط ہے اور میں وہم کے خیالات پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔

(۲) میں واقف ہوں کہ وہمی خیالات چھوڑ دینے چاہییں، اور عقل سے کام لینا چاہیے۔

(۳) مجھے صحت کی ضرورت ہے۔ توہمات سے صحت نہیں بلکہ بیماری ملتی ہے میں توہمات سے آزاد ہو گیا ہوں۔ دنیا کے ہر قسم کے وہم سے آزاد ہوں۔

(۴) یہ ممکن ہی نہیں کہ توہمات مجھے گھیر سکیں۔ توہمات تو میرے دل سے نکل چکے۔

(۵) میں خوش و خرم ہوں، صحت مند ہوں اور تمام توہمات سے آزاد ہوں۔

موسیو کوئے فرماتے ہیں: "جب آپ خود کو مشورے دیا کریں، تو تحکمانہ لہجہ اختیار کیجیے۔ زور سے یا چیخ کر بولنا ضروری نہیں، بلکہ اپنی معمولی روزمرہ کی آواز میں مشورے دینے چاہییں۔ البتہ ہر لفظ پر زور دینا بہت ضروری ہے۔ اور ساتھ میں اس کا بھی خیال رکھیے کہ روزانہ خود کو مشورے دیا کیجیے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی دن بھی ناغہ ہو جائے۔ جس وقت آپ مشورے دیا کریں تو اپنی پوری دماغی طاقت بھی مشورے کے الفاظ پر لگایا کیجیے۔"

حاجی اشفاق۔ مہربانی فرما کر صاف اور کھلے الفاظ میں فرمائیے کہ ان مشوروں کا نتیجہ کیا ہوگا؟

مسٹر اقلیدس۔ اگر آپ نے ان پر پورا پورا عمل کیا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ بلکہ خدا کے بھروسے پر آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ بہت جلد آپ کے دل سے تمام توہمات نکل جائیں گے۔

مسٹر مورلین۔ جس طرح ایک بچہ بارود سے کھیلتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ یہ کس قدر خطرناک ہے، مگر جب بارود اس کی ہتھیلی پر بھک سے اڑ جاتی ہے، تو اس کو کان ہو جاتے ہیں، اسی طرح اگر آپ توہمات سے کھیل رہے ہیں، اور ہماری بات کان دھر کر نہیں سنتے تو ایک

نہ ایک دن آپ کو نقصان پہنچ جائے گا۔ اور آخر کار نقصان اٹھا کر آپ ہماری باتوں کے ضرور قایل ہو جائیں گے۔
مسٹر جمشید جی۔ خود کو مشورہ دینے سے کتنے روز میں ہمارے دلوں سے توہمات نکل سکتے ہیں ؟
مسٹر اقلیدس۔ آپ اپنی وہمی حالت اور وہمی خیالات کو ایک ہی رات میں نہیں بدل سکتے۔ سالہا سال سے یہ خیال آپ کے دل میں بیٹھا ہوا ہو۔ اگر کئی سال تک ایک پتھر پر پانی کی بوند برابر ٹپکتی رہے تو پتھر میں بھی گڑھا پیدا ہو جاتا ہے۔ باقاعدگی عجیب چیز ہے۔ متواتر بلاناغہ خود کو مشورے دینے سے بہت جلد حسب منشا نتایج ظاہر ہو جائیں گے۔
مسٹر موہن سین۔ اس دلچسپ گفتگو کا خلاصہ یہ ہو کہ ہم کو ہر قسم کے توہمات دل سے نکال دینے چاہییں۔ اور اگر ہم بیمار رہوں تو ہم کو بجائے "روحانی علاج" کے طبی علاج کرنا چاہیے۔
مسٹر جمشید جی۔ بیشک ایک وہمی خیال رکھنا چاہیے۔ ہم ہندوستانیوں پر ڈاکٹری علاج کی نسبت یونانی اور ویدک علاج جلد اپنا اثر دکھاتے ہیں۔
حاجی اشفاق۔ یہ تو صحیح ہے، مگر صحیح اجزا اور صحیح ترکیب سے تیار کی ہوئی یونانی دوائیں ہم کو میسر نہیں ہوتیں۔ عطاروں کی کثرت ہو۔
مسٹر اقلیدس۔ بات کاٹ کر، یہ تو آپ کا قصور ہے۔ آپ ہمدرد دوا خانے سے دوائیں کیوں نہیں منگاتے۔ بڑے بڑے بلند پایہ حکیم صاحبان، جب خود بیمار ہو جاتے ہیں تو دہلی کے ہمدرد دوا خانے کی دوائیں استعمال کرتے ہیں۔
حاجی اشفاق۔ جناب ذرا ہمدرد دوا خانے کے متعلق کچھ اور بھی فرمایئے۔
مسٹر اقلیدس۔ میں کیا بتاؤں سب جانتے ہیں کہ ہمدرد دوا خانے سے بہتر دوائیں اور کہیں نہیں مل سکتیں۔ (باقی آیندہ)

ہندوستان میں نشے کی چیزوں کا استعمال

آب و ہوا کے اثرات اور مشرق میں بھنگ، چرس، گانجا اور افیون وغیرہ جیسی نشہ کرنے والی چیزوں کی پیداوار کی بدولت ہندوستان اور چین وغیرہ ممالک کے باشندے زمانۂ قدیم سے نشہ کرنے کے عادی رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں شراب نوشی میں مغرب کے من چلے لوگوں نے نشہ کرنے والوں میں درجۂ امتیاز حاصل کر لیا ہو لیکن اس حقیقت سے کسی وقت بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ افیون، گانجا، چرس اور بھنگ جیسی چیزوں کے استعمال میں ہمیشہ مغرب سے پیش پیش رہا ہو۔

نشے کی چیزوں کے استعمال کی عادت انسانی قوی پر کس درجے اثر انداز ہوتی ہو اور قوت فکر و عقل کو کس حد تک بےکار کر دیتی ہو۔ اس کا اندازہ کرنے کے لیے ان لوگوں کی تاریخ پر سرسری نظر ڈال لینا کافی ہو سکتا ہے جنھیں عرصۂ دراز تک ان خراب عادتوں کا شکار رہنا پڑا ہے۔

ہندوستان کے تعلیم یافتہ طبقے میں شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جسے یہ نہ معلوم ہو کہ چین کے لوگ افیون خوری میں دنیا بھر میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ آخر کار ان کی عادت نے انھیں کس حال کو پہنچا دیا، اس کا اندازہ گزشتہ چند سال کی جنگ میں چین و جاپان کے اعداد و شمار اور چین کی موجودہ حالت سے بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اب وہی چینی ہیں اور وہی ان کی قومی حکومت جو اپنی آمدنی کی پروا نہ کرتے ہوئے چین میں افیون کے استعمال کو خلاف قانون قرار دینے اور پوست کی کاشت پر پابندیاں عائد کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ اس کے خلاف چین کے جن جن علاقوں پر جاپانیوں کا قبضہ ہوا ہے وہاں ہر جائز و ناجائز ذریعوں سے یہ کوشش منظم اور باقاعدہ طور پر عمل میں لائی جا رہی ہو کہ چینیوں میں افیون نوشی کا شوق دن دونا اور رات چوگنا ترقی کرتا رہا تاکہ اپنی عیش بازی اور غفلت شعاری میں پھنس کر انھیں اتنی فرصت و مہلت ہی نہ مل سکے کہ کبھی ایک منٹ کے لیے بھی اپنی پوری قوم کے زوال

پر آنسو بہائیں۔ اور آنکھیں کھول کر جاپانیوں کو اپنے ملک سے نکال باہر کرنے کے درپے ہو سکیں۔

چین کو جانے دیجیے خود ہندوستان میں فرماں روایان اودھ کی تاریخ عروج و زوال کا مطالعہ کر لیا جائے بلکھنؤ آج تک افیونیوں کا خاص مرکز اور پناہ گاہ ہونے کی حیثیت سے بدنام ہے۔ ہم تک جو روایات پہنچی ہیں ان کی بنا پر تو کہا جا سکتا ہے کہ آخری شاہ اودھ کے وقت میں لکھنؤ اور نواح لکھنؤ میں شراب خوری، افیون و بھنگ نوشی اور تیتر و بٹیر بازی وغیرہ مذموم عادتیں لوگوں میں پیدا ہو گئی تھیں۔ جو زوال کا پیش خیمہ اور بربادی کا باعث ہوا کرتی ہیں۔ سلطنتیں تباہ ہو گئیں۔ ترقی یافتہ گھرانے برباد ہو گئے لیکن نشہ کرنے والی چیزوں کے استعمال کی عادت ہزاروں اور لاکھوں ہندوستانیوں سے نہ چھوٹ سکی۔ بدقسمتی سے افیون وغیرہ جیسی مضرِ صحت چیزوں کو نوگھروں تک میں اتنا اثر حاصل ہو گیا کہ بہت سے گھرانوں کی عورتیں اب تک بچوں کو دودھ پینے ہی کے زمانے میں افیون کا عادی بنا دیتی ہیں۔ اور جب اُن کے ہاتھوں افیون کھا کر بچہ کچھ عرصے کے لیے غافل ہو جاتا ہے تو وہ نادان سمجھتی ہیں کہ افیون سے ان کا بچہ خوب آرام سے سوتا ہے اور انھیں اطمینان کے ساتھ گھر کا کام کاج کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

ایسی عورتیں جو اپنے تھوڑی دیر کے آرام اور سہولت کے لیے اپنے بچوں کو افیون جیسی زہریلی چیز کی عادت ڈال دیتی ہیں یہ نہیں سمجھتیں کہ اپنی اس حرکت سے وہ خود اپنی نسل کو خراب کر رہی ہیں اور ملک و ملت کے آیندہ نونہالوں میں وہ زہریلے جراثیم پیدا کر رہی ہیں جو نہ صرف ان کی بدحالی، افلاس اور پریشاں روزگاری کا باعث ہوں گے۔ بلکہ بحیثیت مجموعی تمام قوم کے لیے زوال کا پیش خیمہ ہوں گے۔

آج ہندوستان میں گھر گھر جو حقہ، سگریٹ وغیرہ کا رواج ہے وہ بھی ان ہی خراب عادتوں کی ایک قسم کی اصلاح شدہ شکل ہے شہر و دیہات کے نوجوان ہی نہیں بلکہ نابالغ اور کم سن بچے تک سگریٹ پیتے اور حقہ گڑگڑاتے دیکھے جاتے ہیں۔ ہم "ترقی ترقی" کا رونا روتے ہیں "آزادی آزادی" کے گیت گاتے ہیں، "انقلاب زندہ باد" کے نعرے بھی لگاتے ہیں لیکن منظم طور پر ایسی کوششیں عمل میں لانے کی کوئی سبیل نہیں نکالی جاتی کہ ہم سے یہ نحوستیں دور ہو جائیں اور ہم اپنی صحت اور اپنی زندگی کو قوم کے لیے کارآمد بنا سکیں۔

جب تک ہمارے بچے اور نوجوان ان بُری عادتوں کو نہ چھوڑیں گے جو بدقسمتی سے ان میں پیدا ہو گئی ہیں یا پیدا کرا دی گئی ہیں اور ان کے دل و دماغ افیون، تمباکو، گانجا، چرس، بھنگ اور شراب جیسی انسانیت کش بلاؤں کے اثرات سے پورے طور پر آزادی اور نجات حاصل کر لیں گے اس وقت تک یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم ترقی کر سکیں۔ ہماری تمام قومی اور ملکی ترقی کا دار و مدار آیندہ نسلوں پر ہے۔ اس میں شک نہیں موجودہ نسلیں اس ترقی کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھنے کی سعادت حاصل کر سکتی ہیں لیکن بہرحال اس عمارت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ان ہستیوں کے اختیار میں ہے جو آج گہوارے میں یا مدارس میں اپنا وقت عزیز گزار رہی ہیں ظاہر ہے جب ان کے دماغوں کو ہماری بدتمیزیاں اس قابل ہی نہ رہنے دیں گی کہ صحیح طور پر وہ اپنے حال و مستقبل کی بہتری کے لیے کچھ غور و فکر کر سکیں اور اپنے واسطے کوئی شاہ راہ ترقی ڈھونڈ نکالیں اس وقت تک یہ خیال خیالِ خام سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا کہ ہندوستان کو اس کی موجودہ بدحالیوں اور مصیبتوں سے نجات دلائی جا سکتی ہے +





کدو دانوں کی دوا اننّاس کدو دانے جن کا اصطلاحی نام "ایسکارس لمبریکائڈیز" ہے، اپنے شجرۂ نسب کے لحاظ سے کیچوؤں کے چچیرے بھائی ہوتے ہیں۔ ان کی لمبائی بالعموم سات انچ ہوتی ہے اور اپنے ذکر کردہ بھائیوں کی نسبت بہت زیادہ ذی حوصلہ اور کارگزار ہوتے ہیں۔ انسانی آنتوں کے یہ ناخواستہ مہمان اس قسم کے مہمانوں میں سب سے زیادہ کثیر الوقوع ہیں۔ یہ کیڑے جو بالغ اور جوان آدمیوں کی بہ نسبت بچوں کی آنتوں میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں عام طور پر ایسی ترکاریوں کے ذریعے سے ان کے جسم میں داخل ہوتے ہیں جو ان کیڑوں سے آلودہ ہیں۔ بچوں کو ان کی وجہ سے دست بھی آنے لگتے ہیں، پیٹ میں درد بھی ہو جاتا ہے اور تشنج کے دورے بھی پڑنے لگتے ہیں۔ کدو دانوں کے لیے ایک مخصوص دوا تو ایک تلخ تیل ہے جسے "چینو پوڈیم کا تیل" کہتے ہیں۔ لیکن ان کیڑوں کو ہلاک کرنے والی ایک میٹھی دوا بھی قدرت نے پیدا کی ہے جو اسی قدر موثر ہے۔ اس دوا کا نام "تازہ اننّاس کا رس" ہے۔

ہندوستان کے باشندے جن کے پیٹ عام طور پر ان کیڑوں کی جائے پناہ بنے ہوئے ہوتے ہیں مدت سے اننّاس کو پھل کے طور پر کھاتے ہیں۔ لیکن جس وقت تک کہ ماہرین طب نے اسے اپنے لیبوریٹری میں جگہ نہ دی کوئی اس کے جراثیم کش اثرات سے واقف نہ تھا۔ ارباب فن نے دو کدو دانوں کو اننّاس کے تازہ رس کے اندر ڈال دیا اور دو کو اننّاس کے ایسے رس میں ڈالا کہ جسے جوش دے لیا گیا تھا۔ اور دو کو معمولی نمک کے پانی میں ڈال کر رکھ دیا۔ چوبیس گھنٹے گزرنے کے بعد نمکین پانی والے اور جوش دیئے ہوئے اننّاس کے رس والے کیڑے تو نہایت اچھی حالت میں تندرست و توانا پائے گئے۔ لیکن تازہ اننّاس کے رس والے کیڑے مر گئے تھے۔ سبب یہ ہے کہ تازہ اننّاس کے رس میں ایک قسم کا خمیر موجود ہوتا ہے کہ جو کیڑوں پر جلانے والے تیزاب کا سا اثر کرتا ہے۔ ماہرین طب کا بیان ہے کہ ڈبوں میں بند جو اننّاس فروخت ہوتے ہیں ان کا یہ اثر اس لیے زائل ہو جاتا ہے کہ انھیں ڈبوں میں بند کرنے سے پہلے جوش دے لیا جاتا ہے تاکہ وہ سڑ نہ جائیں۔

ثقلِ سماعت اور حیاتین "ب" سان فرانسسکو (امریکہ) کے اسپتال کے ایک ڈاکٹر گرانٹ سیلفرج نے کہ جو کانوں کے امراض کے ماہرِ خصوصی ہیں اور چھپن سال کی عمر رکھتے ہیں، ثقلِ سماعت کا ایک نیا علاج دریافت کیا ہے۔

بہرے پن کا ایک بہت ہی عام سبب آٹھویں عصب کا خراب ہو جانا ہے کہ جو کان میں جاتا ہے۔ پانچ برس ہوئے جب ڈاکٹر سیلفرج کو خیال گزرا کہ ان کے بہرے مریضوں میں سے اکثر ایسی غذائیں کھاتے ہیں جن میں حیاتین "ب" کی بہت کمی ہے حالانکہ حیاتین "ب" مخصوص طور پر اعصاب کو درست حالت میں رکھتا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی انہوں نے اپنے ایک سو سے زیادہ مریضوں پر حیاتین "ب" کی آزمائش شروع کر دی۔ اس حیاتین کی انھیں گولیاں کھلائیں، چاولوں کے اوپر جو گھوٹا ہوتا ہے وہ انہیں دیا۔ اور اسی حیاتین کے انجکشن لگائے۔

صرف چند انجکشنوں کے بعد بہت سے ایسے مریض کہ جن کی عمر زیادہ نہ تھی زیادہ صاف سننے لگے، اور یہ ترقی انہی مریضوں میں رونما ہوئی جو کثرت سے دالیں اور سبز ترکاریاں بھی ساتھ ہی ساتھ کھا رہے تھے کہ جن میں حیاتین "ب" بہت ہوتا ہے۔ زیادہ عمر کے مریضوں کو بہت سے انجکشن دینے پڑے اور پھر بھی ضعیف العمر لوگوں کی سماعت پورے طور پر واپس نہ آئی۔

اونچی ایڑی کے جوتے لڑکیاں عام طور پر بانسوں پر چلنا تو پسند نہیں کرتیں جس طرح اکثر لڑکے چلا کرتے ہیں، لیکن اکثر ان کے جوتوں کی ایڑیاں اس قدر اونچی ہوتی ہیں کہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بانس پر چل رہی ہیں۔ ان میں سے بعض کے جوتوں کی ایڑیاں تو اس قدر اونچی ہوتی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے وہ گڑیاں ہیں جنھیں لکڑی کی ٹانگوں پر کھڑا کر دیا گیا ہے اور جن کے ٹخنے مڑ جانے کا ہر قدم پر خطرہ ہے۔

خیر یہ تو مذاق تھا لیکن اس خراب عادت کا ایک سنجیدہ پہلو بھی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بہت سی عورتیں آج ایسی موجود ہیں جنہوں نے محض اونچی ایڑی کا جوتا پہننے کی بدولت اپنے پاؤں اس حد تک بےکار کر لیے ہیں کہ اب ان کی درستی کی کوئی امید نہیں کیونکہ کوئی پیدل چلنے والا انسان جب کہ وہ پیدل سفر کے لیے نکلتا ہو تو اس قسم کا جوتا نہیں پہنتا۔ مگر یہ بات کس قدر حیرت انگیز ہے کہ چھوٹی عمر کی لڑکیاں اپنی بڑی عمر کی بہنوں کو جو اونچی ایڑی کے جوتے پہنے ڈھکتی پھرتی ہیں، بہت ہی رشک کی نگاہ سے دیکھا کرتی ہیں۔ حق یہ ہے کہ یہ ننھی بچیاں بعض اوقات ان جوتوں کے شوق میں دیوانی ہو جاتی ہیں۔ ان کا یہی شوق خطرے کی جڑ ہے۔ جتنی کم عمری میں اس قسم کے جوتے پہننا شروع کیا جائے اور روزانہ جتنی زیادہ دیر تک انہیں پہنے رہیں اسی قدر یہ خطرہ زیادہ ہو جاتا ہے کہ لڑکی کے پاؤں ناکارہ ہو جائیں گے۔

قہوے کے مضر اثرات قلب پر کولمبیا یونیورسٹی کے ڈاکٹر رابرٹ ایل، لیوی کی یہ رائے ہے کہ قہوہ کا مضر اور تباہ کن اثر یقینی طور پر دل پر پڑتا ہے۔ انہوں نے دو مریضوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک تو ایک ڈاکٹر تھا جو روزانہ دو پیالے قہوہ کے پیتا تھا اور اس کے دل کے مقام پر درد ہونے لگا تھا۔ اس نے قہوہ کا استعمال ترک کر دیا اور بہت جلد اس درد سے نجات مل گئی۔ دوسرا مریض ایک وکیل تھا اور وہ بھی روزانہ دو پیالے قہوہ کے پیا کرتا تھا۔ اسے یوں تو کوئی تکلیف نہ تھی۔ لیکن ورزش کرنے کے بعد دل کے مقام پر یہ درد ہوا کرتا تھا۔ اس کو یہ مشورہ دیا گیا کہ وہ ورزش کم کر دے اور اپنے پیشے کا کام بھی کیا کرے۔ لیکن اسے آرام اسی وقت ہوا کہ جب اس کو قہوہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا۔ اس کے بعد وہ بالکل تندرست ہو گیا اور بہت زیادہ کام کرنے لگا۔

بکثرت آدمی ایسے ملیں گے جو اس بات کی شہادت دے سکتے ہیں کہ قہوہ کی وجہ سے دل کے مقام پر انھیں ایک قسم کی بے آرامی سی محسوس ہوتی رہتی ہے۔

حیاتین کی کمی سے امراض بہت کم لوگوں کو یہ معلوم ہوگا کہ غذا میں کسی وٹامن کی کمی کی وجہ سے بھی انسان کو طرح طرح کے امراض لاحق ہو سکتے ہیں۔ جسم کے مختلف حصوں کے زخموں اور دردوں کے متعلق بھی تحقیقات کرنے سے یہی بات ثابت ہوئی ہے کہ ان تمام حالتوں میں امراض کے پیدا ہونے کا خاص سبب کسی نہ کسی وٹامن کی کمی ہی ہوتی ہے۔ حال ہی میں امریکہ کے ڈاکٹروں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ آنکھوں کے مختلف امراض بھی غذا میں ایک حیاتین جی کی کمی سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایک امریکن رسالے میں چار ڈاکٹروں کی یہ رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ انہوں نے آنکھوں کے ۴۰ مریضوں کا علاج محض اس طریقے سے کیا کہ حیاتین جی کی ایک معقول مقدار کیپسول میں بند کر کے پانی کی صورت میں ان کے معدے تک پہنچا دی اور اس طرح ان کی غذا میں جس چیز کی کمی تھی اسے پورا کر دیا گیا۔

جن ۴۰ مریضوں کا ذکر کیا گیا ان میں بعض تو آشوبِ چشم کے مریض تھے اور بعض ضعفِ بصارت کے لیکن جب انہیں چشمہ استعمال کرایا گیا تو ذرا بھی فائدہ نہیں محسوس ہوا بلکہ تکلیف برابر قائم رہی۔ بعض ایسے بھی مریض تھے جنہوں نے یہ شکایت کی کہ ان کی آنکھیں ایک نامعلوم حوادث کا شکار رہتی ہیں اور ان کی گرمی آنکھ کے اندرونی حصوں کو بھی تکلیف دہ صورت میں محسوس ہوتی ہے۔ بعض کو خیرہ چشمی کی شکایت تھی اور بعض کی آنکھوں میں سرخی دوڑ گئی تھی۔ لیکن ان مریضوں کے بر وقت شفا خانے پہنچ جانے اور ڈاکٹروں سے رجوع کرنے کی وجہ سے ساری دقتیں رفع ہو گئیں۔

جس حیاتین جی کی غذا میں کمی کی وجہ سے اس قسم کی شکایتیں پیدا ہو جانے کا قوی احتمال رہتا ہے اس کی مقدار زیادہ تر ترکاریوں اور انڈوں وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔

پھلوں سے پٹرول موجودہ جنگ شروع ہونے سے پہلے یہ بات معلوم کی جا چکی تھی کہ جرمنی اپنی جنگی ضرورتیں پوری کرنے اور نئے نئے قسم کے آلاتِ جنگ ایجاد کرنے میں دن رات مصروف ہے۔ چنانچہ جرمن سائنس دانوں کے متعلق معلوم ہوا تھا کہ وہ اپنے ملک کو کسی آئندہ جنگ میں فتح یاب کرانے کے لیے تمام دشواریوں کا حل دریافت کرنے میں مصروف تھے تاکہ گزشتہ جنگِ عظیم کی طرح کوئی قوم جرمنی کی بحری ناکہ بندی کر کے اس کی

پیداوار کی قلت کا خاتمہ نہ کردے اور جرمنی کو شکست پر مجبور نہ ہونا پڑے۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن سائنس دانوں نے اپنے ملک کی پٹرول کی ضرورت پوری کرنے کے لیے کوئلے سے پٹرول تیار کرنا شروع کر دیا تھا۔ پٹرول کے علاوہ دوسری جنگی ضرورت کی چیزیں اور وہ چیزیں جو جرمنی میں میسر نہیں آتی تھیں اور جن کے لیے جرمنی دوسرے ملکوں کا محتاج رہتا تھا اس قسم کی چیزوں سے بنائی جانے لگیں جو جرمنی میں کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ شیشے سے کپڑے، لکڑیوں سے جوتے، مچھلی وغیرہ سے تیل اور دوسری چیزیں اسی اسکیم کے تحت تیار کی گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے جرمنی کو ہر سال پٹرول کی جتنی ضرورت ہوا کرتی تھی۔ اسی مقدار کا ۸۰ فی صدی حصہ جرمنی میں کوئلے سے تیار کر کے ضرورت پوری کی جانے لگی۔

اٹلی کے سائنس دانوں کو بھی پہلے سے یہ دن نظر آ رہا تھا اور انہوں نے بھی اس قسم کی کوششیں شروع کر دی تھیں کہ جنگ کی صورت میں اٹلی کی بحری ناکہ بندی ہو جانے پر جب اٹلی کا تجارتی تعلق دوسرے بیرونی ممالک سے ختم ہو جائے تو وہ بھی اپنے ملکوں میں پیدا نہ ہونے والی چیزوں کے لیے غیروں کا محتاج نہ رہے۔ چنانچہ جو اطالوی سائنس داں مدت سے غیر اطالوی چیزوں کے اطالوی بدل تیار کرنے میں مصروف تھے ان کی بابت اب تازہ اطلاع یہ موصول ہوئی ہے کہ انہوں نے صحرائی انجیر کے پھلوں سے پٹرول تیار کرنا شروع کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں مزید یہ معلوم ہوا ہے کہ تجربہ اور آزمائش کرنے والوں نے موٹر سائیکلوں کو اس پٹرول سے چلانے میں کامیابی بھی حاصل کر لی ہے۔ انجیر کے علاوہ بہت سے ایسے درختوں اور پودوں سے بھی جو شمالی افریقہ کے اطالوی مقبوضات میں بہ تعداد کثیر پائے جاتے ہیں، پٹرول تیار کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ گیس بنانے والی مشینیں چلانے کے لیے بجائے کوئلے اور تیل کے اٹلی میں ایک نیا پودا کاربوگاس استعمال کیا جانے لگا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے میں بھی اٹلی والوں کو خاطر خواہ کامیابی نصیب ہوئی ہے۔

مُٹاپے کا علاج

حال ہی میں ایک طبی رسالہ "مشرقی پاسبانِ صحت" میں ایک ایسی روسی عورت کا حال شائع ہوا ہے جس کا وزن ۳۹۵ پونڈ (تقریباً ۵ من) تھا۔ یہ عورت اپنی تونمندی اور مٹاپے سے سخت پریشان نظر آتی تھی لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کرے۔ جس زمانے کا یہ ذکر ہے اس وقت یہ عورت امریکہ کے علاقہ کولمبیا میں مقیم تھی۔

آخر ایک روز کولمبیا میڈیکل یونیورسٹی کے رکن پروفیسر جیمز جوزف شورٹ کے پاس پہنچی اور ان سے اس نے اپنی تمام رام کہانی بیان کی۔ اس نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ جس طرح بھی ممکن ہو اس کے وزن اور فربہی کو کم کر کے اسے اور انسانوں کی طرح کام کاج آزادی سے کرنے کے قابل بنا دیا جائے۔ ڈاکٹر موصوف نے کامل طور پر اس کا طبی معائنہ کیا۔ اس خاتون کی عمر اس وقت کل ۴۲ سال تھی صحت بظاہر بہت اچھی معلوم ہوتی تھی اس کی فربہی کا سبب زیادہ تر اس کی زیادہ کھانے کی عادت ہوئی تھی۔ ڈاکٹر شورٹ نے اس کے تمام جسم کا طبی معائنہ کرنے کے بعد اس کے لیے معتدل غذائیں تجویز کیں جن میں چربی، حیاتین اور نمک وغیرہ کے اجزا بھی رکھے۔ چنانچہ روزانہ ۸۰۰ کیلوری غذا اسے استعمال کرائی جانے لگی۔

ڈاکٹر مذکور کے اس دلچسپ علاج کے نتائج حال ہی میں امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کے اخبار میں شائع ہوئے ہیں۔ اور ڈاکٹر مذکور کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ اس موٹی عورت کے جسم کا ۶۰ فی صدی وزن چند دن کے علاج سے غائب ہو گیا ہے۔ تفصیل یہ بتائی گئی کہ پہلے ہفتے میں اس کے وزن میں ۱۲ پونڈ کی کمی ہوئی اور اس کے بعد ۲۰ ہفتے کے عرصے میں اس کا وزن ۲۳۹ پونڈ کم ہو گیا۔ اس تمام علاج کے دوران میں اسے جو تھوڑی بہت تکلیف اٹھانی پڑی وہ محض اس وجہ سے کہ ڈاکٹر نے دو فٹ لمبی اور ایک فٹ چوڑی کھال جو اس کے پیٹ پر لٹکتی ہوئی رہ گئی تھی آپریشن کے ذریعے سے دور کی۔ اس کے علاوہ اس مریضہ کو اور کسی قسم کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑی۔ آخر جب اس کا وزن ۱۵۶ پونڈ رہ گیا تو وہ صحت کے اعتبار سے نہایت حسین اور خوش و خرم نظر آتی تھی۔ اس کی صحت مندی اور ڈاکٹر شورٹ کے علاج پر امریکہ کے بہت سے رسالوں اور اخباروں نے مقالات لکھے۔ اور انگلستان کے مشہور اخبار ٹائمز نے بھی ایک تعریفی نوٹ شائع کیا۔

تجربات

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

نسخہ جریان پوست بیخ ستیاناسی، پوست بیخ اونٹ کٹارہ، پوست بیخ مولسری، پوست بیخ کنار دشتی، پوست بیخ گولر، پھلی کیکر خام، بوپھلی، موچرس، برگ نورستہ سپستاں، برگ نورستہ بڑ۔ سب دوائیں ہم وزن لے لیں۔ سایہ میں خشک کرکے سفوف بنالیں۔ اور برابر کی قند سفید ملادیں۔ صبح کے وقت دودھ کے ساتھ سوا تولہ یہ سفوف پھانکیں۔

فوائد:۔ دافع رقت، سرعت و جریان ہے۔ منی کو گاڑھا کرتا ہے۔ نیز منی کی پیدائش زیادہ کرتا ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب، ایم۔ آر۔ اے۔ ایس آنریری مجسٹریٹ جودھپور

حب بے نظیر ورق طلا، ورق نقرہ، مشک، عنبر اشہب ہر ایک ایک ماشہ، مرکی، جدوار خطائی، سنبل الطیب، درونج عقربی، زعفران، میعہ سائلہ، زرشک، جوزبوا، عود قماری، دانہ ہیل ہر ایک ایک تولہ، کشتہ قلعی، کشتہ زمرد، کشتہ عقیق، کشتہ یشب، کہربا شمعی ہر ایک ۳ ماشے۔

ترکیب تیاری کشتوں کو عرق گلاب میں خوب کھرل کریں۔ پھر روغن بلساں خالص ۲ ماشے شامل کرکے کھرل کریں۔ اور باقی اجزا کو کوٹ چھان کر ملادیں۔ صمغ عربی اور روح گلاب بقدر ضرورت ملاکر دانہ ماش برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی رات کو دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں جاڑوں کا بہترین تحفہ ہیں۔ مقوی باہ، ممسک، مغلظ منی، محافظ گردہ و ملذذ ہیں۔ دماغ کو قوت پہنچاتی ہیں۔ مفرح قلب اور منعش حرارت غریزی ہیں۔

طلا نادر شاہی سم الفار، پارہ، قرنفل ہر ایک ایک تولہ، بیر بہوٹی، خراطین، جونک ہر ایک دو تولے، ذراریح ۶ ماشے، زعفران ۱ تولے۔ سب کو پیس کر روغن کنجد بقدر ضرورت میں اچھی طرح ملالیں اور گولیاں بنالیں اور ان کو خشک کرکے آتشی شیشی میں روغن کھینچیں۔ پھر اس میں چربی شیر نر ایک تولہ، چربی سانڈہ ۲ تولے ملالیں۔ ۲ رتی حشفہ و سیون چھوڑ کر عضو پر مالش کریں۔

فوائد:۔ سستی دکجی اور عضو کے ڈھیلے پن کو دور کرنے کے لیے مفید ہے۔

سرمۂ غریب سائے میں خشک کیے ہوئے چنبیلی کے پھول آٹھ ماشے۔ سنکھ کی گولیاں جو چند با۔ بند ہنڈیا میں رکھ کر جلائی گئی ہوں، ۲۴ ماشے، فلفل دراز، شورہ قلمی ہر ایک چار ماشے۔ ایک مہینے آب لیموں اور سونف کے عرق میں کھرل کریں۔ پھر کپڑے میں چھان کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ صبح و شام ایک ایک سلائی آنکھ میں لگایا کریں۔

فوائد:۔ یہ سرمہ پڑبال، ضعف نظر، ابتدائی موتیا بند، دھند جالا اور پھولہ کے لیے اکسیر ہے۔

جناب حکیم کبیر احمد صاحب بہنگالوی

ضماد مجلوق چربی شیر نر ۲ تولے، زعفران عمدہ ۳ ماشے، جائفل ۳ ماشے، جاوتری ۳ ماشے، بیر بہوٹی ۶ ماشے، سنکھیا سفید ۱ ماشے، مشک اعلیٰ ۴ رتی۔ ہر دوا کو علیحدہ علیحدہ سفوف کرکے سب کو ملالیں۔ اور چربی و برانڈی قسم اول اضافہ کرکے دو تین گھنٹے کھرل کریں اور بدستور استعمال میں لائیں۔

فوائد:۔ اس کے چند روزہ استعمال سے رگوں کی خراب رطوبت تحلیل ہوکر عضو تناسل کے تمام نقائص دور ہوجاتے ہیں۔

جناب حکیم محمد عبداللہ شریف صاحب طبیب سرکاری، ریاست چھبرا

نسخہ استحاضہ وسیلان الرحم سنگ جراحت ۲ تولے، گوند ڈھاک ۱ تولہ، مائیں خورد ۶ ماشے، دم الاخوین ۳ ماشے، معصری ۱ تولہ ۶ ماشے کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ روزانہ ۵ ماشے صبح کے وقت گائے کے پاؤ سیر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ سیلان الرحم اور استحاضہ کی شکایت ایک ہفتے کے اندر اندر دور ہو جاتی ہے۔

جناب حکیم مولوی مقبول شاہ صاحب وارثیؒ، دہلوی

بواسیری مسے گرانے کا عجیب نسخہ کتے کی کرکی ہڈی کو گل حکمت کرکے آٹھ سیر اُپلوں کی آنچ دیں۔ پھر اس میں برابر کی پھٹکری سفید شامل کرکے خوب باریک کرلیں۔ اس سفوف کو دو چند گائے کے ایک سو ایک بار دھلے ہوئے گھی میں ملاکر مرہم بنالیں۔

فوائد:۔ چند دن کے استعمال سے بواسیری مسے خشک ہو کر گر جاتے ہیں۔

اکسیر نزلہ و زکام پھٹکری سفید کو ایک دن شیر مدار میں اور ایک دن آب برگ دھتورہ میں کھرل کرکے قرص بنالیں۔ اور بدستور معروف گل حکمت کرکے دس سیر اُپلوں کی آنچ دیں۔ اگر ایک آنچ میں سفید کشتہ نہ ہو تو دوبارہ گل حکمت کرکے آنچ دیں۔ ایک رتی حلوے یا مکھن میں رکھ کر کھلائیں۔

فوائد:۔ نزلے کے مریضوں کے لیے یہ اکسیر ہے۔ اس کے علاوہ تیسرے روز آنے والے بخار کو فائدہ کرتا ہے۔ نیز پرانی کھانسی اور دمہ کے لیے بے حد مفید ہے۔

اکسیر چشم:۔ سرمہ سیاہ ایک تولہ، فلفل سیاہ ایک ماشہ، آب ستیاناسی زرد ۶ ماشے۔ کھرل میں ڈال کر خوب باریک کرلیں۔

فوائد:۔ بے حد مقوی بصر ہے۔ بوڑھوں کی کمزوری چشم میں خصوصیت کے ساتھ فائدے دیکھنے میں آئے ہیں۔

جناب ڈاکٹر ایم، اے مجید خاں صاحب

کشتہ فولاد جدید اجزاء:۔ ہیرا کسیس ½ پاؤ، آب لیموں ایک پاؤ۔

ترکیب تیاری:۔ ہیرا کسیس کو آب لیموں میں کھرل کریں۔ ورنکیہ بناکر کوزوں میں بند کرکے گل حکمت کریں۔ خشک ہو جانے پر ۷، ۱۰ سیر اُپلوں کی آنچ دیں۔ خوراک نصف رتی سے ۲ رتی تک۔

فوائد:۔ امراض جگر و طحال کو دور کرتا ہے اور خون صالح پیدا کرتا ہے۔ مولّد و مغلظ منی ہے۔ جریان احتلام اور سرعت کو دور کرتا ہے۔ حیض کی خرابی اور سیلان الرحم میں بہت مفید ہے۔ حرقت البول اور سلسل البول میں مفید ثابت ہوا ہے۔

جناب حکیم عبدالعزیز خاں صاحب خوشاب

اکسیر قلت الدم:۔ برادہ فولاد عمدہ، ابرک سیاہ، نوشادر ہم وزن لے کر کانسی کے برتن میں بھر کے دودھ میں بھگو دیں۔ دودھ اتنی مقدار میں ہونا چاہیے کہ دوائیں ڈوب جائیں۔ کچھ دن بعد جب یہ دودھ خشک ہو جائے تو دوبارہ اتنا ہی دودھ ڈال کر پھر رکھ دیں۔ اس طرح چھ مرتبہ تر و خشک کرکے کھرل میں ڈال دیں اور باریک کرکے رکھ لیں۔ چار رتی مناسب بدرقے کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ قلت الدم (کمی خون) کی حالت میں اس کا استعمال بہت مفید ہے۔ خون کے سرخ ذرات زیادہ کرکے چہرے کو سرخ و سفید بنادیتا ہے۔ فربہی پیدا کرتا ہے، بھوک لگاتا ہے۔ مقوی معدہ و جگر ہے۔

جناب حکیم محبوب احمد صاحب، نظامی، دہلی

سفوف صندل زہر مہرہ، طباشیر، لاجورد مغسول، بسد احمر، صندل سفید، جدوار خطائی، نارجیل دریائی، کہربا شمعی ہر ایک تین ماشے، مشک خالص ۱ ماشہ۔ سب دواؤں کو گلاب میں کھرل کرکے محفوظ رکھیں اور صبح کے وقت ۶ رتی سے ایک ماشہ تک خمیرہ گاؤزبان عنبری میں ملاکر کھائیں۔

فوائد:۔ ضعف قلب، غشی، دھڑکن کے لیے اپنے فوائد کے لحاظ سے عجیب چیز ہے۔ اس کے علاوہ بے حد مقوی اعصاب ہے۔

دیسی شفاخانوں اور سوزاکی مطبوں کے لئے نو ادا اثر اور اصولی نسخے

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب حکیم حافظ محمد قیم الدین صاحب صدیقی، فاضل الطب والجراحت" کمانوی

سیلان الرحم (لیکوریا)

(۱) کشتہ فولاد — ۲ چاول
معجون اذاراقی — ۲ ماشے
دونوں وقت بعد غذا کھلائیں۔

نوٹ:۔ اس مرض میں مریضہ کی تقویت عامہ کا خیال رکھیں۔ مقامی طور پر قابض اور دافع تعفن سیالات استعمال کرائیں۔ مغلظات کا استعمال اس میں بھی بریان کی طرح مفید اور بے کار ہے۔ پیش نظر نسخوں میں فولاد، کیلسیم اور اذاراقی کو خصوصیت کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ تاکہ خون کی پیدائش زیادہ ہو اور عام جسمانی قوت حاصل ہو۔ نیز اعصاب قوی ہوکر بالواسطہ اصل مرض دور ہو جائے۔

(۲) کشتہ نقرہ — ۲ چاول
کشتہ عقیق — ۲ "
معجون خبث الحدید — ۳ ماشے
کھانے کے بعد دونوں وقت استعمال کرائیں۔

(۳) کشتہ صدف — ۱ رتی
خمیرہ ابریشم — ۶ ماشے
صبح عرق گاؤزبان یا پانی کے ساتھ کھائیں۔

(۴) صدف سوختہ — ۱ تولہ
طباشیر سفید — ۶ ماشے
دانہ الائچی خورد — ۶ "
نبات سفید — ۲ تولے
سفوف تیار کریں۔ خوراک ۶ ماشے۔

(۵) پھٹکری — ۳ ماشے
کسیس — ۱۵ رتی
پانی — ۲۰ اوقیہ (اونس)
مقامی طور پچکاری کریں۔

(۶) پوست انار — ۳ اوقیہ
لونگ — ۶ ماشے
پانی — ۲۰ اوقیہ
پندرہ منٹ تک خوب جوش دیں اور صاف کرلیں۔ اس کے بعد ۶ ماشے پھٹکری حل کرکے پچکاری کریں۔

(۷) پھٹکری — ۲ ماشے
کتھ سفید — ۲ "
آب نیم گرم — ایک سیر
پچکاری کریں۔

(۸) اقاقیا — ایک ماشہ
گلنار — "
مازو سبز — "
پھٹکری — "
بطور فرزجہ استعمال کرائیں۔

خارش فرج

(۱) سہاگہ — ایک تولہ
آب کافور — ۸ اوقیہ
مقامی طور پر استعمال کریں۔

(۲) ست پودینہ — ۳ ماشے
روغن زیتون — ۳ تولے
اس دوا میں صاف ململ کا ٹکڑا تر کرکے مقام ماؤف پر رکھیں۔

بندش حیض

(۱) ہیرا کسیس — ۳ ماشے
سہاگہ — ۶ "
ہینگ — ۳ "
ایلوا — ۶ "
چنے برابر گولیاں بنائیں اور صبح و شام کھلائیں۔

(۲) ایلوا — ایک تولہ
مرکی — ایک تولہ
زعفران — ۳ ماشے
کشتہ فولاد — ۳ "
ہینگ — ۳ "
چنے برابر گولیاں بنائیں

نوٹ:۔ علاج سے پہلے بندش حیض کے اسباب پر اچھی طرح غور کرلینا چاہئے۔ بعض میں خون کی کمی کی حالت میں اور دق کی موجودگی میں حیض بند یا بہت کم آتا ہے۔ سن یاس میں نیز حمل کی حالت میں حیض بالکل بند ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں ادرار حیض کرنا غلطی ہے۔
۲۔ ادرار حیض کی کوشش مقررہ ایام میں کرنی چاہیے۔

دقت حیض

افیون — ایک ماشہ
زعفران — "
جائفل — "
برگ بھنگ — ۲ ماشے
کالی مرچ برابر گولیاں بنائیں۔ نہایت مؤثر نسخہ ہے۔ ان شکایات میں مقویات کا مزید لحاظ رکھیں۔

(۲) کافور — ۲ ماشے
زعفران — ۳ "
مرکی — ۳ "
افیون — ۲ "
اجوائن خراسانی — ۳ "
کالی مرچ برابر گولیاں بنائیں اور دن میں تین مرتبہ دیں۔

درد خصیۃ الرحم

نوشادر — ۵ رتی
پانی — ۳ تولے
دن میں تین بار پلائیں

استحاضہ

برگ آسوکا — ۴ اوقیہ
پانی — ۲۰ "
اتنا جوش دیں کہ چوتھائی حصہ رہ جائے۔ چھان کر صاف کریں۔ خوراک ۳ تولے۔ دن میں تین بار۔

جریان خون بعد وضع حمل

سنگ جراحت — ایک ماشہ
سفوف لودھ — ۳ ماشے

نوٹ:۔ لودھ رحم اور آنتوں کے عضلات غیر ارادیہ پر انقباضی عمل کرتا ہے اور اس طرح رحم کے عضلات کے استرخاء کی وجہ سے جو جریان خون ہوتا ہے اس کو بند کرتا ہے۔ سنگ جراحت میں کیلسیم موجود ہے۔ جس کا حابس خون اثر مسلم ہے۔

اسقاط منذر

برشعشا	پونا ایک ماشہ

دن میں دو یا تین بار دیں یہاں تک کہ اسقاط کی علامات رفع ہو جائیں۔ اور اگر اسقاط کی علامتیں رکھنے والی نہ ہوں یعنی اسقاط لازم ہو تو سفوف شیلم دیں۔ اسقاط لازم کی علامتیں یہ ہیں۔ شدت جریان خون۔ درد کا شدید اور بار بار ہونا۔ بچے کا عنق الرحم کے بیرونی منہ تک پہنچ جانا۔ ان حالات میں حمل ساقط ہو جایا کرتا ہے۔ اگر حمل ساقط ہو جائے تو علاج اس اصول پر ہونا چاہیے کہ رحم جھلیوں وغیرہ سے بالکل صاف ہو جائے۔ اسقاط ناقص نہیں ہونا چاہیے ورنہ اس کا خطرناک نتیجہ ضرور ظاہر ہوگا۔

تشنج زچہ (اکلمپسیا)

پوٹاس برومائیڈ	۶ ماشے
دانہ الائچی خورد	۶ "
اجوائن خراسانی	۶ "

سفوف بنائیں۔ خوراک دو ماشے

حمی نفاسیہ (پیورپرل فیور)

کچلہ مدبر	۲ ماشے
کونین سلف	۳ "
سفوف شیلم (پلوار گٹ)	۶ "

کالی مرچ برابر گولیاں بنائیں۔ دن میں دو یا تین بار غذا کے بعد دیں۔ میرے نزدیک اس مرض میں اس سے بہتر اور فائدہ مند کوئی نسخہ نہیں ہے۔ مقامی طور پر دافع تعفن سیالات کا ڈوش کرانا بھی ضروری ہے۔

نوٹ:۔ عورتوں کی بیماریوں میں سے یہ ایک عام اور مہلک بیماری ہے۔ اگر اس کے متعلق محض سرسری اور سطحی واقفیت ہو تو یقین فرمایئے بہت سی زندگیاں آپ کے ہاتھوں سے لقمۂ اجل ہونے کا امکان ہے اور اگر کافی معلومات ہیں تو آپ بہت سی زچاؤں کو موت کے منہ سے بچا سکتے ہیں۔ نسوانی امراض کے متعلق ہماری معلومات خصوصیت کے ساتھ نفیس اور وزنی ہونی چاہییں تاکہ عورتوں کی پیچیدہ مشکلوں کو بھی طرح سمجھ سکیں۔ تو زچاؤں کی خطرناک بیماری سے گزر کر ہمارا قیاس اور تصور مشاہدے کے ہم پہلو ہو جائے اور تشخیص غیر متزلزل بنیادوں پر قائم ہو جائے۔

نسوانی امراض کے تباہ کن حالات جیسی قابلات کی جہالت اور حماقت ضرور بدنام ہے لیکن اس کی ذمہ داری بہت کچھ ان لوگوں پر بھی عائد ہوتی ہے جو فنی نکات اور طبی پاکیزگی اور صفائی کی نمائش نہیں کرتے۔ اس تغافل شعاری کی وجہ بدقسمتی سے یہ بھی ہے کہ فن الولادت محض دایہ ہی کا حصہ خیال کیا جاتا ہے۔ معالج بذات خود اس کو ایک غیر متعلق چیز سمجھ کر بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اس افسوس ناک غفلت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معالج جاہل اور بے خبر دایہ کی بروقت صحیح رہنمائی اور امداد سے قطعی مجبور اور معذور رہتا ہے۔ علم القابلہ میں ہر معالج کی معلومات نہایت وسیع اور بلند پایہ ہونے کی بہت ضرورت ہو۔ بہترین اور قابل اطمینان معلومات کا صحیح معیار یہ ہے کہ علم اپنی برقی طاقت سے ارادہ اور عمل کی مشنری کو فوراً حرکت میں لاتا ہے اور انسان ایسے مواقع کا بیتابی بے چینی سے متلاشی رہتا ہے کہ اپنے علم کا عملی صورت میں مظاہرہ کرے۔ یہ کیفیت اور تڑپ جس قدر کم ہے اتنا ہی علمی کمزوری کا اندازہ کرنا چاہیے۔ بنا بریں فن الولادت میں معالج اتنا مستعد اور واقف ہونا چاہیے کہ اگر اس کو بچہ جنانے کا موقع پیش آ جائے تو وہ نہایت خوبی اور کامیابی کے ساتھ یہ کام انجام دے سکے۔ حمی نفاسیہ کا اندیشہ دایہ کی ناواقفیت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کو خبر ہی نہیں کہ جراثیم کیا بلا ہیں اور جراثیم کشی کی بھی علاج میں ضرورت ہوا کرتی ہے یا نہیں۔ اس کو پتہ نہیں کہ یہ دشمن جان اس کے کثیف ہاتھوں اور ناخنوں کے ذریعہ سے زچہ کے جسم میں داخل ہو کر موت کا بخار پیدا کرتے ہیں۔ اس مرض کے علاج میں یہ کافی نہیں ہے کہ تمام کا زور مدلات پر صرف کر دیا جائے۔ اور مقامی طور پر غلیظ ہاتھوں سے مرہم داخلیون استعمال کر کے جراثیمی فوج کو روزانہ کمک بہم پہنچائی جائے۔ اس مرض میں دافع تعفن ادویہ کا خاص لحاظ لازم ہے۔

حب دافع تعفن

فلفل سیاہ	۴ ماشے
پیش مدبر	"
شنگرف رومی	۲ "
دار فلفل	۴ "
سہاگہ خام	۴ "

آب لیموں میں کھرل کر کے مونگ برابر گولیاں بنالیں۔

نوٹ:۔ مندرجۂ بالا نسخہ دافع تعفن اور جراثیم کو ہلاک کرنے والا ہے۔ تسمم الدم اور تعفن الدم وغیرہ میں مفید ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ کرویات عقدیہ (سٹرپٹو کوکائی) کا مخصوص تریاق پیش نہیں کر سکا۔ طب جدید کا دامن بھی اس قسم کے دویہ سے خالی ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے صرف مصل ضد کرویات عقدیہ (اینٹی سٹرپٹو کوکائی سیرم) کے انجکشن کیے جاتے ہیں لیکن اس چیز سے مختلف نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس کا استعمال خطرات سے خالی نہیں ہے۔ حال ہی میں انگریزی دواساز کارخانوں نے کرویات عقدیہ اور عنقودیہ وغیرہ کے لیے سلفے نامائڈ گروپ کی دلچسپ دوائیں تیار کر کے دنیا میں پھیلائی ہیں اور اب ان کا استعمال ڈاکٹروں کے طبقے میں عام ہو گیا ہے۔ اس چیز کے حیرت انگیز اثرات اور فوائد نے مصل (سیرم) کے استعمال کو بھلا دیا ہے۔ مذکورہ گروہ کی دوائیں اقراص کی شکل میں کھانے کے لیے اور سیال کی شکل میں انجکشن کے لیے ملتی ہیں۔ اس گروہ کی چند دوائیں یہ ہیں:۔

پرونٹوسل (سرخ و سفید)۔ پروسیپ ٹے سین۔ سلفے نیلا مائڈ۔ کوسیڈن۔ بائی سلفونامائڈ۔ سیپٹے لم۔ سلفے نل۔ (باقی)

جوابات

(۸۱) **بانجھ پن** :- (۱) عورت اور مرد کے ناقابلِ تولید و تناسل ہونے کی - گھریلو اور سب سے آسان پہچان یہ ہے کہ ایک مدت تک یکجائی اور ہم بستری کے باوجود کسی جوڑے کے اگر اولاد نہ پیدا ہو اور حمل قرار نہ پائے تو یقینی طور پر سمجھ لینا چاہیے کہ دونوں یا دونوں میں سے کوئی ایک اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہے اگر اس کی تصدیق کی ضرورت ہو تو مجھے افسوس ہے کہ وہ گھر در میں نہیں ہو سکتی بلکہ کسی ماہرِ فن سے مشورہ کرنا ہی پڑے گا ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خوردبین کے ذریعے سے معائنہ کر کے بتایا جا سکتا ہے کہ عورت میں نقص ہے یا مرد میں - گھر میں علیحدہ علیحدہ برتنوں میں جو میں - ایک برتن میں عورت پیشاب کرتی ہے اور دوسرے میں مرد جس کے برتن کے جو نہ اگیں اس میں نقص ہے ۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ج) عورت اور مرد کے بانجھ ہونے کے اسباب اور علامات بہت زیادہ ہیں اور ان کا جوابات کے صفحات میں بیان کرنا مشکل ہے ۔

(حکیم لالہ سری رام ؛ و ساچھ)

(۸۲) **آتشک** : (۱) سب سے پہلے آپ اپنے دوست کا کسی ڈاکٹر سے ختنے کا آپریشن کرا دیجیے یعنی سپاری پر جو کھال ہوتی ہے اُسے کٹوا دیجیے تاکہ زخموں پر آسانی سے دوا لگائی جا سکے اس کے بعد اگر ممکن ہو تو ان کے خون کا امتحان کرائیے تاکہ یقینی طور پر معلوم ہو سکے کہ آتشک ہی ہے یا سافٹ شینکر کے زخم ہیں ۔ اگر آتشک ہو تو نیو سیلوارسن یا اسی قسم کے کسی دوسرے مرکب کے انجکشن لگوائیے ۔ اگر سافٹ شینکر ہے تو انجکشنوں کی ضرورت نہیں صرف زخموں کا معقول علاج کرنے سے مرض جاتا رہے گا ۔ خون کا امتحان کرانا ممکن ہو تو یہ دیکھیے کہ زخم کئی ایک ہیں یا صرف ایک ۔ اور زخم کے کنارے موٹے سخت اور اُبھرے ہوئے ہیں یا نرم پتلے اور سطح زخم سے ملے ہوئے ۔ اگر ایک زخم ہے اور کنارے بھی سخت اور اُبھرے ہوئے ہیں تو غالب گمان یہی ہے کہ وہ آتشک ہو ۔ اگر اس کے خلاف ہے تو وہ سافٹ شینکر ۔ رانوں کی گلٹیاں بھی تشخیص میں مدد دیتی ہیں ۔ اگر گلٹیاں بڑی ہو کر بھی نہ پھٹیں اور وہ سخت ہو کر رہ جائیں تو غالباً آتشک ہے اور پیپ پڑ کر پھوٹ جائیں تو سافٹ شینکر ۔ اس طرح تشخیص مرض کے بعد مناسب علاج کیجیے ۔ ختنہ کرانا ہر حالت میں ضروری ہے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) افسوس اس قدر پیچیدہ اور پرانے مرض میں جناب نے دو مہینے سوال اور جواب کی نذر کر دیے ۔ اس عرصے میں تو مرض اب گہرا ہو گیا ہوگا ۔ بہتر صورت یہ ہے کہ مریض کا کسی ہوشیار طبیب کو دکھا کر علاج کرایا جائے ۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) جوہری ایک عدد صبح کو تازہ پانی کے ساتھ نگل جائیے اور رات کو معجون مصفی خاص ۶ ماشے تازہ پانی کے ساتھ کھائیے ۔ کم سے کم تین ہفتے کے استعمال سے زخم خشک ہو جائیں گے ۔ سوجن رفع ہو جائے گی اور گلٹیاں تحلیل ہو جائیں گی ۔ دونوں دوائیں ہمدرد دواخانے سے مل سکتی ہیں ۔

(حکیم عبد الواحد)

(د) پھٹکری کا سفوف ۳-۲ ماشے صبح و شام پانی سے کھلائیں ۔ ایک چلے میں بالکل صحت ہو جائے گی ۔ (حکیم بابو)

(ہ) پردہ ہٹانے کے لیے ۲ تولے نیم کے پتے ایک سیر پانی میں جوش دے کر سہاگہ شامل کریں اور عضو پر ٹکور کریں جب پردہ ہٹ جائے تو شہد دو تولے میں سہاگہ ۶ ماشے ملا کر زخموں پر لگائیں ۔ داخلی طور پر ازالۂ عفونت کے لیے مناسب ہے کہ پہلے عرق مصفی خون ... وغیرہ کے مسہل باقاعدگی سے پیے جائیں اور پھر ایک چاول کشتہ سہ دھاتہ مکھن میں ملا کر کھلاتے رہیں ۔ (حکیم لالہ سری رام ؛ ساہیوال)

(و) روغن ستیاناسی ۲-۳ بوند روزانہ دن میں تین مرتبہ بتاشے میں رکھ کر کھائیں ۔ شاخ ستیاناسی کا سالن پکا کر روزانہ کھائیں ۔ روغن زرد کو ۱۰۰ مرتبہ دھو کر جست کا میل روغن زرد سے نصف ملا کر لگائیں ۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۸۳) **رحم کی خرابیاں** :- (۱) مریضہ کو دیکھے بغیر بلکہ لیڈی ڈاکٹر سے ان کا معائنہ کرائے بغیر کوئی صحیح رائے نہیں قائم کی جا سکتی ۔ بہتر ہے کہ آپ مقامی طور پر کسی تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ کیجیے ۔ رفع قبض کے لیے بہت سی دوائیں بتائی جا سکتی ہیں لیکن ان کا اصلی مرض قبض نہیں ہے ۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مغز بادام مقشر ، مغز قرطم ، سنا مکی ، گل سرخ ہر ایک ۲ تولے ، بادیان ، زنجبیل ہر ایک دو تولے ، دارچینی ، دانہ الائچی خورد کلاں ہر ایک ایک تولہ مغز قرطم اور بادام کو علیحدہ باریک کریں ۔ باقی دواؤں کو الگ کوٹ لیں ۔ نصف سیر شکر سفید کے قوام میں دواؤں کو ملا کر معجون بنائیں ۔ ۲ تولے رات کو سوتے وقت ۱ تولے سونف کے گنگنے عرق کے ساتھ کھا لیں ۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ اپنی بیوی کا کسی مقامی لیڈی ڈاکٹر سے معائنہ کرا کے علاج کرائیں ، کیوں کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بیوی کو ورم رحم مزمن یا رحم کی رسولیاں وغیرہ کئی امراض دامن گیر ہیں ۔ جب تک معائنہ نہ ہو صحیح رائے مشکل ہے ۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) کسی مقامی طبیب سے مشورہ لیں یا مجلس تشخیص و تجویز ہمدرد دواخانہ کو لکھیں ۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۸۴) **نسخہ برائے فربہیٔ جسم** :- (۱) جسم کی فربہی، طاقتوری اور قد آوری کی خواہش تو ہر دل میں پیدا ہوتی ہے۔ لیکن لوگ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ قدرت کے بنائے ہوئے قوانین کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں توڑ سکتی۔ جسم میں گوشت اور استخوان سب کچھ غذا سے بڑھ سکتا ہے دواؤں سے نہیں۔ دوائیں صرف اتنا کام کیا کرتی ہیں کہ بھوک زیادہ کر دیں یا اگر معدہ غذا کو اچھی طرح ہضم نہیں کرتا تو اسے کام کرنے پر آمادہ کر دیں۔ اور اگر اس کی ضرورت ہو تو معدے کا کام کسی حد تک خود کر دیا کریں۔ لیکن اس طرح دواؤں کی مدد سے کھائی ہوئی یا ہضم کی ہوئی غذا جسم کے کام بھی آتی ہے یا نہیں یہ ایک علیحدہ سوال ہے۔ ایک جسم جو دن رات چارپائی فرش یا کرسی پر دراز رہنے کا عادی ہو اس میں تکان اور فرسودگی نہیں پیدا ہوتی جس کے یہ معنی ہیں کہ اسے غذا کی بقدر نسبت ضرورت ہو۔ اب اگر دواؤں کی امداد سے ہم اس کی ضرورت سے بہت زیادہ غذا بہم پہنچا دیتے ہیں تو اس کے پاس سرمایہ داروں کی طرح نہ بینک ہیں نہ خزانے۔ وہ غلطی تو یہ نہ کرے گا کہ اس فالتو غذا کو واپس و مسترد کر دیتا ہے۔ اور اب یہ سارے بدن میں ماری ماری پھرتی ہے کہ جدھر سے بھی راستہ ملے جسم سے باہر نکل جائے۔ کچھ گردوں کے راستے سے کچھ پسینے کے راستے سے اور کچھ بلغم کے ساتھ جسم سے نکل جاتی ہے اور کچھ جو کسی طرح نہیں نکلتی بعد میں رنگ لاتی ہے۔ انسان اگر تمام دن محنت اور تمام رات آرام کرے تو اس کے جسم کو بھی غذا کی ضرورت ہوگی اور وہ جو کچھ بھی کھائے گا اس کے بدن کو بھی لگے گا جسم کو قدرتی طریقے کے مطابق فربہ اور طاقتور اسی طرح بنایا جا سکتا ہے کہ انسان دن بھر خوب محنت اور ورزش کرے۔ ایسا کیا گیا تو کسی دوا کی ضرورت ہی نہیں ہوگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) زمانۂ نمو کے گزر جانے کے بعد قد نہیں بڑھ سکتا۔ اس لیے یہ شوق بے کار ہے۔ البتہ جسم فربہ اور مضبوط ہو سکتا ہے اس کے لیے یہ نسخہ بنا کر استعمال کریں۔ کتیرا، نشاستہ گندم، بادام مقشر، ناجیل خام، گوند مقشر، موسلی سفید، ستاور، زیرہ سفید ہر ایک دو تولے، اجوائن دیسی، تخم خشخاش ہر ایک ایک تولہ سب کو باریک کر کے رکھیں۔ خوراک ایک تولہ صبح ایک تولہ شام دودھ کے ساتھ۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) جسم کو فربہ، طاقتور اور قد آور بنانے کے لیے سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ ورزش کی جائے۔ دودھ، مکھن، بالائی اور مغزیات کھائے جائیں۔ اس سے اچھا نسخہ کوئی نہیں ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) ہمدرد کے ماءاللحم کے استعمال سے آپ کی مراد پوری ہو سکتی ہے بشرطیکہ کم سے کم ڈیڑھ مہینے تک پییں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) آپ مناسب ورزش اور مقوی و زود ہضم غذاؤں کے استعمال سے مزید فربہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن آپ کو اپنے پروگرام پر مستقل مزاجی سے کاربند ہونا چاہیے۔ صبح ہی صبح کھلی جگہ میں مناسب ورزش کریں اور کچھ وقفے کے بعد غسل کریں۔ ناشتہ دو انڈوں کی زردی اور دودھ کا کیجیے۔ کھانوں میں بھی ایسی چیزیں حسب موقع شامل کرتے رہیں کہ جن میں حیاتین کثرت سے موجود ہوں، مثلاً انڈا دودھ۔ پھلوں میں سنگترہ، انار، سیب وغیرہ۔ (ڈاکٹر ایم۔ اے شکور)

(و) گھی اور دودھ کا کافی استعمال کریں۔ معجون شباب آور اور ماءاللحم ہمدرد دواخانے سے منگا کر استعمال کریں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۸۵) **دائمی نزلہ** :- (۱) مریضہ کی تمام تکلیفوں کا باعث ان کا دائمی قبض ہے۔ اسی وجہ سے وہ نزلہ زکام اور درد سر میں مبتلا رہتی ہیں اور اسی کی وجہ سے ان کے کولہے اور ٹانگ میں عرق النساء کا درد رہتا ہے۔ عادی قبض کو دور کرنے میں "کروشین سالٹ" بہت مفید ہے اگر کھانسی اور حرارت بھی ہو تو کسی ہوشیار طبیب سے مشورہ کر کے اطمینان کر لیں کہ پھیپھڑوں میں کوئی خرابی تو نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پوست ہلیلہ زرد تولے، پوست آملہ تولے، گل سرخ نو تولے، ہلیلہ کابلی، صندل سفید، کتیرا ہر ایک تین تولے، ہلیلہ سیاہ، گل بنفشہ، مغز خیارشنبر، بریاں ہر ایک دو تولے، تربد خراشیدہ آٹھ تولے، مغز بادام شیریں ۶ تولے، مغز کدو شیریں ۴ تولے، خشخاش سفید ۳ تولے۔ دواؤں کو باریک کر کے روغن بادام میں چرب کریں۔ اور ایک سیر شکر سفید کا قوام بنا کر معجون بنائیں۔ ایک تولہ صبح ایک تولہ شام نیم گرم دودھ کے ساتھ ایک مہینے تک استعمال کریں۔

(حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) دائمی نزلے کو دور کرنے کے لیے رات کو سوتے وقت اطریفل زمانی ۹ ماشے کھائیں اور صبح کو قرص مرجان جواہر والا ایک عدد خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں اور کھاری نمک ۳ ماشے دس تولے گرم پانی میں ڈال کر اس سے ناک کو دھوئیں۔ تیل، ترشی اور قابض بادی چیزوں سے پرہیز کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) آپ نے مرض بہت سے گنا دیے لیکن یہ نہ سوچا کہ ایک نسخے سے علاج کیوں کر ممکن ہے۔ مناسب یہ ہے کہ آپ مقامی طور پر معائنہ کرا کر علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ مری رام دوسا یمہ)

(۸۶) **غشی کے دورے** :- (۱) مریضہ ہسٹیریا یعنی اختناق الرحم میں مبتلا ہے۔ انہیں چند شیشیاں "الگزیر برومو ویلیرین" کی پلا دیجیے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) افیون، ہیرا ہینگ، کافور، جندبیدستر ہم وزن باریک کر کے پانی کی مدد سے کالی مرچ برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) مریضہ کی موجودہ شکایتوں کا سبب حیض کی بندش ہے۔ رات کو معجون قرطم ۶ ماشے کھلائی جائے اور صبح کو جدوار، عود صلیب ہر ایک ایک ماشہ کو باریک پیس کر خمیرہ گاؤزبان ۶ ماشے میں ملا کر دیا جائے۔ اس کے بعد جب وہ دن قریب آئیں جن میں مریضہ کو عموماً حیض آیا کرتا تھا تو ان سے چار روز پہلے صبح و شام ہمدرد دواخانے کی رجسٹرڈ دوا "ہواری" کا ایک ایک قرص کھا کر اوپر سے شربت مدر ایک ایک تولہ عرق بادیان دس تولے میں ملا کر پلائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) سیالین سکن کا استعمال کریں۔ نسخہ نومبر ۱۹۴۰ء کے ہمدرد صحت میں ملاحظہ کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) گندک آملہ سار، فلفل سیاہ ہر ایک ۶ ماشے نمک طعام تین ماشے کو آب لیموں میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں اور دونوں وقت غذا کے بعد دو دو

گولیاں دیں اور ہمدرد دواخانے سے "ناہواری" منگا کر کھلائیں۔ (حکیم مقبول شاہ عارفی)

(۸۷) **دھڑکن وغیرہ**:۔ (۱) آپ نے گرمی، دھڑکن اور ضعف دماغ کے لیے نسخہ طلب فرمایا ہے۔ گرمی سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ جہاں تک میرا خیال ہے آپ نے گرمی آتشک کے معنوں میں نہیں لکھا ہے۔ جیسا کہ اکثر عرف عام میں بولا جاتا ہے۔ آتشک کو خارج از بحث کر کے گرمی کے معنی حرارت کی زیادتی ہی کے ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا ہوتا تو آپ اسے بخار لکھتے۔ اب لامحالہ صرف ایک ہی چیز ایسی رہ جاتی ہے کہ جسے گرمی کے لفظ سے تعبیر کر سکیں اور وہ ہتھیلیوں اور تلووں کا جلنا ہے۔ اگر آپ کو یہی شکایت ہے تو اس کا باعث عام طور پر بدہضمی ہوتا ہے۔ اور چونکہ اختلاج قلب یا دھڑکن بھی اس سبب سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لیے غالب گمان یہی ہے کہ آپ سوء ہضم میں مبتلا ہیں۔ چند روز تک زود ہضم غذا مقررہ اوقات پر کھائیے اور یہ نسخہ استعمال کیجیے۔ نائیٹرو ہیڈرو کلورک ایسڈ ڈائلیوٹ ۱ اونس، ٹنکچر نکس وامیکا ۱ اونس، ٹنکچر کارڈیم کمپاؤنڈ ۱ اونس، سیرپ آرینشیائی ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے روزانہ ایسی تین خوراکیں استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) طباشیر، یشب سبز، کہربائے شمعی، زہر مہرہ خطائی، عقیق سرخ، شاخ مرجان، ورق نقرہ، مروارید (اگر کم قیمت کرنا چاہیں تو صدف مروارید) ہر ایک تین ماشے کو عرق کیوڑہ دس تولے میں کھرل کریں۔ یہاں تک سرمے کے مانند باریک ہو جائے۔ اس کے بعد یہ تیار شدہ سفوف ایک ماشہ خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی قلب اور دماغ دوا ہے۔ گرمی کو تسکین بخشتی ہے اور دھڑکن کو فائدہ دیتی ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) مربہ آملہ دھو کر چاندی کے ورق میں لپیٹ لیں اور ۵ تولے عرق گاؤزبان کے ساتھ مسلسل استعمال کرتے رہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۸۸) **دمہ**:۔ (۱) اپنے والد صاحب کو "فیلسول" کا استعمال کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اپنے والد کو روزانہ صبح کے وقت قرص کشتہ ابرک ایک عدد خمیرہ گاؤزبان عنبری ۷ ماشے میں ملا کر کھلائیے۔ اور یہ گولیاں بنا کر رات کو استعمال کرائیے۔ پوست ہلیلہ زرد، پوست بہیڑہ، آملہ، ہلیلہ سیاہ، باؤبڑنگ، مغز تخم چاکسو، سنا مکی، گندک آملہ سار مصفیٰ، زیرہ سفید ہر ایک چار ماشے، مغز تخم نیم آٹھ ماشے، رسوت خالص ۶ تولے۔ رسوت کو لکروندہ بوٹی کے پانی میں حل کر کے چھان لیں اور پھر باقی دوائیں شامل کر کے چنے برابر گولیاں بنا لیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) دمہ کے لیے بوٹی سوہاگلیا کا سفوف ۴-۶ رتی کی مقدار میں صبح و شام گرم پانی سے کھلایا کریں اور بواسیر کے لیے یہ نسخہ بنا کر استعمال کرائیں:۔ باؤبڑنگ ۹ ماشے، تخم ہرمرہ ۹ ماشے، نمک بواسیری نو ماشے۔ کوٹ چھان کر ۹ پڑیاں بنائیں اور ایک پڑیہ صبح کے وقت دہی سے کھلائیں۔ نو دن کے بعد کوئی عارضہ نہ رہے گا۔

(حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) چون پراش اولیہ دمہ کے لیے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بواسیر کے لیے یہ گولیاں بنا کر استعمال کریں۔ مردار سنگ، خرمہرہ زرد سوختہ، صدف صاف، مومیائی کانی، مرچ سیاہ، ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۶ ماشے، نمک سیر آب لیموں میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام کھا لیا کریں۔ بے حد مفید ہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۸۹) **پائیوریا**:۔ (۱) آپ اگر گوشت کھاتے ہیں تو اسے بالکل ترک کر دیجیے۔ مچھلی یا ایسے پرند کہ جن کا گوشت سفید رنگ کا ہوتا ہے استعمال کر سکتے ہیں۔ دن میں چار پانچ مرتبہ لسٹرین سے غرارے کیا کیجیے۔ دوا کے طور پر ایسٹنس سیرپ چالیس بوند کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ ذرا سا پانی ملا کر بعد غذا استعمال کر لیا کیجیے۔ کالینوس منجن سے دانت صبح و شام صاف کیا کیجیے۔ غذا میں سبز ترکاریاں اور پھل بکثرت استعمال کیا کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پتھر کے کوئلے کی سفید راکھ، مازو سبز، پوست ریٹھا سوختہ، کشتہ اثمد، سیاہ مرچ۔ یہ سب برابر کے وزن سے لے کر باریک کر لیں۔ اور تین مرتبہ سرکہ تند تیز میں تر و خشک کریں۔ صبح اور رات کو مسوڑھوں پر لگا کر اوپر کے مسوڑھوں کو نیچے سے اوپر کی طرف اور نیچے کے مسوڑھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف پانچ منٹ تک آہستہ آہستہ ملیں اور آدھے گھنٹے تک کلی نہ کریں۔ آدھے گھنٹے بعد گرم پانی سے کلی کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ پائیوریا میں مبتلا ہیں۔ اس مرض کے لیے یہ منجن بنا کر استعمال کیجیے۔ سہاگہ بریاں پانچ تولے، پھٹکری نیم بریاں، بادام کا چھلکا جلایا ہوا، مرچ سیاہ، گیرو، تمباکو خوردنی ہر ایک چار تولے، دارچینی، کتھہ، مازو، سمندر جھاگ ہر ایک تین تولے، کافور ۶ ماشے۔ سب کو باریک پیس چھان کر شیشی میں منہ بند کر کے رکھیں۔ صبح و شام دانتوں پر ملیں اور آدھ گھنٹے کے بعد کلی کریں۔ پائیوریا کے علاوہ دانتوں کے اکثر امراض میں مفید ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) ہمدرد صحت نومبر ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۴۰ پر "دافع پائیوریا" کے نام سے جو نسخہ درج ہے، استعمال میں لائیں۔ (حکیم کبیر احمد جھنگانوی)

(۹۰) **کشتہ یاقوت**:۔ (۱) مفتاح الخزائن ملاحظہ کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ب) ایک تولہ یاقوت کو آدھ پاؤ بھنگ کے پتوں کے پانی میں خوب کھرل کریں۔ اس کے بعد ٹکیہ بنا کر خشک کر لیں۔ اور گل حکمت کر کے ۱۵ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ عمدہ کشتہ تیار ہوگا۔ (حکیم اصغر مرزا)

(۹۱) **پیشاب کی زیادتی**:۔ آپ نے حالات کافی تفصیل کے ساتھ نہیں تحریر فرمائے ہیں۔ بغیر شکر کے پیشاب کی زیادتی کا باعث اعصاب کی کمزوری بھی ہو سکتی ہے اور قلب کا کوئی مرض بھی۔ بائیں ہاتھ اور بائیں ٹانگ کا درد بھی انہیں دونوں سببوں سے ہو سکتا ہے۔ ایک تیسرا سبب بھی ان علامات کے ظاہر ہونے کا قبض بھی ہو سکتا ہے جس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہو کہ مریض کو بواسیر ہے۔ میں تو آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر کو مشورہ کیجیے تاکہ وہ آپ کو دیکھ کر یہ بتا سکے کہ ان علامات کا اصل سبب کیا ہے۔ جس وقت تک میں تشخیص سے عاجز ہوں اس وقت تک کوئی نسخہ نہیں لکھ سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۹۲) **آدھے سر کا درد:-** (ا) آپ نے یہ نہ لکھا کہ جس وقت دوپہر کو سر بھاری ہو جاتا ہے۔ اس وقت کچھ حرارت بھی ہو جاتی ہے یا نہیں۔ اگر حرارت ہوتی ہے تو اپنے سینے کا باقاعدہ امتحان کرائیے۔ اگر حرارت نہیں ہوتی تو غالباً اس دردِ سر کا سبب قبض ہے جس کا آپ نے کچھ ذکر نہیں کیا ہے۔ چند روز تک رات کو سوتے وقت "لیوگلیسرایز اکیپاؤنڈ" دو ڈرام کی ایک پڑیہ ذرا سے پانی یا دودھ کے ساتھ کھا کر سو رہا کیجیے۔ صبح کو صاف اجابت ہو جایا کرے گی۔ اسکے بعد دیکھیے کہ پھر بھی درد ہوتا ہے یا نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اب آپ اسپرین کا استعمال موقوف کر دیجیے کہ اس سے درد ضرور رک جاتا ہے لیکن مرض کا استیصال نہیں ہوتا۔ اس کے بجائے مستقل آرام کے لیے رات کو اطریفل اسطوخودوس نو ماشے کھائیے اور صبح کو اکسیر شفا ایک قرص ایک دو گھونٹ تازہ پانی کے ساتھ استعمال کیجیے۔ اکسیر شفا ہمدرد دواخانے سے مل سکتی ہے۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) پوست ہڑ زرد، پوست بہیڑہ، پوست آملہ، برنج بدیان، برنج کشنیز، مومیائی کالی، دانہ الائچی خورد، طباشیر ہر ایک پانچ تولے، مصری چوبیس تولہ، ورق نقرہ ۹ ماشے۔ سب کو ملا کر رکھ لیں۔ ۱۰۔۱۰ تولے صبح و شام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۹۳) **پڑبال:-** (ا) پڑوال یا پڑبال کے آپریشن کے معنی یہ ہیں کہ پپوٹے میں شگاف دے کر ان گلٹیوں کو نکال ڈالتے ہیں جن سے پلکوں کے بال پیدا ہوتے ہیں۔ گلٹیوں کے نکل جانے کے بعد اس مقام پر بالوں کا پیدا ہونا ناممکن ہے اور جب بال پیدا ہی نہ ہوں گے تو لامحالہ آنکھ کی طرف مڑیں گے کیسے؟ آپ نے شاید ایک آنکھ میں آپریشن کرایا ہوگا۔ اور اب دوسری آنکھ میں پڑبال ہو گئے ہوں گے۔ بہترین علاج یہی ہے کہ دوسری آنکھ کا بھی آپریشن کرا دیجیے۔ آپریشن کے بعد چونکہ پلکوں کے بال نہیں نکلتے۔ اس لیے آنکھوں کا بدنما ہو جانا ناگزیر ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ حب سبز بنا کر استعمال کریں۔ نسخہ مارچ ۱۹۴۲ء کے ہمدرد صحت میں میری طرف سے شائع ہوا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) دواؤں کے ذریعے سے پڑبال کا کوئی کامیاب علاج نہیں ہے۔ آپ آنکھوں کے ہوشیار معالج سے ان کی پلک بندی کرا دیجیے۔ اور اطریفل اسطوخودوس نو ماشے رات کو پابندی کے ساتھ کھلاتے رہیے۔ تکلیف میں کمی رہے گی۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) پڑبال کے لیے پڑبال کا دشمن نامی دوا کا استعمال کریں۔ انشاء اللہ دور ہو جائیں گے۔ نسخہ سابقہ پرچوں میں ملاحظہ کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) اطریفل شاہترہ ایک تولہ میں مہندی سائیدہ ایک ماشہ، اسطوخودوس سائیدہ ایک ماشہ ملا کر صبح و شام کھائیں۔ اور زعفران خالص ۲ رتی کافور ۲ رتی پانی میں پیس کر بال نکالنے کے بعد اس کی جگہ لیپ کریں۔ (حکیم کبیر احمد بنگلوری)

(و) مامیران چینی، کافور بھیم سینی، کابل ہر ایک ایک ماشہ، آب پیاز سفید میں گھس کر شہد ایک تولہ ملائیں۔ اور قطرہ قطرہ آنکھ میں ٹپکائیں۔ بہت مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۹۴) **سفید مادہ:-** سوءِ ہضم کے لیے ہر کھانے کے بعد ایک پڑیہ "پیپسن" پانچ گرین اور سوڈا بائی کارب اگرین کی کھا لیا کریں۔ تقویت کے لیے "ایسٹنس سیرپ" چالیس چالیس بوند کی مقدار میں ذرا سا پانی ملا کر روزانہ تین مرتبہ پییں۔ قبض کے لیے کوئی معمولی قبض کشا دوا استعمال کرتے رہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آرد ترچید تیس ماشے، تخم کاہن بیس ماشے، کشتہ فولاد، کشتہ ابرک، کشتہ قلعی، ہلیلہ سیاہ، بیج بند، مربالہ ہر ایک ۵ ماشے۔ دواؤں کو خوب باریک کر کے کشتہ جات ملا کر رکھیں۔ خوراک ۳ ماشے دودھ کے ساتھ۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ ان کو یہ ایک نہایت آسان اور مختصر نسخہ بنا کر استعمال کرائیے۔ اس کے استعمال سے شکایت جاتی رہے گی۔ اور ہضم کی اصلاح بھی ہوگی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی عام صحت کو درست کرنے کے لیے حفظِ صحت کے اصول پر عمل کرنے کی ہدایت کیجیے۔ صبح و شام ہواخوری کرانی ضروری ہے۔ غذا زود ہضم کھائیں۔ قبض کو دور کرنے کے لیے رات کو مربائے ہلیلہ ایک عدد دودھ کے ساتھ کھا لیا کریں۔ ستاور، اسگند ناگوری، بدھارا ہر ایک ۵ تولے کو کوٹ چھان شکر سفید ہم وزن ملا کر سفوف بنائیں۔ اور صبح و شام ۶۔۶ ماشے سفوف دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) جواب نمبر ۵۴ مندرجہ رسالہ ہمدرد صحت ماہ نومبر ۱۹۴۲ء پر پورا عمل کریں۔ صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) آپ سفوف مغلظ و ممسک اور طلاء اکسیر ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا کر فائدہ اٹھائیں۔ (حکیم اصغر مرزا)

(و) سنگھاڑا خشک، راشی کے چاول، کنول گٹے کا مغز ہر ایک تین ماشے۔ موچرس، سمندر سوکھ، مربالہ، بیج بند ہر ایک ایک ماشہ، گوکھرو دو ماشے، تالمکھانہ دو ماشے۔ سب دواؤں کا سفوف بنا لیں۔ اور ہم وزن کچی شکر ملا کر رکھ لیں۔ ایک تولہ دودھ کے ساتھ صبح استعمال کریں۔ اور رات کو سوتے وقت ہمدرد دواخانہ کا طلاء اعظم استعمال کریں۔ (حکیم سلیم کدوردی - کانپور)

(۹۵) **پیر کا ورم:-** بغیر دیکھے کچھ مشورہ دینا مشکل ہے۔ قلب درم کے لیے "سیرپ ہیموگلوبین" کا استعمال بہت مفید ہوگا۔ فائی لیریا اگر ہے تو چند روز کی دیر سویر سے کسی جگہ دنبل پیدا کر کے نکلنے کی کوشش کرے گا اور اس کے نکل جانے کے بعد سب تکلیفیں جاتی رہیں گی۔ فائی لیریا سفید رنگ کا تاگے کی شکل کا ایک کیڑا ہوتا ہے جو بالعموم غسل کرتے وقت پانی کے ذریعے سے جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ راجپوتانے میں اس کی بڑی کثرت ہے۔ (سعید بریلوی)

(ب) تین پاؤ مہندی چٹان کو پانی میں خوب پیس کر پکائیں اور ورم پر ضماد کرنے اور پر سے برگِ ارنڈ رکھ کر باندھیں۔ چار پانچ دن کے استعمال سے انشاء اللہ ورم جاتا رہے گا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ روزانہ صبح کو معجون دبید الورد نو ماشے کھائیے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت شربت اکسیر خاص ۱۔ تولہ چاٹ لیا کیجیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۹۶) **احتلام وغیرہ**:- (ا) آپ "ایگزیبرو موڈیلیرین" چند روز تک استعمال کریں۔ قبض نہ ہونے دیں اور شام کا کھانا ذرا جلدی کھا لیا کریں۔ روزانہ غسل اگر ٹھنڈے پانی سے ہو تو بہتر ہے ورنہ نیم گرم پانی سے کر لیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشنیز، برادہ صندل سفید، پوست خشخاش، تخم خشخاش، سپستاں۔ سب ہم وزن لے کر باریک کریں اور برابر کی شکر سفید ملا کر رکھیں۔ سات ماشے صبح سات ماشے شام پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۹۷) **ڈھیلے پستان**:- (ا) آپ نے یہ کیوں خیال کر رکھا ہو کہ ہمدرد صحت میں مریضوں کے سوالات کا جواب لکھنے والے حکیم اور ڈاکٹر آپ کی عیش پسندیوں کے متعلق بھی آپ کی حدمات کو بجا لانے کو تیار ہوں گے۔ ان چیزوں کا شوق ہے تو اشتہارات پڑھتے رہیے۔ جو دوا اپنے مطلب کی نظر آئے اسے منگا کر استعمال کر لیا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہمدرد دواخانے کا "ضماد شباب" منگا کر استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اس کے متعلق ہمدرد دواخانے کی فہرست ملاحظہ فرمائیں۔ (حکیم کبیر احمد جھنگانوی)

(۹۸) **فربہی کا نسخہ**:- (ا) قدرت کی پیٹنٹ دوا تو یہ ہے کہ محنت و ورزش کیجیے اور اچھی غذائیں کھائیے۔ پیٹنٹ دواؤں میں "اکسٹریکٹ آف مالٹ ود کاڈ لیور آئل" اس کام کے لیے اچھا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شربت فولاد ہمدرد دواخانے سے خرید کر استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) دوائیں غالباً ان کو موٹا نہیں کر سکیں گی۔ البتہ اگر وہ روزانہ اپنے جسم کی مالش کرائیں، ورزش کریں اور غذا میں دودھ گھی مکھن استعمال کریں اور مقویات کھائیں تو ممکن ہے ان کے جسم میں کچھ فربہی آ جائے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) پہلے چند دن سفوف کشتہ قلعی ۲ ماشے شربت بزوری کے ساتھ صبح و شام کھائیں۔ اس کے بعد قرص کشتہ قلعی ایک عدد، قرص کشتہ ... معجون ... میں ملا کر صبح و شام کھائیں۔ اور جوارش ... دونوں وقت کھانے کے بعد استعمال کریں۔ رات کو سوتے وقت ... اسپغول کی کھیر کھائیں۔ (حکیم کبیر احمد جھنگانوی)

(۹۹) **ریچھ کا عضو تناسل**:- سنا گیا ہے، خدا جانے صحیح ہے یا غلط، کہ اگر ریچھ کا مخصوص عضو بوقت مجامعت منہ میں رہے تو ... لذت و مسک ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بیر بہوٹی ایک عدد، مشک اصلی ایک رتی، خراطین مصفیٰ دو عدد، ست عاقرقرحا ایک رتی، تازہ ریچھ ... گلاب ... میں کھرل کر کے خشک ... اس کے بعد عطر موتیا قسم اول اور روغن دارچینی ہم وزن ملا کر کھرل کریں۔ ... ایک ہو جائے تو محفوظ رکھیں۔ ... شیشے پر مل کر جماع کریں۔ بے حد لذت ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ریچھ کے عضو کے متعلق جو باتیں مشہور ہیں، ہمارے نزدیک وہ حقیقت سے دور ہیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) یہ سب باتیں فضول ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (حکیم داسری رام صاحب)

(۱۰۰) **ضعف باہ وغیرہ**:- (ا) ابھی آپ کا سوزاک اچھا نہیں ہوا ہو "یولیرون" نامی گولیاں استعمال کیجیے۔ اور اگر پھر بھی ضرورت ہے تو ... گونوکوکس کے انجکشن لگوائیے۔ جب تک سوزاک اچھا نہیں ہوگا سرعت اور جریان موجود رہیں گے۔ سوزاک سے شفا ہونے کے بعد ان چیزوں کی طرف توجہ کیجیے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روزانہ صبح کو سفوف کشتہ قلعی ڈیڑھ ماشے کھا کر معجون ... ماشے بکری کا تازہ دودھ ... تولے، پانی ... تولے میں ملا کر پییں۔ ... پچکاری ایک عدد صبح و شام ... ماشہ پانچ تولے میں گھول کر پچکاری کریں۔ ... کے لیے قرص ... تقویت کھاتے رہیں۔ سوزاک اور جریان دونوں کو فائدہ ہوگا۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۰۱) **پھنسیاں**:- (ا) بغیر دیکھے جلدی امراض کے متعلق صحیح رائے قائم کرنا دشوار ہوتا ہے۔ آپ کے دوست ... میں مبتلا رہیں تو غالباً یہ ... کی پھنسیاں اسی سبب سے ہیں۔ بہرحال اگر وہ چند روز یہ مرہم لگا کر دیکھیں اور اس دوا کا استعمال کریں تو فائدہ ہونا چاہیے ... ویزلین ایک اونس، ملا کر مرہم بنالیں۔ پینے کے لیے ... ایک اونس ہو جائے ... تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اگرچہ آپ نے یہ نہیں لکھا کہ یہ پھنسیاں کس قسم کی ہیں اور ان کو کتنا عرصہ ہو چکا ہے تاہم یہ مرہم ... پھنسیوں اور زخموں کے لیے نہایت مفید ہے۔ چھالیہ کی سالم ڈلی لے کر اس کے برابر نیلا تھوتھا کی ایک ڈلی لیں۔ اور دونوں کو ایک کڑچھے میں ڈال کر ... سے تلوں کا تیل اتنا ڈالیں کہ دونوں ڈوب جائیں۔ اس کے بعد کڑچھے کو آگ پر رکھ کر پکائیں۔ یہاں تک کہ دونوں چیزیں جل جائیں۔ پھر ان کو لوہے کے دستے سے گھوٹ ڈالیں، بس مرہم تیار ہو گیا۔ پھنسیوں کو روزانہ نیم کے پتوں کے پانی سے دھوئیں اور یہ مرہم لگائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۰۲) **پتوں کا پانی نکالنے کی مشین**:- مجھے اس قسم کی کسی خاص مشین کا تو علم نہیں، اتنا کہہ سکتا ہوں کہ پتوں کا عرق نکالنے کے لیے کوئی معمولی مشین جو انہیں دبا سکے کافی ہوگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اس سلسلے میں مجھ سے معرفت رسالہ حکمت طبعی، کائیں نور، ضلع انبالہ خط و کتابت کریں۔ مشین مہیا کی جا سکتی ہے۔ (حکیم سری رام)

(ج) آپ کو پتوں کا پانی نکالنے کی مشین اس پتے پر مل سکتی ہے۔ مینیجر ناگلے اڈرن ورکچر۔ گھاس منڈی، سیال کوٹ، شہر پنجاب۔
(ڈاکٹر ایم۔ اے۔ شکور، مٹیا برج)

(۱۰۳) **خارش**:۔ سردی میں خارش کی زیادتی اور گرمیوں میں کمی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کا دوران خون صحیح نہیں یا ممکن ہے کہ ان کا قلب کمزور ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ جسم میں خون کی کمی ہو۔ اگر وہ روزانہ علی الصباح منہ دھونے کے فوراً بعد ایک چمچہ بائیڈرو جن پر اوکسائڈ منہ میں ڈال لیا کریں، اور ہیمو گلوبین سیرپ، تین مرتبہ روزانہ پیتی رہیں تو غالباً یہ شکایت جاتی رہے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بہتر تو یہ تھا کہ آپ سردیوں کے شروع ہونے سے پہلے اپنی اہلیہ کو منضج و مسہل کراتے، اور پھر مصفی خون دوائیں پلاتے، لیکن وقت گزر گیا اب آپ روزانہ صبح کو ہمدرد دواخانے کی معجون مصفی خاص چھ ماشے کھلایئے، اور چہرے پر ہمدرد مرہم لگایئے۔ (حکیم عبدالواحد)

(۱۰۴) **احتلام وغیرہ**:۔ (۱) منہ کی بدبو یا تو معدے میں غذا کے سڑنے سے پیدا ہوتی ہے یا پھیپھڑوں، ہوا کی نالیوں، حلق اور منہ کے زخموں وغیرہ کی وجہ سے۔ اپنے حلق کا پورے طور پر امتحان کرایئے۔ ممکن ہے کہ غدود بڑھے ہوئے ہوں۔ اگر ہوں تو روزانہ مینڈلس پینٹ لگایئے اور پتاسی کلوراس کی لازنجیز کھایئے۔ اگر حلق، منہ اور پھیپھڑے صحیح ہیں تو کوئلے کا سفوف جو دوا کے طور پر بنا ہوا آتا ہے روزانہ بعد غذا استعمال کیجئے اگر بلغم میں بھی بدبو ہو تو کسی ڈاکٹر کے مشورے سے کریوزوٹ کا استعمال کیجیے۔
احتلام کے لیے چند روز پتاسی برومائڈ دس دس گرین کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ استعمال کیجیے۔ جب یہ شکایت رفع ہو جائے تو ضعف باہ کے لیے کوئی مقوی دوا استعمال کریں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مناسب یہ ہے کہ آپ باقاعدہ معائنہ کرا کر علاج کرایئے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ جواب نمبر ۹۲ کا نسخہ بنا کر استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۰۵) **ڈھلے ہوئے پستان**:۔ مریضہ کی عام صحت جب تک درست نہیں ہوگی۔ اس وقت تک بدن کے عضلات میں سختی نہیں پیدا ہو سکتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) انار کا پوست، انار کی چھال، انار کا پھل، انار کی جڑ۔ سب ہم وزن لے کر نیم کوفتہ کر کے دس گنا پانی میں جوش دیں جب پانی کا آٹھواں حصہ رہ جائے تو روغن کنجد پانی کے چوتھائی وزن شامل کر کے پانی کو جلالیں۔ اب اس روغن کی پستان پر مالش کریں۔ اوپر سے کپڑے کی پٹی کس کر باندھیں۔ پستان سخت اور چھوٹے ہو جائیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) کچے انار دس تولے لے کر ایک سیر پانی میں پکائیں جب پاؤ سیر پانی رہ جائے، مل کر چھان لیں اور اس پانی میں، اتولے تلوں کا تیل ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ یہاں تک کہ پانی جل جائے اور صرف تیل رہ جائے۔ اس تیل کو روزانہ دن میں دو بار پستانوں پر لگائیں اور انگیا پہنیں تاکہ پستان لٹکنے سے محفوظ رہیں۔ کچھ مدت تک استعمال کرتے رہنے سے نمایاں فرق محسوس ہوگا۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) ہمدرد دواخانے کا ضماد شباب (رجسٹرڈ) منگا کر استعمال کریں۔ سہل الحصول اور بے ضرر نسخہ ہے۔ (حکیم کبیر احمد جھنگانوی)

(ہ) آپ دوا کی تیاری کی زحمت نہ اٹھایئے بلکہ ہمدرد دواخانے کا ضماد شباب منگوا کر اس کا اعجاز ملاحظہ فرمایئے۔ (حکیم سید سخاوت علی)

(۱۰۶) **بواسیر خونی**:۔ اگر بواسیر کے مسّے باہر نمودار ہیں تو بہتر یہی ہے کہ آپریشن کرا کے ان سے چھٹکارا حاصل کیجیے۔ "ہیڈ ینسا" ایک بہت اچھی دوا ہے جو بواسیر میں مقامی طور پر لگائی جاتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ قرص مالتی بسنت ایک عدد، معجون سنگ دانہ مرغ چھ ماشے میں ملا کر صبح کے وقت کھایئے، اور سہ پہر کو ننک بواسیر ایک رتی دہی کی ملائی ایک تولہ میں ملا کر چاٹ لیجیے۔ دو کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش عود شیریں ۹۔۹ ماشے کھایئے۔ یہ سب دوائیں ہمدرد دواخانے سے مل سکتی ہیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) برگ کوبچ تازہ کا رس ۵۔۴ قطرے، ایک گلاس شربت مصری میں ملا کر روزانہ پلائیں۔ ایک ہفتے میں صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) جواب نمبر ۸۰ میں بواسیر کا نسخہ لکھا گیا ہے آپ اسے بنا کر استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) جناب آپ بواسیر میں نہیں بلکہ نواسیر و ناصور المقعد میں مبتلا ہیں۔ آپ جلد سے جلد کسی ہسپتال میں داخل ہو کر "آپریشن" کرا لیجیے یہی ایک مناسب مشورہ ہے ورنہ آپ کو اختیار ہے۔ (ڈاکٹر ایم۔ اے۔ شکور، مٹیا برج۔ کلکتہ)

(۱۰۷) **ام الصبیان**:۔ (۱) بچے کو کچھ عرصے تک "ٹرپیل برومائڈ" کا استعمال کرایئے اور اس بات کی احتیاط رکھیے کہ اسے قبض نہ ہونے پائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایلوا، عصارۂ ریوند ہر ایک ۶ ماشے، مصطگی ۳ ماشے کو باریک پیس کر دانۂ مونگ برابر گولیاں بنائیں۔ جس روز بچے کو قبض شدید ہو ایک دو گولیاں گنگنے پانی کے ساتھ نگلوا دیں۔ اور آدمی کے سر کی ہڈی جلائی ہوئی باریک پیس کر برابر کی شکر سفید ملا کر رکھیں۔ روزانہ ایک ماشہ کھلائیں۔ کم سے کم چالیس روز تک استعمال کریں۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) صبر سقوطری ۱ تولہ، سقمونیا ۲ ماشے، مقل ایک تولہ۔ پانی کی مدد سے گولیاں بنالیں اور حسب عمر ۱ رتی سے دو ماشے تک جوشاندہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم کبیر احمد جھنگانوی)

سوالات

ضوابطِ اندراج (۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرنے کا حق حاصل ہے لیکن دو مہینے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اُجرت بھیجنی چاہیے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو دو آنے کی ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطروں کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کیجیے۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۷) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرنٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں　　　　　　منیجر "ہمدرد صحت"

---

(۱۰۸) میرے ایک تیس سالہ شادی شدہ رشتے دار کو آٹھ سال سے احتلام کی شکایت ہے۔ ان کے لیے مناسب دوا تجویز فرمائی جائے۔ (خریدار نمبر ۸۶۵۰)

(۱۰۹) عمر ۲۷ سال۔ عام صحت اچھی ہے۔ مگر زیادہ اچھی بنانے کے لیے دودھ اور شہد استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ لہٰذا التماس ہے کہ مناسب طریقۂ استعمال نیز شہد صاف کرنے کی ترکیب سے آگاہی بخشیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۱۲)

(۱۱۰) عضو مخصوص کی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے طلا وغیرہ کے دوران استعمال میں جو اثرات ظاہر ہوتے ہیں کیا وہ دائمی ہوتا ہے یا عارضی ہوتا ہے۔ اطباء کرام اظہار خیال فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۳۰۸۲)

(۱۱۱) بدن میں بال بکثرت ہیں۔ کچھ دنوں سے بدن میں کچھ باریک جانور کلنی سے مشابہ لیکن اس سے چھوٹے اس قدر سے چپکے ہوئے دیکھے جاتے ہیں کہ تولیے کی رگڑ سے بھی مشکل سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ مقامی زبان میں انہیں … کہتے ہیں۔ صفائی سے بھی لاپرواہی نہیں ہے۔ اطباء کرام معقول علاج تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۷۹۱)

(۱۱۲) مجھے دس سال سے قے آنے کی شکایت ہے جس کا مزا بالکل ترش سرکے کے مانند ہوتا ہے۔ بہت علاج کرا چکا ہوں کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۱۵۵۲)

(۱۱۳) میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہے۔ … سال سے قے کے ذریعے سے پت نکلنے کی شکایت رہتی ہے۔ ڈاکٹری علاج سے درمیان میں آرام بھی ہو گیا تھا مگر اب پھر وہی حالت ہے۔ ۲۰۔ ۱۵ دن کے بعد دورے کی صورت میں پت خارج ہونے لگتے ہیں۔ میرے لیے کوئی مناسب دوا تجویز کر دی جائے۔
(خریدار نمبر ۸۵۰۳)

(۱۱۴) میرے ایک دوست جلق کی وجہ سے جریان کی شکایت رکھتے ہیں۔ ۲۴ گھنٹے میں آٹھ مرتبہ جلن کے ساتھ پیشاب آتا ہے۔ زیادہ محنت یا بھوک کی حالت میں جلن زیادہ ہو جاتی ہے۔ ایک سال سے بواسیر، قبض اور نفخ رہتا ہے۔ اس لیے پیشاب بھی گدلا ہوتا ہے۔ جریان اور جلق کے جملہ عوارض موجود ہیں۔ اطباء کرام خصوصاً ڈاکٹر سعید احمد صاحب توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۹۷)

(۱۱۵) گندھک کو شدھ کرتے ہوئے اس کے آگ میں گر جانے کی وجہ سے دھواں آنکھوں کو لگ گیا۔ اب یہ حالت ہے کہ … فٹ کا آدمی نہیں دکھائی دیتا۔ اور کتب بینی تو بالکل ناممکن ہے۔ اطباء کرام اظہار رائے فرما کر شکر گزار فرمائیں۔ (۴۵۹۸)

(۱۱۶) میں شادی شدہ ہوں۔ عمر چالیس سال ہے۔ جماع میں بے اعتدالی کی وجہ سے عرصے سے جریان اور سرعت کی شکایت میں مبتلا ہوں۔ اب استادگی کے بعد ہی سکون ہو جاتا ہے یا صرف خیال ہی سے اخراج مذی ہو جاتا ہے۔ منی بالکل پانی کی طرح ہے۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا بلکہ حلق میں اُلٹا آتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ قبض رہتا ہے۔ اطباء کرام کی خصوصی توجہ کا طالب ہوں۔ (خریدار نمبر ۱۰۱۸۰)

(۱۱۷) میرے ایک ۱۰ سالہ دوست کو ۲۔۳ مہینے تک جلق کی عادت رہی ہے۔ اب لاغری اور کوتاہی پیدا ہو گئی ہے۔ عام صحت اچھی ہے۔ کوئی صاحب ایسا نسخہ تجویز فرمائیں جو کم خرچ ہو اور فائدے مند ہو۔ (خریدار نمبر ۴۳۹۲)

(۱۱۸) میرے ایک ۲۵ سالہ عزیز کو خنازیر کی شکایت ہے۔ غدود متورم ہیں جن سے پھوڑوں کے بہنے میں رطوبت بہتی ہے۔ گو بہت کم۔ رگیں اُبھری ہوئی ہیں کھانسی کے بعد غلیظ بلغم خارج ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۹۹۲۴)

(۱۱۹) عمر ۲۵ سال ہے۔ ۱۰ سال سے اجابت کے وقت گوبھی کے مانند گوشت باہر آتا ہے جو دبانے سے بلا تکلیف اندر چلا جاتا ہے۔ قبض بھی نہیں ہے۔ خارجی دوا

چھڑکنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ اطبائے کرام کوئی مجرب و آسان نسخہ تجویز فرما کر شکر گزار فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۳۸۰)

(۱۲۰) میرے ۲۰ سالہ لڑکے کے پتھری پیدا ہو گئی ہے جو یورک ایسڈ کی ہے۔ ایکس ریز سے اس کی تصدیق بھی ہو چکی ہے۔ ازراہ کرم کوئی مجرب نسخہ بتائیں۔ لڑکے کی عام صحت اچھی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۰۷۹)

(۱۲۱) ایسے طلاء کی ضرورت ہے جو عضو مخصوص کی لاغری و کوتاہی کے لیے مفید اور بے ضرر ہو۔ آبلہ یا پاژند کرے۔ طلاء تیار چاہیے۔ نسخہ کی ضرورت نہیں ہے قیمت سے بذریعہ رسالہ مطلع کریں۔ (خریدار نمبر ۶۸۱۳)

(۱۲۲) میری ۴۵ سالہ بیوی کی آنکھوں، ابروؤں، پیشانی، ہاتھ کی انگلیوں میں خصوصاً اور جسم کے سب جوڑوں میں عموماً درد رہتا ہے۔ اور سب جوڑ متورم ہیں انگلیوں کے ناخن سوکھ کر چپک گئے ہیں۔ قبض رہتا ہے اور حیض بے قاعدہ ہے۔ کوئی مجرب نسخہ عطا ہو۔ (خریدار نمبر ۱۰۳۰۸)

(۱۲۳) سردیوں میں استعمال کے لیے ایک ایسا نسخہ درکار ہے کہ جو جسم کو فربہ کرنے کے ساتھ ہی مقوی باہ ہو اور معدے پر اس کا اثر برا نہ ہو۔ حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی خصوصی توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۶۰۳)

(۱۲۴) میری عمر تقریباً ستر سال ہے۔ مجھے قبض مدت سے رہتا ہے۔ معدہ کمزور اور اشتہا قلیل ہے۔ کوئی صاحب مجرب اور آسان نسخہ تجویز فرما کر مطمئن کریں۔

(۱۲۵) عمر ۳۰ سال۔ کثرت احتلام کی شکایت ہے۔ نیز فوطوں، خصوصاً دائیں فوطے میں درد ہے۔ تین سال پہلے فوطوں پر چوٹ بھی لگی تھی۔ اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ مریض بغیر لنگوٹ کے چل بھی نہیں سکتا۔ اطبا کے نزدیک اس مرض کا کیا علاج ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۴۹۲)

(۱۲۶) مردانہ طاقت، اعصابی کمزوری، دل کی دھڑکن، بزدلی اور عام صحت کی بحالی کے لیے ایسی زود اثر اور خوش گوار پیٹنٹ دیسی یا انگریزی دوا کا نام بتا کر ممنون فرمائیں جو بہترین اور اکسیر صفت ہو اور جس کے فوائد مسلم ہوں جس کے استعمال سے قوت مردانہ، جوش شباب اور امنگ و چستی میں جوانوں کی سی کیفیت پیدا ہو جائے۔ نیز مفرح اور سرور انگیز بھی ہو۔ صرف تجربہ کار شخص اصحاب جواب دیں۔ (خریدار نمبر ۷۳۲۳)

(۱۲۷) عمر ۲۴ سال۔ بچپن میں استمنا بالید کا مرتکب رہا اور شادی کے بعد کثرت کا رہا۔ اب تین سال سے رعشہ میں مبتلا ہوں۔ دونوں بازو اور ٹانگیں مرتعش ہیں۔ دوا اسلاف، حب جند، معجون سیر اور حب کچلہ وغیرہ استعمال کر چکا ہوں۔ مگر کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگرچہ گرم اشیاء کے استعمال سے مزاج میں زیادہ حدت محسوس نہیں ہوتی، لیکن مریض کو پسینہ بکثرت آتا ہے۔ (خریدار نمبر ۹۱۵۶)

(۱۲۸) کونین کے فوائد و نقصانات کیا ہیں۔ اس کا مصلح کیا ہے۔ کتنی مقدار تک استعمال کرنا مفید ہے کس مریض کو اسے استعمال نہ کرایا جائے۔ اس کے متعلق کوئی اور اہم باتیں ہوں تو ان کو بھی تفصیل کے ساتھ تحریر کریں۔ (خریدار نمبر ۵۰۹۲)

(۱۲۹) ایک چالیس سالہ کلرک دائم نزلے کا مریض ہے۔ نو سال پہلے کانوں میں بخار کے بعد خراش ہوئی اور تیلی سے کریدنے سے آلائش بھی نکلی۔ تین مہینے تک یہ کیفیت رہ کر بایاں کان بند ہو گیا اور اس سے اب کچھ نہیں سنائی دیتا۔ اب سیدھے کان میں بھی پہلے کی سی کیفیت شروع ہو گئی ہے۔ سائیں سائیں کی آوازیں آتی ہیں۔ مفید مشورہ درکار ہے۔ (ایک خریدار)

(۱۳۰) میری صحت اچھی ہے۔ کوئی خاص شکایت نہیں ہے۔ لیکن یکایک کوئی خبر وحشت اثر یا کوئی خطرے کی بات سن لیتا ہوں تو دل پر برا اثر ہوتا ہے دھڑکن پیدا ہو کر طبیعت سست اور نڈھال ہو جاتی ہے اور ڈر لگتا ہے۔ اطبا توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۲۹۸۷)

(۱۳۱) چار سال سے پھیپھڑوں کی دق و سل کی وجہ سے چارپائی پر پڑا ہوں۔ بخار تقریباً ہمیشہ صبح ۹۸ اور شام کو ۹۹ رہتا ہے۔ بلغمی کھانسی بھی ہمیشہ رہتی ہے۔ سینے تو رہیم اور دیگر تمام علاجوں سے اب تک شفا نہیں ہوئی۔ (خریدار نمبر ۸۰۰۶)

(۱۳۲) میری عمر ۵۰ سال ہے۔ یوں تو مجھے کھانسی ہوتی رہتی ہے۔ مگر دو ڈھائی سال ہوئے نمونیا کے بعد سے بلغمی کھانسی شروع ہوئی ہے تو ابھی تک ختم ہونے میں نہیں آتی۔ سانس میں تنگی ہے۔ صبح کے وقت کھانسی اور سانس کی تنگی کی شکایت زیادہ رہتی ہے۔ سینے میں خرخراہٹ رہتی ہے۔ بلغم بہت زیادہ خارج ہوتا ہے۔ دو تین سال سے دق بھی ہے۔ ریاح زیادہ خارج ہوتے ہیں۔ پانی کا استعمال کم کرنے سے قبض ہو جاتا ہے۔ اطبائے کرام ازراہ کرم کوئی شافی علاج تحریر فرما کر ممنون منت فرمائیں۔ (ایک خریدار)


ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
UNANI



ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

Hamdard-i-Sehat

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI

HYPNO-THERAPY NUMBER

For the first time in the Urdu language a comprehensive treatise on Hypnotism, its medical aspects of Hypno-therapy and Psycho-therapy, has been presented in the form of this Special Number. The detailed Table of Contents will show that it is not a collection of articles on magic or magical cures, but a purely educational and medical masterpiece, containing learned and thoughtful discussions from all points of view on the *Science* of curing diseases of human beings through their conscious and subconscious "selves". While on the one hand this Number removes the wall of strangeness between the Indian physicians and the principles of Hypno-therapy, on the other it provides full instructions for the treatment of diseases through this marvellous system. The history of Hypnotism and Psyco-therapy which covers 84 pages of this treatise, is the result of comprehensive and untiring researches in the fields of Hypnotism and Hypno-therapy as found or practised in ancient Egypt, Assyria, Babylon, Greece, Rome, Iran, China and India Etc. Besides, along with the Islamic point of view and the methods of treatment by Hypnotism as practised by the Islamic physicians, a description has also been given of the services rendered by *sufis* and spiritual men in this line. In fact, there is no such complete information and discussion available in any Eastern language. Hypnotism and its results, suggestion and auto-suggestion, Hypnotherapeutics, the way of acquiring personal magnetism, practical instructions as to hypnotising, many personal experiences and incidents, and a chapter of literary interest containing high-class romantic and humorous stories, poems and in fact everything that could be imagined on this important subject, are the features of this Special Number, which will surely be of great value and educative interest to the Scientist, the Physician and the layman

PRICE

Special Edition	Ordinary Edition As 8
As. 12	Postage One Anna

SAM/-40

EDITOR
HAKIM
HAFIZ Md SAID

YEARLY
SUBSCRIPTION
Rs. 1-8



HAMDARD MANZIL, DELHI

Director
HAKIM
H ABDUL HAMEED

SINGLE COPY
TWO ANNAS